www.KitaboSunnat.com

تحریکِ ختمِ نبوت

ڈاکٹر محمد بہاؤ الدین

مکتبہ قدوسیہ

www.KitaboSunnat.com

انہ من سلیما ن و انہ بسم اللہ الرحمن الر حیم

تحریک ختم نبوت

حصہ چہلم (۴۰)

(۱۸۹۱ء۔۱۹۱۲ء)

(مضامین شوکت)

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ چہلم (۴۰) (مضامین شوکت)
مولف	ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ
صفحات	۵۱۱
سال اشاعت	۲۰۱۴ء
زیراہتمام	**احیاء التراث پبلی کیشنز**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست عنوانات

عنوان	صفحہ نمبر
مشمولات کتاب کا تعارف	۱۳
مرزا جی کی دھونس	۱۷
تصویر پرستی	۱۸
بے معنی الہام	۲۰
مرزا جی اور ان کے چیلوں کی لیاقت	۲۸
مرزائی الہام	۲۹
خونی مہدی	۳۱
بے معنی الہام	۳۳
ہم مرزا جی کے خدا کا الہام بند کر دیں گے	۳۴
نشان آسمانی	۳۶
انبیاء علیهم الصلوۃ و السلام سے رقابت	۳۹
ایک لطیفہ	۴۲
تصویر پرستی	۴۳
ٹاپا خالی کرو	۴۷
مسیح علیہ السلام کو دشنام	۴۹
الہام کا ثبوت	۵۰
مرزائی الہام کے منہ پر قدرت الٰہی کا تھپڑ	۵۱
نبوت ناقصہ و کاملہ	۵۷
معجزات کا انکار	۵۹
قادیان میں طاعون	۶۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خداوند آزادی بخش آزادی پسند	۶۴
مرزا جی کے خیالات کا لیکچر	۶۶
حیات ومماۃ مسیح	۱۰۳
امریکا میں مرزا جی کا مشن	۱۰۵
ھذا شیء عجاب	۱۰۶
لندن اور قادیان	۱۰۸
وہی ممات مسیح	۱۰۹
دعا میں اثر	۱۱۲
وہی ممات مسیح	۱۱۳
بے معنی الہام	۱۱۶
خیر القرون قرنی	۱۲۰
حدیث سے بغض	۱۲۲
مرزا کا طاعون اور گورنمنٹ کا ٹیکہ	۱۲۴
مرزا کے خیالات کی تردید	۱۲۶
بے معنی الہامات کا دونگڑا	۱۲۸
جواب یک روزی بیک ساعت	۱۲۹
حدیث کا انکار مگر مطلب کے وقت اقرار	۱۳۴
الحق الصریح فی تصدیق مثیل المسیح	۱۳۵
جہلم کا مقدمہ اور مرزائیوں کی چہ میگوئیاں	۱۳۶
جدید الہامات	۱۴۱
غیب دانی	۱۴۳
وہی دس ہزار روپیہ والا قصیدہ	۱۴۵
اثبات عقائد پر دلائل	۱۴۶
نئے نبی کے آسمانی نشان	۱۴۸
مرزائی نبوت اور حنفی تقلید	۱۵۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندی چینی مغل اور زبان عرب میں الہام	۱۵۲
مرزا جی کے الہامات	۱۵۴
مرزا جی کا انوکھا میموریل	۱۵۶
تازہ بے معنی الہام	۱۵۹
مرزائیوں میں تقیہ	۱۶۰
استروں کی مالا	۱۶۲
ضمیمہ کی ترقی	۱۶۳
کیا خوب الہام ہے	۱۶۴
جعلی نبی پر ایمان	۱۶۶
باسی کڑھی میں ابال	۱۶۷
مہدیوں اور مسیحوں کا ڈربہ کھل گیا	۱۷۲
مرزا جی کابل میں	۱۷۵
شیعہ اور عیسائی	۱۷۶
مرزا جی کی اردو شاعری	۱۷۷
وہی حیات و ممات مسیح	۱۸۲
مرزا جی اور مولود	۱۸۳
میری کتابیں دیکھو	۱۸۵
عیسیٰ موعود اور اتباع کتاب وسنت	۱۸۶
وہی بے معنی الہام	۱۸۸
ایمان کو چھپاؤ	۱۸۹
مرزا جی ترقی کریں	۱۹۲
لعنتی رزق	۱۹۴
قادیانی نبی کا کلمہ	۱۹۶
معجزہ کسے کہتے ہیں	۱۹۸
طاعونی نبوت	۲۰۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چورٹی بلی اور جلیبیوں کی رکھوالی	۲۰۱
حدیثیں کشفی طور پر صحیح ہو جاتی ہیں	۲۰۴
دین مرزائی	۲۰۷
کلام کی تاویل سے متکلم کی توہین ہوتی ہے	۲۰۹
مرزا جی کے فتوے	۲۱۱
عیسی مسیح کے معجزات سے انکار بھی اور اقرار بھی	۲۱۳
نبی ہے یا قہر الٰہی	۲۱۴
الہام کی تعریف	۲۱۶
پیشین گوئیاں پیشانی کا دھبا بن گئیں	۲۱۸
مرزا جی کے دعاوی	۲۲۰
نبی بننے کا ارمان	۲۲۳
نبی اور مجدد میں فرق	۲۲۵
تثلیث اور تبنیت، مسیحیت اور مہدویت	۲۲۸
مرزا جی روح اللہ کہلانے سے شرماتے ہیں	۲۳۱
قرآن مجید پر عمل	۲۳۲
مرزائیوں کو مرزا جی کی ڈانٹ	۲۳۳
نبیوں کی قسمیں	۲۳۵
تحریف اور مجاز	۲۳۶
مرزا جی کے مختلف چندے	۲۳۸
دعوی نبوت نے مرزا کا کسر شان کر دیا	۲۳۹
مرزائی مردہ زندہ ہو گیا	۲۴۲
وہی حیات و ممات مسیح	۲۴۳
بہت بڑا نکتہ فرمایا	۲۴۵
الحاد کی تعلیم	۲۴۶
بے معنی الہام	۲۴۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیح موعود کے زمانے میں عمریں بڑھ جائینگی	۲۴۹
مسیح اور مہدی کیوں پیدا ہوتے ہیں	۲۵۱
کفر بھی اور اشاعت اسلام بھی	۲۵۳
ڈوئی کے پاس کئی کروڑ ڈالر ہیں	۲۵۵
تازہ بے معنی الہام	۲۵۷
مرزا نے تمام مرزائیوں کو غیر مقلد بنا دیا	۲۵۸
مرزا کی صداقت کا معیار خواب ہے	۲۵۹
شیطانی اور رحمانی رگ	۲۶۱
درازی عمر کا لٹکا	۲۶۳
مرزا کے رقیب بلائے بے درمان ہیں	۲۶۳
قرآن کی آیات میں تغیر و تبدل کفر ہے	۲۶۵
فاضل امروہی کے کلام میں تناقض	۲۶۷
کیا مرزا حرمین کی زیارت کریگا	۲۶۹
مرزا جی کا الہامی قصیدہ	۲۷۰
مرزا نے اپنی سی سالہ بعثت میں کیا کاروائی کی	۲۷۴
الحیاء شعبة من الایمان	۲۷۶
نبی اور خلیفہ	۲۷۷
نبی اور مجدد	۲۷۹
کپورتھلہ کی ایک مسجد پر مرزائیوں کا دعوی	۲۸۱
اہل حدیث اور اہل قرآن اور مرزائیوں کا دخل	۲۸۴
یکسر الصلیب و یقتل الخنازیر	۲۹۲
مرزا جی کا اسم اعظم	۲۹۴
مرزا کی نبوت پر مرزائیوں میں مباحثہ	۲۹۴
مرزا جی کی غلط کاری	۲۹۷
وہی ممات مسیح	۲۹۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کا مسئلہ شفاعت	۳۰۳
من احبّ شیئاً اکثر ذکرہ	۳۰۵
مسئلہ ختم رسالت	۳۰۶
اتبعوا السواد الاعظم اور امروہی	۳۰۸
لم یبق من النبوۃ الا المبشرات	۳۱۱
مرزائی جماعت	۳۱۳
آخری الہام	۳۱۵
ماموریت و ہلاکت	۳۱۶
انکار معجزات	۳۱۸
مرزا کے مشن کا پولٹیکل پہلو	۳۲۱
نبی اور مجدد میں فرق	۳۲۲
قادیان میں طاعون	۳۲۵
وہی غلط الہام	۳۲۶
مرزا کو خدا کی طرف سے مہلت	۳۲۷
مرزائی مذہب اور منافقانہ کارروائی	۳۲۹
انبیاء کے معجزات درحقیقت معجزات قدرت ہیں	۳۳۱
وہی وفات مسیح	۳۳۵
ایک لیپا لک کے آنے کی ضرورت	۳۳۸
مرزا جی کے دو مسیح	۳۴۱
مرزائی مذہب کی حقیقت	۳۴۳
ایک خدا کے آنے کی ضرورت	۳۴۹
انت منی بمنزلۃ عرشی	۳۵۱
بے معنی فارسی الہام	۳۵۳
آیات قرآن کا صرف عن الظاہر	۳۵۴
مرزا اور مرزائیوں کو دوسو روپیہ انعام	۳۵۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ کا نام صلح	۳۵۷
زندگی کے فیشن سے بہت دور جا پڑے ہیں	۳۵۹
نبی ناقص اور دجال	۳۶۰
کیا مرزا دین عیسوی کے دور کرنیکو آئے ہیں	۳۶۱
وہی مسیح کا قتل وصلیب	۳۶۴
اہل اسلام کو کسی آسمانی نشان کی ضرورت نہیں	۳۶۶
مرزا جی کو بہشت کی ضرورت نہیں	۳۶۹
دعا بے شک حق ہے	۳۶۹
عجیب فقرہ	۳۷۱
الزامات واتہامات	۳۷۲
مرزا جی کے مسیح موعود ہونے کی دلیل	۳۷۴
رؤیت اور آسمانی وقدرتی نشان	۳۷۶
وہی مسیح کا صلب اور قتل	۳۷۹
مرزا کا کوئی سچا مرید طاعون سے نہیں مرا	۳۸۳
مہلک مسیح اور طاعونی نبی	۳۸۵
الہام کی حقیقت	۳۸۸
موت کی دھمکی	۳۸۹
مرزائی مذہب اور آریا مذہب میں کیا فرق ہے	۳۹۳
قادیانی کا الہامی ڈھکوسلہ	۳۹۴
جواب سوالات	۳۹۶
تسبیح یا عقد انامل	۳۹۸
نیچریوں پر مرزا کا سبّ وشتم	۳۹۹
مسلمان وہی ہے جو مسیح کی موت کا قائل ہو	۴۰۱
مرزا جی کی تعلیم	۴۰۳
مرزا جی کا خروج فتنہ عظیم ہے	۴۰۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسر شان	۴۰۷
قادیانی، انبیاء کی مجسم توہین ہے	۴۰۹
وہی حیات مسیح	۴۱۳
مرزائیوں سے سوال	۴۱۸
تفسیر سورہ جمعہ	۴۱۸
تیرہ سو برس میں کس قدر مجدد آئے	۴۲۱
مرزا جی کا انوکھا الہام	۴۲۵
نبی اور ولی کے الہام میں فرق	۴۲۶
وہی حیات مسیح	۴۲۸
حدیث میں رجل فارس سے کیا مراد ہے	۴۳۱
قادیانی، اپنے کاذب ہونے کے مقر ہیں	۴۳۲
سیدنا المسیحؑ	۴۳۵
نظم قرآن کے متغیر کرنے میں مرزا کا کفر	۴۳۷
مرزا کے نزدیک انبیاء معصوم نہیں	۴۴۰
مرزا کے نزدیک تمام مذاہب حق ہیں	۴۴۲
وہی وفات مسیح	۴۴۴
تیس دجالوں کا خروج	۴۴۵
حضور کی احادیث کا قادیانی مزخرفات سے موازنہ	۴۴۹
آسمانی باپ نے لیپا لک سے کیسا سلوک کیا	۴۵۱
ہر دجال دوسرے دجال کا منکر ہے	۴۵۲
سچے اور جھوٹے مسیح کی پرکھ	۴۵۶
وہی آسمانی نشان	۴۵۹
بے معنی الہام	۴۶۲
مرزائیت کی کشتی تاویلات کے طوفان میں	۴۶۲
دجال کی علامت	۴۶۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بجی میں مرزا جی کی اپیل	۴۶۶
ضعیف حدیثوں سے استدلال	۴۶۸
لات کا بھوت بات سے نہیں مانتا	۴۶۹
دو ورقی والے کا دجال اور دجالن	۴۷۰
دو ورقی والا کرشمہ تجدید دیکھیے	۴۷۳
انبیاء سے ضد اور اولیاء سے ساز	۴۷۴
ناخلف منافق مرزائی	۴۷۶
مرزائیو! کرشن جی کو ڈنڈوت کرو	۴۷۷
و ان من امة الا خلا فیها نذیر	۴۸۱
اسلامی نبی ہو کر کرشن کی پرستش	۴۸۴
نبی بننا خالہ جی کا گھر نہیں	۴۸۵
مرزا کا گرگٹ کی طرح رنگ بدلنا	۴۸۸
قادیانی اپنے عیوب انبیاء کے سر تھوپتا ہے	۴۹۰
بروز اور تناسخ	۴۹۳
صورت مثالی	۴۹۵
نام میں بھی خبط	۴۹۶
گرو جی سے چیلوں کی مخالفت	۴۹۷
خرق اجماع نیشنلٹی کو برباد کرتا ہے	۴۹۹
خدا مردوں کو زندہ نہیں کر سکتا	۵۰۲
کیا ہنود اہل کتاب ہیں	۵۰۴
احیاء اموات	۵۰۵
تصدیق انبیاء کرام	۵۰۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشمولات کتاب کا تعارف

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تحریک ختم نبوت کی زیرنظر جلد حضرت مولانا احمد حسن شوکت میرٹھی کے ان مضامین سے انتخاب پر مشتمل ہے جو آپ کے اخبار شحنۂ ہند کے ضمیمہ ردّ قادیانیت میں ۱۹۰۱ء سے آخر ۱۹۰۴ء تک شائع ہوتے رہے ہیں۔

تحریک ختم نبوت کے زیرنظر دور میں مولانا احمد حسن شوکت کی خدمات بہت اہم رہی ہیں کیونکہ ان کا کام اس وقت سامنے آیا جب اشاعۃ السنہ، مولانا محمد حسین بٹالویؒ کے عمر رسیدہ ہو جانے کے باعث سست رفتار ہو گیا تھا، اور مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ ابھی صحافتی افق پر طلوع نہیں ہوئے تھے۔ اس دور میں مولانا احمد حسن شوکت نے اپنے اخبار شحنۂ ہند میرٹھ کا آٹھ صفحات پر مشتمل ہفتہ وار ضمیمہ نکالنا شروع کیا جو تردید قادیانیت کے لئے وقف تھا۔ اس ضمیمہ کے باعث نہ صرف ان کا اپنا کام سامنے آیا بلکہ اس دور کے کئی دیگر ارکان تحریک ختم نبوت کی تحریریں بھی تحفظ ختم نبوت کی تاریخ کے صفحات پر رقم ہوئیں۔

حضرت مولانا احمد حسن شوکت کا تحریری کام ایک ہزار صفحات سے کسی صورت کم نہیں ہے اور آپ کی نگارشات میں ادب ولغت کی چاشنی بھی ہے، شعری تنقید بھی ہے، حدیث وتفسیر بھی ہے، علم کلام اور علم مناظرہ کی آمیزش بھی ہے۔ اور ان کی تحریریں اتنی جاندار ہیں کہ اس دور کے قادیانی اخبار تلملاتے ہوئے قادیانیوں کے جوابی مضامین سے بھرے ہوئے ہونے کے باوجود مرزا صاحب اپنے حواریوں کو یہ کہتے ہوئے سنائی دیتے ہیں کہ جواب مت دو اور معاملہ خدا پر چھوڑ دو، جیسا کہ پیر سراج الحق جمالی نعمانی قادیانی کی تحریر ذیل سے ظاہر ہوتا ہے۔ پیر صاحب لکھتے ہیں:

> اس چودھویں صدی کا بدر (مرزا قادیانی) تمام انبیاء کا بروز اور کل رسولوں کا وارث امام ہمام مسیح موعود جس کی اللہ تعالی عرش سے حمد کرتا ہے، رسول اللہ ﷺ جس کو سلام پہنچاتا ہے، جب مبعوث ہوا تو اسی سنت اللہ کے مطابق اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ بھی وہی ہوا جو اس سے پہلے صادقوں اور راست بازوں کیساتھ ہوا یہ تازی بات ہے کہ جب اس مثیل مرسلین و محدث اللہ نے (اکتوبر ۱۸۹۱ء میں) دہلی میں قدم رنجہ فرمایا تو طائف کے اوباشوں اور مسخروں کی طرح جو رسول اللہ ﷺ پر حملہ آور ہوئے تھے، دہلی کے سفلوں نے اسی طرح شور و غل مچایا یہاں تک کہ ناعاقبت اندیش ٹھٹھا کرنیوالے (مرزا حیرت دہلوی کی طرف اشارہ ہے۔ بہاء) نے اصیل مسیح بن کر اشتہار دیا کہ میں ابھی آسمان سے فتح گڑھ منارہ پر نازل ہوا ہوں۔ اس سیاہ جھوٹ کے تمام مولوی صوفی درویش حامی ہوئے اور سب اس کی پیٹھ ٹھونکنے لگ گئے کہ شاباش تو نے خوب کام کیا۔

اللہ اللہ! وہ بھی ایک صدق و کذب کا نظارہ تھا۔ کسی کے چھوٹے منہ سے نہ نکلا کہ او مفتری تو نے یہ کیا ناشائستہ کام کیا۔ ایک روز خدا کے عرش کے آگے کھڑا ہونا ہے، خدا سے ڈر۔ وہ لمبی چوڑی مہروں والے مولوی اس فعل قبیح سے ایسے خوش تھے جیسے محرم کے چاند سے تعزیہ داروں کو خوشی ہوتی ہے۔ ایک میرٹھی رامپوری سیاہ، شحنا مجسم، جھوٹ کا پتلا، الدالخصام اور ... (مولانا احمد حسن شوکت کو یہ القابات دیئے جا رہے ہیں۔ بہاء) نے بھی کبھی اپنے شحنہ میں یہ تذکرہ نہ کیا کہ اس کاذب کی یہ کارروائی کیسی بیہودہ تھی۔ اس بات کو یہ شحناء حق ایسے ہضم کر گیا جیسے حلال خور ایک مردار کو ہضم کر جاتا ہے۔ میں نے چاہا تھا کہ اس کے ضمیمہ شحناء کا وہ دنداں شکن جواب دوں کہ جس سے اس کی جورو بھی بھول جائے، مگر ہمارے امام و مرسل اللہ نے فرمایا کہ اس کذاب کو خدا پر چھوڑو کہ وہ منتقم حقیقی ہے اور اسی سے انتقام چاہو۔ اس لئے میں نے اس بے ادب کے جواب سے اپنے قلم کو روک لیا، ورنہ لوگ دیکھتے کہ اس شحنہ کی کیا گت بنتی ہے کیونکہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھاوے۔ کیسا شوخ ہے کہ خدا کے فرستادہ کی توہین پر کھڑا ہو گیا ہے (الحکم قادیان ۱۷۔ اگست ۱۹۰۱ء ص ۶۔۷)

(پیر سراج الحق جمالی کی جلالی کیفیت دیکھنے کے بعد اسکی معلومات کا حال بھی ملاحظہ فرمایئے کہ مولانا محی الدین عبدالرحمٰن لکھوی کے متعلق لکھتا ہے: یہ مولوی (بوقت وفات) کچھ بوڑھا نہ تھا اور یا دائم المرض بھی نہ تھا بلکہ جوان اور مضبوط اور موٹا تازہ انسان تھا جس کی عمر ۴۰ یا ۴۲ سال تھی۔ (الحکم قادیان ۲۴ جولائی ۱۹۰۱ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ص ۵) جب کہ حضرت مولانا محی الدین عبدالرحمٰن لکھوی کی ولادت ۱۲۵۳ ہجری میں لکھو کے ضلع فیروز پور میں ہوئی تھی اور ان کی وفات مدینہ منورہ میں ۱۵ ذی قعد ۱۳۱۳ھ کو ہوئی۔ یعنی بوقت وفات ان کی عمر بحساب قمری کیلنڈر ۶۰ سال اور بحساب شمسی کیلنڈر ۵۸ سال تھی)۔

شحنہ ہند کے مضامین کی اثر پذیری کا یہ عالم تھا کہ مذکورہ بالا قادیانی تحریر کے سوا سال بعد قادیانیوں کے مایہ ناز لیکچرر اور وکیل خواجہ کمال الدین لاہوری، مرزا صاحب قادیانی سے عرض کرتے ہیں کہ شحنہ کے فلاں مضمون کا جواب دیا جائے ، اور مرزا صاحب اپنی بے بسی کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بس آنکھیں اور کان بند کرلو ۔الحکم قادیان نے یہ مرزائی مکالمہ بایں الفاظ نقل کیا ہے۔

۱۰۔نومبر ۱۹۰۲ء کی ڈیٹ لائن کے نیچے لکھا ہے:

ہمارے مخدوم خواجہ کمال الدین کوہاٹ کی طرف سے ہوتے ہوئے (قادیان) تشریف لائے۔ انہوں نے اس علاقہ کے لوگوں میں جو غلط فہمی مخالفوں کی طرف سے پھیلائی گئی ہے اس کا ذکر کیا کہ شحنہ ہند کے ضمیمہ نے حضور (مرزا قادیانی) سے منسوب کر کے ایک لیکچر لکھا ہے (کتاب ہذا کے ص ۶۶ پر ملاحظہ فرمائیں ۔ بہاء) جس نے لوگوں کو گمراہ کیا ہے ۔مناسب ہو تو اس پر توجہ کی جائے۔

(مرزا نے) فرمایا یہاں وہ ضمیمہ (شحنہ ہند) مردار سے بھی بڑھ کر نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ ضروری ہے کہ یہ لوگ ہر طرح زور لگائیں آپ دیکھتے ہیں کہ... باوجود ایسی حالتوں کے دن بدن ترقی ہو رہی ہے اور ایسے طور پر کہ ہماری سمجھ میں بھی نہیں آتا۔ اصل بات یہ ہے کہ جب تک تپش نہ ہو، برسات نہیں ہوتی ۔ یہ لوگ اسی تپش کے مصداق ہیں جس کے پیچھے ایک زور کی برسات آتی ہے۔ (الحکم ۱۷ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۴)

اس مکالمے سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی علوم طبیعات سے واقفیت کا بھی بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کیونکہ آپ فرماتے ہیں: تپش نہ ہو تو برسات نہیں ہوتی ۔، انہیں شائد معلوم ہی نہیں تھا کہ افریقہ کے صحراؤں میں تپش کتنی ہوتی ہے، اور بارش نہیں ہوتی ، اور یورپ اور روس کے بہت سے علاقوں میں بارش تو ہوتی رہتی ہے لیکن تپش کا نام ونشان نہیں ملتا۔

ردّ قادیانیت کی تاریخ میں مولانا احمد حسن شوکت اور ان کی نگارشات کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہمیت کی بنا پر میں نے مناسب جانا کہ جس طرح مولانا محمد حسین بٹالویؒ اور مولانا ثناء اللہؒ اور مولانا ابراہیم میرؒ کے لئے میں نے جلدیں مخصوص کی ہیں اور تاریخ تحریک ختم نبوت کے دیگر مولفین نے مولانا حبیب اللہ کلرکؒ، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، مولانا لال حسن اخترؒ، مولانا محمد علی مونگیریؒ، مولانا انوار اللہ حیدر آبادیؒ، مولانا حیدر اللہ درانیؒ وغیرہ کے لئے اپنے اپنے سلسلہ ہائے کتب کی جلدیں مخصوص کی ہیں اسی طرح مولانا احمد حسن شوکتؒ کیلئے بھی اپنے سلسلہ کتب کی ایک جلد مخصوص کروں۔

مولانا احمد حسن شوکت کے کام سے تین جلدیں مرتب ہوسکتی ہیں لیکن میں شحنہ ہند کے دست یاب شماروں میں سے آپ کے کچھ مضامین کا انتخاب نذر قارئین کر رہا ہوں۔ ان مضامین کے ماخذ ساتھ نقل نہیں کئے گئے کیونکہ یہ ہماری دیگر جلدوں میں نقل ہو چکے ہیں۔ بس اتنا فرق ہے کہ بعض مضامین کو جو قسط وار تھے انہیں یکجا کر دیا گیا ہے، اور کمپوزنگ کی غلطیاں بھی بہ نسبت سابق شائد کم ہوں۔

حضرت مولانا احمد حسن شوکت کا نہ تو سال پیدائش معلوم ہو سکا ہے، نہ ان کے تحصیل علم کا حال معلوم ہوتا ہے اور نہ ہی سال وفات کا پتہ چل سکا ہے۔ بس اسی قدر معلوم ہو سکا ہے کہ آپ اصلاً رام پوری تھے۔ ۱۸۸۰ء والے عشرے کے اوائل میں میرٹھ آ گئے جہاں سے اپنا اخبار شحنہ ہند جاری کیا۔ ایک اور اخبار طوطی ہند کے نام سے بھی نکالتے رہے۔ نیز پروانہ کے نام سے ایک رسالہ بھی شائع کرتے تھے، اور شوکت المطابع نامی مطبع کے مالک تھے۔ فارسی زبان وادب کے بڑے فاضل تھے اور ایک فارسی شاعر کے دیوان کی شرح بھی شائد لکھی ہے۔ اپنے وقت کی سیاست میں بھی حصہ لیتے تھے، اور ۱۸۹۰ء کے عشرے میں اہل حدیث مکتب فکر کے اکابرین میں شمار ہوتے تھے جو آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے قیام سے پہلے کی بات ہے۔ آپ کی خواہش اور تحریک رہی کہ اہل حدیث حضرات کی آل انڈیا سطح کی کوئی تنظیم قائم ہو جائے۔ یہ اس دور کی بات ہے جب حضرت مولانا ثناء اللہ اور حضرت مولانا ابراہیم میر جیسے بزرگ، جو بعد ازاں جماعت اہل حدیث کے سردار بن کر ابھرے، ابھی طالب علمی کے دور سے گذر رہے تھے۔

تاہم تاریخ کی یہ عجیب ستم ظریفی ہے کہ برصغیر کی علمی، ادبی، دینی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیاسی تاریخ کے لٹریچر سے واقفیت رکھنے والے کئی بزرگوں کو یہ بھی معلوم نہ ہو کہ مولانا احمد حسن بھی ان کے پیشرووں میں شامل ہیں۔ مولانا ابو یحیٰ امام خان نوشہروی نے تراجم علماء حدیث ہند لکھی، لیکن آپ کا نام اس میں جگہ نہ پا سکا، مولانا ثناء اللہ کے اخبار اہل حدیث میں علماء اہل حدیث کے تراجم وقتاً فوقتاً چھپتے رہے، لیکن مولانا احمد حسن کے حالات وہاں بھی نہیں ملتے، سید عبد الحی لکھنوی نے نزھۃ الخواطر کی ساتویں اور آٹھویں جلد میں انیسویں اور بیسویں صدی کے بہت سے علماء وصلحاء کا ذکر کیا ہے لیکن انہیں بھی اس بزرگ کا نام نظر نہیں آیا حالانکہ آپ نہ صرف ان کے معاصرین میں شامل تھے بلکہ ان کے ندوہ کے بہی خواہوں میں سے تھے۔ اسی طرح حافظ احمد علی شوق کے تذکرہ کاملان رام پور کے صفحات میں بھی آپ کو جگہ نہ مل سکی۔

زیر نظر جلد میں شامل تحریریں تو ۱۹۰۱ء تا ۱۹۰۴ء کی ہیں لیکن کاروان تحفظ ختم نبوت میں آپ ابتداء ہی میں شامل ہو گئے تھے۔ ۱۸۹۶ء میں مرزا غلام احمد نے جن ۱۰۶ علماء وصلحاء کو نام بنام مباہلے کا چیلنج دیا تھا آپ کا اسم گرامی بھی، بالفاظ: مولوی احمد حسن صاحب شوکت مالک اخبار شحنہ ہند میرٹھ، سینتیسویں نمبر پر شامل تھا۔ فہرست مدعوین میں آپ کی شمولیت ایسا اعزاز تھا جو اوس وقت تک مولانا محمود حسن دیو بندی، مولانا احمد رضا خان، شاہ حامد رضا خان، مولانا اشرف علی تھانوی۔ مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری، مولانا انور شاہ کشمیری جیسے اکابرین کو بھی حاصل نہ ہوا تھا۔

حضور نبی کریم ﷺ کی چوکھٹ کے اس بے نظیر خادم کے ذکر خیر کے ساتھ سلسلہ تحریک ختم نبوت ۱۸۹۱ء تا ۱۹۱۲ء کے چالیس حصے مکمل ہو رہے ہیں جسے کسی گزشتہ موقع پر متوقع: بہائی اربعین، کا نام دیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی بیحد وحساب حمد وثنا کے ساتھ اسے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے کیونکہ ایک دائم المرض، ناکارہ، نااہل فرد واحد سے اتنے بڑے کام کا انجام پا جانا، اسی کے فضل وکرم کا مظہر ہے۔ اللہ تعالیٰ زیر نظر دور کے خدام خاتم النبیین کی خدمات قبول فرمائے اور اس بندہ عاجز کو اپنے حبیب مکرم ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین

والسلام فقیر بارگاہ صمدی **محمد بہاء الدین**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

مرزا جی کی دھونس

شروع بعثت میں تو مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے وہ قہر وغضب کی تلوار میان سے نکالی کہ الہی توبہ۔ جو شخص مجھ پر ایمان نہ لائے گا، مارا جائے گا، دھرا جائے گا۔

فلاں شخص نے میری آسمانی جورو چھین لی ہے، اتنے دنوں میں ہلاک ہو گا۔ اور فلاں شخص، جس نے میری توہین کی ہے، اتنے عرصہ میں زندہ درگور ہو گا۔

یہ بھنک گورنمنٹ کے کان میں جا پہنچی۔ تخویف مجرمانہ کے شکنجے میں کھینچے گئے۔ مسیح موعود (مرزا قادیانی) اور اس کا خدا دونوں مارے خوف کے کانپ گئے۔

پھر کیا تھا، ملکہ معظّمہ کی دوہائی، اور بڑے لاٹ صاحب کی تہائی، اور چھوٹے لاٹ صاحب اور حکام وقت کی چوتھائی لگی ہونے۔ خطا ہوئی، قصور ہوا، گناہ ہوا، للّٰہ معاف کیجئے۔

جوں توں کر کے قانونی اڑنگے سے نکلے۔ اب دھونس اور تخویف تو آسمانی باپ کے پاس تشریف لے گئی کہ عطاء تو بلقاء تو، صرف گالیاں اور کوسنے باقی رہ گئے۔ یہ بھی چندروز میں ولایت تشریف لے جائیں گے۔

بھلا اصیل المسیح نے بھی کبھی کسی پر دھونس ڈالی۔ اس نے تو یہ حکم دیا کہ دشمنوں کو بھی پیار کرو۔ یہ آسمانی باپ کا علاتی بیٹا مثیل المسیح کیسا ہے کہ سب کو ایک ہی کند چھری سے ذبح کرنا چاہتا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے

مردوں کو زندہ کرتے تھے جو وہ تو مر گئے
زندوں کے قتل کو یہ مسیح الزمان ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصویر پرستی

مجدد کا پیدا ہونا کم از کم ہر صدی کے بعد ضروری ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے، تا کہ جو لوگ دین کے اوامر ونواہی کو بھول گئے ہیں، یا احکام دین کی بجا آوری میں سستی کرتے ہیں، ان کو یاد دلایا جائے اور شانے پکڑ کر ان کو جھڑجھڑایا جائے ،اور خواب غفلت سے بیدار کیا جائے۔اسی وجہ سے مذہب اسلام میں مجدد پیدا ہوئے اور انشاء اللہ پیدا ہوتے رہیں گے۔مگر کسی مجدد کا یہ کام نہیں کہ اوامر ونواہی کو منسوخ کردے، یا دین میں کوئی نئی بات نکالے جس سے حدیث شریف

من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو ردّ

کی مخالفت لازم آئے ،یعنی امور شرکیہ و بدعیہ جاری کرے۔بس اسلامی شریعت کا یہی ناموس اعظم ہے۔اور اس ناموس کا توڑنے والا نہ صرف شریعت اسلامی بلکہ خدا و رسول کی توہین اور ہتک کرنے والا ہے۔

مذہب اسلام میں توحید رأس الطاعات ہے، اور تمام انبیاء اسی لئے مبعوث ہوئے۔اور جب امتوں میں شرک اور بت پرستی اور ہوائے نفس کا طوفان برپا ہوا،تو اسکو بدرقہ توفیق الٰہی اور جاذبہء ہدایت نامتناہی سے دور کیا۔آنحضرت ﷺ کی بعثت سے پہلے عرب میں بت پرستی کی جو کچھ کیفیت تھی ،اور خاص خانہ کعبہ میں جس قدر اصنام موجود تھے، اہل تحقیق پر ظاہر ہے۔مگر ہمارے نبی امی ﷺ نے سب کی بیخ و بنیاد مستاصل کردی اور شرک و بت پرستی کے دعائم اور آلات تک کو مٹا دیا۔منجملہ ان کے تصویر کا بنانا، یا بنوانا ،یا گھروں میں رکھنا، یا فروخت کرنا، یا ان کے بنانے اور رواج دینے میں مدد کرنا تک قطعی حرام اور ممنوع کر دیا۔اور فرما دیا کہ

لعن الله المصور و المصور له

یعنی تصویر بنانے والے اور بنوانے والے پر خدا تعالی لعنت کرے۔

یہ ہمارے نبی امی خاتم المرسلین ﷺ کی بد دعا ہے۔ بھلا جس شخص کے حق میں نبی بد دعا کرے، وہ دین و دنیا میں کیوں کر فلاح و بہبود پا سکتا ہے۔اور جس پر خدا تعالی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لعنت کرے، اور اس سے بیزار ومتنفر ہو، وہ کیونکر بھلائی کا پھل پا سکتا ہے۔مگر افسوس ہے کہ نئے نبی قادیانی مرزا جی جو تمام انبیاء کے حلّوں میں جلوہ افروز ہوئے ہیں تصویر پرستی کو رواج دے کر خدا تعالی کے لعنتی بنتے ہیں۔

اب تو کھلم کھلا اخبار الحکم قادیان میں اپنے اور اپنے حواری کی تصویروں کی فروخت کا اعلان ہو رہا ہے اور اس حرام اور ناپاک تجارت سے خوب نفع اٹھا رہے ہیں۔ بت تراشی، بت فروشی کے اور کیا سینگ ہوتے ہیں۔ دھاتوں کے بت اور کاغذی بت، باعتبار تصویر ہونے کے برابر ہیں، کیونکہ شریعت محمدیہ میں ہر قسم کی تصویر حرام ہے۔اسلام نے جس شئے کو توحید کا مخل اور برہمزن قرار دیا، وہی مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت و بعثت کا اصل اصول اور بدرقہ بلکہ علت غائی ہے۔

آپ کی دلیل کتنی زبردست ہے کہ یورپ والے چونکہ کسی شخص کی تصویر دیکھنے سے اس کے خوارق و عادات اور خصائل معلوم کر لیتے ہیں، اور مجھے یورپ میں اپنی بعثت کا اعلان مدنظر ہے، لہذا میں نے تصویر کو رواج دیا۔کیا سوڈان کے جھوٹے مہدی جو یکے بعد دیگرے حشرات الارض کی طرح پیدا ہو کر نیست و نابود ہو گئے، ان میں سے کسی نے اپنی اپنی تصویریں بنوائیں اور شائع کرائی ہیں۔لیکن وہ شیطان کی طرح شرق سے غرب تک مشہور ہو گئے۔

قادیانی مرزا جی کا علاتی بھائی یوگنڈا کا مہدی، جو ابھی ابھی جہنم واصل ہوا ہے، کیا اس نے دنیا میں اپنی تصویریں بھیجی تھیں۔علی ہذا یورپ اور ایشیاء کے بڑے بڑے مدبر اور وزراء بغیر تصویر کے ساری خدائی میں مشہور ہو گئے۔پھر جب آپ کا یہ عذر لنگ صرف یورپ کے لئے ہے، تو ہندوستان میں تصویر پرستی کو کیوں رواج دیا جاتا ہے۔آپ کے حواری اور چیلے چاپڑ جو آپ کو بسا اوقات دیکھتے ہیں اور باری باری قادیان آ کر دیدار نحوست آثار سے مستفید ہوتے ہیں، وہ کیوں تصویریں خرید کر اپنے گھروں میں رکھتے اور نہ صرف مرزا جی کی بلکہ ان کے ساتھ چند مسٹنڈوں کی تصویریں دکھا کر اپنی جوروؤں کو رجھاتے اور دیوث بنتے ہیں۔سچ ہے الحیاء من الا یمان۔

اس سے پہلے تو مرزائیوں کے گھروں میں صرف قادیانی مرزا جی بذریعہ تصویر تشریف لے جاتے تھے، اب تو خاص الخواص حواری بھی ان کے گھروں میں وارد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں اوراسی طرح ہر نیا حواری برابر داخل ہوتا رہے گا کل جد ید لذ یذ
ہوائے نفس کے لئے تاویلات کا گھڑنا کچھ مشکل نہیں۔ ہر امر کی تاویل ممکن ہے۔مگر امرحق دوسری شئے ہے۔تاویل حق کو ناحق اور ناحق کو حق ہرگز نہیں بنا سکتی ۔پس تصویر پرستی کے جواز میں جولچر اور پوچ دلائل پیش کئے جاتے ہیں ضمیمہ میں چند مرتبہ ان کو کاغذی تصویر کی طرح ہوا میں اڑا دیا گیا ہے۔مولانا عبداللہ صاحب ملتانی کا مضمون شائع ہو چکا ہے جس کو مولانا نے قبل از طبع قادیان بھیجا تھا۔مگر تمام مرزائی مبہوت ہوکر بت اور تصویر بن گئے، اورکسی کے چھوٹے منہ سے جواب میں ایک حرف بھی نہ نکلا۔اب اس کا بقیہ حصہ بھی جلد شائع ہوگا۔ان شاء اللہ۔امید ہے کہ مولوی صاحب ممدوح بہت جلد روانہ فرمائیں۔

بے معنی الہام

آج تک اڈیٹر الحکم قادیان نے ہماری کسی بات کا جواب نہیں دیا۔ بلکہ خود قادیانی مرزاجی نے اپنی الہامی کتاب اعجاز المسیح میں لسان کو مونث لانے میں منہ کی کھائی۔ ہم نے قرآن کی سند پیش کی، مگر تسلیم نہ کی ،اور کیوں تسلیم کرتے، قرآن وحدیث پرانے ہوگئے۔اب تو نئے نبی اوراسکی نئی شریعت کا دوردورہ ہے۔ بلکہ خدا بھی پرانا ہوگیا۔اب تو حسب فحوائے الآیہ: افر أیت من اتّخذ الهه هوا ہ ہوائے نفس کی جدت کو معبود بنایا گیا ہے۔

بیزارم ازاں کہنہ خدائے کہ تو داری
ہر لحظہ مرا تازہ خدائے دگرے ہست

مسلمانوں کے قدیم اور ازلی ابدی خدا نے تو نبی امی خاتم المرسلین ﷺ پر نزول وحی ختم کردی،مگر مرزاجی کا نیا خدا نئے نئے بے سروپا الہام کرتا ہے۔

ہم نے لکھا تھا کہ قادیانی مرزاجی کا الہام

جری اللہ فی حلل الانبیاء

بالکل بے معنی ہے ،اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مرزاجی کا خدا زبان عرب سے محض نابلد ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ہم نے اس لئے لکھا کہ قادیانی مرزاجی کا خدا تو پنجابی ہونا چاہیے جو پنجابی زبان میں الہام کے دونگڑے برسائے، کیونکہ مرزاجی کا بظاہر قرآن مجید کی اس آیت پر ایمان ہے کہ

ما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه

یعنی ہم نے ہر نبی کو اسی کی قومی زبان کے ساتھ بھیجا ہے۔

پھر معلوم نہیں مرزاجی پر زبان عرب میں کیوں الہام ہوتا ہے۔ مرزاجی کا خدا مسلمانوں کے خدا کی تقلید نہیں کرتا، اسی لئے قدم قدم پر ٹھوکریں کھاتا ہے۔

جو کی تقلید خرد کی تو کار کوہ کن بگڑا
چلا جب چال کوّا ہنس کی اس کا چلن بگڑا

بلکہ مرزاجی تو اپنے کو چینی الاصل مغل بتاتے ہیں۔ پس چینی زبان میں الہام ہونا چاہیے تھا۔ پنجابی (مادری) زبان اور چینی خاندانی مغلئی زبان کو چھوڑ کر مرزاجی کا زبان عرب کے سنگلاخ میدان میں ٹھوکریں کھانا بدقسمتی ہے یا نہیں۔

گیدڑ کی جب شامت آتی ہے تو شہر کی جانب بھاگتا ہے۔ چونکہ مرزاجی کے خدا نے زبان عرب کی تعلیم نہیں پائی لہذا بے چارہ غلطیاں نہ کرے، تو کیا کرے۔ مگر چونکہ اپنے نبی کے خوارق پر لٹو ہو رہا ہے اور اس کی خاطر اور فرمائش منظور ہے، لہذا اپنے نبی کے ساتھ رسوا ہونے کو برا نہیں سمجھتا۔

ہر نبی پر کتابیں یا صحیفے ایک ہی زبان میں نازل ہوئے۔ یعنی ہر نبی جو کچھ کہتا تھا ایک ہی زبان میں کہتا تھا۔ قرآن مجید کی زبان بھی وہی عربی ہے اور حدیث کی بھی عربی۔ یہ نہیں کہ خاص الہام تو عربی زبان میں ہو، اور عام الہام اردو زبان میں، جو فی حد ذاته کوئی مستقل زبان نہیں اور بعض سلاطین مغلیہ کے لشکری لوگوں کی زبان ہے، اور سہل انگاروں کا ایجاد کیا ہوا لٹکا ہے۔

نئے نبی کو جو نئے خدا کا بھیجا ہوا ہے، ایسی حقیر اور ذلیل زبان میں تکلم اور تخاطب کرنے سے شرم کرنی چاہیے جس کو چمار اور ڈھیڑ اور حلال خور تک بولتے ہیں، اور جو ترکوں انگریزوں فرانسیسیوں جرمنوں وغیرہ تک کا اولش ہے۔

چھی چھی! قسم ہے (قادیان کے) منارے کی، اینویں گندی گل ہے۔ اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پنجابی یا گورمکھی میں الہام ہوتا تب بھی ہم کو صبر آ جاتا۔

اس تمہید کے بعد سنئے کہ جری اللّٰہ فی حلل الا نبیاء کے بے معنی ہونے کے جس قدر ثبوت ہم نے دیئے تھے، اڈیٹر الحکم قادیان سب کو شربت کے گھونٹ سمجھ کر پی گیا۔ صرف لفظ جری پر بحث کی جسکو ہم نے جرءت سے ماخوذ بتایا تھا۔ الحکم کے اڈیٹر صاحب فرماتے ہیں کہ یہ مہموز نہیں بلکہ معتل اللام ہے۔ یعنی جریاً وجریانا ً سے ہے۔

اچھا صاحب! یہی سہی کہ جری بروزن فعیل جرءت سے بھی آتا ہے اور جریان سے بھی۔ اور جری کے معنی دلیر اور شجاع کے بھی ہیں اور رسول اور وکیل اور اجیر کے بھی، جیسا کہ قاموس میں ہے:

و ابجریّ کغنیٍ و الوکیل و الرسول و الضا من و الاجیر

لیکن اب تو اور بھی یہ الہام بد سے بدتر ہو گیا۔

اولاً آپ کے خدا نے ایسا لفظ کیوں الہام کیا جسکے پانچ معنے ہیں اور کیوں اپنے نبی کی امت کو پریشانی میں ڈالا۔ اور ممکن ہے کہ جری کے معنی کوئی شخص اجیر یا جرّہ باز کے سمجھے جو چڑیوں وغیرہ غریب جانوروں پر جھپٹا مار کر ان کو شکار کرتا ہے اور یہ دونوں مرزا جی پر منطبق بھی ہیں کیونکہ وہ مرزائیوں سے معقول اجرت (دکھشنا اور نذرانہ) اینٹھ رہے ہیں اور روغن بادام اور زعفران اور مشک دم کئے ہوئے پولاؤ اور قورمے چکھ رہے ہیں، اور تر مال کھا کھا کر میرزا جی اور تمام مرزائی ساٹھے پاٹھے بن کر سنڈ یا رہے ہیں، اور چڑیاں کیا معنی، دن دہاڑے الوؤں کا شکار کر رہے ہیں اور ہمیشہ جال بچھا رہتا ہے۔

دوم، مرزا جی کا خدا منطق سے تو بالکل ہی بے بہرہ ہے۔ جو بات ہم کہیں گے مرزا جی اور ان کے حواری تو کیا، خود ان سب کا خدا بھی یقیناً نہ سمجھ سکے گا۔ سنئے! جب آپ جری کے معنی رسول کے لیتے ہیں تو اس سے اہل میزان و منطق کے قواعد کے موافق ایک تو مجعولیت ذاتیہ لازم آتی ہے جو محالات سے ہے، دوم تحصیل حاصل۔

اب ہم سمجھاتے ہیں کہ مجعولیت ذاتیہ اور تحصیل حاصل کس جانور کا نام ہے۔

اس کی مثال یوں ہے جعل الانسا ن حیوا نا نا طقاً (یعنی کیا گیا انسان حیوان ناطق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

)۔ ماہیت میں جعل واقع ہوا۔ انسان کی ماہیت تو خود حیوان ناطق ہے، تو یہ معنی ہوئے کہ حیوان ناطق، حیوان ناطق کیا گیا۔ جب جری کے معنی رسول کے ہیں تو الہامی فقرے کی یہ ترکیب ہوئی کہ

نبی في حلل الا نبیاء یا رسو ل فی حلل الرسل

بھلا مستقل رسول کو رسولوں کے لباس میں آنے کی کیا ضرورت ۔ پھر حقانی علماء اور فضلاء اور محدثین اور صادقین سب ہدایت کرنے کے اعتبار سے رسولوں کے لباس یعنی لباس التقوی میں آتے ہیں، آپ کی کچھ تخصیص نہ رہی ۔ الغرض جس ترکیب سے آپ اس بے معنی فقرے کو معنی پہنائیں گے خدا نے چاہا تو معنی کا لباس نہ پہنے گا اور ننگا رہے گا۔ غرقی لنگوٹی بھی نصیب نہ ہوگی۔

تمام آسمانی کتابوں، خصوصاً قرآن مجید، کو غور سے پڑھ جاؤ کوئی آیت یا جملہ ایسا نہ پایا جائے گا کہ اجزاء جملہ محذوف ہوں ۔ اب مرزا کے جر ی اللہ فی حلل الا نبیاء پر نظر ڈالو۔ فقرہ سے معلوم نہیں ہوتا کہ اس صفت کا موصوف زید ہے ، یا عمر ہے، یا خالد ہے ، یا سوڈان کا مہدی، یا یوگنڈا کا مہدی ، یا قادیانی مہدی ہے۔ بہر حال جزء جملہ محذوف ماننا پڑے گا کہ

انت جر ی اللہ یا غلا م ا حمد بیگ جری اللہ

یا : قل انا جر ی اللہ۔

پس یہ فقرہ ناقص اور غیر تام ہے۔ گویا خبر ہے جس کی مبتداء نہیں۔ اگر آپ یہ کہیں کہ فی حلل ا لا نبیاء جری شبہ فعل کے متعلق ہے تو یہ معنی ہوئے کہ بھیجا گیا ہے نبیوں کے حلوں میں،

علاوہ ناقص اور غیر تام ہونے کے یہ خرابی ہے کہ جری اور رسول کا صلہ فی نہیں آتا بلکہ الی آتا ہے۔ کلام مجید میں ہے:

انّی رسول اللہ الیکم ۔

اور اگر آپ یہ کہیں کہ فی حلل ا لانبیاء جری اللہ کی صفت ہے یعنی جری اللہ الکائن فی حلل ا لانبیا ء تو اب بھی کلام ناقص ہے۔

بہر حال آپ اس کی مبتدء محذوف مانیں گے یعنی انت وغیرہ مگر اس صورت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں حصر لازم آئے گا کہ مرزا جی کے سوا نبیوں کے لباس میں آنے والا دوسرا رسول نہیں حالانکہ دیگر انبیاء کے مبعوث ہونے اور دنیا میں آنے کے خود بدولت بھی قائل ہیں۔

اب ہم کو یہ سمجھانے کی ضرورت ہوئی کہ حصر کیوں لازم آئے گا۔ سنئے مبتداء ہمیشہ معرفہ اور خبر ہمیشہ نکرہ ہوتی ہے اور جب دونوں معرفہ ہوں گی تو حصر ہوگا۔ اب انت مبتداء محذوف بھی معرفہ اور جری اللہ بھی معہ اپنی صفت کے معرفہ، تو حصر لازم آیا۔

اور اگر آپ تقدیر الہام یوں کریں گے کہ

جری اللہ الذی جاء فی حلل الانبیاء

یا: نزل فی حلل الانبیاء

تو علاوہ اس قدر محذوفات ماننے کے پھر بھی مبتداء اور خبر معرفہ ہی رہیں اور حصر لازم۔

ہم تو جب جانیں کہ اڈیٹر صاحب الحکم ہمارے تمام ایرادات کو اٹھائیں۔ یہ نہیں کہ قادیانی مرزا جی کے حمقاء کو خوش کرنے کو دو چار سطریں لکھ دیں اور کہہ دیا کہ بس جواب ہو گیا۔ خوب یاد رکھئے کہ ہم مجدد السنہ مشرقیہ ہیں۔ ہمارے سامنے کسی کی پیری نہیں چل سکتی۔ انشاء اللہ آپ نے اب تک مائیاں مونڈی ہیں، بابو نہیں مونڈا۔ قادیانی اونٹ منارے کے نیچے کھڑا کھڑا اینگنیاں کر رہا تھا، پہاڑ کے نیچے سے نکلا تو عافیت معلوم ہوئی۔

اخبار الحکم قادیان کا یہ کہنا کہ جری بمعنی رسول اللہ یا وکیل اللہ یائی ہے مہموز نہیں، محض لچر و پوچ اور غیر مفید ہے۔ اس سے الہام جو بے معنی ہے بامعنی نہیں ہوسکتا۔ ہماری مراد بے معنی ہونے سے یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے واسطے یہ الفاظ صحیح المعنی نہیں، نہ یہ کہ خود جری اللہ بے معنی ہے۔

جری اگر مہموز ہوگا جب بھی مہمل نہیں۔ آخر جرءت کنندہ کے معنی رکھتا ہے۔ ہمارا مطلب یہ تھا کہ جری اللہ کی اضافت لفظی ہے جو اپنے معمول کی طرف ہوتی ہے اگر لفظ جری کا اللہ معمول ہوگا تو وہی معانی پیدا ہوں گے جو ہم نے پہلے بیان کئے۔ اور درصورت یائی ہونے کے بھی جری اضافی لفظی ہے۔ لفظ جری کا بمعنی رسول ہونا مسلّم ہے مگر جری اللہ کے معنی رسول من عند اللہ کس طرح ہوں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ اضافت لفظی میں حرف من کا مقدر کرنا خلاف قاعدہ ہے۔

اور جری اللہ بترکیب اضافی کسی لغت عرب میں موجود نہیں ہماری بحث ترکیب اضافی پر تھی نہ کہ صرف لفظ جری پر۔

پس لسان العرب میں جری کا بمعنی رسول ہونا صاحب الہام کے واسطے مفید نہیں کیونکہ رسول اللہ اور جری اللہ کی اضافت میں فرق ہے۔ بے شک رسول اللہ بمعنی من عند اللہ صحیح ہے، مگر اضافت جری اللہ بمعنی من اللہ صحیح نہیں اس لئے کہ لفظ جری صفت ہے اور لفظ رسول صفت نہیں۔

بہ بیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا۔

الغرض اخبار الحکم قادیان نے تحکماً محض جہالت سے بے معنی کو با معنی کرنا چاہا، مگر جو علمی تحقیق مطلوب تھی اس کو بالائے طاق رکھا کیونکہ اس غریب عطائی کو علمی مبحث سے کیا سروکار۔

اور جب ہمنے جری کو بمعنی جرأت کنندہ لکھا ہے تو اسکو مہمل کس طرح کہتا ہے۔ بے معنی سے یہ مراد ہے کہ یہ الہام مرزا جی کے حق میں بے معنی اور غیر صحیح ہے۔ لفظ جری کو اگر یائی کہیں گے اور بمعنی رسول عند اللہ قرار دیں گے تب بھی اس کا صحیح ہونا محال ہے۔ اس واسطے کہ جب آیت قرآنی ولکن رسول اللہ و خاتم النّبیین سے آنحضرت ﷺ کا نبی خاتم الزمان ہونا تمام اہل اسلام کے نزدیک مسلّم ہے اور یہ عقیدہ دین اسلام کا رکن ہے، تو بعد نبی آخر الزمان کے دوسرے کا رسول من عند اللہ ہونا کب صحیح ہوسکتا ہے نعوذ باللہ۔ یہ دین میں رخنہ اندازی اور زندقہ ہے۔ کوئی مسلمان اس کو صحیح اور بامعنی نہیں کہہ سکتا کیونکہ بامعنی سے مراد یہی ہے کہ جو معنی لئے جائیں وہ اپنے محل پر صادق آسکیں ورنہ وہ کلام مہمل ہے۔

پھر یہ لفظ معانی معدودہ پر محمول ہوسکتا ہے۔ جری بیائے مشددۃ بمعنی جرأت کنندہ بھی ہوسکتا ہے۔ یعنی اللہ پر اور اللہ کے دینی احکام پر جرأت اور بے باکی کرنے والا کیونکہ جری جو مہموز ہے جری بیائے مشدد حسب قاعدہ صرف ہوسکتا ہے جیسا اقیئس کا افیّس۔ تو اسکے لئے ایک دوسرا الہام چاہیے جس سے یہ ثابت ہو کہ لفظ جری مہموز نہیں بلکہ یائی ہے۔ اس میں لسان العرب کا حوالہ کافی نہیں بلکہ لسان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحق درکار ہے اور اہل باطل کے واسطے لسان الحق کا ہونا محال ہے۔ اور جب ایک لفظ میں دو احتمال ہوں تو بحکم اذا جاء الاحتما ل بطل ا لاستد لال قابل احتجاج و اعتبار نہ رہا۔

علی ہذا یہ کہنا کہ رسالت سے ہماری مراد رسالت ظلی اور بروزی ہے، نہ کہ اصلی رسالت، محض لغو اور اپنی امت کو دھوکہ دینا ہے۔ سب علمائے دین یہی منصب رکھتے ہیں کیونکہ احکام دین محمدی کی اشاعت اور اعلاء کلمۃ اللہ میں مصروف رہتے ہیں، مرزا جی کی کچھ خصوصیت نہیں۔ اور الہام کا حجت قطعی ہونا کس کے نزدیک ہے۔ الہام سب پر ہوتا اور سب کے الفاظ ہی ہوتے ہیں۔ الہام میں غلطی ہونا ممکن ہے۔ اگر مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائیوں میں کچھ بھی ایمان ہے تو وہ اقرار کریں گے کہ ان کی الہامی پیش گوئیاں غلط ہوئی ہیں اور تاویلوں سے کچھ کام نہیں چلا۔ شیطان مختلف لباس میں ملبّس ہوکر انسانوں کو دھوکے دیتا ہے۔ فسق اور فجور کا طبائع میں پیدا ہونا بھی الہام ہے جیسا کہ خود کلام مجید میں موجود ہے

ونفس وما سوّا ھا فالھمھا فجو ر ھا و تقواھا (الشمس :۸)

(یعنی ہم نے نفس انسان کو بدکاری اور پرہیز گاری کا الہام کیا)۔

خدا تعالی نے نفس کی قسم کھائی ہے جس پر فجور اور تقوی دونوں کا الہام ہوتا ہے۔ پس ممکن ہے، بلکہ یقینی ہے، کہ قادیانی مرزا جی کے دل میں شیطان نے جری اللہ فی حلل الانبیاء کا وسوسہ ڈالا ہو۔ اللھم احفظنا منہ و من شرور انفسنا و اھدنا الصرا ط المستقیم

اسی نمبر کے اخبار الحکم میں اڈیٹر صاحب انہی ردّی اور لغو اوراق (اعجاز المسیح) پر جو بروزی کے اغلاط اور اسقام کا مبرز ہے، اور نہ صرف ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ بلکہ مصری اخبار المنار نے بھی ہر طرح اس کی قطع برید کی ہے، ڈینگیں مارتا ہوا لکھتا ہے کہ:

اعجاز المسیح کے اشتہار کی اشاعت کے بعد ۱۴ جنوری ۱۹۰۱ء کو مرزا غلام احمد قادیانی کو یہ الہام ہوا منعہ ما نع من السماء،
یعنی اس تفسیر نویسی میں کوئی تیرا مقابلہ نہ کر سکے گا۔ اگرچہ ضمیر واحد مذکر غائب ایک شخص یعنی پیر مہر علی شاہ کی طرف ہے لیکن خدا نے ہمیں سمجھایا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اس شخص کے وجود میں تمام مخالفین کا وجود شامل کر کے ایک ہی کا حکم رکھا ہے تاکہ اعلیٰ سے اعلیٰ اور اعظم سے اعظم معجزہ ثابت ہو۔ الخ

مرزا غلام احمد قادیانی کے خدا نے پھر غلطی کی اور پھر غلط الہام کیا اور جھوٹ بھی بولا۔ حضرت پیر مہر علی شاہ تو دور ہی سے مرزا صاحب قادیانی اور مرزائیوں کی چھاتی پر مونگ دلتے ہوئے لاہور تشریف لائے اور ہر طرح کی تحدی کا دروازہ کھٹکھٹایا اور مرزا صاحب قادیانی کو بلایا اور منتظر رہے، مگر خفتہ بختی سے مرزا قادیانی کے پاؤں سو گئے اور قادیان سے لاہور آتے ہوئے سوسومن کے ہو گئے۔

بھلا باطل کے بھی کہیں پاؤں ہوتے ہیں۔ ہیبت حق اسی کا نام ہے کہ قادیانی مرزا کا خدا بھی پیر مہر علی صاحب گولڑوی سے ڈر گیا اور الہام کر دیا کہ خبردار، اے برادر شغال! اس شیر حق کے مقابلہ پر نہ آنا۔

اب مرزا غلام احمد قادیانی کے خدا نے جو منعه مانع من السّماء میں جھک مارا ہے اس کی حقیقت سنئے۔

جب مرزا قادیانی کے مقابلہ میں بہت سے لوگ ہیں تو اس کے خدا نے منعنا هم کیوں نہ کہا۔ کیا زبان گھس جاتی؟

دوم: اس بے معنی الہام کا ترجمہ یہ ہوا کہ

روکنے والے نے آسمان سے روک دیا۔

یعنی مقابلہ کرنے کی طاقت تو تھی مگر روک دیا، تاکہ مرزا غلام احمد قادیانی جو تاب مقاومت نہیں رکھتا، ذلیل نہ ہو۔

یہ تو مرزا غلام احمد قادیانی کے خدا نے مرزا پر بڑا احسان کیا کہ رسوائی اور ہلاکت سے بچا لیا۔ مگر مرزا قادیانی تو حد درجہ کا فر نعمت ہے کیوں شکریہ ادا کرنے لگا۔

سوم: اعجاز کا مقابلہ اعجاز سے ہوتا ہے، اور تم خود اس کے قائل ہو گئے کہ تحدی کیلئے پیر مہر علی شاہ صاحب کو روکنے والے نے روک دیا، ورنہ وہ اپنے اعجاز سے ساری ماما پختیاں اور روغن بادام میں دم کئے ہوئے و زعفران اور مشک میں پکے ہوئے پلاؤ اور قورمے اسفل و اعلیٰ سے اگلوا دیتا۔

اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ اعجاز یعنی معجزات کا وقوع ممکن ہے حالانکہ معجزہ خارق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فطرت ہے اور خارق فطرت ہرگز ممکنات میں داخل نہیں ورنہ معجزہ، معجزہ نہ رہے گا۔

لیجئے آپ ہی کی زبان سے ثابت ہوگیا کہ اعجاز المسیح، اعجاز المسیح نہیں بلکہ ایک عامیانہ یامجذوبانہ بڑ ہے، نہ قابل تحدی ہے۔

سمجھے بھی ہم نے کیا کہا؟ آپ کی بلید الطبعی سے تو سمجھنے کی امید نہیں۔ بس ایسے کوڑھ مغزوں سے خدا ہی سمجھے۔

چہارم: مانع نکرہ ہے۔ مرزا جی کو اس کا علم نہیں کہ شیاطین میں سے کون سا شیطان تھا۔ وسواس تھا، خناس۔ الکناس تھا، یا خنزب تھا۔ خدا تعالی تو قرآن مجید میں ضمیر متکلم کے ساتھ مخاطب کرتا ہے مثلاً جعلناه یا خلقناه۔

پس تعجب ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے خدا نے منعنا هم کا الہام نہ کیا۔ اصل یہ ہے کہ اس کو یہ لفظ نہ ملا، اور نہ روکنے والے کا علم ہوا۔ اور یوں اپنے نبی کو تاریکی میں رکھا۔

مرزا جی اور ان کے چیلوں کی لیاقت

اس میں شک نہیں کہ دار الطغیان قادیان حمقاء اور سفہاء اور جہلاء کا پڑا وا ہے۔ منطق، فلسفہ، کلام، علم معانی و بیان، بلاغت و بدیع ان کو چھو کر بھی نہیں گیا۔ عربیت کی قلعی کھل گئی۔ یہ بھی خبر نہیں کہ لسان مذکر ہے یا مونث۔ صلات اور متعلقات افعال میں سینکڑوں غلطیاں، من کی جگہ الی اور فی کی جگہ علی۔ ناظرین ضمیمہ پر یہ بات اچھی طرح روشن ہے۔

جری الله اور ظل اور بروز میں کیسی پٹخنیاں کھائیں۔ مرزا جی جو لفظ بطور علم یا صفت اپنے لئے تراشتے ہیں، خود اسکے معنی سے ناواقف ہوتے ہیں۔

اچھا ہاتھ کنگن کو آرسی کیا، پھر لیجئے اور بتایئے کہ آپ جو ظلی ظلی اور بروزی بروزی کی ڈونڈی پیٹ رہے ہیں تو بتایئے کہ یہ دونوں لفظ یا ان میں سے کوئی ایک:

لغوی مفرد مطلق ہے، یا لغوی مفرد بالمرکب، یا لغوی مرکب بالمفرد۔

اور ظاہر ہے کہ اصلی لغوی معنی مراد نہیں، ضرور استعارہ ہوگا۔ لیکن استعارہ ترشیحیہ ہے، یا تخئیلیہ، یا بالکنایہ، یا مجاز بالحقیقت، یا حقیقت بالمجاز۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر ظل اور بروز کے معنی باعتبار دلالۃ النص ، اشارۃ النص ،عبارۃ النص ، یاباعتبار اقتضاء النص ، یاباعتبار کلیت ۔

پھر کلیت مرتبہء بشرط شئے میں ہے، یابشرط لاشئے ،یالا بشرط شئے یا لا لا بشرط شئے میں، یا نوع الانواع کے اعتبار سے، یا عامّ العام کے تعلق سے ۔

قادیانی مرزا جی اورتمام ہالی موالی اور چیلوں چاپڑوں کی خدمت میں عرض ہے کہ آپ مراتب مذکورہ بالا میں سے جس مرتبہ یا معنی کو اپنی ذات پر منطبق کریں، اس کی تصریح مع البرہان فرمائیں۔ بینوا تو جروا۔

خدا نے چاہا تو مخالف ہوا کے جھونکوں سے ڈھاک کے تین پات ہی منارے کی چوٹی پر پھڑ پھڑاتے نظر آئیں گے۔ چار ہفتہ کی مہلت ہے۔

مرزائی الہام

کروڑوں آدمی، مرزا غلام احمد قادیانی کو جانتے بھی نہیں کہ کس جانور کا نام ہے اور اس بے دال کے بودم کا گھونسلہ کہاں ہے۔ اور ہزاروں بلکہ لاکھوں آدمی جو مرزا قادیانی کے ہتھکنڈوں سے واقف ہیں، اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ ان میں سے باوصف منکر ہونے کے نہ تو کسی کی نسبت ہاویہ میں گرائے جانے کی کبھی پیشگوئی ہوئی ہے، نہ کسی قسم کے عذاب کی، نہ ہلاکت کی۔ آخر منکر تو سبھی ہیں اور اب تو دو سال سے الہام کا بالکل ڈربا ہی پھک گیا۔ ککڑوں کوں کی بھی آواز نہیں آتی۔ اس کی کئی وجوہ ہیں۔

اول تعزیرات کی دفعہ تخویف نے مرزا غلام احمد قادیانی کو خوف کے شکنجے میں کچھ ایسا کھینچا کہ اسکا خدا بھی بوکھلا گیا۔ سہم گیا۔.. پس الہام کے نام سے چوں بھی نہیں نکلتی ۔ اسے اندیشہ ہوا کہ تخویفی الہام کے ارتکاب میں کہیں میں بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ساتھ نہ دھرا جاؤں، کیونکہ برٹش گورنمنٹ بڑی سطوت و جبروت والی جبار وقہار گورنمنٹ ہے۔

دوم جب کوئی پیش گوئی پوری نہ ہوئی اور تیر تکوں کی وہ بھر مار ہوئی کہ ترکش خالی ہو گئے، اور ایک بھی نشانہ پر نہ لگا، تو مرزا قادیانی جھونجل میں آ کر خود اپنے خدا کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوڑ بیٹھا۔اورالہام کی ڈیوٹی سے مستعفی ہوگیا کہ

چندیں مدت خدائی کردی گاؤ خررانشناختی

اور بقول غالب:

زندگی اپنی اسی طور جو گذری مرزا
ہم بھی کیا یاد کریں گے کہ خدا رکھتے تھے

سوم، مرزا غلام احمد قادیانی کا خدا کچھ ایسا پوچ، بز دلا، ہول دلا نکلا کہ جو سادہ لوح مسلمان موت کی پیشین گوئی کی دھمکی میں آ گئے ان کوتو چھاتی سے لگالیا اور جو دھمکی کی اکڑفوں میں نہ آئے ...مرزا کا خدا ان کے خوف سے چوہے کے مٹکے میں جا دبکا۔ چنانچہ وہ لوگ جو مرزا قادیانی کے سبز باغ پر فریفتہ ہو کر گانٹھ کٹوا بیٹھے تھے اور پھر ہوش میں آ گئے، اب مرزا قادیانی کے کٹے حریف ہیں، مگر مرزا قادیانی کا خدا بے کس، بے بس ہو کر گونگے کا گڑ کھائے بیٹھا ہے، اوران کا رواں بھی نہیں اکھاڑ سکتا۔

چہارم، مرزاغلام احمد قادیانی کی نبوت کا معیار صرف لوگوں کا اس کی تخویف کی دھونس میں آجانا ہے۔ چنانچہ جب ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی پادری والی پیش گوئی پٹ پڑی، تو مرزا قادیانی نے یہی عذر لنگ پیش کیا کہ اسکے دل میں خوف پیدا ہوا، مگر مرزائی نہ بنا، بدستور عیسائی ہی رہا۔

تخویف کا لٹکا تو بہت خاصہ تھا، مگر افسوس ہے کہ گورنمنٹ سدّ راہ ہوگئی اور لوگوں کو مرزائی ہونے سے بچادیا۔

اب مرزا غلام احمد قادیانی اوراس کا خدا دونوں پانی پی پی کر گورنمنٹ کو کوس رہے ہیں کہ منہ سے شکار اور تر لقمہ چھین لیا۔مگر گورنمنٹ کا کچھ نہیں کر سکتے۔

بجائے اس کے کہ مرزا قادیانی کا خدا حسب دستور مرزا پر یہ الہام کرتا کہ اس کی نسبت خوفناک پیش گوئی کرے، گورنمنٹ کی فضول اور لغو للو پتو کرنے اور اس کو چیتے کی طرح پھلانے کا الہام کر رہا ہے۔

بھلا ایسے ڈرپوک خدا کو مرزا غلام احمد قادیانی کیا چولھے میں جھونکے۔ چونکہ ہم مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے خیر خواہ ہیں، لہذا اصلاح دیتے ہیں کہ دوسرا خدا تلاش کریں۔ خدائے سابق کی حقیقت تو کھل گئی جس نے تخویف کی حکمت عملی پر جھاڑو پھیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی، اور کسی گھر کا نہ رکھا۔ اب تر مال کیوں کر ہاتھ آئے گا۔ ہم کو مرزا قادیانی کی اس حسرت پر حسرت وافسوس ہے کہ دعوی نبوت جس کا مدار صرف تخویفی الہام پر تھا اس کی یوں مٹی خراب ہوگئی۔

پنجاب میں رمال اور نجومی کثرت سے ہیں۔ جو ضعیف الاعتقاد ان سے پوچھتا ہے یا قرعہ پھنکواتا ہے، تو وہ نہایت خوف ناک پیشین گوئی کرتے ہیں کہ تم پر فلاں ستارہ بہت سخت ہے، ضرور مارے جاؤ گے۔ لیکن اگر دو گز سرخ کپڑا، اور دو سیر اناج، اور ساڑھے دو پیسے اور ہلدی کی سات کڑ ہیں لا دو، تو میں ستارے کا اثر زائل کر سکتا ہوں۔

قادیانی مرزا جی بھی چونکہ خاندانی رمال ہیں لہذا بلی کی خواب میں چھیچھڑے ہی نظر آئیں گے، اور وہ تخویف ہی میں اپنی روٹیاں نکالنا چاہیں گے۔

خونی مہدی

اخبار الحکم قادیان میں گورنمنٹ کو مخاطب کر کے بڑے زور شور سے دوہرایا جاتا ہے کہ تمام مسلمان خونی مہدی کے آنے کے منتظر ہیں۔ گویا وہ چاہتے ہیں کہ دنیا میں انقلاب ہو، اور مہدی کے آنے تک دنیا کی سلطنتیں جو فتنہ اور فساد اور بدامنی پھیلا رہی ہیں اور رعایا پر ظلم کر رہی ہیں خونی مہدی ان مظالم سے ان کو خلاصی دے۔

اس شر انگیز فقرے سے دو باتیں نکلیں:

ایک یہ کہ ہر سلطنت کی مسلمان رعایا اپنی گورنمنٹ سے ناراض ہے، اور اسکا قلع قمع کرنا چاہتی ہے گویا بغاوت پر آمادہ اور اپنی گورنمنٹ کی بداندیش ہے۔

دوم یہ کہ تمام سلطنتیں ظالم اور جابر اور خواب غفلت میں مخمور ہیں۔ مرزا جی ان کی بالین پر کھڑے چلاّ رہے ہیں اور بدمستی سے جگا رہے ہیں کہ

> ہوشیار ہو جاؤ مسلمان تمہارے سخت دشمن ہیں، اور دنیا سے تمہارے نکالنے کے لئے خونی مہدی کا دروازہ کھٹکھٹا رہے ہیں۔

اس فقرے کے ان پہلوؤں پر مسلمان غور فرمائیں گے تو ان کو اپنے حق میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پورا لائبل نظر آئے گا۔

قادیانی مرزا جی نے اگر چہ اس فقرے سے مسلمانوں کے حق میں کانٹے بوئے ہیں لیکن درحقیقت اپنے پاؤں پر کلھاڑی ماری ہے۔اس کی توضیح سنئے :

کیا خونی مہدی وہی نہیں جسکی شان میں

یکسر الصّلب و یقتل الخنا زیر

حدیث شریف وارد ہے۔اور کیا اس حدیث کو آپ نے اخبار الحکم قادیان کی لوح پر اپنی مہدویت کا تمغہ نہیں بنایا۔اگر چہ اب یہ حدیث حک کر کے لوح پر اس کی جگہ منارۃ المسیح قائم کیا گیا ہے،مگر نوشتہ تقدیر مٹ نہیں سکتا وہ تو مشتہر ہو چکا۔

پردہ ہو لاکھ خنجر شمر یزید کا
ہر گز چھپے گا نہ خون تمہارے شہید کا

تو خونی مہدی خود مرزا جی ٹھہرے۔اور اگر مرزا جی وہ مہدی نہیں ہیں جو صلیب کے ٹکڑے ٹکڑے اور سوروں کو قتل کرے گا،تو اپنے ہی قول سے مہدی کذاب وبطال ثابت ہوئے ،کیونکہ حدیث میں تو اسی مہدی کے آنے کی پیشین گوئی ہے جو قاطع صلیب اور قاتل خنازیر ہوگا۔اور وہی سچا مہدی ہے،نہ کہ وہ جو اپنے منارے پر صلیب لگائے اور سوروں (بے دینوں) کو اپنے جھونپڑے میں پناہ دے،اور جھونپڑے کا نام دارالامان رکھے۔

اور اگر آپ اپنے معمولی ہتھکنڈوں کے موافق حدیث شریف کی تاویل کریں گے اور اصلی معنی مراد نہ لیں گے،اور تاویل کے بعد اس حدیث کو اپنے اوپر منطبق کریں گے تو کوئی خونی مہدی نہ ہوگا جس کے آنے کے مسلمان منتظر ہیں۔آپ کا قول پھر بھی باطل ہوگا اور ہم پھر یہی کہیں گے ...لعنة الله علی الکا ذبین

عجیب بات ہے کہ مسلمان جس مہدی کے منتظر ہیں،مرزا قادیانی اس کو خونی بھی بتاتا ہے اور خود بھی وہی مہدی بنتا ہے۔بات بات میں تناقض ہے۔حدیث رسول اللہ ﷺ سے انکار بھی ہے،اقرار بھی۔جدھر کی ہوا دیکھی ادھر ہی کو گڈی اڑادی،اور اپنے کو پبلک میں کذب کا گڈا بنایا۔

اصلی مہدی موعود علیہ السلام کے واسطے خونی مہدی کا لقب ترا شا ،اور جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گورنمنٹ کے خوف سے اس میں پانی مرتا دیکھا تو کنّی دبا کر صاف نکل گیا کہ میں وہ مہدی نہیں ہوں بلکہ قادیانی مہدی ہوں (جیسا کہ سوڈانی مہدی تھا)۔

سچ ہے دروغ گو کا حافظہ جبروت الٰہی سلب کر لیتا ہے اور اسکو پس وپیش کی کچھ خبر نہیں رہتی۔ ہم تو جب جانیں کہ تیمور لنگ کا سالا ہمارے اعتراضات کا جواب دے۔

بے معنی الہام

جس طرح شحنہ ہند میرٹھ کے ضمیمے نے قادیانی مرزا جی کی پیشگوئیاں بند کر دیں اسی طرح انشاء اللہ الہام بھی بند کیا جائے گا۔ اور بانس رہے گا نہ بانسری اور پھنک ایک پھنک دو کو بھی شحنہ پھانک جائے گا۔ بس ٹٹروں ٹوں مداری اور اس کی ڈکڈگی باقی رہ جائے گی۔

بے معنی الہامات کے جیسے کچھ پرزے اڑے۔

فی حلل الانبیاء کی جو کچھ چتھاڑ ہوئی۔

اصح زوجتی اور انت بمنزلۃ ولدی کی جو کچھ قلعی آج کے ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ میں کھلی، اس سے مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائیوں کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ مرزا جی کے خدا نے انت ولدی نہیں کہا کیونکہ اس کا ایک اکلوتا بیٹا (بزعم نصاری) پہلے ہی موجود تھا بلکہ بمنزلۃ ولدی کہا۔ ظاہر ہے کہ اس سے اپنے پچھلے اکلوتے بیٹے کو بڑھایا اور لیپالک بیٹے (مرزا قادیانی) کو گھٹایا کیونکہ نقل سے اصل ہمیشہ بڑی رہتی ہے حالانکہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے کو اکلوتے بیٹے سے بڑھاتا ہے اور اس کی ہر طرح توہین کرتا ہے۔ گویا باپ بیٹوں میں تناقض ہے ھذا شیء عجاب اگر مرزا غلام احمد قادیانی کا خدا مرزا قادیانی کو ولدی کہدیتا تو کیا فرق پڑتا۔ جب خدا کے ایک بیٹا ہو چکا ہے تو دوسرے بیٹے کا ہونا کون سا خرق نیچر ہے۔

ایک بیٹا جن کر یا جنوا کر مرزا غلام احمد قادیانی اور عیسائیوں کے خدا کا عنین ہو جانا قیاس میں نہیں آتا۔

بمنزلۃ ولدی سے قادیانی مرزا جی نے اپنے کو عیسائیوں کے عقیدے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بچانا چاہا ہے مگر ولدی اور بمنز لة و لدی میں کوئی فرق نہیں۔ دونوں ایک ہی ٹکسال کی گھڑت ہیں۔ پھر دونوں فقرے کتنے بے جوڑ ہیں انت بمنز لة و لدی کے قضیہ حملیہ میں تو حمل صفت اور انت تو حیدی و تفریدی میں حمل مصدر کا ذات پر ہے جو بالکل بے معنی ہے۔

ہم مرزا جی کے خدا کا الہام بند کر دیں گے

مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) کی پیش گوئیاں ضرور پوری ہوں گی اور ہو رہی ہیں۔ انشاء اللہ مرزا جی کی پیشین گوئیاں بھی پوری نہ ہوں اور سب کی سب ہوا میں اڑ جائیں، ادھر ہم نے جس سبجیکٹ کا سلسلہ بعنوان (بے معنی الہام) جاری کیا ہے وہ بھی برابر جاری رہے گا جب تک مرزا جی پر الہامات کی بوچھاڑ بند نہ ہو جائے۔

ابر تو ہٹ گیا ہے ... کچھ کچھ پھوار سی پڑ رہی ہے۔ معاونین ضمیمہ شحنہ ہند کے قدسی انفاس کی ہوا ان کو ابھی ابھی گھڑی کی چوتھائی میں اڑا دیتی ہے۔ خود مرزا جی کی ٹھنڈی ٹھنڈی سانسیں ہی الہام کی گرم جوشیوں کو سرد کر دیں گی۔ انشاء اللہ

فاضل (مولوی امام الدین) گجراتی نے انت بمنزلة و لدی والے الہام کی ہر پہلو سے خوب خوب چھتاڑ کی ہے۔ اب ہم اب چیتھڑوں کے بھی ٹکڑے کر کے منارہ کی چوٹی پر لٹکائے دیتے ہیں تاکہ زائرین کو دور سے نظر آئیں۔

اگر انت بمنز لة ولدی کی جگہ صرف انت ولدی کا الہام ہوتا تو معاملہ صاف تھا۔ مرزا جی ابن اللہ بن جاتے اور تمام مرزائی آسمانی باپ کے پوتے، ... اور پھر جدید مشن کے قائم کرنے اور خاص یورپ میں آسمانی باپ کی بادشاہی کی منادی کے پاپڑ بیلنے اور مرزا قادیانی کی تصویر کے بھیجنے کی ضرورت نہ پڑتی۔

اور اگر یہ کہو کہ خدا کا ایک بیٹا (عیسیٰ مسیح) تو پہلے ہی موجود ہے تو ... کیا ایک باپ کے دو یا زیادہ بیٹے نہیں ہوتے۔ کیا ایک بیٹا جنوا کر باپ (خدا) عنین ہو گیا ہے اجی حضرت! جب سلسلہ ہی جاری ہو گیا ہے اور خدا کی اولاد کی بم پھوٹ گئی ہے تو بیٹوں کی کیا کمی۔ اور ابھی کیا ہے، دیکھئے مرزا جی کے بعد کتنے بیٹے ہوتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔عیسائیوں کا یہ محض خبط ہے کہ اکلوتا بیٹا صرف عیسی مسیح ہے اور مرزا جی کا خبط عیسائیوں سے بھی بڑھ کر ہے کہ ان کے بعد خدا دوسرا بیٹا پیدا نہ کر سکے گا۔

جب ایک ایک انسان کے بیس بیس اور تیس تیس اولادیں ہوتی ہیں، تو کیا قادیانی مرزا جی کا خدا انسانوں بلکہ حیوانوں، حشرات الارض اور دریائی جانوروں سے بھی گیا گزرا ہے۔

ہر مچھلی ایک جھول میں سینکڑوں انڈے دیتی ہے جن سے ہزاروں بچے نکلتے ہیں مگر اب چونکہ مرزا جی کے نزدیک ان کا خدا ایک بیٹا نکلوا کر عنین اور عقیم ہو گیا ہے تو مرزا جی کو اس نے مجبوراً بمنزلہ یعنی لیپا لک بیٹا بنالیا ہے۔

اگر چہ ایک حقیقی اور صلبی بیٹا (عیسی مسیح) پہلے ہی موجود تھا مگر مرزا جی کے خدا کی ہوس اور بڑھبس انسانوں اور حیوانوں کو دیکھ کر بڑھی کہ ان کے تو اتنے بیٹے اور میرے ایک ہی،۔

پس غریب خدا کو بیسویں صدی میں ایک لیپا لک بنانے کی ضرورت پڑی اور یہ ضرورت مرزا جی کے دعوے سے معلوم ہوئی کہ پہلا بیٹا نا خلف بیٹا تھا، کذاب تھا، ایسا تھا اور ویسا تھا، اسی لئے مجھے خدا نے لیپا لک بنایا۔ پس میں ہی خلف ارجمند ہوں اور مجھی سے خدا کی نسل جاری ہوگی۔

اور یہودی بھی یہی کہتے ہیں کہ عیسی مسیح نے اسی لئے کسی عورت سے نکاح نہیں کیا کہ وہ عنین تھا اور عصمت بی بی از بے چاری کا مضمون تھا (معاذ اللہ)

الہام کا پہلا فقرہ تو انت بمنزلة و لدی ہے اور دوسرا فقرہ انت توحیدی و تفریدی ہے۔ چونکہ پہلے فقرے پر یہ اعتراض پڑتا تھا کہ جب خدا کے صلبی یا لیپا لک بیٹا ہوا، تو توحید و تفرید کہاں رہی اور چونکہ مسلمانوں کے خدا نے قرآن میں اپنی صفت لم یلد ولم یو لد بتائی ہے اور قادیانی مرزا جی بھی اپنے کو بظاہر مسلمان ہی کہتے ہیں، لہذا ان کو خوف ہوا کہ مسلمانوں سے پیچھا چھوڑانا مشکل پڑ جائے گا۔ لہذا اپنے الہام کے ساتھ بطور دفع دخل انت توحیدی و تفریدی کا دم چھلا لگانا پڑا، حالانکہ اب اور بھی بد سے بدتر اور اجتماع نقیضین ہو گیا کہ بمنزلہ کی تولید بھی اور پھر توحید و تفرید بھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ذرہ دونوں فقروں کا تسلسل اور تال میل اور تیل با تر بوز ایجاد بندہ ملاحظہ فرمایئے ۔یعنی جب آپ **بمنز له** ہیں تو توحید وتفرید بمنز له کیوں نہیں ۔ بیٹا تو بمنزلہ یعنی مجازی اور توحید وتفرید حقیقی اور اصلی ۔ یا تو دوسرے فقرہ میں بمنزلہ لگا یئے یا پہلے فقرہ سے بمنزلہ کو اڑا یئے اور اپنے کو خدا کا صلبی بیٹا بنایئے تاکہ تعارض وتناقض اٹھ جائے ۔

پھر فقرہء اولی میں تو ولد صفت اور فقرہء ثانیہ میں توحید وتفرید مصدر ۔ اگر مبالغہ پر محمول کیا جائے کہ میری مجسم توحید وتفرید ہے تو فقرہ اولی میں بھی لفظ تولید آنا چاہیے ۔یعنی تو میری مجسم تولید ہے ۔اس صورت میں دونوں صیغے چاروں چول برابر ہو کر تقابل اوروزن کے کانٹے میں تل جائیں گے ۔یعنی انت تو لیدی انت توحیدی و تفریدی ۔

یہ ہے مرزا جی کے خدا کا الہام جس کی اصلاح مجدد السنہ مشرقیہ کر رہا ہے ۔ مجدد تو نہ مرزا جی کا بدخواہ ہے، نہ مرزا جی کے خدا کا ۔وہ تو صرف اپنی تجدید کا کرشمہ دکھا رہا ہے ۔اب بھی مرزا قادیانی اور ان کا خدا مجدد پر ایمان نہ لائے تو اس سے زیادہ نہ کوئی ناانصافی اور ظلم ہے نہ کوئی تعصب اور اندھیر ہے ۔

واضح ہو کہ شحنہ ہند میرٹھ اور پروانہ مشرقی لٹریچر کی یونیورسٹیاں ہیں جب تک کوئی ناظم و ناثر اس میں پاس نہ ہو لے کیا طاقت ہے کہ منہ کھول سکے ۔ پس قادیانی مرزا جی اور ان کے حواری کو اس یونیورسٹی کی سند حاصل کرنا چاہیے ورنہ وہ ٹکسالی ناظم و ناثر نہ کہلائیں گے بلکہ کھوٹے پیسے بنکر ٹکسال باہر سمجھے جائیں گے ۔

نشان آسمانی

ظاہر ہے کہ مرزائی مذہب انیسویں صدی کے فلاسفہ سے تراشا گیا ہے جو خود آسمان ہی کے قائل نہیں اور کہتے ہیں کہ دنیا پر چھایا ہوا جو نیلگوں چنبر نظر آرہا ہے اس کا کوئی واقعی وجود نہیں ، یہ محض انتہاء نظر ہے ۔

پھر ہم حیران ہیں کہ جب خود آسمان کا وجود نہیں تو آسمانی نشان کیسا ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات یہ ہے کہ اگر مرزا جی آسمانوں کے وجود کا کھلم کھلا انکار کریں تو جو حمقاء دام میں پھنسے ہوئے ہیں وہ موقع پا کر پھر سے اڑ جائیں اور لاسا اور پنجرہ اور پھندا سب دھرے رہ جائیں۔

مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا یہ تکیہ کلام ہو گیا ہے کہ

نیا نبی آسمانی نشان لے کر آیا ہے بہت سے نشانات ظاہر ہو چکے ہیں اور بہت سے ظاہر ہونے والے ہیں۔

لیکن یہ سب نشانات مرزائیوں ہی کو نظر آتے ہیں مخالفوں کو نظر نہیں آتے۔ حالانکہ انبیاء نے اپنے معجزات صرف مخالفوں کو دکھائے ہیں کیونکہ موافقوں کو کسی آسمانی نشان یا معجزات دکھانے کی کیا ضرورت ہے۔ کلام مجید میں تو سچے مومنوں کی صفت یؤمنو ن بالغیب ہے۔ معجزہ طلب کرنا یا معجزات دیکھ کر کسی نبی پر ایمان لانا ضعف ارادت وعقیدت کی علامت ہے۔ اگر معجزہ ایمان لانے کی قوی دلیل اور ذریعہ ہوتا تو آنحضرت ﷺ پر سب سے پہلے ابو جہل ہی ایمان لاتا

گرچہ گاہے از پئے بو جہل جہلاں لازم است
ماہ را جو زا نمودن سنگ را شر داشتن
از کرامت عار آید مرد را کانصاف نیست
دیدہ ازمعشوق بر بستن بزیور داشتن
چرخ اگر گردد بفرمانت برآں ہم دل مبند
اے برادر کار طفلاں است فر فر داشتن
خودکرامت شو کرا مت چند جوئی زاں و ایں
تا توانی برگ بے برگی میسر داشتن
شہد جویا شہد شو خو شتر کدام انصاف دہ
طعم شکّر داشتن یا طمع شکر داشتن
چیست با اعجاز کارت گر توئی شیدائے ذات
زشت باشد نو عروسے را دو شوہر داشتن

ہم کو مندرجہ بالا اشعار کا مطلب سمجھانا بھی ضروری ہوا کیونکہ سخن فہمی مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلام احمد قادیانی و مرزائیاں معلوم۔

مطلب یہ ہے کہ اگرچہ کبھی کبھی ابوجہل جیسے لوگوں کے لئے چاند دو ٹکڑے کر ڈالنا اور پتھر کو سونا بنانا لازم ہے، لیکن مردان الٰہی کو کرامت اور معجزہ طلب کرنے سے عار آنی چاہیے۔ کیونکہ اس کے یہ معنی ہیں کہ معشوق کے اصلی اور ذاتی حسن پر تو نظر نہیں، صرف زیور پر نظر ہے۔ اگر آسمان بھی تیرے حکم پر پھرنے لگے، تو فریفتہ نہ ہو کیونکہ بچے چمڑے کی بہت سی پھرکیاں پھراتے رہتے ہیں۔ ایں و آن زید و عمر سے کب تک کرامت ڈھونڈتا پھرے گا، تو بے سرو سامانی ہی کو اپنا سامان بنا۔ بھلا دیکھ تو سہی وہ شخص اچھا ہے جو شہد کا طالب ہے یا وہ اچھا ہے جو خود شہد بن گیا ہے۔ اگر تو انبیاء کرام کے حسن ذات کا شیدا ہے، تو تجھے معجزے سے کیا کام۔ نوعروس کیلئے دو خاوندوں کا ہونا نہایت مکروہ ہے۔

مگر یہاں تو آسمانی نشان صرف پیشین گوئیاں ہیں۔ حالانکہ ایک بھی پوری نہیں ہوئی۔ فلاں مارا جائے گا، فلاں دھرا جائے گا، اور فلاں شخص جو مر گیا تو مرزا جی سے سوء عقیدت رکھتا تھا۔

کیا یہ نبی کا کام ہے؟ یہ تو مداری کے پھنک ایک پھنک دو سے بھی گیا گذرا۔

رمضان میں کسوف و خسوف ہوا یہ مسیح موعود کا آسمانی نشان ہے۔

شب کو جو شہاب ثاقب ٹوٹتے رہتے ہیں تو یہ بھی مسیح موعود کے آسمانی نشان ہیں۔

پچھلے جاڑوں میں راتیں بڑی ہوگئی تھیں اور ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ اب گرمیوں میں راتیں چھوٹی ہوں گی، تو یہ مسیح موعود کے مقدم کی نشانیاں ہیں۔

طاعون ملعون پھیلا یہ بھی مسیح موعود کے ظہور کی برکات ہیں۔

ہم کو مرزا جی بتائیں کہ یہ مسیح موعود کے قدوم کا تشائم ہے یا تفاول۔ اور جب بمبئ وغیرہ میں طاعون پھیلا تھا تو مرزا جی نے پیش گوئی کی تھی کہ تمام ہندوستان میں پھیلے گا اور جب ممالک مغربی و شمالی میں ریل کی پٹڑی بچھی تھی تو مرزا جی نے کہدیا تھا کہ پنجاب میں بھی ضرور بچھے گی پس یہ آسمانی نشانات ہیں دریں چہ شک۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انبیاء علیہم الصلوۃ و السلام سے رقابت

واقعات شہادت دے رہے ہیں کہ قادیانی مرزا جی اپنی جعلی نبوت سے تمام انبیاء ورسل کے خوفناک رقیب بنے ہیں اور لوگوں کے دلوں سے ان کی عظمت کو گھٹانا اور اپنی جھوٹی عظمت کو بڑھانا چاہتے ہیں۔

آپ مثیل المسیح ہیں مگر مسیح کو گالیاں دیتے ہیں۔اگر چہ پرائی بدشگونی میں اپنی ہی ناک پر کلہاڑا چلاتے ہیں۔کیا معنی کہ جب اصل مسیح جھوٹا اور لائق سبّ وطعن ہے، تو اسکی نقل یا اس کا مثیل بدرجہ اولی لائق سبّ وطعن ہوگا۔

اگر عیسائیوں نے عیسی مسیح کو ابن اللہ ٹھہرالیا تو اس میں عیسی مسیح کا کیا قصور؟ مگر مرزا غلام احمد قادیانی نے خودغرضی کی حماقت سے اپنے چیلے چاپڑوں کے خوش کرنے کے لئے عیسی مسیح پر طرح طرح کے اتہام لگائے اور یہ سمجھا کہ تمام اہل اسلام بھی خوش ہوں گے کیونکہ میں عیسائیوں سے معارضہ کررہا ہوں۔مگر استغفر اللہ! بھلا کوئی سچا مسلمان کسی نبی کی توہین کیونکر سن سکتا ہے، اور اس کا ایمان کیوں کر گوارا کر سکتا ہے۔پس قادیانی مرزا جی نے تمام مسلمانوں پر اپنا مرتد اور ملحد اور ملعون ہونا اچھی طرح ثابت کردیا۔

اب آنحضرت ﷺ پر بھی حملے شروع ہو گئے ہیں۔الحکم میں بار بار یہ گونہہ اچھالا جاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے اقوال و افعال میرے اور میری امت کے لئے واجب العمل نہیں جب تک وہ قرآن سے ثابت نہ ہوجائیں۔

کوئی پوچھے کہ قرآن آخر کس پر اترا ہے؟ کیا آنحضرت ﷺ قرآن کے خلاف کوئی فعل کر سکتے تھے؟ مرزا جی کہدیں گے کہ قرآن مجھ پر اترا ہے اور میرے ہی اقوال وافعال قرآن کے موافق ہیں پس جو کچھ میں کہوں اس پر عمل کرو۔

حدیث رسول اللہ ﷺ میں تو (معاذ اللہ) بہت کچھ خرافات ولغویات بھری ہیں مثلاً تصویر پرستی اور تصویر بنانے کی ممانعت جو میری بعثت وخروج کا بڑا بھاری آلہ ہے۔

ہم کہتے ہیں کیا مرزا جی قرآن پر عمل کرتے ہیں۔قرآن میں تو ہر ذی استطاعت مسلمان پر حج فرض ہے، کیا آپ یہ فرض ادا کر چکے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کہدیں گے کہ میں جدید رسول ہوں۔ مجھ پر حج خانہ کعبہ فرض نہیں۔ میری جدید آزاد شریعت نے اسلام کے پرانے احکام منسوخ کردیئے۔ میں مذہب اسلام کی ترمیم اور تنسیخ کیلئے آیا ہوں۔ میرا جھونپڑا یا ٹاپا یا مسکن (قادیان) مکہ اور مدینہ سے بڑھ کر ہے۔ اور میرا نو تعمیر منارہ تمام مقدس مقامات کا قبلہ گاہ ہے۔ پس لوگ میری زیارت اور میرے منارے کا طواف کریں۔ دقیانوسی وحشی مسلمانوں کے لئے پورانا کعبہ اور میرے جدید مہذب مرزائیوں کے لئے تازہ بتازہ نیا گھڑا ہوا منارہ ہے (منارہ یا جہنم کا شرارہ)۔

قرآن نے عیسی مسیح کو کلمۃ اللہ اور روح اللہ قرار دیا، میں (مرزا قادیانی) اس کو (معاذ اللہ) طوائف زادہ اور کذاب قرار دیتا ہوں۔

یہ مرزا قادیانی کا قرآن پر بمقابلہ حدیث رسول اللہ ﷺ عمل ہے۔

انبیاء کرام ﷺ دنیا میں کچھ اور ہی شان لے کر آئے تھے جو دوسرے انبیاء کی عظمت کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ کی عجیب رحیمی شان تھی کہ تمام انبیاء کی یکساں عظمت کرنیکا مسلمانوں کو حکم دیا۔ وہ آپ ہی کا نفس مطمئنہ تھا کہ سخت تہدید کے ساتھ فرمایا

لاتخیروا فی انبیاء اللہ

یعنی خدا کے نبیوں میں تخییر نہ کرو (ایک کو دوسرے پر ترجیح اور فضیلت نہ دو)

اور فرمایا

لاتفضلونی علی یونس بن متی یعنی مجھے حضرت یونس پر فضیلت نہ دو،

کیا نبی بننا کسی دنیا کے کتے کا کام ہے جو لوگوں کے دلوں میں اپنی دھاک بٹھانے کو تمام انبیاء کو گالیاں دیتا ہے خوارق وہ اخلاق وہ عادات وہ کہ ایک ادنی صفات کا آدمی بھی ان سے عار کرے۔

مرزا قادیانی کے کلمہ گو تولے دے ہزار پانچ سو ہی ہوں گے۔ ۱۳ سو برس میں تو ایسے ایسے مکار عیار مہدیان کذاب پیدا ہو چکے ہیں جن کے ساتھ لاکھوں حمقاء ہوئے ہیں، مگر وہ برسات کے اولاد الزنا (حشرات الارض) کی طرح جہاں سے نکلے تھے وہیں گھس گئے۔ چندروز میں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے گروہ کا بھی یہی حال ہوگا ۔انشاء اللہ تعالی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعات شاہد ہیں کہ کیسے کیسے مقدس اور خالص باخدا لوگ مرزا قادیانی سے علیحدہ ہو گئے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر مرزا غلام احمد قادیانی میں کچھ بھی للّٰہیت اور خلوص پاتے تو غیر ممکن تھا کہ اس سے یوں علیحدہ اور بیزار ہوتے کہ اب اسکے نام کا کتا بھی نہیں پالتے۔ اور جس طرح وہ اب اپنے سینکڑوں روپیہ کے اکارت اور فضول جانے پر افسوس کرتے ہیں، اسی طرح دوسرے نوگرفتار بھی چند روز میں افسوس کریں گے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے خوارق سے صاف ثابت کر دیا ہے کہ وہ مذہب اسلام کا ایک خوف ناک حریف اور آنحضرتﷺ کا کٹا رقیب ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جب کوئی عیار اور سادھو باوصف ختم نبوت و رسالت کے نبی اور رسول بننے کا مدعی ہوگا تو ممکن نہیں کہ اس کے دل میں انبیاء سابقین کی عظمت باقی رہے۔ وہ تو ہر طرح اپنے ہی کو سب سے نو ہاتھ لمبا بتائے گا۔ پھر غلام گردش اور خودغرض اس کو اور بھی چیتے کی طرح پھلائیں گے اور نبی اور رسول بنانے کے لئے آسمان سر پر اٹھائیں گے۔ دیکھ لو مرزا قادیانی کی رقیبانہ تعلیم و تلقین کے موافق مرزائیوں کو محمدی بننے سے عار ہے، اور انہوں نے احمدی (مرزائی) بننا پسند کیا ہے یہ آنحضرتﷺ سے رقابت نہیں بلکہ سخت عداوت ہے۔ اور جس طرح آنحضرتﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ

لو کان موسی حیّا لما وسعه الا اتّباعی

اسی طرح چند روز میں مرزا غلام احمد قادیانی کہے گا

لو کان محمد حیا لایمکنه الا اقتدائی

کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے قرآن و حدیث کے الفاظ بدلنے، یا یوں کہو کہ ان میں تحریف کر کے اپنی جانب منسوب کرنے ہی کا نام الہام رکھا ہے۔ اور اس کا برابر تجربہ ہو رہا ہے۔ ہر عالم جو زبان عرب سے کچھ بھی مسّ رکھتا ہے، مرزا قادیانی کے جملوں سے کہیں بہتر جملے گھڑ سکتا ہے جو اس نے اپنے جعلی الہامات میں گھڑے ہیں۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ابھی مرزا قادیانی نے پورا دعوی ظاہر نہیں کیا۔ مگر اطمینان رکھنا چاہیے کہ چند روز میں ظاہر کرے گا اور اپنے کو خاتم النبیین بنائے گا۔ اور جس طرح خود مثیل المسیح نے عیسی مسیح کو مار کر کشمیر میں دفن کیا ہے اور مہدی موعود کو خونی مہدی بنا کر خود ان کا جانشین ہوا ہے، اسی طرح آنحضرتﷺ میں عیوب و نقص نکال کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود خاتم النبیین بنے گا۔قر آن کی آیتوں کا اپنی جانب منسوب کرنا اسی امر کی تمہید اور توطیہ ہے۔ ذرا دیکھتے جایئے کیا کیا ہوتا ہے ۔ابھی چیونٹی کے پر اچھی طرح نہیں نکلے چندروز میں نکلنے والے ہیں ۔

ایک لطیفہ

نامہ نگار نے لکھا ہے کہ محکمہ نہر اٹاوہ کے اہل کار منشی عبدالرحیم صاحب کا لڑکا فوت ہو گیا۔آپ جانتے ہیں فرزند کا داغ بہت سخت ہوتا ہے۔منشی صاحب نے سخت اضطرار اور رنج کی حالت میں قادیانی مرزا جی کو لکھا کہ

آپ عمل کشف قبور کے عامل ہیں، براہ عنایت از روئے عمل کشف میرے فرزند کا حال معلوم کر کے تشفی فرمایئے کہ اس سے جناب باری نے کیا معاملہ کیا، اور اب اس کی روح راحت میں ہے یا تکلیف میں ۔

اس کا جواب مرزا صاحب کے جبرئیل میاں عبدالکریم نے یہ دیا کہ

تم صبر کرو حضرت نبی کریم علیہ السلام کے ۱۱ بچے فوت ہوئے۔

اس عبارت میں علیہ السلام کے بعد جو (کے) تھا، وہ سہو کتابت سے رہ گیا اور ۱۱ بچے کی (چ) کے نقطے ندارد ہوئے ،صرف ایک نقطہ پڑھا گیا۔

الغرض یہ عبارت یوں پڑھی گئی کہ

حضرت نبی کریم علیہ السلام (مرزا جی) ۱۱ بجے فوت ہوئے۔

منشی عبدالرحیم صاحب کو حیرت ہوئی کہ مرزا جی کی بیماری کی خبر نہ الحکم نے لکھی، نہ کسی اور اخبار نے۔ نہ کوئی خط اس بارہ میں آیا، یہ کیا معاملہ ہے۔

پھر خیال ہوا کہ پنجاب میں طاعون پھیلا ہوا ہے کیا عجب ہے کہ قادیانی مرزا جی اس کی بھینٹ چڑھ گئے ہوں اور تمام مرزائیوں کے گناہوں کا کفارہ بن گئے ہوں کیونکہ وہ مثیل المسیح ہیں۔عیسی مسیح بھی تو صلیب پر چڑھ کر آسمانی باپ کی تمام اولاد کے گناہوں کا ازازل تا ابد کفارہ بن گئے ہیں ورنہ مماثلت ہو نہیں سکتی۔

بہر نہج میاں عبدالکریم سیالکوٹی کے نام ایک تعزیت نامہ بھیجا گیا جس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کی وفات پر بہت کچھ افسوس کیا گیا۔ پھر کیا تھا:

دیوانہ را ہوئے بس است

گالیوں کا منہا منہ بھرا جواب آیا کہ ہمارے حاسدین مردود ہیں، مطرود ہیں، آتش حسد کے زہر آلود دود ہیں، بے بہبود ہیں، ناقص الوجود ہیں وغیرہ۔

ہماری رائے میں مرزا جی کے جبرئیل سے یہ ایسی غلطی ہوئی ہے کہ کسی طرح قابل معافی نہیں۔ مرزائیوں کے خدا کا کام ہے کہ اسے فوراً معزول کرے، ورنہ یہ کبھی نہ کبھی اپنے خدا کو ضرور مار کر رہے گا۔

اور کشف قبر کے معاملہ میں مرزا جی نے جو پھڑکتا جواب بھیجا وہ تو سوال از آسمان جواب از ریسمان ہو کر چاروں طرف قہقہے اور ہنسی کا گڈا بن گیا اور منشی صاحب کا اچھی طرح اطمینان ہو گیا کہ مرزائیوں کا خدا کتنے پانی میں ہے۔

تصویر پرستی

نوزاد مرزائی اخبار نے ایک مضمون بعنوان (تصویر کے فوائد) شائع کیا ہے اور وہی لچر اور لغو دلائل خلاف مذہب اسلام لکھے ہیں جن کا الہام مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائیوں پر ان کے خدا کی طرف سے ہو چکا ہے وہ لکھتا ہے کہ

تصویر اور فن تصویر کشی کی نسبت علماء کی مختلف رائیں ہیں۔

علماء اسلام کی رائیں تو ہرگز مختلف نہیں، تصویر کا کھینچنا اور کھنچوانا اور گھروں میں رکھنا اور اپنی عورتوں کو نامحرم کی تصویر دکھانا علماء سلف و خلف کے نزدیک بالاتفاق حرام ہے اور یہ کام اور اس کے فاعل خدا اور رسول کے نزدیک قطعی ملعون (دوزخی) ہیں شائد مرزائی اخبار کی مراد علماء سے علماء یہود و مجوس و نصاری یا علمائے ہنود پنڈت وغیرہ ہیں۔ وہ لکھتا ہے کہ نیک نیتی سے تصویر کھینچنا یا کھچوانا ناجائز نہیں۔ محرمات میں اور نیت ۔کوئی چوری یا رہزنی اس نیت سے کرے کہ میں لوگوں کو لوٹ کر مسجد بناؤں گا یا یتیم خانہ یا مدرسہ جاری کروں گا تو ایسی نیت سے چوری اور رہزنی کیوں کر جائز ہو سکتی ہے ۔مرزا جی کی تو یہ نیت ہے کہ مرزائی اور مرزائنیں مجھ سے محبت رکھیں مجھے پہچانیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے چہرے مہرے خط و خال کو گھو یں میری مورتی کی ڈنڈوت کریں میری عظمت کریں جو درحقیقت پرستش ہے۔

بہت سے مسلمان تصویریں بناتے اور بنواتے ہیں اور اپنے گھروں میں رکھتے اور ان سے مکانات کو سجاتے ہیں لیکن ان سے ایماناً پوچھ دیکھو وہ کبھی اس کو مستحسن اور جائز نہ بتائیں گے بلکہ حرام مطلق کہیں گے اور اپنے گناہ کے معترف ہوں گے۔خوف ناک یہ امر ہے کہ مرزا اپنے آپ کو مسلمان کہلا کر امور خلاف اسلام کو جائز اور مباح بلکہ ایک صورت میں واجب اور فرض بتاتا ہے اور حتی الوسع یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ مذہب اسلام نے انکو جائز اور بعض صورتوں میں واجب اور فرض قرار دیا ہے۔

ان جہلاء کی بڑی دلیلیں دو ہیں :اولاً خداتعالی خود مصور ہے۔

دوم،تصویر دار سکہ ہر وقت لوگ اپنے پاس رکھتے ہیں۔

اب ذرا غور سے دونوں دلیلوں کی دھجیاں اڑتی دیکھئے۔اگرچہ یہ تو کسی طرح یقین نہیں کہ آپ اپنے دعوی سے باز آئیں خدا تعالی کی صفت تو نہ صرف المصور ہے بلکہ اس کے توقیفی اسماء صفات ۹۹ ہیں۔کیا مرزا قادیانی اور مرزائی سب خدا تعالی کی صفات میں مشارکت چاہتے ہیں۔وہ خالق السماوات و الارض ہے وہ جاعل الظلمات و النور ہے، وہ ازل سے ابدتک حی اور قیوم ہے۔اس کی صفت محیی و یمیت ہے۔اس کی صفت نمرود جیسے سرکش خدائی کا دعوی کرنے والے (مرزا نے تو ابھی نبوت ہی کا دعوی کیا ہے) کے سامنے حضرت ابراہیمؑ نے یہ بیان فرمائی

فان اللہ یأتی بالشمس من المشرق فأت بھا من المغرب فبھت الذی کفر۔یعنی میرا خدا وہ ہے جو آفتاب کو مشرق سے نکالتا ہے اگر تو کچھ قدرت رکھتا ہے تو مغرب سے آفتاب نکال۔

یہ سن کر نمرود حیرت زدہ ہو کر خاموش ہو گیا۔دیکھئے نمرود تک کو ایسی مسکت دلیل نے بت بنا دیا۔مگر مرزا جی کی گردن تو اپنے منارے کی طرح نمرود سے بھی کئی منزل اونچی ہے، کیوں مبہوت ہونے لگے۔

کس قدر احمقانہ اور طفلانہ توہم ہے کہ انسان کی آنکھ میں آئینے میں پانی میں عکس پڑتا ہے اور انسان خود تصویر ہے اس لئے تصویر بنانا جائز ہے۔کوئی پوچھے کہ تم نے قدرتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنوعات پر اپنے ہاتھ کی بنائی مصنوعات کو قیاس کیا جو شیطان کی صفت ہے۔

چھوڑ قیاس کی تو تلبیس۔ اول من قاس ابلیس

کیا مذہب اسلام نے ایسا حکم دیا ہے کہ چونکہ آئینے اور پانی وغیرہ تمام شفاف چیزوں میں عکس پڑتا ہے لہذا تم بھی تصویریں بناؤ۔

انسان بے شک صانع مطلق کی بنائی ہوئی تصویر ہے۔ پتھر یا سونے چاندی تانبے وغیرہ دھاتوں کی بنائی ہوئی یا کاغذ پر کھینچی ہوئی تصویر نہیں۔ وہ ایسی تصویر ہے جو رحم مادر میں بنتی ہے جس کی تعریف میں حضرت سعدی نے ایسا شعر لکھا ہے کہ دوسرا شاعر نہیں لکھ سکتا:

دہد نطفہ را صورت چوں پری
کہ کرد است بر آب صورت گری

انسان کی تصویر صانع مطلق نے پانی پر کھینچی ہے۔ بھلا مرزا قادیانی اور تمام مرزائی فراہم ہوکر ایک حرف تو پانی پر کھینچ دیں۔ الحق یصور فی الا رحام کیف یشاء

خدا نے تصویر بنانے کا تو معاذ اللہ حکم دیا، مگر حج کرنے کا حکم نہیں دیا۔ خدا نے مرزائی بننے کا حکم نہیں دیا۔ آنحضرت ﷺ کا مفرد پیارا نام محمد اور احمد ہے اور مرزا کا نام غلام احمد بیگ۔ پس اگر مرزا قادیانی کے خدا کو کچھ بھی عقل ہوتی تو مرزائیوں کو بجائے احمدی بنانے کے غلامی بناتا، جو نام کا جزء اول ہے، جیسے موسائی، عیسائی، محمدی وغیرہ۔ اور قدرت الٰہی کا یہی التزام ہے۔ مگر مرزا قادیانی نے قدرت الٰہی کا تعامل چھوڑ دیا اور اس میں بے معنی جعل کیا۔

اب رہا تصویر دار سکہ، مذہب اسلام میں کہاں حکم ہے کہ تصویر دار سکہ گھروں میں، صندوقوں اور ہمیانیوں اور خزانوں میں، محفوظ رکھو۔ جس طرح مرزا قادیانی طرح طرح کے حیلے سے کثیر رقم اپنے فنڈ میں جمع رکھتا ہے، نہ حج کو جاتا ہے، نہ زکوۃ نکالتا ہے۔ شارع اسلام نے یہ حکم دیا ہے کہ الکنز کیّ من النار یعنی خزانہ آگ کا داغ ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

یوم یحمی علیھا فی نا ر جھنّم فتکوی بھا جبا ھھم و جنو بھم و ظھور ھم ھذا ما کنز تم لا نفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(التوبہ: ۳۵) ترجمہ: جب کہ سونا چاندی دوزخ کی آگ میں تپائے جائیں گے اور پیشانیوں اور پسلیوں اور پشتوں پر ان سے داغ دیئے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ جس کو تم اپنے نفسوں کے واسطے جمع کرتے تھے پس جو کچھ جمع کرتے تھے اس کا عذاب چکھو۔

مگر دوسرے احکام شریعت کی طرح اس زجر و توبیخ اور وعید کو بھی مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائی کیوں ماننے لگے وہ تو جدید الہام اور جدید نبی کو مانیں گے جو شریعت محمدی کی ترمیم و تنسیخ کر رہا ہے۔

کوئی سچا مسلمان تصویر دار سکہ کو ہرگز پسند نہیں کرتا، اور محتاط اور متقی لوگ ہرگز سکے اپنے پاس نہیں رکھتے۔ چونکہ تمام مسلمان ایک غیر مذہب یا یوں کہو کہ.. ایک لامذہب گورنمنٹ کے تابع ہیں، لہذا اس کا حکم مانتے ہیں۔ مرزا قادیانی کو اپنی اور مرزائیاں مقرب کی تصویر اور اس کی پرستش کرانے پر کس نے مجبور کیا ہے۔ صرف ہواء نفس اور تکبر اور نمود اور دنیا طلبی نے۔

شراب ام الخبائث ہے۔ حالت مرض میں بھی جو ایک مجبورانہ حالت ہے، آنحضرت ﷺ نے اس کے استعمال کی ممانعت فرمائی کہ بل ھو داء شرب دوا نہیں بلکہ خود مرض ہے۔ پس احکام شریعت کے مقابلہ میں کوئی مجبوری کیونکر چل سکتی ہے مرزا جی یہ جواب دیں گے کہ

میں چونکہ نیا نبی اور مذہب اسلام کا مجدد اور رفارمر اور مرمم اور ناسخ ہوں، لہذا میرے خدا نے جو تصویر بنوانے اور شائع کرانے کا مجھے حکم دیا ہے میں اس کی تبلیغ و ترویج کے لئے مجبول اور مجبور ہوں۔

بے شک مرزا قادیانی کا خدا ایسا حکم دے سکتا ہے مگر خدائے اسلام اور اس کا نبی ایسا حکم نہیں دے سکتا۔ اور یہ تعارض اس کی شان کے خلاف ہے کہ پہلے تو تصویر بنانے والے پر لعنت بھیجے اور اب اس کو جائز کر دے۔

پھر کیا مسلمان تصویر دار سکہ کی کچھ عظمت کرتے ہیں۔ وہ تو اس میں سولہ آنے کی چاندی دیکھ کر بیع و شرا کے کام میں لاتے ہیں۔ روپئہ پیسے کی عظمت کوئی شخص تصویر دار سکہ ہونے کی وجہ سے نہیں کرتا، بلکہ کاروبار تمدن و معاشرت کا اس کو آلہ سمجھتا ہے۔ قادیانی مرزا جی نے تو تصویروں کی اشاعت کو اپنی نبوت کا جزو اعظم قرار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا ہے۔ وہ خود لکھتے ہیں کہ میں نے یورپ میں مرزائی مذہب کی اشاعت کے لئے تصویروں کو رواج دیا ہے کیونکہ نبوت کے لئے اشاعت اور ابلاغ وتبلیغ لازم ہے۔لہذا تصویر پرستی مرزائی مذہب کا بڑا رکن ٹھہری۔

ہم حیران ہیں کہ جب مرزائی مذہب میں تصویر ایک نعمت عظمی ہے، تو محض کاغذ پر کیوں کھچوائی جاتی ہے۔ دھات کی مورتیں تیار کرا کر مرزائیوں اور مرزائنوں کے گھروں میں کیوں نہیں بھیجی جاتیں۔ کیا کاغذی تصویر اور دہات کی تصویر میں کچھ فرق ہے۔ اگر مرزا قادیانی کے خدا نے صرف عکسی تصویر کی اشاعت کا حکم دیا، تو بڑی غلطی کی ہے کیونکہ کاغذہ تصویر تو چند روز میں گل سڑ جاتی ہے، کرم خوردہ ہو جاتی ہے، دہات کی تصویر کو ہر طرح استحکام ہے۔ ایک ایک مورتی ہزاروں سال تک قائم رہ سکتی ہے۔ اور کاغذی تصویر کے مقابلے میں اس کی قیمت بھی زیادہ اٹھے گی۔ ادھر تصویر کو استحکام اودھر فنڈ بھرپور، دو دو اور چپڑی۔ بات یہ ہے کہ ابھی قادیانی مرزاجی اپنے مذہب کی پوری اشاعت کرتے ہوئے جھجکتے ہیں کیونکہ کچے ہیں۔ پختہ مغز ہو کر سبھی کچھ کرنے لگیں گے۔ دہات کی تصویریں بھی چندروز میں شائع ہونے لگیں گی ذرا تیل دیکھو تیل کی دھار دیکھو۔

ٹاپا خالی کرو

حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ کے حالات میں لکھا ہے جو خود حضرت مرحوم کی زبانی ہے کہ میری روح ایک مرتبہ دوزخ میں چلی گئی، تو اس کو بالکل سرد پایا۔ میں نے تعجب سے پوچھا کہ

> اے دوزخ! تیری آگ کا یہ شہرہ ہے کہ اگر دنیا میں اس کی ایک بھی چنگاری آجائے تو تمام طبقات الارض اور افلاک جل کر بھسم ہو جائیں، اور یہاں یہ کیفیت۔ یا تو وہ شورا شوری یا یہ بے نمکی۔ یہ کیا معاملہ ہے۔
>
> دوزخ نے جواب دیا کہ اے نادان! مجھ میں آگ کہاں۔ جو آئے گا اپنی آگ ساتھ لائے گا۔

یہی کیفیت قادیانی مرزاجی کی ہو رہی ہے کہ جو شخص آپ کا چیلا ہو کر کان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھدوا تا اور کوڑ یا غلام بنتا ہے اس سے کہا جا تا ہے کہ لنگر خانہ کے لئے آ ذوقہ پیدا کرو ورنہ ٹا پا خالی کرو۔

حال میں مرزا جی نے ایسا ہی اشتہار دیا ہے کہ جو چیلے چا پڑ لنگر خانہ کی جھولی میں کوڑی پیسا نہ ڈالیں گے، مریدی سے عاق اور مرزائیوں کے دفتر سے ان کا نام خارج ہوگا۔

بات بھی ٹھیک ہے، آخر آوے کس باوا کے گھر سے۔ چند اپاہج جو اصطبل میں کھڑے دانہ چگ رہے ہیں، جن کی کمروں میں بوجھ کھینچتے کھینچے غار پڑ گئے ہیں، سم گر گئے ہیں دم جھڑ گئی ہے، آخر وہ کس کے ماتھے جائیں۔

پھر چند ساٹھے پاٹھے جو یا قوتیاں اور قوت باہ کی معجونیں جن میں مشک اور عنبر اور ریگ ماہی اور سقنقور کا بھیجا ڈالا جاتا ہے، اور روغن بادام اور زعفران میں دم کئے ہوئے پولاؤ اور بریانی کھا کھا کر پھنپھنا رہے ہیں، ان کا جوش کیونکر نکلے۔

پھر خاص مرزا جی جو آسمانی جورو کے ملنے کی تیاریاں کر رہے ہیں اور بقول:

پیریکہ دم زعشق زند بس غنیمت است،

قوت باہ کے نسخے اور تر بتر مرغن حلوے اور موہن بھوگ ڈکار کر کیل کانٹے سے چست اور نوک پلک سے درست بنے بیٹھے ہیں، یہ سب مذکورہ بالا مسالے ہی کی بدولت تو ہے۔ وہ طرح طرح کے چندوں سے اپنے چیلوں کی چندیا گنجی کر رہے ہیں اور انکے گاڑھے خون سے اپنا خون پتلا کر کے اس میں حیوانی اور شہوانی جوش وخروش بڑھا رہے ہیں۔ اگر چندہ نہ آئے تو سب کے سب سوکھ ساکھ کر اچھور بن جائیں اور لنگور کی سی زقندیں لگانی بھول جائیں۔ حیوانی حرارتیں کافور ہو جائیں۔ اچھی کہی، ہونہ، تمہیں سب نے تو متفق ہو کر مجھے مسیح موعود اور مہدی مسعود اور فرمائشی نبی اور رسول بنایا اور اب مہیں چپاتی شکم بن گئے اور لنگر خانے کا نام سن کر لگے پیٹ پتلانے۔ میں نے تو یہ شکرہ تمہارے ہی بھروسے پالا ہے۔ اب جو چیلے چاپڑ قارون کے سگے بن کر خالی خولی دم ہلاتے ہیں اور دینے کے نام گھر کے کیواڑ بھی نہیں دیتے، وہ درحقیقت بڑے ظالم ہیں ان سے زیادہ کون ظالم ہوگا کہ وقت پر دغا دیتے ہیں۔

سنو سنو! جب کہ میں ہر طرح بانس پر چڑھ گیا ہوں (کیونکہ اصلی مسیح سولی پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چڑھے تھے) اور مجھے تمہیں نے بانس پر چڑھایا ہے، ورنہ میں تو خس سے زیادہ خسیس بلکہ اخس تھا۔ اور جب کہ تم نے اپنے گلے میں منادی کی ڈھولکی ڈال کر میری مہدویت اور عیسویت کی ڈونڈی پیٹ دی ہے۔ اور جب کہ تم میری خاطر دنیا سے لڑ رہے ہو اور جب کہ تم میرے کارن خدا اور رسول اور خود مذہب اسلام کو خیرباد کہہ چکے ہو، تو ان لنگر خانے کے نام سے خرلنگ کی طرح پزاوے کی تھلی میں کیوں بیٹھے جاتے ہو۔

مرزا جی ایسے اور مرزا جی ویسے۔ مرزا جی الہامی نبی، مرزا جی ظلی اور بروزی رسول، مگر گرہ سے ٹکا خرچ کرتے۔ تمہار بٹوؤں اور ہمیانیوں کی چنٹیں سکڑ کر اندر دھنس جاتی اور غائب ہو جاتی ہیں۔ میں تمہارے عطا کئے ہوئے خالی خولی خطابوں کو کیا بھاڑ میں جھونکوں۔ میں اس دم چھلے سے درگزرا۔ لنڈورا ہی بھلا۔ عطاء تو بلقاء تو۔ مگر تم چندہ دو اور اگر مجھے اپنی توہین کا چنداں خیال نہ ہوتا تو یوں کہتا: مرانان بدہ کفش برسرزن سنو سنو! روپیہ نیچر کی بڑی کرامات ہے۔ یہ نہ ہو تو مہدویت و مسیحیت سب ٹھپن ٹھیں۔ یاد رکھو اگر تم نے فی الفور سے بھی پہلے لنگر خانہ کی تھیلیاں کھنا کھن اور چھنا چھن نہ بھرو گے تو کانوں کے درمیان کے بیچوں بیچ میں سر کر کے سب کو بارہ پتھر باہر نکال دوں گا اور منہ پر ایسی جھاڑو ماروں گا کہ میرے بھائی لال گرو نے بھی نہ ماری ہوگی۔

مسیح علیہ السلام کو دشنام

اخبار الحکم قادیان مطبوعہ ۲۴۔ اپریل میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، عیسائیوں خصوصاً لاہور کے لارڈ بشپ پر غضب ناک ہیں کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کی توہین کی انکو غیر معصوم بتایا۔،

بیشک عیسائیوں کی یہ حرکت خلاف انسانیت اور خلاف تعلیم عیسی مسیح ہے، لیکن کیا یہ اسلام اور اہل اسلام کی شان ہے کہ ہم اس کی پاداش میں عیسی مسیح کو برا کہیں۔ کوئی آگ کھائے، انگارے اگلے، ہم کو کیا۔ ہمارا کام ہے کہ تمام انبیاء کی یکساں تعظیم کریں اور مخالفوں کے اتہاموں اور بہتانوں کو خدا پر چھوڑیں۔ یہ نہیں کہ مرزا جی کی طرح عیسی مسیح کو گالیاں دیں اور قرآن و حدیث کی مخالفت کر کے اپنی گور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انگاروں سے بھریں۔

قادیانی مرزا جی تو تمام انبیاء کے رقیب ہیں۔ ان کو اسلام اور پیغمبر اسلام سے مطلق ہمدردی نہیں۔ نہ ان کو آنحضرت ﷺ سے محبت ہے۔ ان کا مقصد تو عیسیٰ مسیح کی توہین کرنا اور مخلوق کے دلوں سے ان کی عظمت گھٹانا ہے کیونکہ مرزا جی خود مثیل المسیح اور چودھویں صدی کے نبی اور رسول بنے ہیں۔ اور اسلئے نہ صرف مسیح بلکہ تمام انبیاء علیہم الصلوۃ و السلام کی عظمت انکے دل میں کھٹکتی ہے۔ عیسیٰ مسیح کی معصومیت اور نبوت کی قرآن تصدیق کرے، حدیث تصدیق کرے، اور ایک ملحد ان کو گالیاں دے کر قرآن و حدیث دونوں کو جھٹلائے۔

کیا آنحضرت ﷺ نے کبھی نہ صرف عیسیٰ مسیح بلکہ کسی نبی کی شان میں کوئی لفظ خلاف داب ادب منہ سے نکالا ہے، یا اپنے کو کسی کا رقیب بنایا ہے۔ وہاں تو محض خلوص اور صداقت اور للّٰہیت سے کام تھا جو ایک سچے نبی کی نبوت کی شان ہے۔

الہام کا ثبوت

ہم سے ایک بزرگ نے بیان کیا کہ جب مرزا صاحب آریا عقائد کی تردید اور کتاب براہین احمدیہ کی ترتیب میں مصروف تھے، تو میں اور مولوی رفیع الدین صاحب مرحوم سابق مہتمم مدرسہ عربیہ دیوبند مرزا جی سے ملنے کو قادیان گئے۔ ملے جلے، باتیں چیتیں ہوئیں۔ اس زمانے میں مرزا جی صرف الہامی تھے۔ مسیح موعود اور مہدی مسعود اور نبی و رسول نہ تھے۔ ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر کچھ لکھ رہے تھے اور مولوی رفیع الدین صاحب تن کی رنگی ہوئی چادر اوڑھے ہوئے تھے جس پر سرخی مائل کچھ دھبے تھے۔ مرزا جی کے کپڑوں پر درخت سے خون کی کچھ بوندیں گریں۔ جھٹ سے فرماتے کیا ہیں لیجئے مجھے الہام ہوا ہے کہ دنیا میں بڑی خون ریزی ہوگی دیکھئے میرے کپڑوں پر خون کے قطرے (۔ چھینٹ، بوندیں) آسمان سے برسے ہیں۔ مولوی رفیع الدین صاحب اپنی چادر کے دھبے دکھا کر فرمانے لگے کہ قطرے (چھینٹ، بوندیں) تو میری چادر پر بھی ہوئی ہیں مگر مجھے الہام نہیں ہوا مرزا جی یہ سن کر بہت پھیکے ہوئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب خون کی چھینٹوں کی حقیقت سنئے مرزا جی کے پڑوس میں ایک شخص نے قربانی کی تھی کوّے ذبیحہ کے گوشت وغیرہ پر گے، اور جب اونہیں دوت اوت کر کے للکارا گیا تو مرزا جی کے درخت پر آ بیٹھے اوران کے پنجوں سے خون کے قطرے ٹپکے جو مرزا جی کے لئے الہام کی سرخ روئی بن گئے ۔ہم کو اس موقع پر ایک لطیفہ یاد آیا حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی کی نسبت ابوالفیض فضی فیاضی کے سامنے کسی شخص نے بیان کیا کہ جب انہوں نے یہ شعر لکھا تھا

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

تو آسمان سے منہ میں من وسلوی آ گرا تھا۔

فیضی نے کہا، اوہ یہ کیا واہیات شعر ہے ۔میں اس شعر سے ہزار درجے بہتر فصیح و بلیغ معرفت وتوحید کا بھرا شعر لکھ سکتا ہوں ۔

مخاطب نے کہا پھر دیر کیا ہے بسم اللہ کیجئے۔

فیضی نے فی البدیہہ یہ شعر پڑھا

ہر گیاہے کہ از زمیں روید
وحدہ لا شریك له گوید

مخاطب نے کہا بے شک اعلی درجہ کا شعر ہے لیکن خدا کے یہاں اس شعر کی مقبولیت جب ثابت ہو کہ اس کو پڑھ کر آپ بھی آسمان کی طرف منہ کریں ۔

فیضی نے شعر پڑھ کر آسمان کی طرف منہ کھولا تو ایک چیل کی بیٹ موت میں لتھڑی ہوئی فیصی کے منہ میں بیچ سے آ پڑی ۔ کہتے کیا ہیں :

بس کن سخن فہمی عالم بالا معلوم شد۔

مرزائی الہام کے منہ پر قدرت الٰہی کا تھپڑ

قادیانی مرزا جی کے الہامات برابر غلط ہو رہے ہیں۔مگر ان کو الہام اور پیش گوئی کا کچھ ایسا لپکا پڑا ہے کہ چھوٹتا ہی نہیں ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد قادیانی کو جو الہام غلط ہوتا ہے گویا منہ پر ایک تھپڑ لگتا ہے۔اس میں بھی ضرور حکیم علی الا طلاق واحد خلاّق کی کوئی حکمت ہے کہ چیونٹی کے جس قدر پر لگتے ہیں اسی قدر جلد معدوم ہوتی ہے۔

راتب چکھنے والے اپاہجوں کی تو ہم کہتے نہیں مگر اس میں شک نہیں کہ میرزا جی کو جو الہام ہوا ہے اور پھر وہ میعاد مقررہ کے بعد غلط ہو گیا ہے دس پانچ چیلے ضرور ان کے مشن کے ففروا ہو گئے ہیں۔ یہی ٹپکا ٹپکی رہی تو چند رز میں اصطبل خالی ہوگا اور مینارے کی چوٹی اور کلس پر الو بولنے لگیں گے اور وہ دن دور نہیں کہ صرف ... چڑی مار ہی کاندھے پر جال یالا سا دہرے نظر آوے اور ساری چڑیاں پھر ہو جائیں۔

مرزا جی کے ایسے خوارق پر ہمارا جی تو بہت ہی جلتا ہے، مگر کیا کریں دیوار سے کس کا سر دے ماریں اور کس کے دل میں دل ڈالیں۔ ہم تدابیر بتاتے بتاتے راہ دکھاتے دکھاتے تھک گئے کہ یوں چال، چلو۔ یوں چلو، مگر نقار خانہ میں طوطی کی آواز کوئی نہیں سنتا۔

ہم نے لکھا تھا کہ جب ہندوستان کے وحشی تعلیم وتربیت پا کر انسان بن گئے ہیں اور ڈھپ نہیں چڑھتے تو اپنے مشن کو افغانستان اور وہاں سے ترکستان اور پھر فارس کو لے جاؤ۔ وہاں کے وحشی جھٹ بیعت کرینگے اور پھر چپڑی اور دو دو والا معاملہ ہوگا۔مگر مرزا اور انکے اپاہجوں نے تو ہندوستان اور اسمیں سے بھی صرف پنجاب کا گھر دیکھ رکھا ہے...

اب تو الہاموں کو کیڑا کھا گیا۔ پیشین گوئیاں زمین دوز ہو گئیں۔ پرانے ناٹکوں کا دوہراتے دوہراتے پلیتھن نکل گیا۔کوئی نیا ڈرامہ گھڑ کر اسٹیج پر لائیں تو تماش بینوں کو دلچسپی ہو۔لوگ دام میں پھنسیں اور پھر ٹکٹ کے دام میں بڑھیں۔ آخر قادیان میں بڑے بڑے کھلاڑی اور ایکٹر جمع ہیں اور سب کا گرو گھنٹال اور گرگٹ کے رنگ بدلنے والا ابوزید سروجی ہے۔مگر افسوس ہے کہ وہی باسی تباسی الہامات، وہی پھپھوندی لگی پیشین گوئیاں کہ میرا فلاں مخالف استر بستر باندھ بوندھ کر عدم آباد کو چلتا ہوگا، اور میرا فلاں دشمن ...فلاں تاریخ تک مر جائے گا۔ایک دفعہ سنی، دو دفعہ سنی، بیس دفعہ سنی، سنتے سنتے کان سیماب کی کان ہو گئے۔..

گیدڑ کی جب شامت آتی ہے تو شہر کی طرف بھاگتا ہے لگے کہنے کہ آسمانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باپ طاعون بن کر تمام ہندوستانی بچوں کو ڈکار جائے گا مگر اپنے بمنزلہ ولد (لیپالک) کے پڑوس میں بھی نہ پھٹکے گا۔ آپ جانتے ہیں بھوک بری بلا ہے اور جب مرزا جی کا آسمانی باپ عارضی جوع البقر میں مبتلا ہو گیا، تو قادیان میں بھی جا دھڑوکا، اور لگا اپنے بچوں کچوں کو بھنبھوڑنے۔ منہ کو خون لگا تھا نہ، کیوں چھوڑنے لگا۔، اب تو سب کا اللہ ہی بیلی ہے شرق سے لے کر غرب تک لمبے لمبے دانت اور کلکتہ سے لے کر سرحد پنجاب تک نکلی ہوئی تیز کچلیاں، او ہی میری میّا۔ قادیان جیسی چھوٹی سی آبادی کی تو بساط ہی کیا ہے۔ منہ مارا اور سب کے سب ہڑاپ۔ کوہ ہمالیہ سے بڑی ننھی منی ایک کچلی نکالی اور سبکے سب غڑاپ۔ چوہے کا بل بھی نہ ملے گا پھر مصیبت یہ ہو گی کہ دم سے چھاج بندھا ہو گا آگے روک پیچھے ٹھوک یا الٰہی کس عذاب کے شکنے میں جان آئی اتنے میں آسمان سے ملائکہ مقربہ الٰہی آواز دیں گے ذق انك انت العزیزالکریم یعنی اب دوزخ کا عذاب چکھ کیونکہ تو دنیا میں بڑا سردار (نبی اور رسول) بنا ہوا تھا۔

ہمارے ایک نامہ نگار نے بڑے وثوق سے لکھا کہ قادیان سرکاری طور پر حلقہ طاعون میں داخل ہو گیا مگر اخبار الحکم قادیان انکار کرتا ہے اور پیسہ اخبار کو نوٹس دیتا ہے کہ اس نے غلط مشہور کیا اور حکیم نورالدین اس پر لائیبل کی نالش دائر کریں گے۔ ہماری رائے میں بس مسیح موعود بننے میں یہی کسر تھی کہ جب وہ ہر طرف سے ہارے تو چلے نالش پارے۔

نہیں جناب! قادیان تو آسمانی باپ کا دارالامان ہے طاعون ملعون کا کیا منہ ہے کہ ادھر منہ کرے۔ اگر بالفرض دو چار دس پانچ کیس ہو بھی گئے تو اسے طاعون نہ سمجھنا یہ تو آخرالزمان میں خر دجال کی سموں اور اس کے ناکند پچھیروں کی دموں کا اثر ہے۔ اگر قادیان میں طاعون ہو، تو ہمارا ذمہ۔ مرنے کو سارا قادیان مر جائے مگر ایں جانب کی تو یہ ڈیوٹی ہے کہ طاعون نہ ہو۔ دوسری بیماریوں کا ہم نے ذمہ نہیں لیا اور نہ یہ ذمہ کہ قادیان میں کوئی مرے گا ہی نہیں۔

لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ خواہ مخواہ بھی ادھر ادھر سے گھیر گھار کر طاعون کو قادیان میں دھکیلنا چاہتے ہیں۔

مرزا جی کی تمام پیشین گوئیاں غلط نکلیں مناسب تھا کہ ان پر نادم ہوتے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیب دانی کے دعوے سے توبہ کرتے ۔مگر شامت سے ہر پیشین گوئی کی تاویل کر کے اپنے صغیرہ کو برابر کبیرہ بناتے رہے۔..

پھر تاویل بھی ایسی لچر اور پوچ اور احمقانہ جس پر تھوڑی سی عقل والے اور شدبد لکھے پڑھے بھی قہقہے لگا سکتے ہیں اور خود مرزا جی اور مرزائی اچھی طرح جانتے ہیں کہ فلاں پیشین گوئی غلط ہوئی اور تاویل اس سے بھی بڑھ کر عذر گناہ بدتر از گناہ مگر بڑی ڈھٹائی سے پبلک میں مشتہر کی جاتی ہے اور اپنے کانشنس کا خلاف کرنے میں کبھی شرم نہیں آتی ۔ سچی بات کی تاویل کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی اسکو دنیا تسلیم کرلیتی ہے نہ قائل کے قول پر حرف آتا ہے نہ سامع کو شک ہوتا ہے۔تاویل ہمیشہ جھوٹی بات کی کی جاتی ہے۔خود تاویل کے معنی ہی ایک شئے سے دوسری شئے کی جانب رجوع یعنی پھرنا یا اپنے پہلے مرکز سے ہٹ جانا ہے ۔حالانکہ حق الامر کبھی اپنے مرکز سے نہیں ہٹتا۔لیکن یہ مرزا جی کے عیب نہیں بلکہ فخر کا باعث ہے جب کہ وہ اپنے مدعا کے موافق قرآن و حدیث کی تاویل کرتے ہیں تو خود اپنے اقوال میں تاویل کرنا کیا بڑی بات ہے۔ بہت سے اسلامی فرقوں نے اپنے مطلب کے موافق قرآن وحدیث میں تاویل کی ہے اور گمراہ ہوگئے ہیں۔ان کے طومار اور اسفار اور اعمال نامے موجود ہیں جن کو سنت صحابہ اور سلف وخلف سالحین نے رد کر کے دریا برد کر دیا ہے۔

تاویل ہونے کی دو ہی صورتیں ہیں۔ یا تو خود قائل کی غلطی یا سامع اور مخاطب کی سمجھ کی غلطی ۔اور یہ دونوں محققان ومخاطبان صادق اور سامعان قابل پر آسانی سے کھل جاتی ہیں۔مرزا جی جب کسی پیشین گوئی یا الہام کا جھلنگا تیار کرتے ہیں ،تو اپنی دانست میں خوب ٹھونک ٹھانک کر اس کی چاروں چولیں ٹھیک کرلیتے ہیں اور ہر پہلو سے دیکھ بھال لیتے ہیں ۔مگر آپ جانتے ہیں جھوٹ کے پاؤں کہاں اور ملمع اور تار و پود میں مضبوطی کہاں۔ لہذا جب وہ ملمع کھل جاتا ہے تو اس پر دوسرا رنگ چڑھاتے ہیں اور جب جھلنگے کی چولیں ہل جاتی ہیں تو دوسری پچریں ٹھونکنا چاہتے ہیں مگر جو شئے ایک مرتبہ بودی اور چرمرہوگئی اور ساری کلیں خواب ہو کر ڈھیلی پڑ گئیں وہ کیوں کر اصلی حالت پر آسکتی ہے۔

عیسائی آتھم اتنے عرصہ میں مرجائے گا۔مگر جب وہ سخت جانی سے نہ مرا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائی چیلوں نے کہا کہ حضرت اقدس (مرزا غلام احمد قادیانی) کی اس پیشین گوئی میں یہ جملہ محذوف تھا کہ اگر اس کے دل پر قادیانی جبروت سوار ہو گیا تو نہ مرے گا۔

آسمانی منکوحہ میرے نکاح میں آئے گی اور اگر کسی اور سے اس کا نکاح ہوا تو وہ اتنے عرصہ میں مر جائے گا۔ حالانکہ غیر سے نکاح ہو گیا اور پیشین گوئی ہی کے عرصہ مقررہ میں مرزا جی کی وہی آسمانی منکوحہ مرزا جی کے رقیب سے صاحب اولاد بن گئی ۔مگر نہ آسمانی باپ کو شرم آئی، نہ اس کے بمنزلہ ولد (لیپا لک) ..کی نالہ نیم شبی اور دعائے سحری نے اثر دکھایا۔

جلایا گھر عدو کا اور نہ کاخ آسمان پھونکا
مجھی کو چپکے چپکے تو نے او سوز نہاں پھونکا

اس کی تاویل یوں کی گئی کہ نکاح تو درحقیقت آسمان میں ہو چکا ہے، اور وہ منکوحہ حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کے نکاح میں آ چکی ہے۔ اب رہا قبض وتصرف وہ سوا ستائیس برس کے عرصہ میں ہو، اور پھر ہو، لاکھوں میں ہو، اور ضرور بالضرور ہو۔ رقیب مرے اور ضرور مرے، ورنہ منارے کے کلس پر صلیب لگائی جائے۔ اور مرزا جی اس پر مصلوب کیئے جائیں حضرت اقدس کی پیشین گوئی میں اتنا بڑا منارے سے بھی لمبا جملہ محذوف تھا۔

مرزا جی نے پیشین گوئی کی تھی کہ قادیان طاعون سے پاک اور محفوظ رہے گا مگر شحنہ ہند میں متواتر خطوط آرہے ہیں کہ اب تک طاعون آسمانی باپ کے کئی بچوں کو چکھ چکا ہے اور موچھوں پر تاؤ دیتا اور ڈکاریں لیتا پھرتا ہے۔ اور کیا معلوم ہے کتنوں کا سلفہ کرے۔ پیسہ اخبار میں متواتر خبریں درج ہورہی ہیں کہ طاعون ملعون نے آسمانی باپ کے لیپالک کے دار الامان کا ذرا لحاظ نہ کیا، اور ایک طرف سے بچوں کچوں کے بھنبھوڑنے کالگا لگا دیا۔،

بٹالوی نامہ نگار نے لکھا کہ قادیان میں طاعون کے مسلسل اور متصل کیس ہو رہے ہیں اور قادیان سرکاری طور پر زیر حلقہ طاعون آ گیا ہے۔ اور ایک تقریب سے ہم کو س بھی یقین ہو گیا یعنی اس عرصہ میں کئی مرزائی ہمارے پاس متواتر آئے جنہیں ایک کمّال ہے اور پاوے کے پیالے بناتا ہے کہ ان میں دودھ بھر کر پینے سے ۸۰ برس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا بوڑھا بھی درجن بھر بچے کھٹا کھٹ نکلوانے لگے اور شام سے گھان جوڑے تو تڑ کا کر دے اور بس کر، بس کر، بلوا دے۔ ہم نے کہا نئے نبی کی تبلیغ کا یہ لٹکا بہت خاصہ ہے۔ اس سے سینکڑوں الوجن کی رجولیت پاتال کو کوچ کر گئی ہے دام میں پھنس جائیں گے اور ہزاروں کھنڈے استرے سے سرمنڈ وا کر اولوں سے بچ جائیں گے اور یہ تمہارے نئے نبی کی سنت ہے۔ قادیان میں بھی چند از کار رفتہ بوالہوس زعفرانی حلوے میں ریگ ماہی اور سقنقور اور عنبر اشہب ملا کر ساٹھے پاٹھے بن رہے ہیں بس اور کیا چاہیے مولا دے اور بندہ لے۔

ان میں ایک حکیم صاحب ضلع میرٹھ کے رہنے والے اور ایک مولوی صاحب عیسائی مشن کے نمک خوار اور دو تین عطائی اور تھے جو غالباً ویسے ہی پکڑے ہوئے تھے تصویر پرستی اور ختم نبوۃ پر بحث ہوتے ہوتے قادیانی مرزا جی کی پیشین گوئی اور قادیان میں طاعون کی تشریف آوری کا ذکر بھی چھڑا۔ حکیم صاحب کہنے لگے کہ حضرت اقدس نے تو اپنی پیشین گوئی میں یہ لکھا ہے کہ قادیان میں طاعون کی افراط وتفریط نہ ہوگی گویا پیشین گوئی کی تاویل میں افراط وتفریط محذوف ہے مرزائیوں کی مذکورہ بالا تاویل سے یہ تو قطعی ثابت ہو گیا کہ قادیان میں طاعون ضرور ہے اب ہم کو مرزا جی کے اشتہار کا انتظار ہے کہ وہ بھی یہی تاویل کرتے ہیں یا کچھ اور۔ بہرنہج لنگڑی لولی تاویل تو مرزا جی اور انکے تیمور لنگ کے حصے میں آ گئی لیکن یہ کاغذی ناؤ کب تک چلے گی اس کی قسمت میں تو ڈوبنا ہی لکھا ہے مرزا جی نے جب کہ طاعون کو اپنی مسیحیت اور مہدویت کا مبارک شگون اور تفاول یا یوں کہو کہ تمغہ گردانا ہے تو مرزائیوں کو تو طاعون کو ویلکم کہنا اور بڑی مسرت کے ساتھ اس کو قبول کرنا اور خود مرزا جی کو بغلیں بجانا اور مارے خوشی کے کوداچھل کر منارے کی چوٹی پر تھگلی لگانا چاہیے طاعون سے انکار کرنا اپنی مہدویت کی ناک پر استرا نہیں کلہاڑا چلانا ہے قادیان میں طاعون نہ بھی ہو تب بھی ان کو اقرار کرنا چاہیے کہ ہے۔ یہ کیا بڑھتی دولت کو چوکھٹ سے دھکے دیئے جاتے ہیں اور اپنے تمغے کو آپ ہی برباد کیا جاتا ہے یہ الٹی گنگا کیوں بہنے لگی جو لوگ قادیان میں طاعون بتاتے ہیں مرزا جی کو انکا مشکور ہونا اور روغن بادام اور زعفران میں دم کیا ہوا پلاؤ اور تربتر حلوا کھلانا چاہیے نہ کہ ناک چڑھانا۔۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبوت ناقصہ و کاملہ

جب مرزائیوں سے کہا جاتا ہے کہ قادیانی مرزا جی تو اسی زمانے میں اچھے خاصے مسلمان تھے جب کہ انہوں نے نبی اور رسول ہونے کا دعوی نہ کیا تھا، اب تو نہ صرف ان کی مسلمانی بلکہ انسانیت بھی مسخ ہوگئی، تو مرزائی چراغ پا ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت اقدس (مرزا قادیانی) تو اپنے کو رسول اور نبی نہیں سمجھتے، نہ انہوں نے کسی کتاب یا رسالے یا اشتہار میں ایسا دعوی مشتہر کیا۔

اس سے صاف ثابت ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت سے مرزائیوں کو بھی انکار ہے اور ان کا کانشنس ہرگز قبول نہیں کرتا بلکہ ایسے اقرار پر ملامت کرتا ہے۔ اور جب مرزائیوں کو الحکم وغیرہ دکھا کر معقول کیا جاتا ہے تو مجبور ہو کر یہ جواب دیتے ہیں کہ نبوت کاملہ کا سدّ باب ہوا ہے نہ کہ نبوت ناقصہ کا۔ یہ فیضان تو قیامت تک جاری رہے گا اور حدیث میں آیا ہے کہ رؤیا صالحہ نبوت کا چھیالیسواں درجہ ہے اور ظاہر ہے کہ رؤیا صالحہ سے اکثر مومنین و متقین و صالحین مشرف ہوتے ہیں بس یہی نبوت ناقصہ ہے۔

ہمارے مکان پر پچھلے دنوں مرزائیوں کا جم گھٹا رہا اور مندرجہ بالا لغو اور لچر اور پادر ہوا دلائل پیش کئے گئے۔ ہم نے جواب دیا کہ اس صورت میں تو امت محمدیہ میں ہزاروں اور لاکھوں نبی ہوں گے اور ہو گزرے ہیں کیونکہ رؤیا صالحہ تمام اولیاء اور اصفیا اور اتقیاء کو ہوتی ہیں، مرزا جی کی کوئی خصوصیت نہ رہی۔

امت محمدیہ میں تو ایسے برگزیدہ صلحاء اور اولیاء اور حقانی مومنین گذرے ہیں کہ قادیانی مرزا جی اگر ستر مرتبہ بھی بروز یا جنم لیں تو ان کی خاک پا کے برابر بھی نہیں ہو سکتے۔ ان کے سچے الہامات اور کشف سے کتابیں معمور ہیں، مگر کسی نے نبی بننے کا دعوی نہیں کیا۔ اور جس مردود اور گمراہ نے ایسا دعوی کیا وہ بہت جلد فی النار ہوا کتب تواریخ دیکھ جاؤ۔

کوئی نبوت ناقص نہیں۔ ہر نبی کو خدا تعالی نے نبوت کاملہ عطا کر کے دنیا میں بھیجا ہے۔ نبوت ایک عام مفہوم ہے جو تمام انبیاء پر یکساں صادق آتی ہے۔ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تشکیک نہیں کہ کہیں کم اور کہیں زیادہ ۔ نبوت اور رسالت کلی متواطی ہے جیسی انسانیت کہ تمام انسانوں پر بحیثیت انسان متشخص یکساں صادق آتی ہے۔ ہم کو مقدس اسلام نے پہلی تعلیم یہ دی ہے

آمنت باللّٰہ و ملا ئکتہ و کتبہ و رسلہ

دیکھو تمام رسولوں پر یکساں ایمان لانے کا حکم ہے۔ یہ نہیں کہ کسی نبی پر تھوڑا ایمان اور کسی نبی پر بہت ایمان ۔

کسی نبی کی نبوت کو ناقص کہنا کفر ہے اور نو من ببعض و نکفر ببعض کا مصداق ہے۔ ہم کو حکم نہیں کہ ایک نبی کو کامل اور دوسرے کو ناقص کہیں یا ایک کو دوسرے پر کسی قسم کی ترجیح اور تفضیل دیں خود آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

لا تخیروا فی انبیاء اللہ ولاتفضلو نی علی یونس بن متی

یعنی خدا کے نبیوں میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح نہ دو اور مجھے یونس بن متی پر فضیلت نہ دو،

حالانکہ حضرت یونس سے لغزش ہوئی تھی جسکی وجہ سے مچھلی نے ان کو نگل لیا تھا۔ سبحان اللہ سبحان اللہ حضور ﷺ کا یہ خلق عظیم تھا جس کے جذبے نے مشرق سے لے کر غرب تک دنیا کو مسخر کرلیا۔ ایک ہمارے فحش گو خزف البیان مزخف اللسان مرزا جی ہیں جن کی زبان سے نہ صرف انبیاء کرام بلکہ کسی مذہب کے مستند اور معزز شخص کو پناہ نہیں۔ سیدنا مسیح کی شان میں وہ بیہودہ سرائی اور ابراز کیا ہے اور وہ سبّ ولعن برسایا ہے کہ الامان۔ وہ عیسی مسیح جسکے تقدس کو نہ صرف اسلام بلکہ باستثناء یہود تمام مذاہب مانتے ہیں اور جس نے انسانی فروتنی کا گویا معجزہ دکھایا ہے اور جس کی عصمت پر قرآن و حدیث دونوں گواہ ہیں ۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو ابا بکر صدیقؓ یا عمر فاروقؓ نبی ہوتے ۔ لیکن قادیانی مرزا جی تو اپنا مرتبہ نہ صرف خلفاء راشدین سے بلکہ انبیاء کرام سے بھی بڑھ کر بتاتے ہیں پس وہ یہ احادیث کیوں ماننے لگے ۔

آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کی نسبت فرمایا

انت منّی بمنزلة ھا رو ن من موسی ا لا انہ لانبی بعدی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھو حضور سرور عالم ﷺ نے اپنے کو حضرت موسیٰؑ سے تشبیہ دی جو اولو العزم نبی تھے اور حضرت علیؓ کو حضرت ہارونؑ سے تشبیہ دی جو نبی نہ تھے اور پھر لا نبی بعدی فرمایا یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اگر مرزا قادیانی اور مرزائیوں کو علم اصول و معانی و بیان سے کچھ بھی بہرہ ہے تو اس قاعدہ کو تسلیم کریں گے کہ النکرۃ تحت النفی تعمّ یعنی نکرہ جب نفی کے تحت میں آئے گا تو عموماً سب کی نفی کرے گا جیسے لا الہ یعنی کوئی معبود موجود نہیں۔ ایسا ہی لا نبی بعدی یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ کا خطاب شیخین یا حضرت علی کی جانب فی موضع المدح ہے۔ اگر یہ مراد لی جائے گی کہ میرے بعد کوئی کامل نبی نہیں بلکہ ناقص نبی ہے تو یہ خطاب فی موضع الذم ہوگا معاذ اللہ جس کا افصح العرب والعجم کی زبان حق ترجمان سے صادر ہونا محال ہے۔ وجہ یہ ہے کہ کوئی نبوت درحقیقت ناقص ہوتی ہی نہیں اس سے قدرت الٰہی پر بھی حرف آتا ہے کہ وہ ناقص انبیاء کو دنیا میں بھیجتا ہے اور کامل انبیاء کے بھیجنے سے عاجز ہے نعوذ باللہ

مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائی تسلیم کرتے ہیں کہ مرزا جی کامل نبی نہیں ہیں بلکہ ناقص نبی ہیں تو قدرت الٰہی کو کیا بھیڑ پڑی کہ اس نے ناقص نبی مرزائیوں کے متھے مارا۔ اور جب کہ خدا تعالیٰ دنیا میں کامل نبی بھیج چکا ہے جس کا مرزا اور مرزائیوں کو اقرار ہے تو اب خدا کو ترقی سے تنزل میں گرنے کی کیا ضرورت ہوئی۔ ناقص سے ناقص شئے پیدا ہوتی ہے اور کامل سے کامل، پس خدائے اسلام تو ناقص نہیں جو ناقص نبی بھیجے ہاں مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا خدا ضرور ناقص ہے جس نے مرزا قادیانی جیسا ناقص اور پنج عیب نبی بھیجا۔

معجزات کا انکار

مرزا جی کی تو جھوٹی پیشگوئیاں بھی سچی، اور انبیاء کرام کے سچے معجزات بھی جو نصوص قطعیہ قرآن و حدیث سے ثابت ہیں جھوٹے۔ پھر معجزہ تو درحقیقت کوئی چیز ہی نہیں اور نہ کسی نبی نے آج تک دکھایا مگر پیشینگوئی اور الہام (اضغاث احلام) معجزے سے بھی بڑھ کر ہیں۔ مرزا جی کہتے ہیں مجھ پر ایمان لاؤ کیونکہ میں پیش گوئی کرتا ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھ پر الہام ہوتا ہے اور اس لئے میں نبی ہوں ۔ یہ عجیب اندھیر ہے کہ جو بات دوسرے انبیاء کے لئے ان نیچرل (خلاف فطرت) وہی مرزا جی کے لئے جائز اور مطابق فطرت۔ اور جب مرزا جی کی پیشین گوئی اور الہام غلط ہو جاتا ہے تو اس کے صحیح کرنے کو طرح طرح کی لغو اور بے ہودہ تاویلیں گھڑی جاتی ہیں اور اس کے مقابلے میں صحیح اور سچے معجزات انبیاء کرام کے غلط کرنے کو تاویلیں اور دلائل چھانٹے جاتے ہیں۔

قادیانی مرزا جی کی نبوت اور رسالت کی دلیل بجز الہام اور پیش گوئی کے اور کیا ہے۔ بچہ بیمار تھا دوا دارو سے اچھا ہو گیا۔ جھٹ الحکم میں مضمون تان دیا کہ لو مردہ زندہ ہو گیا۔ اور اپنے حمقاء کو خوش کر دیا کہ مرزا جی صاحب معجزہ ہیں حالانکہ مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائیوں کے عقیدے میں معجزہ خارق فطرت ہے اور انسانوں سے اس کا صدور محال ہے۔

اپنی آنکھ کا تو شہتیر بھی نظر نہیں آتا اور دوسرے کی آنکھ کا تنکا بھی مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائیوں کی آنکھوں میں کھٹکتا ہے۔

قادیانی مرزا جی کے پاس معجزے اور کرامات کی جگہ ڈھاک کے تین پات ہیں تو تمام انبیاء کو اپنے جیسا کیوں نہ بتائیں، جڑ سے ناک بھی کٹتی ہے۔ پھر جب کہ دہریئے، آریا، بودھ، وغیرہ بھی یہی کہتے ہیں تو مرزا جی میں اور ان میں کیا فرق رہا۔ انکے سروں پر کون سے سینگ منارے سے لمبے کھڑے ہیں اور مرزا جی کے پیچھے کون سی دم کسی بچھیا کے باوا کی دم سے چار گز لمبی ہے۔ مگر وہ سب کے سب ملحد اور کافر اور مرزا جی نہ صرف سچے مسلمان بلکہ فرمائشی اسلامی نبی اور رسول۔

پھر دروغ گورا حافظہ نباشد، مرزا جی کہتے ہیں کہ میں تو ہاتھ دھو کر صرف مسیح کے پیچھے پڑا ہوں جو معاذ اللہ کذاب اور ولد الزنا وغیرہ تھا، چہ جائیکہ رسول اور صاحب معجزہ۔ دیگر انبیاء سے کچھ تعرض نہیں۔

دوم، میری مراد عیسائیوں کا یسوع مسیح ہے، نہ کہ اصلی مسیح۔

کوئی اس گدھے الو کی دم فاختہ سے کہے کہ مذہب اسلام میں نبی نبی سب برابر ہیں۔ جس مردود نے ایک مصدقہ نبی کی نبوت سے انکار کیا، اس نے سب انبیاء سے انکار کیا اور وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو کر مردود و مطرود ہو گیا۔ اس نے خود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ کو بھی نبی نہیں سمجھا جنہوں نے حضرت عیسی مسیح کی عصمت اور رسالت کی تصدیق فرمائی۔

پھر دوسرے یسوع مسیح کا حوالہ دے کہ وہ کون تھا اور کس کا بیٹا اور پوتا اور کس خاندان سے تھا۔

یہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے اوپر قیاس کیا کہ جس طرح اب تک بہت سے جھوٹے مہدی گزرے ہیں، جن کا ایک فضلہ خود بدولت ہیں، ایسے ہی جھوٹے مسیح بھی گزرے ہوں گے۔

پھر مرزا قادیانی جس مسیح کو مارتا ہے اور جس کی قبر کشمیر میں بتاتا ہے اور جس کی نسبت بل رفعه الله اليه کی تاویل کرتا ہے وہ کون سا مسیح تھا، اور کون سا مسیح مصلوب اور قتل کیا گیا۔ اگر یہ مرزا قادیانی کا مسیح ہے تو آیت قرآنی کی تاویل کی کیا ضرورت۔ اور اگر اصلی مسیح ہے تو ہمارا مدعا حاصل ہے اور مرزا جی کو بھاگتے راہ نہیں ملتی

پھر یہ بھی بتایئے کہ مرزا جی کون سے مسیح کے مثیل ہیں۔ اصلی مسیح کے یا ولد الزنا مسیح موعود کے۔ اصلی مسیح تو وہی ہے جس کا قرآن میں ذکر ہے اور جس کی تصدیق آنحضرت ﷺ نے بھی فرمائی ہے مگر مرزا اس کا انکار کر چکا۔ اب مرزا جی کا ولد الزنا مسیح باقی رہا آپ اسی مسیح کے مثیل ہیں چشم ما روشن دل ما شاد۔

واہ پٹھے! جیتے رہو، اور ریگ ماہی اور سقنقور کا آمیز کیا ہوا حلوہ کھا کھا کر ساٹھے پاٹھے بنے رہو۔ ڈپٹی آتھم اور پنڈت لیکھ رام تو مر گئے مگر تم دندناتے اور عاقبت کے بوریئے سمیٹتے رہو۔

ہمارے پاس متواتر خطوط آ رہے ہیں کہ مرزائی جا بجا یہی بے تکا راگ گاتے پھرتے ہیں جسکا اوپر ذکر ہوا۔ اور بعض حمقاء جہال کالانعام ان کے دام میں پھنس جاتے ہیں۔ مگر اہل اسلام کو مرزائیوں سے یہ بھی پوچھنا چاہیے کہ مسیح مر گیا یا زندہ ہے، اس سے ہم کو قطع نظر ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود یا نبی اور رسول ہونے کا کون سا سرٹیفیکیٹ آسمانی ہائی کورٹ سے ملا ہے اور اسکے دعوی پر مذکورہ بالا امور کا کیا اثر ہے۔

لے دے کر وہی پیشین گوئیاں۔ مگر یہ سب یکے بعد دیگرے جھوٹی نکلیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بس قادیانی مرزا جی کسی گھر کے نہ رہے۔ اگر کہیں کہ بعض انبیاء کی پیشین گوئیاں بھی بعض اوقات غلط ہوگئیں ہیں تو یہ پوچھو کہ کیا نبی نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر فلاں پیشین گوئی غلط نکلی، تو میرے گلے میں کتے کی طرح بھنور کلی اور بھنور کلی میں سور کے بالوں کا بڑا موٹا سا رسہ ڈال کر قادیان کی گلیوں میں گھسیٹے گھسیٹے پھرنا۔

پس جب پیشگوئیاں غلط ہوگئیں جن پر دعوی کے ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت اور رسالت وغیرہ کا مدار تھا، تو اب دوسرے مباحث کا چھیڑنا بالکل فضول ہے

قادیان میں طاعون

ایک مرزائی اخبار لکھتا ہے کہ قادیانی مرزا جی نے چار سال قبل (جب بمبئی وغیرہ میں طاعون نمودار ہوا تھا) پیشین گوئی کی تھی کہ پنجاب میں بھی ضرور طاعون پھیلے گا چنانچہ اب پھیلا (پس وہ مسیح موعود اور مہدی مسعود اور امام آخر الزمان اور نبی اور رسول ہیں اور یہی ان پر ایمان لانے کی مسکت دلیل ہے)۔

ہم کہتے ہیں کہ اور لوگوں نے بھی یہی پیش گوئی کی تھی اور چند نجومیوں نے کھلم کھلا شائع کر دیا تھا کہ آئندہ سال ہندوستان میں ضرور مہا مری پھیلے گی کیا یہ سب امام اور نبی اور رسول وغیرہ ہیں۔

جنگ ٹرنسوال کے بارہ میں تمام اہل الرائے اور اخبار یہی کہتے تھے کہ بالآخر انگلستان فتح یاب ہوگا۔ چنانچہ ویسا ہی ہوا۔ کیا یہ سب نبی ہیں۔

بات یہ ہے کہ کوئی انسان غیب دان نہیں۔ صرف ظاہری علامات و اسباب سے کسی بات کے ظہور ہونے کا حکم لگایا جاتا ہے۔ تواریخ سے ثابت ہے کہ جب طاعون کسی جگہ نمودار ہوا ہے، تو ملکوں میں پھیل گیا ہے اور تین تین سو برس تک دائر سائر رہا ہے۔ پس ہندوستان اور پنجاب میں بھی طاعون کے پھیلنے کا یہی قرینہ تھا۔ یہ تو مرزا جی کی نری عیاری اور ان کے چیلوں کی ضعیف الاعتقادی ہے کہ مرزا جی کے ایسا کہنے سے ان کو نہ صرف نبی اور رسول بلکہ غیب دان (خدا) بنا دیا۔

پھر یہی مرزائی آرگن لکھتا ہے کہ حضرت اقدس نے یہ کب کہا تھا کہ قادیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مطلق طاعون نہ ہوگا، بلکہ انہوں نے تو یہ کہا تھا کہ طاعون کی افراط تفریط نہ ہوگی اورلوگ کتوں کی طرح نہ مریں گے۔،

ہاں یہ کہا تھا کہ لوگ گدھوں کی طرح مریں گے جن میں کچھ مرزائی بھی ہوں گے۔اچھا صاحب اپنے خدا سے اوروں کے لئے نہیں تو اپنے چیلوں ہی کے لئے دعا کرتے کہ یہ گدھوں کی طرح نہ مریں اورطویلہ میں کان دبائے راتب چکھیں اور خوید کھا کھا کر دم اٹھائے لید کیا کریں۔

مرزا جی نے یا تو عمداً ایسا نہیں کیا یعنی اپنے حواری کو طاعون کے منہ میں دھکیل دیا اور ذرا ان پر رحم نہ کھایا۔مرزا جی کو یقین تھا کہ ان کا خدا مرزائیوں پر بہت غضب ناک ہے میری ہرگز نہ سنے گا۔، دونوں صورتوں میں کس برتے پرتتا پانی۔

اب تو یقیناً نہ صرف رسالت ونبوت کی ستیا ناسی ہوئی بلکہ آسمانی باپ نے اپنے لیپا لک کوبھی عاق کر دیا۔آسمانی باپ نے قادیانی مرزا جی کے کان میں یہ تو پھونک دیا کہ طاعون خلف اور ناخلف مریدوں کوٹڈیوں کی طرح بھون کھائے گا مگر اس سے بچنے کا کوئی لٹکا مرزا جی کو نہ بتایا۔بھلا ایسے ظالم اور بے رحم باپ کو کیا کوئی چولھے میں جھونکے۔

زندگی اپنی اسی طور جو گزری مرزا
ہم بھی کیا یاد کریں گے کہ خدا رکھتے تھے

مرزا غلام احمد قادیانی کا خدا بھی عجیب بھلا مانس ہے کہ اپنے لیپا لک کی ایک بات بھی سچی نہ ہونے دی۔پھر کس بھروسے پر اس الہام کا شکرا پالا تھا کہ انت بمنزلة ولدی۔

پھر یہ بھی کہہ دیا کہ نحمدك علی عرشی
یعنی اے مرزا! میں اپنے گھونسلے میں بیٹھا تیری بھٹئی کیا کرتا ہوں۔

ہم حیران ہیں کہ خالی خولی بھٹئی اورزبانی جمع خرچ سے کیا کام چل سکتا ہے پہلے تو اپنے لیپا لک کا ہاتھ پکڑا اورپھر منجھدار کے بیچوں بیچ میں دھکا دے دیا کہ سر اوپر اور ٹانگیں نیچے ڈبکوں ڈبکوں کرتے کرتے پاتال کی تہ میں سیدھے لڑکتے پھڑکتے چلے جاؤ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خداوند آزادی بخش آزادی پسند

انسان کسی نہ کسی شریعت کا پابند اور مکلّف ہے۔اور جو ایسا نہیں وہ دہریہ ہے۔ نہ اسکی کوئی ضمانت ہے، نہ ذمہ داری ہے۔ وہ اپنے کو انسان نہیں سمجھتا، بلکہ حیوانوں سے بھی بدتر جانتا ہے کہ جو چاہو کرو۔ جس قدر اس نے اپنے زعم میں ترقی کی ہے اسی قدر تنزل میں گرا ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

مرتبہ کم حرص رفعت سے ہمارا ہوگیا
آفتاب اتنا ہوا اونچا کہ تارا ہو گیا

موجودہ زمانے کے فیلسوف اور بہروپئے آزادی آزادی پکار رہے ہیں اور اپنی اس ٹھیک وقت کی راگنی پر جوانان آزادی پسند کو مائل کر رہے ہیں وہ خداوندان آزادی بخش و آزادی پسند ہیں۔ منجملہ انکے ایک قادیانی مرزا جی بھی ہیں جنہوں نے اپنا آزاد مذہب دہریوں اور ستارہ پرستوں کے مذہب سے تراشا ہے۔ نہیں نہیں دہریئے اور ستارہ پرست تو آخر کوئی مذہب رکھتے ہیں، وہ مطلق العنان نہیں۔ مرزا جی تو نہ ادھر کے ہیں، نہ ادھر کے۔ وہ اپنے کو مسلمان بتاتے ہیں، مگر درحقیقت اسلام اور اس کے عقائد کی بنیاد ڈہاتے ہیں۔ وہ اسلامی نبی اور رسول ہیں مگر شارع اسلام کے حریف اور رقیب ہیں ۔اور نہ صرف شارع اسلام بلکہ تمام انبیاء کرام کا نام صفحہ ہستی سے مٹانا چاہتے ہیں ،وہ گویا دعوی کے ساتھ ہنکار رہے ہیں کہ میں خداوند آزادی بخش آزادی پسند ہوں۔ اے میرے چیلے چاپڑو! پچھلے رفارمروں نے جو انسانوں کے پاؤں اپنی اپنی شریعت کی کاٹھ میں ٹھونک رکھے تھے۔ میں ان کی بیڑیاں کاٹنے اور انکو کاٹھ سے نجات دینے آیا ہوں۔ شارع اسلام ﷺ نے اگر یہ کہا تھا کہ

بعثت لاتمم مکارم الاخلاق

تو میں اس کے جواب میں یہ کہتا ہوں

خلقت لاختم السّبّ والشّتم

اگر شارع اسلام ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ

ما من صورةٍ الا طمسه و ما من قبرا لا سویته

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو بیسویں صدی کا رسول یہ کہتا ہے

نزلت لا تخذ الناس تمثا لی الها غیر الله الملك العلام و جئت لا خلق عبدة ا لاو ثان و ا لاصنام لعنة الله علیه و علی حواریه الی یو م القیام

برٹش سلطنت آزاد ہے مذاہب سے اس کو کچھ تعلق نہیں۔ پس یہ اسی کی آزادی کے انڈوں بچوں کی جھول ہے جو جھوٹے رفارمروں اور رسولوں اور مہدیوں کی جون میں آکر ککڑوں کون کی بانگ دے رہے ہیں، ورنہ کوئی دوسری ایشیائی شخصی سلطنت ہوتی تو بوئے بھی نہ جمتے، اور جمتے بھی تو فی الفور اکھڑوا کو پھنکوا دیئے جاتے۔ ذرا افغانستان ایران عرب میں تو اپنا مشن بھیجیں تا کہ پھولی پھولی ماما پختیاں کھانے کی حقیقت معلوم ہو اور چھٹی کے دودھ تک کا گھٹنوں گھٹنوں مزہ آجائے۔

یہ ایک کھلی بات ہے کہ جو ابوالہوس دنیا پرست مکار کھلے بندوں دعوی کرتا ہے کہ میں نبی ہوں، رسول ہوں، مجھ پر ایمان لاؤ۔ وہ علی الاعلان تمام انبیاء کرام کا انکار کرتا ہے اور ان کی جانب سے مخلوق خدا کو پھیر کر اپنی جانب رغبت دلاتا ہے۔ یہ تمام سوسائیٹیوں کا عموماً اور اسلامی سوسائٹی کا خصوصاً برہمزن ہے۔ اور سوسائٹی بھی وہ جو شرقاً غرباً پھیلی ہوئی ہے۔ یہ مسلمانوں کو حرمین شریفین سے نفرت اور قادیان اور اس کے منارے کی زیارت کی رغبت دلاتا ہے۔ لیکن کیا ایسے ملمع کاروں سے اسلام کو کچھ ضرر پہنچ سکتا ہے یا کبھی بھی پہنچا ہے۔ توبہ توبہ! بہت سے مہدیان کذاب گزر چکے ہیں اور جب تک مخبر صادق کی پیشین گوئی کے موافق ان کی تعداد ۳۰ پوری نہ ہو گی برابر خروج کرتے رہیں گے پس مسلمانو! ان هذا لهو البلاء المبین۔

مرزا قادیانی کہتا ہے جو کچھ میں کہوں وہ کرو، کس کا قرآن اور کس کی حدیث۔ اور اپنے احمق چیلوں چاپڑوں کے سر پر یہ پوچارا پھیرتا ہے کہ قرآن وحدیث کے معانی سوا میرے آج تک کسی نے سمجھے ہی نہیں، دراصل معنی یہ ہیں۔ مثلاً قرآن مجید میں احمد سے مراد میں ہوں اور آیت بل رفعه الله الیه سے مراد مسیح کا آسمان پر زندہ اٹھایا جانا ہرگز نہیں، بلکہ رفعت درجت مراد ہے۔ یہ اس لئے کہ جب خود عیسی مسیح دوبارہ دنیا میں آنے والے ہیں، تو اس مکار مثیل المسیح کو کون پوچھے گا۔ لیکن ان الو کے پٹھوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو اتنی بھی عقل نہیں کہ بل رفعه الله الیہ مضمون سابق سے اضراب کیلئے وارد ہوا ہے یعنی ماقتلوہ و ما صلبوہ سے۔

اگر خدا تعالی کو عیسی مسیح کا زندہ اٹھانا مقصود نہ ہوتا تو ما قتلوہ وما صلبوہ کے فرمانے کی مطلق ضرورت نہ ہوتی۔ رفعت درجت یا خدا کی طرف جانے کا مرتبہ تو انبیاء کو پہلے ہی حاصل ہے۔ ہر نبی موت وحیات دونوں میں رفیع الدرجات ہے۔ اس صورت میں بل رفعه الله الیه بالکل لغو اور حشو ٹھہرتا ہے۔ نعوذ باللہ مرزا جی کی غزل کا مقطع یہ ہے کہ میں نے اسلامی شریعت کو منسوخ کر دیا ہے اور اے میرے چیلو میں خداوند آزادی بخش آزادی پسند ہوں۔ دوزخ اور بہشت کے وجود کا لاکھوں سال قبل ہونا نیچر کے خلاف اور بے کار ہے۔ جس طرح مسیح کا آسمان پر اتنے دنوں زندہ رہنا محال ہے۔ پس تم کوئی خوف دل میں نہ لاؤ، ریگ ماہی اور سقنقور زعفرانی حلوے میں ملا کر کھاؤ، اور نہ صرف قادیان میں بلکہ چار طرف سرکاری سانڈ بنے پھرو۔ کس کی نماز، کس کا روزہ، کس کی زکوۃ، کس کا حج۔

مرزا جی کے خیالات کا لیکچر

مولانا احمد حسن شوکت، مرزا غلام احمد قادیانی کے خیالات کی ترجمانی بایں الفاظ کرتے ہیں:

اے دنیا کے لوگو! خوب یاد رکھو کہ نبی اور رسول یا ریفارمر ہمیشہ وحشیوں میں پیدا ہوتے ہیں اور نیچر کا یہی اقتضاء ہے۔ لیکن وحشت اور تہذیب کے سر پر سینگ نہیں ہوتے۔ یہ دونوں نسبتی امر ہیں۔ کوئی کم وحشی کوئی زیادہ وحشی۔ یوروپ والے کم وحشی اور ان کے مقابلہ میں ایشیاء والے زیادہ وحشی۔

سوڈان اور ہندوستان خصوصاً ان دونوں ممالک کے مسلمانوں کی وحشت کی تو کوئی انتہاء نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دونوں ممالک میں رفارمر پیدا ہو رہے ہیں، خواہ ان کو مہدی کہو، خواہ مسیح، نبی کہو، خواہ رسول۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوڈان میں متواتر مہدی پیدا ہوئے اور ہو رہے ہیں اور کچھ مہدیوں کی پود لگ رہی ہے، تخم ریزی ہو رہی ہے۔ چند روز میں موسلادھار بارش ہونے پر اوگ آئیں گے اور پھر تھوڑی مدت میں چند درخت ہو جائیں گے۔

سنو سنو! جب کہ ہندوستان میں سوڈان سے کہیں زیادہ وحشت برس رہی ہے اور لوگ دین اور دنیا کو پس پشت ڈالے ہوئے ہیں۔ وحشیوں کی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں، تو تمہیں انصاف سے کہو کہ یہاں رفارمر کیوں پیدا نہ ہو۔

پس میں (مرزا قادیانی) رفارمر ہوں، رسول ہوں، نبی ہوں، مہدی ہوں، مسیح ہوں۔، غرض کہ بعد خدا میرا درجہ ہے۔ اور ایک معنی سے تم اگر مجھے خدا بھی سمجھو، تو تعجب میں کوئی بانس نہیں۔

دیکھو! یسوع مسیح کو نصاری خدا کہتے ہیں حالانکہ وہ انسان تھا۔ میں بھی انسان ہوں۔ اور جس طرح یسوع مسیح نہ صرف نبی بلکہ خدا کے بیٹے اور خود خدا ہیں، تو میں کیوں خدا کہلانے کا مستحق نہ ہوں۔ آسمانی باپ نے مجھ پر الہام کر دیا ہے کہ انت بمنزلة ولدی۔ اس الہام سے ظاہر ہے کہ جس طرح آسمانی باپ نے یسوع مسیح کو اپنا حقیقی فرزند بنایا ہے۔ اسی طرح مجھے بمنزلة ولد (متبنی اور لیپا لک) قرار دیا ہے۔ پس مجھ میں اور یسوع مسیح میں کیا فرق رہا۔

بلکہ میں ایک معنی کے لحاظ سے یسوع مسیح پر شرف رکھتا ہوں۔ یسوع مسیح کی نانیاں دادیاں کسبیاں تھیں اور یسوع مسیح کسبیوں سے تیل ملوایا کرتے تھے، میں معصوم ہوں اور ان تمام عیوب سے پاک۔ پھر جب یسوع مسیح جیسا شخص ابن اللہ اور خدا ٹھہر گیا تو میرے باب میں منکروں کے کان کیوں کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ ہٹ دھرمی اور ناانصافی نہیں تو کیا ہے۔

دیکھو! تم غور سے سنو کہ قوم اور ملک کی اصلاح کا کسی شخص واحد پر خاتمہ نہیں ہوسکتا۔ دنیا روز بروز بڑھتی اور ترقی کرتی جاتی ہے، اور یہ قاعدہ ہے کہ جس قدر اصلاح ہوگی اسی قدر ترقی ہوگی، ورنہ ترقی کے پاؤں کٹ جائیں گے۔ پس یہ کیونکر ممکن ہے کہ کوئی رفارمر قیامت تک کی اصلاح کا ٹھیکہ لے سکے جب کہ زمانہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا ہے۔ اور انسانی سوسائٹی ایک حال پر قائم نہیں رہتی۔ کل کا مردہ تو کل ہی کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گڑے گا آج نہیں گڑ سکتا۔ مگر جو کام ایک انسان نے کیا وہ سب کر سکتے ہیں۔

گزشتہ رفارمروں نے اول تو معجزات دکھائے نہیں، نہ ان کی یہ شان تھی کہ مداری کی طرح پھنک ایک پھنک دو کا تماشا دکھائیں، نہ انہوں نے کبھی معجزات دکھانے کا دعوی کیا۔ اور اگر کسی نے تمہارے نزدیک معجزہ دکھایا ہے تو میں دس حصے بڑھ کر معجزہ دکھانے کو تیار ہوں اور دکھا چکا ہوں۔ تمہاری آنکھوں پر قدرت نے اندھیری ڈال دی ہو تو اس کا علاج میرے پاس نہیں۔

اگر انبیاء اور رفارمر طرح طرح کی حکمت عملیوں سے کام نہ لیتے، اور امور مافوق العادت کے کرشمے بلطائف الحیل نہ دکھاتے، تو وحشی قومیں کبھی ڈھب پر نہ چڑھتیں۔ انسان بھی منجملہ حیوانات کے ایک حیوان ہے اور جس طرح تمام حیوانوں کی تمام نوعیں قدیم ہیں، اسی طرح نوع انسانی بھی قدیم ہے۔

پہلے آدم کا اور پھر حوا کا پیدا ہونا، اور ان کا بہشت میں رہنا اور پھر گیہوں کے کھانے پر خدا تعالی کا لات مار کر ان کو بہشت سے نکال دینا، اور لڑھکتے پھڑکتے سنگلدیپ میں جا گرنا، یہ ایک دل خوش ناول ہے جس کو عقل انسانی باور نہیں کر سکتی۔ ہاں وحشیوں کے انسان بنانے اور ان پر عبرت ڈالنے کا بہت خاصہ لٹکا ہے۔

شیطان کا کوئی وجود نہیں۔ انسان ہی شیطان ہے، انسان ہی فرشتہ ہے جو کچھ انسان ہے۔ آخر بہشت اور دوزخ کا کہیں پتا بھی ہے۔ وہ کون سی سرزمین میں کون سے غار میں ہیں۔ کس پہاڑ کی کھوہ میں چھپی ہوئی ہیں۔ بالکل خلاف عقل ہے کہ کوئی شئے دنیا میں موجود ہو اور اس کا پتہ نہ لگے۔ جس طرح دیووں اور جنوں اور پریوں کے سینکڑوں اور ہزاروں قصے ہیں۔ ایسا ہی قصہ آدم وحوا کا ہے مگر ہے بہت دلفریب جس پر بعض جاہل اور وحشی قومیں اب تک لٹو ہو رہی ہیں۔

سنو سنو! انسانوں کا گروہ اول میں بندر اور لنگور تھا۔ جنگلوں اور پہاڑوں سے نکلا، جا بجا جھونپڑیاں بنالیں، رہنے سہنے کام کاج کرنے وغیرہ سے ان کی دمیں جھڑ گئیں، بال گر گئے، اچھے خاصے انسان نکل آئے۔ رفتہ رفتہ مکانات اور عمارات وغیرہ بنانے میں ترقی کی اور یوں شہر آباد ہو گئے۔

اب آبادی روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ چند روز میں جب انسانی نسل کامل طور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر دنیا میں پھیل گئی تو پہاڑ اور جنگل سب کے سب انسانوں سے .. یوں پٹ جائیں گے جیسے شہد کے چھتے مکھیوں سے اور ڈربے کبوتروں سے اور ٹاپے مرغیوں سے۔ اور جس قدر حیوانات اور پرند وغیرہ ہیں سب انسانوں کے شکار ہو جائیں گے کیونکہ نسل انسانی چار طرف پھیل جانے سے اناج اور ترکاری اور میووں وغیرہ کا سلفہ کر جائے گی۔ پیدا وار اراضی اس کے لئے کافی نہ ہوگی۔ پس انسان جن پہاڑوں اور جنگلوں سے نکلے تھے پھر وہیں چلے جائیں گے۔ لیکن وحشت اور جہالت کے ساتھ نہیں بلکہ عقل اور انسانیت اور ادراک وتمیز کے ساتھ۔

دیکھ لو! کالونیوں کے آباد ہونے کا ابھی سے لگّا لگ گیا ہے۔ پس یہ اسی بات کا پیش خیمہ ہے کہ دنیا میں چپہ بھر زمین بھی باقی نہ رہے گی جس میں انسان آباد نہ ہو۔ بندروں اور لنگوروں کو یہ بھاگ لگیں گے۔

سنو سنو! دنیا میں ہزاروں اور لاکھوں رفارمر آئے اور سب نے یہی چاہا کہ انسانوں کو متحد اور متفق کر کے یوں لے بیٹھیں جیسے مرغی اپنے پروں میں انڈوں بچوں کو ۔ لیکن شامت جو دھکا دیتی ہے تو انسان ان کے پروں سے نکل کر نفاق کی بلی کا کھاجا بن گئے۔ کسی رفارمر نے یہ نہیں کہا کہ مجھی میں سرخاب کا پر ہے اور دوسرے رفارمر بالکل لنڈورے ہیں ۔ میرے بھائی محمد صاحب ہی کو دیکھ لو جنہوں نے تمام گزشتہ میرے چچا کے بیٹے رفارمروں کو یکساں مانا اور ان کی تصدیق کی اور آئندہ کے لئے حکم دیا کہ میرے بعد مہدی آئے گا، اس کو سچے دل سے ماننا اس کی اطاعت کرنا اور اس کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جانا۔ جس طرح تعائشی اور محمد احمد کے جھنڈے کے نیچے سوڈانی اور جیسے جر دگر کے جھنڈے تلے بوئر جمع ہو گئے۔

اور اب مہدی اور امام الزمان آسمان سے سیڑھی لگا کر قادیان کے منارے پر اترا تو سب کے سب فرنٹ ہو گئے اور ان تلوں میں تیل ہی نہ رہا۔ دنیا کے لوگوں کی بدبختی نہیں تو کیا ہے۔ دیکھو تمہارے قرآن میں موجود ہے

منهم من قصصنا عليك ومنهم لم نقصص

یعنی بہت سے انبیاء کا ہم نے ذکر کر دیا اور بہتوں کا ذکر نہیں کیا۔ اس آیت میں گزشتہ یا آئندہ نبیوں کی کچھ تصریح اور تخصیص نہیں۔ یعنی جس طرح گزشتہ زمانے میں نبی پیدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے ہیں آئندہ بھی پیدا ہوتے رہیں گے۔تم نے خدا کو عاجز اور اس کی قدرت کو محدود سمجھ لیا۔ بھلا یہ کیونکر ممکن ہے کہ ایک نبی تمام آنے والے نبیوں کا خاتمہ کر دے۔ اور بالفرض کوئی نبی خاتم ہو بھی، تو وہ انبیاء کا خاتم ہوگا نہ کہ رسولوں کا۔

رسول کا مرتبہ نبی سے بڑھ کر ہے۔پس میں (مرزا) رسول ہوں نبی نہیں۔اور قرآن میں بھی محمد صاحب کی نسبت خاتم النبیین وارد ہوا ہے نہ کہ خاتم الرسل۔ جب تم نبی اور رسول میں بھی فرق نہیں کر سکتے تو میرے دوسرے نکتے کیا خاک سمجھو گے۔

سنوسنو! جس طرح نیچر کا اقتضا ہر قسم کی ترقی ہے اسی طرح اسکا اقتضا ہمیشہ کے لئے رفارمروں کا پیدا ہونا ہے۔تم کو معلوم نہیں یورپ میں کس قدر رفارمر پیدا ہو رہے ہیں۔یعنی ہر فن اور علم اور ہر شعبہ کا ایک رفارمر ہے اور نہ صرف رفارمر بلکہ موجد پیدا ہو رہے ہیں۔اور ظاہر ہے کہ موجد کا مرتبہ رفارمر سے بہت بڑھا ہوا ہے کیونکہ رفارمر ایک موجودہ شئے کی اصلاح کرنے والا اور موجد اور مخترع ایک نئی شئے کا پیدا کرنے والا ہے۔تم اپنی وہی پرانی ڈفلی بجائے جاتے ہو اور پورانے محوزدہ رفارمروں کو پیٹے جاتے ہو۔تمہاری ہمتیں بالکل پست ہوگئی ہیں۔ضعیف الاعتقادیوں نے تمہارے کانشنس اور اس کے فیلنگ کو بالکل چاٹ لیا ہے۔تم تو مسلمان کیا معنی کسی مذہب کے بھی نہیں رہے۔تم کو مسلمان کہنا اسلام کی توہین کرنا ہے۔پس میں انیسویں صدی میں مہدی اور امام آخرالزمان کے قالب میں ڈھل کر آیا ہوں کہ تمہاری اصلاح کروں اور تمہیں انسان بناؤں۔

سنوسنو! آتھم کے مرجانے کی تاویل تم سن چکے، حالانکہ اس کے مرنے کا کہیں ذکر میری پیش گوئی میں نہیں۔میں نے تو یہ کہا تھا کہ وہ ہاویہ میں گرایا جاوے گا، تم اس کا مطلب مرجانا سمجھے۔ مجھے اس طوفان بہتان سے ایسا غصہ آتا ہے کہ تمہارا منہ نوچ لوں اور دانتوں سے ایک ایک کی ناک چبا ڈالوں۔

اے احمقوا ہونّق کی بیٹ کھانے والو اور کسی احمق الذی کی قئے چاٹنے والو، ہاویہ میں گرائے جانے کے معنی ہلاک ہونا تم کو کون سے لال بجھکڑ نے بتایا اور فرہنگ کی کون سی لال کتاب میں نظر آیا۔کیا تم سب کے سب جون پوری قاضی کے چیلے بن گئے ہو۔تم کہتے ہو کہ ہم میں بڑے بڑے علماء اور فضلاء قرآن و حدیث کے پھانکنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے اور کیڑا بن کر فن ادب کی کتابوں کے چاٹنے والے ہیں۔ اب ایں جانب کو کامل یقین ہو گیا کہ تم میں کا ایک ایک کمثل الحمار یحمل اسفا را کا مصداق ہے اور ان انکر ا لا صوا ت لصو ت الحمیر کا مورد ہے۔

بھلا غضب خدا کا ہاویہ میں گرائے جانے کے معنی مر جانا! بس اب میرے غصہ کی کوئی حد نہیں۔کوہ ہمالیہ سے لے کر سیلون تک زلزلے آئیں، تو بجا ہے۔ اور پشاور سے لے کر راس کماری تک طاعون ایک ایک کو چٹ کرے تو زیبا۔ پہاڑ دھنس جائیں، زمینیں غبارا بن کر اڑ جائیں، آسمان دھواں بن کر رائی کائی ہو جائیں تو سب بجا ہے، یورپ والے مجھ پر ایمان نہ لائے دیکھو جو کوہ آتش فشاں نے ایک خطے کی کیسی درگت کی کہ چالیس ہزار آدمی دم کے دم میں سلفہ ہو گیا۔ یہ ان کے لئے عبرت کا پہلا تازیانہ ہے جیسا تمہارے لئے طاعون عبرت کا پہلا سبق ہے۔کیا تم اپنے کو زندہ سمجھتے ہو۔ ذرا تیل دیکھو تیل کی دھار دیکھو۔آسمانی باپ کی قسم اس کی لاٹھی میں آواز نہیں ہوتی۔ اور اگر اب بھی مجھے عیسی موعود تسلیم نہ کیا اور اپنے ایسے ویسے مردہ یسوع کو اپنے کانشنس سے دیس نکالا نہ دیا تو دیکھنا کیا کیا تماشے دکھاتا ہوں اور کیسے کیسے ناچ نچاتا ہوں

منجنیق صد حصار است آہ من غافل چرا ست
شمع رساں بے منجنیق از صد ست نکبائے من

کیا کروں مجبوری کا پہاڑ مجھ پر ٹوٹ پڑا، ورنہ میں تم کو پیشین گوئیوں کا ایسا مزہ دکھاتا کہ خون چٹوا دیتا۔تم فریادی ہو کر انگریزی عدالت میں گئے۔اس نے مجھ پر دھونس ڈالی میں تو پھر بھی دھونس میں نہ آیا۔مگر میرے کھوسٹ بوڑھے پوپلی منہ والے آسمانی باپ پر باوصف گرگ باراں دیدہ ہونے کے کچھ ایسی دباغت پڑی، اور برٹش عدالت نے اسے ایسا شکنجے میں دھر کے کھینچا کہ حواس باختہ اور ہوش فاختہ ہو گئے۔ پس یوں میری پیشین گوئی کی کمر ٹوٹ گئی۔مگر اب میں نے آسمانی باپ کی پھر ڈھارس باندھی ہے اور اسے پھر شیشے میں اتارا ہے۔ کیونکہ بوڑھے اور بچے کی ایک حالت ہوتی ہے، ذرا سے دباؤ میں دب جاتے ہیں اور ذرا سے ابھار میں پھر پھر کرنے لگتے ہیں۔ ذرا دیکھو تو سہی کیا ہوتا ہے۔ایک ایک منکر کو زندہ در گور نہ کر دیا تو جبھی کہنا۔تم ذرا خوش ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لو، بکر کود مچا لو، دولتیاں پھینک لو، پشتنگیں جھاڑ لو، مگر آسمانی باپ نے چاہا...تو پھر میری سچی مگر غضب ناک پیشین گوئیوں کے کھونٹے بند ہوا اور ضرور بند ھو۔ کیا تم یہ سمجھ رہے ہو کہ وہی پیشین گوئی پوری ہوتی ہے جس کا اظہار کیا جائے، میری پیشین گوئی کیا ہے بددعا سہی، کیا دعا کے لئے ظاہر ہونا بھی ضرور ہے میں برابر بددعاؤں کی کھچڑی پکار رہا ہوں مگر اس میں ابھی کھد بدی نہیں آئی۔

اب سنو ھاویہ، ھوا سے اسم فاعل ہے۔ جسکے معنی خواہش کرنے والی کے ہیں۔ یہ دوزخ کا نام ہے جو منکروں کی اماں جان ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے و امّہ ھاویہ۔ چونکہ دوزخ بھی اپنے فرزندوں کو آغوش محبت میں لینے کی خواہش کرے گی لہذا اس کا نام ہاویہ ہوا۔ مگر میری پیشین گوئی کا یہ مقصد تھا کہ اگر وہ ایمان نہ لایا اور مجھے ہر طرح اس کے ایمان لانے سے مایوسی ہوگئی تو میں نے حکم دیا کہ اتنی مدت تک ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ چنانچہ یہ پیشین گوئی پوری ہوگئی اور وہ دوزخی ہوگیا ۔اور اب فرعون اور نمرود وغیرہ سرکشوں اور مرتدوں کے ساتھ دوزخ میں دندنا رہا ہے۔ پاس آؤ تو دکھا دوں تم تو مادرزاد اندھے ہو۔

سنو سنو! جب میں آیات قرآنی پیش کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ ھوالذی ارسل رسو له بالھدی وغیرہ مجھ پر نازل ہوئی ہیں، تو تم بہت ہی چوکنا ہوتے ہو اور میری نسبت لام کاف بکتے ہو۔ تم کو یہ خبر نہیں کہ کوئی رسول نیا ہو، یا پرانا مگر قانون قدرت ایک ہے، وہ بدل نہیں سکتا۔ نیا رسول بھی اسی کی پیروی کرے گا اور قدرت خود پیروی کرائے گی۔ کوئی نیا بادشاہ جب تخت نشین ہوتا ہے تو مروجہ قوانین تعزیرات کو بدلتا نہیں، ہاں ترمیم اور اصلاح کرتا ہے۔ میں بھی قرآن مجید کی ترمیم اور اصلاح کر رہا ہوں۔ دیکھو ملک معظم ایڈورڈ ہفتم ابھی ابھی تخت نشین ہوئے ہیں اور ...اگست کو ان کی رسم تاجپوشی ادا ہوئی ہے۔ کیا انہوں نے کوئی نیا قانون جاری کیا ہے؟ وہی قدیمی قوانین ہیں جن کے وہ حال میں وارث ہوئے ہیں، اور برابر ان کی حفاظت عمل میں لاویں گے، اور رعایا کو ان پر عمل کرائیں گے۔ میں بھی رسول ہوں اور قرآن کا وارث ہوں۔ جس طرح میرا جی چاہے گا ترمیم کروں گا۔ خود تمہارا اس بات پر ایمان ہے کہ قرآن قانون الہی ہے جو قیامت تک جاری رہے گا مگر یہ بھی تو دیکھو کہ محمد صاحب (

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ) اب کہاں ہیں جو اس قانون کی پیروی کرائیں۔ میں ان کا جانشین ہوں اور مسلمانوں کو اس پر عمل کرانے کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔ صرف یہ فرق ہے کہ محمد صاحب نے اپنے کو بشیر بھی بتایا اور نذیر بھی۔ یہ ان کی (معاذ اللہ) غلطی تھی، میں نے اس کی اصلاح کی۔ یعنی اپنے کو صرف نذیر ثابت کیا، منکروں کو دھمکی دی اور جب وہ دھمکی میں نہ آئے تو میں نے موت کے کولہو میں ان کو پیل دیا اور پھر جہنم کے محبس میں دھکیل دیا۔ وحشی لوگ ہرگز جنت کے سبز باغ پر فریفتہ نہیں ہوتے اور نہ اس کو خیال میں لاتے ہیں وہ تو سزا اور عقوبت کو مانتے ہیں۔ وحشیوں پر عبرت ڈالنے کی ضرورت ہوتی ہے، نہ کہ خوش کرنے اور چیتے کی طرح پھلانے کی۔ خود قرآن میں ہے:

و لو بسط اللّٰہ الرزق لعبادہ لبغوا فی الارض (الشوریٰ:۲۷)

بھلا خیال کرنیکی بات ہے کیا قانون تعزیر اسی لئے نہیں کہ مجرموں کو سزا دی جائے نہ کہ ان پر رحم کیا جاوے، یہ تو سراسر ظلم ہے۔ جب کسی مجرم کو رہا کر دیا جاتا ہے تو ارتکاب جرائم پر دلیر ہو جانے سے سو مجرم پیدا ہوتے ہیں۔ پس یہ محمد صاحب کی بڑی بھاری غلطی تھی کہ انہوں نے اپنے کو مجرموں کا بھی شفیع گردانا۔ میں نے اس کی ترمیم کی کیونکہ یہ امر لاز آف نیچر (Laws of nature) کا توڑنے والا اور بالکل اس کی نقیض ہے۔ پس میں نے اگر قرآن کو اپنی جانب منسوب کیا اور یہ کہا کہ وہ مجھ پر نازل ہوا ہے، تو تعجب میں کون سا شہتیر ہو گیا۔

ہاں یہ بات ضرور ہے کہ میں ابھی قرآن کی بعض آیتوں کو اپنا الہام بتاتا ہوں تمام قرآن کو نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ میرے آسمانی باپ نے اسی میں مصلحت دیکھی ہے کہ کھانا ٹھنڈا کر کے کھانا چاہیے اور وحشیوں کو دفعۃً انگلی نہ دکھانا چاہیے۔ جب ان میں اچھی طرح پانی مر جائے گا اور بھڑکنا موقوف ہو جائے گا تو آسمانی باپ سارا قرآن مجھ پر نازل کر دے گا۔

اونٹ ہمیشہ بڑاتے اور بل بل کرتے ہی لدتے رہے ہیں وہ وقت بہت جلد آنے والا کہ تم تمام رسولوں کو بھول جاؤ گے اور انیسویں صدی کے ایک رسول اور ایک امام پر ایمان لاؤ گے اور یہ تمہارے پیرزادے اور مشائخ اور نیم ٹر علماء دانت پیستے اور ہونٹ کاٹتے رہ جائیں گے۔ ان کو بھوجنوں کے بھی ٹوٹے ہوں گے اور پھر سب کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب منہ میں تنکے لے لے کر میرے دارالامان قادیان کو سجدہ کریں گے۔ شعلہ کی طرح ان کی سرکشی تھوڑی دیر کی ہے اپنی آگ میں آپ ہی جل بھن کر خاکستر ہو جائیں گے

اے شمع چند سانس ہیں تیرے سحر تلک
ہنس کر گزار یا انہیں رو کر گزار دے

قرآن میں دوسری آیت میری نسبت یہ نازل ہوئی

اذ قال عیسی بن مریم یا بنی اسرائیل انّی رسول اللہ الیکم مصدق لما بین یدی من التوراۃ و مبشّرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد۔

دیکھو یہ دھڑلے اور طمطراق کی زناٹے دار پیشین گوئی ہے جس میں میرا نام صاف طور پر یوں چمک رہا ہے جیسے کالی گھٹا میں آفتاب۔ اس سے انکار کرنا مسلمان کا تو کام نہیں، البتہ ملحد اور مرتد کا کام ہے۔ اور یہ پیش گوئی کس کی ہے، خود عیسی کی جو محمد صاحب کو یاد دلائی گئی ہے۔ جب خود عیسی مسیح کہے کہ میرے بعد احمد آئے گا تو بس سارے انبیاء کا خاتمہ ہو گیا۔ آخر میرے آنے کی کوئی تو وجہ ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ موسوی اور عیسوی اور محمدی دین سب ناقص تھے اور یہ بات عیسی اور محمد صاحب کو معلوم تھی کہ اصلاح اور ترمیم کے ساتھ تمام ادیان کی تکمیل کی ضرورت ہے اور ہم پوری تکمیل کی طاقت نہیں رکھتے۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ انسانوں کو اپنا بوتا اور اپنا کس بل اور اپنے نفس کا علم اور اس کی بساط اچھی طرح معلوم ہوتی ہے۔ پس ان زبردست شواہد کے بعد دنیا میں میرا آنا اٹل تھا تا کہ خدا کا نوشتہ پورا ہو۔

افسوس ہے کہ تم قرآن کا سیاق وسباق سمجھنے سے بھی بالکل بے بہرہ ہو۔ عرب کے نبی کا نام محمد ہے کہ نہ کہ احمد۔ وہ تو جلال کا پتلا تھا جس نے دنیا کا صفایا بولنے (جہاد) کا حکم دیا۔ احمد میں ہوں۔ میرا عنصر بالکل جمال اور رحم سے بنایا اور گوندھا گیا ہے۔ اور میں نے جو چند سال قبل اس پر امن عہد سلطنت میں لوگوں کے مارے جانے کی دھمکی دی، تو میں اس مجبوری کی معذرت کر چکا ہوں کہ اسکا الزام میرے آسمانی باپ پر ہے، نہ کہ مجھ پر۔ اگر آیت میں رسول عرب مراد ہوتا تو خدا تعالی بجائے من بعدی اسمہ احمد کے یاتی من بعدی اسمہ محمد کہتا۔ رسول عرب کا نام محمد ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرا نام احمد، محمد کو احمد کہنا لوگوں کی نری بھیڑ چال ہے۔

دیکھو دوسری آیت میں محمد رسول الله والذین معه اشداء علی الکفار آیا ہے۔ جس سے صاف طور پر شان جلال ظاہر ہے اور اشداء علی الکفار جو اصحاب محمد کی شان میں ہے، تو یہ واضح طور پر بتا رہی ہے کہ وہ قتل یقتل کا باب گردانتے کو اتری ہے۔ پس میں اپنی احمدی شان جمال و رحم سے آیت مذکور بالا کی تلافی کرنے آیا ہوں کیونکہ دنیا میں کوئی دین قتل اور سفک اور جبر و اکراہ سے نہیں پھیلا

ذرا غور تو کرو جب انسانوں کا یک قلم صفایا ہی کر دیا جائے تو کسی نبی اور رسول پر ایمان لانے والا کون باقی رہے گا۔ پس رسول عرب سے بڑی بھاری غلطی یہی ہوئی ہے جس کی اصلاح کے لئے میرا نزول ہوا۔ اگر رسول عرب میں جمال اور رحم کی شان ہوتی تو آج کے روز تمام یورپ مسلمان نظر آتا۔ میں اس لئے یورپ میں اپنی تصویریں بھیج رہا ہوں تاکہ یورپ والے میری شان جمالی و رحیمی کا نظارہ کریں اور اپنے مردہ خدا (عیسی مسیح) کو چھوڑ کر زندہ مسیح اور امام الزمان پر ایمان لائیں۔ اور چونکہ میری رسالت عام ہے، لہذا ایشیا اور افریقہ میں بھی اپنی تصویریں بھجوا رہا ہوں تاکہ یہاں کے لوگوں کو بھی معلوم ہو کہ میں کس آن بان اور کس ٹھسّے اور شان کا نبی ہوں۔ ایک مرتبہ لوگ میری جھلک دیکھ لیں، پھر تو ممکن نہیں کہ میرے دلدادہ اور فریفتہ نہ ہو جائیں خواہ وہ کسی ملت اور مذہب و سوسائٹی کے ممبر ہوں۔

تصوب عند رؤیة خدّها
آراء من عكفوا على النيران

یعنی میں ایسا معشوق ہوں کہ جب میرے بھبھو کا سرخ رخسارے دیکھے جاتے ہیں تو ان لوگوں کی عقلیں صواب معلوم ہوتی ہیں جو خلوت میں بیٹھ کر آگ کی پرستش کرتے ہیں۔

حق یہ ہے کہ رسول عربی کی شان جلال نے مذہب اسلام کو رسوا او دنیا کی آنکھوں میں ذلیل کر دیا اور اسلام کو سب کی نظروں میں کھٹکنا ہوّا بنا دیا۔ اور بالفرض اس زمانہ کے وحشیوں کے لئے جلال وقتال کی ضرورت تھی بھی، مگر اب جہاد کی پالیسی کالعدم ہو گئی ہے، زمانہ مہذب بن گیا ہے۔ زمانہ میں جہالت اور وحشت اور بدامنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تعصب کی تاریکی تھی۔ موجود زمانہ میں امن اور آزادی کے لمپ گھر گھر روشن ہو رہے ہیں۔ پس احمدی جمالی شان دکھانے کی ضرورت ہے نہ کہ محمدی جلالی تازیانہ دکھانے کی۔

مسلمانوں کی عقل تو الولے اڑے ہیں، وہ میری حکمت عملیوں کو بالکل نہیں سمجھتے۔ چونکہ اسلام میں جہاد ہے اس لئے مجھے خوف تھا کہ چند روز میں نہ صرف اسلام بلکہ تمام اہل اسلام دنیا سے یوں ناپید ہو جائیں گے جیسے ہاتھی کے سر سے سینگ اور گدھے کی کمر سے زین۔ پس میں نے اسلام سے جہاد کو حرف غلط کی طرح مٹایا اور جو قومیں مسلمانوں کو جہاد کے اتباع کے باعث نگل جانا چاہتی تھیں ان کا غصہ ٹھنڈا کیا، اور اسلام کو جو پھارنے والا بھیڑیا تھا بھیڑ بنا دیا، بلکہ دودھ دینے والی گائے۔

اگر مسلمانوں کے سروں میں احسان فراموشی کا بھیجا نہ ہوتا، تو مجھ پر ایمان تو بھاڑ میں گیا کم ازکم میرے شکر کا گٹھا تو کاندھے پر رکھتے۔ انہوں نے تو ہر طرح جوا ہی پھینک دیا اور لمبے لمبے سینگوں سے میرا پیٹ پھاڑنے پر تل گئے جو زعفرانی حلوے اور روغن بادام کے دم کئے ہوئے پلاؤ سے ریل گاڑی کے بورے کی طرح پھولا ہوا ہے۔ وائے بے دردی اور ہائے ناحق شناسی۔

میں کہہ چکا ہوں کہ تم کو قرآن کا سیاق وسباق سمجھنے کا بھی شعور نہیں یأ تی من بعدی اسمہ ا حمد میں یاتی صیغہ مستقبل ہے۔ اگر اس کے بعد فأ تیت ہوتا (یعنی جب تو آیا) تو ضرور محمد صاحب مراد ہوتے۔ چونکہ ایسا نہیں ہے پس میں ہی مراد ہوں کیونکہ میں عیسی اور محمد کے بعد زمانہ مستقبل میں آیا ہوں۔

اس کے بعد کی آیت فلمّا جا ء ھم بالبینات قا لوا ھذاسحر مبین کو لو، لما حرف شرط ہے جو ماضی کو مستقبل بنا تا ہے۔ تو یہ معنی ہوئے کہ

جب آئے گا مرزا غلام احمد اپنی بینات (پھڑکتی ہوئی موت کی پیشین گوئیاں لے کر)
تو منکرین کفار کہیں گے کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔

دیکھ لو! یہ سب باتیں مجھ پر صادق آرہی ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی رمال ہے۔ کوئی کہتا ہے نجومی ہے۔ کوئی کہتا ہے مداری ہے۔ کوئی کہتا ہے شعبدہ باز مسمریزم والا ہے۔ کیا اب بھی میرے نبی کامل اور مسیح الزمان ہونے میں کچھ شک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باقی ہے۔ میں نے اپنے کو تمہاری حالت کے آئینے میں ہو بہو اور عین مین دکھا دیا ہے تمہاری آنکھیں بیل کے دیدے ہوں تو میرا کیا قصور۔

دیکھو میں تمہیں ایک اور نکتہ سمجھاتا ہوں اور نکتہ بھی ایسا لمڈ ھیک کہ اگر ہندوستان کے تمام گرانڈیل علماء اور ریشائل مشائخ ایک دوسرے کے پشتیبان بن کر اپنی بودی اور لچر عقل سمجھ کا زور لگائیں تو ایسے نکتے کے انڈے بچوں کی جھول ہرگز نہیں نکال سکتے، خواہ کیسی ہی ٹکڑوں کوں کریں۔ عیسی مسیح نے بنی اسرائیل سے مخاطب ہو کر کیوں کہا کہ میرے بعد احمد آئے گا۔

اول تو میں لکھ چکا ہوں کہ آیت میں محمد کا لفظ نہیں بلکہ احمد کا لفظ ہے اور وہ میں ہوں۔

دوم محمد صاحب نے عیسی معہود ہونے کا دعوی نہیں کیا اور میں نے کیا۔ ایک تو میں احمد ہوں دوم عیسی معہود۔

اب بھی اگر تم مجھے سچا نہ جانو تو میں یہی کہوں گا کہ تمہارے سر میں گدھے کا دماغ ہے۔ پھر تمہاری عقل کہاں گھن چکر ہوگئی ہے کہ تم تورات دن محمد محمد کا وظیفہ رٹتے ہو اور خود محمد میرے نام لیوا تھے اور کہتے تھے کہ میرے بعد عیسی آئے گا، مہدی آئے گا جو ایسا اور ویسا ہوگا۔ وہ سب علامات اور آیات بینات مجھ میں موجود ہیں۔ میرا چہرہ دیکھو، مہرہ دیکھو، بشرہ دیکھو، خوارق عادات دیکھو، ظلیت و بروزیت دیکھو، میرا من و سلوا عفرانی حلوہ دیکھو، میری سقنقور اور ریگ ماہی ملی ہوئی معجونیں دیکھو جو قوت باہ کی نانیاں اور دادیاں ہیں، میرا منارہ آسمانی باپ کا ٹھاکر دوارہ دیکھو، قادیان آکر چین چان چہل پہل اور میرے چیلوں کی کود پھاند دیکھو، دیکھنے کو تو سبھی کچھ ہے مگر تم کو خدا نے آنکھیں بھی دی ہوں۔ غالب دہلوی کہتا ہے:

از ذرہ تا بمہر دل و دل ہے آئینہ
طوطی کو شش جہت سے مقابل ہے آئینہ

عیسی مسیح نے بھی یہی کہا کہ احمد آئے گا اور خود محمد صاحب نے بھی یہی کہا کہ مسیح موعود آئے گا۔ تعجب ہے کہ تم دونوں کو نبی برحق مانتے ہو مگر ان کا کہنا نہیں مانتے۔ اگر مجھ پر تمہارا ایمان نہیں تو عیسی اور محمد ﷺ پر بھی نہیں۔ اب تمہارا ٹھکانہ دوزخ کے سوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظر نہیں آتا۔ مگر تم اپنے ہاتھوں دوزخ جا رہے ہو۔ میں تو تم پر ویسا ہی مہربان ہوں جیسا آسمان باپ مجھ پر۔ میں آسمان باپ کا لیپا لک ہوں اور تم میرے لیپا لک۔ پس تم آسمانی باپ کے پوتے ہوئے۔ بھلا میں تمہارا بدخواہ کیونکر ہو سکتا ہوں۔ اور یہ جو میں کبھی کبھی تمہیں صلوات ومغلظات سنا تا ہوں، اول تو میں نے اب ان کا بھی ڈربا پھونک دیا ہے اور کبھی کبھی کوئی گالی میری زبان سے نکل جاتی ہے تو وہ درحقیقت گالی نہیں سہالی ہوتی ہے جو دل سوزی کی حالت میں میرے دل سے طبعاً نکل پڑتی ہے۔ کیا ماں باپ بچوں کو بسا اوقات گالیاں اور کو سنے نہیں دیتے لیکن کیا وہ ان کے دشمن ہوتے ہیں۔

رہے میرے بعض چیلے چاپڑ جو تم کو اکثر ماں بہن کی دینے لگتے ہیں، اول تو وہ سخت منہ پھٹ بدزبان ناخلف ابن الفضول بڑے نامعقول اول جھلول جھلنگے کی چول گدھے کی جھول ہیں وہ میرا اتباع نہیں کرتے۔ دوم کبھی کبھی وہ جزاء سیئة سیئة پر بھی عمل کر بیٹھتے ہیں۔

اگرچہ میں اس کو برا سمجھتا ہوں مگر تم کو برا نہ ماننا چاہیے کیونکہ یہ تمہارے ہی قرآن کا حکم ہے۔ پس نبیوں میں جو حکم و وقار کی صفت ہونی چاہیے وہ سب مجھ میں موجود ہیں۔

حماقت تو دیکھو کہتے ہیں کہ عیسی مسیح آسمان پر براج رہے ہیں۔ بھلا یہ بات عقل میں آسکتی ہے کہ ان کے واسطے آسمان میں باورچی خانہ بنا ہے۔ ان کی اماں جان حضرت مریم ماماں پکتیاں پکاتی اور اپنے فرزند کو کھلاتی ہے۔ پھر کوئی پائخانہ بھی رفع حاجت کے لئے آسمان میں ضرور ہوگا، ورنہ غیر ممکن ہے کہ کوئی شخص انیس سو برس تک زندہ رہے اور دانہ تک اڑ کے اس کے منہ میں نہ جائے۔ حالانکہ خود آسمان ہی کا وجود نہیں یہ تو محض انتہائے نظر ہے۔ یہ باتیں بالکل خلاف نیچر اور آسمانی باپ کے آئین و قوانین کے سراسر خلاف ہیں۔

ایسا ہی تمہارا لغو اور بے سروپا عقیدہ ملائکہ کی نسبت ہے کہ وہ آسمانوں پر اس طرح پٹے پڑے ہیں جیسے انگریزی فوجوں کا ٹڈی دل پچھلے دنوں ٹرنسوال میں پٹا پڑا تھا۔ حالانکہ مراد ستارے اور ان کی قوتیں ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسی مسیح مر گیا گل گیا کشمیر میں اس کی قبر موجود ہے مگر تم کہتے ہو کہ فلک چہارم پر بیٹھا ہوا فرشتوں سے کانا پھوسی کر رہا ہے۔ بھلا تم میں اور بے وقوف عیسائیوں میں کیا فرق رہا۔ وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ بیٹا (یسوع مسیح) خدا (باپ) کے داہنے ہاتھ بیٹھا ہے عیسی مسیح کا تو میرے سامنے نام بھی نہ لو۔ میرے تن بدن میں مرچیں بھر جاتی ہیں تتیّے چھوٹ جاتے ہیں اور پتنگے لگ جاتے ہیں، مجھے ایک ایک عیسائی سور کی شکل نظر آتا ہے۔ اگرچہ میری صفت بلکہ میرا تمغہ کسر صلیب اور قتل خنازیر ہے مگر چونکہ نہ فقط میں بلکہ آسمانی باپ بھی برٹش جیسی جبار وقہار گورنمنٹ کے جبروت سے دونوں بید کی طرح لرزتے ہیں لہذا خون کے سے گھونٹ پی کر رہ جاتا ہوں، ورنہ تمام عیسائیوں کا جو کچھ حشر ہوتا دنیا دیکھتی۔ اور اب تو مسلمان اور عیسائی دونوں ہی میری نبوت اور مسیحیت اور مہدویت کے یکساں منکر ہیں، لہذا میں دونوں کو سگان زرد برادران شغال سمجھتا ہوں کیونکہ دونوں عیسی کو برحق مانتے ہیں۔ دونوں ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ ذرا دیکھتے جاؤ کیا ہوتا ہے۔ کبھی کے دن بڑے کبھی کی راتیں۔ ابھی میرے پنجے دنیا کی زمین پر اچھی طرح نہیں گڑے۔ ہاں میری امت اور اولاد دن دونی رات چوگنی کسی حریص کی توند کی طرح بڑھ رہی ہے اور پھل پھول رہی ہے، انڈے بچے دے رہی ہے۔ مجھے امید ہے کہ چند روز میں اپنا کرشمہ دکھا سکوں گا اور اپنا اور آسمانی باپ کا عندیہ پورا کر سکوں گا۔ سردست تو میرے ہاتھ بندھے ہیں، مشکیں کسی ہیں، پاؤں کاٹھ میں ٹھکے ہیں، نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن۔

تمہارا یہ عقیدہ بھی کتنا خام ہے کہ پیغمبر عرب کو ان معنی میں خاتم النبیین سمجھتے ہو کہ ان پر نبوت ختم ہو گئی۔ بھلا نبوت بھی ایسی شئے ہے جو افراد انسانی میں سے کسی فرد پر ختم ہو جائے۔ پیغمبر عرب میں کیا ترجیح تھی کہ برخلاف ایک لاکھ کئی ہزار انبیاء کے انہیں پر نبوت ختم ہوئی۔ کتاب تقویۃ الایمان میں غیر مقلدوں اور وہابیوں کے پیر و مرشد مولوی اسماعیل صاحب لکھ گئے ہیں کہ اگر خدا چاہے تو آنحضرت ﷺ جیسے لاکھوں نبی پیدا کر دے۔ یہ پیغمبر عرب پر خلاف لاز آف نیچر بڑا بھاری طوفان اور بہتان ہے کہ خدا تعالی ان جیسا پیدا نہیں کر سکتا۔ اور اس سے خدا کا عجز بھی لازم آتا ہے۔ تم نہ قرآن کے معنی سمجھتے ہو، نہ پیغمبر کے اقوال کے۔ خود پیغمبر صاحب فرما گئے ہیں لا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخیروا فی انبیاء اللہ جب یہ صورت ہے، تو ان پر نبوت کیونکر ختم ہوئی۔ اس صورت میں تو وہ تمام انبیاء سے افضل ٹھہرتے ہیں۔ اور یہ قول حدیث مندرجہ بالا پر نظر کر کے بالکل ما لا یرضی بہ القائل ہے اور قرآن کے بھی خلاف ہے جس میں لا نفرق بین احد من رسلہ وارد ہے۔ پس نبی نبی سب ایک ہیں۔ میں ہوں یا دوسرے انبیاء ہوں۔ اور اگر ختم نبوت میں ایسا ہی سرخاب کا پر ہے تو مجھ سے بڑھ کر کوئی اس کا مستحق نہیں کیونکہ میں سب انبیاء کے بعد اور پیغمبر عرب سے بھی تیرہ سو برس کے بعد نازل ہوا ہوں۔ مگر تم یہ بات خوب یاد رکھو کہ سب سے اخیر میں ہونا یا یوں کہو کہ خاتم الانبیاء بن کر سب سے پھسڈی رہ جانا فضیلت اور بزرگی میں داخل نہیں بلکہ سب سے اول ہونا باعث شرف ہے۔ اگر اولویت اور اخرویت میں ترجیح کی کوئی پچر ٹھکی ہوتی تو تمام انبیاء پر باوا آدم کو فضیلت ہوتی نہ کہ کسی پس ماندہ اور پھسڈی نبی کو۔

بات یہ ہے کہ تم خاتم النبیین کے معنی ہی نہیں سمجھے خاتم بمعنی مہر ہے اور مہر کسی شخص کی علامت ہوتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ پیغمبر عرب میں بھی وہی نبوت کی علامت اور صفت موجود تھی جو انبیاء سابقین میں تھی، نہ کہ یہ معنی کہ ان کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔

بالفرض پیغمبر عرب خاتم ہی سہی مگر وہ انبیاء کی کاتم ہیں نہ کہ رسولوں کے میں تو رسول ہوں نہ کہ نبی اور پیغمبر عرب نے بھی لا نبی بعدی فرمایا ہے نہ کہ لا رسول بعدی اور چونکہ رسالت میں نبوت بھی داخل ہے نہ کہ علی العکس تو یہ بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹ پڑا کہ میں (یعنی مرزا قادیانی) رسول بھی ہو گیا اور نبی بھی۔ مجھے حاملہ رسالت ملی جس کے پیٹ سے نبوت کا بچہ کھٹ سے نکل پڑا مولی دے اور بندہ لے۔ چھپر پھاڑ کر ملنا اسی کو کہتے ہیں۔

سنو سنو! پیغمبر عرب نے فرمایا ہے کہ قرب قیامت میں عیسی اور مہدی پیدا ہوں گے اب قرب قیامت ہے میں عیسی موعود ہوں اور مہدی مسعود بھی اور میرے بعد قیامت ہوگی اور دنیا کے خاتمہ کے ساتھ نبوت کا بھی خاتمہ ہو جائے گا اب تمہیں انصاف سے کہو کہ نبوت مجھ پر ختم ہوئی یا کسی اور پر۔

اور حماقت سنو! تم کہتے ہو کہ مہدی آخر الزمان آئے گا اور وہ نبی ہوگا بھلا یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو بتاؤ کہ وہ نئی شریعت کا پوٹلا بغل میں دبا کر آئے گا یا اسی پورانی کرم خوردہ دقیانوسی اسلامی شریعت کی بٹیا یا پک ڈنڈی پر چلے گا اگر نئی شریعت کا گٹھا سر پر رکھ کر آئے گا تو پیغمبر عرب کی ختم نبوت غارت غول ہوئی اور اسی پورانی شریعت پر چلے گا تو سلمنا۔ اور میں یہ بیان کر چکا ہوں کہ نبوت ختم نہیں ہوئی اسی اسلام میں قیامت تک بے شمار نبی پیدا ہوتے رہے ہیں اور ہوں گے۔ بس میں بھی نبی ہوں نبی کیا معنی وہی مہدی ہوں تمام اولیاء مثلاً پیران پیر اور بایزید بسطامی اور جنید بغدادی وغیرھم درحقیقت نبی تھے تم یہ کہو گے کہ انہوں نے نبوت کا دعوی کیوں نہیں کیا میں کہونگا کہ یہ ان کا کسر نفس تھا دوم ممکن ہے کہ ان پر اظہار نبوت کا الہام نہ ہوا ہو مگر میں مجبور ہوں مجھ پر الہام ہو چکا ہے کہ تو مثیل المسیح ہے مہدی موعود ہے رسول ہے اگر میں ڈنکے کی چوٹ، نہ کہ قادیان کی اوٹ، ایسا اظہار نہ کرتا تو آسمانی ہائی کورٹ میں دہرا جاتا اور یسوع مسیح تو چند ساعت دوزخ میں رہا مجھے ہمیشہ رہنا پڑتا تمہارا کیا ہے تم نے تو ہنڈا سا منہ کھول دیا مصیبت تو میری ننھی سی جان پر پڑتی۔

سنو سنو! غیر ممکن ہے کہ ایک نبی یا رسول ساری خدائی کیلئے ہو اور وہ بھی قیامت تک زمانہ طرح طرح کے رنگ بدلتا رہتا ہے ہر خطہ اور ہر زمین کی آب وہوا پھول پھل اناج ترکاری اور خود انسانوں کی طبائع جدی جدی ہیں پس ساری خدائی کو ایک شخص کا تابع کر دینا بڑا بھاری ظلم اور خلاف نیچر ہے پھر تمام انبیاء مر گئے گل گئے تم ان نہیں کی لکیر کے فقیر ہوا گر وہ نبی تھے بھی تو اس زمانہ کے جس میں وہ مبعوث ہوئے جو وحشت و جاہلیت زمانہ تھا اب تو تہذیب کا زمانہ ہے مردوں کے آگے گردن خم کرنے کے دن لد گئے۔ نہ خلیل خان رہے نہ فاختہ۔ پس مردوں کا پیچھا چھوڑو۔ میں زندہ نبی زندہ مسیح زندہ مہدی ہوں، مجھ سے بیعت کرو اور گلے میں ڈھول ڈال کر میری رسالت ومہدویت کی ڈونڈی پیٹو کہ

ملک آسمانی باپ کا

اور حکم امام الزمان، مہدی دوران، مسیح زمین وآسمان، اور منزل فی قادیان حضرت اقدس مرزا غلام احمد قدس اللہ سرہ العزیز کا۔

سنو سنو! نبی ہو یا غیر نبی سب انسان ہیں اور انسانی طاقت محدود ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برخلاف اس کے زمانہ متسلسل الی غیر النہایۃ سیّال ہے جو دنیا کی ساری چیزوں کا ظرف ہے بھلا کیونکر ممکن ہے کہ ایک ناتواں ضعیف البنیان ہستی غیر محدود اور غیر متناہی امور کی اصلاح کا ٹھیکہ لے سکے جب کہ وہ خود فانی ہے۔

مسلمانوں میں وہابیوں کا ایک گروہ ہے جو پیروں کے ماننے اور ان کو نذر نیاز چڑھانے کا سخت مخالف ہے مگر مردہ انبیاء کو وہ بھی مانتا ہے بلکہ بعض کا کلمہ پڑھتا ہے بھلا غور کرنے کی بات ہے کہ مردے مردے سب یکساں ہیں ولی ہوں یا نبی، غوث ہو یا قطب۔ وہابیوں کی بھی وہی مثال ہے کہ گڑ کھائیں اور گلگلوں سے پرہیز

میں بھی یہی کہتا ہوں کہ تم زندہ نبی کو مانو میں زندہ ہوں اول تو میں مروں گا نہیں۔ اور مروں گا بھی تو قیامت آئے گی جب کہ نبوت و رسالت کا کھڑاگ ہی کافور ہو جائے گا۔ اور اگر میں ابھی ابھی دس پانچ برس میں ٹیں ہو گیا تو کون ایسا تیسا کہتا ہے کہ تم مجھے زندہ سمجھو اور میرے مردہ کی پرستش کرو۔ ہاں میں اپنا قائم مقام اور اپنی بڑی یادگار منارۃ المسیح چھوڑے جاتا ہوں اور اس کی حفاظت تمہارا فرض ہے جیسے صلیب کی حفاظت عیسائیوں کا فرض ہے اس کے سوا میری نسبت کوئی کیسی ہی بے پر کی اوڑائے مگر تم اپنے پروں پر پانی نہ پڑنے دیتا۔

سنو سنو! اے ناعاقبت اندیش، تعصب کیش، نشتر حسد سے سینہ ریش، بدتر از گاؤ میش، درخور لعنت بیش بیش، بے خبر از یگانہ و خویش، مسلمانو! میں کب کہتا ہوں کہ تم میرے چھوٹے بھائیوں دوسرے انبیاء خصوصاً اپنے پیغمبر عرب کو چھوڑ دو۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ جس طرح پیغمبر عرب نے ایک بڑی پولٹکل حکمت عملی سے تمام انبیاء کو مانا اسی طرح تم بھی باستثناء مسیح سب کو مانو۔ کیونکہ مسیح کو نبی کہنا تو درکنار وہ تو انسانیت سے بھی گرا ہوا تھا۔ اس کے خوارق ایسے تھے کہ ایک عام آدمی بھی ان سے نفرت کرے گا۔ اگر تمہیں میری بات کا یقین نہ ہو، تو یہودیوں سے عیسی مسیح کا کیریکٹر پوچھ لو۔ باقی سب انبیاء مہذب انسان تھے مگر اب ان کے ماننے کا زمانہ نہیں رہا۔ اب تو کسی انسان کا نبی بننا نہایت مشکل ہے کیونکہ دنیا پر سائنس اور فلسفے کا قبضہ ہے۔ یورپ والے بڑے کائیاں ہیں۔ انہوں نے دنیا کو عقل مند بنا دیا ہے۔ اور جن لوگوں میں کچھ وحشت و جہالت باقی ہے ان کو بھی مہذب اور عقل مند بنا کر چھوڑیں گے۔ اعجوبہ پرستی زندہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درگور ہورہی ہے۔صداقت اور صفائی پھیل رہی ہے۔پس میں نے زمانہ کا رنگ دیکھ کر اصلاح کا بیڑا اٹھایا ہے اور دوسرے انبیاء کی طرح اپنے کو مبعوث من اللہ قرار دیا ہے کیونکہ جب تک کوئی انسان اپنے کو خدا کا بھیجا ہوا صاحب الوحی والالہام نہیں بتاتا اور طرح طرح کی پالیسیوں سے ٹھونک نہیں رکھتا، وحوش سیرت انسان اس کو نبی اور رسول تسلیم نہیں کرتے۔

کسی نے کہا میں مردوں (اموات) کو زندہ، گونگوں کو شنوا، کوڑھیوں کو تندرست، اندھوں کو سوانکھا، کرتا ہوں۔کسی نے کہا میں اپنی لاٹھی کو اژدہا بناتا ہوں اور لاٹھی مار کر پتھروں سے چشمے نکالتا ہوں وغیرہ۔پس اے احمق کی بیٹ کھانے والے سادہ لوحو! اب ایسے بوستان خیال اور حمام گرد باد کے فسانوں کے باور کرنے کے دن گئے۔اگر لاز آف نیچر Laws of Nature یا سنۃ اللہ معجزات پر جاری ہوتی تو وہ ہمیشہ ظہور میں آیا کرتے۔کیا وجہ ہے کہ ہزاروں برس گذر گئے مگر کسی نے ویسے معجزات نہ دکھائے۔کیا فطرت یا نیچر بالکل عقیمہ ہوگئی کہ ہزاروں برس پیشتر تو اس نے معجزات کے اس قدر بچے کھٹا کھٹ جنے اور اب توالد وتناسل کے دروازے پر قفل لگ گیا۔اگر تم میں کچھ بھی عقل ہے تو یہ نکتہ سمجھو گے کہ دوسرے انبیاء اور رسل کے عہد میں دنیا کس قدر اندھی اور وحشت وجہالت کے عمیق گڑھے میں گڑی ہوئی تھی کہ مذکورہ بالا لغویات (معجزات) پر ایمان لائی تھی جن کو انسانی عقل ہرگز باور نہیں کرتی۔یہی وجہ ہے کہ یورپ کے فیلسوف اسلام پر مضحکے اڑا رہے ہیں کہ اسلام جس شئے سے عبارت ہے وہ مداریوں کے پھنک ایک اور پھنک دو کا تماشا ہے۔

سنو سنو! میں اگر چاہوں تو اپنے ہتھ پھیر اور داؤں گھات سے ویسے ہی بلکہ ان سے بڑھ کر ہزاروں معجزے دکھا سکتا ہوں۔مگر میں دنیا کے منہ پر اندھیری ڈالنا اور ان کو تاریکی میں رکھنا نہیں چاہتا۔میں تو تم کو صداقت اور صفائی کی روشنی میں لانا چاہتا ہوں۔

تم کو اپنے قرآن کے معجز ہونے پر بڑا گھمنڈ ہے۔اور تم تیرہ سو برس سے لے کر اب تک یہی کہے جاتے ہو کہ قرآن اپنی فصاحت وبلاغت میں دنیا کا عاجز کر دینے والا ہے۔مجھ کو تمہارے اس دعوی پر اس قدر ہنسی آتی ہے کہ دیوار قہقہہ بن جاتا ہوں۔بیسیوں کتابیں نظمیں اور قصائد ایسے موجود ہیں جن کا جواب آج تک نہیں ہوسکا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نہ ہو سکتا ہے، کیا وہ سب معجز ہیں ۔تم کو معلوم ہے کہ میں نے سورہ الحمد کی تفسیر (اعجاز المسیح) لکھی ہے کیا کوئی ویسی تفسیر بالمقابل لکھ سکتا ہے۔تمہارے علماء اور پیر جی اور شاہ جی اسکے سوا کچھ نہ کر سکے اور نہ کر سکتے ہیں کہ میری کتاب پر صلات کی غلطی کا طوفان بہتان دھریں کہ فی کی جگہ من ،اور من کی جگہ فی ،اور علی کی جگہ الی ،اور الی کی جگہ علی ہے ۔ پس یہ وہی مثال ہے کہ کھسیانی بلی کھمبا نوچے ۔مگر کسی آج تک یہ بھی نہ ہو سکا کہ میری کتاب کے جواب میں دو چار صحیح سطریں ہی لکھ سکے چہ جائیکہ ایسی ضخیم اور جسیم کتاب اگر تم کو کچھ بھی حیا ہے تو میری اعجاز المسیح پر ویسا ہی ایمان لاؤ گے جیسا قرآن پر، ورنہ اس کی نظیر پیدا کر کے دکھاؤ گے

اے نامردو! بھلا تم سے بجز اس غل غپاڑا مچانے کے میری سی سالہ بعثت ورسالت میں اور کیا ہو سکا ہے کہ مرزا قادیانی ایسا ہے اور مرزا قادیانی ویسا ہے، مگر تم خوب یادرکھو کہ ریت کی آڑ باندھنے سے سمندر کا سیلاب رک نہیں سکتا۔ میری امامت، میری مہدویت، میری مسیحیت ،میری بروزی نبوت، میری ظلی رسالت کو ۶ کروڑ حیز اور نامرد مسلمان ہرگز نہیں روک سکتے ۔جب میں نے براہین احمدیہ لکھی تھی اور مجھ پر الہام اوروحی کی ٹپکا ٹپکی ہونے لگی تھی تو کتنے آدمی میرے صحابی تھے۔صرف دو۔اب میری جماعت تقریباً ایک لاکھ ہے اور برابر انڈے بچے دے رہی ہے۔ اگر مجھ میں صداقت اور حقانیت کا کرشمہ نہ ہوتا تو اس قدر رجوعات ہرگز نہ ہوتی۔

سنو سنو! جب میں مجدد اور رفارمر ہوں تو عرب کے لٹریچر کا بھی مصلح ہوں۔ میں کسی کا مقلد نہیں۔ اگر میں علی کی جگہ الی لکھوں تو کس کی طاقت ہے کہ چون و چرا کر سکے۔ اگر لغت میں بھی ایسی ہی اندھی تقلید ہوتی جیسی تمہارے دین میں ہے، تو لٹریچر کبھی ترقی نہ کرتا۔ نئے الفاظ نئے محاورات نئے صلات نئی ترکیبیں پیدا کرنا رفارمر کا کام ہے نہ کہ گلے میں تقلید کا پٹا ڈال کر عالم و فاضل بننے والوں اور اپنا حوصلہ پست کرنے والوں کا۔

سنو سنو! جب تم زبان عرب اور اس کے محاورات کے لئے قرآن کو مستند مانتے ہو، تو میرے کلام کو جو مثل قرآن الہام اور وحی ہے اور باوصف اس کے کہ میں پنجابی ہوں پھر بھی مجھ پر زبان عرب ہی میں الہام ہوتا ہے کیوں مستند نہیں مانتے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیغمبر عرب پر اگر زبان عرب میں فصیح و بلیغ الہام ہوا تو یہ ان کی مادری زبان تھی معجزے میں داخل نہیں۔ مجھ پر باوصف پنجابی اور دراصل چینی نژاد ہونے کے ایک اجنبی زبان (عرب) میں الہام کا ہونا ایسا اچھوتا معجزہ ہے جس کا انکار وہی شخص کر سکتا ہے جو کاٹھ کا الو ہو۔ پیغمبر عرب کو تم امی کہتے ہو۔ اگر وہ درحقیقت امی تھا، تاہم زبان عرب اس کی مادری زبان تھی خود ہمارے ہندوستان میں بہت سے شعراء اور صاحب ملفوظات جن کو تم اولیاء اللہ کہتے ہو بالکل امی تھے تاہم وہ فصیح و بلیغ نظم و نثر لکھ سکتے تھے پس یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ بڑی بات یہ ہے کہ میں پنجابی نژاد ہو کر فصیح و بلیغ زبان عرب کا صاحب الہام ہوں جو ایک اجنبی زبان ہے اور میری مادری زبان نہیں۔ پس میرا مرتبہ عرب کے امی نبی سے بہت بڑھا ہوا ہے۔ دیکھ لو میں اپنی کتاب اعجاز المسیح سے نہ صرف ہندوستان بلکہ مصر اور ترکی کے عربی انشا پردازوں اور علماء اور فضلاء کو مبہوت کر دیا۔ مصر کے عربی اخبار المنار کو بھی شامت نے ویسا ہی دھکا دیا جیسا کہ علماء ہند کو کہ اس نے بھی صلاۃ ہی کی غلطیں نکالیں، مگر میری ایک ہی ڈانٹ نے اس کی سراویل میں چھل چھل لگا دی اور خطا ہو گیا اور منہ میں گھنگھنیاں بھر کر گونگے کا گڑ کھا گیا۔ اگر تم میں کچھ سکت اور دم درود ہے تو اڈیٹر المنار کی پشتیبانی کرو اور اس کو میدان میں لاؤ۔

پھر مجھ میں ترجیح اور تفضیل کا دوسرا مسالا یہ ہے کہ میں علاوہ زبان عرب کے اردو پنجابی فارسی بھاشا انگریزی پر بھی قادر ہوں، اور وہ بھی ہندوستان جیسے وسیع ملک میں جو چار دانگ عالم کے لقب سے ملقب ہے۔ پیغمبر عرب کی ولادت صرف عرب کے چھوٹے سے جزیرہ نما میں ہوئی اور لے دے کر صرف ایک زبان عرب کے سوا دوسری زبانوں سے ان کو مطلق مس نہ ہوا۔ میں ہفت زبان کارفرما ہوں اور مجھ پر ہر زبان میں الہام ہوتا ہے۔ اب تمہیں پھوٹے دیدوں پر شعور و ادراک کی عینک لگا کر دیکھو کہ میں تمام انبیاء میں ممتاز ہوں یا کوئی اور۔ اور آسمانی باپ نے اپنے سارے بیٹوں کو عاق اور محروم الارث کر کے مجھے خلف اور کلونٹا اور لیپا لک بلکہ حقیقی فرزند بنایا ہے یا کسی اور کو۔

اپنے عقل کی پرانی پھٹی غلیظ گدڑی کے کفو گرو! ذرا تو سمجھو کہ میں کیا چیز ہوں۔ مجھ میں کیسا سرخاب بلکہ عنقا کا شہپر ہے۔ میری کیا شان ہے۔ مجھ میں کیا کرشمہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ بھلا تیرہ سو برس میں کسی دوسرے ایسے تیسے نے میرے سوا نبوت و رسالت میسحیت ومہدویت کا کیوں دعوی نہ کیا۔ آسمانی باپ کوتو ہرطرح کی طاقت تھی وہ جس کو چاہتا رسول اور نبی بنا دیتا۔ مگر میرے سوا دوسرے میں یہ صلاحیت وقابلیت ہی نہ تھی۔ اور اگر میں جھوٹا نبی ہوں تو ہر شخص جھوٹی نبوت کا دعوی کرسکتا ہے مگر کسی نے آج تک کیا بھی۔ اگر حوصلہ ہے تو نبی بن کر دیکھ لے۔ ایک لاکھ آدمیوں کی بڑی مہتم بالشان تعداد ہے۔ آسمانی باپ نے چاہا تو ایک دہائی بلکہ ڈہائی آدمی اسکے گر گے اور چیلے نہ بنیں گے:

ہمیں میدان ہمیں چوگان ہمیں گوئے

تم ہزار سر مارو۔ لوگوں کو میری جانب سے لاکھ بدظن کرو، مگر ایک سچا نبی کبھی جھوٹا نہیں بن سکتا۔ تمہارے ہی گروہ کے لوگ ٹوٹ ٹوٹ کر میری جماعت میں مل رہے ہیں اور یوں میری احمدی جماعت بڑھ رہی ہے اور تمہاری محمدی جماعت گھٹ رہی ہے۔ میں نے ابھی تک عیسائیوں، آریوں، سکھوں کی جانب زیادہ توجہ نہیں کی کیونکہ ان کو احمدی (مرزائی) بنانے کا ابھی مجھ پر الہام نہیں ہوا۔ اس میں آسمانی باپ کی کوئی مصلحت ضرور ہوگی جو بہت جلد تم پر ظاہر ہو جائے گی۔

اے قارون کے سگو! اے دقیانوس کے بیٹو اور پوتو! اے مادر زاد اندھو! خوب یاد رکھو کہ تم میرے مقابلے میں بالآخر تھک جاؤ گے۔ تمہارے حوصلے پست ہو جائیں گے۔ تمہاری اشتہار بازی، اخبار بازی، رسالہ بازی کا بہت جلد تڑکا ہو جائے گا۔ تم میری جماعت کو حسب فحوائے یدخلون فی دین اللہ افواجا روز بروز بڑھتے دیکھ کر آتش حسد میں جل کر فی النار ہو گے۔ وجہ یہ ہے کہ تم میں خود اتفاق نہیں۔ مقلد تم میں، غیر مقلد تم میں۔ پھر ان کی بھی مختلف شاخیں۔ غیر مقلدوں میں عرشی اور فرشی خود میرے ہمسایہ لاہور میں۔ مقلدوں میں حنفی شافعی مالکی حنبلی۔ پھر ان میں بھی چشتی قادری سہروردی شطاری صابری نظامی حکیمی جلالی جمالی وغیرہ۔ کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا، بھان متی نے کنبہ جوڑا۔ پھر ایک دوسرے کو کوئی لامذہب و بد مذہب کہتا ہے۔ کوئی مشرک و بدعتی کا خطاب دیتا ہے۔ جب خود تمہارے آپس میں پھوٹ ہے تو میری ایک آسمانی جماعت احمدیہ کے مقابلے میں جو جنود اللہ ہیں اور جنھوں نے ایک ہی رسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو مضبوط پکڑ رکھا ہے جو جان و مال سے ایک ہی امام الزمان کے سر پر قربان ہونے کو ہر وقت مستعد ہیں اور ایک بھائی دوسرے بھائی کا جاں نثار ہے، کیا تیر مار سکو گے۔

تم میرے نبی اور رسول بننے سے بہت قلابازیاں کھاتے ہو۔ نبی کے معنی خبر دینے والا، رسول کے معنی بھیجا ہوا ہے۔ اب لغوی معنی میں وضع ثانی (اصطلاح) کا پوّا لگانا کہ نبی وہ ہے جو صاحب معجزہ ہو دین اسلام کو منسخ کرنا ہے۔ پس میں نے اگر اپنے کو نبی اور رسول بنایا تو کیا گناہ کیا۔ اور ابھی کیا ہے جب آسمانی باپ ایک ایک احمدی (مرزائی) کو نبی اور رسول بنا کر میری امامت کی منادی کے لئے نہ صرف اقطار ہندوستان بلکہ ممالک یورپ وایشیا وافریقہ میں بھیجے گا تو تمہارے ہوش اور بھی گندلے ہوں گے

میں صرف لغت کو مانتا ہوں اصطلاح کو نہیں مانتا۔ میں اگر چاہوں تو ہزاروں اصطلاحیں گھڑ سکتا ہوں جو علماء اسلام کے خواب میں بھی نہ آئی ہوں گی۔

قرآن کے تمام مفسرین نے وہ جھک مارا ہے کہ کچھ نہ پوچھئے۔ اسلام پر جو یورپ کے فلاسفر اعتراضوں کی بوچھاڑ کر رہے ہیں، تو انہیں مفسرین کی بدولت۔ کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ۔ آپس میں سر پھٹوّل ہے، لپّا ڈگّی ہے۔ الغرض ان بے مغزوں کی رسائی قرآن کے مغز تک نہ ہوئی اور دنیا کا مغز چاٹ گئے۔ اسکے سوا اور کیا کہا جائے کہ یہ سب الو کا بھیجا کھا گئے تھے.. بایں ہمہ مفسر بننے کی شوراشوری تو دیکھو کہتے ہیں کہ بل رفعه الله اليه سے مراد یہ ہے کہ خدا نے عیسی کو زندہ اٹھالیا۔ یہ اپنے منہ پر تھپڑ مار رہے ہیں۔ خدا تعالی اگر اپنی جانب کسی کو زندہ اٹھاتا تو پیغمبر عرب کو اٹھاتا۔ وہ تو مر کر زمین کا پیوند ہوا اور عیسی مسیح زندہ رہے اور نہ صرف دنیا میں بلکہ فلک چہارم کی برجی کی کلسی پر۔ اگر خدا کو مسیح کا زندہ رکھنا مقصود تھا تو روئے زمین پر کیوں زندہ نہ رکھا۔ یہ قرآنی تفسیر ہے یا بکواس اور مالیخولیا اور آرائش محفل اور الف لیلی کی داستان۔ بس ان کور مغز مفسروں سے خدا ہی سمجھے اور تو کیا کہوں:

چوں ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

میں تو یہ کہتا ہوں کہ اس قسم کے خلاف عقل اور ان نیچرل ڈھکوسلے چھوڑو کیونکہ موجودہ زمانہ کی ہوا اسکا انکار کر رہی ہے اور یہ اسلام کے چمکتے ہوئے صاف و شفاف رخسارے پر ایک نہایت بدنما مسہ یا کلنک کا ٹیکا ہے تم اس کے عوض مجھے کافر اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملحد اور دائرہ اسلام سے خارج کر رہے ہو۔

یہ تمہاری کس درجہ کی حماقت اور جہالت ہے کہ مردوں کو زندہ بتاتے ہو۔ جب انسان مر گیا، گل گیا، چاروں عنصر اپنے اپنے طبقہ میں مل گئے، تو زندگی کیسی۔ تم روح کو زندہ بلکہ ازلی و ابدی بتاتے ہو۔ انسان کی زندگی اور موت بالکل ایسی ہے جیسے شمع میں تیل۔ یعنی جب تک تیل موجود ہے شمع جلتی ہے، جب تیل جل چکا شمع رخصت ہوئی۔.... ایک انجن زور شور سے چل رہا جب اسٹیم (قوت دخانی) کم ہوگئی چلنا موقوف۔ اس میں کون سی روح موجود تھی کہ آسمان میں جا کر طبقہ ارواح سے کھسر پھسر کرنے لگی۔ یہی حال انسان کا ہے کہ جب تک حرارت غریزی اس کے جسم میں رہتی ہے زندہ ہے جب حرارت بجھ گئی مر گیا۔

سنو سنو! میری امامت اور موعودیت کا انحصار بالکل عیسی کی ممات کے مسئلے پر معلق ہے۔ تم جہالت اور سفاہت سے کہتے ہو کہ وہ زندہ ہے۔ میں کہتا ہوں کہ بالکل محال ہے۔ تم تو اپنے اولیاء اللہ کو بھی زندہ اور حاضر و ناظر جانتے ہو اور یہ تمہارا ایک معمولی رسمی آبائی عقیدہ ہے۔ بفرض محال عیسی زندہ ہی سہی مگر اس میں جدت اور خوبی کیا نکلی اور نیچر میں تم نے کون سا تعجب ٹھونس دیا کہ تمہارے اولیاء بھی زندہ اور عیسی مسیح بھی زندہ۔ مگر عیسی کے مقابلے میں پیغمبر عرب مردہ۔ اس بڑ بھس پر یوں جی چاہتا ہے کہ سر پیٹ لوں دیکھو عرب کا ایک شاعر کہتا ہے

و لو کان فی الدنیا خلود لواحد
لکان رسول الله فیها مخلدا
بدنیا گر کسے پائندہ بودے
ابو القاسم محمد زندہ بودے

جب تم نے اسلام جیسے عظیم الشان مذہب کی بنیاد صرف مسیح کی حیات پر رکھ چھوڑی ہے تو ضرور ہے کہ میں بھی اپنی موعودیت و رسالت کا دار و مدار مسیح کی ممات پر رکھوں اور تمہیں ہر طرح ٹھونک دوں ضد ہے تو ضد ہی سہی۔ اور یہ عام مسئلہ ہے کہ

الا شیاء تعرف بالا ضداد

ایسی ضد کا بھی ٹھکانہ ہے کہ مذہب چھوڑ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہوا کافر تو وہ کافر مسلمان ہو گیا

کشمیر میں جا کر دیکھ لو عیسی کی قبر موجود ہے۔ اور کہو تو اپنے چیلوں کو بھیج کر اس کی ہڈیاں بھی اکھاڑ دوں اور پھر کشمیر کے کسی ڈل میں بہا دوں۔ جیسے لارڈ کچنر نے سوڈان کے مہدی کذاب تعایشی کی قبر بم کے گولوں سے اڑا دی اور ہڈیاں دریائے نیل میں بہادیں۔ میں تو عیسی کے نام ونشان سے بے زار ہوں۔ قابو چلے تو ہڈیاں کیسی اسکی گور کی خاک بھی بگولوں کے حوالے کر دوں کیونکہ مسلمان گور پرست ہیں اس کی گور کا بھی پیچھا نہیں چھوڑتے۔ بھلا تم میں اور عیسائیوں میں کیا فرق رہا۔ اگر وہ صلیب پرست، تثلیث پرست، تصویر پرست وغیرہ ہیں تو تم مسیح کے گور پرست ہو یا اس کی حیات پرست۔

میں ایک لا ثانی عالی شان نبی اور رسول اور مہدی اور امام آخر الزمان ہوں اور میں نے چمکتے ہوئے دلائل اور شوہد سے ڈنکے کی چوٹ اپنا دعوی ثابت کر دیا ہے اور دنیا کو سنوا دیا ہے، مگر تم صرف ایک مسئلہ حیات مسیح پر جو بالکل بے وجود ہے میرے سچے دعووں کا انکار کر رہے ہو۔ تم سے زیادہ اور کون ناحق پوش، دیگر تعصب کا سرپوش مبتلائے خواب خرگوش دین و دنیا فراموش ہوگا۔

عیسی کا مر جانا کچھ بڑی بات نہیں۔ جس طرح چیونٹیاں اور مچھر مر جاتے ہیں عیسی بھی مر گیا۔ تمام ذی حیات کے مرنے کا دور نیچر کا قانون اور نیچر کے بائیں ہاتھ کا معمولی کرتب ہے مگر چونکہ تم کو ضد اور تعصب نے اندھا کر دیا ہے پس میں بھی ہر طرح تم پر حجت قائم کر رہا ہوں اور ضد سے تنکے کو شہتیر اور رائی کو پہاڑ بنا رہا ہوں۔

تم حیات مسیح پر ایسی پا در ہوا اور لچر باتیں بناتے ہو کہ میں تو میں ایک گدھا بھی سن لے تو مارے غصے کے ڈھیچوں ڈھیچوں کرنے لگے اور اگاڑی پچھاڑی توڑا کر دم دبا کر کان جھڑ جھڑا کر کھونٹا اکھاڑ کر سیدھی پڑا دے کی راہ لے یہ جا اور وہ جا اور کمہار لگام ہاتھ میں لئے دور سے دوب دکھا تا ٹاپتا رہ جائے۔ لگے کہنے کہ مسیح ویسا ہی زندہ ہے جیسے شہداء زندہ ہیں چنانچہ قرآن میں ہے لاتحسبنّ الّذین قتلوا فی سبیل الله اموا تا بل احیاء و لکن لا تشعرو ن میں جبھی تو کہتا ہوں کہ تمہارے علماء مفسرین گھاس کھا گئے ہیں۔ اول تو قرآن میں احیاء کو عدم شعور یا عدم العلم سے منطوق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے۔ مطلب یہی ہوا نا کہ تم نہیں جانتے کہ شہداء کیونکر اور کس طرح زندہ ہیں ان کی حیات کیسی ہے پس یہ ایک چیستان یا لاحل معمہ ہوا اور شریعت سے تفصیل ثابت نہیں اور یہ قاعدہ ہے کہ اجمال واجب العمل نہیں۔ پس جب تم کو اصل حیات ہی کا علم نہیں تو شہداء کی حیات سے مسیح کی حیات کا منطبق کرنا یعنی چہ

دوم مسیح کو شہداء سے تشبیہ دینا استغفر الله نعو ذ با لله لا حول و لا قوۃ الا باالله ۔ کجا شہداء کجا مسیح میں تم کو اپنی کتاب میں مسیح کے کیریکٹر کا فوٹو دکھا چکا ہوں۔

سوم، حقیقی معنی کسی مفسر کے خواب میں بھی نہیں آئے وہ ریگستان عرب میں اندھی اونٹنی کی طرح جا رہے ہیں۔ سنو شہداء کی حیات سے مراد ہمیشہ ان کے نام کا زندہ رہنا ہے۔ دیکھ لو جو لوگ میدان کارزار میں سینہ سپر ہو کر غنیموں سے لڑے ہیں اور پھر جان پر کھیل گئے ہیں ان کا نام ابدا لآ باد تک زبانوں اور صفحات تواریخ پر زندہ ہے۔ مسیح نے تو زندگی میں ایک چوہیا کا بچہ بھی نہیں مارا۔۔ بالآخر یہودیوں کے ہاتھوں بے کسی اور بے بسی کی حالت میں ایلی ایلی لم سبقتنی کہتا ہوا صلیب پر کھینچا گیا۔ اس کو شہیدوں کے زمرے میں داخل کرنا یا شہیدوں سے تشبیہ دینا شہادت کا خون کرتا ہے۔

چہارم، تم ریفارمروں کے لٹکے کیا سمجھو۔ آیت سے مقصود لوگوں کو جنگ پر ابھارنا اور شجاعت کے جوہر دکھانے پر آمادہ کرنا اور جبن اور حیز پنے کو دور کرنا ہے۔ یہ آیت گویا جنگ کیلئے ایک رجز ہے۔ جسکو سن کر نامرد بھی مرد بن جاتے ہیں اور جان کی کوئی حقیقت نہیں سمجھتے۔ جیسا کہ آیت کے منطوق سے ہویدا ہے کہ لاتحسبن میں نون تاکید اور تنبیہ کا ہے۔ یعنی خبردار ہو جاؤ جو لوگ خدا کی راہ میں قتل کئے گئے ہیں ان کو مردہ نہ سمجھو وہ زندہ ہیں مگر تم نہیں جانتے۔

یہ آیت گویا ان لوگوں کے لئے تنبیہ کا تازیانہ ہے جو جبن کو کام میں لاتے یا جنگ میں قتل ہو جانے والوں کو حقیر سمجھتے تھے۔ مقصود صرف شہادت کو مہتم بالشان بنانا ہے۔ اس سے یہ بھی غرض ہے کہ نامرد کی زندگی موت سے بھی بدتر ہے۔ حقیقی زندگی انہیں لوگوں کی ہے جو خدا کی راہ میں قتل کئے گئے ہیں مگر ہمارے ظاہر بین ظاہر پرست یا علماء ظواہر ایسے حقیقی نکات اور مفاہیم کو کیا سمجھیں۔

پنجم، اگر شہداء کی زندگی سے وہی مراد ہوتی جو ہمارے علماء سمجھتے ہیں تو آیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں صرف اتنی عبارت کافی تھی الذین قتلوا فی سبیل اللہ ا حیاء مسلمانوں کے خدا نے گویا لا تحسبن اور ا مواتا و لکن لا تشعرون کو محض حشو بھرتی کیا۔

مجھے ان جاہل علماء اور فضلاء اور اور مفسرین پر بعض اوقات غصہ کی جگہ رحم آجاتا ہے کہ یہ آپ اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار رہے ہیں آپ اپنی ریش مبارک کھسوٹ رہے ہیں آپ اپنا منہ نوچ رہے ہیں آپ اپنے ہونٹ کاٹ رہے ہیں۔ حقیقی آسمانی باپ جس نے مجھے اپنالیپالک بنایا ہے ان پر رحم کرے اور ان کو خیالی خدا کے پنجوں سے چھوڑائے۔

دیکھو حیات وممات مسیح کے متعلق جو شخص میری تقریریں دیکھتا اور سنتا ہے گم صم ہو جاتا ہے۔ پس میں نے اسی کو اپنی مسیحیت کی سپر بنا رکھا ہے اور کسی کا کیا منہ ہے کہ میرے دلائل پر چونچ کھول سکے۔ وجہ یہ ہے کہ میں موجودہ زمانہ میں ٹھیک نیچر کی شاہراہ پر بگٹٹ گھوڑا دوڑا رہا ہوں، اور تم نیچر کیخلاف خارزار اور پیچدار بلکہ مہلک راہ اختیار کر رہے ہوں۔ پس غاروں اور کھوہوں میں گر کر تمہاری گردن ٹوٹے اور ضرور ٹوٹے۔

چونکہ حیات مسیح پر تمہارا ایمان خدا پر ایمان لانے سے بھی بڑھ کر ہے۔ لہذا میں نے اپنے تمام چیلوں چاپڑوں سے کہہ دیا ہے کہ جب گفتگو کرو اسی مسئلہ پر گفتگو کرو۔ نماز، روزہ، حج، زکوۃ وغیر لغویات کے لئے بہت سے ملا نے گداگروں کی طرح پھیریاں لگاتے اور روٹیاں مرورتے پھرتے ہیں۔ پس ایسے مسائل انہیں پر چھوڑ دو اور اب یہ باتیں کچھ گاؤ خوردسی بھی ہوگئی ہیں۔ اب تو نئے رفارمر کی رفارم اور نئی مذہبی اسکیم کا زمانہ ہے کل جدیدلذ یذ

سنو سنو! میں نیا رفارمر ہوں اور رفارمر کو نہ صرف متعدد ابواب بلکہ تمام کلیات وجزئیات کی اصلاح کرنی پڑتی ہے ابھی تمہیں نے مسیح کی حیات وممات کے مسئلے کو چھیڑا ہے کیونکہ یہ میری مسیحیت سے متعلق ہے جب اسی ایک چھوٹے سے مسئلے نے دنیا کو تہ و بالا کر دیا ہے تو تمہیں سوچو کہ دوسرے عظیم الشان مسائل اور گراں اصلاحات دنیا میں کیسا کچھ انقلابات پیدا کریں گے ابھی سے مسلمان جدا سٹپٹا رہے ہیں عیسائی جدا سر پیٹ رہے ہیں۔ آریا بھی سربگریباں۔ شیعہ ماتم حسین کی جگہ دیواروں سے جدا سر پھوڑ رہے ہیں۔ علماء اور مشائخ کو جدا قدر عافیت معلوم ہورہی ہے حالانکہ بڑھیا نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن میں ایک پونی بھی نہیں اٹی، اور سب پر قیامت کا برپا ہونا ابھی باقی ہے۔

کچھ میرے خروج پر نہیں بلکہ ہر رفارمر اور نبی کی بعثت پر غل غپاڑے مچے ہیں۔ دنیا ادھر اور اودھر ہو گئی مگر چند ہی روز میں میدان صاف ہو گیا ہے اور گرد وغبار ہٹ گیا ہے۔ میں صرف مسلمانوں ہی کا رفارمر نہیں ہوں جیسا کہ تمہارا خیال ہے چونکہ میں مسلمان کے گھر پیدا ہوا اور میرے باپ دادا بھی رسمی اور تقلیدی مسلمان تھے۔ پس اس کے سوا چارہ نہ تھا کہ میں بھی اپنے کو اوائل میں مسلمان ہی قرار دیتا، اور سب سے پہلے مسلمانوں ہی کی مرمت اور خدمت کرتا، ورنہ درحقیقت میں نہ مسلمان ہوں نہ ہندو، نہ آریا، نہ عیسائی، نہ بودھ، نہ پارسی، نہ ژندی، میں تو سب کا رفارمر اور ساری دنیا کیلئے جدید شارع ہوں اور اس لحاظ سے میں سب کچھ ہوں کیونکہ سبکی اصلاح کر سکتا ہوں۔

تمہیں غور کرو کیا ایک جلیل القدر رفارمر بوسیدہ تقلیدی مذاہب کا پابند ہوسکتا ہے اس صورت میں تو وہ کیا خاک رفارم کر سکے گا بھلا کہیں رفارمر بھی مقلد ہوا ہے۔

بعض انبیاء سے یہ بڑی بھاری غلطی ہوئی کی انہوں نے گزشتہ مذاہب کو کانٹ چھانٹ کر ایک کمپونڈ مذہب تیار کر دیا ہے۔ یہ ان کی حد درجہ کی کمزوری تھی۔ مثلاً پیغمبر عرب جس کو تم ساری دنیا کا رفارمر کہتے ہو، وہ بھی ابراہیمی دین کا مقلد ہوا ،اور خدا کو بھی یہی کہنا پڑا کہ قل بل ملة ابراهيم حنيفاً یعنی کہدے اے محمد کہ میں ملت ابراہیم کا اتباع کرتا ہوں۔ بھلا رفارم کو کسی پرانے مذہب وملت کے اتباع و تقلید سے کیا سروکار۔

بات یہ ہے کہ انسانی ناتوانی سب کے ساتھ لگی ہے۔ رفارمر بھی آخر انسان تھے، وہ خدا کے لیپا لک اور معصوم نہ تھے۔ میں خدا کا لیپا لک کیا معنی حقیقی فرزند ہوں اور یہ قاعدہ ہے کہ الولد سرّ لا بيه۔ میرا باپ معصوم ہے تو میں بھی معصوم ہوں۔ معصوم سے معصوم اور غیر معصوم سے غیر معصوم پیدا ہوتا ہے۔ عیسیٰ مسیح غیر معصوم تھا اس کا خدا بھی غیر معصوم تھا،

گندم از گندم بروید جو ز جو

میں صداقت کا پتلا، حقانیت کا فوٹو، خلوص کا موٹو، عصمت کا مرقع ہوں۔

میری ہر بات ٹکسالی لایزالی احمدی اور جمالی ہے۔ میری پیشین گوئی ایک بھی پٹ نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑی، اور ایسی تیر بہدف نکلی جیسے بوئر جنرل سیوٹ کے گولے برٹش کمپ کے عین مین کے بیچ ۔ انبیاء کی سینکڑوں پیشین گوئیاں غلط ہوگئیں۔ خدا تعالی نے ان کو بار ہا غلطیوں پر ڈانٹا مگر میرے خدا نے مجھے ہمیشہ پیار کیا۔ میرے سامنے کبھی اف تک بھی نہیں کی ۔عیسی مسیح کو تو دوزخ ہی میں دھکیل دیا۔ وجہ یہ ہے کہ وہ اسی قابل تھا اور میں اس کے مقابلہ میں اسی قابل ہوں ۔

سنو سنو! ہندوستان میں ہر کس و ناکس سے بیعت کرنے کی وبا طاعون کی طرح پھیل رہی ہے اور لوگوں کو ہلاکت میں ڈال رہی ہے۔ یہ مشہور خاندانوں کے پیرزادے اور مشائخ جو گدی تکیہ لگائے بیٹھے ہیں، خدا پر ان کا تکیہ نہیں۔ یہ مسلمانوں کو خدا سے پھیر کر اپنا بندہ بنا رہے ہیں۔ اور میں اپنی بیعت سے سب کو آسمانی باپ کا بندہ بناتا ہوں۔

اور میں اگر انکو اپنا بندہ بھی بناؤں تو بجا ہے کیونکہ میں آسمانی باپ کا لیپالک ہوں۔ جب کہ عیسائی عیسی مسیح جیسے بدخوارق انسان کو خدا کہتے ہیں، تو میرے چیلے مجھے کیوں خدا نہ کہیں۔ پس مجھ سے بیعت کرنا درحقیقت آسمانی باپ سے بیعت کرنا ہے۔ مجھے غصہ تو اسی پر آتا ہے کہ میرے ہوتے لوگ بدھوشاہ چلالی اور نتھو شاہ جمالی اور لکڑ شاہ مداری اور مکڑ شاہ سلاری اور جھکڑ شاہ ہزار ہی سے بیعت کریں۔ مسلمان تو بھنگ کھا گئے ہیں یا ان کی مہے کی پھوٹ گئی ہے کہ بالکل چیڑ سوداس بن گئے ہیں ۔ میں خاتم الخلفاء ہوں میرے سامنے کسی کی کیا مجال کہ اپنا شجرہ قلہ پیش کر سکے۔ میں نے جس طرح تمام مردہ پیروں اور ولیوں اور نبیوں اور رسولوں کا خاتمہ کر دیا ہے اسی طرح تمام موجودہ مشائخ کو بھی بہت جلد زندہ درگور کر دونگا۔

میں نے جو اپنے کو خاتم الخلفاء کہا ہے، نہ کہ خاتم الانبیاء تو تم اس پر شور نہ کرو۔ جب میں نے اپنا ظلی اور بروزی نبی ہونا مشتہر کیا تھا تو تم نے لمبے لمبے منہ بنائے تھے، اور تم تہ وبالا ہو گئے تھے۔ اور پیرزادوں اور مشائخ کے سروں پر تو قیامت ہی نازل ہوگئی تھی۔ وہ انگاروں پر لوٹنے لگے تھے کہ اب ہمیں کون پوچھے گا، کونڈے اور توشے نذر نیاز حلوے مانڈے اور منتیں دکھشنے اور دانت گھسائیاں اب قادیان ہی کو ریلوے مال گاڑیوں پر لدی چلی جائیں گی ۔اور ان کا یہ خیال تھا بھی ٹھیک ، کیونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خورشید کے آگے چراغ نہیں جلتا۔ پس میں نے خیال کیا کہ وحشیوں اور نادانوں..اور سادہ لوحوں کو کیوں انگلی دکھائی جائے۔.اس لئے میں نے اپنے کو بجائے خاتم الانبیاء خاتم الخلفاء کہا اگرچہ بات ایک ہی ہے یعنی یہ دونوں لفظ درحقیقت ہم معنی ہیں۔

سنو سنو! خلیفہ کے معنی نبی کے ہیں قرآن مجید میں ہے

انّی جا عل فی ا لا ر ض خلیفة

آدم خلیفہ یعنی نبی تھے، پھر خلافت کا سلسلہ جاری ہوگیا۔ تمام انبیاء یکے بعد خلیفہ ہوتے چلے آئے۔ آنحضرت ﷺ بھی خلیفہ تھے مگر خاتم الخلفاء نہ تھے۔ خاتم الخلفاء میں ہوں۔ میرے بعد کوئی خلیفہ نہ ہوگا۔

تم تو بالکل مادر زاد اندھے ہو۔..احمقو! اگر پیغمبر عرب خاتم الخلفاء ہوتا تو میں کیوں مبعوث ہوتا۔ آسمانی باپ ایسا نا عاقبت اندیش نہ تھا کہ اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مارتا اور اپنے سپوت لیپالک کی میراث غصب کر کے کسی دوسرے کو دے دیتا اور اپنے فرزند کو عاق اور محروم الارث کر دیتا۔ اس کی کورٹ میں انصاف ہوتا ہے وہ چوپٹ نگری کا اندھا راجہ نہیں۔

..جب میں نے الہام کا دعوی کیا تو تمہاری چرخ چوں عقل دریائے حیرت میں ڈبکوں ڈبکوں کرنے آسمان سر پر اٹھا لیا، زمین تلووں سے نکل گئی۔ مگر تم رفتہ رفتہ یہ غپا بھی کھا گئے اور چونکہ نبی اور رسول ہونا کچھ بڑی بات نہیں، لاکھوں نبی اور رسول پیدا ہوتے چلے آئے ہیں اور آئندہ کروڑوں پیدا ہوں گے، اور میں لکھ چکا ہوں کہ آسمانی باپ میں سب طرح کی طاقت ہے، پس میں نے اپنے باپ سے رو کر بلبلا کر ایڑیاں رگڑ کر اصرار کیا کہ اگر میں بھی نبی اور رسول ہی رہا، اور آئندہ ترقی نہ کی تو تمہیں آسمانی باپ اور مجھے لیپالک خلف فرزند ارجمند کون کہے گا۔ نبوت اور رسالت تو آندھی کے آم ہوگئے ہیں۔ آپ جانتے ہیں تریا ہٹ اور بالک ہٹ مشہور ہے، لہذا آسمانی باپ کو میری یہ ہٹ ماننی پڑی اور مجھ پر یہ الہام نازل فرمایا

ان کنت من قبل رسولا نبیا فا لآن انت بمنزلة و لد ی و
خاتم الخلفاء اعنی خا تم الا نبیاء

میں نے اپنے آپ کو اخبار الحکم مطبوعہ ۲۴ اگست ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۷ کالم ۲ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی الاعلان خاتم الخلفاء قرار دیا۔اب دیکھوں یہ اعلان تم کو کیا کیا ناچ نچاتا ہے اور تم پر کیا غضب ڈھاتا ہے۔مگر یاد رکھو چند روز میں تم اس کو بھی سہہ جاؤ گے اور نرم چارے کی طرح نگل جاؤ گے۔تمہارے دقیانوسی علماء اور مشائخ غل مچائیں گے خاک اڑائیں گے بالآخر سٹپٹا کر اور سر پیٹ کر رہ جائیں گے۔

سنو سنو! تمہارے علماء اور مشائخ میں چونکہ خلوص نہیں بلکہ وہ میرے بالمقابل معاندانہ و متناقضانہ محض حب مال و دولت کی وجہ سے میرے مقابلہ میں اپنی کساد بازاری دیکھ کر کارروائی کر رہے ہیں ۔لہذا ان کے رسالوں ان کی کتابوں ان کے مضامین میں مطلق اثر نہیں ہوتا۔تمہیں غور کرو اس عرصہ میں انہوں نے..اپنی توپوں سے کس قدر بم کے گولے چھوڑے ،مگر میرے دارالامان قادیان کے حصن حصین اور منارے کی برجوں پر ان کا کیا اثر ہوا۔انہوں نے تو اس عرصہ میں میرا کیا بگاڑا بلکہ جس قدر جان توڑ کر مخالفت کی اسی قدر احمدی جماعت کو روز افزوں ترقی ہوئی اور ہو رہی ہے۔میرے ذاتی اخبار الحکم میں جو ہفتہ وار بیعت کا کالم چھپتا ہے تم اس سے اندازہ کرتے ہو گے کہ میری جماعت خود بخود یوں نمو پا رہی ہے جیسے بہار کے موسم میں نخل و شجر اور جیسے برسات کے موسم میں خودرو درخت اور حشرات۔

تمہارے مشائخ اور علماء کے اثر کا میں اس وقت قائل ہوتا کہ تم دنیا کو میری جانب رجوع ہونے سے روک دیتے۔کیا تم کو ابھی میرے اصلی مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے میں شک ہے۔میں جھوٹا سہی ،مکار سہی، عیار سہی، خودغرض سہی، بوالہوس سہی، لیکن میں تن تنہا جو کارروائی کر رہا ہوں اور میں نے مسلمانوں میں جو انقلاب عظیم پیدا کر دیا ہے تم سب کے سب متفق ہو کر اس کے عشر عشیر تو کارروائی کر دکھاؤ۔تمہارے گروہ میں بڑے بڑے لوگ ہیں اور بعض مشہور خاندانوں کے پیرزادے اور مشائخ تو لاکھ لاکھ مرید اور خدام رکھتے ہیں، مگر سب مجھ جیسے منفرد مگر سچے مہدی اور مسیح کے سامنے پست ہیں اور ان کو دانتوں پسینہ آ رہا ہے۔یہ پسینہ نہیں عرق انفعال ہے۔

اب انصافاً تمہیں غور کرو کیا ایسا شخص جھوٹا ہو سکتا ہے۔کیا قدرت الٰہی جھوٹی ہے جو جھوٹوں کو یوں فروغ دے رہی ہے۔

سنو سنو !تم یہ بھی تو بتاؤ کہ ہندوستان میں میرے مخالف کتنے ہیں۔شائد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انگلیوں پر گننے کے قابل بھی وہ بمشکل ہوں۔ امرت سر میں ثناء اللہ، راولپنڈی میں مہر علی شاہ، لاہور میں مصنفان عصائے موسیٰ اور شائدکوئی ایک آدھ ملتان اور پشاور میں ہو۔ ان میں سے بعض اول اول میرے موافق بلکہ مرید خالص اور میری زنبیل میں پیسہ کوڑی ڈالنے والے تھے اخیر میں مجھ سے باغی اور منحرف ہو گئے جن کے مفصل وجوہ کا کبھی ذکر کروں گا۔

پنجاب کے مذکورہ بالا چند مخالفوں کے علاوہ بتاؤ ممالک مغربی وشمالی، ملک متوسط، بنگال، مدراس، بمبئی وغیرہ میں میرا کون مخالف ہے۔ کسی ایک آدھ کا ہی نام لو۔ پھر علاوہ ہندوستان کے افغانستان، وسط ایشیا، روس، عرب، ترکی، یورپ وافریقہ اور تمام ایشیاء میں میری مخالفت کے جھنڈوں کے پھریرے کہاں کہاں لہرارہے ہیں۔ چھوٹے منہ سے کہیں کا تو حوالہ دو۔ سب نے چپ چاپ میری نبوت ورسالت کو مان لیا ہے اور کوئی چوں بھی نہیں کرتا۔ یہ تو پنجاب ہی کے چند گم نام لوگوں کی بدبختی اور شامت ہے کہ جری اللہ فی حلل الانبیاء اور فرستادہ خاص پروردگار کا انکار کر رہے ہیں سچ کہا ہے

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنہء پاکاں برد

ملک اور قوم پر بڑا اثر ڈالنے اور فیلنگ پیدا کرنے کے آلے صرف اخبارات ہوتے ہیں، یہ سب مجھ پر ایسا سچا ایمان لائے ہیں کہ ان کا ایسا ایمان خدا اور پیغمبر عرب پر بھی نہ ہوگا۔ ان میں لے دے کر میرے مخالف صرف دو ہیں، پیسہ اخبار اور شحنہ ہند۔ پیسہ اخبار کو تو میرے حکیم الامۃ (نورالدین) نے ایک ہی ڈانٹ بتائی تھی کہ غریب کی گھگھی بندھ گئی اور آئندہ کیلئے مخالفت سے توبہ نصوح کی۔ اب شحنہ ہند میرٹھ کی باری ہے۔ خدانے چاہا تو وہ گھر کی دوں کہ ہندوستان چھوڑ کر بھاگ جائے، اور اپنی سیف زبانی اور تجدید بیانی اور مجددالزمانی کو بھول جائے۔ میں بھی اس کی تاک میں یوں بیٹھا ہوں جیسے کوئی چڑی مار شیر کی تاک میں۔ دیکھو تو سہی کیا ہوتا ہے۔ ان دو اخباروں کے سوا تمام دیسی بلکہ انگریزی اخبارات میرے چیلے، میرے گرگے، میرے ہوا خواہ اور میری مسیحیت ومہدویت پر قربان ہیں۔ یہ دو چنے کیا بھاڑ کو پھوڑ سکتے ہیں اور میری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹرین کی راہ میں کیا شہتیر ڈال سکتے ہیں۔

سنو سنو! جب میں خاتم الخلفاء یعنی خاتم الانبیاء ہوں جیسا کہ اوپر بیان کر چکا تو میری جماعت کا ایک ایک متنفس نبی ہے اگر چہ میں نے ان کی نبوت کا اعلان نہیں دیا کیونکہ ابھی میرے خاتم الانبیاء ہونے کا چار طرف غلغلہ مچے گا۔ جب دنیا اس دعوے کو بور کے لڈوؤں کی طرح ہضم کر جائے گی، تب ایک ایک احمدی کو نبی بنا دوں گا۔ اور نبی بننے میں کون سے چھکڑے لدتے ہیں، جس شخص کے مرید اور چیلے کثرت سے ہوں گے وہ جسے چاہے گا نبی بنا دے گا، اور خود افسر الانبیاء اور سردار رسل بن جائے گا۔ پنچوں میں خدا ضرور ہوتا ہے، بلکہ پنچ مل خدا، اور خدا مل پنچ۔

دیکھو عیسائیوں نے عیسی کو خدا اور ان کے حواری پولوس، یوحنا، متی وغیرہ کو رسول بنا دیا۔ میں بھی خدا کا لیپا لک ہوں اپنے کو خاتم الانبیاء اور تمام احمدیوں کو انبیاء کیوں نہ بناؤں۔ اگر چہ خاتم الانبیاء ہونا میری کوئی صفت نہیں بلکہ میرے لئے ایک قسم کی توہین ہے، لیکن چونکہ چونکہ وحشی اور جاہل مسلمان انبیاء کی بڑی عظمت کرتے ہیں، لہذا میں نے اپنے کو خاتم الانبیاء اور اپنی سوسائٹی کے تمام ممبروں کو انبیاء بنانا ٹھہرا دیا ہے۔ بھلا غضب خدا کا عیسی جیسا شخص تو خدا بن جائے جو شائستہ اور مہذب انسان بننے کے قابل بھی نہ تھا، اور میں اس کے مقابلہ میں خاتم الانبیاء اور وارث و جانشین ابناء اللہ بھی نہ بنوں۔

سنو سنو! تمہارے دیدے تو ہو گئے ہیں پٹم کیونکہ حبّك الشيء يعمى و يصم اس لئے تم میری بروزی اور ظلی رسالت اور ختم نبوت کا جلوہ نہیں دیکھ سکتے۔ میں بار بار اعلان دیتا ہوں کہ تم قادیان آؤ، مجھ سے دو چار ہوتے ہی تمہاری چار آنکھیں نہ ہو جائیں، اور میری زیارت کرتے ہی ساری چوکڑیاں اور اڑان گھاٹیاں نہ بھول جاؤ تو یہی کہنا کہ جھوٹے کے منہ میں وہ۔

دل میں کتنے مسودے تھے ولے
ایک بھی اس کے روبرو نہ گیا

مردہ نبیوں کی کہانیاں تم نے قرآن میں دیکھی ہیں، اور اپنے وعظوں سے ان کے دلکش قصے سنے ہیں۔ سنی سنائی باتوں پر تو تمہارا ایمان اور میں جو تمہارے سامنے خدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا زندہ لیپا لک اور زندہ خاتم الانبیاء موجود ہوں، مجھ پر ایمان لاتے ہوئے کنیاتے ہو یہ تمہاری سیاہ بختی نہیں تو اور کیا ہے۔

سنو سنو! میری بعثت ساری دنیا کے لئے یکساں ہے مگر سادہ لوح مسلمان یہی سمجھ رہے ہیں کہ میں صرف ہندوستان کا نبی ہوں۔ ان کو ذرا اپنی عقل کے ناخن لینے چاہییں۔ قدرت الٰہی نے آسمان سے کسی فرشتے کو نبی بنا کر نہیں بھیجا۔ کسی ملک کے ایک قبیلہ میں نبی پیدا ہوتا ہے مگر چند ہی روز میں اس کی نبوت ساری دنیا میں دائر سائر ہو جاتی ہے۔ دیکھو

آفتاب ہر صبح مشرق کے ایک گوشے سے نکلتا ہے اور تھوڑی سی دیر میں ساری خدائی پر مسلط ہو جاتا ہے۔

ہلال ہنگام طلوع کتنا منحنی اور لاغر ہوتا ہے مگر روز بروز بڑھتا چلا جاتا ہے اور اپنی روشنی سے تمام ستاروں کو ماند کر دیتا ہے۔

اسی بنا پر اگرچہ میری بعثت ایک چھوٹے سے گمنام قصبہ قادیان میں ہوئی ہے، مگر رفتہ رفتہ نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام ممالک میں پھیل گئی ہے۔ تم تو گولر کے بھنگے ہو، تمہیں زمین و آسمان کی کیا خبر۔ تم تو چمگادڑوں کی طرح اپنے تیرہ و تار کونوں کھدروں میں سر نیچے ٹانگیں اوپر پڑے آنکھیں مانگ رہے ہو۔ تمہیں آفتاب عالم تاب کی کیا حس، اور اس کی جانب دیکھنے کی کیا تاب۔

میرے جاسوس تمام ممالک میں... فرشتوں کی طرح پنکھ پھیلا کر دوڑ رہے ہیں، اور دنیا کو پروں میں یوں سمیٹ رہے ہیں جیسے مرغیاں اپنے انڈوں بچوں کو۔ میرا ایک ایک جاسوس روح القدس سے کم نہیں۔ میرے مشن کے لوگ فرشتوں کی ٹکڑیاں ہیں جو میرے نام کی ہر دم تسبیح پڑھ رہی ہیں کہ

لا الہ الا اللہ غلام احمد رسول اللہ

اگرچہ اس کلمہ میں اپنے نام غلام احمد کے داخل ہو جانے سے مجھے سخت ندامت ہے، کیونکہ میں مستقل نبی ہوں کسی کا غلام تلام اور چولام کیوں بننے لگا۔ مگر چونکہ یہ نام میرے والدین نے رکھا ہے اور میں اسی نام سے دنیا میں مشہور ہوں، اور آسمانی باپ نے بھی ابھی تبدیل نام کی وحی مجھ پر نازل نہیں کی، لہٰذا مجبوراً اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امتیوں کی زبان سے مجھے اپنے کلمہ میں یہ نام سننا پڑتا ہے۔لیکن بہت دن نہ گذریں گے کہ آسمانی باپ میرا یہ نام پرانے میلے چیکٹ لگے کپڑوں کی طرح بدل دے گا۔

جس طرح پیغمبر عرب نے بجائے بیت المقدس کے کعبۃ اللہ کو بدل دیا اور اسی کو قبلہ بنایا، پیغمبر عرب کی طرح میں بھی مجدد ہوں پھر تجدید کیوں نہ کروں۔قادیان کو میں نے ابھی تک قبلہ تو نہیں بنایا، ہاں مسلمانوں کے لئے مدینہ اور عیسائیوں کے لئے یروشلم (بیت المقدس) ضرور بنا دیا ہے۔یعنی منارۃ المسیح قائم کر دیا ہے۔ادھر آسمانی باپ کی وحی جس دن سے اتری ادھر میں نے عام طور پر قادیان کو قبلہ بنایا۔

جب سے میرا نزول قادیان میں ہوا ہے، سب سے پہلے اس کے گردونواح اور پھر تمام پنجاب میں مخالفت کا غلغلہ مچ گیا ہے۔اور پھر آہستہ آہستہ ہندوستان کے سادہ لوح جہلاء میں طاعون کی طرح پھیل گیا ہے۔یہی میرے نبی برحق ہونے کی قوی اور مضبوط برہان ہے۔اور یہی سنت انبیاء ہے۔

پیغمبر عرب کی بعثت پر اولاً مکہ میں اور پھر تمام عرب میں جو چیخ پکار ہوئی، خود تمہارا قرآن اس سے بھرا ہوا ہے۔یہاں تک کہ پیغمبر عرب کو مکہ چھوڑ کر جلا وطن ہونا پڑا۔یہ سب حالتیں مجھ پر بھی گذرنے والی ہیں اور میں بھی بہت جلد قادیان سے رنگون کی جانب جلاوطن ہونے والا ہوں کیونکہ سچا نبی ہوں۔اتنی کسر ہے کہ مجھ پر ابھی وہ مظالم نہیں ڈھائے گئے جو دوسرے انبیاء خصوصاً پیغمبر عرب پر۔ اگر چہ مجھے علماء اور مشائخ نے کافر اور ملحد اور زندیق ٹھہرا دیا ہے اور کبھی کبھی میرے قتل کی بھی دھمکیاں دیتے ہیں، مگر عملی طور پر کوئی ایسی کاروائی نہیں ہوئی جیسی انبیاء سابق پر ہوئی ہے۔وجہ یہ ہے کہ آسمانی باپ نے مجھ پر الہام کر دیا ہے کہ

> کوئی کیسی ہی گھات لگائے مگر تو تلوار کے گھاٹ ہرگز نہ اتارا جائے گا۔یہ دوسری بات ہے کہ ہاتھی چھوٹے اور گھوڑا چھوٹے، کالرا ستائے، طاعون کا وبال آئے، ٹاپیں مارتا خرد جال آئے، میں ایسے حوادث کا ذمہ دار نہیں۔ ہاں تلوار کے دم خم کی یہ طاقت نہیں کہ تیرا بال بھی ٹیڑھا کر سکے۔تجھ پر تلوار اٹھانے والوں کے ہاتھ کٹ جائیں گے۔
>
> تیری طرف بد نیتی سے آنے والوں کے پاؤں شل ہو جائیں گے۔بدنظری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے تیری جانب گھورنے والوں کی آنکھوں کے ڈھیلے نکل پڑیں گے
۔تیرے کوسنے والوں کی زبانیں مفلوج ہو جائیں گی۔

پس مذکورہ بالا الہاموں پر میرا ویسا ہی ایمان ہے جیسا اپنی نبوت و رسالت پر، اور اسلئے میں پاؤں پھیلا کر اپنی نیند سوتا اور اپنی نیند جاگتا ہوں۔ میری نیند کو کوئی روباہ خصال سگ زاد برادر شغال خواب خرگوش نہ سمجھے۔ میں قادیان کے کچھار میں شیر کی طرح پڑا دھڑ وکتا ہوں۔ موٹے تازے مجرب شکار مارتا ہوں اور اپنا بچا کھچا اولش لومڑیوں اور گیدڑیوں اور تیندووں کو دیتا ہوں۔ جب میں زور شور سے ڈکارتا ہوں تو بزدلوں کا پتا پانی ہو جاتا ہے، اور جتنے بچھیا کے باوا ہیں سب مجھ سے یوں تھراتے ہیں جیسے گائے قصائی سے۔ جب میں رعد کی طرح گرجتا، بجلی کی طرح چمکتا، اور پھر کالی گھٹا بن کر برستا ہوں، تو بڑے بڑے خرانٹ گرگ باراں دیدہ مخالفین بھیگی بلی بن جاتے ہیں۔

سنوسنو! تم جو میری نبوت پر اپنی ستھنیوں سے باہر ہو رہے ہو، تو اس کی یہ وجہ ہے کہ تم نے آج تک کسی نبی کو اپنی آنکھوں نہیں دیکھا صرف کانوں سنا ہے۔ اور میں کہہ چکا ہوں کہ دھوکا کھانا کان کا کام ہے نہ کہ آنکھ کا۔ پس تم نبی اور غیر نبی کو کیا جانو۔ میں (مرزا قادیانی) ظلی نبی ہوں۔ تمام عالم برزخ منارۃ المسیح کی طرح میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ فرشتوں کے ساتھ آسمانوں میں سب انبیاء کی دھما چوکڑیاں اور گرم جولانیاں ہر دم میرے پیش نظر ہیں۔ اور اس سین سے ہر لحظہ حظ اٹھاتا ہوں کہ فلاں نبی کتنے پانی میں اور فلاں رسول کی رسالت کی تھاہ کہاں تک ہے۔ تم تو گندے تالاب کی مچھلیاں ہو، تمہیں سمندر کا حال کیا معلوم۔ پس تم میرے پاس آؤ اور کمالات نبوت دیکھو تو معلوم ہو جائے کہ نبی ایسا ہوتا ہے۔

سنوسنو! تم اس بھروسے نہ رہنا کہ سوڈان میں بہت سے جھوٹے مہدی پیدا ہو چکے ہیں اور قادیانی مہدی کا نمبر بھی نہیں میں ہے بیشک جھوٹے مہدی پیدا ہوئے اور کیا عجب ہے کہ میرے بعد بھی پیدا ہوں۔ مگر میں جھوٹا نہیں ہوں

اشھد انّی مھدی صادق

بھلا مہدی سے بڑھ کر کسی کے مہدی ہونے کی سچی شہادت کیا ہو گی۔ جب مجھے میرے کانشنس نے مہدی بنا دیا ہے، تو گو دنیا میری مہدویت کو نہ مانے مگر میں سچا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہدی ہوں۔ جس قدر مہدیان کذاب مجھ سے قبل گزرے ہیں، وہ بے شک جھوٹے تھے کیونکہ خود ان کے کانشنس نے ان سے کہہ دیا تھا کہ

اشھد انّی انتم الکا ذبو ن۔

کانشنس (نورایمان) سے بڑھ کر کسی کی شہادت نہیں ہوسکتی۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ایک ہی سیپی میں سچے موتی بھی ہوتے ہیں، اور جھوٹے بھی۔ ایک ہی کان میں لعل وجواہر بھی ہوتے ہیں، اور شیشہ اور کانچ بھی۔ پس سب مہدی نہ جھوٹے ہو سکتے ہیں نہ سب مہدی سچے۔

جھوٹے مہدیوں نے بڑی بڑی غلطیاں کی ہیں اور آخری مہدی تعالیشی تو ایسا ناعاقبت اندیش، غلط کار، تھا کہ کوئی نہ ہوگا۔

اول تو اس تعالیشی مہدی نے خود حکومت مصر سے بگاڑی، جو برٹش گورنمنٹ کے سایہ عاطفت میں تھی۔ پھر خود برٹش سے بگاڑی، جو آسمانی باپ کے بیٹے کے پوتے کی بھتیجی کی پڑپوتی کی لکڑ بھانجی ہے۔ آپ جانتے ہیں گیدڑ کی شامت آتی ہے تو شہر کی طرف بھاگتا ہے۔ پس غریب عطائی تعالشی یوں مارا گیا۔ مگر میں ایسی غلطی نہ کروں گا کہ برطانیہ جیسی جبار وقہار گورنمنٹ سے بگاڑ کر تعالشی مہدی کے ساتھ اپنا حشر کروں۔

میں بار بار برٹش گورنمنٹ کے حضور عرضیاں بھیج چکا ہوں کہ تمہارے عہد میں آسمانی باپ کے حکم سے مہدی آخرالزمان نازل ہوا ہے جو تمہارے خدام کے خادموں کی جوتی کی خاک، اور تمہارے غلامان غلام کا حلقہ بگوش، اور تمہاری چوکھٹ کا عبودیت فروش، اور تمہاری پارلیمنٹ کا پرجوش ارادت کوش، اور تمہاری عافیت اور درازی حیات کا جام نوش، اور تمہارے لشکر ظفر پیکر کے ٹرانسپورٹ کا درازگوش ہے۔

بھلا غضب خدا کا ایسی شفیق اور مہربان آزاد گورنمنٹ سے بگاڑنا اور اسی کی بلی ہوکر اسی کے سامنے میاؤں کرنا سخت نمک حرامی، بدبختی، بے وفائی، ناسپاسی ہے۔

سنو سنو! جھوٹے مہدیوں کا پودھ کا کھیت قدیم سے سوڈان اور افریقہ ہے نہ کہ یورپ اور ایشیاء۔ تمہیں کہو میرے سوا یورپ، ایشیاء اور وسط ایشیاء میں بھی آج تک کوئی مہدی پیدا ہوا۔ ہندوستان اور عرب ایشیاء میں ہے، عرب میں بے شک پیغمبر پیدا ہوا، جس نے میری بعثت کی پیشین گوئی کی۔ پس میں نے اسی کی پیشین گوئی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موافق ہندوستان میں خروج کیا۔ ہندوستان اور وسط ایشیاء ایک ہیں، کیونکہ افغانستان سے وسط ایشیاء کا ڈانڈا مینڈا ملا ہوا ہے۔ اور افغانستان سے ہندوستان کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اور پھر ہندوستان پر ایک مہتم بالشان یورپی سلطنت قابض ہے۔ اور اس لحاظ سے ہندوستان اور یورپ دونوں ایک ہیں۔

پس میں بالفعل باستثنا ترکی تمام ممالک کا مہدی ہوں۔ میں نے یہ استثناء اس وجہ سے کیا ہے کہ روم اور شام اور عرب کے حمقاء اور سادہ لوح وحشی اہل اسلام عبد الحمید کو خلیفۃ المسلمین مانتے ہیں، اور ہندوستان کے مسلمان بھی ان کی اندھی تقلید سے عبدالحمید کو ایسا ہی سمجھتے ہیں، حالانکہ وہ برٹش گورنمنٹ کا کٹا حریف و رقیب ہے۔

بھلا برٹش کا مخالف کیوں کر خلیفہ ہوسکتا ہے۔ میں برٹش کا سچا ہوا خواہ اور عبودیت پرست ہوں۔ اس لئے نہ صرف مہدی اور خلیفہ بلکہ امام الزمان اور خاتم الخلفاء ہوں۔ خوب یاد رکھو جب تک کوئی شخص برٹش سلطنت کا مطیع اور جان نثار نہ ہوگا، ہرگز مہدی اور خلیفہ نہیں بن سکتا۔ پس سچے مہدی کا یہی نشان اور تمغہ ہے۔

سوڈانی مہدی اسی وجہ سے پھول پھل نہ سکے کہ ان بدبختوں نے گورنمنٹ سے بگاڑی اور اس کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ میں اپنے احمدی گروہ کو اسی لئے پال رہا ہوں اور کیل کانٹے سے چست اور دم خم سے درست کر رہا ہوں کہ آج کل انگریزی اخبارات روس کی پیش قدمی بجانب افغانستان سے خوف زدہ ہو رہے ہیں،.. پس میں اپنے احمدیوں کی ریزرو فوج کو ہر طرح لیس کر رہا ہوں، اور عنقریب گورنمنٹ میں درخواست بھیجونگا کہ اگر روس منحوس کو شامت نے دھکا دیا، اور اس نے افغانستان کی جانب رخ کیا، تو میں ہندوستان سے اوپر ہی اوپر اس کا مہرہ لوں گا۔ امیر کابل کو بھی ہاتھ پاؤں ہلانے کی تکلیف نہ دوں گا، اور اپنی احمدی فوج ظفر موج سے روس کو جہاں سے نکلے گا، وہیں دھکیل دونگا۔

میں گورنمنٹ میں یہ درخواست بھی دونگا کہ اب ہندوستان کے اندرونی اور بیرونی غنیموں کی روک تھام اور سرکوبی کے لئے لاؤ لشکر کی کوئی ضرورت نہیں، میری احمدی فوج کافی ہے۔ اور میں اسی لئے مہدی بنا ہوں کہ اپنی جان و مال، اہل و عیال اور اپنے احمدیان خجستہ فال ظفر مآل کو گورنمنٹ کے قدموں پر نثار کروں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

مگر افسوس ہے کہ اب تک برٹش گورنمنٹ نے اپنے مہدی کا مرتبہ نہیں پہنچانا، نہ اس کی قدر کی، نہ اس پر ایمان لائی، نہ اس کے ہاتھ پر بیعت کی۔ وجہ یہ ہے کہ وہ ابھی تک اپنے پادریوں، بشپوں، اسقفوں کے پھندے میں پھنسی ہوئی ہے جو مجھے خون خوار نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں، اور یہ یقین کئے بیٹھے ہیں کہ مسیح موعود کا دم ہے تو ان کے یسوع کا چراغ گل ہو جائے گا اور پھر بیف، بسکٹ، چائے، برانڈی کے گل چھرے ان کے ہاتھ سے جاتے رہیں۔

حیات ومماۃ مسیح

میرٹھ میں آج کل مرزا جی کے ایک قائم مقام تشریف کا پوٹلا لائے ہیں۔
وہی حیات وممات مسیح کا باسی تباسی مسئلہ عوام جہلاء کے روبرو پیش کرتے ہیں جسکی نہ صرف ضمیمہ شحنہ ہند میں بلکہ علماء کے مختلف رسالوں میں بارہا تردید ہو چکی ہے۔ اور حال میں حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب مدظلہ نے تو اپنی کتاب سیف چشتیائی میں مرزا جی کے دعوے ممات مسیح کا اس دھڑ لے اور زور شور سے استیصال کیا ہے کہ اس سے بڑھ کر ہو نہیں سکتا۔ اور مرزا جی اور ان کے چیلوں کے دلوں میں کچھ بھی انصاف اور حقانیت ہے تو پیر صاحب کے دلائل قاطعہ کے سامنے گردن تسلیم خم کریں گے۔

خوبی یہ ہے کہ مرزا جی باوصف دعوی مسلمانی وہی اعتراضات کرتے ہیں جو آریا اور دہریئے اور یہودی کرتے ہیں کہ خدا کہاں ہے، اور کیسا ہے، کیا وہ اپنے عرش (مکان یا بنگلہ یا ایوان) کے چبوترے پر کرسی بچھائے بیٹھا ہے، اور اپنے لمبے لمبے ہاتھوں سے ساری دنیا کا انتظام کر رہا ہے، اور محمد صاحب (ﷺ) افلاک کو چیر پھاڑ کر پدموں اور سنکھوں میلوں کے خلاء بسیط جو طے کر کے کیونکر طرفۃ العین میں شب معراج آئے اور گئے۔

علی ہذا کیونکر ممکن ہے کہ عیسی مسیح کی اتنی عمر ہو، اور وہ بغیر کھائے پیئے فلک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہارم پر دندنا رہا ہو۔
یہ ایسے ملحدانہ اعتراضات ہیں کہ ایک مسلمان جو کتاب وسنت کے اتباع کا مدعی ہو، ان کو سنکر اس کا خون جوش میں آئے گا نہ یہ کہ وہ خود اسلام پر ایسے اعتراض کرے گا۔

ہم کو حیرت ہے کہ جب مرزا جی کے ایسے عقاید ہیں اور وہ کتاب وسنت کے نصوص قطعیہ کے ایسے منکر ہیں اور جدید رفارمر بنے ہیں تو اپنے کو مسلمان کیوں کہتے ہیں۔ تمام اسلامی علماء اور مشائخ مرزا جی کو دائرہ اسلام سے خارج کر چکے۔ الحاد و تکفیر کے فتوے لگا چکے۔ مگر مرزا جی اور تمام میرزائی بدستور یہی کہے جاتے ہیں کہ ہم اچھے خاصے تر شے تر شائے مسلمان ہیں۔ بلکہ ہمیں مسلمان ہیں اور ہمارے سوا دنیا میں کوئی مسلمان نہیں۔

مرزا جی نے اپنی بروزی اور ظلی رسالت کا دار و مدار بالکل مسیح کی موت پر رکھ چھوڑا ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ کوئی بادشاہ مر جائے اور ایک گدا گر یہ ہاک لگائے کہ میں اس کا جانشین ہوں۔ ایسے شخص کو لوگ مخبوط الحواس اور مجنون نہ سمجھیں گے تو کیا سمجھیں گے۔ مرزا جی کے خلیفہ کہتے ہیں کہ تمام علماء میرے سامنے آئیں مگر شرط یہ ہے بجز ممات مسیح کے دوسرے مسئلہ پر بحث نہ ہو گی۔ حالانکہ جب مرزا جی مدعی نبوت بنے ہیں، تو سب سے پہلے ان کو اپنی نبوت اور موعودیت کا ثابت کرنا ضروری ہے۔ ان کے پاس تو بس یہی دلیل ہے کہ مسیح برے تھے، ان میں فلاں فلاں عیوب تھے، وہ جھوٹے اور مکار تھے۔ میں ان سے بدرجہا اچھا ہوں۔ کتاب وسنت میں تو عیسی مسیح کے معصوم اور نبی برحق ہونے کی تعریف ہو اور مرزا جی باوصف دعوی مسلمانی انکو فاسق و فاجر عوام سے بھی بدتر سمجھیں۔ کیا کوئی مسلمان اس کو یقین کر سکتا ہے اور مسیح پر ایسے فحش گو اور طوفان باندھنے والے کو ترجیح دے سکتا ہے۔

افسوس ہے کہ مرزا صاحب تو اپنے چچا کے بیٹوں (۲۳ مہدیان کذاب) کی سنت پر بھی نہ چلے یعنی کسی جھوٹے مہدی نے انبیاء کو گالیاں نہیں دیں، نہ ان کے مقابلے میں اپنے کو ظلی اور بروزی رسول اور نبی قرار دیا۔ یہی وجہ ہے کہ وحشیوں اور جاہلوں میں تھوڑی دیر ان کی شعلہ کی جھلک یا بجلی کی سی چمک قائم رہی، کیونکہ وہ ناحق پر تھے اور بالآخر خود ہی بجھ گئی۔ ورنہ سوڈان اور افریقہ کے وحوش ان کو چندروز کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی مہدی تسلیم نہ کرتے ۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ میرٹھ کے نہ صرف علماء کرام بلکہ عوام اہل اسلام نے بھی خلیفہ جی کو قابل خطاب نہیں سمجھا بس یوں ان کی گرم بازاری پر اوس پڑ گئی ۔

امریکا میں مرزا جی کا مشن

مرزا جی امریکا میں بروزی یا ظلی یا مرزائی دین کی اشاعت کے لئے ایک مشن بھیجنا چاہتے ہیں جس کا ذکر ۱۰ ۔ اگست ۱۹۰۲ء کے الحکم قادیان میں ہے۔ مرزا جی پرانی دنیا کی اصلاح اور تکمیل تو کر چکے اب نئی دنیا کی مرمت کو جاتے ہیں

تو ہندوستان رانکو ساختی ۔ کنوں سوئے امریکا پرداختی

ظلی اور بروزی دین کی اشاعت کے مستحق سب سے پہلے مرزا جی کے پڑوسی کابل اور ایران اور قوقند اور بلخ اور بخارا وغیرہ ممالک وسط ایشیاء ہیں۔ مگر وہاں جاتے ہوئے لرزہ چڑھتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ وہاں کے لوگ بڑے کٹے اور غیور مسلمان ہیں ۔ پس مرزا جی کو اپنے مشن والوں کے سروں کے ختنہ ہو جانے کا خوف ہے۔ یورپ اور امریکا والے تو آزادی پسند دہریے ہیں ، وہاں مذہب وذہب کا کھڑاگ کون پالتا ہے۔ مذہب والوں کی جنگ یا یوں کہو کہ مذہبی دنبوں اور مینڈھوں کی ٹکروں کا تماشا دیکھنے کو کانفرنسیں منعقد کی جاتی ہیں ، اور پھر اخباروں اور رسالوں کے ذریعہ سے مضحکے اور قہقہے اڑائے جاتے ہیں۔ مرزا جی تو اپنے کو فقط دین اسلام کا مجدد اور رفارمر بتاتے ہیں ۔ پس مسلمانوں کی اصلاح (حجامت) بنالیں، تب دیگر مذاہب والوں کا سر مونڈیں۔ جب خود مرزائیوں کے سروں پر ابھی تک کھونٹیاں موجود ہیں کہ نہ اچھی طرح پوچارا پھیرا گیا، نہ بخوبی بال نرم کئے گئے ،تا بدیگرے چہ رسد۔

بھلا امریکہ جانے اور تمام مذاہب کی گو ہار سہنے کو مرزا جی میں بوتا ہی کیا ہے وہ کس مسالے پر ایسا ارادہ رکھتے ہیں۔ جو دعوی ہے لچر ہے ۔ جو ادعا ہے محض لغو۔ قدم قدم پر ٹھوکریں۔ بیانات میں تناقض ۔ ابھی کچھ ابھی کچھ ، اور امریکا والے ٹھہرے فلسفی اور دہریے ان کے سامنے ٹھہرنا خالہ جی کا گھر سمجھا ہے ۔

مرزا جی کے پاس تو اس کے سوا کوئی دلیل نہیں کہ عیسی مسیح مر گئے میں اسلئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظلی اور بروزی نبی ہوں۔ اگر ایک آدھ مرزائی امریکا جائے تو مزہ آجائے ۔امریکا والے ایک ایک کو بے دال کا بودم بنا کر نہ چھوڑیں تو ہمارا ذمہ۔

ھذا شیء عجاب

۳۱ جولائی گزشتہ کے اخبار الحکم قادیان میں قادیانی مرزاجی فرماتے ہیں کہ مسیح نے ہرگز یہ دعوی نہیں کیا کہ فی الحقیقت میں ہی دوبارہ آجاؤنگا۔

ہم کہتے ہیں کہ آنحضرتﷺ نے کہاں دعوی کیا ہے کہ میں دوبارہ دنیامیں اس طرح آؤنگا کہ قادیانی مرزا، میرا بروز اور ظل ہوگا۔ حالانکہ آنحضرتﷺ نے مسیح بن مریم کے دوبارہ آنے کی پیش گوئی فرمائی ہے نہ کہ قادیانی مغل کی۔

پھر آنحضرتﷺ نے نہ صرف حدیث میں بلکہ جناب باری نے قرآن مجید میں مسیح کی عصمت کی گواہی دی ہے، اور ان کو کلمۃ اللہ ٹھہرایا ہے مگر قادیانی ان کو غیر معصوم اوران کی تعلیم کو غلط بتاتا ہے۔ گویا کلمۃ اللہ غلط ہے اور کلمۃ چینی مغل صحیح ہے۔ قرآن مجید نے عیسی مسیح میں تمام کمالات نبوت اور معجزات ثابت کئے مگر چینی مغل دنیا کے تمام معائب عیسی مسیح میں بتاتا ہے کیا کسی مسلمان کا ایسا جگر اور پتا ہوسکتا ہے آگے چل کر چینی مغل کہتا ہے:

> جب یہ راقم مسیح کے رنگ (اسی فاسق وفاجر کے رنگ) سے رنگین ہوکر اور اس کے لباس (فسق و فجور) میں ظاہر ہوا تو نہ مسلمانوں نے مجھے قبول کیا نہ عیسائیوں نے اور میں کافر ٹھیرایا گیا اور قتل کے فتوے لکھے گئے،۔

سب سے پہلے کفر اور الحاد کے کلمات بک کر خود تو نے اپنے کو کافر ٹھہرایا، تب مسلمانوں نے کفر کے فتوے دیئے جیسا کہ مندرجہ بالا تحریر سے ثابت ہوگیا۔ پس

از ماست کہ بر ماست

کا مسئلہ منطبق ہوا۔

تیرے قتل کا فتوی کسی نے نہیں دیا بلکہ خود تو نے دنیا کے مارے جانے کی پیشین گوئی کی۔ اور نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ عیسائیوں اور آریوں تک کو نہ چھوڑا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر قادیانی مرزا جی فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں چونکہ کثرت سے شرک و بدعت گور پرستی اور پیر پرستی وغیرہ پھیل گئی ہے، پس میں آخر زمانے میں مجدد بن کر آیا ہوں۔ چہ خوش!

بت پرستی اور مرزا پرستی تو خود پھیلا رہا ہے۔ قادیان کو مکہ اور مدینہ بنا رہا ہے۔ اپنی تصویریں قیمتہً شائع کر کے مستحق لعنت بن رہا ہے۔ اور اس حرام تجارت سے اپنا گوشت پوست پال رہا ہے۔ نبی اور رسول بن رہا ہے۔ با ایں ہمہ مسلمانوں کو عموماً بدعتی اور مشرک بتاتا ہے۔

خدا تعالیٰ تو ایک نبی ایک اسلام بھیجے، اسی پر چلنے اور اسی کو ماننے کا حکم دے اور کس دھڑلے کے ساتھ ارشاد فرمائے کہ اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی۔

پھر بھی اگر کوئی مکار اپنے کو نیا نبی بتائے اور دین اسلام کو غیر کامل اور ناقص ٹھیرائے، تو اس میں مسیلمہ کذاب اور خر دجال کی روح نہیں تو کیا ہے۔

ہم حلفاً کہتے ہیں اور ہم کو تجربہ ہو چکا ہے کہ مرزا قادیانی کے دل میں کسی نبی کی اپنے مقابلے میں مطلق عظمت نہیں۔ مسلمانوں کے دلوں میں جو انبیاء خصوصاً آنحضرت ﷺ کی عظمت ہے تو مرزا قادیانی کو یہ امر سخت ناگوار ہے۔

ابھی خود مرزا قادیانی کو اپنے مرزائیوں پر اتنا وثوق نہیں کہ ان کے دلوں سے آنحضرت ﷺ کی وقعت بالکل مٹ سکے گی کیونکہ اس کے نزدیک ان پر ابھی ایسی اندھیری نہیں پڑی کہ آنکھیں مانگنے کی ضرورت نہ ہو۔ البتہ جو حواری رات دن صحبت میں رہتے ہیں اور جنہوں نے قادیان میں منڈیاں چھائی اور دھونی رمائی ہے وہ مرزا کو ضرور افضل الرسل والانبیاء یقین کرتے ہیں۔ مگر وہ دن قریب ہیں کہ تمام مرزائی مرزا قادیانی کو ایسا ہی سمجھیں گے اور آنحضرت ﷺ کو طاق پر رکھ دیں گے۔

مرزا قادیانی کے ظلی اور بروزی نبی بننے سے پہلے جب کسی مرزائی سے کوئی مسلمان کہتا تھا کہ مرزا قادیانی نے نبوت کا دعوی کیا ہے، تو وہ کاٹ کھانے کو دوڑتا تھا کہ یہ بالکل جھوٹ ہے طوفان ہے بہتان ہے۔

مرزا قادیانی نے جب دیکھا کہ یہ تو غضب ہو گیا، خود اپنے ہی گرگے نبوت کے منکر ہیں، تو جھٹ سے اعلان دے دیا اور اپنے چیلوں کو ڈانٹا کہ خبردار جو میری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبوت سے انکار کیا۔ میں پورا نبی ہوں، پورا رسول ہوں، آٹھوں گانٹھ کمیت ہوں اور تم ابھی نرے بچھیا کے باوا ہو۔...

لندن اور قادیان

جیسا کہ اخبار الحکم قادیان ۲۴۔ اگست میں لکھا ہے کہ مرزا جی سے ان کے ایک بڑے حواری (حکیم نورالدین) نے بیان کیا کہ میرے نام لندن سے ایک خط آیا ہے کہ یہاں آ کر دیکھیں جنت عیسائیوں کو حاصل ہے یا مسلمانوں کو۔ میں نے اسکو جواب لکھا کہ سچی عیسائیت مسیح اور اسکے حواریوں میں تھی اور سچا اسلام آنحضرت ﷺ اور صحابہ میں تھا پس ان دونوں کا مقابلہ کر کے دیکھ لو۔

اس پر مرزا جی نے لمبی چوڑی تقریر فرمائی ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ

لندن میں آزادی ہے عیش پرستی ہے وغیرہ حالانکہ بہشت کی کلید تقوی ہے۔

خیر یہ تو معمولی جواب ہے لیکن حواری صاحب (حکیم نورالدین) نے اپنے امام الزمان کے عندیئے اور ضمیر کے خلاف یہ کیا کہا کہ سچی عیسائیت مسیح اور اس کے حواریوں میں تھی۔ امام الزمان کے نزدیک تو عیسی اور اس کے حواری جو کچھ تھے وہ آپ نے عینک لگا کر ان کی کتاب ازالۃ الاوہام میں پڑھے ہوں گے ہم کو سخت تعجب ہے کہ ایسا مقرب خاص اور حکیم الامۃ المرزائیہ ایسا کلمہ زبان سے نکالے جو امام الزمان کے منشاء کے بالکل خلاف بلکہ نقیض ہو مرزا جی نے عیسی مسیح کو جس قدر صلوتیں سنائیں ہیں ان سے کئی حصے بڑھ کر ان کے حواریوں کو سنائی ہیں یا یوں کہو کہ سب کو ایک ہی لاٹھی ہانکا ہے پھر سچی عیسائیت مسیح اور اس کے حواریوں میں کہاں ہوئی ہم کو تعجب ہے کہ مرزا جی نے ایسی کھلی مخالفت پر حکیم صاحب کی نبض نہیں دیکھی ہم کو تو دہیں دھوکڑی پر ایسا غصہ آ رہا ہے کہ قابو چلے تو حکیم صاحب سے حکیم الامۃ المرزائیہ ہونے کا ڈپلوما چھین کر کسی راسخ العقیدہ مرزائی کو دے دیں اچھی کہی امام الزمان سے اور مخالفت یہ بھی ایک ہی ہوئی۔ بس جی بس معلوم شد۔ پھر آسمانی باپ کے کرم سے قادیان کیا مرزا اور مرزائیوں کیلئے لندن سے کچھ کم ہے ایک جانب پلاؤ دم ہو رہے ہیں دوسرے جانب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زعفرانی حلوے مشک اورعنبر ریگ ماہی اور سقنقور چشم بد دور دشمن رنجور آمیز کئے ہوئے اور روغن بادام میں چرب کئے ہوئے تیار ہیں کہ سیر لالہ وگل اور گلگشت نسرین و سنبل سے مراجعت فرماتے ہی ڈٹ گئے۔ پھر کیا تھا مزے ہیں بہاریں ہیں منہ کڑھائی میں اور سر چولھے میں۔.. بھلا ایسی رنگ رلیوں کے مقابلے میں بہشت کی کیا حقیقت ہے دنیوی لذتوں کا کیف اٹھایئے اور شعر گنگنایئے

ہم کو معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن
دل کے خوش رکھنے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

دنیا میں رات دن گل چھرے اڑانے والوں کی روح بڑی مشکل سے نکلے گی کیونکہ ہوا پرستوں کے ارمان سے ان کا نفس سرکش یوں کہے گا

دل تو لگتے ہی لگے گا حوریان عدن سے
باغ ہستی سے چلا ہوں ہائے پریاں چھوڑ کر

وہی ممات مسیح

کسی نبی کے ایک معجزے کا انکار تمام انبیای اور ان کے معجزات کا انکار ہے جس کو ایک سچا مسلمان الحاد وارتداد سمجھے گا مگر مرزا صاحب قادیانی اور انکی امت عمداً معجزات انبیاء کا بڑے دھڑلے سے انکار کر رہی ہے اور باایں ہمہ مسلمانی کا دعوی ہے۔

دنیا میں کون سا کلام ہے جس کی تاویل نہیں ہوسکتی اور ہم لکھ چکے ہیں کہ تاویل ہمیشہ جھوٹے دعوی اور جھوٹی بات کی ہوتی ہے امر حق اور واقعیت کو تاویل سے کیا واسطہ۔ روز روشن تاویل سے ہرگز شب تاریک نہیں بن سکتا اور نہ اس کا عکس ممکن ہے جس طرح ایک جھوٹ کے لئے بہت سے جھوٹ بولنے پڑتے ہیں اسی طرح ایک تاویل کیلئے بہت سی تاویلیں چھانٹنی پڑتی ہیں۔

سیدنا مسیح کی نسبت مرزا جی فرماتے ہیں کہ رفعه الله الآیہ سے مراد رفع روحانی ہے۔ مگر اس میں عیسی مسیح کی کیا خصوصیت نکلی، ایک چیونٹی بھی مر کر رفع روحانی کا درجہ حاصل کرلیتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر ماقتلوہ و ما صلبوہ کے بعد مرزا جی کے رفع مزعوم نے کیا فائدہ دیا اس صورت میں تو آیت کا سیاق یوں مقتضی تھا

لما قتلو ہ و صلبوہ رفعه الله الیه

پھر جسم سے روح کے نکل جانے یا رفع ہو جانے میں شبہ کیسا۔ یعنی و لکن شبہ لھم بالکل حشو ٹھہرتا ہے معاذ اللہ۔

پھر جناب باری کا مکرر بطور تاکید و اصرار یعنی و ما قتلو ہ یقیناً کے بعد بل رفعه الله فرمانا تو اور بھی فضول ہوتا ہے۔

کاش مرزا جی سمجھیں کہ رفع روحانی قتل سے متعلق ہو گا نہ کہ عدم قتل سے کیونکہ یہ ایک فطری امر ہے کہ جب کوئی ذی روح قتل کیا جاتا ہے تو فوراً رفع روحانی ہو جاتا ہے یعنی روح اٹھ جاتی ہے۔ اور جب کہ عیسی قتل ہی نہیں کئے گئے جیسا کہ و ما قتلوہ وما صلبوہ سے ثابت ہے تو رفع روحانی یا صلب روح چہ معنی دارد۔

آپ شاید پھر تاویل کریں گے کہ رفع روحانی سے مرد روح کا رفیع الدرجات ہونا ہے، تو کیا اس سے پہلے مسیح مثل کل انبیاء رفیع الدرجات نہ تھے۔ ایسا عقیدہ تو کسی آریہ یا دہریہ کا ہوسکتا ہے نہ کہ کسی مسلمان کا۔

پھر یہ عقیدہ کہ عیسی اب رفیع الدرجات ہوئے پہلے نہ ہوئے تھے، آپ کو عیسائیوں کے مسئلہ کفارہ کا معتقد بناتا ہے۔

پھر آپ کے نزدیک تین عیسی ہیں:

ایک، عیسائیوں کا یسوع۔

دوم، عیسی علیہ السلام جن کا ذکر قرآن میں ہے۔

سوم، آپ کا ذاتی پیدا کیا ہوا عیسی جس کی قبر مقام گلیل علاقہ کشمیر میں ہے۔

معلوم نہیں ان تینوں میں سے آپ کی رقابت کون سے عیسی کے ساتھ ہے۔ جب تک آپ اپنی اس تثلیث کا فیصلہ نہ کرلیں جواب لینے کے مستحق نہیں ہیں۔

بحث اس امر میں تھی کہ ایک تاویل سے بہت سی تاویلیں اور ایک جھوٹ سے بہت سے جھوٹ پیدا ہوتے ہیں تو آپ

ابرئ الاکمه و الابرص و احیی الموتی باذن الله

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور : کلمة القا ها الی مر یم و رو ح منه

کی بھی یہ تا ویل کر یں گے کہ عیسی مسیح ،رو حا نی امراض کو ا چھا اور مر دہ دلوں کو زندہ کر تے تھے، اور تمام ذی روح خدا کے کلمات اور اس کی روحیں ہیں (اگر چہ آپ رو ح منه کے اصلی معنی نہیں سمجھ سکتے)۔

تو یہ فر ما یئے کہ انبیاء کو تما م ذوی الا ر واح چیونٹی، مکھی ، مچھر ،مکوڑے، کینچوے، کنسلائی وغیرہ پر کیا تر جیح ہوئی۔

اگر آپ مسلمان ہیں ،تو سمجھیں گے کہ خدا ہر نبی کو ایک خاص تر جیح (معجزہ) عطا کر تا ہے جو دیگر انبیاء سے اسکی شنا خت کا با عث ہوتا ہے:

ا :اس لحاظ سے عیسی ایک تو روح اللہ ہیں یعنی بے با پ کے پیدا ہو ئے۔

دوم آپ مر دوں کو زندہ اور ہر قسم کے بیما روں کو اچھا کر تے تھے۔

سوم آپ آسمان پر زندہ اٹھائے گئے

اگر ان میں سے آپ ایک معجزے کا بھی انکار کر یں گے تو تمام انبیاء اور ان کے معجزات کا انکار لازم آ ئے گا اور نؤ من ببعض و نکفر ببعض کا مصداق بننا خدا تعالی کی بھاری وعید کا مستحق ہونا ہے۔

ہاں آپ یہ جواب دے سکتے ہیں کہ عیسی مسیح کے زندہ رہنے اور دو با رہ د نیا میں آ نے سے چونکہ میری مسیحیت و مہدویت ٹوٹتی ہے، میں اس لئے عیسی مسیح میں اولاً طرح طرح کے کیڑے ڈالتا ہوں ،اور پھر ان کو ما رتا ہوں۔

آپ کو تو اپنی مسیحیت و مہدویت پیاری ہے

غیرت از چشم برم روئے تو دیدن ندہم
گوش را نیز حدیث تو شنیدن ندہم

جب کہ آپ نبی اور رسول ہو نے کے مدعی ہیں تو یہ بھی خوب سمجھ لیجئے کہ کسی نبی نے اپنے سے سا بق انبیاء کی شان میں محض اس غرض سے کہ لوگ ان کو برا اور مجھے اچھا سمجھیں کبھی کسی قسم کی گستاخی نہیں کی بلکہ پیروی کی ہے جیسی کہ آنخضرت ﷺ نے حسب تعمیل آیت قل بل ملة ابرا هیم حنیفاً حضرت ابرا ہیم خلیل اللہ کی پیروی فرمائی ہے۔ یاد رکھئے ابھی وہ زمانہ نہیں آیا اور نہ آپ کی اور ہماری زندگی تک آئے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگون کے دلوں سے گزشتہ انبیاء کی عظمت مٹ جائے۔ہاں تہذیب اور آزادی کے طوفان سے کیا عجب ہے کہ چند صدی کے بعد ایسا زمانہ بھی آجائے۔

دعا میں اثر

مرزا جی اخبار الحکم قادیان میں فرماتے ہیں کہ،

دعا میں بڑا اثر ہے اسلئے میں نیچری خیالات کا سخت مخالف ہوں۔،

ہم کہتے ہیں کہ آج کل تو صرف امام المرزائین کی دعا میں اثر ہے کیونکہ مرزا اورمرزائیوں کے سوا کوئی مومن ہی نہیں جس کی دعا میں اثر ہو اور کلام مجید کی آیت فادعو نی استجب لکم مرزا قادیانی اورمرزائیوں کی شان میں اتری ہے۔

اگر مرزا جی استجابت دعا کا انکار کریں تو رقمیں کیوں کر اینٹھیں اور کھٹا کھٹ بچے جنوانے کا وعدہ کیوں کر کریں۔ دعا کی مخالفت میں تو نیچریت آگھسی،مگر معجزات انبیاء کا انکار نیچر کے موافق ہے۔ میٹھا ہڑپ اور کڑوا تھوتھو۔

عیسی مسیح کو تو قادیانی مرزا جی اس لئے مارتے ہیں کہ خود مسیح موعود بنے ہیں یعنی جب خود زندہ مسیح دوبارہ آئے گا،تو مرزا جی کس کھیت کی دساور رہیں گے۔

اور معجزات سے اسلئے انکار ہے کہ خود بدولت مداری یا بھورے جنگل کے جمورے کے بھی تماشے دکھانے میں ادھورے بلکہ لنڈورے ہیں۔

جب آپ نبی اوررسول ہیں تو کیا وجہ ہے کہ خرق عادت کا کوئی کرشمہ نہ دکھائیں،اس لئے معجزات خلاف نیچر ہیں۔عصمت بی بی از بے چادری

جب معجزات کا انکار ہے جو نیچر کیخلاف ہیں تو دعا کی قبولیت پہلے خرق عادت ہے۔کیونکہ تمام معجزات انبیاء کی دعاؤں ہی سے واقع ہوئے ہیں۔مثلاً حضرت موسی کی دعا پر آسمان سے من وسلوی کا نزول،اور حضرت موسی کی دعا سے فرعون کا غرق ہونا،اورنوح کی بد دعا سے طوفان آنا،وغیرہ تمام معجزات کا ظہور دعاؤں ہی سے ہوا ہے۔پس دعا کی قبولیت پر ایمان اور معجزات کا انکار ادھا تیتر آدھا بٹیر ہے۔معجزات نیچر کیخلاف ہیں تو دعا بھی جو ایک شئے کی اصلی ماہیت کو بدل دیتی ہے اور واقعات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کومنقلب کر دیتی ہے ضرور نیچر کے خلاف ہونی چاہیے۔

پھر مرزا جی کی بھی ساری دعائیں قبول نہیں ہوتیں وہی قبول ہوتی ہیں جن کا دکھشنا اور دانت گھسائی ملتی ہے اور آسمانی باپ انہیں لوگوں کو اپنے لیپا لک کی دعا سے متمتع کرتا ہے جو اس کو زعفرانی حلوا کھلاتے ہیں دنیا کے لوٹنے کو باپ بیٹے خاصے گھٹے ہیں ایک چور دوسرا گٹھ بند۔ پس اب دنیا کا اللہ ہی بیلی ہے پھر تعجب ہے کہ آسمانی باپ اپنے لیپا لک کی بد دعا قبول نہیں کرتا آتھم کے مرنے کیلئے کتنی ناک رگڑی مگر نہ مرا۔ اپنے رقیب یعنی آسمانی منکوحہ کے خاوند کو کیسا پانی پی پی کر کوسا مگر اس کی زندگی کے پشمینے کا ایک رواں بھی نہ اکھڑا۔ ہاں ایک بد دعا قبول ہوگئی، وہ کیا ہندوستان میں طاعون کا آنا۔ اس میں یہ خرابی پڑی کہ گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس گیا۔ یعنی بے رحم باپ نے اپنے پوتوں کو بھی طاعون کی بھینٹ چڑھا دیا۔ یہ بھی وہی بات ہوئی کہ کرے داڑھی والا اور دھرا جائے مونچھوں والا۔ بات یہ ہے کہ لیپا لک کا باپ بڑا ہی ظالم ہے بہتر ہے کہ اپنے خونخوار اور ظالم باپ کی کسی رحیم اور شفیق باپ سے ادلا بدلی کرلے۔ پھر لیپا لک کا باپ ساری خدائی کے جھوٹوں کا بھی قبلہ گاہ ہے اگڑم بگڑم اناپ شناپ لیپا لک سے کہہ دیا کہ میرے پوتوں کو طاعون کی ہوا بھی نہ لگے گی، اور لیپا لک نے بھی بہت کچھ دلا سا دیا کہ طاعون ملعون کا کچھ خوف نہ کرو اس کی کیا طاقت ہے کہ تمہاری طرف بری نگاہوں سے بھی دیکھے مگر اس کے منہ کو لگ گیا تھا خون باپ بیٹے دونوں کو ایک ہی لاٹھی ہانک دیا کچے بچوں کو بھنبھوڑ بھنبھوڑ کر نگل گیا۔۔

وہی ممات مسیح

مرزا غلام احمد قادیانی کے چیلوں نے اس بات کو نگار آستیں بنا رکھا ہے کہ عیسی مسیح کی حیات ہی نے کئی کروڑ عیسائیوں کو گمراہ کیا ہے کہ وہ اسکو خدا سمجھنے لگے ہیں،

ہم کہتے ہیں یہود بھی تو گمراہ ہیں جنھوں نے حضرت عزیرؑ کو خدا کا بیٹا کہا۔ اور پارسی بھی گمراہ ہیں جنھوں نے آگ کو معبود سمجھا۔ علی ہذا مجوس اور شامی بھی گمراہ ہیں جو آفتاب کو معبود سمجھتے ہیں۔ اور ہنود کی تو کچھ پوچھئے ہی نہیں جنھوں نے لاکھوں معبود بنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھے ہیں۔ مگر قادیانی مرزا جی نہ تو یہود کے پیچھے پڑے ہیں، نہ پارسیوں کے، نہ مجوسیوں اور شماسیوں کے، نہ ہنود کے، نہ بدھ مذہب والوں کے، نہ سکھوں کے، وہ تو صرف عیسی مسیح کو گالیاں دیتے ہیں۔ اس لئے کہ اپنے کو عیسی بناتے ہیں۔

نہ مرزا غلام احمد قادیانی نے آتش پرستوں کے پیغمبر زردشت کی روح میں حلول کیا، نہ کرشن جی یا رام چندر جی کے سر میں اتار کیا ہے، نہ اپنے کو بودھ بنایا ہے، نہ گرونانک اور گورو گوبند سنگھ کی روح میں تناسخ کیا ہے۔ پس ان سے کچھ مطلب نہیں۔ مطلب تو عیسی مسیح سے ہے، جن کی جگہ آپ تشریف لائے ہیں۔ بہتر ہوتا کہ ظلی طور پر اپنا خروج عیسی مسیح کی روح میں بتاتے، نہ کہ آنخضرت ﷺ کی روح میں، جو صرف عیسی مسیح کے مقدم کی خبر دینے والے ہیں خود عیسی مسیح نہیں۔

قادیانی مرزا جی کی نیرنگیاں تو دیکھئے کہ اپنے کو ظل تو بتاتے ہیں پیغمبر عرب و عجم ﷺ کا، اور بنتے ہیں مسیح موعود یا مثیل المسیح۔

پھر مثیل اور موعود بن کر اصلی مسیح کو گالیاں دیتے ہیں۔ اگر اپنے کو (معاذ اللہ) پیغمبر عرب و عجم ہی بتا دیتے، تو کیا کوئی منہ نوچ لیتا۔ اس رسوائی سے تو نجات ملتی جو حضرت مسیح پر سبّ ولعن کرنے سے ساری خدائی میں ہو رہی ہے۔

پھر جس طرح قادیانی مرزا جی کو اصلی مسیح کے ساتھ ضد ہے اسی طرح آنخضرت ﷺ کے ساتھ بھی ضد ہے جن کے آپ ظل اور بروز ہیں یعنی آنخضرت ﷺ کے اقوال و ارشادات پر عمل نہیں کرتے جب کوئی حدیث اپنے مطلب کے خلاف پاتے ہیں تو صاف انکار کر بیٹھتے ہیں کہ یہ قرآن کے خلاف ہے اور قرآن حدیث پر مقدم ہے اور جو حدیث اپنے مطلب کے موافق پاتے ہیں اس کو قرآن پر مقدم نہیں کرتے حالانکہ تمام مسلمانوں کا اس بات پر ایمان ہے کہ عمل کے اعتبار سے قرآن و حدیث میں کچھ فرق نہیں ایک واجبی استعداد والا مسلمان بھی آیت

و ماینطق عن الھوی ان ھوا لا وحی یوحی

سے واقف ہے یعنی محمد ﷺ اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتے بلکہ ان کا نطق وحی کے سوا کچھ نہیں۔ اس صورت میں حدیث بھی وحی یعنی قرآن ہے۔

مگر مرزا اور مرزائیوں میں کچھ بھی عقل وادراک ہے (نور ایمان تو مطلق نہیں) تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بات سمجھیں گے کہ مسلمانوں پر براہ راست قرآن نازل نہیں ہوا بلکہ آنحضرتﷺ پر نازل ہوا ہے اور آپ کے فرمانے کے موافق ہم نے قرآن کو منزل من اللہ مانا ہے۔ اب تعجب ہے کہ قرآن پر تو ایمان اور آنحضرتﷺ کے دیگر اقوال (احادیث) سے انکار حالانکہ دونوں آپ ہی کے اقوال سے ہیں۔ جو باتیں آسائش اور تن آسانی کے موافق ہیں ان کو یہ کہہ کر قبول کیا جاتا ہے کہ قرآن میں ایسا ہی ہے اور جن امور میں حدیث کی رو سے تکلیف شرعیہ ہے ان سے یہ کہہ کر انکار کر دیا جاتا ہے کہ قرآن سے ثابت نہیں مثلاً پانچ نمازوں کی تصریح قرآن میں نہیں بلکہ حدیث میں ہے تو مرزا جی اور ان کے حواری پانچ وقت نماز نہیں پڑھتے بلکہ اکثر اوقات دو یا تین پڑھ لیتے ہیں اور نہ بھی پڑھیں تو کیا خدا لاٹھی لیکر مارے گا کیونکہ قرآن میں نماز کا حکم ضرور ہے مگر یہ حکم نہیں کہ پانچ وقت پڑھو روزانہ پڑھو۔ ہفتے میں ایک دفعہ، مہینے میں ایک دفعہ، سال بھر میں ایک دفعہ، بلکہ ساری عمر میں ایک دفعہ پڑھ لو تو فرضیت ادا ہو جاتی ہے کیونکہ قرآن میں مطلق نماز کا حکم ہے نہ کہ مقید کا۔ بلکہ مرزا قادیانی اور مرزائی تو قرآن و حدیث دونوں سے مطلق العنان ہو گئے ہیں اور زکوۃ کی فرضیت قرآن میں بھی ہے اور حدیث میں بھی، مگر بتاؤ باوجود استطاعت رکھنے اور مستورات کو ہزاروں روپئہ کا جڑاؤ زیور بنوا دینے وغیرہ کے مرزا جی نے کبھی حج اور زکوۃ کا نام بھی لیا ہے۔ بلکہ وہ اپنے مرزائیوں کو کبھی حج اور زکوۃ کی تحریص و ترغیب دیتے ہیں قادیان اور منارۃ المسیح کی زیارت نے سب سے مستغنی کر دیا ہے مرزا جی کو مسیح الزمان اور امام الزمان مانو اور چندہ دو بس چھٹی ہوئی ورنہ ٹاپا خالی کرو۔

مرزائی مذہب کا بڑا اصول اور بڑی تلقین یہ ہے کہ عیسی مسیح زندہ نہیں ہیں بلکہ وفات پا گئے ہیں گویا عیسی مسیح کی وفات مرزا جی کے امام الزمان اور مسیح موعود ہونے کی دلیل یا معجزہ ہے باقی ٹھین ٹھیں۔ ایک مغربی اور مشرقی تعلیم یافتہ بزرگ ہم سے ہنس کر کہنے لگے یا تو مرزائی لوگ گھاس کھا گئے ہیں یا مرزا جی کو مالیخو لیا ہے یا عمداً مکاری اور عیاری ہے ظلی اور بروزی دعوے نے تو موعودیت کو بھی کھو دیا کوئی ظل اپنی اصل کے خلاف نہیں ہوتا آنحضرتﷺ نے عیسی مسیح کی معصومیت کی تصدیق کی مرزا ان کو گالیاں دیتا ہے اور فاسق و فاجر بتاتا ہے پس ظلیت کہاں رہی اور ساتھ ہی موعودیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی باطل ہو گئی۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائیوں کا دعوی ہے کہ آیت بل رفعه الله اليه سے رفع جسمانی نہیں نکلتا۔ ہم کہتے ہیں کہ رفع روحانی کہاں نکلتا ہے۔ وہ یہ آیات پیش کرتے ہیں: نرفع درجات من نشاء،

اور: اليه يصعد الكلم الطيب و العمل الصالح يرفعه

ہم کہتے ہیں پہلی آیت میں درجات کا لفظ اور دوسری آیت میں عمل صالح کا لفظ موجود ہے۔ یعنی ہم جس شخص کا درجہ چاہتے ہیں بلند کرتے ہیں اور عمل صالح خدا ہی کی جانب بلند ہوتے ہیں۔

اب ہم پوچھتے ہیں کیا حضرت مسیح کوئی درجہ ہیں، یا کوئی عمل، جو خدا کی جانب بلند ہوئے۔ آیت میں یوں نہیں فرمایا کہ بل رفع الله درجاته بلکہ خود حضرت مسیح کو رفع کا مفعول بنایا ہے۔ یعنی اٹھالیا ہم نے عیسی کو اپنی جانب۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ ان جہلاء کو تاویل کرنی بھی نہیں آتی۔ قدم قدم پر ٹھوکر کھاتے ہیں اور سر کے بل گرتے ہیں۔

بے معنی الہام

قادیانی اخبار الحکم ہمارے نام نہیں آتا لیکن ہمارے شاگردان رشید جاسوس بن کر کہیں نہ کہیں سے اڑا لاتے ہیں۔ ۱۷ ستمبر رواں (۱۹۰۲ء) کا الحکم عجیب وغریب ہے اس میں لکھا ہے کہ

> مرزا جی کے فرزند ارجمند بشیر کی آنکھیں ایسی خراب تھیں کہ مرزا جی کو سخت نقصان پہنچنے کا اندیشہ تھا۔ آخر آپ نے دعا فرمائی تو یہ الہام ہوا برّق طفلی بشیر۔

اس الہام میں بھی قادیانی مرزا جی کا خدا ویسا ہی غبّی کھا گیا جیسا صح زوجتي اور جري الله في حلل الانبياء والے الہام میں۔ وہاں مرزا قادیانی کے خدا کی بی بی اچھی ہوئی تھی، یہاں خدا کے لڑکے کی آنکھیں اچھی ہوئی ہیں، کیونکہ خدا نے بشیر کو طفلی کہہ کر الہام میں پکارا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر یہ کہو کہ بشیر پوتا ہے یعنی خدا کے لیپا لک بیٹے کا بیٹا ہے حقیقی بیٹا نہیں، تو یہ اعتراض کچھ بھاری نہیں، پوتے کو بھی لڑکا اور بیٹا کہہ دیتے ہیں جیسا زوجتی میں باپ کی زوجہ اور بیٹے کی زوجہ مرزائی شریعت میں دونوں ایک ہیں۔ دونوں میں بانس بھر کیا معنی، ہاتھ بھر، بلکہ بالشت بھر، بلکہ انگشت بھر، بلکہ جو بھر، بلکہ تل بھر بھی فرق نہیں۔

پھر خیریت سے برّق پر اعراب بھی لگا دیئے ہیں۔اس کو تبریق(تفعیل) سے صیغہ امر بنایا ہے۔

تبریق کے معنی لغت میں آنکھ اچھی طرح کھولنا اور تیز دیکھنا ہیں، تو یہ معنی ہوئے کہ میرے لڑکے بشیر کی آنکھیں اچھی طرح کھول دے اور اس کو تیز دکھا۔

اس صورت میں بشیر طفلی کا بدل واقع ہوا ہے اور حسب قاعدہ نحو بدل اور مبدل منہ کا ایک حال ہوتا ہے۔ یہاں طفلی مضاف اور مضاف الیہ ہو کر معرفہ اور بشیر نکرہ ہے اور اگر یہ کہو کہ طفلی مفعول اول اور بشیر مفعول ثانی ہے۔

اول تو کلام عرب میں تبریق متعدی المتعدی نہیں آتا، دوم بشیر پر مفعول کا نصب نہیں، نہ اس کے آگے الف ہے ہے کہ بشیراً پڑھا اور سمجھا جائے۔

بہر حال قادیانی مرزا جی کا خدا نحو سے بالکل نابلد ہے۔ جب اس نے صرف نحو کی تعلیم ہی تجدید شوکت کے دار العلوم میں نہیں پائی تو زبان عرب میں کیوں الہام کرتا ہے۔

اگر الہام کے یہ معنی کہو کہ اچھا کر دے اپنے لڑکے بشیر کو تو علاوہ اس نقص کے کہ باپ میں اچھا کرنے کی طاقت نہیں بیٹے میں ہے بجائے طفلی کے طفلك ہو اور حسب قاعدہ نحو بشیر معرف باللام ہونا چاہیے یعنی برّق طفلك البشیر۔ پس معلوم ہوا کہ آسمانی باپ بالکل گھاس کھا گیا ہے اور بیٹا اس سے بڑھ کر اس بساط پر علماء اسلام سے تحدی کی جاتی ہے اور اغلاط واسقام کے پڑاوے (اعجاز المسیح) کا جواب طلب کیا جاتا ہے

امید ہے کہ ہمارے نامہ نگار علماء بھی اس الہام پر ضمیمے میں بحث فرمائیں گے اور اگر کوئی نکتہ ہم سے رہ گیا ہو تو اسکی چھان بین کریں گے۔

(ایک اگلے شمارے میں مولانا احمد حسن شوکت پھر اسی موضوع پر لکھتے ہیں):

اگر برّق طفلی بشیر والے الہام کے یہ معنی کئے جائیں کہ اے میرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیٹے بشیر آنکھیں کھول یا تیز دیکھ، تو علاوہ اس خرابی کے کہ بشیر خدا کا بیٹا نہیں، بلکہ خدا کے بیٹے کا بیٹا ہے، طرفہ خرابی یہ لازم آتی ہے کہ لغت میں طفل کے معنی بیٹے کے نہیں بلکہ نو زائیدہ کے ہیں انسان کا ہو یا حیوان کا۔ اونٹ کا بوتا ہو، یا گائے کا بچھڑا، بکری کا بز غالہ ہو، یا بھینس کا کٹڑا، یا ہاتھی کا پاٹھا، مذکر ہو یا مونث، نر ہو یا مادیں۔

گو یا یہ معنی ہوئے کہ اے میرے پہلے جھول یا پہلے گابھ کے نکلے ہوئے بچے آنکھیں کھول۔

حالانکہ بشیر بالغ ہے نو زائیدہ نہیں، نہ گھوارے میں ہے۔ ابھی ابھی اس کی شادی ہوئی ہے۔ اور اگر آسمانی باپ نے بشیر کو درحقیقت اپنا صلبی بیٹا قرار دیا ہے، تو اس سے یہ غلطی ہوئی ہے کہ الہام میں ابنی بشیر نہیں کہا۔

اگر آسمانی باپ مجدد السنہ مشرقیہ سے مشورہ لیتا تو یوں اصلاح دی جاتی

برّق ابن المتبنی بشیر یعنی اے میرے لیپالک کے بیٹے بشیر آنکھیں کھول۔

غالباً آسمانی باپ نے یہ خیال کیا کہ اس الہام میں ابن یا متبنّی کا لفظ نہ آنے پائے ورنہ سارے مرزائی عیسائی بن جائیں گے۔ اور جب میرے صلب سے ایک حقیقی بیٹا پیدا ہو چکا ہے تو کیوں کسی کو ابن یا ابن الابن بناؤں۔ یہ امر میرے حقیقی بیٹے کی دل شکنی کا باعث ہوگا اور میں شرك فی الا بنیة کے جرم کا مرتکب ٹھہروں گا۔

الہام میں حرف ندا محذوف ہے یعنی برّق یا طفلی بشیر۔

اب سنئے نحو کا قاعدہ ہے کہ جب منادی مضاف ہوگا تو منصوب ہوگا یعنی یا عبد الله یہاں طفلی منادی منصوب ہے مگر اسکا تابع (بشیر) مرفوع ہے یہ کون سی خانگی کتاب میں لکھا ہے۔ پس بشیراً آنا چاہیے

پھر برّق کے معنی مطلق تیز یا اچھا دیکھنے کے ہیں لغت میں یہ کہاں لکھا ہے کہ جب کسی کی دکھتی ہوئی آنکھیں اچھی کی جائیں تب کہا جائے کہ برّق۔ اسکو اپنی کسی لال کتاب سے ثابت کیجئے۔ ثابت کر چکے۔

در بارہ طاعون آسمانی باپ کا یہ الہام ہے

انی احافظ کل من فی الدار یعنی ہر شخص جو گھر میں ہے اس کی حفاظت کروں گا۔

گھر سے اگر مرزا جی کا مسکونہ محل مراد ہے تو یہ حفاظت عامہ وتامہ نہ ہوئی یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام مرزائی محفوظ نہ ہوئے جو پنجاب اور ہندوستان کے دور و دراز شہروں میں رہتے ہیں بلکہ وہ حواری بھی محفوظ نہ رہے جو قصبہ قادیان میں رہتے ہیں کیونکہ دار کے لفظ کا اطلاق شہروں اور قصبوں پر نہیں ہوتا بیت اللہ یا خانہ خدا سے مراد صرف حرم کعبہ یا مسجد ہوتی ہے تمام شہر مکہ بیت اللہ نہیں جس طرح کسی قصبہ کی مسجد تمام قصبہ نہیں یعنی قادیان کو مسجد یا خانہ خدا نہیں کہہ سکتے اس صورت میں الہام یوں ہوتا

احا فظ کل من فی البلد۔

کلام مجید میں ہے :و ھذا البلد الامین۔

اور : لااقسم بھذا البلد و انت حل بھذا البلد۔

افسوس ہے کہ قادیانی مرزاجی جو قرآن کی آیتوں کو مسخ کر کے ان سے اپنا الہام تراشتے رہتے ہیں مندرجہ بالا آیتوں تک ان کی رسائی نہ ہوئی۔ اور کیونکر ہوتی، خود ان کا خدا بھی خواب خرگوش میں غین ہو گیا۔

پھر احافظ باب مفاعلت سے ہے جو مشارکت فعل کو چاہتا ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ مرزاجی کا خدا ان کے گھروں کا محافظ ہے اور ان کے گھر والے خدا کے محافظ ہیں۔

اس صورت میں یہ الہام ہوتا انی احفظ کل من البلد،

یاد رکھئے مجدد السنہ مشرقیہ کی اصلاح کی ضرورت جس طرح مرزاجی کو ہے اسی طرح مرزاجی کے خدا کو ہے۔ بہتر ہے کہ دونوں باپ بیٹے الہام الحکم یا کسی رسالہ میں شائع کرنے سے پہلے مجدد کے حضور پیش کر دیا کریں۔ مجدد کی بعثت موجودہ زمانہ میں جب کہ تمام مرزائی جہل و سفہ کی اندھیاری میں ٹٹولتے پھرتے ہیں اصل یہ ہے کہ ان کو لٹریچر کے صاف اور سیدھے راستے پر لائے اور بتائے کہ نظم و نثر اور انشا پردازی اس کو کہتے ہیں۔ ہم کو اسی بات پر غصہ آتا ہے کہ دل میں تو مرزا قادیانی اور مرزائی مجدد کی تجدید پر ایمان لے آئے ہیں اور تصدیق بالقلب بھی کر چکے ہیں مگر اقرار باللسان نہیں کرتے جب کہ معقول دلائل و براہین سے ثابت ہو چکا ہے کہ شوکت اللہ القہار بے شک مجدد السنہ مشرقیہ ہے تو اب کھلم کھلا بیعت تجدید کرنے اور سلسلہ مسترشدان میں داخل ہونے سے کون امر مانع ہے، دنیا میں ایک مجدد آئے اور مرزائیوں کا گروہ محض تعصب او ضد سے اس پر ایمان نہ لائے وا حسر تا وا مصیبتاہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیر القرون قرنی

اس حدیث پر بحث کرتے ہوئے قادیانی مرزا جی کے حکیم الامت فرماتے ہیں کہ کیا وجہ ہے کہ آنحضرتﷺ کی پیشین گوئی ثم یفشوا الکذب کے موافق قرون ثلاثہ کے بعد کذب پھیل گیا۔،

اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ حکیم (نور الدین) صاحب اپنے آس پاس دیکھیں۔ادھر اودھر دیکھیں۔اپنے دل میں دیکھیں۔ایماناً قرآن و حدیث کی مخالفتوں کو دیکھیں۔آنحضرتﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد تیس جھوٹے دجال پیدا ہوں گے اور سب یہی زعم کریں گے کہ ہم نبی ہیں حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اب مرزا جی نے نبوت کا دعوی کر کے خود اپنے کو جھوٹا دجال بنا دیا بشرطیکہ وہ جیسا کہ زبان سے کہتے ہیں آنحضرتﷺ کے اقوال کو سچا جانتے ہوں۔

ظاہر ہے کہ ہرگز سچا نہیں جانتے ورنہ کبھی نبوت کا دعوی نہ کرتے۔اب یہ تاویل چھانٹنا کہ حدیث میں نبی کے پیدا ہونے کی نفی ہے، رسول کے پیدا ہونیکی نفی نہیں جھوٹ کے ثابت کرنے کو دوسرا جھوٹ ہے جس پر نو آموز طلبہ بھی قہقہہ اڑا سکتے ہیں۔پس یوں جھوٹ پھیلا اور یوں یفشوا الکذ ب کی تصدیق ہوئی۔

مرزا غلام احمد اور ان کے حواری کو معلوم ہو کہ ۲۳ جھوٹے مہدی پیدا ہوئے مگر ان کا یا ان کی اولاد کا یا ان کی امت کا دنیا کے پردے پر کہیں نشان بھی نہیں۔ انہوں نے بڑے بڑے محل بنائے جن کے مقابلہ میں منارۃ المسیح بچوں کا گھروندا ہے جو جمعہ کے روز مٹی اور ریتے سے بنایا کرتے ہیں اور بالآخر قضاء الٰہی زبان حال سے یہ شعر پڑھ دیتی ہے

در روز جمعہ خانہ لبسے ساتی
بنیاد کاخ خویش نہ محکم گزاشتی

کذب کے وبال کو ذرا عزت کے ترازو میں تو لئے کہ مہدی سوڈانی کے عالی شان منارہ دار مکانات تو الگ رہے، قبر تک کا نشان بھی توپوں کے گولوں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب باری نے اڑوادیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

اس بات کی کیا دلیل ہے کہ قادیانی مرزاجی تیس مہدیوں کے ذیل میں نہیں ہیں حالانکہ ابھی تک مخبر صادق کی پیشین گوئی کے موافق مہدی پورے نہیں ہوئے۔ جب تیرہ سو برس میں ۲۳ جھوٹے مہدیوں نے خروج کیا ہے، تو حساب لگا کر دیکھ لیجئے کہ بقیہ سات مہدیوں کی تعداد کتنے سال میں پوری ہوگی۔ اربعہ متناسبہ سے حساب جانچ لیجئے۔

مرزائیوں کو مرزا قادیانی سے ایک معاہدہ کرانا اور ایمان لانے سے پہلے اس بات پر مجبور کرنا چاہیے تھا کہ پہلے آپ یہ ثبوت دیں کہ آپ کے بعد کوئی اور جھوٹا نبی یا مہدی جن کی تعداد حدیث میں موجود ہے پیدا نہ ہوگا۔ اس دفع دخل کیلئے مرزا جی کہتے ہیں کہ نبی تو قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ کیا یہ ویسے ہی نبی ہوں گے جیسے ۲۳ مہدیان کذاب ہو چکے ہیں۔

ظاہری دعوی تو یہ ہے کہ انبیاء برابر پیدا ہوتے رہیں گے مگر خاتم الانبیاء یا نبی کامل کوئی پیدا نہ ہوگا۔ حالانکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے کو خاتم الانبیاء (خاتم الخلفاء) علی الاعلان قرار دے دیا ہے۔

ذرہ دیکھتے تو جایئے! قادیانی خم سے گرگٹ کی طرح کیسے کیسے رنگ نکلتے ہیں۔ موسم گرما آنے دیجئے، خدا نے چاہا تو دماغ کا تھرمامیٹر اونچے درجے پر پہنچ کر کامل مالیخولیا ہو جائے گا

کر علاج جوش وحشت چارہ گر
لا دے اک چنگ مجھے بازار سے

الہامی ہوئی مثیل المسیح ہوئے مہدی موعود ہوئے ظلی اور بروزی نبی اور رسول ہوئے آئندہ گرمیوں میں خاتم الانبیاء ورسل ہو جائیں گے۔ اور پھر خدا نے چاہا تو جس جست و خیز اور بکر کود سے زینہ بزینہ چڑھے ہیں اسی طرح بتدریج لوٹن کبوتر کی طرح قلابازیاں کھاتے لڑھکتے پھڑکتے آ رہیں گے۔

ہے صاحب خزانہ کو ہی اوج سے زوال
ٹپکے نہ کیوں اچھال کے فوارہ آب کو

ناظرین کو معلوم ہونا چاہیے کہ آپ کے ضمیمہ شحنہ ہند نے اپنی نکتہ چینی سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کا تنزل شروع کر دیا ہے۔ اب وہ اپنے کو مثیل المسیح اور ظلی اور بروزی نبی کہتے ہوئے جھجکتے ہیں کیونکہ بولتی بند ہو گئی ہے۔ خدا تعالیٰ نے چاہا تو آسمانی باپ چندروز میں مرزا کا خطاب خاتم الخلفاء بھی یہ کہہ کر چھین لے گا کہ ایاز قدر خود بشناس۔

حدیث سے بغض

آنحضرت ﷺ سے محبت کا دعویٰ اور حدیث سے بغض۔ ایک لحیم شحیم موٹے تازے چکنے چپڑے بھاری بھرکم توندیلے اور پٹیلے مرزائی مولوی نے ہم سے کہا کہ جب آنحضرت ﷺ کا ذکر آتا ہے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرزا پانی ہوکر بہہ جائے گا، اور اس کا تمام عنصر رانگ کی طرح نہیں موم کی طرح گل جائے گا۔ بھلا ایسا شخص کیونکر جھوٹا ہوسکتا ہے۔

ہم نے کہا دنیا پرست سادھو بچے تو وہ ڈھونگ باندھتے ہیں اور وہ ظاہری کرشمے دکھاتے ہیں کہ اچھے اچھے دانا بینا عاقل و بالغ عالم و فاضل لوگوں کی آنکھوں میں خاک جھونک کر گانٹھ کاٹ لیتے ہیں۔

اچھا ان کو جانے دو کیا آپ نے کبھی عورتوں کے پھپھر ولے نہیں دیکھے۔ وہ وہ مکر گانٹھتی ہیں اور نخرے دکھاتی ہیں کہ مردوں کی آنکھوں میں سرسوں پھول جاتی ہے اور رونا ٹپ ٹپ ٹسوے بہانا تو ہر وقت انکی پوڑیا یا نیفے میں ہوتا ہے حالانکہ خدا تعالیٰ ان کی نسبت فرماتا ہے انّ کیدکنّ عظیم

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حکیم الامۃ (نورالدین) جن کو مرزا قادیانی کا عکس یا ظل یا ہمزاد کہنا چاہیے ۱۷ستمبر ۱۹۰۲ء کے الحکم میں فرماتے ہیں کہ:

> آنحضرت ﷺ نے سب کچھ خود کر کے دکھا دیا۔ اگر ایک حدیث بھی دنیا میں قلم بند اور جمع نہ کی جاتی، تب بھی یہ (نماز، روزہ، حج، وزکوۃ کے) مسائل صاف تھے،

پھر حکیم الامت نورالدین صاحب فرماتے ہیں:

> غرض اللہ تعالیٰ کے فرض کیلئے ایک مزکی کی ضرورت ہوتی ہے ورنہ بڑی بڑی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتابوں والے عبدالطاغوت ہو جاتے ہیں ،۔،

حکیم نورالدین جی کا مطلب یہ ہوا کہ اب احادیث کی ضرورت نہیں، جیتا جاگتا ..مزکی (ظلی اور بروزی نبی) موجود ہے۔ قرآن و حدیث کو جزدان میں لپیٹ کر اورطاق نسیان میں رکھ کراس کے پاس آؤ وہ تم کوسب کچھ سکھا دے گا۔

کیا اب بھی کسی کو شک ہو کتا ہے کہ مرزا قادیانی اور مرزائی حدیث رسول کے سخت حریف ہیں اوراس کا مٹانا چاہتے ہیں یہ مرزا قادیانی کو آنحضرت ﷺ سے محبت ہے جنکا نام سن کرمرزا قادیانی گلا جاتا ہے اوراپنے آنسوؤں کی کیچڑ میں بھینس کی طرح بھساک سے بیٹھا جاتا ہے۔ بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی اور مرزائی نوگرفتاروں کو دام میں لانے کو ایسے ہتھکنڈے دکھاتے ہیں اور جب وہ دام میں پھنس کر رنگ میں رنگے جاتے ہیں تو پھر یہ تقوی اورتورع نہیں رہتا۔ پھر تو سب کے سب لنکا میں باون گز کے ہو جاتے ہیں اور نیچرل آزادی کے کھیت میں منہ چھٹ ہریالی چرنے لگتے ہیں۔

آج کل آزادی آزادی پکارنے والوں کی نیو خوب جمتی ہے۔ موجودہ زمانہ کے رفارمر اورانبیاء وہ ہیں جو دنیا کو تکالیف شرعیہ سے آزاد کر رہے ہیں۔ یہ رفارمر جو دعوی کریں بجا ہے ان کے دعوی ضرور سرسبز ہوں گے اور ہورہے ہیں۔ یہی امتحان کا وہ وقت ہے جس کی نسبت مخبر صادق ﷺ نے پیشین گوئی فرمائی ہے کہ ایمان کا سنبھالنا گویا ہاتھ پر چنگاری رکھنا ہوگا اوراسلام یوں سمٹ جائے گا جیسے سانپ اپنے بل میں۔

ابھی تو کچھ بھی نہیں مومنوں کے ایمان کا سخت سے سخت امتحان لیا جائے گا۔ دنیا میں تیس دجالوں کذابوں کا آنا ضرور ہے، جن کے زورشور کے نعرے گنبد فلک میں گونجیں گے اور جن کے انا ربکم الاعلی کے نقارے مردوں (اموات) تک کے کانوں کے پردے پھاڑیں گے۔ پس مسلمانوں کو امتحان کے لئے تیار رہنا اور آنے والی نسلوں کے تیار کرنے کا سامان فراہم کرنا چاہیے۔

آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت و رسالت کا دعوی کرنے والا بڑا ظالم ہے مسلمانوں کو خیال کرنا چاہیے کہ ایسا شخص کس قدر خوفناک ہے اوراسکا زہد وتقوی عبادت وریاضت (اگر درحقیقت کچھ ہو) کس کام کا ہے۔ یہ وہی بات ہے کہ کوئی نجس کپڑے کو عطر میں بساوے، اور یوں اس کی نجاست کو ڈھک دے۔ غرور اور تکبر مرزائیوں کی سرشت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بھر گیا ہے۔ ہم سچ کہتے ہیں کہ چند روز میں وہ زمانہ آنے والا ہے کہ ایک ایک مرزائی اپنے کو انبیاء سے بڑھ کر سمجھے گا، اور مرزا جی نہ صرف خاتم الانبیاء بلکہ اپنے کو خدا سمجھنے لگیں گے۔ ابھی چیونٹیوں کے پر نہیں لگے، نہ جھوٹ کا جہاز جو طوفان میں آیا ہوا ہے اس میں کنارے تک پانی بھرا ہے ابھی تو بہت کچھ ہونے والا ہے۔ اگر یہی لیل و نہار رہے اور مرزا قادیانی اور مرزائیوں نے جو ترقی گزشتہ دو سال میں کی ہے اگر اس کے انجن کی اسٹیم اسی طرح گرم رہی، تو بہت ہی جلد مکافات کو پہنچ جائیں گے اور جس طرح دوسرے ۲۳ مہدی اپنے خوارق کی یادگاریں صفحہ تاریخ پر چھوڑ گئے ہیں مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائی بھی اپنی نبوت و رسالت کی کارروائیوں کا بڑا بھاری ذخیرہ چھوڑ جائیں گے۔ اور ہم مبدء فیاض ازل کی برکت سے پیشین گوئی کرتے ہیں کہ یہ ضرور ہو کر رہے گا، دیر میں ہو یا جلد ہو۔ انبیاء کی مخالفت نے تو بڑے بڑے سرکش سلاطین اور بڑی بڑی جرار اور زبردست قوموں کو خاک میں ملا دیا ہے مرزا جی تو کیا پدی کیا پدی کا شوربہ ہیں۔

آنحضرت ﷺ کی محبت آپ کی اتباع میں ہے، نہ کہ دفع الوقتی کے لئے محض زبانی دعوے کرنے میں۔ خدا تعالی فرماتا ہے

قل ان کنتم تحبّو ن الله فا تبّعو نی یحببکم الله

یعنی کہہ دو اے محمد! اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو، تو میرا اتباع کرو۔ خدا تم کو دوست رکھے گا۔

اب مرزا غلام احمد اور مرزائیوں کو اس کسوٹی پر کھنا چاہیے۔ بھلا ان کی کسی بات میں بھی آنحضرت ﷺ کا اتباع ہے؟ بلکہ سراسر خلاف ہے۔ اور خود نبی بننا ہی آنحضرت ﷺ کا جھٹلانا ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ کا تمغہ اور نشان ہی ختم رسالت یعنی تکمیل کمالات رسالت ہے۔ اور جب آپ ﷺ کے بعد دوسرا نبی بھی پیدا ہوا تو تکمیل ناقص ٹھہرتی ہے۔

مرزا کا طاعون اور گورنمنٹ کا ٹیکہ

۲۴ ستمبر ۱۹۰۲ء کے الحکم میں قادیانی مرزا جی نے منارے سے بھی لمبا اور اپنے امل سے بھی دراز ایک مضمون دیا ہے جس میں اول تو طاعونی ٹیکے کے اجراء پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گورنمنٹ کی بہت کچھ بھٹئی اور چاپلوسی کی ہے اور پھر لکھا ہے کہ ٹیکا ضرور مفید ہے مگر میرے اور میرے چیلے چاپڑوں کے لئے اس کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ میں پیشینگوئی کر چکا ہوں کہ ان میں طاعون نہ پھیلے گا۔

پھر آپ دفع دخل کرتے ہیں کہ پھیلے گا بھی تو افراط تفریط نہ ہوگی۔

قادیانی مرزا جی کو دوٹپّی ہانکنا بہت سے تجربوں یعنی بہت سی پیشین گوئیوں کے جھوٹا ہونے کے بعد سوجھا ہے۔ اب تو ہر پیش گوئی تذبذب کا رنگ لئے ہوتی ہے تاکہ موقع ملے تو تاویل بنی بنائی ہو۔

یہ عجیب بات ہے کہ خود مرزا جی کے نزدیک طاعون کا ٹیکا ساری خدائی کے لئے مفید اور سب کو اس کی ضرورت، مگر مرزائیوں کے لئے مضر اور غیر ضروری۔ اس کی وجہ ہم سے سنئے:

مرزا جی نے منجملہ دیگر علامات کے اپنے خروج کی ایک علامت طاعون بھی قرار دی ہے، اور جس طرح مہدی موعود کا خروج مسعود ہے اسی طرح اس کی علامت بھی مسعود ہے، تو سب سے پہلے اس کی سعادت مرزائیوں کا حصہ ہے۔ اور بدبخت ٹیکا اس علامت باسعادت کا دور کرنے والا ہے۔ لہذا مرزائیوں کے حق میں یہ مضر اور دنیا کے حق میں مفید ہوا۔

گویا آسمانی باپ کی عین مرضی ہوئی کہ طاعون اس کے پوتوں کو ڈھونڈھ کر لقمہ کرتا رہے۔ اب مرزا جی آسمانی باپ کے خلاف یہ کیوں کہتے ہیں کہ طاعون میرے چیلوں کے پاس بھی نہ پھٹکے گا۔ یہ تو گویا اپنی علامت باسعادت کو خود ہی دھکے دے کر قادیان سے نکالنا ہے۔

طاعون تو آسمانی باپ کا پیدا کیا ہوا ہے اور ٹیکا برٹش گورنمنٹ کی ایجاد ہے۔ پس یہ ٹیکہ برا اور طاعون اچھا۔

مرزا جی شرک کا کھڑاگ نہیں پالتے۔ انہیں تو طاعون ہی عزیز ہوگا، نہ کہ اس کا ٹیکا۔ مگر ہم حیران ہیں کہ اس میں گورنمنٹ کی کیوں تعریف کی جاتی ہے کہ اس نے ٹیکا جاری کر کے طاعون کی دم میں نمدا کر دیا۔

وائے سادہ لوحی اور وائے بدبختی کہ جب طاعون کی دم میں نمدا ہو گیا جو مسیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موعود کا بڑا نشان ہے، تو مسیحیت و مہدویت کی دم میں بدرجہ اولی بانس ہو جائے گا۔ اور جب کہ ۲۰ سال قبل قادیانی مرزا جی کو آسمانی باپ نے طاعون کے آنے کا آڈر سنا دیا ہے اور کہہ دیا ہے کہ دجال کے مقدم کی علامت خر دجال ہو گا تو تیرے خروج کی علامت طاعون ملعون۔ پھر اب طاعون سے ناک بھوں چڑھانا، اس کے دفعیہ کو تریاق بنانا اور الحکم میں اس کا علاج بتانا، آسمانی باپ کی نافرمانی کرنا اور ناخلف ہونے کا ثبوت دینا ہے۔

مرزائیوں کے لئے طاعون رحمت ہے اور ساری خدائی کے لئے زحمت کیونکہ موعود نے دنیا میں دو رنگی کا فوٹو بن کر خروج کیا ہے اور پھر مرزائیوں کے لئے بھی کبھی رحمت ہے اور کبھی زحمت۔ رحمت تو اس لئے ہے کہ موعود کا تمغہ ہے اور زحمت اس لئے ہے کہ یہ کم بخت جب الجوع الجوع پکارتا ہوا جھپٹتا ہے تو نہ لیپا لک کی سنتا ہے نہ آسمانی باپ کی۔

مرزا کے خیالات کی تردید

اگر کتاب وسنت پر مرزا جی کا ایمان ہے، تو ظلی اور بروزی نبی نہ تو آج تک کوئی ہوا ہے نہ قیامت تک ہوسکتا ہے۔ البتہ مذہب ہنود پر ایمان ہو، تو تناسخی اور استد راجی اوتار ایک دو نہیں، سینکڑوں بلکہ ہزاروں ہو سکتے ہیں۔ لیکن مرزا جی یقیناً خود اس کے قائل نہیں، تو پھر بروز اور ظل یعنی چہ۔

اب رہی حدیث میں مہدی مسعود اور عیسی موعود کی پیش گوئی۔ اگر احادیث رسول پر ایمان ہے، تو اس کا وقت ابھی نہیں آیا، نہ اس کے آنے کے آثار و علامات ظاہر ہوئے۔ اور اس دعوی میں مرزا جی ہی منفرد نہیں بلکہ سوڈان اور افریقہ میں بہت سے مہدی پیدا ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں اور ہوں گے جب تک حدیث رسول کے موافق ۳۰ دجال پورے نہ ہولیں۔ اور پھر مہدیوں اور مسیحوں کا خروج اہل اسلام ہی میں نہیں، بلکہ امت مسیح میں بھی ہو رہا ہے۔ چنانچہ لندن اور پیرس میں آج کل دو مسیح دندنا رہے ہیں، جن کے دلائل مرزا جی کے دلائل سے کم نہیں، بلکہ بڑھے ہوئے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔یعنی انہوں نے مرزا جی کی طرح گرگٹ جیسے رنگ نہیں بدلے کہ پہلے ایک بزرگ اور مقدس مسلمان بنے ۔ پھر الہامی ہوئے۔ پھر مثیل المسیح، پھر اصیل المسیح، اور مہدی موعود، پھر امام الزمان، پھر ظلی اور بروزی نبی، پھر کھٹ سے خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) بن گئے۔ گویا وہ معراج ملی جو آج تک کسی نبی کو ملی ہی نہیں ۔ قادیانی مرزا جی کا اپنی زندگی میں یہ تغیر قابل دید ہے۔لندن اور پیرس کے مسیحوں کے پاس قوت منتظرہ نہ تھی، وہ تو چھاتی ٹھونک کر ایک دم یسوع بن گئے۔ نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ مرزا جی کے پاس کیا دلیل ہے جو لندنی اور پیرسی مسیح کے مقابلے میں پیش کرسکیں کہ تم مسیح نہیں ہو بلکہ میں مسیح ہوں، حالانکہ ان کو حق شفعہ حاصل ہے کہ آسمانی باپ کے اکلوتے بیٹے (یسوع مسیح) کو مانتے ہیں اور اس لحاظ سے آسمانی باپ کی میراث کے وارث ہیں۔ مرزا جی تو ناخلف لیپالک ہیں کہ اپنے بڑے بھائی (یسوع مسیح) کو ناقابل وراثت ٹھہرانے کے لئے فاسق و فاجر بناتے ہیں اس لئے مورث اعلیٰ آسمانی باپ کی درگاہ سے بھی راندے گئے ہیں۔

آج کل آزادی کا زمانہ اور برٹش گورنمنٹ جیسی آزاد سلطنت کا عہد امن مہد ہے کہ ہر مذہب والے اپنے اپنے دعووں میں پھل پھول رہے ہیں۔ پس مرزا جی کی بڑی خوش قسمتی یہی ہے کہ اس آزاد سلطنت میں پیدا ہوئے جس کے عہد میں اگر کوئی شخص خدائی کا دعویٰ بھی کرنے لگے، تو اسے کچھ تعرض نہیں ۔ مرزا جی سوڈان یا افریقہ میں پیدا ہوتے تو مزہ آتا، جہاں کی سرزمین مہدیوں کے اگنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اور مرزا کے وجود باجود کے خروج کی ہر طرح قابل ہے۔ پس وہ سوڈان میں بروزی تعالیشی اور افریقہ میں بروزی سنوشی بنتے ہندوستان میں تو تعلیم و تربیت اور عقل مندی پھیل رہی ہے اور پھیلتی جاتی ہے

جوہر تو میری ذات میں سوڈانیوں کے تھے
ہندوستان میں کیوں مری مٹی خراب کی

پس یہاں کسی بروزی یا ظلی نبی کی دال گلنا ٹیڑھی کھیر ہے۔

کیا دنیا میں آج تک کوئی بروزی اور ظلی نبی گزرا ہے۔ نبی ہمیشہ نبی ہے اور رسول ہمیشہ رسول ۔ یہ ظل اور بروز کی پخ کیسی ؟ اور مرزائی اصطلاح میں بروز اور ظل کوئی بلا ہو بھی، تو کسی کو کیا غرض ہے کہ اصل کو چھوڑ کر نقل کی جانب اور شخص کو چھوڑ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظل کی جانب رجوع لائے۔

پھر نبی کا ظل اور بروز اس کی ہدایات ہیں جو خدا تعالی کی جانب سے بطور وحی اس پر نازل ہوئی ہیں اور تا قیامت زائل اور فنا ہونے والی نہیں۔ نبی اور رسول تو کیا کوئی انسان بھی ظلی اور بروزی نہیں ہوسکتا، بلکہ بروز اور ظل کو انسان کی صفت ٹھہرانا بالکل بے معنی ہے۔ اور اگر کوئی معنی ہیں تو مرزا جی کی خصوصیت نہیں۔ ہر شئے بروزی ہے، یعنی ظہور و وجود میں آئی ہے، اور ہر شئے ظلی ہے یعنی نور مطلق کا عکس ہے جس کی نسبت قرآن مجید میں الله نور السماوات والارض مثل نوره كمشكوة فيها مصباح وارد ہوا ہے۔

بے معنی الہامات کا دونگڑا

آسمانی باپ (مرزا قادیانی کو الہامات کرنے والا) بھی عجیب معجون مرکب ہے۔ اپنے لیپا لک (مرزا غلام احمد قادیانی) کا اسے بالکل درد نہیں۔ یعنی مقدمات دائر ہونے اور وارنٹ نکلنے پر یہ الہام کرنے بیٹھا ہے

يأتى عليك زمان كمثل زمن موسى ۔یعنی موسی کے زمانہ کی طرح تجھ پر ایک زمانہ آئیگا۔

آئے گا کیا، وہ تو آچکا۔ اور جمعہ جمعہ ۹ دن بھی ہو گئے۔ مراد یہ ہے کہ موسی کو فرعون کے ہاتھ سے اول اول تکلیفیں پہنچیں اسی طرح (اے مرزا قادیانی) تجھے بھی پہنچیں گی۔ حالانکہ حضرت موسی کو ایام رضاعت میں تکالیف پہنچی تھیں۔ مرزا جی تو ساٹھے پاٹھے اور پیر بالغ العقل ہیں۔ اور اگر کوئی اور مراد ہے تو الحکم میں شائع کریں تا کہ جواب دیا جائے۔

دوسرا الہام: انی مع الافواج آتیك بغتة

اب ہم منتظر ہیں کہ قادیانی مرزا جی کے ساتھ کتنی فوجیں لائیبل کی پیشی کے وقت ہوں گی۔

تیسرا الہام: انی صادق صادق سیشهد الله لی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کس کا مقولہ ہے۔ ظاہر ہے کہ آسمانی باپ کا۔ یعنی آسمانی باپ کہتا ہے کہ
میں سچا ہوں، عنقریب خدا میری گواہی دے گا۔

معلوم ہوا آسمانی باپ کا بھی کوئی باپ (خدا) ہے۔ اگر آسمانی باپ الہام کے سرے پر قل کہنا بھول گیا ہے، یعنی کہدے اے مرزا کہ میں سچا ہوں تو یہ سیشھد کی جگہ و سأشھد ہونا چاہیے تھا، یعنی کہدے اے مرزا کہ میں سچا ہوں میں تیرے سچے ہونے کی عنقریب شہادت دوں گا۔ مگر اس میں یہ خرابی ہے کہ صادق ہونے کا دعوی تو بالفعل ہے اور شہادت ہوگی کالی جمعرات کو جب کہ لال گرو کی قبر پر چراغی چڑھے گی۔ برات عاشقاں برشاخ آہو، اسی کو کہتے ہیں۔... ایسا باپ کس کام کا کہ وقت پر آنا کانی بتائے۔

چہ خوش ہم نے لکھا تھا کہ مرزا جی زبان عرب میں کیوں تحدی کرتے ہیں اردو زبان میں کیوں نہیں کرتے اس کے جواب میں مرزا جی فرماتے ہیں کہ:

یہ سوال خدا سے کرو کہ وہ عربی زبان میں کیوں الہام کرتا ہے۔

کیا خوب! آسمانی باپ الہام تو آپ پر کرے اور لوگ پوچھیں آپ کے آسمانی باپ سے۔ آپ خود ہی کیوں نہ پوچھیں کہ اے پرانے کھوسٹ، تجھے یہ کیا برا بھس ہے کہ مجھی پر الہام کرتا ہے اوروں کو الہام کے ذریعے سے کیوں نہیں بتا دیتا کہ میں اس وجہ سے اردو کی جگہ عربی میں الہام کرتا ہے۔

جواب یک روزی بیک ساعت

اگر چہ ہم اس رسالہ کا کچھ جواب ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۸ جنوری رواں میں بیک ساعت دے چکے ہیں مگر آج دوسری ساعت میں اس کا تمام و کمال قلع قمع ہی کیے دیتے ہیں۔ امروہی صاحب بھی کیا یاد رکھیں گے کہ گرم طبیعت سے مجدد (احمد حسن شوکت) سے پالا پڑا تھا

اک بات میں تمام ہے یاں کار مدعی
کس کی بلا ہو یار کش امتنان تیغ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ لفظ امروہی کو امروہوی لکھتے ہیں نسبت میں واو، الف سے بدلا جاتا ہے جو اسم کے آخر میں ہو۔ خواہ مخواہ واو کا تداخل امروہی صاحب کے قصبائی ہونے کا پتہ دیتا ہے۔ پھر شحنہ کی جگہ شحنا اور لفظ شوکت مذکر کی صفت یہودیہ مونث لانا فاضل امروہی کے بوالفضول اول جلول، دیہاتی چرخے کی چول، بالکل نامعقول، سراپا مجہول ستر کی جھول ہونے کا مدلول ہے۔

اگر شحنہ کی جگہ لفظ شحنا بمعنی کینہ بغرض مذمت دہان بے دندان سے ابراز کیا گیا ہے تو قول الشحناء یعنی قول عداوت کے کیا معنی ہوئے۔ اگرچہ طلحہ میں تاء تانیث ہے مگر جب وہ مذکر کا علم (نام) ہے تو طلحة الکریم بولنا ایسا ہی غلط ہوگا جیسے کوئی نادان کسی چینی مغل کو سید یا مہدی کہے۔ اور اگر یہودی اس لئے کہا ہے کہ ہم اس کے گرو گھنٹال کے دعوے مسیحیت و بروزیت کے منکر ہیں جیسے عیسی علیہ السلام کے منکر یہود مردود اور جیسے تمام انبیاء کرام کے منکر مرزائیان مطرود بے بہبود نامسعود ہیں، تو نہ صرف ہم بلکہ تمام اہل اسلام بعد ختم نبوت کسی جعلی نبی کے تاقیامت منکر ہیں۔ نہ اس نے کسی مردے کو زندہ کیا، نہ کسی کانے یگانے کو دوگانہ کیا، نہ کسی لنگڑے کو چلتا کیا، نہ کسی اندھے کو سوانکھا کیا۔ ہاں بعض بیناؤں کی آنکھوں میں نیل کی سلائی پھیر کر ان کو بالکل چوپٹ اور نپت اندھا (گمراہ) ضرور کر دیا۔

اور جب لال گرو بروزی محمد ہونے کا دعوی کرتا ہے تو اپنے دعوی مسیح موعود ہونے میں جھوٹا ہے کیونکہ مسیح موعود بروزی محمد نہیں ہوسکتا۔ اس کے یہ معنی ہوئے کہ ایک مستقل نبی دوسرے مستقل نبی کا بروز ہے جو بالکل تحصیل حاصل اور خلاف واقع ہے کیونکہ کوئی نبی بروزی بن کر نہیں آیا۔

پھر کوئی پوچھے آپ بروزی مسیح کیوں نہ بنے، اور عیسی مسیح نے آپ کے جسد میں کیوں حلول نہ کیا۔ اوائل میں بنے تھے تو آپ عیسی مسیح ہی، مگر عیسائیوں نے منہ نہ لگایا۔ تب آپ نے عیسی مسیح کو گالیاں دینی شروع کیں کہ مسلمان خوش ہوں گے اور جھٹ سے بروزی محمد بن گئے۔ مگر استغفر اللہ! مسلمانوں کا عمل تو لا نفرق بین احد من رسلہ پر ہے اور دونوں آنکھیں برابر۔ انہوں نے تناسخ اور آواگون کے نام کا کتا بھی نہ پالا۔ ہاں چند اپاہج اور جہلاء منڈھ گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر جری اللہ فی حلل اللہ کہہ کر آپ تمام انبیاء کرام کے بروزی بنے ہیں اور دعوی صرف بروزی محمد ہونے کا ہے۔

پھر اپنی مسیحیت کا ثبوت تو احادیث سے دیتا ہے مگر بروزی محمد ہونے کا ثبوت نہیں دیتا۔یعنی آنحضرت ﷺ نے کہاں فرمایا ہے کہ بروزی محمد آئے گا۔پھر جب بروزی محمد ہے تو صرف قرآن اس کا معجزہ کافی تھا جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا، نہ کہ کوئی دوسری کتاب اعجاز المسیح وغیرہ۔

اعجاز المسیح اس کے زعم میں سورۃ فاتحہ کی تفسیر ہے، حالانکہ وہ اس (مرزا قادیانی) کا خانگی روزنامچہ ہے۔اور سلمنا کیا کسی کتاب کا مفسر معجز ہوسکتا ہے۔

اور جب وہ قرآن سے جداگانہ کوئی اعجاز ثابت کرنا چاہتا ہے تو ظاہر ہے کہ اعجاز قرآن کا منکر ہے۔اور چونکہ یہ انکار درحقیقت اعجاز محمدی کا انکار ہے تو اس کا بروزی محمد ہونا باطل ہوا کیونکہ بروزی ظلی ہوتا ہے اور جب اصل شئے زائل ہوتی ہے تو ظل کا زائل ہونا بھی ضروری ہے۔

اور جری اللہ فی حلل الانبیاء بھی بروزی محمد ہونے کا مخالف ہے۔کیونکہ آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور خاتم بجانب انبیاء مضاف ہے۔اور مضاف مضاف الیہ کا غیر ہوتا ہے، ورنہ خاتم ہونا اپنے واسطے اور ایک ہی شئے کا مقدم و مؤخر ہونا اور تقدم الشیء علی نفسه و تأخر الشیء عن نفسه لازم آئے گا۔اور یہ محال ہے۔پس جری اللہ فی حلل الانبیاء سے لازم آتا ہے کہ قادیانی ان انبیاء کا بروزی ہے جو آنحضرت ﷺ سے پہلے گذرے ہیں۔اس صورت میں وہ خود اپنے نفس کا مغائر ہوگا۔

ہم قادیانی کو مع چیلے چاپڑوں کے دس سال کی مہلت دیتے ہیں کہ ہماری ان باتوں کا جواب دیں۔انشاء اللہ قیامت تک نہ دے سکیں گے اور الساکت عن الحق شیطان اخرس ہوں گے۔

اور یہ کہنا کہ اعجاز احمدی پانچ دن میں لکھی گئی ہے، اول تو اس کا ثبوت کیا ہے۔اور بالفرض وہ پانچ گھڑی میں لکھی گئی ہے یا پانچ سال میں مگر اس کو پراز معارف کہنا حماقت ہے۔وہ تو مزخرفات کا معجون مرکب ہے۔جھوٹے دعووں اور اپنی اور اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حواری کی تعریف کے سوا اس میں کچھ بھی نہیں

ثنا خود بخود گفتن ترسید مرد دانا را
چو زن پستان خود مالد حظوظ نفس کے یابد

قرآن مجید کو تو اپنے اعجاز فصاحت کا دعویٰ ہے، اور آپ کہتے ہیں کہ مصنف اعجاز احمدی کو زبان عرب اور علم و ادب کا دعویٰ نہیں تو پھر یہ کہنا کہ اہل عرب اس کے مقابل قصیدہ لکھیں آپ اپنے منہ پر تھپڑ مارنا ہے۔ سبحان اللہ! ہندی نژاد مغل اور اہل عرب سے تحدی۔

آنحضرت ﷺ کا تمام تکلم زبان عرب میں تھا اور وہ ما ینطق عن الھوی کے موافق وہ بھی وحی تھا۔ احادیث کی فصاحت و بلاغت کے برابر کوئی شخص ساری خدائی میں ایک فقرہ تو لکھ کر دکھائے۔ یہی وجہ ہے کہ موضوع اور مدلس حدیثیں خود بتا دیتی ہیں کہ یہ آنحضرت ﷺ کا کلام نہیں۔ اور قادیانی صاحب کی مادری زبان اردو ہے جس کی کوئی کل درست نہیں، بلکہ قہقہہ اڑانے کے قابل ہے۔ وہ اردو زبان کے محاورات اور موارد سے محض نابلد ہیں۔ پھر زبان عرب میں اعجاز کی اکڑ فوں۔ واہ گرو! واہ گرو!

پھر حافظ شیراز کا سنا سنایا یہ شعر

من از حسن روز افزوں کہ یوسف داشت دانستم
کہ عشق از پردۂ عصمت بروں آرد زلیخا را

نقل کر کے ثابت کرتا ہے کہ مرزا جی معاذ اللہ، حضرت یوسف اور امروہی صاحب اس کی زوجہ زلیخا ہیں۔ شاباش۔ بڑھتے رہو۔ بیل عالم بالا میں ہو، اور جڑھ پاتال میں۔

پھر شوکت کی تعریف میں جو آپ نے

شاکۃ الشوکۃ تشوکۃ شوکا اصابت و دخلت فی جسد

کو گردان کیا ہے تو غالباً میزان الصرف بھی کسی استاد سے نہیں پڑھی، کیونکہ ماضی اور مضارع میں تمیز نہیں۔ پھر ہر شخص جانتا ہے کہ کانٹا دوسروں کے لگتا ہے نہ کہ اپنے۔ تلوار اوروں کو کاٹتی ہے نہ کہ اپنے آپ کو۔ پس شوکت کے سطوت و رعب کا جو کانٹا لگا ہے اور اس نے قرحہ خبیثہ مولمہ گروگھنٹال اور اس کے چیلوں کے دل و جگر اور زبان میں پیدا کیا ہے، تو وہ سب کو داخل دار البوار کرے گا۔ ان شاء اللہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر بے تمیزی دیکھئے کہ الشو کۃ الیھو دیۃ تو بتا ء تا نیث لکھا اور فی جسمہ بضمیر مذکر۔ پھر طوفان تو دیکھو، لکھتا ہے کہ شوکت نے وصف وثناء محمد سے انکار کیا ہے۔، حالانکہ ہم نے یہ اعتراض کیا تھا کہ لفظ ثناء عام ہے آنحضرت ﷺ کے لئے خاص نہیں۔ آپ ﷺ کی تعریف کو نعت کہتے ہیں جیسے خدا کی تعریف کو حمد۔ آنحضرت ﷺ اور تمام انبیاء کرام کی تعریف کا منکر تو ملحد اور کافر ہے۔ اب تمہیں ایمان سے کہو کہ عیسی مسیح کو کس نے گالیاں دی ہیں۔

ہمارا کلام خطاب ارض میں تھا امروہی اس کے جواب میں و ان من قر یۃ اور غلبت الرو م فی اد نی ا لا ر ض پیش کرتا ہے۔ بھلا یہاں خطاب کہاں ہے اور اگر لفظ اھل محذوف مانیں تو کیا وہ غائب نہ ہوں گے بہرحال غائبین سے خطاب ہوگا

کلام اس میں تھا کہ غائب کو حاضر ناظر بنا کر خطاب کرتا ہے جو ذی عقل اور ذی حس ہے، زمین میں عقل اور حسن کہاں ہے۔ پھر جیسا تقریر کے ذریعہ سے انسان مخاطب ہوتا ہے کیا موضع مدہ (ضلع امرتسر) کی زمین دونوں ذریعے سے مخاطب بنانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اور پہلے اپنے لال گرو کا مامور من اللہ ہونا تو ثابت کرو۔ پھر اہل ارض کی ہلاکت کا یقین دلاؤ۔ اور اعجاز احمدی کے مصرعہ :

کذو با مفسدا صیدی الذی

میں جو مختلف بدل اور مبدل کی صورت پیش کر کے... نا صیۃٍ کا ذ بۃٍ کی سند پیش کی ہے تو یہ سراسر جہالت ہے۔ مصرعہ مذکور میں پہلے نکرہ اور پھر معرفہ ہے اور آیہ کی سند میں حسب قاعدہ نحو پہلے معرفہ اور پھر نکرہ موصوفہ ہے۔ پس سند کیونکر منطبق ہوئی، اور ہمارا اعتراض کیوں کر اٹھا۔ قرآن یا مستند اہل عرب کے کلام کی سند پیش کیجئے۔

اور عبارت الہام : انی مھین من اراد اھا نتك ، میں لفظ من شرط کو مشتمل ہے، آسمانی باپ بوکھلا گیا ہے۔ یوں الہام کرتا :من اراد اھا نتك فا نی مھینہ

اور آیت الذین یا کلو ن اموا ل الیتا می میں ماضی کے معنی لینا فضول ہیں جب کہ حال کے معنی درست ہو سکتے ہیں اور لفظ صید کے معنی شکار کرنے کے ہیں، اس فعل کی صفت الذی نہیں ہو سکتی۔ اور مفعول کے معنی لینے پر اضافت دال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر ماخوذیت ہے اور اخذہ لا یعزر دال براخذ جو قبل الا خذ بولا جاتا ہے اور قبل الاخذ لفظ صید کا بمعنی مفعول ہونا صحیح نہیں۔ پس اسکا ترجمہ شکار بالکل غلط ہے۔

امید ہے کہ امروہی کے اطمینان کو اسی قدر کافی ہے کیونکہ مادہ کچھ سخت معلوم نہیں ہوتا کہ تیز مسہل اور عمل کی ضرورت ہو۔ ورنہ ہم تو ہر طرح لیس اور چست ہیں۔

حدیث کا انکار مگر مطلب کے وقت اقرار

قادیانی مرزا جی کہتے ہیں کہ جو حدیثیں قرآن کے موافق ہیں انہیں ہم مانتے ہیں اور جو مخالف ہیں انہیں نہیں مانتے۔

اب ہم پوچھتے ہیں کہ قرآن میں حضرت عیسیٰ اور امام مہدیؑ کے آنے کا ذکر کہاں ہے۔ حضرت عیسی مسیح تو دنیا میں اپنی موت مرے اور گلیل علاقہ کشمیر میں ان کا مزار عالی شان قادیان کے منارے سے بھی کئی بانس اونچا موجود ہے اور لاز آف نیچر کے موافق جو مر گیا وہ پھر نہیں آ سکتا۔

حضرت عیسیٰ اور امام مہدیؑ کے آنے کا ذکر صرف حدیث میں ہے۔ اور مرزا جی مہدی بھی ہیں اور عیسی بھی اور لا مھدی الا عیسی پر بھی ان کا ایمان ہے۔ اور عیسی مسیح کا دنیا میں آ کر صلیب کے ٹکڑے کرنا اور خنازیر کا قتل عام کرنا بھی حدیث ہی میں ہے۔ قرآن میں نہیں۔ اور مرزا جی نے اس حدیث کو اپنا تمغہ بنا کر چند روز الحکم کی پیشانی پر بھی ثبت رکھا۔ جب مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) نے استفسار کیا کہ صلیب سے کیا مراد ہے، اور خنازیر کس مذہب والے یا کس نبی کی امت مراد ہے، تو وہ حدیث چھیل ڈالی گئی اور اپنا تمغہ اپنے ہاتھوں کھو دیا۔ خوف ہوا کہ دھرا جاؤنگا کیونکہ صلیب کا تعلق نصاری سے ہے اور خنازیر بھی انہیں کو سمجھے، تو اب کیا منہ لے کر عیسی اور مہدی بنتے ہیں۔ یہ بھی وہی بات ہے کہ جس ہانڈی میں کھائیں اسی میں چھید کریں۔ مطلب کے وقت تو حدیث کی سند اور جب مطلب نہ نکلے، تو نہ صرف حدیث بلکہ قرآن بھی مسترد۔ یا ایسی بھونڈی تاویل کہ چرخا کاتنے والی بڑھیا بھی اس کو الجھے ہوئے سوت کے دھاگہ کی طرح توڑ کر پھینک دے۔ پھر قرآن کی تو تاویل کرتے ہیں مگر خلاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلب حدیثوں کی تاویل کرنی نہیں آتی۔ اس کی وجہ اپنے حمقاء کو تھامنا ہے کہ قرآن کو کھلم کھلا مسترد کردیں تو کوئی پاس بھی نہ پھٹکے۔

اور حدیث کا منکر ایک دوسرا نیچری فرقہ بھی موجود ہے جس سے مرزائی مذہب تراشا گیا ہے اور آج کل تو حدیث رسول اللہ بے کس و بے بس ہے۔ اسی پر سب کے دانت تیز ہوتے ہیں۔ مگر اب قادیانی مرزاجی تو نیچری بھی نہ رہے کیونکہ جن حدیثوں کا ماحصل قرآن میں نہیں ہے ان کو مانتے ہیں۔..... الغرض اللہ سلامت رکھے مرزاجی عجیب معجون مرکب ہیں۔

پیدا کہاں ہیں ایسے پراگندہ طبع لوگ
افسوس تم کو میر سے صحبت نہیں رہی

الحق الصریح فی تصدیق مثیل المسیح

حال میں بعنوان بالا ایک دوورقہ مرزا صاحب کے کسی مرید نے شائع کیا ہے۔ لیاقت یہ ہے کہ نام تک صحیح لکھنا نہ آیا۔ یعنی بجائے فی تصدیق مثیل المسیح کے المثیل المسیح لکھا ہے۔ خیر اس کی تو کچھ شکایت نہیں کیونکہ تمام میرزائی ایسے ہی لیاقت مآب ہیں۔ اس دوورقی میں یہ دکھایا ہے کہ مسیح موعود کی نسبت جو علماء اور اولیاء نے پیشین گوئی کی ہے، تو اس کے مصداق ٹھیک مرزا صاحب قادیانی ہیں۔ اور علماء نے جو ان پر تکفیر کے فتوے لگائے ہیں، تو یہ بھی پیشین گوئیوں کے مطابق ہے کہ مسیح موعود پر کفر کے فتوے لگیں گے چنانچہ نواب صدیق حسن خان مرحوم کی یہ عبارت ان کی کتاب حجج الکرامۃ صفحہ ۳۶۳ سے نقل کی ہے:

چون مہدی علیہ السلام احیاء سنت و اماتت بدعت فرماید علماء وقت کہ خوگر تقلید فقہاء و اقتداء مشائخ و آباء باشند بگویند این مرد خانہ برانداز دین و ملت است و بمخالفت برخیزند و بحسب عادت خود حکم تکفیر و تضلیل وے کنند۔

اور صاحب اقتراب الساعت صفحہ ۹۵ پر لکھتے ہیں کہ مہدی کے دشمن علماء اہل اجتہاد ہوں گے اس لئے کہ ان کو خلاف مذہب آئمہ کرتے دیکھیں گے۔

www.KitaboSunnat.com

اور امام ربانی مجدد الف ثانیؒ اپنے مکتوبات جلد۲ صفحہ ۵۵ میں لکھتے ہیں:

نزدیک است کہ علماء ظواہر مجتہدات عیسی علیہ السلام را از کمال دقت وغموض ماخذ انکار نمائندہ ومخالف کتاب وسنت دانند

آگے چل کر علماء کی نسبت فرماتے ہیں:

ناقصے چند احادیث چند را یاد گرفتہ اند و احکام شریعت را در آن منحصر ساختہ ۔ ماوراء معلوم را نفی نمائند و آنچہ نزد ایشان ثابت نشدہ ومنتفی مے سازند چون آں کرمیکہ در سنگے نہاں است زمین و آسمان او ہمان است

ذرا ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ اگر مندرجہ بالا عبارتیں خدا اور رسول کے احکام ہیں تو ان سے کیا بات نکلتی ہے۔ کیا مرزا قادیانی نے احیاء سنت واستیصال بدعت فرمایا ہے۔ انہوں نے تو سنت کا استیصال اور بدعت وشرک کا احیا کیا ہے۔ انہوں نے اپنی تصویریں بنوائیں اور شائع کرائیں، اور یوں تصویر پرستی کو رواج دیا۔ انہوں نے عیسی مسیح کو گالیاں دیں حالانکہ خود ہی مسیح موعود ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں کو حج حرمین شریفین سے روکا، اور بجائے اس کے قادیان کو دارالامان اور مطاف بنایا۔ انہوں نے اپنے کو بروزی تناسخی، محمد بنایا۔ انہوں نے آیات قرآنی میں ترمیم کر کے خود کو ان کا مورد قرار دیا اور دعوی کیا کہ یہ آیتیں آنحضرت ﷺ پر نہیں اتریں، بلکہ مجھ پر اور میری شان میں اتری ہیں۔ کیا احیاء سنت واماتت بدعت اسی کا نام ہے۔ پھر حدیث شریف میں جو ۳۰ جھوٹے دجالوں کی پیش گوئی ہو چکی ہے، ان کی تعداد ابھی پوری نہیں ہوئی کہ مرزا جی پہلے ہی کود پڑے۔ اگر احادیث پر قادیانی مرزا جی کا ایمان ہے تو وہ خود دعوی مسیحیت ومہدویت میں جھوٹے ہیں۔ اسی سال ایک مسیح لندن میں اور دوسرا فرانس میں پیدا ہوا ہے۔ کیا ثبوت ہے کہ وہ دو تو جھوٹے ہیں اور قادیانی مرزا جی سچے ہیں۔

جہلم کا مقدمہ اور مرزائیوں کی چہ میگوئیاں

ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ باپ کی چھوٹی اولاد کے ساتھ زیادہ محبت ہوتی ہے اور نیچر کا بھی یہی قانون ہے کیونکہ اگر ایسا نہ ہو تو چھوٹے چھوٹے شیر خوار بچوں کی پرورش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں کر ہو۔ دیکھو چھوٹے بچوں کو مرغی اپنے پروں میں لے کر بیٹھتی ہے اور جب دانے نظر پڑتے ہیں تو خود نہیں کھاتی بلکہ چونچ میں لے کر کٹ کٹ کرتی اور بچوں کو بلا کر ان کے آگے ڈال دیتی ہے کہ یوں کھاؤ۔ اور اگر بڑے بچے اس کے آگے سے دانہ اٹھائیں تو پر پھلا کر ان کے ٹھونگیں مارتی ہے، گویا وہ سوکن کے پوت ہیں۔ لیکن آسمانی باپ نیچر کا یہ قاعدہ اپنے لیپا لک کے ساتھ برتنا نہیں چاہتا۔ قرب قیامت ہے نا، بلکہ الٹا فریب دیتا ہے۔ لیپا لک سے کہد یا کہ مزے سے دندنا تا رہ، تیرا بال تک بیکا نہ ہو گا۔ یہ بھی وہی بات ہوئی کہ سولی کھڑی ہے، اس پر چڑھ جا اور صحیح سالم اتر آ

لیپا لک (یعنی مرزا غلام احمد) پر جہلم میں مقدمہ دائر ہوا۔ کسی بے ضابطگی کی وجہ سے پہلی ہی پیشی میں خارج ہو گیا۔ پھر کیا تھا، آسمانی باپ کے پوتوں نے آسمان سر پر اٹھا لیا۔ لمبے چوڑے اشتہارات نامہ اعمال سے بھی بڑے شائع ہونے لگے۔ ڈھول ، دمامے، نوبت، نقارے دن دن بجنے لگے کہ آسمانی نشان ظاہر ہوا۔ پیشین گوئی پوری ہوئی ۔.. یہ خبر نہیں کہ آسمانی باپ نے جھانسا دیا تھا اور اپنے لیپا لک (قادیانی) کی گردن تڑوانی چاہی تھی ۔ بھولے بھالے، ننھے منے، ساٹھے پاٹھے لیپا لک کو کیا معلوم تھا کہ خرانٹ باپ کھلّی کر رہا ہے اور اندر ہی اندر لیپا لک کی راہ میں کانٹے بو رہا ہے۔ اور فی الحقیقت کھوسٹ باپ بڑا ہی مردود و منافق ہے کہ ظاہر کچھ اور باطن کچھ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مقدمے کے دائر کرنے میں جو بے ضابطگی ہوئی تھی، اس کی اصلاح کی گئی ۔ اور نامہ نگار نے لکھا کہ مقدمہ از سرنو دائر ہو گا۔ غالباً ہو گیا ہو گا ۔ ہم کو معلوم ہوا ہے کہ اس معاملے میں مرزائیوں نے حسب ذیل چہ میگوئیاں کیں ۔

ایک مرزائی: ارے میاں یہ کیا ہوا۔

دوسرا مرزائی : ابھی کچھ بھی نہیں ، برے کی ایسی کی تیسی اور بدخواہوں کی یوں کو ووں ہو گئی ۔

تیسرا مرزائی: کیا حضرت اقدس کی پیشین گوئی غلط ہو جائے گی ۔

چوتھا مرزائی: بھلا کوئی پیش گوئی اب تک غلط ہوئی بھی ہے جو یہ غلط ہو گی ۔ ڈیڑھ سو پیش گوئیاں بال باندھی پوری ہوئیں۔ منکروں کی تو مہے کی پھوٹ گئی ہے، ان کو سو جھے کیا۔ مقدمہ نمبر سابق پر آ گیا ہے تو کیا ہوا۔ خدا نے چاہا تو دوہری فتح ہو گی، اور دیکھنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخالفوں کی بس نانی ہی تو مر جائے گی۔ کیا آپ کو اب تک پورا ایمان نہیں۔ کیا آپ اب بھی نہیں سمجھے کہ حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کون ہیں اور ان کی کیا شان ہے۔ وہ مثیل المسیح ہیں۔ عیسی مسیح پر یہودیوں نے کیا کیا ستم نہیں ڈھائے۔ حضرت اقدس پر تو ان کا تہائی اور چوتھائی دسواں پچاسواں بلکہ سوّاں حصہ بھی اب تک نہیں ہوا۔ یہ انبیاء کی سنت ہے اور سب سے زیادہ عیسی مسیح کی سنت۔ وہ آسمانی باپ کا صلبی بیٹا ہے، تو حضرت اقدس لیپا لک۔ پس یہودیوں کے ہاتھوں جو کچھ ہو کم ہے۔

پانچواں مرزائی: بھئی اصل بات یہ ہے کہ جلدی کی گئی۔ ابھی فتح کا اشتہار شائع نہ کرنا چاہیے تھا۔ جب مقدمہ صرف بے ضابطگی میں خارج ہوا ہے، تو ایک بے وقوف سے بے وقوف بھی سمجھ سکتا ہے کہ بے ضابطگی کی اصلاح ہوگی اور مخالفین جو حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کے خون کے پیاسے ہیں کیوں درگزر کرنے لگے۔ کیا کہوں حضرت اقدس کے مشیر ہی کچھ ایسے ہیں کہ انجام پر نظر نہیں ڈالتے۔ میں نے جبھی کہا تھا کہ ابھی اچھلنا کودنا نہ چاہیے۔ تیل دیکھئے تیل کی دھار دیکھئے۔ اور جلدی ہی کیا تھی، چاند چڑھتا ساری دنیا دیکھتی۔

چھٹا مرزائی: کیا آسمانی نشان جس کے ظہور کی پیشگوئی کی گئی تھی اور جسکا الہام ہو چکا تھا وہ ظاہر نہ کی جاتی۔ حضرت اقدس (مرزا قادیانی) تو مامور من اللہ ہیں۔ اپنی جانب سے کچھ بھی نہیں کہتے۔ ان کی شان میں تو ما ینطق عن الھوی ہے۔ اور مامور کا یہ کام نہیں کہ حق چھپائے اور امانت میں خیانت کرے۔

ساتواں مرزائی: یہ ہماری تمہاری گھر کی بات ہے دوسرا بھی مانے۔ یہودی، عیسی مسیح کو مامور من اللہ مانتے تو ظلم ہی کیوں کرتے۔ اب تو دنیا میں الحاد پھیل رہا ہے، فلسفہ کی تعلیم نے ستم ڈھا رکھا ہے۔ مامور من اللہ اور نبی اور رسول کی قدر کسی زمانے میں تھی مگر اب نہیں۔ ساری خرابیاں بد بخت جدید فلسفے کی ہیں۔ کسی زمانہ میں پیشگوئیاں اور الہامات مانے جاتے تھے، مگر اب نہیں ورنہ نبی نبی میں فرق ہی کیا ہے۔

آٹھواں مرزائی: یہ نہ کہو۔ معجزات کو اب بھی لوگ مانتے ہیں مگر صرف پرانے گزشتہ اور مردہ انبیاء کے معجزات کو۔ نیا نبی آنکھوں کے سامنے آسمان سے سیڑھی لگا کر بھی اترے تو کوئی نہیں مانتا۔ دیکھو ہمارے دارالامان (قادیان) کا منارۃ المسیح کیا مسیح موعود کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اترنے کی سیڑھی نہیں۔ مگر اس کو مومنین ہی نے مانا، منکرین یہود سیرت کیوں ماننے لگے۔ عیسی مسیح مر گیا، گلیل میں اس کی قبر موجود ہے، مگر مسلمان جو نجس عیسائیوں سے بھی گئے گزرے ہیں اس کو ۱۹ سو برس سے آسمان پر زندہ سمجھتے ہیں۔ ذرا خیال تو کرو کہ مردہ مسیح تو اب تک معجزات دکھائے اور ہمارے حیّ اور قائم مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے معجزات جو آنکھوں کے سامنے ہیں وہ چھپر پر رکھ دیئے جائیں۔ ڈیڑھ سو پیشینگوئیاں جو دن دیہاڑے پوری ہوئیں، اور سینکڑوں آسمانی نشان جو یکے بعد دیگرے ظاہر ہوئے ان کو کوئی نہ مانے۔ گزشتہ انبیاء میں کون سا سرخاب کا پر تھا جو حضرت اقدس میں نہیں۔ کیا وہ انسان نہ تھے، فرشتوں میں سے منتخب ہو کر آسمان سے اترے تھے۔ وہ بھی انسان تھے اور حضرت اقدس (مرزا قادیانی) بھی انسان ہیں۔ مسلمانوں کا یہ عقیدہ کہ پیغمبر عرب کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا، اسلام کا برباد کرنے والا اور خدائے قدیر کی قدرت کا سلب کرنے والا اور اس کو ہر طرح عاجز بنانے والا ہے۔ قرآن میں کہیں ایک حرف بھی ایسا نہیں جس سے قیامت تک انبیاء کی آمد کا سلسلہ منقطع سمجھا جائے۔ لفظ خاتم النبیین کے سمجھنے میں تمام علماء اور مفسرین بلکہ خود صحابہ نے غلطی کھائی۔ خاتم کے معنی مہر کے ہیں، اور مہر ہر شخص کا نشان اور علامت ہوتی ہے۔ پس یہ مطلب ہوا کہ پیغمبر عرب، انبیاء کا نشان ہے۔ یعنی دوسرے انبیاء کی طرح محمد ﷺ بھی ایک نبی ہے۔ اس سے یہ کہاں نکلا کہ اب قیامت تک کوئی نبی نہ آئے گا۔ دیکھو دنیا میں کیسے کیسے اولو العزم نبی گذرے جن کی تصدیق خود پیغمبر عرب نے بلکہ قرآن نے کی۔ ان میں سے کوئی قاطع سلسلہ انبیاء نہ ہوا، صرف پیغمبر عرب ہوا۔ بھلا اس خصوصیت وترجیح کی آخر کوئی وجہ بھی۔ اب رہی حدیث لا نبی بعدی، یہ یاروں کی نری گھڑت ہے۔ پیغمبر عرب ایسا خلاف قیاس اور خلاف نیچر دعوی نہ کر سکتا تھا جو قرآن کے خلاف ہو۔ ہمارے مسیح موعود اور امام الزمان (قادیانی) نے حکم دے دیا ہے کہ جو حدیث قرآن کے خلاف ہو، اسے پتھروں سے مارو۔

نواں مرزائی: آپ نے یہ قصہ جھگڑا پرانا دکھڑا کیوں چھیڑ دیا۔ ایسی ہی باتوں نے تو مسلمانوں کو برہم کیا اور حضرت اقدس کا دشمن بنایا۔ گفتگو اس امر میں تھی کہ گو حضرت اقدس پر الہام ہو چکا تھا کہ آسمانی نشان ظاہر ہوگا مگر اس کے ظاہر کرنے میں ایسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلدی کیوں کی گئی۔ وہ تو خود ہی ظاہر ہو جاتا اور الہام ضرور پورا ہوتا۔ اور جب کہ ہماری طرف سے مخالفوں پر گورداسپور میں مقدمہ دائر ہے، تو صاف ظاہر ہے کہ وہ نچلے بیٹھنے والے نہ تھے۔ ہر شخص اپنے کو حریف کے پنجوں سے بچانا اور اس کو ضرر پہنچانا چاہتا ہے۔ ممکن نہیں کہ ہم تو دشمن پر حملہ کریں اور وہ ہتھیار ڈال کر خاموش بیٹھا رہے اور ترکی بترکی جواب نہ دے۔ پس کم از کم ہم کو اپنے مقدمہ گورداسپور کا انتظار کرنا چاہیے تھا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے کسی نبی پر خلاف عقل اور مضر الہام نہیں ہوتا۔ یہ جلد بازی حضرت اقدس کی جانب سے نہیں ہوئی، بلکہ ہمارے بھائیوں کی جانب سے ہوئی ہے

راوی: میں یہ چہ میگوئیاں چپکا چپکا ایک گوشے میں بیٹھا سنتا رہا۔ بے تحاشا ہنسی آتی تھی مگر ضبط کرتا تھا۔ یہ خبر کسی کو بھی نہیں کہ آسمانی باپ کی ناک ابھی تک اپنے لیپا لک سے سیدھی نہیں ہوئی۔ وہ ضرور غضب ناک ہے۔اس کی وجہ بظاہر یہی معلوم ہوتی ہے کہ لیپا لک میں اوچھا پن اور کم ظرفی پیدا ہوگئی ہے۔ وہ ذرا سی بات میں اچھل پڑتا ہے۔ جامہ سے باہر ہو جاتا ہے۔آسمانی باپ نے نشان کے ظاہر ہونے کا الہام ضرور کیا تھا، مگر وہ یہ نشان نہ تھا جس کو لیپا لک نشان سمجھا۔وہ تو چند روز میں مقدمات کے انفصال پر ظاہر ہوگا۔ اور یوں تو قادیان میں اگر کوئی گوز بھی مارتا ہے، تو اس کو آسمانی نشان اور فتح کا نقارہ بتایا جاتا ہے۔ اگر یہ جلد بازی نہ ہو، تو پیٹ پھول جائے اور کھایا پیا ہضم نہ ہو۔ پہلی پیشی میں مقدمہ خارج ہونے کے شادیانے تو بجائے گئے مگر جب مقدمہ پھر نمبر سابق پر دائر ہو گیا تو اس کا ذکر غائب غلہ۔ ایسی ہی باتوں سے جن میں اصلی واقعات چھپائے جاتے ہیں آسمانی باپ ناراض ہوکر ڈانٹ بتاتا ہے کہ تفاول پر تو پھر پھر ہوتے ہو اور تشائم اور تطیّر پر گویا نانی مرجاتی ہے یہ سبک سری آسمانی باپ پر بھاری ہوکر لیپا لک (مرزا) کو نظروں سے گرا دیتی ہے۔

قادیانی مرزا جی نے جب دیکھا کہ میری مخالفت رکی نہیں، تو سوچا کہ لوگوں پر مقدمات دائر کرو، ان پر جرمانے کراؤ، ان کو جیل خانے بھجواؤ۔ یوں مسلمانی دنیا میرا لوہا مان جائے گی اور مخالفوں کا سدباب ہو جائے گا۔ پھر تو مطلع صاف ہے، ہمیں ہم ہیں۔ مسلمانوں کو دھڑا دھڑ مرزائی بناؤ۔ الحاد پھیلاؤ۔ نذرانے اور دکھشنے لو۔ دولت جمع کرو۔ جائدادیں خریدو۔ مسماتوں کے لئے جڑاؤ زیور بنواؤ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو خانہ ہستی میں ہے میرے ہی لئے ہے
جو ذائقہ مستی میں ہے میرے ہی لئے ہے

مگر یہ چال الٹی پڑی اور یہ حکمت عملی نہایت مضر اور خراب ثابت ہوئی۔ آسمانی باپ نے یہ نہ سمجھائی کہ اے ناخلف لیپالک تو نے تمام مذاہب کے کبراء اور مقتداء اور پیشواؤں اور تمام علماء اور مشائخ کی تذلیل و توہین میں کون سی بات اٹھا رکھی ہے کہ تیرے واسطے کوئی اٹھا رکھے۔ ایک ایک مقدمے کا جواب ہر مقام پر سو سو مقدمات ہو سکتے ہیں۔ لیپالک اور اس کے حواری کہاں کہاں مارے پھریں گے اور کس کس مقام پر ٹانگ الجھائیں گے۔ جب مہدویت و مسیحیت کا جبّہ چاک چاک ہو گا اور حلّۃ الانبیاء کے چیتھڑے اڑیں گے..تو کہاں کہاں رفو ہوگا۔

ہمارے علماء و مشائخ کو کیا کیا ذلیل کیا گیا، مگر انہوں نے صبر کیا اور عدالت سے تدارک نہیں چاہا، صرف تحریری جواب دیئے۔ یہ صاف مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے عاجز ہو جانے کا ثبوت ہے کہ جب ہر طرح سے ہارے تو اٹھا اٹھا کر پتھر مارے۔ ہم کو خوف ہے کہ مقدمات کا چارطرف سلسلہ شروع ہو گیا تو انجام بہت برا ہوگا۔ لہذا بہتر یہی ہے کہ طرفین سے عدالتوں میں باز دعوے دیئے جائیں اور مصالحت کی جائے۔ ہاں قلمی جنگ جو علماء کا شعار ہے جاری رہے۔ ہم یہ اس لئے کہتے ہیں کہ اگر مرزا جی نے ایک بھی شکست کھائی تو ہوا اکھڑ جائے گی اور رنگ روپ بگڑ جائے گا۔ مرزائی ایک ایک کر کے پھر ہو جائیں گے اور خالی ٹاپا ہی ٹاپا رہ جائے گا۔

جدید الہامات

چند روز تو مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن) کی چھتاڑ کی وجہ سے الہامات کا یوں قبض رہا جیسے کسی افیمی اور چانڈو باز کو رہتا ہے، مگر دفعۃً پھر الہامات کا بسط ہو گیا۔ سردی کے موسم میں جب لیپالک کے خیر مقدم یا لینڈوری میں چارطرف سے طاعون دوڑتا ہے، جو مسیح موعود کی بڑی بھاری علامت ہے تو الہامات کیوں نہ دوڑیں۔

نبی کے ساتھ کتاب یا صحیفہ کا ہونا ضروری ہے جو انسانوں کے دینی و دنیوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پولیٹکل اورسوشل اورتمدنی امور کی اصلاح کرے۔اب دیکھنا چاہیے کہ قادیانی مرزا جی کے الہامات میں کیا ہوتا ہے۔اپنی بھٹئی اورخودستائی کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتا۔میں خدا کا بمنزلہ ولد ہوں۔میں خدا سے ہوں۔اور خدا مجھ سے۔میں سچا ہوں اورضرور سچا ہوں۔اور بیچ کھیت سچا ہوں۔میرے مخالفین مردود اورجہنمی ہیں۔آسمانی باپ بڑی محبت بھڑا اس سے میری طرف دوڑتا ہے جب میں عرش کے فرش پر گھٹنیوں چلتا ہوں۔میں تلوار وغیرہ سے قتل نہیں ہوں گا۔(ہاں کوئی سنکھیا یا دھتورا دے دےتو اس کی خبر نہیں)۔کوئی پوچھے آپ کا جانی دشمن کون ہے۔اور کوئی ہو بھی تو موجودہ بارعب وسطوت عہد سلطنت میں کسی کا کیا بگاڑ سکتا ہے۔ہندوستان میں ہر فرقہ اور ہر مذہب دوسرے فرقے اور مذہب کا دشمن ہے مگر پرامن عہد سلطنت کے خوف سے سب مجبور ہیں،ورنہ ہمیشہ ویسے ہی قتل عمد ہوا کرتے جیسے سکھا شاہی اور مرہٹہ گردی وغیرہ میں ہوا کرتے تھے

اصل حقیقت یہ ہے کہ قادیانی مرزا جی اسلام جیسے عالی شان اورمحیط مذہب کی حقیقت ہی سے ناواقف ہیں اگر کتب فقہ کنز ہدایہ وغیرہ کی کوئی جزئی جو دینیات و معاملات کے بارہ میں ہو، مرزا جی اور تمام مدعیان علم و تہذیب (مرزائیوں) کے سامنے پیش کی جائے تو اسکے افہام و تفہیم سے سب کی عقل گھن چکر ہو جائیگی۔حالانکہ ان کتابوں کواسلامی مجموعی قوانین (قرآن وحدیث) سے وہی نسبت ہے جو قطرے کو دریا سے ہے اور ذرے کوصحرا سے۔ہم نے کنز اور ہدایہ کا ذکر کیا ہے،اصول فقہ کی بسیط کتاب مسلّم الثبوت عضدی اور بزدوی کی تو مرزا قادیانی اورمرزائیوں نے شکل بھی نہ دیکھی ہوگی۔پھر جب تم یہ کتابیں،جن کا بیشتر ماخذ قرآن وحدیث ہے،نہیں سمجھ سکتے تو قرآن وحدیث کو کیا سمجھو گے۔ہاں اتنا سمجھ سکتے ہو کہ احمد جو قرآن مجید کی آیت میں وارد ہوا ہے تو اس سے مراد غلام احمد ہے اورالحمد سے چونکہ لفظ احمد مشتق ہے لہذا سورہ الحمد غلام احمد کی شان میں اتری ہے۔،یہ ایسی حماقتیں ہیں کہ ادنی عقل والا بھی ان کا مذاق اڑائے گا۔مگر واہ رے عقل کل مرزائیو! کہ تم ان حماقتوں کونہیں سمجھتے۔ضرور سمجھتے ہو،مگر بات یہ ہے کہ ہاتھی کے پاؤں میں سب کے پاؤں۔مزے ہیں،گل چھرے ہیں،زعفرانی اورسقنقوری حلوے ہیں۔ہوا پرستیاں ہیں اورچکھوتیاں ہیں،مگر کب تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے شمع ایک چور ہے باد نسیم صبح
مارے گی کوئی دم میں ترے تاج زر پہ ہاتھ

اسلام وہ عالی شان مجموعہ تہذیب خدائی مذہب ہے کہ بڑے بڑے بت پرست، آتش پرست، ہوا پرست، لوگ اپنے آبائی مذاہب کو چھوڑ کر اس میں شامل ہوئے اور اب تک یہ سلسلہ جاری ہے اور انشاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا۔ یورپئین لوگ کیسے کائیاں فلسفی مزاج اور سائنس اور فلسفہ کے کتنے تعلیم یافتہ ہیں مگر وہ بھی آبائی صلیب پرستی اور تثلیث پرستی چھوڑ کر اسلامی توحید و رسالت پر ایمان لا رہے ہیں۔ اب مرزا جی بتائیں کہ ان کے نئے دین میں کتنے ہندو، سکھ، آریا، یہودی، عیسائی، پارسی، بودھ شامل ہوئے ایک بھی نہیں کیا رسول اور نبی ایسے ہی ہوتے ہیں۔

اسلام تمام دنیا کے واسطے ہے اور اس کے اخلاقی اصول سے کوئی انصاف منش مذہب انکار نہیں کر سکتا۔ اب بتاؤ قادیانی مرزا جی نے کون سا نیا اصول ایجاد کیا جس کو کوئی مذہب والا مان سکے۔ آپ اسلام کی اصلاح کیلئے اٹھے ہیں۔ سبحان اللہ! ایسے ہی لوگ مصلح ہوتے ہیں کہ جس کامل اور اکمل مذہب کی اصلاح کرنے چلے ہیں خود اس کے اصول نہیں سمجھ سکے، اور سمجھتے ہیں تو صرف اتنا کہ قرآن مجید میں فلاں فلاں آیت میری شان میں اور مجھ پر نازل ہوئی ہے۔ تھوڑی سی سمجھ والا آدمی ان حماقتوں کو سن کر غصے میں بھر جاتا ہے اور جب کچھ بس نہیں چلتا تو مجبور ہو کر یہ چاہتا ہے کہ سر پیٹ ڈالے۔

(مرزا صاحب کہتے ہیں کہ) قرآن کی آیتیں میرے حق میں اس لئے ہیں کہ میں بروزی محمد ہوں۔ مگر محمد ﷺ کی حدیث سے انکار۔ کیا اچھا بروز ہے۔ یہ تو شیطانی ابراز ہے۔ ہنود کو گالیاں دیں اور انہیں سے بروز (تناسخ) لیا۔ یہ نئے اسلامی نبی اور رسول ہیں۔

غیب دانی

پیشگوئی کرنے والا یہ ظاہر کرتا ہے کہ میں غیب دان ہوں، یا دوسرے لفظوں میں یہ کہتا ہے کہ میں خدا ہوں۔ چونکہ یہ صفت خاص خدا تعالیٰ کی ہے لہذا کسی نبی نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا دعوی نہیں کیا۔ آنحضرت ﷺ نے بڑی زجر وتوبیخ کے ساتھ ممانعت فرمائی۔ آپ ﷺ نے صاف فرمایا کہ میں نہیں جانتا قیامت میں میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا۔ یہ کام نجومیوں رمالوں سادھوبچوں کا ہے جو اسی حیلے سے روٹی کماتے ہیں۔

اب ہم پوچھتے ہیں کیا مرزا جی ایسے چلتے پرزوں سے کم ہیں۔ کم کیا معنی، چند بالشت بڑھے ہوئے ہیں۔ اتنا فرق ہے کہ نجومیوں اور رمالوں کی اٹکل کا تیر تو کبھی لگ بھی جاتا ہے، مگر مرزا جی کے تمام تیر تکے ہوائی رہے۔ نشانے پر ایک بھی نہ لگا۔ مگر دھوکہ دہی ہو رہی ہے کہ تمام پیش گوئیاں پوری ہوئیں۔ ایک جھول میں دعوی تو تھا نر (بیٹے) کا، مگر نکلی مادین (بیٹی)۔ اس کی تاویل گھڑی کہ میں نے یہ کہاں کہا تھا کہ اسی گابھ میں کنوتیاں بدلتا، ٹاپیں مارتا، راتب مانگتا، آٹھوں گانٹھ کمیت برآمد ہوگا۔ آسمانی باپ نے کچھ تیغہ نہیں کردیا کہ نر (لڑکا) اسی جھول میں ہو، دوسری میں نہ ہو۔ یہ خاصہ تو صرف آسمانی باپ (مرزا قادیانی کے الہام کنندہ) کا ہے کہ ایک ہی جھول نکال کر عنین ہو گیا، اور مجبور ہو کر مجھے (یعنی مرزا قادیانی کو) لیپا لک بنایا۔ مگر میرے دم خم ایسے نہیں کہ بس ایک جھول میں پر پرزے گر جائیں۔

دیکھ لو میں نے دوسرے جھول میں کیسا ڈینگرا سال کا سا پورا نکلوایا۔ آسمانی منکوحہ والی پیشین گوئی تو ایسی پوری ہوئی ہے کہ باید وشاید۔ اندھوں کو نظر نہیں آتی۔ قاضی فلک نے نکاح پڑھایا۔ زہرہ اور مشتری نے سہرہ گایا۔ فرشتوں میں مبارک سلامت ہوئی۔ بس وہ میرے نکاح میں آگئی کسی کو دکھائی نہ دے تو اس میں میرا کیا قصور۔ اس کے جتنے انڈے بچے ہوئے اور ہوں گے وہ سب میرے ہیں۔ اور میرے ہی کہلائیں گے۔ میں منہ میں گٹکا لے کر اور آنکھوں سے الوپ انجن ہو کر ہر شب وہاں وارد ہو جاتا ہوں میں سب کو دیکھتا ہوں مجھے کوئی نہیں دیکھتا اور خود منکوحہ کو بھی معلوم نہیں ہوتا۔ مجھے یہ لٹکا روح القدس سے ملا ہے۔ اگر کسی میں روح القدس کے فیضان کی کیفیت دیکھنی ہو تو (نعوذ باللہ) بی بی مریم سے پوچھ لے اور تصدیق کرلے۔ میری پیشین گوئی کا مطلب یہ تھا کہ نکاح آسمان میں ہوگا، زمین پر اس کا ظہور نہ ہوگا، دیکھ لو ایسا ہی ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہی دس ہزار روپیہ والا قصیدہ

ہم بار ہا لکھ چکے ہیں کہ کسی کلام میں جب تک مجدد السنہ مشرقیہ شوکت اللہ کی اصلاح نہ ہو، اور تصدیق کے لئے اس پر دستخط نہ ہو جائیں ٹکسال باہر ہے اور پبلک میں ہرگز مقبول نہیں ہوسکتا۔ پس جو لوگ کاتا اور لے دوڑی کو زیر نظر رکھتے ہیں، بڑی غلطی کرتے ہیں۔ اردو عربی فارسی میں کیسے ہی پایہ کا کلام ہو، مگر یاد رکھو کہ وہ مجدد (احمد حسن شوکت) کی اصلاح کا محتاج ہوگا۔ لیجئے مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

فجائوا بذئب بعد جهد اذابهم
و نعني ثناء الله منه و نظهر

ذوب گداختن اور اذابہ گدازانیدن یعنی دوسرے سے گلوانا۔ مگر جہد کی یہ صفت نہیں ہوسکتی کیونکہ یہ معنی ہوئے کہ بڑی کوشش کے بعد جس نے ان کو گلوا دیا ایک بھیڑیا لائے اور دوسرے مصرعہ میں عنی یا نعنی کا صلہ بہ آتا ہے نہ کہ من۔ صلہ کے حروف جارہ تک کی تمیز نہیں

و قال استروا امري و اني ارودهم
اخاف عليهم ان يفروا و يدبروا

ستار باب افعال سے نہیں آتا بلکہ استتار آتا ہے اور ستر بھی کسی امر یا بھید کے چھپانے کو نہیں کہتے بلکہ پردے اور پوشش اور پردے میں چلے جانے اور لباس کو کہتے ہیں۔ امر یا راز کے چھپانے کو اخفاء کہتے ہیں پس مصرعہ اولی یوں بنا لیجئے

و قال اخفئو امری و انی ار ودھم

یا یوں کہو:

و قال اخفئو سرّ ی و انی ار و دھم

اور مصرعہ ثانیہ میں ید برو غلط ہے۔ اگر پشت دی جانے یعنی بھاگنے کے معنی ہیں تو ادبار مصدر لازم نہیں بلکہ متعدی ہے اور اگر باب افعال سے صیغہ مجہول ہے تو یہ معنی ہوئے کہ پشت دیئے جائیں، جو بالکل مہمل ہے اور پیٹھ دی جانے کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استدبار آتا ہے، نہ کہ ادبار۔

رأوا برج بهتان تشادو تعمر
فقالوا لجاك الله كيف تزور

برج بہتان ماشاءاللہ خیرنال نکی گل ہے۔ زبان عرب میں برج بہتان کس نے باندھا اور تعمیر کیا ہے۔ شائد مرزا جی اسے اپنا برج منارہ سمجھے ہیں۔ کسی شاعر عرب کی سند پیش کیجئے۔

فصار و بمدٍ للرماح دريةً
و يعلمها احمد على المدبر

رمح نیزے کو کہتے ہیں اور زیادہ مناسب سھم یعنی تیر ہے پس رماح کی جگہ سہام چاہیے:

فصاروا بمدٍ للسهام دريةً

و ان لسان المرء ما لم يكن له
اصاة على عوراته هو مشعر

اصاۃ بمعنی عقل بڑا بھاری اجنبی چینی مغلئی محاورہ چین سے ڈھونڈ کر لائے سلیس اور صاف لفظ (صواب) کیوں بھرتی نہ کر دیا یعنی:

صواب على عوراته و هو مشعر

آپ کو تو زحاف کا دور کرنا بھی نہیں آتا۔

اثبات عقائد پر دلائل

قادیانی مرزا جی کے ایک نئے مرید متواتر اشتہارات دے رہے ہیں کہ تمام مسلمان ان کے مرشد اور امام الزمان اور مسیح موعود کے خروج اور بعثت کو جانچیں اور اچھی طرح پرکھیں اور پھر اس پر ایمان لائیں۔ حال ہی میں ایک اشتہار بدیں مضمون شائع کیا ہے کہ اگر کوئی صاحب کسی آیت قطعیۃ الدلالۃ یا کسی حدیث صحیح مرفوع متصل سے حضرت عیسی کا جسم خاکی کے ساتھ زندہ آسمان پر اٹھایا جانا اور پھر آئندہ کیلئے زندہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسمان سے اترنا ثابت کردیں تو میں اپنی جیبی گھڑی اتار کر نظر کروں اور مرزا صاحب کی بیعت سے دست کش ہو جاؤں گا۔

بفرض محال کوئی یہ باتیں ثابت نہ کر سکے تو مرزا جی کے پاس مسیح موعود ہونے کی کیا دلیل ہے۔ اس سے یہ کیونکر ثابت ہو جائے گا کہ مرزا جی مسیح موعود ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر مرزا جی اپنا مسیح موعود اور بروزی نبی اور رسول ہونا منتخب علماء اور مشائخ کے جلسے میں ثابت کردیں تو ہم پانچ سو روپیہ انعام دیں گے۔

یہ دعوی تو ہر شخص کر سکتا ہے کہ میں مسیح موعود ہوں۔ اور پیرس میں دو مسیح موعود ہیں اور علی الاعلان کہہ رہے ہیں کہ ہم مسیح موعود ہیں۔ ان کے اور مرزا جی کے دعوی میں کیا فرق ہے۔ یہی نہ کہ انہوں نے کوئی شرط نہیں لگائی اور مرزا جی لغو اور بیہودہ شرط لگا رہے ہیں اور گویا ثابت کر رہے ہیں کہ میں اس صورت میں مسیح موعود ہوں کہ کوئی قرآن وحدیث سے عیسی مسیح کا زندہ آسمان پر اٹھایا جانا ثابت کرے۔

انہیں کے دعوی سے ان کی مسیحیت مشروط و معلق ہے۔ حالانکہ مذکورہ بالا دونوں مسیح کوئی شرط نہیں لگاتے۔ پہلے مرزا جی اپنے حریفوں اور رقیبوں کا دعوی باطل کریں، تب میدان میں آکر خم ماریں کیونکہ تین مسیح موعود نہیں ہو سکتے۔

مرزا جی کو تو صرف یہ کہنا چاہیے تھا کہ میں ضروری اور قطعی اور یقینی اور بیشک اور البتہ اور بے ریب اور حتمی اور عینی مسیح موعود ہوں، دلیل یہ ہے کہ میں مسیح موعود ہوں۔ میں مصادرۃ علی المطلوب کو نہیں جانتا اسے منطق والے جانیں۔

جن دلائل سے مرزا جی عیسی مسیح کے آسمان پر اٹھائے جانے کے منکر ہیں وہ خود قابل مضحکہ ہیں۔ رفع سے وہ رفع روح، یا سلب روح، یا موت مراد لیتے ہیں۔ اگر جناب باری کی بھی یہی مراد ہوتی تو اماتہ اللہ فرماتا۔ پھر رفع روح، یا سلب روح مراد لینے سے عیسی مسیح کی کوئی ترجیح اور فضیلت ثابت نہیں ہوتی۔ ایک مچھر اور مکھی کی روح بھی سلب ہوتی ہے۔

اور اگر رفع درجات مراد ہے تو تمام مؤمنین صادقین صلحاء اور شہداء اس میں شامل ہیں۔ پھر بھی عیسی مسیح کی کوئی خصوصیت نہیں۔

پھر یہی اعتراض یہودی اور آریا اور دہریہ بھی کرتے ہیں یعنی معجزات انبیاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے قائل نہیں ۔اس صورت میں مرزا جی مسلمان نہیں ہیں اور نہ قابل خطاب ۔حالانکہ وہ مسلمان ہونے کے مدعی ہیں۔

رفع روحانی سے رفع مراتب مراد لینا تحصیل حاصل ہے کیونکہ عیسی مسیح کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں ان کو یہ رتبہ پہلے ہی حاصل ہے ۔اور اگر یہ مراد ہے کہ وہ دنیا میں اپنی موت مرے، تو پھر آیت میں لفظ شبّہ فضول ٹھہرتا ہے، کیونکہ اپنی موت مرنے سے نہ کوئی شبہ ہے، نہ کوئی جھگڑا ۔ پھر آیت کا سیاق بگڑتا ہے کہ جھگڑا تو صلب اور قتل میں ہو، اور مسیح علیہ السلام اس سے سال ہا سال بعد اپنی موت مرے ۔مشبہ امر تو اب واقعہ ہوا ، اور جناب باری نے اس کا ازالہ چند سال یا چند ماہ پر ملتوی کر دیا حالانکہ و لکن حرف عطف بمعنی انتظار اس واقعہ کے فوری اور متصل ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

بات یہ ہے کہ ملحدانہ تاویل کرنی بھی نہیں آتی ۔ جہالت کی گرم بازاری ہے۔ ہمارے علماء وفضلاء تو قرآن وحدیث کے بحر بے پایاں کی مچھلیاں ہیں ، بھلا تاویلوں کے گندے تالابوں کی مچھلیاں ان کا کیا مقابلہ کرسکتی ہیں ۔اس قسم کی ملحدانہ تاویلات ان کے سامنے نقش برآب ہو جاتی ہیں۔

اسی قسم کی لغو اور بیہودہ تاویلیں مخالفان اسلام کو انگشت نمائی کا موقع دیتی ہیں ۔وہ مرزائی مزخرفات کو اپنے دعووں کی سند میں پیش کرتے ہیں کہ یہ اعتراض ہم ہی نہیں کرتے بلکہ مرزا قادیانی جو مسلمان ہے، اور چند مسلمانوں کا امام الزمان، وہ خود تمہارے قدیمی مفسرین کو ردّ کرتا ہے پس مرزا سے بڑھ کر دین اسلام کا کون دشمن ہوگا

نئے نبی کے آسمانی نشان

انبیاء کے نشانات اور علامات صرف معجزے ہوتے ہیں جو خرق عادت اور نقض قانون فطرت ہیں، اور یہ ہمیشہ نہیں ہوتے ۔ورنہ وہ معمولی ممکنات و واقعات سے ممتاز نہ ہوں گے۔لیکن لیپا لک (مرزا قادیانی) کا آسمانی باپ الٹی گنگا بہا رہا ہے کہ ہر امر واقع اور ممکن کو خرق عادت بتا رہا ہے۔قادیان میں پتا کھڑکا ، اور آسمانی نشان ظاہر ہوا۔قادیان میں سقنقوری معجون کھا کر مرزا جی کو ریح کی سرسراہٹ ہوئی، اور فتح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا نقارہ دن دن بجا۔ دنیا میں مرزا جی کے مخالفوں میں سے ادھر کوئی مرا، ادھر آسمانی نشان ظاہر ہوا۔

طاعون کو آسمانی باپ (یعنی مرزا کے الہام کنندہ) نے اپنے لیپا لک کی لینڈ وری میں بھیجا ہے۔ مسخرہ آسمانی باپ کتنا جھٹیا اور بے خبر ہے کہ لیپا لک پر صرف ڈیڑھ سو آسمانی نشانوں اور پیش گوئیوں کے پورا ہونے کا الہام کرتا ہے، حالانکہ نوبت کئی لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ کیا معنی کہ طاعون سے جس قدر آدمی مرے، اسی قدر آسمانی نشانوں کا ظہور ہوا۔ لیکن ان میں استثناء بھی ہے۔ لیپا لک (مرزا قادیانی) کا جب کوئی مخالف مرتا ہے تب آسمانی نشان ظاہر ہوتا ہے، اور جب کوئی موافق (مرزائی) مرتا ہے، تو آسمانی باپ اور لیپا لک دونوں کی نانی مر جاتی ہے، یعنی یہ موت آسمانی نشان نہیں ہوتی۔ یہ حماقت اور ناعاقبت اندیشی لیپا لک کے آسمانی باپ کی ہے کہ اس کا بھیجا ہوا سرہنگ (طاعون ملعون) لیپا لک کے دوست اور دشمن میں تمیز نہیں کرتا۔ آسمانی ہائی کورٹ میں کس قدر اندھیر ہے کہ وارنٹ تو بھیجا زید کے نام، جو لیپا لک کا جانی دشمن تھا، اور پولیس نے آ کر تھام لیا بکر کو، جو لیپا لک کا جاں نثار اور فدائی تھا۔ جب یہ اندھیر نگری اور چوپٹ راجہ ہے، تو بس آسمانی بادشاہی پھیل چکی اور لیپا لک حکومت کر چکا۔ کیونکہ طاعون کو منافق بنا کر بھیجا ہے کہ مخالفوں کا بھی بھیجا چکھ رہا ہے، اور موافقوں کو بھی بھون بھون کر کھا رہا ہے۔

(مرزا قادیانی کا) دوسرا آسمانی نشان مقدمات ہیں۔ لیپا لک پر انگریزی عدالت میں جو مقدمہ دائر ہوگا، وہ بڑا بھاری آسمانی نشان ہوگا۔ ایک نشان تو جہلم میں ظاہر ہو چکا، دوسرا ظاہر ہونے والا ہے۔ اور جس طرح طاعونی اموات سے لاکھوں آسمانی نشانات ظاہر ہوئے، اسی طرح اب وہ نشان مسلسل مقدمات کے دائر کرنے سے تمام ملک میں ظاہر ہوں گے۔ پس مقدمات کے دائر ہونے سے مرزا قادیانی اور مرزائیوں کو بجائے منہ بنانے کے خوش ہونا چاہیے کہ چار طرف لیپا لک کا سکہ بیٹھ جائے گا، اور اس قدر آسمانی نشان ظاہر ہوں گے کہ تمام مرزائی فتح کی ڈونڈی پیٹتے پیٹتے تھک جائیں گے۔ لیکن آسمانی باپ کے گھر میں کچھ بھی انصاف ہو تو شکست کو آسمانی نشان قرار دیتا نہ کہ فتح کو۔ جیسا کہ اس نے اپنے اکلوتے یسوع کے ساتھ کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ صلیب پر کھچوا دیا اور کچھ دیر کے لئے جہنم میں بھیج دیا، اور اس کا نام اس کے حق میں فتح قرار دیا۔ پہلو ٹھے کے ساتھ وہ کاروائی اور لیپا لک کے ساتھ یہ معاملہ۔ بات یہ ہے کہ صلبی بیٹا تو باپ کے خون سے بنا ہے، اور لیپا لک ویسے ہی ادھر ادھر سے پکڑ لیا ہے۔ پس اصل اور نقل میں فرق ہونا ضروری ہے۔

مرزائی نبوت اور حنفی تقلید

مرزا جی انبیاء کی نبوت کو صرف یہ ثابت کرنے کے لئے مانتے ہیں کہ میں مسلمان ہوں۔ وہ انبیاء کو نہ مانیں تو انہیں نبی کون مانے، کیونکہ مرزا جی اپنے کو جنس انبیاء علیهم السلام سے قرار دیتے ہیں۔ قطعی انکار تو صرف حضرت عیسیٰؑ کی نبوت سے ہے جن کے آپ قائم مقام یا مثیل ہیں۔ پرائی بدشگونی کو اپنی ناک کٹے تو بلا سے۔ مگر عیسیٰ مسیح تو مرزا جی کے نزدیک مہذب انسان نہ تھا۔ خیر اس قضیئے کو تو بالفعل رہنے دیجئے، پچھلے دنوں مرزا جی نے اہل حدیث اور اہل قرآن کے عقاید پر محاکمہ کیا۔ مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی دونوں کے یکساں لتے لئے۔ ایک دولتی ادھر تو ایک پشتنگ ادھر۔ وجہ یہ کہ مرزائی نبوت پر دونوں ایمان نہیں لائے۔ ہاں حضرت امام ابو حنیفہؒ کی تعریف کی ہے۔ ہم کو تعجب ہوا کہ ایک مستقل نبی اور آسمانی باپ کا لیپا لک اور پھر امام الزمان کسی امام اور مجتہد کی تعریف کر رہا ہے، اور اپنے مریدوں کو خط آزادی دے کر غیر کا مقلد بنائے۔ اپنی نبوت کے مقابلے میں بعض انبیاء کی تو مذمت اور ایک مجتہد جو کسی طرح انبیاء کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا، اس کی تعریف۔ مگر ہمارا یہ تعجب تھوڑے سے غور کے بعد رفع ہو گیا۔ حضرت امام ابو حنیفہ کی تعریف اول تو اس لئے کہ مرزائی نبوت پر ایمان لانے والے کثرت سے حنفی ہیں۔ پس ان کو خوش کیا ہے۔ صرف دو صاحب ہیں جن کو خلفاء کا درجہ دیا ہے یعنی مولوی حکیم نورالدین بھیروی اور مولوی محمد احسن امروہی، یہ دو تو کسی زمانے میں جب نواب صدیق حسن خان مرحوم زندہ تھے اور دونوں کا ریاست بھوپال میں بڑا رسوخ تھا، بڑے گاڑھے اور غالی اہل حدیث تھے جب مرزا جی نے خروج کیا تو آنحضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ کا اتباع اور رسالت چھوڑ کر مرزائی نبوت پر ایمان لے آئے۔ مولوی امروہی کے خوارق کا تو ہم کو تعجب نہیں کیونکہ وہ تو جدھر کی ہوا دیکھتے ہیں ادھر ہی کو اپنی گڈی اڑا دیتے ہیں اگر ان کو مرغ بادنما کہا جائے جب بھی تعجب نہیں، اب رہے حکیم صاحب، سنا ہے کہ ان کے اور مرزا جی کے مابین کوئی قریبی رشتہ ہے۔ پس یوں تینوں کا ستارہ ملا ہوا ہے اور خوب مل کے بج رہی ہے شائد کوئی اور بھی ہو جو اہل حدیث سے مسخ ہو کر مرزا جی کا امتی بن گیا ہو۔

امام ابوحنیفہ کی تعریف کی دوسری وجہ یہ ہے کہ مرزا جی کے زعم میں ان کے اجتہادات و استنباطات کا ماخذ زیادہ تر قرآن ہے نہ کہ حدیث۔ پس مرزا جی کو ان کی یہ بات رقابت نبوت کے باعث پسند آئی ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کی احادیث کی چنداں پرواہ نہیں کی حالانکہ حضرت امام ابوحنیفہؒ سے بڑھ کر کوئی متبع سنت نہ تھا۔ انہوں نے صاف فرما دیا کہ اتر کوا قولی بخبر الرسول۔ یعنی جب رسول اللہ ﷺ کی حدیث مل جائے، تو میرا قول چھوڑ دو۔ انہوں نے یہ بھی فرما دیا کہ اذا صح الحدیث فھو مذھبی یعنی جب صحیح حدیث مل جائے، تو یہی میرا مذہب ہے۔ پس حدیث رسول اللہ ﷺ کی عظمت کرنے والا امام صاحبؒ سے بڑھ کر کون ہوگا۔

بعض حنفی فقہاء نے لکھا ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ کو ۱۵ سے زیادہ حدیثیں نہیں ملیں۔ اگر ایسا ہو بھی تو یہ بات ایک مسلّم مجتہد کی شان میں دھبا نہیں لگا سکتی کیونکہ شخص واحد کو آنحضرت ﷺ کی تمام حدیثوں کا ملنا محال ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو مختلف آئمہ محدثین جدی جدی کتابیں مرتب نہ کرتے، یعنی صحاح ستہ کا وجود ہی نہ ہوتا، بلکہ ایک مجموعہ کافی تھا۔ لیکن مرزا جی اس کے یہ معنی لگا جاتے ہیں کہ امام صاحب کو احادیث کی پرواہ ہی نہ تھی بلکہ ان سے بغض رکھتے تھے۔ ذلك بهتان عظيم

کیسے کیسے حفاظ الحدیث گذرے ہیں، خصوصاً امام الدنیا فی الحدیث حضرت امام بخاریؒ۔ لیکن مرزا جی کے نزدیک حافظ الحدیث ہونا عیب میں داخل ہے۔ گویا آئمۃ الحدیث قرآن سے سروکار ہی نہ رکھتے اور صرف حدیث کو مانتے تھے۔ علی ہذا حضرت امام شافعیؒ، امام مالکؒ، امام احمد بن حنبلؒ مرزا جی کے نزدیک قابل ملامت تھے۔ گویا حافظ الحدیث ہونا بڑا بھاری عیب ہے۔ چہ خوش! بروزی اور ظلی محمد ہیں جن کو محمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے اس قدر نفرت ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ آئمۃ الحدیث آپ کی نظروں میں کھٹک رہے ہیں۔ اگر وہ امام تھے بھی تو مر گل گئے، مرزا جی تو زندہ امام الزمان ہیں اب تو انہیں پر ایمان لانے کا زمانہ ہے۔

ہمیں رہ رہ کر یہی خیال آتا ہے کہ مرزا جی کے چیلے ابھی تک پکے مرزائی نہیں بنے، اور کچے پکے تھے بھی تو خود بدولت نے اپنے پاؤں کلہاڑی ماری۔ یعنی اپنی نبوت کا کھونٹا ان کے دلوں میں سے اکھاڑ دیا اور امام صاحب کی عظمت کی میخ کو ان کے سینوں میں گاڑ دیا کہ تم مرزائی نہیں بلکہ حنفی بنو، اور خود میں بھی حدیث کی عظمت نہ کرنے میں امام ابوحنیفہ کا مقلد ہوں۔ اس سے خود بدولت (مرزا) کی تو نبوت جاتی رہی اور مرزائی عبدِ مشترک ہو گئے کہ آپ کو بھی مانیں اور امام صاحب کو بھی۔

ہندی چینی مغل اور زبان عرب میں الہام

قادیانی مرزا جی کہتے ہیں کہ مجھ پر زبان عرب میں الہام ہوتا ہے کہ میں بروز محمد ہوں اور چونکہ پیغمبر عرب کی فطری زبان عربی تھی لہذا اس مناسبت سے مجھ پر عربی زبان میں الہام ہوتا ہے۔

اول تو اس بیان میں آیت و ما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه کا خلاف ہے۔ مرزا جی بتائیں کہ ان کی قوم ہندی مغل ہے یا عربی سید۔ اب رہا بروز۔ قرآن میں یہ کہیں حکم نہیں کہ انبیاء کی ایک قسم بروزی بھی ہے، اور قادیان میں ایک نبی پیدا ہوگا جو بروز محمد کہلائے گا، اور میں اس بروزی پر زبان غیر میں الہام کرونگا، نہ کہ اس کی مادری زبان میں۔

دوم: الہام، ابلاغ و تبلیغ اور افہام و تفہیم کے لئے ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ اردو سمجھنے والوں کے سامنے زبان عرب میں تکلم بھینس کے آگے بین بجانا اور ان کو سمجھانا اور عمل کرانا تکلیف مالایطاق ہے۔ آنحضرت ﷺ پر زبان عرب میں الہام ہوا ہے، اور تمام ممالک دنیا میں بذریعہ ترجمے کے ابلاغ و تبلیغ عمل میں آئی ہے۔ پس آپ بھی اگر یہ دعوی کرتے کہ میں ہندی نبی ہوں اور مجھ پر اردو زبان میں الہام ہوتا ہے اور یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الہام ترجمہ ہوکر عرب وعجم یورپ افریقہ وغیرہ میں شائع ہوگا، تو کیا خرابی تھی۔ خرابی یہ تھی کہ الہامی کلام کے لئے فصاحت و بلاغت لازم ہے، اور آپ کی اردو زبان .. ایسی .. ہے کہ گاؤں کے پٹواری اور تحصیلی مدارس کے مدرس بھی اس کو سن کر ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہوئیں۔ پس آپ نے خیال کیا کہ زبان عرب میں صاحب الہام ہونے کا دعوی کرونگا، تو اردو زبان دانی کے عیب پر پردہ پڑا رہے گا کیونکہ عربی زبان کے سمجھنے والے خال خال علماء وفضلاء ہیں، نہ کہ وہ عوام جو مرزا جی کے کماؤ پوت بنیں گے۔ لیکن بخیہ پھر بھی کھلے گا۔ آپ کی عربی زبان اردو سے بھی کئی میل آگے ہے کہ مذکر، مونث اور معرفہ اور نکرہ تک کی تمیز نہیں۔ کبیر پنتھی بھاشا اس سے بہت اچھی ہے۔ آپ کے لٹریچر کی روانی کا کیا کہنا، جیسے محکمہ صفائی کا کوڑا کرکٹ سے لدا ہوا چھٹپھٹا امچک امچک کرتا چلتا ہوا، دفعتہً برسات کے آب وجلاب میں بھک سے بیٹھ جاتا ہو، اور لال بیگی ملازم کیسے ہی سونٹے لگائیں مگر ٹس سے مس نہیں ہوتا۔

سوم: جیسے آپ بروزی محمد ہیں، ویسے ہی مسیح موعود بھی ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ بروزی ہونے کی مناسبت سے زبان عرب میں تو الہام ہو، مگر مسیح موعود ہونے کی مناسبت سے عبرانی زبان میں الہام نہ ہو جو عیسی مسیح کی مادری زبان تھی۔

چہارم: آپ پر الہام ہوا ہے کہ جری الله فی حلل الانبیاء یعنی مرزا جی خدا کے نبی نبیوں کے لباس میں۔ نبیوں کا لباس کہیے یا شیطانی وسواس خناس مضل الناس کا التباس کہیے۔ الانبیاء میں الف لام آپ کے نزدیک ضرور استغراق کا ہے، اس لئے آپ تمام انبیاء کے حلّوں میں ہیں۔ جس کا مطلب آپ کے نزدیک یہ ہے کہ تمام انبیاء نے آپ کے جسد میں حلول (تناسخ) کیا ہے۔ اس صورت میں تو آپ کل انبیاء کے بروزی ہوئے، حالانکہ دعوی صرف محمدی بروز ہونے کا ہے۔ جب یہ بات ہے تو کیا وجہ ہے کہ آپ پر تمام انبیاء کی مادری زبانوں میں الہام نہ ہو، صرف عربی زبان میں ہو۔ بات یہ ہے کہ خود مرزا جی کا آسمانی باپ اردو زبان سے نابلد ہے۔ پس اردو زبان میں کیونکر الہام کرتا۔ اس کی زبان طاعون کاٹ کھاتا۔ منہ پر کی تو خوش آمد ہے، مگر واقعی مرزا جی کی ذات شریف دنیا کی سفاہتوں کی بھول بھلیاں ہے۔ جیسے منارہ حماقتوں کا ٹھاکر دوارہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کے الہامات

انبیاء کرام علیہم السلام پر جو مسلسل اور منضبط الہامات من جانب اللہ ہوئے ہیں وہ انسانوں کے لئے تہذیب وتمدن سیاست و ملک داری اصلاح نفوس الغرض دینی اور دنیوی مستحکم قوانین بن گئے ہیں۔ یہاں تک کہ سلاطین کو جدید قوانین کی وضع واجراء سے مستغنی کر دیا ہے۔ موجودہ سلطنتیں بھی انہیں قوانین پر چل رہی ہیں ،اور جب ان سے انحراف کیا جائے گا ضرور خرابیاں پیدا ہوں گی، جیسا کہ ہم بعض ممالک خصوصاً ممالک اسلامیہ کی حالت دیکھ رہے ہیں۔

توریت وانجیل اور زبور بھی انسانوں کی اصلاح کے مضبوط قوانین ہیں،مگر ان پر عمل متروک ہوگیا۔ دنیا خودسر بن گئی۔جس طرح مسلمان قرآن پر عمل نہیں کرتے اسی طرح یہودی توریت پر اور عیسائی انجیل پر عمل نہیں کرتے۔لیکن اس سے الہامی کتابوں میں نقص نہیں آ سکتا۔اور تمام مذاہب والے معترف بقصور ہیں کہ ہم نے اپنی آسمانی کتابوں کو چھوڑ دیا۔اتنا جگر اور گردہ کسی کا نہیں کہ اپنی آسمانی کتاب یا آسمانی مذہب کو ناقص اور قابل اصلاح بتائے۔ یورپ میں حد درجہ لا مذہبی اور فسق و فجور پھیلا ہوا ہے،مگر جب انجیل کا نام آئے گا تو ہر عیسائی سر جھکا دے گا۔ایک پکا مسلمان کیسا ہی فاسق و فاجر ہو،مگر جب قرآن کا نام آئے گا تو کانپ اٹھے گا اور نادم ہوگا۔ ایک سنی مسلمان جب رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنے گا تو کھڑا ہو جائے گا۔ایک مرزا جی ہیں کہ حدیث کا انکار اور قرآن کی آیات مسخ کر رہے ہیں۔آنحضرت ﷺ تو یہ فرمائیں کہ لو کان موسی حیاً لما وسعہ الا اتباعی یعنی اگر موسی علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو میرے اتباع پر مجبور ہو جاتے۔مگر مرزا جی، حضرت موسیٰؑ سے بھی بڑھ گئے کہ جو شخص ان کو نبی نہ مانے زندیق اور کافر اور واجب القتل ہے۔اور جب کہ حضرت عیسی مسیح کو گالیاں دی جاتی ہیں اور ان کو فاسق و فاجر بتایا جاتا ہے، تو اسی سے سمجھ لیجئے کہ ان کے دل میں دیگر انبیاء کرام کی کیا وقعت ہے۔کیونکہ نبی سب برابر ہیں۔قرآن مجید نے ہم کو یہی تعلیم دی ہے کہ لا نفرق بین احد من رسلہ ۔آنحضرت ﷺ تو یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمائیں کہ لا تخیروا فی انبیاء اللہ یعنی ایک نبی کو دوسرے نبی پر فضیلت نہ دو ،اور مرزا جی بعض انبیاء پر سبّ وطعن کریں۔

گفتگو الہام میں تھی ۔اگر مرزا کے تمام الہامات کو جمع کیا جائے تو فرمایئے ان سے کیا نتیجہ نکلے گا۔ دینی یا دنیوی قانون تو کیا مرتب ہوگا ،ہر فقرہ مہمل اور بے معنی ہونے میں مجذوب کی بڑ سے کم نہ ہوگا ۔ بات یہ ہے کہ خودستائی اور خودغرضی انسانوں کو پاگل بنا کر چھوڑتی ہے۔تمام الہامات میں مرزا جی اپنی ہی بھٹئی کرتے ہیں ۔پھر بھی بے معنی الحکم میں کبھی کبھی ایک آدھ فقرہ یا جملہ شائع ہوتا ہے جس کو الہامی بنا لیا جاتا ہے۔ہم شرطیہ کہتے ہیں کہ ان سب کو جمع کیا جائیگا تو خود مرزائیوں کو شرم معلوم ہوگی کہ کیا جھک مارا ہے۔اور ایک مبصر اور عقل مند آدمی قہقہہ لگائے گا کہ مرزائی امت کیلئے یہی آسمانی اور دینی اور دنیوی قوانین کا مجموعہ ہے جو اس پر الہام ہوتا تھا تا کہ لوگوں کو سمجھائے اور ہدایت عامہ کی تبلیغ کا فرض پورا کرے۔

قادیانی مرزا جی عجیب الخلقت نبی ہیں کہ مادری زبان تو اردو اور الہام ہو عربی میں۔ بھلا ہندوستان میں عربی زبان سمجھنے والے کتنے ہیں۔مسخرے باپ (مرزا کے الہام کنندہ) نے یہ نہ سمجھا کہ لیپا لک (قادیانی) اپنا فرض نبوت کیوں کر ادا کرے گا۔

پچھلے ہفتے الحکم میں یہ الہامی فقرہ شائع ہوا :انی صادق صادق صادق

ناظرین ملاحظہ فرمائیں کتنا مہتم بالشان فصیح و بلیغ بے مثل فقرہ ہے ۔ایک گدھا بھی کہہ سکتا ہے کہ: انی ناھق ناھق ناھق

اور ایک خاوند بھی اپنی ناشزہ جورو سے دق ہوکر کہہ سکتا ہے:

انتِ طالق طالق طالق ثلاثا

لیکن جب آسمانی منکوحہ نے مرزا جی کو طلاق دے دی ،تو ان کے بیٹے یعنی آسمانی باپ کے پوتے (مرزا فضل احمد) نے باوصف حد درجہ زور ڈالنے اور عاق کرنے کی دھمکی دینے کے اپنی بیوی کو بجائے یہ کہنے کہ: انتِ طالق طالق طالق ثلاثا ۔ یہ کہا کہ انتِ فوادی انتِ راحتی ، انت سرور قلبی انتِ نور مقلتی روحی فداك

اس نے بلا وجہ ناکردہ گناہ بی بی کو طلاق دینا گوارا نہ کیا۔ بھلا جب آسمانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دادا کا الہام خود پوتے نے نہ مانا، تو بقیہ امت سے کیا امید ہے کہ وہ لیپا لک کا حکم مانے گی اور بروزی اور ظلی نبوت اور موعود مسیحیت و مسعود مہدویت کو دنیا میں پھیلائے گی۔

مرزا جی کا انوکھا میموریل

نئے لیپا لک پر آسمانی باپ ہمیشہ نیا ہی الہام کرتا ہے۔ لیپا لک (مرزا قادیانی) سے کہدیا کہ میں تو برٹش گورنمنٹ کے جبروت سے بید کی طرح لرزتا ہوں، مجھ میں اتنا بوتا کہاں کہ اسکے حضور چوں بھی کرسکوں۔ میں نے تجھ کو اس لئے دنیا میں بھیجا ہے کہ برٹش کو چیتے کی طرح پھلایا کرے، اور روغن قاز مل کر للو پتو کی چکڑی چپڑی باتوں سے اس کے حضور اپنا کام نکالا کرے۔ دنیا کی مخالفت کر، تمام مذاہب کے پیشواؤں کو گالیاں دے مگر خبر دار جو برٹش کی مخالفت کی۔ ورنہ یاد رکھ وہی حال ہوگا جو سوڈانی مہدی تعالیشی اور اس کے مریدوں کا ہوا کہ پیوند زمین ہوکر بھی چین نہ ملا، اور ہڈیاں تک اکھاڑ کر دریائے نیل میں بہادی گئیں۔

پس لیپا لک آسمانی باپ کے اس جرنیلی آرڈر کی تعمیل کرتا رہتا ہے۔ اور سچ پوچھو تو اسی میں خیر بھی ہے کہ ہمیشہ گورنمنٹ میں خوش آمد کا پنواڑا پیش کرتا رہے۔ کاتا اور لے دوڑی۔ مقصود صرف چاپلوسی ہے کہ میں گورنمنٹ کے ولایتی بوٹ کی خاک ہوں، اور میرے بزرگ بھی ہمیشہ فورٹ ولیم کے لعل بیگی جاروب کش رہے ہیں، اور ہماری اس عقیدت و وفاداری میں کبھی غبار و کدورت نے راہ نہیں جو گورنمنٹ کی نسبت ہے۔ فی الحقیقت خدا کے نبی اور متنبی کا یہی کام ہے کہ ہمیشہ اہل دنیا کی خوش آمد میں زمین دوز مجرے بجالائے۔

دربار تاجپوشی کی تقریب پر مرزا نے لارڈ کرزن کو ایک میموریل بھیجا ہے کہ گورنمنٹ اتوار کی تعطیل کی جگہ جمعہ کی تعطیل دیا کرے جو مسلمانوں کا مقدس دن ہے۔،

واہ کیا کہنا! کیسا ضروری ریفارم اور کتنا برجستہ الہام ہے کہ آج تک کسی پر ہوا ہی نہیں، اور نہ کسی کو یہ اصلاح سوجھی۔ مسلمانوں کی تعطیل جمعہ کے روز، عیسائیوں کی اتوار کے روز، اور ہنود کی تعطیل بدھ کے روز اور پارسیوں کی تعطیل منگل کے روز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو۔علی ہذا، دوسرے مذاہب بھی ہیں۔ پس گوری کا جوبن چٹکیوں ہی میں چلا۔ ہفتے کے تو سات ہی دن ہیں، اگر تمام اہل مذاہب کی خواہشوں پر گورنمنٹ عمل کرے تو تیس روز چھوڑ ۳۶۰ دنوں میں بھی تعطیل کا نمبر نہ آئے، اور اسکا نتیجہ جو کچھ ہو وہ لیپا لک کو نہیں تو آسمانی باپ کو ضرور معلوم ہے کہ دنیا ایک ھو کا مقام ہو جائے۔ آسمانی باپ (یعنی مرزا قادیانی کا الہام کنندہ) اور لیپا لک (یعنی مرزا قادیانی) ہی منارے کی چوٹی پر دندنایا کریں، باقی چار طرف صفایا۔

خوش آمدی ٹٹو نے دم ہلا کر یہ لید کی ہے کہ: میرے ساتھ ایک لاکھ آدمی ہیں اور یہ میموریل ان سب کی طرف سے ہے۔،

کہو جھوٹے کے منہ میں وہ۔ ہم بتا چکے ہیں کہ مرزا قادیانی کے چیلوں کی کائنات بس وہی ہے جو الحکم میں شائع ہو چکی۔ ان سب کو جمع کیا جائے تو دو تین ہزار تک بھی بمشکل نوبت پہنچے گی، اور اب تو الحکم میں شائع ہونا بھی بعض مصالح سے بند ہو گیا ہے جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں۔ آخر ایک لاکھ آدمی کچھ ہوتے بھی ہیں، یا صرف ایک لاکھ کا نام سن لیا ہے۔

چونکہ لیپا لک کو ہمیشہ خوف رہتا ہے کہ مجھ سے کوئی ایسی حرکت سرزد نہ ہو جائے جو قانون کے خلاف ہو، اور برٹش گورنمنٹ تعزیر کی چکّی میں پیس ڈالے، لہٰذا ہمیشہ گورنمنٹ کو اس حیلے سے خوش کرنا چاہتا ہے کہ میں اسلامی جہاد کے خلاف ہوں اور مسلمانوں سے جہاد کا خیال مٹانا چاہتا ہوں جو اولڈ فیشن علماء نے ان کے دلوں میں جما رکھا ہے۔، لیکن ایسی خوش آمد سے جو خرابیاں لازم آتی ہیں ان سے نہ صرف لیپا لک بلکہ وہ ناعاقبت اندیش کھوسٹ باپ بھی ناواقف ہے اور یہی ناعاقبت اندیشی ہے تو وہ ضرور ایک نہ ایک الہام کی بدولت لیپا لک کی گردن تڑوا کر رہے گا۔

اولاً یہ کہنا کہ میرے ساتھ ایک لاکھ آدمیوں کی تعداد ہے گورنمنٹ پر صاف دھمکی ہے کہ مجھے کوئی ایسا ویسا کمزور اور لچر اور پوچ نہ سمجھنا۔ میں سوڈان اور یوگنڈا اور سومالی اور سنوسی مہدی سے کہیں زیادہ قوت رکھتا ہوں۔ جب چاہوں گا ہندوستان میں بغاوت پھیلا دونگا۔

دوم: مرزا قادیانی کے نزدیک ہندوستان کے مسلمانوں میں بغاوت کا مادہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔خصوصاً علماء اسلام میں جو مسلمانوں کو گویا درپردہ گورنمنٹ کی بغاوت کا سبق پڑھا رہے ہیں ۔پس گورنمنٹ کو ان سے نہ صرف ہوشیار رہنا بلکہ عملی طور پر نگرانی کے لئے تمام علماء اور مشائخ کے سروں پر سرہنگ مقرر کرنے چاہییں ،۔ یہ تمام مقدس علماء اور مشائخ کے حق میں کھلا لائیبل ہے جو ہر طرح گورنمنٹ کے مطیع اور وفادار ہیں۔اس لئے ہر عالم اور شیخ وقت مرزا قادیانی پر عدالتوں میں لائیبل دائر کرسکتا ہے مگر وہ صبر کئے بیٹھے ہیں۔اور مرزا قادیانی کے یہ زہر میں گھلے ہوئے تیر دل وجگر پر لے رہے ہیں۔

سوم: برٹش گورنمنٹ کو باوصف ایسے جبروت اور طاقت اور ایسی عالمگیر حکومت کے جس کی سلطنت میں سورج غروب نہیں ہوتا، قادیانی اپنی خام خیالی سے کمزور یقین کرتا ہے کہ وہ مسلمانوں کے جہاد سے خوف کرتے ہیں، حالانکہ مسلمانوں کو مذہب اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ تم جس سلطنت کے امن میں ہو اس سے انحراف کرنا خدا اور رسول سے انحراف کرنا ہے ،اور اس کا نام جہاد نہیں بلکہ بغاوت اور بے وفائی ہے ۔پھر اسلام میں بھی ویسا ہی جہاد ہے جیسا سلاطین یورپ نے پچھلے دنوں چین میں اور خود برٹش گورنمنٹ نے جنوبی افریقہ میں کیا اور اب صومالیہ اور وینز ویلا میں کررہی ہے جو بالکل قدرت وفطرت کے مطابق ہے ۔مگر مرزا قادیانی تمام جہادوں کو وحشیانہ ظلم قرار دیتا ہے۔گویا ہر ایک جہاد کرنے والی سلطنت ظالم ہے، جابر ہے، وحشی ہے۔

چہارم: ضرورت اور ٹھیک منصوصہ اسلامی شرائط کے وقت مذہب اسلام میں جہاد ویسا ہی فرض ہے جیسا دوسری سلطنتوں میں،مگر مرزا قادیانی اس رکن شرعی کو مذموم سمجھتا ہے، لہذا ہر گز مسلمان نہیں بلکہ تمام مذاہب کا راندہ ہے۔

پنجم ۔ بفرض محال نہ صرف ۶ کروڑ مسلمان بلکہ ان کے ساتھ ۲۴ کروڑ ہنود اور پھر مجموعی تعداد ۳۰ کروڑ آدمی بھی چاہیں تو گورنمنٹ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے، قادیانی کی مفروضہ ایک لاکھ فوج تو کیا پدی کیا پدی کا شوربہ ہے۔مرزا قادیانی کے مریدوں کی تعداد تو کسی طرح چند ہزار سے زیادہ نہیں،مگر ہمارے بعض مشائخ کے مریدوں کی تعداد فی الحقیقت لاکھوں تک ہے مگر آج تک گورنمنٹ پر کسی نے اپنی تعداد ظاہر نہیں کی۔اور کیوں کرتے یہ تو مرزا قادیانی ہی کی کم ظرفی اور اوچھاپن ہے۔

ہم بارہا...لکھ چکے ہیں کہ ایسے لغو اور مضر خیالات کی اشاعت سے تائب ہو،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو نہ صرف عموماً اہل اسلام کیلئے بلکہ خود مرزا قادیانی کے لئے مضر ہیں۔ اور گورنمنٹ ناواقف نہیں وہ خوشامد کے خودغرضانہ پہلوؤں کو خوب سمجھتی ہے، مگر مرزا جی نہیں مانتے تو اسکا خمیازہ چکھیں۔

دیکھنا آپ تو عیسی موعود اور نبی مبروز اور امام الزمان جیسے کچھ ہیں دنیا جانتی ہے، مگر شوکت اللہ ضرور مجدد السنہ مشرقیہ ہے اور پبلک نے اس کو مجدد مان لیا ہے۔ پس اس کی پیشین گوئی کسی طرح اوپر اوپر جانے والی نہیں۔ انشاء اللہ۔

تازہ بے معنی الہام

۷ فروری ۱۹۰۳ء کے الحکم میں آسمانی باپ کا یہ پھڑکتا تازہ بتازہ الہام شائع ہوا ہے کہ لا یموت احد من رجالکم ۔ مگر معنی سمجھنے میں خود لیپا لک (قادیانی) کی سٹی گم ہے چنانچہ خود ہی بیان کیا ہے:

> اس کے حقیقی معنی کہ تمہارے مردوں میں سے کوئی نہ مرے گا، تو ہو نہیں سکتے کیونکہ موت تو انبیاء تک کو آتی ہے اور نہ قیامت تک کسی زندہ رہنا ہے، مگر اس کے مفہوم کا پتہ نہیں شائد کوئی اور معنی ہوں۔

ہم کہتے ہیں کہ آسمانی بغلول ایسا گول مٹول ڈھول کے اندر پول الہام ہی کیوں کرتا ہے جس کے معنی خود اس کا لیپا لک (مرزا قادیانی) بھی نہیں سمجھ سکتا۔ معلوم ہوا کہ الہام کے معنی سمجھانے کو بھی الہام کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیا کسی نبی پر ایسا الہام ہوا جس کے سمجھنے کو قوت منتظرہ باقی رہی ہو۔ لیپا لک کے نزدیک جو الہام گورکھ دھندا ہو، اور میخون اور ناخنوں اور دانتوں اور دہان بے دندان کے زور لگانے سے بھی نہ کھل سکے مناسب ہے کہ مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) سے سمجھ لیا کرے کیونکہ وہ باپ بیٹے دونوں کے گورگڑھے سے خوب واقف ہے۔ بھلا دنیا میں ایسا کلام کون سا ہے جو مجدد کی سمجھ میں نہ آئے، وہ تو بے معنی کلام کو بھی بامعنی کرسکتا ہے۔ لیجئے سنیئے:

یہ الہام طاعون کے متعلق ہے جس کو آسمانی باپ نے لیپا لک کی لینڈوری میں بھیجا ہے اور جو اس کا بڑا بھاری تمغہ ہے۔ مرزائیوں میں سے تو اب تک کسی پر اس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دست شفقت پھرا نہیں یعنی خاص دارالامان قادیان میں تو کیا پنجاب کے کسی شہر اور حصے اور گاؤں میں بھی کوئی مرزائی نہیں مرا، اور لوگوں نے غل مچایا کہ خاص قادیان میں اتنے کیس ہوئے تو یہ مخالفوں بداندیشوں کا نرا طوفان بہتان ہے۔ البتہ اب آسمانی باپ عورتوں پر اسلئے غضب ناک ہے کہ آسمانی منکوحہ جو عورتوں کی جنس سے لیپا لک کے ہتھے نہیں چڑھی۔ اور کسی نے اس کے رونے پیٹنے بلبلانے اور چیخنے چلانے ایڑیاں رگڑنے پر ذرا بھی رحم نہ کیا۔ پس آسمانی باپ نے یہ غضب ناک الہام کیا کہ لا یموت احد من رجالکم بل یمتن نسائکم کلھن یعنی تمہارے مردوں میں سے ایک بھی نہ مرے گا بلکہ تمہاری تمام عورتیں مریں گی، کیونکہ عدمی مفہوم سے وجودی مفہوم نکلتا ہے، اور ضد سے ضد یعنی نقیض سے نقیض کا علم ہو جاتا ہے۔

دوسرے معنی یہ ہیں کہ تمہارے مردوں میں سے صرف ایک یعنی مرزا قادیانی قیامت تک نہ مریگا اسکے سوا موت سب کا سلفہ کر جائے گی۔ اس صورت میں الہام یوں ہے لا یموت احد من رجالکم اعنی مرزا کیونکہ قادیانی ہمیشہ لوگوں کی اموات کی پیش گوئی کرتا ہے اور مخالفوں میں سے جب کوئی مرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور اعلان دیتا ہے کہ میری مخالفت نے اس کو ہلاک کیا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا اپنی زندگی کا ٹھیکہ ابدالاباد تک لے کر دنیا میں آیا ہے۔ بھلا ایسے صاف اور صریح معنی میں باپ بیٹے دونوں کیوں کر گھن چکر ہو گئے۔ بس جی بس بافندگی معلوم شد۔

مرزائیوں میں تقیہ

مرزا جی تو شیعہ کو مردود بلکہ کافر بتاتے ہیں مگر مرزائیوں میں شیعہ کی سنت یعنی تقیہ برابر جاری ہے۔ خود ہم نے جب کبھی کسی مرزائی سے پوچھا ہے کہ تمہارے پاس مرزا جی کی بروزی نبی اور مسیح موعود ہونے کی کیا دلیل ہے، تو انہوں نے مرزائی نبوت سے تو صاف انکار کیا، مگر مسیح موعود ہونے کا اس دلیل سے اقرار کیا کہ عیسیٰ مسیح دنیا میں فوت ہوئے ہیں، لہذا مرزا جی قطعاً اور یقیناً اور ایماناً مسیح موعود ہیں۔ دیکھئے کیسی محکم اور برجستہ دلیل ہے کہ کوئی خر دجال بھی سنے تو کان جھڑ جھڑا کر اور دم ہلا کر لید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے لگے۔

مگر جب کوئی دہریہ یا آریا جو معجزات کا منکر ہو یہ کہے کہ انیس سو برس تک بے کھائے پیئے آسمان پر عیسی مسیح ہرگز زندہ نہیں رہ سکتے، لہذا میں مسیح موعود ہوں، تو مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے پاس اس کے خلاف کیا دلیل ہے۔ مگر بروزی محمد ہونے کی کوئی دلیل نہیں، بجز عقائد ہنود کے جن کے یہاں تناسخ جائز ہے حالانکہ خود بدولت تناسخ کے مسئلہ میں آریا کو گالیاں دے چکے ہیں۔

خیر یہ تو پرانی بات ہے گفتگو تو اس امر میں ہے کہ جب مرزا جی اپنے چیلوں کو ڈانٹ چکے ہیں کہ میری نبوت سے اگر کسی نے انکار کیا تو یا درکھنا خر دجال پر سوار کر کے اس حیثیت سے قادیان کے بارہ پتھر باہر دیس نکالا دوں گا کہ خر دجال کی دم کی طرف منہ ہوگا اور اس کے کانوں کی طرف پشت۔ مگر میرزائی اس ڈانٹ کو نہیں مانتے یا تو اپنے نبی پر پورا ایمان نہیں لائے یا شیعہ کی طرح تقیہ کئے ہوئے ہیں۔

لیکن ہم کو ہرگز یقین نہیں کہ ان کے نبی نے ایسا حکم دیا ہو جو علی الاعلان اس کی نبوت کے نہ ماننے اور عام طور پر کھلے بندوں نبوت کی اشاعت میں خلل انداز ہو، کیونکہ لیپا لک اپنی طرف سے ایک بات بھی نہیں کہہ سکتا بلکہ وہی کہتا ہے جو آسمانی باپ اس کے کان میں پھونک دیتا ہے۔ آسمانی باپ تو صاف کہہ چکا ہے کہ تو بمنزلہ میرے ولد کے ہے اور تو بروزی نبی ہے۔ پس یہ قیاس میں نہیں آتا کہ لیپا لک (مرزا قادیانی) نے آسمانی باپ کی وصیت کے خلاف اپنے چیلوں سے یہ کہہ دیا ہو کہ جب تم پر زور پڑے اور بھاگتے راہ نہ ملے، تو تقیہ کر کے میری نبوت کے بوجھ سے کاندھا گرا دیا کرو۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ خود مرزائی نالائق اور ضعیف الاعتقاد اور بد مذہب اور ڈانواں ڈول ہیں، ان کے نبی کا کچھ قصور نہیں۔ پس ایسے تمام مرزائیوں کے گلے سے پٹا اور بھنور کلی نکال کر بالکل آزاد اور ان کی بیعت بالکل ختم کر دینی چاہیے، ورنہ یہ بھیدی بن کر لنکا ضرور ڈھائیں گے، یا نادان دوست بن کر مرزا کے دشمنوں کو بھی مات دیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استروں کی مالا

ہم بار ہا یقین دلا چکے کہ مجدد السنہ مشرقیہ شوکت اللہ القہار کی شان رحم حسب فحوائے سبقت رحمتی علی غضبی شان قہر پر غالب ہے، اور شیر غرّاں بھی اپنے پیش پا افتادہ کو نہیں چھوتا۔ اور ہم یہ بھی ظاہر کر چکے کہ مجدد (احمد حسن شوکت) ہرگز مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا بدخواہ نہیں بلکہ ایک خیر خواہ ریفارمر ہے۔ مجدد کے مشورے اور صلاح کے بغیر کوئی کام کریں گے تو خرابی اور مصیبت کا سامنا ہوگا۔

بھلا یہ کیا حرکت ہے کہ پوچھا، نہ گچھا، بیٹھے بٹھائے شامت جو انگلی دکھاتی ہے تو آؤ دیکھا نہ تاؤ، جھٹ سے گورنمنٹ پر ایک پنواڑا (میموریل) ٹھائیں دے مارا کہ میرے ساتھ ایک لاکھ قلمی فوج ہے جس کو ہفتہ میں بجائے اتوار کی تعطیل کے جمعہ کی تعطیل ملنی چاہیے۔ تعطیل و عطیل کی درخواست تو جیسی کچھ ہے خیر سلاّ، مقصود تو اپنی جرار فوج کی بھیڑ دکھانا ہے تا کہ گورنمنٹ سہم جائے اور مرزا جی کو نقلی نہیں، اصلی مسیح اور امام الزمان تسلیم کر لے۔

اس میں شک نہیں کہ مرزا جی نے ابھی تک ایک لاکھ آدمی صرف کاغذ پر دیکھے ہیں، ورنہ الحکم میں اسم وار تفصیل شائع کرتے، حالانکہ اب اس میں بیعت کا کالم ہی چھپنا گاؤ خور ہو گیا، جیسا کہ ہم اس بارہ میں مرزا جی کی حکمت عملی مفصلاً لکھ چکے ہیں۔

اگر چہ ہمارے بعض مشائخ جن کے مریدوں کی تعداد درحقیقت لاکھوں تک ہے، گورنمنٹ میں کوئی ضروری میموریل بھیجتے تو کچھ مضائقہ نہ تھا، اور نہ گورنمنٹ کو کوئی شبہ گذرتا، کیونکہ علماء اور مشائخ مذہب اسلام میں انقلاب ڈالنے اور مصلح ہونے کے مدعی نہیں، اور نہ اسلام میں اصلاح اور ترمیم کی ضرورت ہے۔ مگر مرزا جی چونکہ بروزی نبی اور مسیح موعود اور مہدی اور بالآخر امام الزمان اور خاتم الخلفاء یعنی خاتم الانبیاء بننے کے مدعی ہیں، لہذا ایک لاکھ آدمی تو بہت ہوتے ہیں ان کے ساتھ تو دس ہزار آدمیوں کا ہونا بھی گورنمنٹ کیلئے خطرناک ہے، کیونکہ جو شخص مرزا جی پر ایمان نہ لائے وہ اسے واجب القتل سمجھتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ گورنمنٹ ان کے منکروں میں سے ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس اس کا انجام جو کچھ ہو گا عاقبت اندیش اہل الرائے اس کو خوب سمجھتے ہیں۔ لہذا ہم نے مرزا جی کے میموریل کو اس نوٹ کے عنوان میں ان کے گلے میں استروں کی مالا لکھا ہے۔ مجدد (احمد حسن شوکت) کی پیش گوئی کے پورا ہونے کے یہ سامان نظر آ رہے ہیں اور وہ ضرور پوری ہوگی۔ ان شاء اللہ

ضمیمہ کی ترقی

لیجئے جناب! برے کی ایسی کی تیسی اور یوں کی ووں ہوگئی۔ ہر سال ہجرت اکدس و انجس و اخبث (قادیانی) پیش گوئی کرتے ہیں کہ ضمیمہ شحنہ بند ہو جائے گا۔ ہمارے نام بعض بدمعاشوں کے گمنام خطوط بھی آئے کہ امام الزمان (قادیانی) کی پیش گوئی امسال ضرور پوری ہوگی۔ مگر جھوٹے کے منہ میں وہ ہو گیا، اور ضمیمہ ہر سال خدا کی عنایت اور مربیوں اور قدر دانوں کی حمایت و اعانت سے نئی بڑھتی ہوئی قوت کے ساتھ منکروں اور ملحدوں کی چھاتی پر مونگ دلتا ہوا ایک اعجوبہ اور دل کش سج دھج کے ساتھ نکلتا ہے، اور کسی کم سن معشوق کے اٹھتے جوبن کی طرح بڑھ رہا ہے۔ مرزا جی شائد اس پر بھولے ہوں گے کہ بعض پرچے ان کے مقابلے میں کامیاب نہیں ہوئے، مگر شحنہ ہند ان میں نہیں ہے۔ وہ جامعیت کمال نہ رکھتے تھے، وہ ناقص تھے، ناقابل تھے۔ شوکت اللہ القہار (احمد حسن شوکت)، خدا تعالی کی عنایت سے جامع کمالات ہے۔ وہ منکروں کو ہر فن ہر مسلک ہر شعبہ میں عاجز کر سکتا ہے، اور ہم حلفاً کہتے ہیں کہ ابھی تک مرزا قادیانی اور مرزائیوں نے شوکت اللہ کا تابناک جوہر نہیں پہچانا۔ ابھی انہوں نے دیکھا ہی کیا ہے، انشاء اللہ بہت جلد دیکھیں گے۔ وہ اپنی اعجاز احمدی کو لئے پھرتے ہیں۔ و اللہ ثم باللہ! ہم کو اس محض بے حقیقت سمجھتے ہیں۔ ہمارے شاگرد اس سے بہتر لکھ سکتے ہیں۔ مگر بلا وجہ کون دردسر خریدے اور اپنے کاموں سے فرصت کسے ہے۔

مرزا جی کے پرانے پٹھو اور ہمارے لنگوٹیے یار محمد احسن امروہی صاحب نے اعجاز احمدی کا جواب لکھنے کی پھر تحریک کی ہے۔ جواباً گذارش ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر جیب میں ٹکے ہوں تو مرزا جی پانچ ہزار امرتسر میں یا لاہور میں کسی ایسے صاحب کے پاس جمع کرادیں جو ہمارا بھی معتمد ہو۔ مثلاً:

امرتسر میں منشی غلام محمد صاحب فاضل وخواجہ صمد شاہ صاحب اڈیٹران اخبار وکیل۔ یا میر کرامت اللہ صاحب میر۔ اور لاہور میں مولوی محبوب عالم صاحب مالک پیسہ اخبار۔ یا مولوی محرم علی صاحب چشتی مالک رفیق ہند۔ یا میاں محمد چٹو صاحب تاجر ریشم۔

اس کے بعد طرفین سے محاکم مقرر ہوں۔

اگر ہمارے کسی شاگرد کا قصیدہ مرزا جی کے قصیدہ سے بڑھ کر رہے، اور مجلس محاکمہ کے ممبر ہم کو ڈگری دیں، تو ہم پانچ ہزار لینے کے مستحق ہوں گے، ورنہ نہیں۔ تم نے دس ہزار کا اعلان دیا تھا ہم اس کا نصف ہی مانگتے ہیں۔ اگر مرد ہو تو اپسے موقع سے نہ چوکو۔ ورنہ لعنۃ اللہ علی الجا علین الجا ھلین الضالین الد جا لین۔

کیا خوب الہام ہے

پچھلے دنوں آسمانی باپ (یعنی قادیانی کے الہام کنندہ) نے لیپا لک (مرزا قادیانی) پر وہ جوزناتے دارالہام دار کا دونگڑا برسایا کہ بس تڑ کا ہی کر دیا، سنئے:

انی مع الرسو ل اقوم و ا صلی و ا صو م و اعطیك ما یدو م

ہو ہو ہو ہو! کیا کہنا ہے ...کتنا لاجواب الہام ہے۔ آسمانی باپ کہتا ہے:

میں اپنے رسول (لیپا لک) کے ساتھ کھڑا ہوتا ہوں، میں نماز پڑھتا ہوں، روزے رکھتا ہوں، اور تجھے وہ شئے عطا کرتا ہوں جو قیامت سے اودھر تک باقی رہے۔،

گویا رسول اور ہے اور تجھے اور ہے۔ یوں کیوں نہ کہا :انی معك اقوم۔ رسول اور لیپا لک کا خطاب تو کئی مرتبہ دے چکا ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک عورت نے زنا کیا تھا اور وہ حاملہ تھی جس پر حد شرعی کا لگنا ضروری تھا۔ ایک شخص نے اس اثنا میں کہا لا شر ب و لا اکل و لا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نطق و لا استهل فمثل ذ لك يقتل یعنی زانیہ حاملہ پر حد لگائی جائے گی ،تو اس کا جنین بھی مارا جائے گا، جس نے نہ کھایا ہے، نہ پیا ہے، نہ بولا ہے، نہ چیخا ہے ۔ کیا ایسے کا خون بہایا جائے ۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

حد یث کحد یث الکھا ن ۔یعنی یہ شخص کاہنوں کی سی باتیں کرتا ہے جو مسجع اور مقفی ہوتی ہیں اور جن میں وہ لخت لخت جوڑ بند لگاتے ہیں ۔،

صاف ظاہر ہے کہ حضور رسول مقبول ﷺ پر ایسا مسجع کلام ناگوار گذرا ۔مگر آسمانی باپ ،لیپا لک کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے، اس کے ساتھ نماز پڑھتا ہے،اس کے ساتھ روزہ رکھتا ہے۔آسمانی باپ (خدا) کا بھی کوئی باپ (خدا) ہے جس کے لئے وہ صوم وصلوۃ کرتا ہے۔گویا نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ تعدد آلہہ کا تسلسل جاری ہے۔ ہر باپ کے واسطے ایک باپ اور ہر خدا کے لئے ایک خدا ہے ۔

یہ تو ۳ فروری (۱۹۰۳ء) کا الہام تھا اب ۴ ۔فروری کے الہام کا جوڑ توڑ ملاحظہ ہو:

ا صلّی و ا صو م اسهر و انا م و اجعل لك انوار القدو م و اعطيك ما يدو م

واہ واہ! کیا کہنا ہے ۔الہام کیا ہے جلی قلم سے لکھ کر فرانس کی نمائش گاہ میں فرانسیسی مسیح ڈاکٹر ڈوئی کے سامنے پیش کرنے کے قابل ہے کہ دیکھ تو مسیح موعود ہے یا میں ۔اس الہام میں آسمانی باپ ٹھیکے کی گت بھرنا بھول گیا یا بہک گیا ۔کیا معنی کہ اصو م کا مسجع انام لایا۔ بھلا کوئی پوچھے اس الہام میں اور گزشتہ الہام میں کیا فرق ہے۔یہی کہ وہ بدتھا، یہ بدتر ہے ۔ ہدایۃ النحو اور مراح الارواح پڑھنے والے اس سے بہتر الہام گھڑ لیتے ہیں ۔ایسے مصنوعی الہامات پر ایمان لانے والے خدا جانے کس قماش اور کینڈے کے لوگ ہیں اور کیسی ان کی قابلیت ہے ۔

کہتے ہیں کہ منارۃ المسیح کے مجاور بڑے بڑے بالغ العلوم والعقول ہیں لیکن ان کا ایمان اگر ایسے ہی الہامات پر ہے تو بس حقیقت کھل گئی کہ جیسی روح ویسے فرشتے ۔ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ قادیانی نبوت و رسالت کا سہرا ہمارے پیارے مولوی حکیم نور الدین صاحب کے سر ہے اور وہی قادیان کے شب چراغ ہیں ،انہیں سے ہمارا خطاب ہے کہ انصافاً مجدد السنہ مشرقیہ اور مرزا جی کے عربی الہامات کا موازنہ کریں ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب رہے ہمارے لنگوٹے رفیق شفیق بالتحقیق الغریق یتثبت بالحشیش الدقیق ۔ المریّ بالنار الحریق ، جمرۃ المنجنیق ، حریف مجلس الرحیق ۔ مولوی امروہی اور سرگرم اور پر جوش محبّ صمیم کغلی الحمیم فی صحبة المسیح سقیم، لاکدر الیتیم مولوی عبد الکریم کے تو کیا ہی کہنے ہیں ۔ ان کی تو وہی مثل ہے: ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں ۔

اب رہے ہمارے اڈیٹری مآب ، انٹرنس رکاب ، الحکم کی طناب ، فی لجۃ المنارۃ غرقاب ، شیخ یعقوب علی تراب ، ان کی تو کچھ پوچھئے ہی نہیں ۔ سارا الحکم آپ ہی کے لیڈنگ آرٹیکلوں سے یوں بھر پور رہتا ہے جیسا سرگم کے سروں سے طنبور ۔ اور یہ ہے سب آپ ہی کا ظہور ۔ بس اب کہنے سننے کی کیا بات ہے ۔ تانت باجی اور راگ بوجھا ۔ اور جب الہامات کے سمجھنے اور شائع کرنے والے ایسے جامع اور مانع لوگ ہوں ، تو مہدویت اور مسیحیت تمام ہندوستان میں ریلوے انجن کی طرح چیختی چلاتی ، دھڑکتی ہاتھی کی سی چنگھاڑ مارتی ، گڑگڑ کرتی ، دھما چوکڑی مچاتی ، کودتی پھاندتی کیوں نہ پھرے ۔

جعلی نبی پر ایمان

تیرہ سو برس تک نہ صرف جمہور اسلامی علماء وفضلاء آئمہ مجتہدین نے ، بلکہ اقوام و مذاہب غیر کے منصف مزاج عقلاء وحکماء نے تسلیم کر لیا ہے کہ پیغمبر عرب وعجم ﷺ خاتم الانبیاء اور لا ثانی نبی اور ریفارمروں کا بھی ریفارمر ہے ۔ چنانچہ ڈاکٹر لیٹنر سابق رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی لاہور نے ، جو ابھی تک شائد زندہ ہیں ، اپنی ایک تحریر میں لکھا ہے کہ

مذہب اسلام کوئی نیا مذہب نہیں ، صرف اصلاح شدہ عیسائیت ہے ۔

گویا ایک عیسائی فاضل نے تسلیم کیا کہ آنحضرت ﷺ عیسی مذہب کے بھی ریفارمر ہیں ۔ قرآن شاہد ہے ، حدیث شاہد ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں ، اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ۔ مگر چودھویں صدی میں ایک ملحد (مرزا قادیانی) ہنکارتا ہے کہ اس زمانہ کا نبی میں ہوں اور مجھ پر جو شخص ایمان نہ لائے وہ دنیا میں واجب القتل اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقبی میں جہنمی ہے۔

پھر جب بھاگتے راہ نہیں ملتی، تو اپنے کو مجدد بتاتا ہے۔ اور حدیث شریف کا حوالہ دیتا ہے کہ ہر صدی پر ایک مجدد پیدا ہوتا رہے گا۔ اس صورت میں گویا اب تک بارہ اسلامی مجدد پیدا ہوئے، مگر کیا کسی مجدد نے نبوت کا بھی دعوی کیا ہے۔

کبھی یہ کہتا ہے کہ ناقص نبی قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے، مگر کمال نبوت آنحضرت ﷺ پر ختم ہوگیا۔ کوئی پوچھے کہ خدا تعالی نے کامل نبی کے بعد ناقص نبی کیوں دنیا کے متھے مارا، اور کیوں دنیا کو ترقی کے ملاء اعلی پر پہنچا کر تنزل کی تحت الثری میں گرایا۔

پھر آنحضرت ﷺ کو کامل نبی بھی تسلیم کرتا ہے، اور آپ ﷺ کی احادیث کو بھی جھٹلاتا ہے، اور آیتوں کو توڑ مروڑ کر ان کا نزول اپنے حق میں بتاتا ہے۔ (اس قادیانی کی) بات بات میں شرارت آمیز کذب اور لغویت ہے۔ کس قدر جگر اور گردہ اس شخص کا اور کتنا پٹا ان لوگوں کا ہے جنہوں نے اس مکار کے ہاتھوں اپنا ایمان فروخت کر دیا اور اسلام سے منحرف ہو گئے۔

آج کے روز تمام اہل مذاہب میں سے کوئی شخص اسلام کا ایسا دشمن نہیں جیسا یہ شخص ہے۔ کیا معنی کہ اصول اسلام کو کوئی مذہب والا برا نہیں سمجھتا، اگر قصور ہے تو صرف مسلمانوں کا، جو اصول اسلام پر نہیں چلتے اور اپنے ساتھ اسلام کو بھی مطاعن کا آماج گاہ بناتے ہیں۔ اور سب کے گروگھنٹال مرزا جی ہیں۔ کیا معنی کہ عیسائی اور آریہ مرزائیوں پر اعتراض کرتے ہیں کہ تم جو محمد نبی کو چھوڑ کر مرزائی نبی کی امت بن گئے، تو بتاؤ دونوں نبیوں میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔ مرزائیوں کے پاس بجز رکیک تاویل کے اس کا کوئی جواب نہیں۔ گو بظاہر اقرار نہ کریں مگر دل میں مرزا قادیانی ہی کو سچا اور افضل سمجھتے ہیں، اس کی بڑی دلیل یہ ہے کہ وہ محمدی کہلانے کو عار اور احمدی کہلانے کو فخر سمجھتے ہیں۔

باسی کڑھی میں ابال

ہمارے پرانے لنگوٹئے رفیق، چھچھڑیا شفیق، ثوب غئیق، لئیق و منطیق، صاحب نہیق، فی النار الحریق یعنی مولوی محمد احسن امروہی اسکنہ اللہ دائماً فی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منارة الزندیق کئی ہفتوں کے فاقے کے بعد پھر کچھ غنغنائے ہیں۔ گویا باسی گڑھی میں ابال آیا ہے۔ ہم تو یہ سمجھے تھے کہ پورا مسالا مل گیا ہے، مگر نہیں مادہ ذرا سخت ہے۔ اچھا صاحب اب کے مرتبہ خدا تعالی نے چاہا تو جلب کا ایسا جلاب آپ کی جلب منفعت کیلئے پلایا جائے کہ کھنکھنا کر دست بخیر وہ دست آئے کہ مواد فساد آنتوں کا گودا تک اسفل واعلی سے نکل پڑے، اور اس ابراز پر بروزی نبی بھی هل من مبارز ہنکارنا چھوڑ دے۔

یہ دکھانے کو کہ ہم بڑے لمڈھیک اور گرانڈیل انشا پرداز ہیں ایک صفحہ سے زائد پر تو فضول نامعقول مجہول طول دھر گھسیٹا ہے۔ گویا گلہری سے گلہری کی دم بڑی ،اور مطلب دیکھو تو گلہری کے گھونسلے میں گوڈر کے سوا کچھ بھی نہیں۔ سارا مضمون بروزی نبی کی تعریف سے یوں منہا منہ بھرا ہے، جیسا سنڈاس بول و براز سے۔

محمد احسن امروہی نے لکھا ہے: مخالفین تو یہی چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور بجھا دیں۔،

بھلا بجھے ہوئے کو کوئی کیا بجھائے گا ،خواہ پھونکیں مارتے مارتے آپ کی پھونک تک نکل جائے مگر سر و ریش پر راکھ ہی اڑ کر پڑے گی۔ آپ آیت و لكن رسول الله و خاتم النبيين میں الف لام کو معہود ذہنی بتاتے ہیں۔ اتنی خبر نہیں کہ کلام الٰہی میں یہاں موضع مدح میں ہے موضع ذم میں۔ ورنہ آیت میں صرف رسول الله ہی کافی تھا۔ لفظ خاتم النبيين نے کیا فائدہ دیا۔

پھر خدا کے لئے ذہن ثابت کرنا، یعنی خدا کو ذہین بتانا، کسی لال گروہی کی لال کتاب میں لکھا ہوگا ورنہ اسماء الٰہی تو توقیفی ہیں۔ خدا تعالی کو ذہین اور فطین اور عقیل اور سلیم الطبع اور فریس وغیرہ قرار دینا زندقہ ہے، کیونکہ ان صفات میں عدم و ملکہ سے تقابل ہے۔ اور آپ میزان و منطق کے مرد میدان نہیں جو آپ کو زیادہ سمجھایا جائے۔

پھر جب آپ نے ختم رسالت کے بعد نیا نبی گھڑ لیا تو صاف ظاہر ہے کہ میرزا اور مرزائیوں کو نور و ظلمت کی تمیز نہیں ،اور کیوں کر ہو، چوپٹ اندھے ہیں۔ ختم نبوت کا انکار بالکل نبوت کا انکار ہے کیونکہ ختم نبوت آنحضرت ﷺ کی صفت کاملہ ہے ،اور ظاہر ہے کہ صفت کا انکار بالکل موصوف اور اس کے کمالات کا انکار ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی محمد احسن امروہی صاحب لکھتے ہیں:

غیاث اللغات میں ہے کہ کلمہ کے آخر میں اگر حرف ہاء ہوگا تو اس کو نسبت میں واؤ سے بدلیں گے۔ جیسے گنجہ میں گنجوی۔ اسی طرح امروھہ میں امروھوی کہیں گے۔،

مولوی محمد احسن امروہی کو اتنی خبر نہیں کہ یہ قاعدہ ہاء مظہر یعنی غیر مختفی میں ہے، نہ کہ مختفی میں۔ ورنہ یاء نسبت لگا کر مکی کو مکوی اور مدنی کو مدنوی۔ علی ہذا شیخو پورہ والے کو شیخو پوروی اور سکندرہ والے کو سکندروی کہے۔ قادیان میں جو مرزائیوں کا مدینہ ہے رہ کر آپ کو ہاء مختفی اور غیر مختفی کی تمیز نہ ہوئی۔

مولوی محمد احسن امروہی صاحب کہتے ہیں:

لفظ اذاب کا ترجمہ گلوانا کہد یا حال آنکہ اذابۃ کا ترجمہ گلانا یا پگھلانا ہے اور مصدر فارسی گدازانیدن بنالیا جس کو اذایت کا ترجمہ سمجھ لیا۔،

بایں ریش وفش امروہی صاحب کو صراح تک کی خبر نہیں جو اہل علم کے لئے مستند کتاب ہے جس میں لکھا ہے

ذوب، ذوبان گداختن اذابۃ۔ تذویب گدازانیدن۔

دیکھئے اس عبارت میں گدازانیدن کے معنی گلوانے کے ہیں یا نہیں۔ اور جب گدازانیدن متعدی بدو مفعول ہے تو ذوب کے معنی جو اذابۃ کا مجرد ہے گداختن متعدی بیک مفعول ہوں گے مگر تمہاری میہ کی تو گئی ہے پھوٹ، اور بینائی کی آس گئی ہے ٹوٹ۔ پس مادرزاد اندھوں کو کیا نظر آئے۔ اور ہم جس طرح یہ نہیں کہتے کہ گداختن لازم نہیں آتا اسی طرح یہ بھی نہیں کہتے کہ ذوب لازم نہیں آتا تا کہ آپ کو کریما کے اس شعر کو پڑھانے کی ضرورت ہو: چو شمع از پئے علم باید گداخت

اور ہم کب کہتے ہیں کہ ذوب یعنی گداختن تقدیر؟ لازم نہیں آتا۔ اسی طرح یہ بھی نہیں کہتے کہ اذابہ کے معنی گلوانے کے نہیں ہیں۔ اس کو ہمارا اختراع کہنا آپ کی مخترعہ جہالت ہے۔ اور جب آپ خود کہتے ہیں کہ ایسا لفظ متکلم بلیغ کے کلام میں کیونکر آسکتا ہے جس سے الہام خلاف متکلم ہوسکے تو لفظ اذابہ سے آپ کے بروزی نبی کو احتراز واجب تھا جو متکلم بلیغ کی بلاغت کے خلاف ہے۔ ہم صراح کی سند پیش کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چکے۔ اب دیکھئے آپ کیا کہتے ہیں۔

مولوی محمد احسن امروہی صاحب کہتے ہیں:

ستار خدا کے ناموں میں سے ایک نام ہے جس کے معنی چھپانے کے ہیں خواہ کوئی امر۔

تھوڑی سی استعداد والا بھی جانتا ہے کہ ستار کے معنی پردہ پوش اور عیوب کے چھپانے والے کے ہیں دعا اللھم ستر عیو بنا و ھو ستا ر العیو ب صاف دال ہے۔ اگر چہ ستر اور اخفاء دونوں مرادف ہیں مگر استعمال اور محاورہ میں ستر کے معنی پردہ داری کے ہیں نہ کہ اخفا راز کے۔ اب ہمارے لنگوٹئے یار کی لیاقت کا پردہ کھلا، یا نہیں۔ اور صرف لنگوٹی باقی رہ گئی یا نہیں۔

مولوی محمد احسن امروہی صاحب لکھتے ہیں:

اخفاء لغات اضداد میں سے ہے۔

قرآن مجید میں لفظ قرء لغات اضداد میں سے ہے کہ حیض اور طہور دونوں معنی میں آتا ہے مگر مخل فصاحت نہیں۔ شائد مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے نزدیک ہو، جو اعجاز احمدی کی فصاحت کو قرآن شریف سے بڑھ کر سمجھتے ہیں، کیونکہ قرآن شریف میں لغات اضداد موجود ہیں، مگر اعجاز احمدی میں نہیں نعو ذ با للہ۔ صیغہ تفعل ہی کو دیکھو جو مذکر و مونث دونوں کے لئے آتا ہے اور مذکر مونث کی ضد ہے۔ قرآن شریف میں بہت جگہ موجود ہے۔

مولوی محمد احسن امروہی صاحب کہتے ہیں: ہم نے اختفو (پوشیدہ رکھو) کے معنی میں لکھا تھا اس کا مادہ خفت ہے باب افعال سے اختفوا ہوا۔ کاتب نے تاء منقوطہ کے نقطوں کی جگہ ہمزہ لکھ دیا۔

آپ نے کاتب سے بھی بڑھ کر یہ کمال کیا کہ اخفوٴ سمجھے اور جھٹ سے لایعنی اعتراض جڑ دیا جو ہوا میں اڑ گیا۔

مولوی محمد احسن امروہی صاحب کہتے ہیں: حالانکہ محاورہء عرب میں موجود ہے دبر فلا ن دبرا

یہ عرب کا محاورہ نہیں۔ اہل لسان شعراء عرب کا کوئی شعر یا کسی کتاب کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی عبارت پیش کیجئے کہ مجرد د بر بھی اد با ر کے معنی میں آ تا ہے جو باب افعال سے ہے ورنہ اس کو اپنے فہم کا اد بار اور غلطی کی نحوست سمجھئے ۔ معہذ الفظ اد با ر کے معنی پشت چو پا یہ کے زخمی کر نے کے بھی آ تے ہیں اور آ یت و ا للیل اذا اد بر کے معنی صاحب صراح نے تبع اختیار کئے ہیں ۔ بہر حال اس میں الہا م غیر مقصود مو جود ہے جس کو امر وہی نے مخل فصا حت خیال کیا اور جب د بر مجر د کے معنی بھی اد با ر کے ہیں تو باب افعال میں لے جانے سے کسانیدن کے معنی ضرور ہوں گے جو بلیغ متکلم کی بلاغت کے خلاف ہیں ۔

مولوی محمد احسن امر وہی صاحب لکھتے ہیں :

اس قسم کے استعا را ت (بر ج بہتا ن) تو قطع نظر زبا ن عرب کے فا رسی میں بھی بکثرت مستعمل ہیں ۔،

استعا ر ہ ،تشبیہ، تخئیل، تر شح و غیر ہ سنے سنا ئے الفا ظ عر بیہ کا جمع کر نا فضول ہے جب کہ آ پ کلام عرب سے خاص بر ج بہتا ن کی نظیر نہیں لا سکتے ۔

مولوی محمد احسن امر وہی صا حب فر ما تے ہیں : لفظ ر ما ح کے ساتھ بہت ابلغ ہے ۔

عر ب میں جنگ کے وقت دور سے غنیم کے حملوں کے رو کنے کو تیر بر سا نے کا دستور تھا تا کہ وہ پسپا ہو جا ئے اور نیز ہ کی جنگ قر ب و اتصال کے وقت ہو تی تھی جسے گھمسا ن کی جنگ کہتے ہیں ۔ پس موزوں سہا م ہے نہ کہ ر ما ح ۔

مولوی محمد احسن امر وہی صا حب کہتے ہیں :

اس لغت کے سیکھنے کی حد یث اطلبوا العلم و لو کا ن با لصین میں ضروری تا کید ہے ۔

با لفرض یہ حد یث صحیح بھی ہو، تو اس سے علم د ین سیکھنے کی تا کید ہے نہ کہ رمل اور جفر و غیرہ کی ۔ جن کے حاصل کر نے پر آ پ کے و لی کھنگر مٹے ہو ئے ہیں اور حاصل نہیں ہو تے ۔ اور رمل ہی کے بو تے پر مخا لفوں کی موت کی پیشین گو ئی کر تے ہیں، مگر وہ پٹ پڑ تی ہیں کیونکہ رمل کی رو سے نر ے اٹکل کے تیر ہو تے ہیں ۔

اس حد یث سے گو یا آ پ کے نز د یک چینی زبا ن کا سیکھنا وا جب ہے، مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعجب ہے کہ مرزا جی نے جو اپنے کو چینی الاصل مغل بتاتے ہیں کیوں چینی زبان نہیں سیکھی، نہ کسی مرزائی کو اس زبان کے سیکھنے کی کبھی ہدائت کی، حالانکہ حرف باء بمعنی فی بھی آتا ہے جیسے ذھبت بالمسجد جو فی المسجد کے معنی میں آتا ہے۔ آپ اس کو باء سببیہ سمجھے ہیں۔ افسوس ہے کہ ہدایۃ النحو کے سمجھنے سے بھی عاری ہیں۔

مولوی محمد احسن امروہی صاحب کہتے ہیں: عام محاورہ عرب کا ہے

ما له حصاة و لا اصاة ای رای یرجع الیه۔

اہل عرب کے محاورے یا لغت کی کسی کتاب (قاموس وغیرہ) سے ثابت کیجئے کہ اصاۃ کے معنی عقل کے ہیں نہ کہ حصاۃ کے، ہاں اصاۃ توابع حصاۃ سے ہے جو بغیر حصاۃ کے مستعمل نہیں ہوتا جس سے

و ان لسان المرء ما لم یکن له
اصاة علی عوراته مشعر

کا صحیح استعمال ثابت ہو، اگرچہ فصیح نہ ہو۔

ہم تمام اعتراضات کو مکمل اور مدلل طور پر ردّ کر چکے مگر ہمارے اعتراض کا ردّا تمام مرزائیوں پر بدستور چڑھا رہا کہ جب مرزا جی، بروزی محمد ہیں تو مسیح موعود ہونے کے دعوی سے دست بردار ہوں جس سے تابع اور متبوع اور مستقل اور غیر مستقل کا اجتماع اور الہام جری الله فی حلل الانبیاء سے مرزا جی کا جملہ انبیاء کرام کا بروزی ہونا، نہ کہ خاص آنحضرت ﷺ کا، اور ناسخ و منسوخ دونوں کا واجب العمل ہونا، اور بھائی بہن کے نکاح کے جواز و عدم جواز کا قائل ہونا، اور اپنے نفس کا خاتم بننا اور تقدم الشیء علی نفسه وغیرہ لازم آتا ہے۔

ان سب کا جواب مرزائیوں کے ذمہ ہے، اور ہم حسب الہام ملہم حقیقی پیش گوئی کرتے ہیں کہ قیامت تک بھی تمام مرزائیوں سے اس کا جواب نہ بن پڑے گا۔

مہدیوں اور مسیحوں کا ڈربہ کھل گیا

لیجئے جناب! ملک جاوا علاقہ امانی میں ایک اور مہدی صاحب عالم بالا سے تشریف کا گٹھا کاندھے پر لاد کر کھٹ سے آبراجے ہیں، اور دنیا کو اپنی مہدویت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوت دیتے ہیں، اور شعبدے (معجزے) دکھانے کے بھی مدعی ہیں۔آج کل مہدیوں اور مسیحیوں کی بم پھوٹ گئی ہے۔لندنی مسیح ،فرانسیسی مسیح ،سومالی مہدی، جاوائی مہدی۔ اور قادیانی مرزاجی تو خیر نال مسیح موعود بھی ہیں اور مہدی مسعود بھی اور امام الزمان بھی اور بروزی نبی بھی اور خاتم الانبیاء بھی ۔الغرض سب گنوں پورے اور تمام کمپونڈ اجزاء کے سیرپ اور معجون ہیں، اور باقی سب کے سب ادھورے ہیں۔یعنی اگر کوئی مسیح ہے ،تو مہدی نہیں اور مہدی ہے تو مسیح نہیں ۔ پھر دنیا سب کو چھوڑ کر مرزاجی پر کیوں ایمان نہیں لاتی ۔لوگ بالکل اندھے ہیں اور ایشیا اور افریقہ سے بڑھ کر یورپ اندھا ہو رہا ہے۔کیا معنی کہ مرزاجی اپنے بروز وخروج کی تبلیغ کتابوں اور رسالوں اور تصویروں کے ذریعہ سے کامل طور پر کر چکے ہیں۔اپنی تمام مجموعی صفات کا آئینہ دکھا چکے ہیں۔ غضب ہے نا کہ یورپ پھر بھی لندنی مسیح اور فرانسیسی مسیح پر لٹو ہے جنہوں نے کوئی شعبدہ کوئی کرشمہ نہیں دکھایا،اور قادیانی مسیح، خدا جھوٹ نہ بولائے تو ڈیڑھ سو معجزے (لوگوں کی موت کی پیشین گوئیاں) دکھا چکا ہے۔پیشین گوئیوں کی ٹھیک میعاد کے اندر کوئی نہ مرا،تو کیا ہوا،آخر مرا تو سہی ۔مرزاجی پیش گوئی نہ کرتے ،تو نہ آتھم مرتا ،نہ لیکھ رام مرتا ۔لوگوں کی عقل کا چراغ تو ہو گیا ہے گل۔پیش گوئی کے لئے یہ ہرگز لازم نہیں کہ ٹھیک وقت پر ہو۔ہاں شرط یہ ہے کہ برس، پانچ برس، دس برس،بیس برس میں ہو اور ضرور ہو ۔ ہزاروں لاکھوں میں ہو، بیچ کھیت ہو، باون تولے پاؤ رتی ہو۔

دیکھ لو مرزاجی کی آسمانی منکوحہ بی بی کو جو ایک ظالم نے غصب کر لیا تھا تو مرزاجی نے اس کی موت کی پیش گوئی کی تھی،تو وہ دس برس ،بیس برس میں ضرور پوری ہوگی اور ان کا رقیب ایک نہ ایک دن ضرور مرے گا ،۔ بھلا مامور من اللہ کی پیش گوئی اور خالی جائے ۔اچھی کہی۔

اب بتائیے مذکورہ بالا مہدیوں اور مسیحوں میں سے کسی نے بھی ایسے روشن اور چمکتے ہوئے معجزات آج تک دکھائے۔پیشینگوئی اگرچہ نجومیوں رمالوں سادھو بچوں کا کام ہے،مگر جب مامور من اللہ کوئی پیشگوئی کرے گا خواہ وہ جھوٹی ہو یا سچی، ضرور معجزہ کہلائے گا۔ وہ آسمان میں پوری ہو جاتی ہے مگر اندھوں کو نظر نہیں آتی اور پیشین گوئی نہ بھی پوری ہو،تو اس سے کسی نبی کی نبوت میں فرق نہیں آتا۔پیشین گوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری چیز ہے اور نبی ہونا دوسری چیز۔

ماشاء اللہ مرزا جی کے دلائل بہت معقول ہیں مگر عملی طور پر سب مہدیوں اور مسیحوں کے کھرے کھوٹے کو آگ پر تپانا چاہیے۔ تا سیہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد ۔یعنی تمام مہدی میدان میں اتریں اور اپنے اپنے کرتب دکھائیں جو کرتبوں میں کامل نکلے، وہی مہدی اور مسیح تسلیم ہو۔ اور اگر سب ناقص اور جھوٹے نکلیں تو ایک ایک کو پھانسی پر لٹکا یا جائے، یا لوہے کے پنجروں میں قید کر کے کسی جزیرہ میں بھیجا جائے کہ پھر وہاں سے واپس نہ آسکیں اور دنیا ان کے کید سے محفوظ رہے۔

ہر ایک جھوٹا اور مکار مہدی اور مسیح دیکھ رہا ہے کہ اس کے چند رقیب سامنے موجود ہیں، اور سب کے سب ایک ہی دعوے کے مدعی ہیں۔حالانکہ مہدی اور عیسی متعدد نہیں ہو سکتے۔ بہر نہج ایک ہی ہو گا، مگر بے ایمانی اور شرارت اور دھین دھونکڑی دیکھئے کہ ان بدمعاشوں اور دنیا کے لوٹنے والوں کو ذرا شرم نہیں آئی کہ ہم کیا جعل سازی اور دغا بازی کر رہے ہیں۔ اور نہ ان حمقاء کو شرم آتی ہے جو ان کے دام تزویر میں پھنس کر الو کے پٹھے بن گئے ہیں۔اور احمقوں کا جتنا گروہ مرزا جی کی مٹھی میں ہے ،اتنا ہی بلکہ اس سے زیادہ لندنی اور فرانسیسی اور افریقی اور جاوی مسیحوں اور مہدیوں کی پتلون اور بنیان میں ہے۔ پس وحشی اور مہذب دونوں ایک ہی سانچے میں ڈھل گئے ہیں اور کسی میں کوئی مابہ الامتیاز نہیں رہا۔

وہ (جھوٹے مہدی اور مسیح) خوب جانتے ہیں کہ ساری کاروائی خود ان کے کانشنس کے خلاف ہے اور ان کا کامل یقین ہے کہ محض خود غرضی اور جلب منفعت کے لئے ہم یہ تھیٹر تیار کر کے اسٹیج پر تماشا دکھا رہے ہیں تا کہ طفلانہ طبیعت کے حمقاء سے ٹکے سیدھے کریں۔ بہر حال چند روز میں عقدہ کھل جائے گا، سب کے سب سر پکڑ کر ٹسوے نہ بہائیں تو ہمارا ذمہ:

حاصل نہ ہوا بجز ندامت
کس تخم کو خاک میں ملایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کابل میں

قادیانی مرزا جی اس امر کے مدعی ہیں کہ میں اپنی بروزی نبوت کی تبلیغ یورپ افریقہ میں بذریعہ رسالہ جات وتصویرات کر رہا ہوں، مگر تعجب ہے کہ وسط ایشیا خصوصاً افغانستان بلکہ اپنے پڑوسی سرحدی افغانیوں وزیرستان اور آفریدستان وغیرہ میں کیوں تبلیغ نہیں کرتے ۔اور اپنے چند سرفروش اور جان نثار بہادر مرزائیوں کو ممالک مذکورہ میں کیوں نہیں بھیجتے ۔اور ایک خاص ڈیپوٹیشن کابل میں بھیج کر امیر افغانستان کو اپنی نبوت پر ایمان لانے کی کیوں ہدایت نہیں کرتے ۔

اگر وہاں سروں کے ختنہ ہو جانے کا خوف ہے،تو بافندگی معلوم شد ۔اس صورت میں اپنا فرض نبوت کیا خاک ادا کریں گے ۔انبیاء تو اعلاء کلمۃ اللہ میں جان پر کھیل گئے ہیں۔بعض آرے سے چیرے گئے ۔بعض صلیب پر کھینچے گئے ۔بعض قید خانے میں بھیجے گئے ۔بعض نے وہ ظلم سہے ہیں جن کو سن کر کلیجہ منہ کو آتا ہے ۔..خود آنحضرتﷺ نے منکروں سے کیا کیا اذیتیں نہیں سہیں، اور اہل بیت کے مصائب تو دنیا پر ظاہر ہیں ۔..

چونکہ قادیانی مرزا جی بغیر الہام کے ٹکڑا بھی نہیں توڑتے ،لہذا وہ یہی جواب دیں گے کہ مجھ پر ابھی افغانستان میں اپنے مشن بھیجنے کا الہام نہیں ہوا۔مگر یہ بمنزلہ: عذر گناہ بدتر از گناہ، کے ہوگا۔یعنی یہ ثابت ہو جائے گا کہ لیپا لک کمسن نادان ناتجربہ تو ڈرپوک تھا ہی،آسمانی باپ ڈرپوک ہونے میں اس کا بھی قبلہ گاہ نکلا۔

بھلا لیپا لک (مرزا قادیانی) نے دنیا میں دیکھا ہی کیا ہے۔اس کے تو ابھی دودھ کے دانت بھی نہیں ٹوٹے ، پھر آسمانی باپ (قادیانی کا الہام کنندہ) کیوں اجازت دینے لگا کہ افغانستان جائے اور وحشی افغانی اس کے یا اس کے مشن والوں کے پیٹوں میں بغدے بھونک کر زمین پر آنتوں کا ڈھیر کر دیں۔

لیپا لک جیسا مورکھ ہے، ایسا ہی آسمانی باپ کا ئیاں ہے ۔وہ پروں پر پانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں پڑنے دیتا۔ پس یہ وجہ ہے کہ سمندر پار تو بروزی نبی کی ڈاک کے گھوڑے دوڑیں اور خاص اپنے پڑوس میں چراغ تلے اندھیرا ہے۔

پشاور تک میں مرزائی نبوت کی تبلیغ کرنے والے موجود، مگر پشاور سے اس جانب قدم رکھتے ہوئے نانی یاد آتی ہے..

قادیانی مرزاجی تو قادیان ہی کے شیر ہیں۔اگر وہ افغانستان میں اپنا مشن بھیجیں،تو ہم شحنہ ہند اور ضمیمے کے خریداروں سے سفاش کر کے پانچ ہزار روپئہ انعام دلوادیں۔اور اگر مرزاجی خود جائیں تو دس ہزار روپئہ لیں۔

شیعہ اور عیسائی

مرزاجی ۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء کے اخبار الحکم قادیان میں فرماتے ہیں کہ

> روافض بھی سہارے پر ہی چلتے ہیں اور عیسائیوں کی طرح امام حسین کے خون کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں ان کے نزدیک اگر اعمال کی ضرورت ہے تو فقط اتنی کہ ان کے (امام حسین) کے مصائب کو یاد کر کے آنکھوں سے آنسو گرالئے یا کچھ سینہ کوبی کر لی۔

لیکن مرزاجی بھی ماشاء اللہ عیسائیوں اور شیعہ سے کسی بات میں کم نہیں۔کیا معنی کہ اسلام میں نجات صرف خدائے وحدہ لاشریک لہ کی توحید اور آنحضرت ﷺ کی رسالت اور قرآن مجید اور اس کے احکام پر ایمان لانے سے ہوتی ہے جو بذریعہ محمد رسول اللہ ﷺ ہم تک پہنچا ہے۔توحید تو یوں رخصت ہوئی کہ مرزاجی نے اپنے کو خدا کا بمنزلہ ولد متبنی یا لیپالک قرار دیا اور ان پر انت منی و انا منك الہام ہوا۔آنحضرت ﷺ کی رسالت سے جس کی صفت ختم نبوت ہے یوں انحراف ہوا کہ اپنے کو بروزی نبی بنایا۔قرآن مجید سے یوں ارتداد ہوا کہ اول تو آیت و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین کو توڑا۔دوم اس کی آیات کا نزول ۱۳ سو برس کے بعد اپنی شان میں بتایا ،اور غلام احمد میں جو لفظ احمد موجود ہے چونکہ وہ حمد سے مشتق ہے لہذا قرآن کی سورہ الحمد کو اپنی حمد و ثنا ٹھہرایا۔اور پھر مرزائیوں کو یہ ہدایت کی کہ جو شخص مجھ پر ایمان نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لائے وہ مسلمان نہیں اور جہاں تک ممکن ہو واجب القتل ہے۔

فرمایئے آپ بڑھے رہے یا شیعہ اور عیسائی۔ شیعہ خدا تعالیٰ کی توحید اور آنحضرت ﷺ کی رسالت پر ضرور ایمان رکھتے ہیں اگرچہ افعال شرکیہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ عیسائی اپنی کتاب انجیل کو ضرور مانتے ہیں اگرچہ محبت میں مفرط عیسیٰ مسیح کو خدا سمجھنے میں بہک گئے ہیں۔ الغرض سب قومیں اپنے اپنے نبی اور خدائے واحد پر ایمان رکھتی ہیں۔ آپ نے تو باوصف مسلمان ہونے کے ادھر خدا کی توحید سے انکار کیا اور ادھر رسالت کی تردید کر کے اپنے کو نبی بلکہ خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) بنا دیا۔ دنیا میں کوئی بدبخت قوم ایسی نہیں جس نے اپنے نبی سے انحراف کیا ہو، اور کسی قوم و مذہب کا کوئی فرد ایسا نہیں ہوا جو اپنے نبی کو چھوڑ کر خود نبی بن گیا ہو۔ پس مرزا جی کا کیا منہ ہے کہ کسی وحشی سے وحشی اور بت پرست سے بت پرست قوم و مذہب پر بھی کسی قسم کا اعتراض کر سکیں۔

مرزا جی کی اردو شاعری

مجدد السنہ مشرقیہ کو غصہ تو اسی بات پر آتا ہے کہ مرزا جی عربی فارسی اردو شاعری میں اکتساب فن نہیں کرتے اور اس کے تلامذہ میں داخل نہیں ہوتے۔ ورنہ کسی کی کیا طاقت ہے کہ لمڈھیک کی طرح مرزا جی پر چونچ کھولتا اور مرزا جی بگلا بھگت بنے بیٹھے رہتے۔

ناظرین نے مرزا جی کی فارسی اور عربی شاعری کی درگت تو ضمیمہ میں دیکھی ہی ہوگی اب اردو شاعری کا حال بھی دیکھئے جس کی کوئی کل اناڑی کے ہاتھ کے بنائے ہوئے کھچی اور کاغذ کے تعزیئے کی طرح ٹھیک نہیں حالانکہ اردو زبان مرزا جی کی مادری زبان ہے۔ جب کسی شخص کی فطری زبان کی یہ کیفیت ہے، جیسی کہ آگے چل کر ظاہر ہو گی، تو اس کی عربی اور فارسی زبان کی شاعری کا تو کیا ہی کہنا ہے۔ اور جب کہ آسمانی باپ بھی خوب جانتا ہے کہ میرا لیپا لک (مرزا قادیانی) اردو زبان تک سے نابلد ہے، تو معلوم نہیں عربی میں کیوں الہام کرتا ہے ... ہم پھر کہتے ہیں کہ شاعری کی سنگلاخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمین میں قدم مارنا ہے تو موجودہ زمانہ میں امام الشعراء مجدد السنہ مشرقیہ شوکت اللہ القہار پر ایمان لانا شعراء کا فرض ہے اور اگر کوئی اس معاملہ میں ہچر مچر کرے تو میدان میں آئے اور جہاں تک چاہے زور لگائے۔ اگر تحدی کے دنگل میں ٹھونک نہ دیا تو جبھی کہنا کیونکہ مجدد پر خدا کا ہاتھ ہے جیسا کہ اس کے الہامات سے واضح ہو چکا ہے۔

مرزا جی آریا سے مخاطب ہو کر حسب ذیل تک بندی کرتے ہیں:

اے آریا سماج پھنسو مت عذاب میں
کیوں مبتلاء ہو یارو خیال خراب میں

مصرعہ اولی میں تو آریا کو عذاب میں پھنسنے سے روکا جاتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ابھی تک عذاب میں نہیں پھنسے، اور مصرعہ ثانیہ میں ان کا مبتلاء ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ دو مصرعے اور یہ اختلاف۔ پھر دوسرے مصرعہ میں، یارو، برائے بیت۔ اصلاح:

کیوں آریا سماج پھنسے ہو عذاب میں
کیوں مبتلاء ہوئے ہو خیال خراب میں

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

اے قوم آریہ ترے دل کو یہ کیا ہوا
تو جاگتی ہے یا تری باتیں ہیں خواب میں

مصرعہ اولی میں، یہ، کیا چیز ہے۔ دوسرا مصرعہ بے ربط ہے۔ اصلاح:

اے قوم آریا تجھے کیا ہو گیا بتا
ہیں جاگنے میں یہ تری باتیں کہ خواب میں

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

کیا وہ خدا جو ہے تری جان کا خدا نہیں
ایمان کی بو نہیں ترے ایسے جواب میں

مصرعہ اولی کی بندش کتنی بے سرو پا ہے، جو ہے، کتنا بھونڈا ہے اصلاح:

کہتی ہے تو کہ جان کا مالک نہیں خدا
ایمان کی بو نہیں ترے ایسے جواب میں

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گر عاشقوں کی روح نہیں اس کے ہاتھ سے
پھر غیر کیلئے ہیں وہ کس اضطراب میں

مرزا کا مطلب اس شعر سے نہیں نکلتا۔ آپکا مطلب تو یہ ہے کہ اگر عاشقوں کی روح خدا تعالی کے ہاتھ سے نہیں تو جو کچھ ان کو بیتابی رہتی ہے کیا وہ کسی غیر کی وجہ سے ہے، یعنی کیا وہ خدا کے سوا کسی اور کے عشق میں مضطرب رہتی ہے۔ اصلاح:

گر عاشقوں کی جان نہیں جانجان کے ہاتھ
کیا غیر کیلئے ہیں وہ اس اضطراب میں

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

گروہ الگ ہے ایسا کہ چھو بھی نہیں گیا
پھر کس نے لکھ دیا ہے وہ دل کی کتاب میں

مرزا صاحب کو بات تو سوجھتی ہے مگر اس کو ادا نہیں کر سکتے۔ دوسرے مصرعہ میں: وہ، کا مشار الیہ مصرعہ اولی کا: وہ، ہے۔ گویا ضمیر کیلئے بھی ضمیر کی ضرورت ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر خدا ہم سے ایسا الگ ہے کہ چھو بھی نہیں گیا تو اس کو دل کی کتاب میں کس نے لکھ دیا ہے۔ دوسرا مصرعہ یوں بنا لیجئے:

تو کس نے لکھ دیا اسے دل کی کتاب میں

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

جام وصال دیتا ہے اس کو جو مر چکا
کچھ بھی نہیں فرق یہاں شیخ و شاب میں

مرزا جی کا مطلب جب ثابت ہو کہ بوڑھے ہی مرتے ہوں، جوان نہ مرتے ہوں۔ وہ اپنے خالہ کے بیٹے طاعون ملعون ہی کی دست برد دیکھ لیں کہ جوانوں کو بوڑھوں سے پہلے چکھ رہا ہے بلکہ جوانوں کو زیادہ اور بوڑھوں کو کم۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

ملتا ہے وہ اسی کو جو وہ خاک میں ملا
ظاہر کی قیل و قال بھلا کس حساب میں

مصرعہ اولی میں دو جگہ وہ، وہ، عجیب خبط ہے۔ اصلاح:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملتا ہے وہ اسی کو جو مل جائے خواب میں
ظاہر کی قیل و قال ہے یاں کس حساب میں

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

پھولوں کی جا کے دیکھو اسی سے وہ آب ہے
چمکے اسی کا نور مہ و آفتاب میں

جا بجا: وہ، کا مسالا بہت ہے۔ پھر حشو اور بے معنی۔ اصلاح:

پھولوں کی گلستان میں اسی سے ہے آب و تاب
چمکا اسی کا نور مہ و آفتاب میں

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

خوبوں کے حسن میں بھی اسی کا وہ نور ہے
کیا چیز حسن ہے وہی چمکا حجاب میں

پھر وہی: وہ، لفظ نہیں ملتا، تو شعر گوئی کو جی کیوں للچا تا ہے؟ اصلاح:

خوبوں کے حسن میں بھی ہے پنہاں اسی کا نور
کیا چیز حسن ہے وہی چمکا حجاب میں

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

اسکی طرف ہے ہاتھ ہر اک تار زلف کا
ہجران سے اسکے رہتی ہے وہ پیچ و تاب میں

یہ کیا تلازم ہے، تار زلف اور پیچ و تاب، پھر تار زلف کا ہاتھ؟ یوں کہیے:

ہر تار زلف بھی ہے اسی پر جھکا ہوا
ہر دم اسی کے غم سے ہے وہ پیچ و تاب میں

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

ہر چشم مست دیکھو اسی کو دکھاتی ہے
ہر دل اسی کے عشق سے ہے پیچ و تاب میں

چشم مست، پھر دیکھو اور دکھانا، کیا کیا مناسبات ہیں؟ پھر پہلے مصرعہ سے دوسرے مصرعہ کا تال میل تو ایسا ہے جیسے پلاؤ سے روغن بادام کا۔ اصلاح:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر چشم مست میں ہے اسی کا خمار شوق
ہر دل اسی کی آگ سے ہے التہاب میں

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

جن مورکھوں کو کاموں پر اسکے یقین نہیں
پانی کو ڈھونڈتے ہیں عبث وہ سراب میں

مورکھ۔ مرزا جی پر ہندی بھاشا کا الہام بھی پرمیشر کی مایا سے ہونے لگا ہے۔ بس اب کیا کسر ہے سر چولھے میں اور پانچوں پکوان کے گھی میں۔ اصلاح:

جن مورکھوں کو کام پر اسکے یقیں نہیں
دریا کو ڈھونڈتے ہیں وہ رہ کر سراب میں

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

قدرت سے اس قدیر کی انکار کرتے ہیں
بکتے ہیں جیسے غرق کوئی ہو شراب میں

ربط اور ضبط تو چھو نہیں گیا۔ اصلاح:

منکر ہوئے ہیں قدرت ربّ قدیر کے
بکتے ہیں جیسے کوئی شرابی شراب میں

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

دل میں نہیں کہ دیکھیں وہ اس پاک ذات کو
ڈرتے ہیں قوم سے کہ نہ پکڑے عتاب میں

کیا لغو بکواس ہے۔ اصلاح:

آنکھیں نہیں کہ دیکھ سکیں اس کے نور کو
وہ مبتلا ہیں قوم کے خوف عتاب میں

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

ہم کو تو اے عزیز دکھا اپنا وہ جمال
کب تک وہ منہ رہے گا حجاب و نقاب میں

وہ، وہ ہر جگہ موجود، شائد حجاب اور نقاب دو چیز ہیں پھر سراسر لچر۔ اصلاح:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے جمال کی ہمیں دکھلا جھلک کہیں
دیکھیں رہے گا جلوہ کہاں تک نقاب میں

اب تو ہم نے اصلاح دے دی، مگر آئندہ اپنا کوئی کلام عربی فارسی اردو بدون اصلاح مجدد شائع کیا تو بس خیر نہیں۔ مرزا جی مجدد صاحب کے شاگرد ہو جائیں تو پھر کچھ جھگڑا نہیں۔ آگے پڑے ہوئے کو شیر بھی نہیں کھاتا۔

وہی حیات وممات مسیح

مرزائیوں سے حیات وممات مسیح پر بحث کرنا ایسا ہی ہے جیسے آریوں اور نیچریوں سے کوئی مسلمان بحث کرے جو معجزات کے منکر ہیں اور اس بحث سے کچھ فائدہ نہ ہو۔ مگر مرزا قادیانی اور مرزائی چونکہ اپنے کو مسلمان بتاتے ہیں، لہذا ان سے پوچھنا چاہیے کہ اگر تم معجزات انبیاء کے مقر ہو، تو رفع مسیح بھی ایک معجزہ ہے اور اگر منکر ہو تو قابل خطاب نہیں ہو۔ بس مناظرہ ختم ہو گیا۔

اور بفرض محال عیسی کا رفع، رفع جسمانی نہیں بلکہ روحانی ہے، تو قادیانی اس سے اپنا مسیح موعود ہونا کیونکر ثابت کر سکتا ہے۔ آریا وغیرہ رفع مسیح کے منکر ہیں کیا وہ مسیح موعود بن سکتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جو شخص مسیح کے رفع کو دلائل سے ثابت کر دے کیا وہ عیسی موعود بن جائے گا۔ اس صورت میں تو ہزاروں بلکہ لاکھوں مسیح موعود ہو جائیں گے اور اب موجود ہیں۔ اور ایک ایک مرزائی جو مسیح علیہ السلام کے رفع جسمانی کا منکر ہے مسیح موعود ہے مرزا جی کی کچھ تخصیص نہ رہی۔

اوٹاوہ کے سنی مسلمانوں نے بھی ایک رسالہ ان کے دعووں کے رد میں شائع کیا ہے اور قرآن و حدیث سے عیسی مسیح کا رفع جسمانی ثابت کیا ہے اور مرزائیوں کے دلائل کو توڑا ہے۔ مگر ہم بار بار لکھ چکے ہیں اور اب پھر لکھتے ہیں کہ مرزا اور مرزائی قرآن وحدیث اور معجزات انبیاء کو نہیں مانتے، پس ان سے حیات و ممات مسیح پر بحث کرنا بے کار بلکہ گنہ گار ہونا ہے۔ صرف یہ پوچھنا چاہیے کہ مرزا قادیانی کیونکر مسیح اور مہدی اور بروزی نبی اور امام الزمان اور خاتم الخلفاء یعنی خاتم الانبیاء ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوی تو یہ کرتا ہے کہ میں تمام انبیاء کا مجموعہ اور خاتم ہوں، اور تعاقب صرف عیسی مسیح کا کر رہا ہے۔ جس طرح اپنے کو عیسی مسیح سے افضل بتا تا ہے، اسی طرح تمام انبیاء کو اپنے او پر کیوں کھلم کھلا فضیلت نہیں دیتا۔ اگر چہ دل میں مرزا قادیانی اور مرزائی انبیاء علیهم السلام کی کوئی حقیقت نہیں سمجھتے ،تھوڑی سی عقل کا آدمی بھی مرزا قادیانی کے دعووں کی لغویت سمجھ سکتا ہے۔

مرزا جی اور مولود

۲۴ مارچ (۱۹۰۳ء) کے قادیانی اخبار الحکم میں لکھا ہے کہ مرزا جی سے کسی نے مجلس مولود کے متعلق سوال کیا آپ نے فرمایا کہ آنخضرتﷺ کا تذکرہ عمدہ چیز ہے لیکن تذکروں میں بدعات ملا دی جائیں تو وہ حرام ہو جاتے ہیں ۔، اور ہم خود اس امر کے مجاز نہیں کہ کسی نئی شریعت کی بنیاد رکھیں ۔ وغیرہ ۔،

معلوم نہیں مرزا جی نے یہ بات کون سے دل سے لکھی ہے۔کیا نئی نبوت کی بنیاد، نئی شریعت کی بنیاد اور اسلامی شریعت کی ترمیم نہیں۔ آپ نے خود کو نبی بنا کر و لکن رسول الله و خاتم النبیین آیہ قرآنی کو اپنے زعم میں منسوخ کر دیا اور نبی ہی نہیں بلکہ خاتم النبیین بن گئے۔ پھر آپ کا یہ کہنا کہ آنخضرتﷺ کا سچا اتباع خدا تعالی کا محبوب بنانے کا ذریعہ اور اصل باعث ہے، کس منہ سے ہے۔کیا اپنی تصویر کی اشاعت اور مرزائیوں کو حج کے لئے جانے کی ممانعت آنخضرتﷺ کا اتباع ہے۔ پھر عجب بات کہ اسلامی شریعت کو منسوخ بھی کرتے ہیں اور اس کی آڑ بھی لیتے ہیں جب حدیث سے مدعا ثابت نہ ہوا، تو قرآن کی پناہ لی اور جب حدیث سے کام نکلتا دیکھا تو قرآن کو چھوڑ دیا، اور دونوں سے کام نہ نکلا تو اپنے حمقاء کے پٹیا نے کو تاویل گھڑ دی ۔قرآن میں مہدی اور مسیح کے آنے کا ذکر نہیں ،مگر حدیث میں ہے تو حدیث کو اپنی سپر بنایا۔ اور حدیث میں تصویر بنوانے والے پر لعنت کی گئی ہے،تو آپ قرآن کی طرف رجوع لائے کہ قرآن میں ممانعت کیسی بلکہ تصویر بنانے کا حکم ہے کیونکہ خدا تعالی فرماتا ہے و یصور فی الا رحا م کیف یشاء یعنی چونکہ خدا خود مصور ہے لہذا ہم کو بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصور بننا چاہیے۔ اس تاویل کو خرافات کے سوا اور کیا نام دیا جا سکتا ہے۔
جو کچھ خدا کرے وہی انسان بھی کرے، نہ تو یہ حکم اسلامی خدا کا ہے نہ اسلامی رسول کا۔
ہاں آسمانی باپ کا ایسا حکم اپنے لیپا لک کی نسبت درست ہے، کیونکہ الولد سر لابیہ بیشک بیٹے میں ضرور وہی طاقت اور قدرت ہونی چاہیے جو باپ میں ہے، ورنہ نہ باپ میں باپ ہونے کا کوئی سینگ ہے، نہ بیٹے میں بیٹے ہونے کی کوئی دم ہے۔
جس شخص نے ایسا سوال کیا اس کو مرزا جی نے کیوں نہ ڈانٹا کہ نبی نہیں بلکہ زندہ خاتم النبیین تو میں موجود اور تو مسلمانوں کے اسی پرانے ڈھرّے کو پیٹے جاتا ہے اور پیغمبر عرب کے مولود کا ذکر کرتا ہے۔ ارے اب تو میرے مولود کا ذکر کر۔ معلوم نہیں ایسے فاسد العقیدت مشرک فی الرسالت المرزا جو خود اپنے بروزی نبی کا مرتبہ نہیں پہچانتے قادیان میں کہاں سے آ جاتے ہیں۔ انکے منہ کو لگام بلکہ مرچوں کا تھوبڑا چڑھا دینا چاہیے کہ پھر ایسا لایعنی سوال کر کے گستاخی اور فاسد العقیدتی کا اظہار نہ کریں
جو لوگ مجلس میلاد میں قیام کرتے ہیں ان کی مذمت کرنے کے بعد مرزا جی لکھتے ہیں:

مشرک بھی سچی محبت آنحضرت ﷺ سے نہیں رکھتا اور وہابی بھی۔

مشرک سے مرزا جی کی مراد ضرور مشرک فی الرسالۃ و مشرک فی التوحید ہے یعنی وہ شخص جو آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی دوسرا نبی بنا لے اور خدائے لم یلد و لم یولد کے لئے بیٹا یا لیپا لک گھڑ لے۔ ایسے مشرک تو مرزا جی کے گرد و پیش بہت سے نظر آئیں گے اور ان سے کے گرو گھنٹال مرزا جی ہوں گے۔ جب چاہیے تجربہ کر لیجئے۔ اب رہے وہابی، ہم کو تو معلوم نہیں کہ مسلمانوں میں وہابی بھی کوئی گروہ ہے۔ اگر کوئی ہے تو یقیناً وہی ہے جو کتاب وسنت اور اجماع صحابہ کو نہیں مانتا اور اپنی نئی نبوت اور نئی شریعت اور نیا گروہ قائم کرتا اور موجودہ گورنمنٹ پر دباؤ ڈالتا ہے کہ میرے ساتھ ڈیڑھ لاکھ سے اوپر سر بکف اور جان نثار والنٹیر موجود ہیں۔ اور اگر وہابی کوئی گروہ عبد الوہاب نجدی کی جانب منسوب ہے جو حنبلی مقلد تھا تو وہ کسی طرح مرزا جی سے بڑھ کر خوف ناک نہ تھا کیونکہ اس نے نہ نبوت کا دعوی کیا، نہ مسیح و مہدی بننے کا۔ پس ایسا گروہ اور اس کا ولی کھنگر وہابی کیا معنی وہابیوں بلکہ لہّا بیوں کا لکڑ دادا ہے۔ مرزا جی کو تو اس معاملے میں پوچھ گچھ کی کچھ حاجت ہی نہ ہونی چاہیے۔ عیاں راچہ بیاں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھلا مرزا جی کو اپنی زندگی میں مولود وغیرہ سے کیا واسطہ۔ وہ ایسے کھڑاگ کیوں پالنے لگے۔ انہوں نے تو اس لئے مولود کے جائز بلکہ مستحسن ہونے کا فتوی دیا ہے کہ چند روز میں ان کا مولود بھی ہوا کرے گا۔ چنانچہ ابھی سے اپنے چیلوں کو ہدایت کی ہے کہ جب مجھے دیکھو الصلوۃ و السلام علیك یا رسو ل اللہ کہو تا میرے مرنے پر بھی تمہیں یہ سبق یاد رہے۔ اول تو میں مرنے کا نہیں، کیوں کہ آسمانی باپ کا لیپا لک ہوں وہ حیؔ اور قائم، تو میں بھی زندہ اور دائم ہوں، کیونکہ جیسا باپ ویسا بیٹا۔ اور اگر میں ...مر ہی گیا اور باپ میرے ابدالا باد تک زندہ رکھنے میں ناکام رہا، تو میں در حقیقت نہ مرونگا۔ ہاں تمہاری آنکھوں پر صرف ایک حجاب طاری ہو جائے گا۔ مرنے والا تو فقط عیسی مسیح تھا۔ میں بھی مر گیا تو فرزند خلف اور فرزند تلف میں کیا فرق رہا۔ پس جس طرح میں اب تمہارا حامی و ناصر معین و مددگار رہوں، ایسا ہی مرنے کے بعد بھی حاضر و ناظر رہوں گا۔ پس میرا مولود دھڑلے کے ساتھ منانا اور مجھ سے طرح طرح کی منتیں ماننا، حاجات چاہنا:

من آیم بجان گر تو آئی بتن
مرا زندہ پندار چوں خویشتن

میری کتابیں دیکھو

مرزا جی بار بار یہی رونا روتے ہیں کہ اسلامی علماء و مشائخ چونکہ میری کتابیں بالاستیعاب نہیں دیکھتے لہذا میرے معاملہ میں جھٹ پٹ یک طرفہ فیصلہ کر دیتے ہیں کہ مرزا قادیانی کافر ہے۔،

علماء اور مشائخ آپکی کتابوں کو دیکھیں یا قرآن وحدیث کو دیکھیں۔ انہوں نے قرآن مجید میں دیکھ لیا ہے کہ آنخضرت ﷺ پر نبوت ختم ہوگئی اور دین اسلام کامل ہو گیا۔ اب جو شخص نبوت کا دعوی کرے اور دین میں طرح طرح کے احداث نکالے ،اور اسلام کے کھلے معجزوں کو جھٹلائے وہ مفتری ہے، کذاب ہے، ملحد ہے، مرتد ہے۔ انہوں نے حدیث میں آنخضرت ﷺ کی پیشین گوئی دیکھ لی کہ میرے بعد تیس جھوٹے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دجال پیدا ہوں گے، اوران میں سے ہر ایک نبوت کا دعوی کریگا حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ پھر وہ آپ کی کتابیں کیوں دیکھیں اور انہیں دیکھنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔

اور بیشتر علماء اور مشائخ دیکھتے بھی ہیں تو اس لئے کہ آپ کے ملحدانہ دعووں کی تردید کریں تاکہ ان کا زہریلا اثر مسلمانوں کی طبائع پر نہ پڑے۔ اور غالباً آپ کی کوئی ایسی کتاب باقی نہیں جس کی کما حقہ تردید نہ ہوگئی ہو۔ اور اگر کوئی باقی ہے تو ضرور اس کی تردید ہوگی۔ ان شاء اللہ

اور تردید کیلئے کیا ضمیمہ شحنہ ہند کچھ کم ہے، جو نہ صرف آپ کے عقاید کی بلکہ ہر خیال کی ہفتہ وار تردید کرتا رہتا ہے۔ اگرچہ آپ کے مقابلہ میں نہ کوئی زبردست انجمن ہے، نہ کوئی معقول سرمایہ ہے، تاہم اسلام اور اہل اسلام کے ایسے سچے ہمدرد موجود ہیں جو خالصتاً للہ جیب خاص سے بلا شرکت غیر تردیدی کتابیں چھپوا کر اکثر مفت تقسیم فرماتے ہیں، اور غیر ذی استطاعت مسلمانوں کو اپنا ممنون بناتے ہیں۔

آپ تو بار بار پانچ پانچ ہزار اور دس دس ہزار روپیہ دینے کا اعلان کرتے ہیں، گویا یہ ثابت کرتے ہیں کہ میں بڑا کوڑیالا اور قارون کا سگا ہوں، مگر ہمارے علماء اور مشائخ نے کبھی کسی کو ذرہ بھر بھی طمع دنیوی کی چاٹ نہیں دی، اور نہ آپ کی طرح کسی سے چندے کی مد میں ایک کوڑی مانگی۔ تاہم سچے اسلام کا معجزہ دیکھئے کہ سینکڑوں اور ہزاروں روپیہ کی کتابیں آپ کی کتابوں کی تردید میں شائع ہوچکیں اور ہو رہی ہیں۔ ضمیمہ شحنہ ہند بھی ایسے ہی خالص حضرات کی فیاضی سے جاری ہے جو ہزار کتابوں کے برابر ہے اور آپ سے اس کا کوئی جواب بن نہیں پڑا۔ آپ کی کتابیں شوق سے تو وہی لوگ دیکھیں گے جو بالکل چوپٹ ہوگئے ہیں۔ تردید کرنے والے تو اسی طرح دیکھیں گے جس طرح کوئی شخص قضا حاجت کے لئے جاتا ہے اور بول و براز پر بھی مجبوراً اس کی نظر جا پڑتی ہے۔

عیسی موعود اور اتباع کتاب وسنت

کرزن گزٹ میں کسی صاحب نے لکھا تھا کہ عیسی موعود جب تشریف لائیں گے تو کتاب وسنت کو مقدم کریں گے یعنی ان کا اتباع کریں گے۔ اڈیٹر الحکم بہت خوش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو کر اور بغلیں بجا کر لکھتا ہے کہ

اس صورت میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے دعاوی کا سمجھ لینا کچھ بھی مشکل نہیں رہتا۔

چہ خوش! الحکم کی تحریر سے کیا یہی نتیجہ نہیں نکلتا کہ جو شخص متبع کتاب وسنت ہے وہ مسیح موعود ہے۔ اس صورت میں لاکھوں بلکہ کروڑوں مسلمان مسیح موعود نکل آئیں گے، کیونکہ سب متبع کتاب وسنت ہیں اور علماء اہل سنت و جماعت، تو تمام و کمال مسیح موعود ہوں گے کیونکہ وہ خود بھی متبع کتاب وسنت ہیں اور مسلمانوں کو بھی اتباع کتاب و سنت کی رات دن ہدایت کرتے ہیں، مرزا جی کا کوئی سرخاب کا پر نہ رہا۔

پھر متبع کتاب وسنت ہونا نرا دعوی ہی دعوی اور اپنے منہ میاں مٹھو بننا ہے، یا اس کی کوئی واقعیت بھی ہے۔ کتاب وسنت نے عیسی علیہ السلام اور ان کی ماں بی بی مریم کی معصومیت کی تصدیق کی۔ مرزا جی جو اپنے کو مثیل المسیح بتاتے ہیں ان کو گالیاں دیتے ہیں۔ کتاب وسنت نے مسلمانوں پر حج کعبہ فرض کیا، مرزا جی اس کو منسوخ کر کے مسلمانوں پر بجائے مکہ کے اپنی دارالامان قادیان کا حج فرض کرتے ہیں۔ کتاب و سنت نے تصویر کو حرام کیا، مرزا جی اس کو اپنی بعثت کی اشاعت کا بڑا آلہ قرار دیتے ہیں

مرزائی ہمیشہ ناواقف مسلمانوں کو یہی دھوکا دیتے ہیں کہ اگر عیسی کوئی نئی شریعت لائیں گے، تو آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء نہیں رہتے اور اسلامی شریعت کا نسخ لازم آتا ہے، اور اگر شریعت محمدی یعنی کتاب وسنت کے متبع ہو کر آئیں گے، تو چونکہ وہ باوصف متبع کتاب وسنت ہونے کے نبی ہوں گے لہذا اس سے ایک تو بعد ختم رسالت قیامت تک انبیاء کا نازل ہونا ثابت ہوا، جو مرزا جی کا دعوی ہے۔

دوم، مرزا جی بھی بظاہر اپنے کو متبع کتاب وسنت اور بروزی نبی اور مسیح موعود بتاتے ہیں، پس وہ ٹھیک فرمائشی نبی بھی ہوئے اور چھیلے چھلائے موعود بھی۔

شق ثانی کو ہم باطل کر چکے۔ شق اول کی نسبت گذارش ہے کہ مرزا جی کا وہ حال ہے جس طرح ولایتی تھیٹر یا ہندی تماشے میں ایک مسخرہ برآمد ہوتا ہے جس کا آدھا منہ کالا اور آدھا سفید ہوتا ہے، یا آدھا چہرہ مرد کا اور آدھا چہرہ عورت کا ہوتا ہے۔ اگر مرزا جی سے تصویر وغیرہ کی اباحت بلکہ فرضیت کی وجہ پوچھی جاتی ہے، تو آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں کہ میں مجدد (موجد شریعت جدیدہ) ہوں اور وہ تاویلیں گھڑتے ہیں کہ خرد جال بھی سنے تو دم اٹھا کر لید کرنے لگے اور پیشاب کی دھار مارنے لگے۔ اور جب ان کے مطلب کی کوئی حدیث نکل آتی ہے تو متبع کتاب وسنت بن جاتے ہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ مرزا جی کبھی تو امتی بن جاتے ہیں اور کبھی مستقل نبی بلکہ خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء)۔ مرزا جی کا.. بالکل شتر مرغ کا سا حال ہے جس کی نسبت مولانا روم فرماتے ہیں

گر نہی بارش بگوید طائرم
در پر گوئش گوید اشترم

یعنی اگر تو شتر مرغ سے یہ کہے گا کہ بوجھ اٹھا، تو وہ جواب دے گا کہ میں تو پرندہ ہوں اور پرندوں پر کوئی بوجھ نہیں لادتا۔ اور اگر تو کہے گا کہ اڑ، تو وہ جواب دے گا کہ میں اونٹ ہوں اور اونٹ اڑ نہیں سکتا۔

وحی بے معنی الہام

مرزا جی کے الہامات کا بدون اصلاح مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) شائع ہونا خود آسمانی باپ کی ناراضی کا باعث ہے۔ اس نے بھی شوکت اللہ کو مجدد مان لیا ہے۔ باپ کا خلاف کرنا خلف کا تو کام نہیں، مرزا جی ہی بتائیں کہ کس کا کام ہے۔...

تازہ الہامات تو اب شاذونادر ہی شائع ہوتے ہیں، ہاں پرانے باسی تباسی گلے سڑے الہامات کسی مٹکے سے، جس میں طاعونی چوہے رہتے ہوں، نکل آتے ہیں۔ ۹ جنوری ۱۹۰۳ء کی شب کو آسمانی باپ نے مندرجہ ذیل الہام وارد کیا تھا

قد جرت عادة الله انه لا ینفع الاموات الا الدعا

یعنی خدا کی عادت اس امر پر جاری ہے کہ اموات کو بجز دعا کے کوئی شئے نفع نہیں دیتی۔

موتوں کو یعنی مردوں کو نفع دینا آج ہی سنا۔ موت کا نفع تو اس میں ہے کہ موتیں زیادہ ہوں۔ دنیا میں تو موت کے لئے کوئی نفع ہے نہیں البتہ اگر اموات کے اعمال اچھے ہیں تو عاقبت میں نفع مل سکتا ہے۔ مگر اس الہام سے مرزا جی کا یہ مطلب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ،ان کا مطلب تو طاعونی اموات ہیں کہ ان کو نفع صرف لیپا لک کی دعا سے ہوگا ۔یعنی دعا سے موتیں زیادہ ہوں گی اور طاعون زیادہ پھیلے گا ...۔افسوس ہے یہ بھی لیاقت نہیں کہ نفع الاموات ترکیب جائز ہے یا نا جائز۔اب مجدد (احمد حسن شوکت) کی اصلاح غور سے ملاحظہ فرمائیے :

قد جرت عادة الله انه لا ینفع الناس فی الا مراض السار یة الا الدعا

یعنی خدا تعالی کی عادت اس پر جاری ہے کہ انسانوں کو امراض وبائیہ میں صالحوں اور مومنوں کی دعا کے سوا کوئی شئے نفع نہیں دیتی۔

اب آپ (یعنی مرزا قادیانی) جیسے کچھ صالح اور مومن یعنی توحید ورسالت پر ایمان رکھنے والے ہیں،عیاں راچہ بیان ۔خدائے تعالی کی عادت بے شک اس امر پر جاری ہے کہ جب دنیا میں جھوٹ فریب مکاری عیاری جعل وغیرہ بداعمالیاں پھیلتی ہیں ،اور خدا تعالی کے احکام کی مخالفت اور اس کے برگزیدہ رسولوں کا انکار کیا جاتا ہے،تو طرح طرح کے عذاب وبائیں وغیرہ نازل ہوتی ہیں ۔ چنانچہ اب یہی زمانہ ہے کہ جھوٹے نبی اور جعلی مہدی پیدا ہو رہے ہیں، اور خدا تعالی اور اس کے رسول کے احکام کو مسخ اور نسخ کر رہے ہیں ،اور لوگوں کو خدا اور رسول کی جانب سے پھیر کر اپنا بندہ بنا رہے ہیں ،تو پھر طاعون نہ پھیلے تو کیا ہو۔

ہم سچ کہتے ہیں اور ہمارا دل گواہی دیتا ہے کہ مرزا جی کی بداعمالیوں اور خلاف قدرت وفطرت دعوی کرنے سے طاعون آیا ہے۔اور ہم پر الہام ہو چکا ہے کہ جب تک مرزا قادیانی زندہ ہے، ہندوستان سے طاعون ہرگز رفع نہ ہوگا اور اس کے مرتے ہی تمام مصائب کا خاتمہ ہو جائے گا۔ان شاء اللہ۔

ایمان کو چھپاؤ

۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء کے الحکم میں قادیانی مرزا جی فرماتے ہیں :

ایمان اس وقت تک ایمان ہے جب تک اس میں کوئی پہلو اخفاء کا بھی ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن جب بالکل پردہ برانداز ہوتو ایمان نہیں رہتا۔ وغیرہ۔

یہ کلام بالکل مہمل اور خرافانہ ہے۔ دعوی تو یہ ہے کہ ایمان کے لئے اخفاء ضرور ہے اور دلیل یہ فرماتے ہیں کہ:

اگر خدایا اس کا نشان ایسا کھلا ہوا ہو جیسے سورج تو پھر ایمان کیا رہا۔

کیا خدایا اس کا نشان عین ایمان اور تصدیق ہے۔ ایمان اور تصدیق تو انسان کا فعل ہے، اور اپنا اور اپنی قدرت کا نشان دکھلانا خدا تعالی کا فعل ہے۔ آپ نے دونوں کو گڈمڈ کر دیا۔ کیا کسی نبی اور ولی نے ایسی ہدایت کی ہے کہ ایمان میں اخفاء کے پہلو کا ہونا ضرور ہے، یعنی مومن کو منافق بھی بننا چاہیے، اور ظاہر کچھ اور باطن کچھ جس کی قرآن میں مذمت ہے، بلکہ منافقین کے لئے سخت وعید ہے کہ ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار۔

کیا انبیاء کرام نے اپنے ایمان کو چھپایا ہے۔ اگر انبیاء کرام اپنے ایمان کو چھپاتے تو دنیا میں کوئی مومن نظر نہ آتا۔

اگر یہ مراد ہے کہ خدا تعالی بندوں کے ایمان لانے کے واسطے اپنے نشان مخفی رکھتا ہے، تو ایمان لانا محال ہو جائے گا۔ خدا تعالی کا کوئی نشان چھپا ہوا نہیں۔ وہ ہر شئے میں یوں عیاں ہے جیسے ذرے میں آفتاب اور قطرے میں دریا۔ اس کی شان نحن اقرب الیه من حبل الورید، اسکی صفت و فی انفسکم افلا تبصرون۔ مگر وہ اندھوں کو کیوں نظر آنے لگا۔ خصوصاً ان کور باطنوں کو جو اس کے نشانات اور اس کے برگزیدہ انبیاء کے معجزات اور احکام کو مٹانا چاہتے ہیں۔

خدا تعالی اگر اپنے نشانات چھپاتا اور اپنے او پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہے تو تکلیف ما لا یطاق اور طلب مجہول مطلق پر مجبور کرتا ہے، کیونکہ جب ہم نے نہ اس کا کوئی نشان قدرت مشاہدہ کیا تو کس شئے پر ایمان لائیں۔ حالانکہ تصدیق کے لئے تعین مصدق بہ ضرور ہے۔

یہ کہنا کہ خدا تعالی تو موجود ہے مگر اپنے نشان ظاہر نہیں کرتا، یہ معنی رکھتا ہے کہ آفتاب تو موجود ہے مگر اپنی روشنی نہیں ڈالتا۔ ہاں مادرزاد اندھے نہ صرف روشنی بلکہ خود آفتاب کے وجود سے انکار کر سکتے ہیں کیونکہ انہوں نے نہ آفتاب دیکھا، نہ اس کی روشنی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ پیش بندیاں اور معذوریاں صرف اس لئے ہیں کہ مرزا جی ہر طرح ہیٹے ہیں کہ اپنی بروزی نبوت کی کوئی محسوس علامت تو کیا دکھاتے ،کوئی زبانی یا تحریری دلیل بھی پیش نہیں کر سکتے ۔لہذا اپنے نو گرفتاروں کو الّو بنانے اور ان سے اپنا الّو سیدھا کرنے کو کہتے ہیں کہ ایمان کے لئے اخفاء ضرور ہے۔یعنی جس طرح میں اپنا ایمان چھپائے ہوئے بلکہ نگلے ہوئے ہوں، کہ بظاہر نبی بن گیا ہوں اور کانشنس کے خلاف کارروائی کر رہا ہوں، اسی طرح تم بھی ایمان کو نگلو اور میری جعلی نبوت کی ڈونڈی پیٹو ۔اور اگر کوئی علامت یا دلیل مانگے تو کہدو کہ ایمان کے لئے اخفاء ضرور ہے۔

کیا کوئی نبی ایسا کرسکتا ہے کہ خدا تعالی کا جو نشان اس نے دیکھا ہے اور وہ اس پر ایمان لایا ہے تو اس نشان کو یا اپنے ایمان کو چھپائے ۔مگر اس صورت میں کون اس کو نبی تسلیم کرے گا اور وہ کیونکر اپنی نبوت کی تبلیغ کر سکے گا ۔ایمان ایک نعمت الٰہی ہے اور خدا تعالی فرماتا ہے و اما بنعمة ربك فحدث یعنی اے محمد اپنے رب کی عطا کی ہوئی نعمت کا بار بار ذکر کر ۔اور انا اول المسلمین ۔یعنی کہہ دے اے محمد کہ سب سے پہلا مسلمان میں ہوں ۔

سبحان اللہ سبحان اللہ! کیا صداقت ہے اور کیا صفائی ہے اور نئے نبی قادیانی مرزا جی کہتے ہیں کہ انا خاتم الخلفاء یعنی انا افضل الانبیاء اگر مرزا جی یہ کہیں کہ انا اول المسلمین تو ان کی نبوت دو کوڑی کی ہو جائے، کیونکہ وہ عام مسلمانوں میں داخل ہو جائیں ۔ بھلا نبی مسلمان کیوں ہونے لگا، وہ تو خدا کا لیپا لک ہوتا ہے۔اگر خدا مسلمان ہو،تو نبی یعنی اس کا بیٹا بھی مسلمان ۔کیونکہ جیسا باپ ہوگا ویسا ہی اس کا نطفہ بھی ہوگا۔ لیپا لک مرزا قادیانی کا باپ تو نہ ہندو ہے ،نہ مسلمان ہے،تو مرزا جی کیوں مسلمان ہونے لگے اور دوغلہ بن کر کیوں اپنے خاندان الوہیت کو داغ لگانے لگے۔مرزا جی کو تو مسلمان کیا معنی ،بشر کہنا بھی تبنیت کی بڑی بھاری توہین ہے کیونکہ اون کا باپ جس طرح مسلمان نہیں اسی طرح بشر بھی نہیں۔ بشریت تو پیغمبر علیہ السلام کی صفت ہے قل انما انا بشر مثلکم یوحی الیّ یعنی کہدے اے محمد کہ میں ایسا ہی بشر ہوں جیسے تم ہو ،مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے اور اشهد ان محمدا عبده و رسوله ۔دیکھو اس کلمہ توحید و رسالت میں پہلے عبد کا لفظ ہے اور پھر رسول کا ۔ بھلا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی عبد کیوں بننے لگے، وہ تو خدا کے بیٹے ہیں۔ باپ معبود ہے تو بیٹا بھی معبود ہوگا، نہ کہ عبد۔ اگر اس کلیہ میں شک ہو تو عیسائیوں سے تصدیق کرا لو۔

اگر مرزا جی کا ایمان آنحضرتﷺ کی رسالت پر ہوتا تو وہ کبھی نبی نہ بنتے ،اور اگر وہ اپنی ہوائے نفس کو معبود بناتے ،تو معبود برحق اور اس کے آثار کا کبھی انکار نہ کرتے جس نے محمد رسول اللہﷺ کو خاتم الانبیاء بنا کر دنیا میں بھیجا اور بذریعہ قرآن مجید کے دین اسلام کو کامل کیا جس کو مرزا جی ناقص بتاتے ہیں۔ خود قرآن خدائے تعالیٰ کی الوہیت اور قدرت کاملہ کا اعلیٰ نشان ہے۔ پس ہم حلفاً کہتے ہیں کہ مرزا جی تو یہ چاہتے ہیں کہ آنحضرتﷺ کی وقعت دنیا کے دلوں سے مٹا دیں، اور اپنی نبوت بلکہ تبنیت کا ڈنکہ بجا دیں۔ تھوڑی سی عقل کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ مرزا جی نے جو امام الزمان اور خاتم الخلفاء ہونے کا دعویٰ کیا ہے، تو کیا اس کا یہی مطلب نہیں کہ تمام انبیاء کو بھول جاؤ اور مجھ پر ایمان لاؤ۔ اور جو شخص مجھ پر ایمان نہ لائے وہ ملحد ہے، کافر ہے، واجب القتل ہے۔ پس اخباروں اور رسالوں میں حدیث وقرآن کی باتیں دکھانا اور شہ نشین میں بیٹھ کر روزانہ تقوی اور طہارت کی ڈینگیں مارنا، سادہ لوحوں کو دام تزویر میں لانا، سراسر منافقانہ حرکات ہیں۔

مرزا جی تو نہ خدا کو مانتے ہیں نہ رسول کو۔ انہوں نے تو صرف ہوائے نفس کو معبود بنا لیا ہے۔ صدق اللہ تعالیٰ افر أیت من اتخذ الهه هواه ۔ مگر یاد رہے کہ یہ مکروفریب اور عیش وعشرت کے اللے تللے چند روزہ ہیں۔ زعفرانی حلوے اور ریگ ماہی اور سقنقور ملی ہوئی یاقوتیاں بہت جلد شجرۃ الزقوم سے بدل جائیں گی اور کہا جائے گا کہ ذق انك انت العزيز الكريم۔

مرزا جی ترقی کریں

موجودہ زمانہ ہر قسم کی ترقی کے انجن کی اسٹیم ہے۔ فلسفہ بڑھ رہا ہے، سائنس بڑھ رہا ہے، عقل بڑھ رہی ہے، الحاد بڑھ رہا ہے، ہیضہ بڑھ رہا ہے، طاعون بڑھ رہا ہے۔ الغرض نیچر ہر شئے کو بڑھا رہا ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ قادیانی مرزا جی نے ترقی تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرور کی ہے، مگر موجودہ زمانہ اور اس کے نیچر کے موافق ترقی نہیں کی۔

مرزا جی نے اول اول کچھ سٹر پٹر تعلیم پا کر انگریزی عدالتوں کا طواف شروع کیا۔ اس زمانہ میں مختاری اور عدالت آندھی کے آم تھے۔ آپ مختار بن گئے۔ رشوت دلال وکیلوں کے پاس مقدمات لانے کے دلال بھی ضرور بنے ہوں گے، جیسا کہ آج کل بھی بیشتر مختاروں اور وکیلوں کے خوارق ہیں۔ مگر جب حسب دلخواہ پو بارہ نہ ہوئے تو مختار کاری کی بیڑی پاؤں سے نکال کر خود مختار بن گئے، اور گوشہ تزویر میں بیٹھ کر آریوں کا ردّ لکھنا شروع کیا اور اعلان دیا کہ جو شخص میری کتاب براہین احمدیہ کا جواب لکھ دے، میں اپنی بارہ ہزار روپیہ کی جائداد اس کی نذر کرونگا۔ آریوں نے کلّہ توڑ جواب بنام ابطال براہین احمدیہ لکھ دیا۔ انعام کی تھیلیاں اگلنے کا خبط تو آپ کو اول ہی سے ہے مگر آج تک کسی کو پھوٹی کوڑی بھی دی ہو، تو خدا کرے اس کی قسمت ہی پھوٹے۔ ہاں آپ بروزی نبی ہیں نا۔ انبیاء نے ہمیشہ ایسے ہی جھوٹے لالچ دے کر دنیا سے اپنی نبوت تسلیم کرائی ہے۔ لعنت ہے اس دنیا پرستی پر۔

چند روز تو آپ کو قبض رہا۔ پھر دفعتہً الہام کے اسہال شروع ہوئے۔ اس حال میں آپ مثیل المسیح بنے، نہ کہ ہو بہو مسیح موعود۔ جب چند کاٹھ کے الو پھنس گئے، تو پورے مسیح موعود اور مہدی مسعود بن گئے۔ پھر ذرا اور رجوعات ہوئی تو بروزی نبی اور امام الزمان ہوئے۔ اور ابھی تک اسی زینے پر معلق لٹکے ہوئے ہیں، آگے نہیں بڑھتے۔

ہم کو رہ رہ کر افسوس آتا ہے کہ جب قادیانی مرزا جی نے اس بڑھتی ہوئی ترقی کے زمانے میں ترقی نہ کی، تو کیا چار کے کاندھے چڑھ کر ترقی کریں گے۔ کیا معنی کہ لاکھوں نبی گزر گئے، لاکھوں امام گزر گئے، جو سب کے سب انسان تھے، مرزا جی بھی انسان ہی رہے تو کیا خاک ترقی کی۔ پھر بنے تو مسیح بنے، جس میں (بقول مرزا قادیانی) دنیا کے عیوب موجود ہیں۔ جس کی نانیاں دادیاں کسبیاں تھیں (معاذ اللہ)، اور خدا کے سگے بیٹے بھی نہ بنے، بنے تو بمنزلہ ولد یعنی لیپا لک۔

مرزا جی کی اس دون ہمتی اور پست فطرتی پر ہم کو براہ دل سوزی ایسا غصہ آتا ہے کہ کچھ نہ پوچھئے، مگر خون کے سے گھونٹ پی کے رہ جاتے ہیں۔ لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے اور خود زمانہ کی ترقی کی ہوا بھی یہی کہہ رہی ہے کہ اب مرزا جی آسمانی باپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنیں، اور حکیم نور الدین صاحب کو مسیح اور اکلوتا فرزند بنائیں۔ کیونکہ وہ بحیثیت طبیب ہونے کے مسیح بننے کی عمدہ قابلیت رکھتے ہیں، اور مریضوں کے اچھا کرنے کو انہوں نے مرہم عیسی بھی تیار کیا ہے۔ پس جب سارا مسالا موجود ہے، تو ترقی کے پورے معیار پر نہ پہنچنا بدقسمتی نہیں تو کیا ہے۔ ہمارا کام سمجھا دینا ہے، چاہے مانیں چاہے نہ مانیں، ورنہ دعوے سے دست بردار ہوں۔

لعنتی رزق

قادیانی مرزاجی، اخبار الحکم قادیان میں فرماتے ہیں کہ

رزق کئی طرح کا ہوتا ہے۔ یہ بھی رزق ہے کہ بعض لوگ صبح سے شام تک ٹوکری ڈھوتے ہیں، اور برے حال سے شام کو دو تین آنے ان کے ہاتھ میں آتے ہیں، مگر یہ لعنتی رزق ہے نہ کہ من حیث لا یحتسب۔،

(الحکم کی اصل عبارت یوں ہے: رزق بھی کئی طرح کے ہوتے ہیں۔ یہ بھی تو ایک رزق ہے کہ بعض لوگ صبح سے شام تک ٹوکری ڈھوتے ہیں اور برے حال سے شام کو دو تین آنے ان کے ہاتھ آتے ہیں۔ یہ بھی تو رزق ہے مگر لعنتی رزق ہے نہ رزق من حیث لا یحتسب۔ الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء ص ۵)

اس عیش پرستی اور دنیا پرستی کو دیکھئے کہ ضروری اور کسب حلال کو یہ مکار (مرزا قادیانی) لعنتی رزق بتاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے بیشتر صحابہ مزدور تھے۔ اکثر صلحاء اور اولیاء مزدور تھے، اور..مزدوری کر لیتے تھے اور اس تھوڑے سے اکل حلال کو سلطنت سمجھتے تھے۔ وہ شکم سیر روٹی خود نہ کھاتے تھے، اور نفس کو پھاڑنے والا بھیڑیا نہ بناتے تھے۔ الکاسب حبیب اللہ۔ مگر مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک ٹوکری ڈھونا گویا قدرت وفطرت الٰہی کا جرم ہے۔ جن اصحاب کی نسبت آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان کا ایک پیسہ خدا کی راہ میں دینا بھی کوہ احد کے برابر ہے، کیا وہ غریب مزدوری پیشہ کاسبِ حلال نہ تھے۔ کیا کروڑوں مسلمان جو مفلوک الحال اور مزدوری پیشہ ہیں، وہ یا ان کا رزق لعنتی ہے۔ کیا قابل رحمت صرف متمول مسلمان ہیں جو عیش وعشرت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسر کرتے ہیں۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مرزا جی ان لوگوں کو مرزائی نہیں بناتے جو مزدور اور غریب ہیں بلکہ موٹے موٹے دنبوں کی قربانی چاہتے ہیں اور ان سے اپنا پیٹ بھرتے ہیں۔

اسلام سب سے پہلے غریب مزدوروں چرواہوں کسانوں شتربانوں میں پھیلا ہے اور ہر نبی کی امت میں سب سے پہلے مزدوری پیشہ غرباء ہی داخل ہوئے ہیں۔ ورنہ کسی نبی کا دین اور خود اسلام ہرگز مشرق سے مغرب تک نہ پھیلتا، کیونکہ فی ہزار غریب غالبًا ایک متمول نکلے گا۔ دنیا غریب مزدوروں ہی سے آباد ہے۔ مال و دولت والے بہت قلیل ہیں۔ چونکہ تمام مزدور مرزا جی کے نزدیک ملعون ہیں، لہذا ان کا قابو چلے تو سب کو پھانسی دلوادیں کیونکہ وہ مرزا جی کی زنبیل نہیں بھر سکتے۔

غالبًا قادیان میں ٹوکری ڈھونے والے مزدور نہ ہوں گے، تو ہم حیران ہیں کہ مسیح کا منارہ جو الحاد کا ٹھاکر دوارہ ہے کیونکر تعمیر ہوگا جس کی بدولت ہزاروں روپے مرزا جی کو ملیں گے اور جن سے ان کی توند پھول کر بے ایمان کی قبر بن جائے گی۔

پنجاب کے کمشنر مردم شماری نے جو اپنی رپورٹ میں لکھا تھا کہ مرزا جی کی بعثت کا پہلا فرض بھنگیوں کو اپنی امت میں داخل کرنا ہے، تو مرزا نے اس سے گھناؤنی صورت بنائی تھی، اور کمشنر مردم شماری کے اس نوٹ کو اپنے حق میں لائیبل سمجھا تھا۔ اور گورنمنٹ میں عرض داشت بھیجی تھی کہ حلال خوروں کو اپنی امت میں شامل کرنے والا میں نہیں، بلکہ میرا بھائی امام الدین تھا۔ اب صاف طور پر کھل گیا کہ حلال خور جو بول و براز کماتے ہیں چونکہ غریب ہیں، لہذا مرزا جی کے کماؤ پوت نہیں بن سکتے۔

خود مرزا جی ایمان سے کہیں کیا پنجاب میں مسلمان حلال خور نہیں ہیں، جن کے جنازے کی نماز اسلامی طور سے پڑھی جاتی ہے۔ جن کی فاتحہ درود مسلمان ملا نے پڑھتے ہیں۔ پنجاب کے حلال خور کثرت سے مسلمان ہیں، اور مصلی کے نام سے مشہور ہیں۔ اکثر کشمیری مسلمان حلال خوروں کا کام کرتے ہیں، میلا اٹھاتے ہیں۔ اور خود کشمیر میں تو میلا ڈھونے والے عمومًا کشمیری مسلمان ہیں۔ اور مسلمان نہ بھی سہی لیکن اگر کوئی حلال خور بطیّب خاطر مسلمان ہونا چاہے، تو کیا اسلام یہ حکم دیتا ہے کہ تم اس کو مسلمان نہ کرو۔ چونکہ مرزا جی مکر وفریب سے متمول لوگوں کی گاڑھی کمائی چٹ کررہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، اور حرامخوری ان کے رگ و پے میں خون کی طرح دوڑ گئی ہے لہذا وہ غریب اور مفلس حلال خوروں کو کیوں پسند کرنے لگے۔

رزاقی خدا تعالی کی صفت ہے اور قرآن مجید میں ہے :

ان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین

پس رزق کو ملعون کہنا ملعونوں ہی کا کام ہے۔ کتا سور اور خون وغیرہ حرام ہیں، مگر وہ دوسرے درندوں کا رزق ہیں پس ملعون نہیں۔ ہاں شریعت اسلامی نے جن چیزوں کے استعمال کی ممانعت کر دی ہے، ان سے محترز رہنا ہمارا فرض ہے۔ مگر چونکہ سب مرزوق چیزیں خدا کی پیدا کی ہوئی ہیں، لہذا وہ ملعون نہیں۔ ہاں ان کا استعمال انسان کے مناسب حال نہیں۔ یعنی ان میں مضرتیں ہیں۔ اور حرمت کے لئے کوئی نہ کوئی علت ضرور ہے، جب تک وہ علت موجود نہ ہو کوئی شئے حرام نہیں ہو سکتی، لہذا اہم کو ممانعت کر دی گئی۔ خود اصول فقہ کا یہ قاعدہ ہے کہ الاصل فی الاشیاء الاباحۃ یعنی اصل ہر شئے میں مباح ہونا ہے۔ مرزا جی بتائیں کہ کس علت سے انہوں نے اپنے کو حلال خوروں کا گرو نہیں بنایا، اور امام الدین جو آپ کا چچازاد بھائی تھا وہ بھنگیوں کا گرو بن کر کس علت سے ان میں اس طرح مل گیا جیسے پیشاب میں پائخانہ، اور آپ ان سے اس طرح نکل بھاگے جیسے گوہ سے کیڑا۔ کسی ایک بات کا جواب تو دیجئے۔

قادیانی نبی کا کلمہ

جب مرزا جی کامل بروزی نبی اور رسول بلکہ خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) ہیں تو تعجب ہے کہ اب تک آسمانی باپ نے اپنی الہامی ٹکسال میں لیپا لک کی رسالت اور نبوت کا کلمہ کیوں نہیں گھڑا۔ بھلا اندھیر ہے نا کہ تمام انبیاء کی رسالت کے کلمے تو دنیا میں دائر سائر اور لوگوں کے ورد زبان ہوں، خصوصاً عیسی مسیح جو مرزا قادیانی کے عقیدہ کے موافق اولوالعزم نبی تو کیا معنی مہذب انسان بھی نہ تھا (معاذ اللہ) اسکا کلمہ مسلمانوں میں روح اللہ اور عیسائیوں میں ابن اللہ ہو، اور نہ ہو تو بروزی اور ظلی نبی اور آسمانی باپ کے لیپا لک اور خاتم الخلفاء کا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آسمانی ہائی کورٹ میں ابھی تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کی نبوت پاس نہیں ہوئی، اور نہ اس کے اجلاس سے مرزا جی کو ڈپلوما ملا۔ آسمانی باپ کی یہ ڈھیل ڈھال اور جھول جھال خالی از علت نہیں۔ مرزائیوں کے پاس مرزا جی کی تصدیق رسالت کی کوئی سند نہیں۔ جب تک ان کے پاس کلمہ شہادت نہ ہو لوگوں کے سامنے اپنے رسول کی کیوں کر تصدیق کر سکیں گے۔ یہ بڑی بھاری فروگذاشت ہے جس کی تلافی گھڑی کی چوتھائی بلکہ لمحے کی تہائی میں ہونی چاہیے۔

مسخرے لیپا لک (مرزا قادیانی) کے کھوسٹ باپ (مرزا قادیانی کے الہام کنندہ) کو تو کلمہ کی ضرورت محسوس نہ ہوئی، مگر مجدد السنہ مشرقیہ شوکت اللہ کو محسوس ہوگئی کیونکہ اسے لیپا لک کے ساتھ خاص ہمدردی ہے۔ لہذا بپاس خاطر اس کا کلمہ حسب ذیل پاس کیا جاتا ہے، تمام مرزائی اپنے نگینوں پر بلکہ اپنے دلوں پر کندہ کرالیں۔ اور چونکہ تمام مرزائیوں کے گھروں میں بروزی نبی کی تصویر موجود ہے، لہذا ہر تصویر پر کلمہ ذیل لکھ دیں اور آئندہ تصویروں کا جو گھان تیار ہو سب پر یہ کلمہ وارد کر دیا جائے، اور منارۃ المسیح پر بھی کھدوا دیا جائے

اشھد ان لا الہ الاب و غلام احمد الرسول البروزی و الظلی و التناسخی و المسیح و المھدی و المتنبی و خاتم الخلفاء و امام الزمان۔

دیکھئے کیسا پھڑکتا ہوا ڈبل کلمہ ہے جو کسی نبی کو نہیں ملا۔ اور کیوں ملتا، یہ تو صرف مرزا جی کی قسمت کا نوشتہ تھا کہ کہاں مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن) کے عہد تجدید میں مرزا جی پیدا ہوں اور کہاں ان کی خاطر سے مجدد فصیح و بلیغ کلمہ اپنے الہام سے کمپونڈ کرے۔ اس کلمے کے شائع ہوتے ہی دیکھنا سقنقوری معجون اور جند بیدستری ... اس ضعیفی کے عالم میں کیا رنگ لاتا ہے۔ گھنٹوں گھنٹوں مزہ نہ آجائے تو جبھی کہنا اور پھر پانچوں گھی میں اور سر کڑاہی میں۔

www.KitaboSunnat.com

معجزہ کسے کہتے ہیں

۲۴۔ اپریل ۱۹۰۳ء کے الحکم میں قادیانی مرزا جی نے معجزہ کے چند شرائط بیان کئے ہیں جو بالکل مہمل اور خرافات اور سراسر الحاد ہیں۔ اور ان سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آسمانی باپ نے لیپا لک کو ابھی تک علم کلام والہیات کے پرائمری اسکول میں بھی نہیں بٹھایا اور اس میں کلام الٰہی کے سمجھنے کا مادہ پیدا نہیں کیا۔

منجملہ شرائط کے ایک شرط یہ ہے کہ معجزہ خارق العادۃ ہو کیونکہ طلوع شمس اور شگوفہ ربیع کے کھلنے کو معجزہ نہیں کہہ سکتے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا جی کو خرق عادۃ کے معنی بھی معلوم نہیں۔ گویا عادۃ اللہ معجزہ نہیں اور اس کے مقابلے میں انسانی افعال معجزہ ہیں۔ نمرود سے جو حضرت ابراہیمؑ نے جناب باری کی وحدانیت کے ثبوت میں معارضہ کیا تو یہ فرمایا:

ان اللہ یاتی بالشمس من المشرق فأت بھا من المغرب
یعنی میرا خدا وہ ہے کہ آفتاب کو مشرق سے طلوع کرتا ہے بھلا تو آفتاب کو مغرب سے تو طلوع کر

فبھت الذی کفر یعنی وہ کافر مردود نمرود اس دلیل پر مبہوت (دم بخود) ہو گیا۔

اب مرزا جی فرمائیں، کیا طلوع شمس اور فصل بہار و خزاں کا تغیر و تبدل انسانی افعال ہیں۔ ایک گھاس کی پتی دیکھو، پتھروں اور پہاڑوں سے پھوٹ کر نکلتی ہے۔ کیا انسان اپنی طاقت سے ایسا نمونہ دکھا سکتا ہے۔ قدرت الٰہی کے تمام افعال معجز ہیں۔ قطرے سے لے کر دریا تک، اور ذرے سے لے کر صحرا تک، سب معجز ہیں۔ اور قدرت کے انہیں افعال و آثار سے مومنوں نے قادر مطلق اور واحد برحق کو پہچانا ہے اور یہی معجزات دیکھ کر سب ایمان لائے ہیں۔

سنو مرزا جی! آپ تو محض اپنی پیشین گوئیوں کو جو نجومیوں اور رمالوں کا کام ہے، معجزہ قرار دیتے ہیں مذہب اسلام میں تو انبیاء کرام کے سچے معجزات بھی ایمان لانے کے لئے ضروری نہیں ہیں۔ سچے مومنوں کی صفت تو کلام الٰہی میں یومنون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالغیب ہے۔کیا آنحضرت ﷺ کے زمانہ مبارک میں سب لوگ معجزات ہی دیکھ کر ایمان لائے ہیں۔ ہرگز نہیں، بلکہ معدودے چند۔اسی لئے خود معجزات انگلیوں پر شمار کرنے کے قابل ہیں۔کیا نبی کا یہ کام ہے کہ ہر وقت لوگوں کو معجزات دکھاتا رہے ۔نبی کا کام تو قدرت وفطرت الٰہی کے معجزات دکھانا، یعنی دنیا کو ان سے آگاہ کرنا ہے۔معجزات طلب کرنا منکروں کا کام ہے، نہ کہ مومنوں کا کسی شاعر نے کہا

گرچہ گاہے از پے بوجہل جہلاں لازم است
ماہ را جوزا نمودن سنگ را زر داشتن
از کرامت عار آید مرد را کانصاف نیست
دید و از معشوق بر بستن بزیور داشتن

یعنی اگرچہ کبھی کبھی بوجہل جیسے شخص کے لئے چاند کے دو ٹکڑے کرنے اور پتھر کو سونا بنا کر دکھانے کی ضرورت ہے، لیکن مرد کو کرامت طلب کرنے سے شرم آنی چاہیے۔کیونکہ یہ ایسی مثال ہے کہ معشوق کے ذاتی حسن و جمال پر تو نظر نہیں، بلکہ زیور پر نظر ہے جس سے وہ خوبصورت معلوم ہو۔

انبیاء کے تمام افعال واخلاق خارق عادات بشریہ (نہ کہ خارق عادۃ اللہ جس سے مرزا جی نے دھوکا کھایا ہے) ہوتے ہیں کیونکہ معجزہ خرق عادۃ اللہ نہیں، بلکہ خرق عادۃ انسانی ہے۔ورنہ لازم آئے گا کہ انسان کی طاقت خدا کی طاقت کو بدل سکتی ہے اور مغلوب کر سکتی ہے۔لیپا لک کو تو آسمانی باپ نے لکھنا پڑھنا بھی واجبی ہی سکھایا ہے، مجدد کے اس نکتہ سے تو بعض علماء وفضلاء بھی ناواقف ہیں۔

سنو مرزا جی! نبی کی پہلی خرق عادت یہ ہے کہ وہ جھوٹ نہیں بولتا، کیونکہ اس کی شان و ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی ہے۔معاذ اللہ وحی جھوٹی ہو تو نبی بھی جھوٹا ہوا۔پس فطرۃً نبی کا جھوٹ بولنا محال ہے۔اب ذرا گریبان میں منہ ڈال کر دیکھئے کہ آپ نے کتنے جھوٹ بولے ہیں۔ہم خیال کرتے ہیں کہ آپ کی نبوت کا خمیر جھوٹ ہی جھوٹ ہے، سچ ذرا بھی نہیں۔اور بجز جھوٹ بولنے اور دھوکا دینے کے آپ نے اپنے زمانہ بعثت میں کچھ بھی نہیں کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طاعونی نبوت

قادیانی مرزا جی آسمانی غضب طاعون کو اپنے لئے عمدہ تفاول اور اپنی نبوت کی خوش قسمتی سمجھتے ہیں اور بار بار الحکم میں شائع ہوتا ہے کہ طاعون میری وجہ سے آیا ہے کیونکہ لوگوں نے مجھے فرمائشی نبی نہیں مانا۔ لیکن ہم کو حیرت ہے کہ جن سادہ لوحوں نے مان لیا، انہیں طاعون کیوں چٹ کر گیا۔ ہمارے نام پنجاب کے شہروں سے متواتر خطوط آرہے ہیں کہ مرزائی برابر طاعون کا سلفہ اور فی النار ہو رہے ہیں۔ پچھلے دنوں خود قادیان میں بہت سے مرزائیوں کو بھنجھوڑا۔ انبیاء کرام علیھم السلام کے آنے سے قحط اور وبائیں اور بلائیں دفع ہوگئی ہیں، یہ عجیب غضب ناک نبی ہے کہ اپنے ساتھ طاعون لایا ہے۔ نبی کی صفت تو رحمت اور برکت ہے، مگر بروزی نبی کی صفت قہر اور نحوست اور نکبت اور ہلاکت ہے۔

پھر قہر الٰہی تو اس صورت میں نازل ہوتا ہے کہ نبی کو کوئی نبی نہ مانے، حالانکہ مرزا جی کا دعویٰ ہے کہ مجھ پر ایمان لانے والے والنٹیر دو لاکھ ہیں۔ ظاہر ہے کہ دو لاکھ کی تعداد ایک پورا نیشن ہے، پھر طاعون کیوں آیا۔ اور خوبی یہ ہے کہ ان دو لاکھ میں سے بھی دس پانچ ہزار ضرور طاعون کی بھینٹ چڑھے ہیں، جیسا کہ طاعونی شہروں کی آبادی کی اوسط تعداد اموات سے ثابت ہے۔ اپنے شہر میرٹھ کی ہم کہتے ہیں کہ اس کی آبادی کچھ اوپر ایک لاکھ ہے، مگر ۵ ہزار آدمیوں سے کم طاعون سے فوت نہیں ہوئے۔ اس سے صاف ظاہر ہے اور بعض اہل اللہ کے کشف نے بھی یہی ظاہر کیا ہے کہ ہندوستان میں محض مفتری علی اللہ مرزا قادیانی کی نحوست سے طاعون آیا ہے۔ کیونکہ اس نے قرآن و حدیث کو جھٹلایا، بعض انبیاء کرام کو جھٹلایا، بعض انبیاء کرام کو برا کہا، شعائر اسلام کو توڑا، حج و زکوٰۃ کی ممانعت کی، قادیان کو مکہ اور مدینہ بنایا۔ کیا خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسے سخت جرائم جو منجر بشرک و کفر ہیں قابل عفو ہیں؟ ہرگز نہیں۔ پس ایک پاپی سارے جہان کو لے ڈوبا۔ اور ابھی کیا ہے، ذرا دیکھتے تو جایئے۔ قادیان میں کیا کیا گل کھلتے ہیں اور تمام منصوبے یکے بعد دیگرے کیوں کر ڈھئے جاتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔انشاءاللہ تعالی ۔خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں ہوتی ۔انبیاءکرام کو برا کہنا،موجودہ مشائخ عظام اورعلماءکرام کا دل دکھانا ہرگز او پراو پر نہ جائے گا۔

بترس از تیر بارانِ ضعیفاں در کمین شب
بدکہ ہرگز ضعف نالاں تر قوی تر زخم پیکانش

چورٹی بلی اورجلیبیوں کی رکھوالی

تمام مرزائیوں میں مولوی محمداحسن امروہی صاحب ایسے ہیں جیسے اندھوں میں واحدالعین ۔ ہمارے دل میں امروہی صاحب کی کچھ وقعت تھی ،مگر جب تحریریں دیکھیں اورخود ہم سے ٹکر ہوئی تو قلعی کھل گئی ۔ ہم حلفاً کہتے ہیں کہ اس شخص کو نہ تحریر کا سلیقہ ہے، نہ مناظرہ کا شعور۔نہ طریق استدلال صحیح ہے، نہ صغرے کی خبر، نہ کبرے کی ، نہ نتیجہ کی ۔اگرکوئی خصم نقض وارد کرے،تو اس کوخبر نہ ہوگی کہ صغرے پر نقض ہے یا کبرے پر۔ ..عبارت میں ایسی الجھن کہ جیسی کٹی ہوئی پتنگ کی ڈور۔ بایں ہمہ آپ دار الاماّں قادیان چہیتے پوت سپوت ہیں، جب تک آپ تشریف نہ لائیں جوابات ملتوی رہتے ہیں۔گویا آپ مرزائیوں کے عقل کل ہیں ۔ سچ ہے

اذا کان الغراب دلیل قومٍ
سیھدیھم طریق الھالکینا

۳۰ ۔اپریل ۱۹۰۳ء کے الحکم قادیان میں آپ نے مولوی عبد اللہ چکڑالوی شیخ اہل قرآن پرخرِ دجال بن کر دولتیاں جھاڑی ہیں،مگرساتھ ہی مولوی محمد حسین بٹالویؒ سے ستارہ پیشانی نہیں، دمدار ستارہ ،بن کر اپنا ستارہ ،نہیں بے سرا ستار ملانا چاہا ہے۔اور یاد دلایا ہے کہ جب آپ نے رسالہ اشاعۃ السنہ جاری کیا تھا،تو فدوی نے یوں مدد دی تھی اورووں مدد دی تھی ۔گویا بڑے احسان کا چھپر مولوی محمد حسین صاحب بٹالویؒ پر دھرا ہے۔اورلکھا ہے کہ اب بھی ہم اورتم دو نہیں ۔صرف بعض حدیثوں میں ہمارا آپ کا اختلاف ہے، وہ رفع ہو جائے تو پھر وہی چکھوتیاں ،وہی چہل پہل ہے ۔اور ہم تم دونوں مل کرمولوی چکڑالوی اضاعۃ السنہ کا مہرہ لیں۔اورسنت رسول اللہ اورسنت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کہ بہت کچھ تعریف کی ہے۔ گویا محمد حسین صاحب بٹالوی اور کل اہل حدیث کو چیتے کی طرح پھلایا ہے اور یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ میں ایسا ہی اہل حدیث اور اہل سنت ہوں جیسا نواب مولوی محمد صدیق حسن خان مرحوم کے زمانہ میں تھا جن کی بدولت بھوپال میں شکم سیر راتب ملتا تھا۔، ہم کو اس پر مندرجہ عنوان مثل یاد آئی کہ چورٹی بلی اور جلیبیوں کی رکھوالی۔

...امروہی صاحب کو خوب یاد رکھنا چاہیے کہ مولوی محمد حسین صاحب ان چکنی چپڑی باتوں پر پھسلنے والے نہیں: اوخوب مے شناسد پیران پارسا را

امروہی صاحب جیسے کچھ متبع سنت ہیں، سب پر روشن ہے۔ اگر وہ متبع سنت ہوتے تو خاتم النبیین احمد مجتبیٰ ﷺ کی نبوت و رسالت سے توبہ کر کے ایک دنیا پرست مکار کو بروزی اور ظلی نبی اور خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) ہرگز نہ بناتے۔ وہ متبع سنت ہوتے تو نہ صرف حدیث بلکہ خود قرآن مجید کا ہرگز انکار نہ کرتے۔ وہ متبع سنت ہوتے تو کلمۃ اللہ سیدنا المسیح کو گالیاں دینا، جو ان کے جعلی نبی نے دی ہیں، ان کا سننا اور تصدیق کرنا ہرگز گوارا نہ کرتے۔ خصوصاً یہ شعر:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ ان سے بہتر غلام احمد ہے

وہ لوگ کس قدر قسی القلب ہیں جو عیسیٰؑ جیسے اولوالعزم نبی کو برا کہتے ہیں جن کی عظمت و رفعت و قربت اور جن کی والدہ ماجدہ کی عفت و عصمت کی گواہی خود قرآن مجید نے دی کہ

کلمة القاها الی مریم و روح منه۔ اور: امّه صدّیقه

کیا صحابہ اور تبع تابعین اور اولیاء اللہ اور آئمہ میں سے کسی نے نبوت کی تفریق کی ہے کہ ایک نبوت ناقصہ ہے دوسری کاملہ ہے، اور ناقص نبی قیامت تک پیدا ہوتے رہیں، ہاں کامل نبی کوئی پیدا نہ ہوگا۔ اور مرزا قادیانی ناقص نبی ہے، کامل نبی نہیں۔ کون ان الو کی دموں فاختہ زادوں سے پوچھے کہ تم نے خود ہی اپنے نبی کو ناقص ٹھہرا دیا اور خود ہی ناقص بن گئے۔ کیا معنی کہ ناقص نبی کی امت بھی ناقص ہی ہوگی۔ جب مرزا غلام احمد قادیانی ناقص نبی ہے، اور اپنے ناقص نبی بنانے کیلئے تمام اولیاء اللہ حضرت بایزید بسطامی وغیرہ کو ناقص نبی بتاتا ہے، تو پھر مرزا قادیانی میں اور دیگر اولیاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ میں کیا فرق رہا، اور کیا ترجیح ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی پر کوئی ایمان لائے۔ ہر دعوی میں حماقت اور تناقض ہے۔ ان بے دال کے بودموں کو اتنی خبر نہیں کہ نبوت اور ولایت کے جمع کرنے میں نبوت کی توہین اور تحقیر ہے۔ ان دونوں کا جمع کرنا ایسا ہے جیسا کوئی ستاروں کو آفتاب کے ساتھ جمع کرے۔

پھر ہم مدلل طور پر ثابت کر چکے ہیں کہ نہ کوئی نبی ناقص ہے، نہ کوئی نبوت۔ خدا تعالی نے ہر نبی کو دنیا میں کامل کر کے بھیجا ہے، یہاں تک کہ آنخضرت ﷺ پر سلسلہ نبوت کاملہ کا خاتمہ ہو چکا۔ تعجب ہے کہ نبوت کاملہ تو ختم ہو جائے اور نبوت ناقصہ باقی رہ جائے۔ اور وہ کس لئے، قادیانی مغل کیلئے۔ جیسی روح ویسے ہی فرشتے۔

نبوت کو ناقص بتانا، خود انبیاء کرام کی مذمت اور توہین ہے۔ ہم کو خدا تعالی نے اپنے کلام پاک میں تعلیم دی ہے لا نفرق بین احد من رسلہ۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ تمام انبیاء کامل ہیں اسی وجہ سے ہم کو تفریق نہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ اگر بعض انبیاء ناقص اور بعض کامل ہوتے، تو احکم الحاکمین، جو منصف ہے اور کسی کا حق غصب یا تلف نہیں کرتا، اور حق دار ہی کو حق عطا کرتا ہے، نہ کہ غیر حق دار کو، ضرور تفریق بین الانبیاء کا حکم دیتا۔ آنخضرت ﷺ نے بھی باوصف اس کے کہ خاتم الانبیاء ہیں یہی فرمایا ہے کہ لا تفضلوا فی انبیاء اللہ یعنی انبیاء میں تفضیل نہ کرو۔ سبحان اللہ، سبحان اللہ۔ نبی کی یہ شان ہے۔ برخلاف اس کے مردود قادیانی، عیسی علیہ السلام کو گالیاں دے کر دوزخ کا کندہ بنتا ہے، اور اپنے کو عیسی مسیح سے بہتر بنا کر دارالبوار کو اپنا مسکن بناتا ہے، اور تمام بے فکرے اپاہج بے ایمان مرزا قادیانی اور اس کے شیطانی احتلامات کی تصدیق کرتے ہیں۔ کیا اسی کے معنی اتباع سنت ہیں۔

مولوی عبد اللہ چکڑالوی عامل بالقرآن تو ہیں، مرزا غلام احمد قادیانی تو نہ عامل بالقرآن ہے، نہ عامل بالحدیث۔ وہ عامل بامر شکم و مطیع نفس امارہ ہے۔ مطلب کی بات حدیث سے بھی لے لیتا ہے، اور قرآن سے بھی۔ اپنی تصویر کی پوجا کرانے میں کہتا ہے کہ قرآن میں حرمت تصویر کا کہیں حکم نہیں۔ اور جب کہا جاتا ہے کہ قرآن میں مہدی یا عیسی کے بھی دوبارہ آنے کا ذکر نہیں، تو کہتا ہے کہ یہ ذکر حدیث میں ہے۔ الغرض مرزا قادیانی کا مطلب ثابت ہو تو حدیث اور قرآن دونوں پر ایمان، ورنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں سے انکار۔ پھر تاویلیں ایسی سڑی بسی گنجی لنجی جیسے اس کے اپاہج حواری۔
امروہی خوب یاد رکھے کہ اس نے روغن قاز مل کر جو بمقابلہ اہل قرآن، اہل حدیث کو شیشے میں اتارنا چاہا ہے تو مرزا قادیانی کو اہل قرآن جس قدر ملحد مرتد سمجھتے ہیں اسی قدر بلکہ اس سے بڑھ کر اہل حدیث اس کو اکفر، اضل اور مضل یقین کرتے ہیں۔ ہم بھی دیکھیں مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب کیونکر محمد احسن امروہی کے دام میں پھنستے ہیں۔

حدیثیں کشفی طور پر صحیح ہو جاتی ہیں

۳۰۔ اپریل ۱۹۰۳ء کیا خبار الحکم قادیان میں قادیانی مرزا جی نہ صرف عیسی مسیح بلکہ سرے سے تمام انبیاء کے معجزات کا انکار کرتے ہیں، اس کی وجہ، عصمت بی بی از بے چادری ہے۔ چونکہ آپ بروزی اور ظلی نبی اور مسیح و مہدی بنے ہیں، مگر کوئی معجزہ یا کرشمہ دکھا نہیں سکتے، لہذا معجزات کا انکار کرتے ہیں کہ وہ واقع میں نہ عیسی مسیح سے سرزد ہوئے نہ کسی اور نبی سے۔ مرزا جی تو پورے شعبدہ باز مداری بھی نہیں، جس طرح پورے رمال نہیں۔ رمل کی رو سے پیش گوئی کی، مگر ہوا میں اڑ گئی۔ اوروں کی نسبت کیا خاک پیش گوئی پوری ہوتی خود اپنی اور اپنے گھر کی پیش گوئی پوری نہ ہوئی

تو بر اوج فلک چہ دانی چیست
چوں ندانی کہ در سرائے تو کیست

گویا دنیا نے انبیاء کرام کو ویسے ہی مان لیا، کسی معجزے یا خرق عادت کی وجہ سے نہیں مانا۔ حضرت عیسی مسیح کی احیاء اموات کے قائل نہیں، بلکہ آیت احی الموتی باذن اللہ سے احیاء قلوب یعنی ہدایت مراد لیتے ہیں۔ لیکن کیا یہ معجزہ نہیں، حالانکہ آپ عیسی مسیح کو نبی تو کیا معنی، مہذب انسان بھی یقین نہیں کرتے، مگر ان سے معجزے کا صادر ہونا تسلیم کر لیا۔ بات بات میں تناقض اور حماقت ہے۔
اب ملاحظہ فرمایئے کہ معجزات انبیاء کرام سے تو بدیہی انکار، مگر کشفی طور پر موضوع احادیث بھی صحیح ہو جاتی ہیں۔ یعنی اولیاء اللہ اور اہل کشف الہام کی رو سے احادیث کو صحیح کر لیتے ہیں۔ گویا یہ معجزہ اور کرامت اور خرق عادت نہیں۔ مرزا جی کہتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ مولوی محمد حسینؒ صاحب (بٹالوی) نے خود لکھ دیا ہے کہ اہل کشف اور ولی الہام کی رو سے احادیث کی صحت کر لیتے ہیں (یعنی خود آنحضرت ﷺ سے)۔ہم کو یقین نہیں کہ مولوی محمد حسین صاحب نے ایسا کہا ہو،اور اگر در حقیقت لکھا ہے تو یہ شائد اس زمانہ کا ذکر ہے جب کہ نہ صرف مولوی صاحب بلکہ بعض دوسرے اہل اسلام بھی مرزا جی کو ایک خالص بزرگ آدمی سمجھتے تھے۔ تاہم ایسا لکھنا قابل افسوس ہے۔کیا معنی کہ اب دنیا میں موضوع اور مدلّس حدیث ایک بھی نہ رہے گی،سب صحیح ہو جائیں گی۔یعنی ایک دنیا پرست مکار چند حمقاء کے سامنے ہنکار اٹھے گا کہ فلاں حدیث،جس کو موضوع بتایا جاتا ہے،صحیح ہے اور میں نے کشفی طور پر آنحضرت ﷺ یا دیگر اصحاب سے اس کی تصدیق کر لی ہے یا مجھ پر الہام ہو گیا ہے۔جیسا کہ ظلی اور بروزی مرزا قادیانی جو اپنے کو تناسخی احمد قرار دیتا ہے وہ تو دم کے دم میں جسد عنصری سے نکل کر اپنے کو عالم برزخ میں پہنچا سکتا ہے اور پھر کھٹ سے قادیان میں اتر سکتا ہے۔

دوسری خرابی یہ ہے کہ رجال الاحادیث جن میں بڑے بڑے علماء اور صلحاء اور مشائخ تھے،انہوں نے عبث احادیث کی تنقید میں جانکاہی کی اور اپنے کو گھلایا۔کیا ان میں سے کسی کا مرتبہ مرزا غلام احمد قادیانی کے برابر نہ تھا کہ کشفی طور پر احادیث کی صحت کر لیتے۔ بھلا ایسے کھلے سفسطوں میں تو وہی لوگ آتے ہیں جن کا ایمان مردہ ہو گیا ہے،یا جن کی مئے کی پھوٹ گئی ہے،کوئی عقل منداور سچا مسلمان تو کیوں آنے لگا

پھر کشف والہام جس طرح موضوع احادیث کو صحیح کر سکتا ہے،اسی طرح ان احادیث کو جو صحیح سمجھی جاتی ہیں غلط بھی کر سکتا ہے۔اب مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کا الہام اور کشف کیوں صحیح نہ مانا جائے جو صحیح احادیث کو بھی ظنی اور ساقط الاعتبار بتاتے ہیں۔اس کی کیا دلیل ہے کہ فلاں شخص پر تو کشف والہام ہوا ہے اور فلاں پر نہیں ہوا۔جب کہ کشف والہام ایک مرئی اور محسوس امر نہیں۔کیا مرزائیوں میں سے کوئی کہہ سکتا ہے کہ ہم نے مرزا جی پر جمعرات کے ساڑھے دو بجے الہام کا دونگڑا برستے دیکھا ہے جس کی ہیئت کذائی بالکل ایسی ہی تھی جیسی قطب صاحب کی لاٹھ کی یا جیسے منارۃ المسیح قادیان کی۔

اس سے یہ خرابی بھی لازم آئی کہ شریعت اسلامی کوئی چیز نہیں،اہل کشف و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل الہام جس حدیث کو چاہیں صحیح اور جس حدیث کو چاہیں غلط کر سکتے ہیں۔ پھر ظاہر ہے کہ الہام خدا کی طرف سے ہو۔ پس ایک مدعی الہام یا مفتری علی اللہ کہہ سکتا ہے کہ فلاں قرآنی آیت کی تعمیل کا اب زمانہ نہیں اور مجھ پر الہام ہو چکا ہے یعنی اب یہ آیت نسخ ہوگئی ہے، اور قرآن میں پہلے بھی ناسخ ومنسوخ آیات موجود ہیں۔

دیکھو مرزا قادیانی قرآن کا مسخ نہیں کر رہا تو کیا کر رہا ہے؟ وہ لکھتا ہے کہ فلاں آیت میری نسبت ہے۔ اس کے یا تو یہ معنی ہوئے کہ آنحضرت ﷺ درحقیقت نبی ہی نہ تھے، بلکہ ان کے ذریعے سے قرآن مجھ (مرزا قادیانی) پر اترا ہے۔ یا یہ معنی ہیں کہ فلاں آیت کا آنحضرت ﷺ پر نازل ہونا منسوخ ہو گیا ہے اور اب خدا تعالی نے مجھ پر اسکے نزول کی منظوری بھیج دی ہے۔ اور جس طرح دنیا کی گورنمنٹیں ہمیشہ ایکٹ اور سرکلر وغیرہ منسوخ کرتی رہتی ہیں، اور اپنے ماتحتوں کا عزل ونصب، تقرر وتبدل، حسب مصلحت وموقع وقت عمل میں لاتی رہتی ہیں، یہی کیفیت آسمانی گورنمنٹ کی ہے۔ الغرض اہل کشف اور اہل الہام جو چاہیں کریں۔ وہ ہر طرح مختار ہیں۔ اندھے کی داد نہ فریاد، اندھا مار بیٹھے گا۔ ایسی ہی حماقت آمیز باتوں سے دیگر مذاہب کی نظروں میں مذہب اسلام حقیر اور ذلیل اور پوچ نظر آتا ہے۔ الہام کا ڈر باسلامت ہے تو دیکھتے جایئے کیسی کیسی ککڑوں کی صدائیں سننے میں آتی ہیں۔ مرزا قادیانی تو جو چاہے سو کہے، اس کو اسلام سے سروکار ہی نہیں۔ تعجب تو مولوی محمد حسین پر ہے کہ انہوں نے کس ترنگ میں ایسا لکھ مارا جو مرزا قادیانی کیلئے دستاویز ہوگئی۔

اگرچہ مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ دعوی ہے کہ میں مستقل نبی ہوں اور ہر ایک شریعت کو نسخ اور مسخ اور اپنے کشف والہام سے آیتوں اور حدیثوں کو صحیح یا غلط کر سکتا ہوں، لیکن اس نے موضوع حدیثوں کے صحیح کرنے کے الزام کا جوا مولوی محمد حسین بٹالوی کی گردن پر رکھ دیا ہے کہ سب سے پہلے اس کے قائل وہی ہیں، جو درحقیقت صاحب کشف والہام نہیں، پھر میں باوصف صاحب کشف والہام اور مستقل نبی ہونے کے کیوں اسکا قائل نہ ہوں، مجھ پر تو یہ واردات ہر وقت گزرتی رہتی ہے۔

مولوی محمد حسین صاحب جو اپنے کو اہل حدیث کا لیڈر بتاتے ہیں جب دیگر مذاہب والوں کو ان کا یہ اجتہاد معلوم ہوگا تو ضرور یہی کہیں گے کہ تمام اہل حدیث کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاذ اللہ یہی عقیدہ ہے۔ بات یہ ہے کہ جب انسان میں خلوص نہیں رہتا یا کسی خود غرض کے دھوکے میں آ جاتا ہے، تو اس سے ایسی ہی حرکات سرزد ہوتی ہیں کہ اپنے ساتھ ساری سوسائٹی کو بدنام کر دیتا ہے۔ مذاہب غیر والے کہہ سکتے ہیں کہ مذہب اسلام کی باگ تو اسلامی علماء وفضلاء واولیاء اللہ کے ہاتھ میں ہے کہ اسلام کی جس بات کو چاہیں ردّ کر دیں اور جس بات کو چاہیں صحیح اور درست کر دیں، اور اس صورت میں اسلام خدائی مذہب نہیں انا للہ و انا الیہ راجعو ن ۔

دین مرزائی

موجودہ زمانہ میں چونکہ مذاہب آزاد ہیں، لہذا طرح طرح کے جدید مذاہب کا پیدا ہونا ضروری ہے۔ اکثر مذاہب میں ریفارمر (مجدد) بھی پیدا ہو رہے ہیں ۔ یہ زمانے کی ترقی کے آثار ہیں۔ لیکن اصلاح اور چیز ہے اور ترمیم و تنسیخ اور چیز۔

قادیانی مرزا جی مسلمانوں سے سرخرو بننے اور ان کو دھوکا دینے کے لئے اپنے کو مجدد بتاتے ہیں اور حدیث کا حوالہ دیتے ہیں کہ ہر صدی پر مجدد فی الدین پیدا ہوگا، مگر حدیث میں یہ نہیں لکھا کہ وہ نبی بھی ہوگا، بلکہ حدیث میں تو لا نبی بعد ی مطابق آیت و لکن رسو ل اللہ و خا تم النبیین وا رد ہے ۔ مرزا جی مجدد فی الدین والی حدیث کی تو تاویل نہیں کرتے کیونکہ وہ ان کے منشاء کے موافق ہے مگر حدیث لا نبی بعدی کی تاویل کرتے ہیں۔ اور چونکہ اسی حدیث اور ایک دوسری حدیث میں د جا لو ن کذا بون اور دجالوں ثلا ثو ن وارد ہوا ہے، لہذا ایسی حدیثوں سے ناک بھوں چڑھاتے ہیں۔ تاویل بھی نہیں کرتے کیونکہ یہ ان کے نبوت کا ذبہ کے لئے بلا وسواس بے التباس فاس الرأس ہے ۔

مجدد اور نبی میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ہر مذہب کا مجدد اس مذہب کے نبی کا تابع ہوتا ہے، نہ کہ خود نبی ۔ کیونکہ تابع ہر گز نبی نہیں ہوسکتا۔ مگر مرزا جی امتی بھی ہیں، اور نبی بھی، تابع بھی، اور متبوع بھی ۔ مسیح موعود بھی ہیں اور اصلی مسیح کو گالیاں بھی دیتے ہیں ۔ مستقل نبی بھی ہیں، اور ظلی بھی۔ یعنی اصلی نبی بھی ہیں اور نقلی بھی ۔ علی ہذا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کس کس خرافات اور تناقضات کو رویا جائے۔ مگر جو کاٹھ کے الو دام میں پھنسے ہوئے ہیں ان کو کون سمجھائے اور جو اصحاب الفیل ہاتھی کا روٹ چکھ رہے ہیں وہ بڑھتی دولت کے خواہاں ہو کر آنکھوں کے اندھوں کی گانٹھ کیوں نہ کاٹیں۔

اگر مرزا جی مجدد ہوتے تو دین محمدی کو چھوڑ کر اپنا نیا دین، یعنی دین احمدی، ہرگز قائم نہ کرتے، اور چیلے چاپڑوں کو بجائے محمدی بنانے کے احمدی یعنی غلام احمدی نہ بناتے، اور نہ یہ سرکلر جاری کرتے کہ جو شخص مجھے مستقل نبی وغیرہ نہ مانے وہ واجب القتل ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ ہر ایک مسلمان جو محمد ﷺ کا متبع ہے اور آپ کے بعد کسی کو نبی نہیں مانتا، واجب القتل ہے۔ اب اسلامی پبلک سمجھ سکتی ہے کہ وہ سگ دنیا مکار اور دجال واجب القتل ہے جو ہندوستان کے ٦ کروڑ محمدی مسلمانوں کو واجب القتل بتاتا ہے یا تمام مسلمان۔

کوئی حکمت عملی کوئی مصلحت ضرور ہے کہ مسیح کی طرح آنحضرت ﷺ پر کھلم کھلا سبّ ولعن طعن نہیں کیا جاتا، اگرچہ ضمناً اور معنیً کل انبیاء پر سبّ ولعن ہو چکا ہے۔کیا معنی کہ جس شخص نے ایک نبی (عیسی مسیح) کو گالی دی اس نے قرآن کا خلاف کیا، اور تمام انبیاء کو گالی دی۔ انتظار صرف یہ ہے کہ نشیب میں پانی اچھی طرح نہیں مرا۔ مرزائی ابھی تعلیم وتربیت میں ادھورے ہیں۔ نبوت کے پرائمری اسکول میں تعلیم پا رہے ہیں۔ ابھی ایسے گستاخ اور بے ادب نہیں ہوئے جیسا مرزا جی کا منشاء ہے۔ مگر دیر آید درست آید، تمام بدن کی سوئیاں تو نکل گئی ہیں صرف پلکوں کی سوئیاں باقی ہیں

ظاہر ہے کہ جو شخص لوگوں کو تمام انبیاء کرام سے تڑوا کر اپنی نبوت کا رشتہ جوڑتا ہے، اس کے دل میں کسی نبی کی وقعت کیونکر ممکن ہے۔ وہ تو انبیاء کا کھلا رقیب ہے اور دل سے چاہتا ہے کہ صفحہ دنیا سے ان کا نام مٹ جائے اور دنیا کے دلوں پر مہریں لگ جائیں، کانوں میں سیسہ اور پارہ بھرا جائے کہ بجز مرزائی دین اور مرزائی نبوت کے کسی دین اور کسی نبی کی نبوت کی آواز دنیا نہ سن سکے۔ بس چاروں طرف میں ہی میں ہوں۔ جس طرح بلی یہ چاہتی ہے کہ سب اندھے ہو جائیں اور جب چھینکا ٹوٹ پڑے تو جلیبیاں میرے ہی حصے میں آئیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلام کی تاویل سے متکلم کی توہین ہوتی ہے

اگر تاویل صرف انسانوں کے کلام تک محدود رہتی تو چنداں غم نہ ہوتا کیونکہ انسانوں کا کلام صدق وکذب دونوں کا مجموعہ ہے، موجودہ زمانے میں تو انسانوں کے کلام کی طرح آسمانی کتابوں کی بھی تاویل وتسویل ہورہی ہے، اور چارطرف اسی کا بازارگرم ہے۔ خصوصاً مذہب اسلام میں تو تاویلات ہی نے جنگ .. قائم کردی ہے۔ ایک گروہ کہتا ہے اس کے یہ معنی ہیں، دوسرا کہتا ہے یہ معنی ہیں۔ بھلا یہ کیونکر ممکن ہے کہ کسی کلام کے مختلف معنی ہوں، خصوصاً کلام الٰہی کے۔ کسی کلام کا مختلف المعنی ہونا حد درجہ کی قباحت اور خرابی اور اس کی مسلّمہ فصاحت و بلاغت پر دھبہ لگانے والی اور بالآخر یہ نتیجہ نکالنے والی ہے کہ وہ کلام بھی جھوٹا اور متکلم بھی جھوٹا۔ موجودہ سلطنتیں بھی خلاف بیانی کے مرتکب کو سزا دیتی ہیں۔ اگر تاویل پر مدار رکھا جائے تو کوئی کلام سچا نہیں ٹھہرسکتا اور نہ متکلم کا اصل منشاء کسی پر کھل سکتا ہے کیونکہ ہر کلام میں تاویل دخیل ہو سکتی ہے۔ کسی کلام کا اجمال وابہام بھی مخل فصاحت و بلاغت ہے، کیونکہ اس کا دارو مدار تاویل پر ہے۔ یعنی یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس کے معنی درحقیقت کچھ بھی نہیں، محض الفاظ کا قالب اور خالی خولی برہنہ ڈھانچا ہے جس کو تاویل کرنے والا معنی پہناتا ہے۔ پھر جب دوسرا ماوّل اس کو غلط کردیتا ہے، تو وہ ڈھانچا بدستور ننگے کا ننگا رہ جاتا ہے۔ ایک نے معنی پہنائے دوسرے نے وہ لباس اتار کر نیا لباس پہنا دیا۔ اور ھلمّ جرا۔ ملاحظہ کیجئے سیدھے سادے کلام کی کس قدر بے وقعتی اور تفضیح ہوئی۔

شد پریشاں خواب من از کثرت تعبیرھا

خیر سے ہمارے قادیانی مرزا صاحب کی ظلی اور بروزی نبوت کا کاغذی جہاز تو تاویل ہی کے طوفان خیز سمندر میں چل رہا ہے۔ آپ کو آسمانی باپ نے تاویل و تسویل کا وہ سلیقہ عطا کیا ہے کہ آج تک کسی کو عطا نہیں ہوا۔ تمام علماء متکلمین، تمام محدثین، تمام مفسرین کلام الٰہی کے وہ معنی نہیں سمجھے جو انیسویں اور بیسویں صدی میں آپ سمجھے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاویل کرنے والا تاویل نہیں کرتا، بلکہ متکلم کے کلام کی اصلاح کرتا ہے۔ اس کا اصلی مقصد یہ ہوتا ہے کہ متکلم نے غلطی کی ہے اس کو کلام کرنے کا سلیقہ نہ تھا، ورنہ وہ کلام میں یہ الفاظ لاتا جن کو میں اپنی تاویل میں ظاہر کر رہا ہوں۔ قرآن مجید یحرفون الکلم عن مواضعه سے ایسے ہی لوگوں کی تصدیق کرتا ہے۔

پھر تاویل کی بنیاد محض خودغرضی اور نفسانیت پر ہوتی ہے۔ مثلاً مرزا جی اور ان کے حواری آیت: و لکن رسول الله و خاتم النبیین کے النبیین میں الف لام عہد ذہنی بتاتے ہیں۔ یعنی آپ ان انبیاء کے خاتم ہیں جو آپ سے پہلے گزر چکے ہیں۔ کیا کہنا، ایسی تاویل تو خردجال کو بھی نہیں سوجھی اور نہ سوجھ سکتی ہے۔ آپ کو یہ بھی خبر نہیں کہ الف لام استغراق کس موقع پر آتا ہے اور الف لام عہد ذہنی کس موقع پر۔ آپ کو یہ بھی خبر نہیں کہ جمع پر ہمیشہ الف لام استغراق کا ہوتا ہے۔ آپ کو یہ بھی معلوم نہیں کہ اس صورت میں تو ہر نبی اپنے سے پہلے انبیاء کا، بلکہ ہر انسان اپنے سے پہلے انسانوں کا خاتم ہوگا، خصوصیت کیا رہی۔ اور خدائے تعالی کا جو کلام محل مدح میں تھا، وہ محل ذم میں ہو گیا۔ پھر مرزا جی جو اپنے کو خاتم الخلفاء بتاتے ہیں، تو آپ بھی گزشتہ خلفاء (انبیاء) کے خاتم ٹھہرے، نہ کہ آئندہ انبیاء کے۔ پس ممکن ہے کہ مرزا جی کے بعد کوئی خلیفہ (نہیں، مسیح موعود و مہدی مسعود وظلی و بروزی نبی و امام الزمان) اور بھی پیدا ہو، حالانکہ ایسا کہنے والے پر بھی مرزا جی ابھی ابھی مغلئی چھرا تیز کریں گے۔ لیجئے جناب آپ نے آیت قرآنی کی ایسی تاویل کی کہ اپنے منہ سے اپنی رسالت و نبوت کی تکذیب کر دی۔ یہ ہے تاویل کا نتیجہ۔

اجماع امت اور سیاق و سباق اور لغت اور فن بیان و معانی کے خلاف قرآن مجید کی تاویل کرنا بچوں کا کھیل نہیں۔ ہم بارہا لکھ چکے ہیں اور پھر لکھتے ہیں کہ قادیان بالکل جہلاء اور اغبیاء کا مسکن ہے، ان میں نہ کوئی حدیث و قرآن کا عالم ہے، نہ کوئی فلسفی اور متکلم ہے، نہ کوئی فن معانی و بیان اور فصاحت و بلاغت اور فن بدیع سے واقف ہے۔ بلکہ ہم بڑے دعوے سے کہتے ہیں کہ صرف و نحو سے بھی کما حقہ کوئی واقف نہیں۔ پس کس کی طاقت ہے کہ مجدد السنہ مشرقیہ سے (احمد حسن شوکت) آنکھ ملا سکے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کے فتوے

اب تو قادیانی مرزا جی فتوے بھی دینے لگے، مینڈ کی بھی چلی مداروں کو۔ بھلا اسلامی مفتیوں اور مشائخوں اور علماء نے جس شخص کی تکفیر کا فتوی دے دیا ہو، وہ کیونکر مفتی بن سکتا ہے۔ اخبار الحکم قادیان میں بعنوان استفتاء اوران کے جواب، سوال و جواب شائع ہوتے ہیں۔ کسی نے سوال کیا کہ مولود کی نسبت حضور کیا فرماتے ہیں۔ تو آپ کیا دو ٹپی جواب ہانکتے ہیں کہ:

محض آنحضرت ﷺ کا تذکرہ عمدہ چیز ہے اور قرآن میں بھی ہے: و اذکر فی الکتاب ابراھیم۔

سوال از آسمان جواب از ریسمان اسی کو کہتے ہیں۔، بھلا ایسا کون سا مسلمان ہے جو ذکر اللہ اور ذکر الرسول کو باعث سعادت نہ جانتا ہو۔ اس میں تو کسی کو بھی اختلاف نہیں، البتہ مجالس میلاد کے انعقاد کی ہیئت کذائی میں اختلاف ہے۔ مرزا جی اسی کو گول کر گئے اور بے چارہ سائل جواب سے محروم رہا۔

بات یہ ہے کہ جب مرزا جی خاتم الخلفاء ہیں، تو کسی نبی کا ذکر ولادت یا مطلق ذکر آپ کو کیوں گوارا ہونے لگا۔ یہ تو شرک فی الرسالۃ ہے۔ آنحضرت ﷺ کے ذکر میلاد کو جو آپ نے گول مول بیان کیا یعنی بطور من چاہے منڈیا ہلائے، اس سے روگردانی کی، تو اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ گور میں پاؤں لٹکائے بیٹھے ہیں، یا یوں کہو کہ قبر کا حریرا بن گئے ہیں۔ تو خیال ہوا کہ میں محفل میلاد سے انکار کروں گا تو میرے بعد کوئی میری میلاد کی محفل ہرگز نہ منعقد کرے گا، جس کا انعقاد مرزائیوں کا فرض ہے۔ کیا معنی آنحضرت ﷺ کا تو مولود ہو اور آپ کے ظل اور بروز کا مولود چار کے کاندھے چڑھنے کے بعد نہ ہو۔ اس سے یہ ثابت ہوگا کہ نہ آپ ظل ہیں نہ بروز ہیں۔ جب زندگی میں آپ نے اپنے چیلوں چاپڑوں کو الصلوۃ و السلام علیك یا رسول الله کہنے کا تاکیدی حکم دے دیا ہے، تو اس جرنیلی آرڈر کا نفاذ تا قیامت سمجھئے۔ اور جس طرح آنحضرت ﷺ کے مولود کی مجلسیں ہوتی ہیں، آپ کے مولود کی مجلسیں بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں نہ ہوں۔

دوم، ہماری رائے میں تو آپ نے اپنے حکیم نورالدین صاحب بھیروی اور مولوی محمد احسن صاحب امروہی کو، جو کسی زمانہ میں خصوصاً بزمانہ حیات نواب سید صدیق حسن خان صاحب مرحوم، گاڑھے اہل حدیث تھے اور اب تک مجلس میلاد کو برا سمجھتے ہیں، میلاد کی در پردہ برائی بیان کر کے خوش کیا ہے۔ ورنہ قادیانی مرزا جی کسی نبی کا مولود ٹھنڈی آنکھوں دیکھ سکیں، اور اس کا فتوی دے سکیں توبہ، توبہ!

غیرت از چشم برم روئے تو دیدن ندہم
گوش را نیز حدیثِ تو شنیدن ندہم

تعجب یہ ہے کہ مذکورہ بالا اور سود اور رہن وغیرہ کی حلت وحرمت کے فضول سوالات تو کئے جاتے ہیں، مگر یہ سوال نہیں کیا جاتا کہ تصویر کا بنانا اور اس کا گھر میں رکھنا اور نامحرم عورتوں کا دکھانا کیسا ہے، اور حج نہ کرنا اور دعوی کے ساتھ پیش گوئی کرنا یعنی اپنے کو غیب دان بتانا مذہب اسلام میں کیسا ہے۔ ہم حیران ہیں کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی نیا نبی ہے تو پرانی اسلامی شریعت پر کیوں چلتا ہے، اس کا کھلم کھلا انکار کر کے اپنی نئی شریعت کیوں جاری نہیں کرتا۔ یہ کیا کہ آدھا تیتر آدھا بٹیر۔

کوئی پوچھے کس کا خوف ہے۔ زمانہ آزاد، عہد سلطنت آزاد، خیالات آزاد۔ اسی سے تو مرزا جی کی کمزوری ظاہر ہوتی ہے کہ وہ بالکل اپنے کانشس conscience کے خلاف کاروائی کر رہے ہیں۔ لیپا لک کا تو صرف یہ کام رہ گیا ہے کہ قرآن وحدیث میں جو باتیں ان کے مطلب کے موافق ہیں، وہ تو صحیح اور باقی غلط ۔ہم تو جب جانتے کہ کوئی نیا قانون جاری کیا جاتا جو بطور کلیہ کے ہوتا۔ مذہب اسلام سے جدی کوئی ہدایت جاری ہوتی۔ ہدایت تو رہی بالائے طاق، ہاں طرح طرح کی ضلالتیں ضرور جاری ہوتی ہیں، یا نئے نئے بے معنی الہامات کہ لیپا لک ایسا ہے اور لیپا لک ویسا ہے۔ اور پیش گوئی بھی گول مٹول ہوتی ہے جس کے دومنہ منافقوں کے منہ کی طرح ہوتے ہیں، تاکہ آئندہ تاویل کرنے اور اپنے حمقاء کے پٹیانے کا موقع ہاتھ آئے کہ چت بھی مرزا جی کی اور پٹ بھی مرزا جی کی۔ پس قادیان آنکھوں کے اندھوں اور گانٹھ کے پوروں کے لوٹنے کا اچھا خاصہ قمار خانہ ہے اور بس۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسیٰ مسیح کے معجزات سے انکار بھی اور اقرار بھی

۱۷ مئی ۱۹۰۳ء کے الحکم میں لکھا ہے کہ کسی شخص نے سوال کیا تھا کہ کیا عیسیٰ مسیح کے بن باپ پیدا ہونے کی کوئی صریح آیت کلام مجید میں ہے۔

مرزا جی نے جواب میں آیت ان مثل عیسی عند الله کمثل آ د م پیش فرمائی یعنی عیسیٰ کی مثال خدا کے نزدیک ایسی ہے جیسی آدم کی مثال جو نہ صرف بے باپ کے بلکہ بے ماں کے بھی پیدا ہوئے مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ کی پیدائش پر تو تم کو تعجب ہے مگر آدم کی پیدائش پر تعجب نہیں جو اس سے بھی عجیب تر ہے۔

یہاں تک تو مرزا جی بہت خاصے رہے، مگر جو معجزات خود عیسیٰ مسیح نے دعوے کے ساتھ دکھائے کہ ابری ا لا کمه و الا برص و احی المو تی با ذ ن الله ، اس سے مرزا جی کو انکار ہے، حالانکہ یہ بھی قرآن مجید ہی کی آیت ہے۔ اس کے جواب میں مرزا جی کہتے ہیں کہ عیسیٰؑ سے درحقیقت کوئی معجزہ ہی نہیں ہوا اور آیت میں مراد احیاء قلوب یعنی ہدایت ہے۔ لیکن ہدایت تو انبیاء اور اولیاء اللہ اور اہل اللہ اور علماء بھی کرتے ہیں حضرت عیسیٰؑ کی کیا تخصیص ہوئی اور وہ کیونکر دوسرے انبیاء کرام سے اس خاص معجزے میں ممتاز ہوئے یہ وہی بات ہے کہ نؤ من ببعض و نکفر ببعض۔

بات یہ ہے کہ قادیانی مرزا جی کا ایمان خدائی معجزات پر ہے، انبیاء و رسل کے معجزات پر نہیں۔ یہاں وہ لاز آف نیچر Laws of nature کے قائل ہیں کہ کوئی بات اس کے خلاف نہیں ہوسکتی تو پھر مرزا جی نبی بن کر اپنی پیشین گوئیوں کو معجزہ کیوں قرار دیتے ہیں اور اپنی کتابوں کا نام اعجاز المسیح اور اعجاز احمدی کیوں رکھتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک تو انبیاء خلاف نیچر کوئی معجزہ دکھا ہی نہیں سکتے۔ یہ پرائی بدشگونی کیلئے اپنی ناک پر استرا چلانا نہیں تو کیا ہے۔

پھر قادیانی مرزا جی کا یہ جواب صرف مسلمانوں کے لئے ہے نہ کہ مخالفان اسلام دہریوں وغیرہ کے لئے کیونکہ جب وہ عیسیٰ مسیح کے بن باپ پیدا ہونے کے قائل نہیں، تو آدمؑ کے بن باپ اور ماں کے پیدا ہونے کے کب قائل ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرانے فلاسفر تو یہ کہتے ہیں کہ تمام نوعیں قدیم ہیں، پس انسان بھی قدیم ہے۔اسی بنا پر یورپ کے بعض جدید فیلسوف کہتے ہیں کہ انسان اصل میں بندر اور لنگور تھے، اور دیکھ لو دونوں کا چہرہ بشرہ مشابہ ہے۔ جب انکی نسل بڑھی تو جنگلوں کے غاروں اور پہاڑوں کی کھوہوں سے نکل کر جھونپڑے بنانے لگے، اور محنت وریاضت اور مسّ وغیرہ سے بال گر گئے، دم جھڑ گئی، اچھے خاصے مہذب اور متمدن انسان ہو گئے

قادیانی مرزاجی کو اگر کوئی آریہ لپٹ جائے تو بغلیاں جھانکنے لگیں گے، حالانکہ وہ آریا کی تردید کے مدعی ہیں اور اوائل میں اس کی بعثت اسی لئے تھی۔

پھر اگر کوئی دہریہ یا آریا یہ کہنے لگے کہ مرزاجی آیت موصوفہ کا جزء کھا گئے ۔وہ کیا خلقته من تراب ، یہ ٹکڑا یا تو آدم کی صفت واقع ہوگا یا حال۔ مطلب یہ ہوا کہ عیسیٰؑ کی مثال آدمؑ کی سی ہے جس کو خدا نے مٹی سے پیدا کیا۔ پھر مٹی سے تو تمام اجسام پیدا ہوئے ہیں جو عناصر اربعہ کا ایک رکن ہے۔ اگر عیسیٰؑ بھی اسی سے پیدا ہوئے تو کیا اعجاز ہوا۔ اور اگر کہو کہ عیسیٰؑ کی نسبت قرآن مجید میں یہ آیت وارد ہے کہ نفخنا فیه من روحنا اور روح مجردات سے ہے نہ کہ مادیات سے، تو خدا تعالی نے عیسیٰؑ کی جو مثال آدمؑ سے دی ہے کہ اس کو مٹی سے پیدا کیا، وہ غلط ہو گئی۔

مرزاجی اور ان کے عقل کل اور تمام مرزائی اس اعتراض کا جواب دے دیں ،تو ہم اپنا دعوی تجدید چھوڑ دیں۔ جب مرزاجی کا یہ دعوی ہے کہ میں امام الزمان ہوں، تو تمام مذاہب کے اعتراضوں کا جواب کیوں نہیں دیتے۔ اڈیٹر صاحب الحکم اور البدر کو دو ہفتے کی مہلت دی جاتی ہے۔ اس کے بعد ہم خود جواب دیں گے کیونکہ سخن فہمی عالم بالا معلوم ہے۔

نبی ہے یا قہر الٰہی

اس میں کوئی شک نہیں کہ خدا تعالی کے بھیجے ہوئے رسولوں اور نبیوں کا مرتبہ بہت بڑا ہے۔ یوں کہیے کہ خدا تعالی کے بعد ان کا درجہ ہے۔ لیکن انبیاء کرام ہی کے واسطے دشواریاں اور طرح طرح کے ابتلاءات بھی تھے جو دنیوی تکالیف اور مصائب کی صورت میں نازل ہوئے اور وہ بتوفیق الٰہی ان سب کو جھیلتے اور تمام آزمائشوں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پورے اترتے رہے۔ انہوں نے کتّی اور مردار دنیا کو رضائے الٰہی کے عصاء سے ہمیشہ دھتکارا اور اس کو کبھی منہ نہ لگایا۔ دیکھو سچے نبیوں کی یہ صفت ہے۔

انبیاء کرام نے جو تکلیفیں صبر و رضا کے ساتھ برداشت کیں ان کا تحمل عام انسانی طاقت سے باہر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے حالات اور سوانح دیکھ کر ایمان تازہ ہوتا ہے اور دلوں میں ان کی وقعت و عظمت گڑ جاتی ہے۔

اب فرمایئے قادیانی مرزا جی پر کون سا ابتلاء ہوا۔ کیا تکلیف اٹھائی، کون سا مجاہدہ کیا، کیا کیا ریاضتیں کیں۔ آسمان سے ان پر کون سی نئی ہدایت، کون سا نیا قانون اترا، بجز اسکے کہ میں اپنے باپ (خدا) کا لیپا لک ہوں اور وہ میری جانب محبت سے یوں دوڑتا ہے جیسے کوئی مرغی پر پھیلا کر بچوں کی جانب دوڑتی اور ان کو اپنے گرم، گرم پروں میں لیتی ہے کہ کہیں کوئی بلی نہ اٹھا لے جائے۔

قادیانی مرزا جی نے تمام عمر مختار کاری کے زمانے سے لے کر اب تک پھولی پھولی ماما پختیاں کھائیں ...مزے میں ہیں۔ اللے تللے ہیں۔ روغن بادام کے دم کئے ہوئے پلاؤ اور بریانیاں ہیں۔ سقنقوری اور جند بیدستری معجونیں ہیں۔ ساٹھے پاٹھے بنے ہوئے ہیں، اور ساتھ ہی تمام حواری سنڈ پا رہے ہیں۔ پل رہے ہیں۔ چکنے چپڑے مجرب بن گئے ہیں کہ مکھی بھی بدن پر بیٹھنے سے پھسلتی ہے۔

انبیاء کرام علیہم السلام نے جسمانی اور روحانی مصائب سہے، مظالم پر صبر کیا، اور خدا تعالیٰ کی جناب میں دعا فرمائی کی ظالموں کو چشم بینا عطا کر اور ہدایت دے۔ خود آنحضرت ﷺ کو ارشاد ہے

لعلّك با خع نّفسك علی آثار هم یعنی اے محمد (تجھے قوم کے ساتھ جو کچھ ہمدردی اور بھڑاس ہے) شاید تو اپنے نفس کو ان کے پیچھے ہلاک کر دے گا۔

سبحان اللہ! ان انیسویں صدی کے فرمائشی نبی مرزا جی کے خوارق دیکھئے کہ کسی نے ایک کہی، تو آپ نے سو سنائی۔ اگر کسی نے ایک چٹکی لی، تو آپ نے کلھاڑا رسید کیا۔ پھر عوام کو نہیں بلکہ علماء کرام اور مشائخ عظام کو، جنہوں نے محض خلوص سے مرزا قادیانی کو راہ راست پر لانا اور الحاد و زندقہ روکنا چاہا۔ پھر اسی پر بس نہیں بلکہ بعض انبیاء کرام کی ارواح مقدسہ کو اس کی تیغ زبان اور سنان قلم سے پناہ نہ ملی۔ جھوٹے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکار مصنوعی لوگ ایسی ہی حرکتوں سے پہچانے جاتے ہیں پس مرزا سے اس کا صادر ہونا ضروری اور عین حکمت ومشیت الٰہی ہے

انبیاء کرام کا نزول ایک رحمت ایز دی ہے، مگر قادیانی مرزا جی کا خروج ملک کے لئے مصیبت اور زحمت ہے۔ ان (مرزا قادیانی) کی نبوت کی پہلی تبلیغ تو یہ ہوئی کہ فلاں اتنے دنوں میں ہلاک ہوگا، اور فلاں اتنی مدت میں، حالانکہ ایک بھی ہلاک نہ ہوا۔ الغرض نئے نبی صاحب اپنے ساتھ ہلاکت ہی کی لینڈوری لائے۔ آسمانی باپ نے اپنے ننھے منے لیپالک کو ہلاکت کا سبق پڑھا کر بھیجا نہ کہ نجات کا۔ پھر آپ دعوی سے کہتے ہیں کہ میں طاعونی نبی ہوں اور طاعون میرے ساتھ ساتھ آیا ہے۔ الغرض خدا تعالی نے اب تک دنیا میں ایسے غضب ناک نبی کی نظیر نہیں بھیجی۔..

پھر مرزائیوں کے سوا دنیا میں کوئی شخص مرے، مرزا جی یہی کہیں گے کہ میری بد دعا سے مرا کیونکہ اس نے مجھے نبی اور امام الزمان تسلیم نہ کیا تھا۔ لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ سینکڑوں مرزائی کیوں مرے (اور وہ بھی طاعون سے جو مرزا جی کا اڈی کانگ ہے) ان کو کس کی بد دعا کھا گئی، کیا علماء کرام اور مشائخ عظام کی۔، اب دیکھو ہمارے علماء و مشائخ زبردست ہیں یا مصنوعی بروزی نبی کہ اس کی بد دعا سے تو باوصف پیشین گوئی کے ایک بھی نہ مرا اور ہمارے علماء ومشائخ کا اقبال اور جبروت دیکھئے کہ انہوں نے بد دعا بھی نہیں کی مگر خود طاعون جو مرزا جی کا سرہنگ ہے خود مرزا جی کے بچوں کو کھا گیا، جیسے سکندر کے اقبال سے دارا کے دو پیادوں نے دارا کا کام تمام کر دیا۔

الہام کی تعریف

الحکم مطبوعہ ۱۷ مئی ۱۹۰۳ء میں الہام کی کوئی سات تعریفیں لکھی ہیں مگر معلوم نہیں ان میں ذاتی یعنی بالکنہ یا بکنہ یا بالوجہ اور بوجہہ کون سی ہے، اور عرضی کون سی۔ یہ وہ جانے جس نے منطق پڑھی ہو، قادیان میں کوئی ایسا غوجی اور قال اقول بھی پڑھا ہوا نہیں تاکہ ذرہ سے غور سے معلوم ہو کہ ایک شئے کی متعدد ماہتیں نہیں ہوتیں، اور اگر یہ سب عرضیات ہیں تو مبہم ہیں، قطعی اور ممیّز نہیں۔ منجملہ سات تعریفوں کے ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعریف یہ بھی لکھی ہے:

سچا الہام خدا تعالی کی طاقتوں کا اثر اپنے اندر رکھتا ہے اور ضرور ہے کہ اس میں پیشین گوئیاں ہوں اور وہ پوری بھی ہوں۔

معلوم نہیں یہ قرآن مجید میں یا حدیث میں کہاں لکھا ہے کہ جس پر الہام ہو وہ پیشین گو (غیب دان) بھی ہو جائے، یعنی بروزی طور پر خدائی صفت اس میں حلول کر جائے۔ الہام تو سب پر ہوتا ہے، فاسق یا پرہیزگار فاجر ہو، یا بدکار۔ جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہے: الهمها فجورها وتقواها

پھر ملاحظہ ہو کہ انسان تو انسان مکھی پر بھی وحی نازل ہوتی ہے۔ جیسا کہ کلام مجید میں ہے:

واوحی ربك الى النحل (یعنی اے محمد تیرے خدا نے مکھی پر وحی نازل کی)

قرآن وحدیث میں تو ہے نہیں، شاید بروزی لیپا لک (مرزا قادیانی) کی لال کتاب میں لکھا ہو کہ مکھی بھی پیشین گو اور غیب دان ہے۔

سچے الہام کی یہ تعریف بھی لکھی ہے کہ: اس میں ایک شوکت اور بلندی ہوتی ہے۔ اور دل پر اس سے مضبوط ٹھوکر لگتی ہے۔ اور قوت اور غضب ناک آواز کے ساتھ دل پر نازل ہوتا ہے۔

اور جھوٹے الہام کی یہ تعریف بیان کی ہے کہ: اس میں چوروں اور مخنثوں اور عورتوں کی سی دھیمی آواز ہوتی ہے کیونکہ شیطان چور اور مخنث اور عورت ہے

غالباً قادیانی مرزا جی کو اس کا تجربہ ہو گیا ہے اور تجربہ بغیر جلیس وانیس ہونے کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ کند ہم جنس با ہم جنس پرواز۔ مرزا جی نے دونوں باتیں اپنے تجربہ سے بیان کی ہیں جن کا یہ مطلب ہوا کہ ان پر جھوٹا الہام بھی ہوتا ہے اور سچا بھی۔ یہ عجیب بروزی نبی ہے جو اضداد کا مجموعہ ہے۔ اب یہ کام حواری کا ہے کہ.. مرزا جی سے پوچھیں کہ آپ پر جھوٹا الہام کس وقت ہوتا ہے اور سچا کس وقت، اور شیطان کے جلیس کس وقت ہوتے ہیں اور آسمانی باپ کے انیس کس وقت۔

مرزا جی یہ دونوں باتیں الہام ہی سے بتائینگے۔ پس دو جانب سے الہام کے ڈونگرے چھما چھم برسیں گے۔ ایک باپ کی جانب سے، دوسرا شیطان کی جانب سے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیشین گوئیاں پیشانی کا دھبا بن گئیں

ہم معمولی پیشین گوئیوں کی بارہا حقیقت کھول چکے ہیں مگر قادیانی مرزا جی ان میں بھی ہیٹے ہی نکلے اور کیوں نہ نکلتے عادۃ اللہ اسی طرح جاری ہے کہ مفتری علی اللہ کی تحریر اور تقریر خود مفتری کے لئے سواد الوجہ فی الدارین بن جاتی ہے۔

سینکڑوں نجومی لال پوتھیاں لئے، سینکڑوں رمال قلم دان اور قرعہ یا کعبتین بغل میں دبائے، کوڑی پیسہ روٹی ٹکڑا مانگتے پھرتے ہیں، کوئی ان سے تعرض نہیں کرتا۔ آپ نے باوصف ادھورے رمال اور ادھ کچرے نجومی ہونے کے چونکہ نبوت کا دعوی کیا ہے، لہذا مسلمانوں پر آپ کی مزاج پرسی فرض ہوگئی ہے۔ پھر نجومیوں اور رمالوں کی اٹکل کا تیر تو کبھی کبھی نشانے پر لگ بھی جاتا ہے، مگر آپکی ساری پیشینگوئیاں اناڑی کے تیر کی طرح ہوا میں اڑ گئیں۔ پھر بھی وہی دم خم ہے کہ سب پوری ہوئیں۔ کیا بیچاری حیا کو قادیان سے بالکل ہی دیس نکالا دے دیا ہے۔

پہلی پیشین گوئی یہ تھی کہ مغلانی کے حمل کے اصطبل سے کنوتیاں بدلتا ہوا ایک عراقی نر نکلے گا۔ مگر افسوس: چو دم برداشتم مادہ برآمد

دوسری دفعہ آپ نے جند بیدستر اور سقنقور اور ریگ ماہی کے حلوے کھا کر اور کچکچا کرے۔ اگست ۱۸۸۷ء کو اعلان دیا کہ ان کے ضرور بالضرور..لڑکا ہوگا، اور یہی بشیر موعود ہے۔ یوں کرے گا، اور ووں کرے گا۔ ایسا ہوگا اور ویسا ہوگا۔ اور جیسا تیسا ہوگا تمام شاہان روئے زمین اس سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اور خود لیپا لک کا آسمانی باپ فخر کرے گا کہ کیسا کلونٹا پوتا پیدا ہوا۔ گویا دادا ہی بروزی طور پر پوتے کے قالب میں ڈھل کر آئے گا۔

مگر یہ نرم چارہ تھوڑے ہی دنوں میں اجل کا لقمہ بن گیا۔ مرزا جی پھر بھی بھیگی بلی نہ بنے، اور باوصف آسمانی تھپڑ کھانے کے پیش گوئیاں کرنے سے نہ چوکے۔ سقنقوری اور جند بیدستری معجون کا ابھان جو اٹھتا ہے تو جھٹ سے مشتہر کر دیا کہ خود آسمانی باپ نے آسمان میں میرے نکاح کا لگّا فلان مسماۃ (محمدی بنت احمد بیگ) سے لگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا۔ اور یہ نکاح بہت سی برکتوں کا اسٹور ہوگا۔ دیکھو مرزا جی کا خط مورخہ ۱۷ جولائی ۱۸۹۰ء۔ صفحہ ۱۰، رسالہ مسیلمہ قادیانی کا مکر شیطانی یا نکاح آسمانی کا راز نہانی مطبوعہ چشمہ نور پریس امرتسر۔

اور پیش گوئی کی کہ اگر کوئی اور شخص اس سے نکاح کرے گا تو ڈھائی برس کے اندر مر جائے گا۔ یہ میعاد اگست ۱۸۹۴ء میں ختم ہوگئی اور خالق اناث و ذکور و ازواج نے اس مسماۃ کو ایک نوجوان شخص (مرزا سلطان محمد) کے حوالے کیا۔ اب میرا شیر مرزا جی کی چھاتی پر مونگ دل رہا ہے، اور ان کے ارمانوں کا دلیا کر رہا ہے۔ کوئی نصف درجن بچے تو نکال چکا ہے۔ خدا نے چاہا تو چند روز میں درجن بھر بچے ہو جائیں گے۔ ہاں مرزا جی چونکہ آواگون کے قائل ہیں اور اپنی بروزی یا استدراجی نبوت پر ان کا ایمان ہے، تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ (محمدی بیگم) جورو تو درحقیقت میری ہے مگر میں نے نیوگ کے موافق بچے نکلوانے کو اپنے رقیب کے سپرد کر رکھی ہے کیونکہ میری کمر میں اب بوتا نہیں رہا اور رجولیت ریشہ خطمی بن گئی ہے۔ اور میں نے یہ قانون اپنے بعض مریدوں کی بیگمات کے لئے بھی بوجہ موجود ہونے رگ شیطانی کے نیوگ کے لئے جاری کر دیا ہے۔ اور اس کی سند بعض اخبارات اور ضمیمہ شحنہ ہند سے مل سکتی ہے۔

اگر بعض مرزائی کہیں کہ مرزا جی تو نیوگ کے مخالف اور آریوں پر معترض ہیں، تو جواب یہ ہے کہ مرزا جی جس امر کو اوروں کیلئے برا سمجھتے ہیں اس کو اپنے لئے باعث فخر و شیخی قرار دیتے ہیں۔ مثلاً مسیح علیہ السلام کی جانب فحش کو منسوب کیا، اور خود کو ان کا مثیل بلکہ عین بنایا۔ اخباروں اور اشتہاروں میں تقوی اور طہارت اور صداقت کی ڈینگ ماری، مگر خود جھوٹ کے پتلے اور مکر کے فوٹو بن گئے۔ یہی حال نیوگ کا ہے۔ اور اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ بیوہ ءالنقوا کی آل ہونے کے باعث خود نیوگ کی نسل سے ہیں۔ گویا نیوگ ان کے نیچر میں یوں مل گیا ہے جیسے زعفرانی حلوے میں ریگ ماہی کا ست۔ کیونکہ ان کے جدامجد.. چنگیز خان نے جس کا خمیر بدھ کے مذہب سے تھا، اسی نیوگ کی بدولت جنم لیا تھا۔ اور مرزا جی کو اول اول اسی بنا پر عیسی مسیح کے مثیل بننے کا خبط سوجھا تھا کہ ان کی دادی بی بی آلنقوا بیوہ نے کسی شخص سے بچے جنے تھے۔ شاید انہیں حالات پر قیاس کر کے مصنف کتاب عصائے موسی نے مرزا جی کو ولید بن مغیرہ کا مثیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھ کر آیت لا تطع کل حلاف مھین کو ان پر چسپاں کیا ہے۔

پچھلے دنوں اعجاز احمدی میں پیش گوئی کی کہ مجھے پانچویں لڑکے کا وعدہ دیا گیا ہے حالانکہ بجائے نر کے مادہ (دختر) پیدا ہوئی ۔ دوم اولاد نرینہ کی تعداد میں جو اضافہ ہونے کی پیش گوئی کی تھی بجائے اس کے کہ اضافہ ہوتا ایک جوان کماؤ بیٹا..مر گیا جس کے سہارے پر مرزا جی آسمانی منکوحہ کے تعشق میں اس کو اپنے حق میں بڑی بھاری فتح بنائیں گے کہ فرزندار جمند نے مرزا جی کا حکم نہ مانا اور اپنی زوجہ کو طلاق نہ دی لہذا سزا پائی۔ وہ کہیں گے کہ چندروز میں میرے رقیب کی بھی باری ہے۔ ابھی تو ذرا ٹپکا ٹپکی شروع ہوئی ہے ذرا تیل دیکھئے تیل کی دھار دیکھئے، رقیب مرے اور ضرور مرے اور پھر آسمانی منکوحہ میرے ہتھے چڑھے اور ضرور چڑھے۔ اور جب خود مورث اعلی آسمانی باپ نے نکاح پڑھ دیا تو کیوں میرے قبضہ میں نہ آئی ۔

مرزا جی کے دعاوی

کرزن گزٹ کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ ہم مرزا قادیانی کو اس وقت سچا جانیں کہ وہ کابل، ایران، روم (ترکی)، عربستان، بخارا میں خود جا کر یا کسی حواری کو بھیج کر تبلیغ رسالت کریں، تو ہم بھی نقد چہرہ شاہی کا دس ہزار روپئہ نذر کریں گے، اس شرط پر کہ وہ مرقومۃ الصدر شہروں میں پہنچ کر ہم کو ایک خط بھیجیں کہ لو صاحب! ہم وہاں پہنچ گئے اور اشاعت دین احمدیہ کر رہے ہیں ۔ ہم اسی وقت خالص اور کھرے کھرے دس ہزار نیمے پانچ ہزار گن کر حوالہ کر دیں گے ۔ اگر ضمانت مانگتے ہو تو ہم مولوی سراج دین احمد بیرسٹر ایٹ لاء مالک چودھویں صدی کو پیش کرتے ہیں ۔ مگر ساتھ ہی اپنی وحی بھی شائع کر دیں گے جو ہم کو اس وقت ہوگی کہ مرزا صاحب پھر مع الخیر کبھی قادیان کی ہوا نہ کھائیں گے۔ وہیں کے لوگ آپ کی زیارت اس جگہ بنالیں گے ۔

ناظرین پر بخوبی روشن ہے کہ ہر وقت مرزا جی اور مرزائی جماعت اس دھن میں لگے رہتے ہیں کہ کوئی موٹا مرغا پھنسے، کوئی فربہ شکار ہاتھ لگے ۔ دھڑا دھڑ چندے ہوں مینار بنے، اثاث البیت زیورات سجاوٹ کے سامان عیش و عشرت کے اسباب مہیا ہوں ...

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ نے تو نہ دنیادی سامان بنائے، نہ چندے بٹورے، نہ زیورات خریدے۔ وہ تو ایک مسافر کی طرح بغیر دل بستگی کے جیسے تشریف لائے ویسے ہی تشریف لے گئے۔ میں حیران ہوں کہ کیسی ظلّیت اور کیسی بروزیت اور کیسا آئینہ کا عکس، مشبّہ اور مشبّہ بہہ میں کچھ تو مماثلت ہونی چاہیے۔....

اور اس پر یہ غرور اور خشونت اور بدزبانی جیسا کہ اس جماعت کا طریقہ ہے اس کی نظیر دنیا میں نہیں۔ گویا حلم، موعظہ حسنہ، خلق محمدی کی یہ جماعت بالکل ضد ہے۔

مرزا جی کی جماعت میں آگے سے جو موٹے موٹے شکار موجود ہیں، کسی کو حکیم الامت کا خطاب، کسی کو خلیفہ اول کا، کسی کو خلیفہ ثانی کی عزت، کسی کو خلیفہ ثالث کا فخر، کسی کو خلیفہ چہارم کا عرف بخشا گیا ہے۔ یہ تو معمولی بات ہے کہ جب مرزا جی نے خود خلعت نبوت پہن کر محمد کا روپ دہار لیا ہے تو مریدوں کو خلفاء کا خطاب ملنا ضروری ہے۔ یہ مرزا جی کی فیاضی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

> خدا کا وعدہ ہے کہ نحن نزّلنا الذکر و انّا له لحافظون یعنی قرآن کریم کی گم شدہ عزت وعظمت کو پھر بحال کرنے کے لئے غلام احمد کی صورت میں یقیناً محمد رسول اللہ ﷺ آیا۔ اور خدا نے آسمان سے قرآن کریم کی حفاظت اور اس کی عظمت وجلال کے اظہار کا ایک ذریعہ پیدا کیا۔ اور ارادہ کیا کہ قرآن کریم کا نزول دوبارہ ہو۔ اور پھر دنیا کو اس کی عظمت پر اطلاع دی جاوے۔ اس غرض سے اس نے پھر محمد ﷺ کو بروزی رنگ میں غلام احمد قادیانی کی صورت میں نازل کیا۔ (الحکم ۱۰۔ مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۹ کالم اول)

اور پھر ایسے سامان کی موجودگی میں یہ بھی لازم ہوا کہ بقول مرزا صاحب:

> مماثلت سلسلہ موسوی کی غرض سے خدا نے تیرہ سو برس تک تو نبوت اور وحی پر مہر لگائے رکھی اور بہ پاس ادب آنحضرت ﷺ کسی نئے نبی ورسول کی ضرورت نہ سمجھی۔ مگر اب تیرہ سو سال بعد وہ مہر توڑ دی اور اس عاجز کو یا نبیّ الله صریح طور پر پکار کر ممتاز فرمایا اور سلسلہ موسوی کی طرح جیسا کہ حضرت موسیٰ کے حواری نبی کہلائے، اسی طرح حضرت محمد ﷺ کا (مرزا جی) بھی نبی کہلایا۔ (الحکم قادیان ۲۳۔ اپریل ۱۹۰۳ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر طرہ یہ کہ مرزا جی کو آنحضرت ﷺ کی قبر میں مسیح موعود کے دفن ہونے کا بھید بہت عجیب طور سے منکشف ہوا۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مسیح موعود کی قبر میری قبر میں ہوگی۔ اس پر میں نے سوچا کہ یہ کیا سرّ ہے؟ تو معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد ہر قسم کی دوری اور دوئی کو دور کرتا ہے، اور اس سے اپنے مسیح موعود کے وجود میں ایک اتحاد کا ہونا ثابت کرتا ہے اور ظاہر کر دیا ہے کہ کوئی شخص باہر سے آنے والا نہیں ہے بلکہ مسیح موعود کا آنا گویا آنحضرت ﷺ کا آنا ہے جو بروزی رنگ رکھتا ہے۔

اگر کوئی اور شخص آتا تو اس سے دوئی لازم آتی، اور عزت نبوی کے تقاضے کے خلاف ہوتا۔ خدا نے جو قرآن میں اس قدر تعریف رسول اللہ ﷺ کی، کی ہے اور آپ کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا ہے، اگر کسی اور کو آپ کے بعد تخت نبوت پر بٹھا دیتا، تو آپ کی کس قدر کسر شان ہوتی، جس سے یہ ثابت ہوتا کہ آنحضرت ﷺ کی قوت قدسی بہت ہی کمزور ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو وہ بھی میری ہی اطاعت کرتے، تو اس سے یہ مطلب ہے کہ کتنی بڑی بات ہے کہ اگر سوائے میرے مسیح موعود عیسیٰ جو بنی اسرائیل کا آخری نبی ہے آوے اور آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کی مہر توڑے تو آپ کو غیرت نہ آوے گی؟ اور کیا خدا تعالیٰ آنحضرت ﷺ کی اس قدر ہتک کرنا چاہتا ہے؟ افسوس ہے کہ لوگ باوجود مسلمان ہونے اور آنحضرت کو خاتم الانبیاء ماننے کے نبوت کی مہر توڑتے ہیں۔ (الحکم۔ ۱۰ مئی ۱۹۰۳ء ص ۲)

مرزا صاحب کا صاف مطلب یہ ہے کہ اگر حضرت عیسیٰؑ یا حضرت موسیٰؑ اولو العزم پیغمبر پھر تشریف لاویں تو اس سے ہتک اور کسر شان اور قوت قدسی کی کمزوری آنحضرت کی ثابت ہوتی ہے اور خود بدولت مرزا جی، نبی بن کر اس مہر کو توڑیں تو اس میں نہ نبی کو غیرت آوے، اور نہ خدا ہی برا مانے۔ کیونکہ محمد ﷺ نے مرزا جی کا روپ دھارا ہے۔ میرا اور مسلمان کا کانشنس یہ کہتا ہے کہ خدا نے محمد رسول اللہ ﷺ کو ختم الانبیاء فرمایا اور نبوت پر مہر لگا دی۔ اب نہ تو حضرت عیسیٰؑ کی مجال ہے کہ خدا کی لگائی ہوئی مہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توڑ سکے اور نہ حضرت موسیٰ کی ۔ مرزا جی بیچارے کس باغ کی مولی ہیں ۔ کسی کو کیا پڑی ہے کہ مرزا جی کی ابلہ فریبیوں میں آوے اور ہاتھ کو سر کے گرد گھما کر ناک پکڑے ۔ مرزا جی عقل کے اندھوں ہی کو جل دے کر اپنا الّو سیدھا کریں ، ہم ایسے خدا کو جس کا قول اور فعل مخالف ہو، ایک ناقص بے کار کم عقل خدا کہیں گے کہ کہے کچھ اور کرے کچھ ۔ تیرہ سو سال تک تو نبوت کی مہر مضبوط لگائے رکھی اور تیرہ سو سال کے بعد کمال بے وقوفی سے ایک ادنی ترین انسان کے واسطے اپنے قول کا خیال نہ کر کے اس مہر کو توڑ دیا

بات بات پر جو مرزا جی دس دس ہزار، پانچ پانچ ہزار روپیہ کی شرطیں لگاتے ہیں ،شائد ان کا خدا نفع نقصان میں شریک ہے ۔ ہمارا خدا تو نہایت صادق الوعد، دانا بینا،قول کا سچا ،غیور ہے جو بات کہتا ہے اس کو کبھی نہیں بدلتا ۔اس کا قول اور فعل موافق ہے ۔جیسے اس نے نبوت اور وحی پر مہر لگائی ہے قیامت تک اس کو کوئی نہ توڑے گا ۔ مرزا جی جیسے کروڑوں کو ہلاک اور پیدا کرے گا، کانے گنجے لنگڑے تو کس شمار میں ہیں ۔

نبی بننے کا ارمان

انسانوں کے دلوں میں مادے اور فطرت کے موافق مختلف ارمان ہوتے ہیں ۔مفلس یہ چاہتا ہے کہ میں مالدار ہو جاؤں ۔ مالدار یہ چاہتا ہے کہ میں بڑا رئیس ابن رئیس ہو جاؤں ۔رئیس یہ چاہتا ہے کہ میں بادشاہ ہو جاؤں ۔اور بادشاہ یہ چاہتا ہے کہ میں شہنشاہ ہو جاؤں ۔ الغرض جو دنیا دار ہاتھی پر چڑھا ہے، وہ بانس پر چڑھنا چاہتا ہے ۔اگر چہ آخر میں سب کو چار کے کاندھے پر چڑھنا ہوتا ہے ۔

علی ہذا، ایک طالب علم یہ چاہتا ہے کہ میں عالم و فاضل ہو جاؤں ۔ایک عابد و زاہد صوفی صافی یا طالب حق یہ چاہتا ہے کہ میں ولی اللہ ہو جاؤں ۔لیکن یہ کوئی نہیں چاہتا کہ میں نبی ہو جاؤں، کیونکہ یہ امر اس کی فطرت اور قابلیت اور حیثیت وظرف اور امکان سے باہر ہے، بلکہ طلب محال ہے ۔

امت محمدیہ میں کیسے کیسے اولیاء اللہ اور مقربان الٰہی گذرے ،جن کے نام بڑی وقعت وعظمت کے ساتھ زبانوں پر جاری ہیں، اور جن کے سنجیدہ حالات اور ستودہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفات سے تواریخ کے دفاتر معمور ہیں۔ بھلا ان میں سے کسی نے بھی نبی بننے کی خواہش کی، چہ جائے کہ دعوی نبوت کیا ہو۔ سو ڈا ان میں بھی بہت سے مکاروں نے مہدویت کا دعوی کیا، مگر بروزی یا ظلی محمد بننے کا دعوی کسی نے نہیں کیا۔ مرزا قادیانی کی جسارت دیکھئے کہ نبی کیا معنی خود خاتم الانبیاء محمد بن گیا۔ پھر اس میں یہ شرارت اور فریب کہ میں محمد کا غیر نہیں تا کہ مہر نبوت ٹوٹ جائے، بلکہ میں تو ہو بہو محمد ہوں۔ گویا خاتم النبیین احمد مجتبی محمد مصطفیٰ کی روح پاک نے حلال خوروں کے لال گرو کے بھائی کے ناپاک جسد میں حلول کیا ہے۔ آپ کے بھائی لال گرو کے خوارق کا نمونہ سب دیکھ چکے ہیں۔ پس آپ اس سے گھٹ کر کیوں رہنے لگے۔ دونوں ایک ہی جھاڑو کی تیلیاں، ایک ہی سنڈاس کے کیڑے، ایک ہی کوڑی کے درخت، ایک ہی درخت کے کھاد، ایک ہی جیسے کماؤ پوت ہیں۔ پس جو نسبت آپ کو اپنے بھائی سے ہے، وہی نسبت آپ کے چیلوں کو بھائی کے چیلوں سے ہونی چاہیے۔

تعلیم و تربیت کے موجودہ زمانے میں ریفارمیشن کا دور دورہ ہے، اور ہر قوم اور ہر فن کا ایک ایک ریفارمر موجود ہے۔ لیکن کیا ان میں سے کس نے نبی بننے کا دعوی کیا ہے۔ مرزا جی نے تو اپنے کو پرافٹ (غیب دان) بنالیا ہے۔ پس وہ نبی نہیں بلکہ چھلے چھلائے فرمائشی خدا ہیں، اور یہ کچھ چھپی بات نہیں وہ کھلم کھلا کہتے ہیں کہ دیکھو میری فلاں پیش گوئی پوری ہوئی اور فلاں پوری ہوئی۔ کیا اس کے یہی معنی نہیں کہ میں غیب دان بلکہ خدا ہوں، حالانکہ انبیاء کرام میں سے کسی نے نہ تو غیب دانی کا دعوی کیا، نہ غیب دانی کو اپنی نبوت کا معیار ٹھہرایا۔ اور کیونکر ٹھہراتے خود انبیاء کا اس پر ایمان ہے کہ غیب دان صرف خدا ہے جس کی صفت علام الغیوب ہے۔

قادیانی مرزا جی اپنے کو مسلمان اور قرآن پر ایمان بتاتے ہیں، حالانکہ قرآن کا سراسر خلاف کر رہے ہیں۔ قرآن میں ہے:

انّ اللّٰہ یعلم ما فی الا رحام۔ یعنی خدا جانتا ہے کہ رحم مادر میں کیا ہے۔،

اور: وما تدری نفس بأیّ ارض تموت۔ اور خدا ہی جانتا ہے کہ انسان کو ن سی زمین میں مرے گا۔

مگر مرزا جی نے علی رؤس الاشہاد متواتر غیب دانی (پیشین گوئی) کی کہ میری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زوجہ کے آئندہ گابھ سے مجھ جیسا، بلکہ مجھ سے بڑھ کر، فرزندار جمند پیدا ہوگا۔لیکن قدرت کی جانب سے گھونسا جولگتا ہے تو نر کی جگہ کھٹ سے مادہ نکل پڑی۔

مرزا جی نے غیب دانی کی کہ طاعون میرا ایڈی کانگ ہے، مرزائیوں کو اس سے کچھ خوف نہ کرنا چاہیے۔ اور خاص کر جو شخص میرے نزول و بعثت کی سرزمین میں آ جائے گا وہ تو مجھ سے پہلے مر ہی نہیں سکتا۔مگر طاعون ایک ہی کائیاں ہے، نہ لیپا لک کا منہ کیا، نہ آسمانی باپ کا۔ اور نہ صرف مختلف مقامات میں بلکہ خود دارالایمان قادیان میں مرزائیوں کا کھلیان لگا دیا۔ بہت سے مرزائی قادیان کے بلوں میں دم سے چھاج باندھ باندھ کے گھسے، مگر طاعونی چوہوں کی طرح مرے کے مرے رہ گئے۔ اور گورداسپور کی میونسپلٹی کو ان چوہوں کے مارنے پر انعام بھی مشتہر کرنا نہ پڑا، اور میونسپلٹی کا فنڈ اس رقم میں ٹکا خرچ کرنے سے محفوظ رہا۔ مر گئے مردود فاتحہ نہ درود، اور بحکم رب و دود، ہالک نمرود، منہ کالے اور دست و پا کبود، عاقبت نامحمود و انجام نامسعود، سراسر بے بہبود، از سر تا پا بے سود، مورود ہو کر قعر عدم میں غتربود ہو گئے، فی النار والسقر مع الجدّ والپدر

موجودہ زمانہ یورپین آزادی کی ٹکسال ہے۔کھرے کھوٹے کا کوئی جانچ کرنے والا نہیں۔ نبی کیا، خدائی کا بھی کوئی دعوی کرے تو باز پرس نہیں۔لیکن اگر بروزی رسالت کی تبلیغ افغانستان اور وسط ایشیا وغیرہ کی خود مختار اسلامی ریاستوں میں کی جائے تو گھٹنوں گھٹنوں مزا آ جائے۔

نبی اور مجدد میں فرق

قادیانی مرزا جی کی تو وہی مثل ہے کہ اونگھتے کو ٹھیلتے کا بہانہ۔ کسی سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث سن لی کہ ہر صدی کے بعد ایک مجدد پیدا ہوتا رہے گا، پھر کیا تھا، حمقاء میں پہلے آپ الہامی ہوئے، پھر مجدد ہوئے، پھر مثیل المسیح ہوئے۔ الغرض جب گھان اچھی طرح تیار ہو گیا تو کھٹ سے بروزی اور ظلی نبی اور خاتم الخلفاء اور سچ مچ مسیح اور امام الزمان بن گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو باایں ریش وفش یہ بھی معلوم نہیں کہ اسلامی اصطلاح میں مجدد کس کو کہتے ہیں اور نبی اور رسول کسے۔کیا مجدد اور نبی باہم مترادف ہیں۔مجدد تو نبی کا تابع ہوتا ہے، نہ کہ خود نبی۔ ورنہ رسول اللہ ﷺ یہ فرماتے کہ ہر صدی پر ایک نبی پیدا ہوگا۔ مجدد کے معنی کسی پرانی شئے کے نیا کرنے والے کے ہیں،یعنی شریعت مستقلہ کاملہ کے وہ اصول وضوابط جولوگ بھول گئے ہوں،یا ان کی جانب سے تغافل اوران کے تعامل سے تساہل کرتے ہوں، ان کو یاد دلائے اور تازہ کرے اور جو کامل ہدایت بین دفتی المصاحف موجود ہو، ان کو رواج دے اور دنیا کے دلوں میں ان کی عظمت وجلالت کی بنیاد اسی طرح ڈالے جس طرح قریب زمانہ نبوت کے لوگوں کے دلوں میں ڈالی گئی تھی۔مجدد کے یہ معنی نہیں کہ شریعت کی ترمیم کرکے نیا نبی بن جائے۔مرزا صاحب جس نبی امی ﷺ کے قول کی سند اپنے مجدد ہونے پر لاتے ہیں ،اسی نے یہ بھی فرما دیاہے کہ لا نبی بعدی اورنہ صرف نبی امی نے بلکہ خودخدا نے وحی نازل کردی ہے

ما کا ن محمّد ا با ا حد من ر جا لکم و لکن رسو ل اللہ و خا تم النّبیین

اب فرمایئے! مجدد کیوں کر نبی ہوسکتا ہے۔تمام اولیاء اللہ مجدد گزرے ہیں۔تمام اسلامی علماء اورفضلاء اور مشائخ مجدد ہیں جوتوحید وسنت کو یاد دلاتے ہیں اوران پر قائم ہونے کی ہدایت کرتے ہیں اگر یہ سب انبیاء ہوتے تو نبوت کے مدارج کا خاتمہ ہوجاتا ،یعنی نبوت کوئی شئے نہ رہتی۔آندھی کے آم اور جھڑبیری کے بیر ہو جاتی ،جیسی سال ہاسال سے قادیان کے جنگل میں ہورہی ہے۔

مجدد کے لقب سے ہر شخص جو کسی علم وفن کی تجدید کرے، ملقب ہوسکتا ہے ۔ہر شخص جو کسی حرفت وصنعت کا موجد ہو،مجدد کہلا سکتا ہے مگراس کو نبی اور رسول کوئی نہ کہے گا، اور نہ وہ خود اپنے کواس لقب سے ملقب کرنے پر رضا مند ہوگا۔ ورنہ موجودہ زمانے کے سائنس والے جنھوں نے حیرت انگیز ایجادوں میں ترقی کی ہےاورکررہے ہیں اورآئندہ کریں گےسب نبی اوررسول بن جائیں گے۔

دخانی قوت سے کام لینے والوں، اسٹیمراورصنعت وحرفت کی مشینیں اور ریلوے انجن کے موجدوں کوخودمرزاجی دجال تو کہتے ہیں مگرمجدد بمعنی نبی نہیں کہتے۔کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس طرح عیسی مسیح دجال کو قتل کریں گے، اسی طرح مرزا جی بھی ان دجالوں کو قتل کرکے ان کی مشینوں اور انجنوں کو غارت کریں گے۔

قادیانی مرزا جی کہتے ہیں کہ میں خون ریز مہدی اور مسیح نہیں ہوں۔ لیکن وہ کم از کم دجالوں اور ان کے کارناموں کے مٹانے کو تو ضرور ہی مبعوث ہوئے ہیں۔ اور اگر صرف حسب قول مرزا صاحب ریلیں ہی دجال ہیں، تو مسیح کا فرض ہونا چاہیے کہ ان کا قلع قمع کرے اور جس طرح ممکن ہو ہندوستان میں ان کا اجراء بند کردے، کیونکہ ظاہر ہے کہ دجال، عیسی مسیح کا بڑا بھاری مخالف اور رقیب ہوگا۔ اور اگر مرزا جی عمداً ایسا نہ کریں گے تو صاف ثابت ہو جائے گا کہ دجال اور مرزا قادیانی ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے، ایک ہی نسل کی پیدائش، ایک ہی خاندان کے رکن، ایک ہی سوسائٹی کے ممبر ہیں۔ اور انیسویں صدی میں دجال اور مسیح دونوں گٹھ جوڑ کرکے اور آسمانی باپ کے پاس سے پاس لے کر آئے ہیں۔ اور اگر ریلیں دجال کا گدھا ہیں، تو مرزا اور مرزائی بارہا ان پر سوار ہوئے ہیں۔ اب فرمایئے دجال کون ہوا؟ مرزا جی کے یہ دلائل ایسے ہیں جن کو سن کر گدھے بھی کان دبا کر اور دم اٹھا کر ڈھچوں ڈھچوں پکارتے اور لید کرتے کنوتیاں بدلتے پشتنگیں جھاڑتے قادیان کے پڑادوں سے بھاگتے ہیں۔

مرزا جی کے نزدیک مجدد اور ولی اور نبی سب ایک ہیں، حالانکہ ولی اور مجدد نبی اور امام الزمان نہیں ہوسکتا۔ یعنی ناقص اور کامل کسی ایک فرد میں جمع نہیں ہوسکتا۔ آپ کی تصانیف ایک متناقض خرافات کا مجموعہ ہیں۔ کیا معنی کہ جب آپ آنحضرت ﷺ کے بروزی نبی بنے ہیں یعنی آپ کے ناپاک اور خبیث قالب میں آنحضرت ﷺ کی روح اطیب واطہر نے (معاذ اللہ) حلول کیا ہے، تو آپ مجدد اور ولی اور ناقص نبی کہاں رہے جیسا کہ آپ کا دعوی ہے کہ کامل نبوت کا خاتمہ ہوا ہے، نہ کہ ناقص نبوت کا۔ آپ تو ہو بہو آنحضرت ﷺ بن گئے۔ پھر کبھی تو آپ بجائے مجدد اور مہدی و مسیح ہوئے جری الله فی حلل الا نبیاء بنتے ہیں یعنی تمام انبیاء کے لباس میں آپ نے حلول کیا ہے اور کبھی صرف بروزی محمد۔ تمام انبیاء کے قوالب میں حلول کرنے کے یہ معنی ہیں کہ آپ کی پلید روح نے قبل از مرگ تمام انبیاء کے اجسام میں تداخل کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اول، تو ایک روح متعدد اجسام میں داخل نہیں ہوسکتی۔
دوم، انبیاء کے لباس (اجساد) اب کہاں ہیں جن میں آپ کی روح نے حلول کیا ہو۔
سوم، جری اللہ فی حلل الانبیاء کو آپ الہامی فقرہ بتاتے ہیں جو آپ کے دعوے کا مساعد نہیں بلکہ علی العکس ہے۔ آپ کا مطلب تو یہ ہے نا کہ تمام انبیاء نے مرزائی قالب میں حلول کیا ہے اور مرزا سب کا بروزی ہے، حالانکہ جری اللہ فی حلل الانبیاء سے یہ لازم آتا ہے کہ جیتے جیتے آپ کی روح تمام انبیاء کے قوالب میں ڈھل گئی ہے۔،
چہارم، جب آپ بروزی محمد یعنی عین محمد ہیں اور اب اسلامی شریعت کی ترمیم کر رہے ہیں تو یہ معنی ہوئے کہ آنحضرت ﷺ نے انیسویں صدی میں تشریف لا کر خود اپنی شریعت کی ترمیم و تنسیخ کر دی کہ تصویر پرستی جائز اور حج بیت اللہ قطعی موقوف اور اب بجائے حرمین شریفین کے قادیان کا حج کرو۔ وغیرہ
ایک خبط ہو تو کوئی صبر کرے، آپ تو بالکل یتخبطه الشیطا ن من المسّ کے فوٹو بنے ہوئے ہیں اور لیپا لک سے بڑھ کر آسمانی باپ الو کا بھیجا کھا گیا ہے کہ ایسے بے معنی الہامات القاء کرتا ہے۔ جیسی اوٹ پٹانگ تاویلیں مرزا کر رہے ہیں، ہم حلفاً کہتے ہیں کہ ہمارے شاگردان شاگرد ایسی تاویلیں گھڑنے کو اپنے حق میں عار سمجھیں گے۔

تثلیث اور تبنیت، مسیحیت اور مہدویت

۲۴ جون ۱۹۰۳ء کے الحکم میں قادیانی مرزا جی فرماتے ہیں کہ

رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ دونوں ایک ہی ہیں۔ آدم زاد کی پرستش کرتے ہیں۔ ایک دوسرے سے ممتاز نہیں۔ ایک بیٹے کی پرستش کرتا ہے تو دوسرا ماں بھی کو خدا بناتا ہے۔ اور اس معاملہ میں وہ عقل مندی سے کام لیتا ہے، جب بیٹا خدا ہے تو ماں بھی ضرور خدا ہونی چاہیے۔ الخ

مگر آپ نے مرزائیوں کو رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ سے کچھ کم درجہ عنایت نہیں کیا۔ آپ بھی آسمانی باپ کے لیپا لک ہیں۔ جب باپ خدا ہے تو بیٹا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں خدا نہ ہو۔ وہاں تثلیث ہے تو یہاں تبنیت ہے۔ آپ نے اپنی تصویر کی پرستش کرائی گویا معبود بن گئے۔ یہ تصویر ہر مرزائی کے گھر میں موجود ہے جس کو تڑکے تڑکے ننگے منہ نہار پاؤں ڈنڈوت کی جاتی ہے۔ پھر آپ کس منہ سے کہتے ہیں، اب وقت آ گیا ہے کہ انسان پرستی کا شہتیر ٹوٹ جائے۔، اگر آپ کے دم میں چندروز اور دم ہے تو علاوہ انسان پرستی کے دنیا میں تصویر پرستی اور منارہ پرستی بھی شائع ہو جائے گی۔ مگر قدرت الٰہی جھوٹے معبودوں اور جھوٹے نبیوں کے دھڑ بہت جلد توڑ ڈالتی ہے اور دنیا میں بہت دنوں ان کو پھلنے پھولنے نہیں دیتی۔ چندروز کی شورا شوری کے بعد یوں غائب ہو جاتے ہیں جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔.... بھلا جھوٹے نبیوں اور مہدیوں کا دنیا میں آج کے روز کوئی نام لیوا بھی ہے۔ مر گئے مردود، نہ فاتحہ نہ درود۔ ٹوٹ گیا سب کا تارو پود، اور جہنم واصل ہو گئے اہل نمرو و مفرود، و نزل علیھم الغضب الر ب الودود۔

خیر سے مرزا جی کے علاوہ اس وقت تین مسیح معہود اور ایک مہدی نامسعود موجود ہے۔ یعنی لندن میں پروٹسٹنٹ مسیح مسٹر پگٹ، اور پیرس میں رومن کیتھولک مسیح ڈاکٹر ڈوئی اور سمالی لینڈ میں ملاعبداللہ مہدی۔ یہ بھی خدا تعالی کی حکمت ہے کہ چاروں کا عقدہ ایک دوسرے کے مقابل کھل رہا ہے۔ یعنی عقل مند پبلک پہچان رہی ہے کہ چاروں جھوٹے ہیں۔ اور درحقیقت پبلک کی تکذیب کی بھی ضرورت نہیں، خود ہر مسیح اور مہدی دوسرے مسیح اور مہدی کی تکذیب کر رہا ہے۔ گویا چاروں آپ اپنی آگ میں جل رہے ہیں۔ یہ بدمعاش جو دنیا کو گمراہ کر رہے ہیں، میدان میں آ کے آپس میں کیوں فیصلہ نہیں کر لیتے کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے۔ مگر جب سبھی جھوٹے ہیں اور ان کو اچھی طرح معلوم ہے کہ ہم جھوٹے ہیں، تو فیصلہ کرنے کو گھر سے کون نکلے۔ بھلا کہیں چوروں کے بھی پاؤں ہوتے ہیں۔

ان مہدیوں اور مسیحوں میں اتنا فرق ہے کہ یورپ کی پبلک جو فلسفی مزاج ہے، جب وہ تہذیب و آزادی اور فلسفیانہ تعلیم کی بدولت خود مسیح کو واجبی ہی ماتی ہے، تو فصلی اور نقلی مسیحوں کو کیوں ماننے لگی۔ صاف کہہ دے گی کہ انہیں مالیخولیا ہے۔ گردن میں گہرا پلاسٹر لگا کر پاگل خانے بھجوا دو۔ اور اگر کوئی عمداً کانشس کے خلاف مسیح بنا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دنیا کو لوٹنا چاہتا ہے، تو پولیس کے حوالے کردو، تاکہ وہ آوارہ گردی اور بدمعاشی میں چالان کردے اور عدالت سے سال بھر کی قید اور تین ماہ کی کال کوٹھڑی کرا دے۔ مگر وحشی ممالک سوڈان اور افریقہ وغیرہ میں جھوٹے مہدیوں کی دال بہت جلد گل جاتی ہے، اور ان کے ساتھ ایک جم غفیر ہو کر سلطنتوں کے حق میں خوفناک ہو جاتے ہیں۔ سوڈان کے مہدیوں کی حالت مشاہدہ ہو چکی اور سومالی مہدی کی حالت نصب العین ہے، اور غالباً چند روز اس کا وجود باعث تکلیف ہوگا، مگر انجام وہی ہوگا جو تعالشی اور اس کے چیلے کا ہوا۔

اب رہے ہندی مسیح مرزا جی، وہ گورنمنٹ کے لئے تو بظاہر باعث تکلیف نہیں، کیونکہ کیا پدی کیا شوربا، مگر مذہب اسلام کے لئے خصوصاً اور دیگر مذاہب کے لئے عموماً باعث تکلیف ہیں۔ کیونکہ انہوں نے امام الزمان ہونے کا دعوی کیا ہے، جس کے یہ معنی ہیں کہ جو شخص مجھ پر ایمان نہ لاوے، وہ ہر طرح کی دینی اور دنیوی عقوبت کا مستحق ہے۔ اس لئے ان کے وجود سے، جب تک وہ زندہ ہیں، ضرر کے پہنچنے کا احتمال ہے۔ اب بھی وہ درگزر کرنے والے نہیں، مگر خیر یہی ہے کہ خدا نے گنجے کو ناخن اور لنگڑے کو پائے رفتار نہیں دیا

نامرادم دارد ایں افزونی خواہش بدہر
آب بر من بستہ آید آرے ز استسقائے من

برٹش گورنمنٹ ایک آزادی پسند گورنمنٹ ہے، لہذا ہندوستان میں چند روز مرزا جی کی چلے چڑھے گی۔ اگر آپ افغانستان یا ایران وغیرہ اسلامی ممالک میں ہوتے تو معلوم ہوتا کہ کتنے دنوں مہدویت اور مسیحیت کی گرم بازاری رہتی ہے۔ یورپ چونکہ آزادی کا کھیت ہے، اور وہاں کی سرزمین میں آزادی خودرو گیاہ کی طرح اگتی ہے، لہذا مرزا جی اپنی تصویر اور رسالے بھیجتے ہیں اور بعض مقامات پر ایجنٹ بھی مقرر کرتے ہیں۔ مگر افغانستان اور وسط ایشیاء میں نہ کوئی مشن جاتا ہے، نہ کوئی ایجنٹ۔ جبکہ آپ امام الزمان ہیں تو ساری خدائی میں اپنی امامت کی یکساں منادی کیوں نہیں کرتے۔ اس صورت میں گویا خود مقر ہیں کہ میں صرف پنجاب وغیرہ کے مرزائیوں کا امام ہوں۔ دعوی تو یہ، اور بزدلانہ کاروائی یہ۔ کیا امام الزمان اور رسول کی یہ شان ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ جان کے خوف سے اپنی امامت اور رسالت کی تبلیغ میں ہچر مچر کرے

در کفے جام رسالت در کفے سندان حق
ہر ہوسناکے نداند جام و سندان باختن

مرزا جی روح اللہ کہلانے سے شرماتے ہیں

مرزا جی اپنے کو بروزی نبی اور ظلی رسول اور مثیل المسیح اور مسیح موعود وغیرہ تو کہتے ہیں مگر روح اللہ نہیں کہتے جو اہل اسلام کے عقیدے کے موافق حضرت عیسی کا لقب ہے اور خود خدا تعالی نے اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے کلمة القاھا الی مریم وروح منه ۔ مرزا جی اپنے کو کلمۃ اللہ بھی نہیں کہتے، گویا خود بدبختی کو بلاتے ہیں ۔ دیکھئے روح اللہ اور کلمۃ اللہ کیسی اعلی درجے کی صفات ہیں جن سے جناب باری نے سیدنا المسیح کو ممتاز فرمایا ہے مگر مرزا جی کو چونکہ مسیح سے عداوت ہے، لہذا انہوں نے ان دونوں مقدس متبرک خطابوں سے انکار کر کے اپنے کو روح الشیطان اور کلمۃ ابلیس کہلانا پسند فرمایا۔ سچ ہے، جیسی روح ویسے ہی فرشتے، اور جیسا منہ ویسے ہی طمانچے۔
جب روح اللہ اور کلمۃ اللہ کہلانے سے عار ہے، تو آپ مثیل المسیح اور پھر اصیل المسیح یعنی عین ہیں، مسیح موعود کیوں کر ہو سکتے ہیں۔ آپ نے تو اپنی آبرو پر خود پانی پھیر دیا۔
پھر آدھا تیتر آدھا بٹیر بھی ہے۔ کیا معنی کہ آپ روح اللہ اور کلمۃ اللہ تو نہیں ہیں، ہاں مسیحیوں کے عقیدے کے موافق ابن اللہ (لیپا لک) ضرور ہیں۔ یعنی اسلام سے خارج ہو کر عیسائیوں میں ملے ہیں، مگر ذرا عیسائیوں سے تو پوچھو کہ وہ آپ کو کیا سمجھتے ہیں۔ اتنا تو ہم کو معلوم ہے کہ جب کسی مسیحی کے سامنے آپ کا تذکرہ ہوتا ہے تو وہ (پیشاب کی)دھار مارنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ الغرض آپ ادھر تو مسلمانوں کے مردود، ادھر مسیحیوں کے مطرود۔ اور آریوں نے تو جیسا ناک میں دم کیا ہے آپ کا جی ہی خوب جانتا ہے۔ پھر کس برتے پر تتا پانی۔ آپ کی تو حسب قول شوکت اللہ القہار یہ حالت ہے۔

نفرت ہے جو مومن کو تو ہے گبر کو ضد
آغوش میں لے نہ کعبہ نہ دیر ہمیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید پر عمل

مرزائیوں کے حکیم الامت (نورالدین بھیروی) ۲۴ جون (۱۹۰۳ء) کے اخبار الحکم قادیان میں فرماتے ہیں:

قرآن شریف کی تلاوت کرو مگر عمل کے لئے، اگر قرآن شریف میں کوئی ایسی آیت پاؤ جو دوبھر معلوم ہو اور ایسا نظر آوے کہ اس پر عمل نہیں ہو سکتا، تو یاد رکھو ایسا خیال سخت خطرناک ہے۔

حکیم نورالدین صاحب کی یہ چکنی چپڑی باتیں نرا شکاری کا جال یا لاسا ہے اور مرزائیوں کا دلاسا ہے، یا اس میں کچھ صداقت بھی ہے۔ ہم تو یہی دیکھ رہے ہیں کہ مرزائیوں میں قرآن مجید پر عمل کرنا دوبھر کیا معنی محال ہو رہا ہے۔ مرزا جی کے گھر میں علاوہ زر نقد دفینہ و خزینہ کے مستورات کے پاس سونے کے جڑاؤ زیورات موجود ہیں اور جائداد اس کے علاوہ، مگر حج کے نام سے موت آتی ہے۔ اور زکوۃ تو کیوں ادا ہونے لگی۔ کچھ دیں گے بھی تو بھوکوں کو نہیں بلکہ قادیان کے بھوتوں کو جو کماؤ پوتوں سے بڑھ کر ہیں۔ خود حکیم صاحب بھی لکھ پتی ہیں مگر حج کے نام سے لرزہ چڑھتا ہے، اور عذر لنگ یہ کہ راستے میں شیر لگتا ہے، جا بجا قرنطینے ہیں۔ کوئی پوچھے قرنطینہ میں کیا خرابی ہے، اور حج کی ممانعت کس گورنمنٹ نے کب کی۔ یوں کیوں نہیں کہتے کہ جہازوں کے غرق ہو جانے کا خوف ہے، جو پہلے کبھی نہیں ہوا، اب خروج دجال کے وقت ہوا ہے اور من استطاع الیه سبیلا پر عمل کرتے ہیں۔ خدا تعالی نے حج کے لئے صرف استطاعت کی قید لگائی ہے۔ اس کے سوا نہ کوئی شرط ہے، نہ کوئی قید ہے۔ ہاں بزدلوں نامردوں، خدا اور رسولوں کے چوروں کو ہر وقت خوف ہے۔ اور مرزا جی جس صورت میں مارے خوف کے بجز اجرائے سمن یا وارنٹ کے گھر سے بھی باہر نہیں نکل سکتے، تو حج کو کیا خاک جائیں گے۔

اگر اب کے پھرے جیتے وہ کعبہ کے سفر سے
تو جانیں کہ مرزا پھرے اللہ کے گھر سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ آسمانی باپ الہام کر چکا ہے کہ لیپا لک کو کوئی ہلاک نہ کر سکے گا مگر الہام پر لیپا لک کا ایمان نہیں، وہ خیالی خوف سے کونوں کھدروں میں چھپتا پھرتا ہے۔ دیکھو سچا الہام اور سچی پیش گوئی اسے کہتے ہیں جو ہمارے معزز نامہ نگار نے ضمیمہ میں کی تھی کہ مرزا قادیانی اگر چاہے گا بھی تو حج کو نہ جا سکے گا۔ اور خدا تعالیٰ یہ نعمت اس کو ہرگز عطا نہ کرے گا، نہ یہ نعمت اس کی پھوٹی قسمت میں لکھی ہے۔

باوصف اس کے کہ آنحضرت ﷺ پر رسالت اور نبوت ختم ہو چکی، قرآن شاہد حدیث شاہد، پھر بھی ایک نیا نبی گھڑ لیا۔ کیا اسی کا نام عمل بالقرآن ہے۔ حکیم (نورالدین)صاحب کو ابلہ فریبیوں اور منافقانہ وعظوں سے شرم کرنی چاہیے۔

مرزائیوں کو مرزا جی کی ڈانٹ

ایک گزشتہ الحکم میں مرزا جی نے مرزائیوں کو ڈانٹا ہے کہ اگر وہ متحمل نہیں ہیں یا ان کے دلوں میں دگرگوں خیالات ہیں، تو مجھ سے علیحدہ ہو جائیں، وغیرہ۔

ایسے فاسد العقیدہ مرزائیوں کا نام بھی شائع ہوتا تو بہتر تھا... معلوم نہیں یہ کب کا واقعہ ہے اور کس قدر مرزائیوں کا عقیدہ ڈانواں ڈول ہو گیا ہے۔ دو کا، یا چار کا، دس کا، یا بیس کا، سو کا، یا ہزار کا، کیونکہ جمع کا لفظ بولا گیا ہے۔ اگر یہ حال کا واقعہ ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ مرزائیوں کی ایک جماعت کثیر فرنٹ ہو گئی ہے۔ اس صورت میں دو لاکھ کی مزعومہ تعداد کو دیمک کا چاٹ جانا ضروری ہے۔ اور اگر یہ کوئی پرانا خواب ہے، جیسا کہ ایک صاحب جو مرزا جی کے کوٹھی کٹھلے اور قادیان کے اسرار سے خوب واقف ہیں، ان کی زبانی معلوم ہوا کہ بعض خواص مرزائیوں کے تیور چند سال قبل کسی بات پر بگڑ گئے تھے، اور انہوں نے مرزائیت کا جبہ قلہ اتارنا اور اسلامی چولا پہننا چاہا تھا، اور مرزا جی نے اس پر ان کو مرقومہ ڈانٹ بتائی تھی۔ تو اب اس کا درج کرانا حماقت اور ناعاقبت اندیشی ہی نہیں بلکہ بدشگونی ہے۔ انہیں صاحب سے جب ہم نے پوچھا کہ کیا کوئی ایسا واقعہ قادیان میں ہوا ہے، تو انہوں نے وہی جواب دیا کہ آتھم کی زندگی کے وقت، جب کہ وہ پیش گوئی کی میعاد کے بعد زندہ رہا اور بعض مرزائی فرنٹ ہو گئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے ،مرزا جی نے اسپیچ دی تھی وہ حال میں چھاپی گئی ہے۔ کیونکہ اب تو الحکم ..کو جب کوئی مضمون نہیں ملتا تو مرزا جی کی پرانی کرم خوردہ دقیانوسی تحریریں شائع کر دی جاتی ہیں اور آج کل اور بھی مجبوری ہے کیونکہ غریب اڈیٹر الحکم مقدمات کی پیروی میں سر گاڑی اور پاؤں پہیئے بنا پھرتا ہے۔اور .. نئے ہفتہ وار اخبار کا پورا کرنا ضروری ہے۔پس رو میں جو آئے روا ہے۔ اور یہ تحریر ضرور بے اطلاع حضرت اقدس (مرزا قادیانی)شائع ہوئی ہے، ورنہ کبھی شائع نہ ہونے دیتے۔.. یہ تحریر اڈیٹر الحکم کی غیبت میں چھپی ہے اور الحکم کے کاپی نویس مکھی پر مکھی چپکانے والے ایک پیر جی ہیں، جو ..منارہ کے کلس اور کھڑے الف میں تمیز نہیں کر سکتے۔ادھر اودھر سے جو کچھ مل گیا، دھر گھسیٹا۔ اڈیٹر الحکم خوش آمد در آمد کر کے مرزا جی کے ملفوظات اور حکیم الامت کی قرابادین سے لسٹم پشٹم کچھ اخذ کر لیا کرتا ہے اور جب وہ قادیان سے غیر حاضر ہوتا ہے تو کاپی نویس ہی کو سب کچھ کرنا پڑتا ہے۔

تیل با تر بوز اگر چہ گندہ مگر ایجاد بندہ

اور اب تو حکیم صاحب کی بھی چار آنکھیں ہوگئی ہیں۔ کیا معنی کہ ان کو اپنے چہیتے لیپا لک کے اخبار البدر کی پیوند کاری اور مرمت سے فرصت نہیں ملتی۔وہ برسات کے دنوں میں پہلے اپنی چھاں پر پھوس رکھ لیں، تو دوسروں کا چھپر چھائیں۔ اور یہ ملکہ کسی میں ہے ہی نہیں کہ قلم اٹھایا اور دریا بہا دیا۔ مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) سے بیعت کریں تو کسی قابل ہو جائیں۔ مجدد کا فیض تو عام ہے، اس کو کسی سے بخل نہیں ۔اسکے شاگرد تو علاوہ اہل اسلام کے آریا بھی ہیں، سناتن دھرمی بھی ہیں، عیسائی بھی ہیں ۔پس فن شاعری اور انشاپردازی میں اس کو مرزائیوں سے کیوں بخل ہونے لگا ۔مرزا جی میں بڑی بھاری کمی یہی ہے کہ انہوں نے شاعری اور انشاپردازی میں مجدد سے بیعت تجدید نہیں کی، ورنہ کیا طاقت تھی کہ ان کے کلام پر عرب و عجم میں کوئی نکتہ چینی کرسکتا۔ اور اب بھی کچھ نہیں بگڑا۔ مرزا جی بیعت کر کے تجدید فن کا کرشمہ دیکھ لیں

در فیض است بنشیب از کشایش نا امید اینجا
برنگ دانہ ہر قفل مے روید کلید ایں جا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبیوں کی قسمیں

قادیانی مرزا جی نے جہاں دوسرے بے سرو پا رسالے تصنیف کئے، وہاں انبیاء کی قسمیں بھی تصنیف کر دیں۔یعنی بروزی اور ظلی ،جلالی اور جمالی ، ناقص اور کامل ۔اورعیسی بھی دو تصنیف کئے ۔ایک اصیل دوسرا مثیل ۔قرآن وحدیث میں اس تقسیم کا کہیں پتا نہ تھا۔پھر اپنے کو جری الله فی حلل الانبیاء بھی بتاتے ہیں،یعنی آپ تمام انبیاء کے لباس میں ہیں،اور جو صفتیں اورخواص تمام انبیاء میں تھے، وہ سب ذات شریف مجموعہ ربیع وخریف عنیف وکثیف میں موجود ہیں۔گویا آپ اضداد ونقائض کے مورد ومحل ہیں۔کیا معنی کہ آپ عینی نبی بھی ہیں،اورظلی اور بروزی بھی ۔جلالی بھی ہیں اور جمالی بھی ۔ناقص بھی ہیں اور کامل بھی، کیونکہ ظل اور بروز عین کی،جلالی جمالی کی، اور ناقص کامل کی ضد ہے ۔اورجس صورت میں آپ نے نبوت کو متواطی نہیں بلکہ منقسم اورمشکک قرار دیا ہے اور اپنے کو فی حلة الا نبیاء بتایا ہے،تو تمام مذکورہ بالا صفات کا آپ کے وجود بے بہبود، نا مسعود میں جمع ہونا لازمی ہے ۔پھر آپ کو یہ بھی بتانا پڑے گا کہ فلاں نبی بروزی اورظلی تھا، اور فلاں جلالی اور جمالی، اور فلاں ناقص اور کامل ۔یعنی جتنے انبیاء گذرے ہیں سب میری طرح مجموعہ اضداد تھے۔

آپ فرماتے ہیں کہ آیت و لکن رسول الله و خاتم النبیین میں کامل انبیاء کا خاتمہ ہوا ہے، نہ کہ ناقص انبیاء کا ۔پس میں ناقص نبی ہوں،کامل نبی نہیں لیکن یہ محض ابلہ فریبی اور اپنے حمقاء کو جھانسہ دینا ہے۔ بظاہر تو قرآن کی بات بنانے کو یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ میں ناقص ہوں،اور دل میں اپنے کو تمام انبیاء سے کامل اور اکمل سمجھا جاتا اور مرزائیوں کو یقین دلایا جاتا ہے ۔ورنہ غیر ممکن تھا کہ سیدنا المسیح کو دشنام سے یاد کیا جاتا۔حضرت مسیح اولوالعزم انبیاء سے ہیں،اور جب بزعم مرزا قادیانی معاذ اللہ ایک اولوالعزم نبی ناقص ہے،تو سارے انبیاء ناقص ہیں ۔اگر مرزا قادیانی کو کوئی کہہ دے یا لکھ دے کہ تو ناقص اورنکما ہے،تو وہ قائل کی سات پشت کو بھی نکما اور ناقص بتا کر نہ چھوڑے۔ پس یہ وہی بات ہے کہ: کھانے کے دانت اور،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دکھانے کے دانت اور۔

کامل انسان صرف انبیاء ہیں۔ان کے سوا تمام انسان ناقص ہیں،تو مرزا جی کی طبع زاد منطق کے موافق ہر انسان کو ناقص نبی کہہ سکتے ہیں۔پس آپ کی کیا خصوصیت رہی۔انبیاء جو انسان کامل کے لقب سے ملقب ہیں،تو اس کے یہ معنی ہیں کہ ان میں تمام انسانی صفات کاملہ موجود ہیں۔پس وہ ہرگز ناقص نہیں ہو سکتے، ورنہ زید عمر بکر وغیرہ لاکھوں کروڑوں انسان بھی ناقص کہلائیں گے و اذ لیس فلیس

اب مرزائیوں کو شرم کرنی چاہیے کہ وہ کامل اور اکمل نبی کو چھوڑ کر ناقص نبی کی امت بنے ہیں۔جب کہ مرزا قادیانی خود کہتا ہے کہ میں ناقص نبی ہوں،تو تمہارا بھی فرض ہے کہ اسکو دل و جان سے ناقص نبی سمجھو اور اس کی ناقص نبوت پر ایمان لاؤ۔مرزا غلام احمد قادیانی خود اپنے قول سے جھوٹا ہے کیونکہ اپنے کو فی حلة الا نبیاء کہتا ہے۔ظاہر ہے کہ انبیاء کرام تو ناقص نہیں ہیں،مرزا قادیانی ہی ناقص ہے۔اور ناقص کاملوں کے حلّوں میں نہیں آ سکتا۔پس غیر ممکن ہے کہ مرزا قادیانی نبی ہو،اور انبیاء کرام کے حلّوں میں آیا ہو۔ہاں جھوٹے نبیوں اور کاذب مہدیوں اور دجالوں کی روحوں نے ضرور اس کے جسم میں حلول کیا ہے،اور وہ جو کچھ کہتا ہے اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ پلید روحیں کہہ رہی ہیں

در پس آئینہ طوطی صفتش داشتہ اند
آنچہ دجال درا گفت ہماں میگوید

تحریف اور مجاز

چونکہ مرزا جی اور ان کے حواری نہ صرف معجزات انبیاء بلکہ معجزات الٰہی کے بھی منکر ہیں،لہٰذا اہل نیچر کے مقلد بن کر تاویلات کرتے ہیں۔یا یوں کہو کہ قرآن مجید میں تحریفات معنویہ کے مرتکب ہوتے ہیں اور کیوں نہ ہوں کلام الٰہی میں پیش گوئی وارد ہو چکی ہے کہ یحرفون الکلم عن موا ضعه۔

آیت قرآنی کو نوا قردة خاسئین میں تاویل کرنے پر کسی مسلمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اعتراض کیا تھا کہ قرآن میں مجاز ممکن نہیں۔ اگر حکایات میں ہوگا تو سب قرآنی احکامات مجاز ہوں گے اور اس سے کلام الٰہی میں کذب ثابت ہوتا ہے۔

اعتراض معقول تھا اس پر حکیم الامۃ المرزائیہ (مولوی نورالدین) فرماتے ہیں کہ کلام مجید میں مجاز عقلی (ممکن ہے؟).. پس اس آیت میں بھی مجاز عقلی ہے۔ افسوس ہے کہ حکیم الامت حقیقت اور مجاز اور تشبیہ و استعارات میں فرق نہیں کر سکتے۔ حکیم صاحب فرماتے ہیں کہ اس کی مثال ایسی ہے جیسی

الله نورالسماوات والارض مثل نوره كمشكوة فيها مصباح المصباح فی زجاجة (النور: ۳۵)

ہم کہتے ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اس آیت میں مشبہ، مشبہ بہ موجود ہیں۔ اداۃ تشبیہ (کاف) موجود ہے۔ کونوا قردۃ خاسئین میں مشبہ اور مشبہ بہ اور اداۃ تشبیہ کہاں ہے۔ براہ عنایت بتائیے۔

آیت میں کان بمعنی صار ہے، جو ماہیت کے استحالے اور تبدل کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ یعنی مسخ ماہیت ہوکر بن جاؤ کمینے بندر یا بندریاں۔ تشبیہ اور استعارہ کہاں ہے۔..

پھر یہ مثل دیگر احکامات الٰہی کے ایک حکم ہے، اور احکامات ہرگز مجازات نہیں ہو سکتے، ورنہ تعمیل غیر ممکن ہوگی، اور یہ خرابی لازم آئے گی کہ خداتعالیٰ کہتا کچھ اور ہے اور عمل کچھ کراتا ہے۔

پھر یہ کسی نبی کا معجزہ نہیں جس سے آپ کو اسلئے ضد اور رقابت ہے کہ آپ کا بروزی متنبّی معجزات دکھانے سے قاصر ہے۔ یہ تو خدائی معجزہ ہے۔

اب معلوم ہوا کہ آپ اور آپ کے امام الزمان معجزات قدرت کے بھی منکر ہیں۔ آپ تاویل کرتے ہیں کہ مراد عادات کا بگڑ جانا اور منکروں کے دلوں کا مسخ ہو جانا، اور ان میں بندروں کے خواص کا پیدا ہو جانا ہے۔ مگر یہ خواص تو ان میں پہلے بھی موجود تھے، نافرمانی کی کیا سزا ملی۔ اور جناب باری کا عتاب کیونکر مترتب ہوا۔ البدر یا الحکم میں جواب دیجئے۔ مگر جلد۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کے مختلف چندے

تو اریخ موجود ہے کہ کسی نبی اور ریفارمر نے اپنی نبوت کی اشاعت کیلئے آئے دن کے چندوں کا ٹیکس لگا کر دنیا کو نہیں لوٹا، نہ کبھی اپنی دھوم دھام اور شہرت چاہی۔ صداقت ہرگز شہرت کے وسائل نہیں چاہتی وہ خود بخود آفتاب کی طرح دنیا میں پھیلتی اور اپنی برقی اور مقناطیسی قوت سے قلوب کو کھینچ لیتی ہے۔ انبیاء کی نبوت کا خود بخود اقطار عالم میں پھیل جانا منجملہ معجزات کے ایک معجزہ ہوتا ہے۔ مرزا جی حد درجے زور لگا رہے ہیں اور اپنی تصویریں بیچ کر بروزی نبوت کی تبلیغ کر رہے ہیں، مگر بے سود۔

کیا کسی نبی نے دنیا میں اس طرح شرک پھیلا کر اپنا فرض ادا کیا ہے، اور ایسے ناجائز وسائل سے کامیابی چاہی ہے۔ تمام انبیاء صرف تصویر پرستی اور بت پرستی ہی کی بیخ کنی اور توحید کے پھیلانے کو دنیا میں آئے، کیونکہ اسلام کے معنی ایک وحدہ لا شریک مالک الملکوت کے آگے گردن جھکانا ہے اور بس۔ اور ظاہر ہے کہ تصویر کی عظمت اس کی مخالف ہے۔ اسلام کا صرف یہ مقصد ہے کہ بجز واحد مطلق اور واجب برحق کے کسی کی ذرہ بھر وقعت بھی دل میں نہ ہو۔

اب ملاحظہ فرمایئے کہ مرزا جی کی تصویر کو تمام میرزائی آنکھوں سے لگاتے ہیں، چومتے ہیں، عزت و حرمت کے ساتھ گھروں میں رکھتے ہیں۔ اکثر مرزائی اور مرزائنیں تصویر کے درشن سے پراپت ہو کر باغ باغ ہوتیں اور دل کی مرادیں پاتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہمارے ایسے پرابت کہاں کہ مہاراج ادھراج طاؤس دیوتا کے درۃ التاج، بروزی معبد کے سراج و ہاج، آج کل کے کال کے رواج میں خالص اناج پھٹکنے کے چھاج، ہنسی مذاق، ظلی معدن کے پکھراج، آکل الجند بیدتر و السقنقور و الدراج، راز مکر کے چھپانے میں فریبیوں کی لاج، شکست خوردہ آریا سماج، مرزا جی مہاراج کی مورتی کے چرنوں میں براجیں۔

مرزا جی کہتے ہیں کہ میں اپنی تصویر کی اشاعت اسلئے نہیں کرتا کہ لوگ اس کی پرستش کریں۔،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھلا صاحب اور کس لئے کرتے ہیں۔ مثل ہنود پرستش نہ سہی، آخر عظمت تو ہے۔..اگر کوئی شخص اس نیت سے سود لے کہ اس سے غریبوں اور محتاجوں کی مدد کروں گا، تو کیا مذہب اسلام میں سود لینا جائز ہو جائے گا۔ ہاں آپ کو اسلام سے کیا غرض۔ نیا نبی، نیا مذہب، مختلف چندوں نے مرزائیوں کی چندیا کا پلاستر بگاڑ دیا۔ مہمانوں کی تواضع اور مدارات کا چندہ، اشاعت کتب و اشتہارات کا چندہ، اخبارات کا چندہ، مقدمات کا چندہ، تعلیمات کا چندہ۔ چندہ ہی چندہ ہے۔ چندا کمہار کی گدھی کی طرح ایک ایک مرزائی چندوں کے پالان میں ایسا دیا ہوا ہے کہ ٹس سے مس نہیں ہو سکتا، اور بوجھ اٹھاتے اٹھاتے جب بہت سے مرزائیوں کی کمریں لگ گئیں، پٹھوں اور کمروں میں زخم کیسے، گڑھے پڑ گئے، تو پالان پھینک، کان کھڑے کر، دم اٹھا، یہ جا اور وہ جا۔ وجہ یہ کہ الحکم میں جرنیلی آرڈر شائع ہوتا ہے کہ جو صاحب ہفتے کے درمیان میں فلاں چندہ نہ بھیجیں گے ان کا نام مرزائی دفتر سے خارج ہوگا۔ اگر کوئی مرزائی سخت جان بن کر چندے کے گھاؤ جھیل گیا، تو اس کی سفارش کے لئے بھائی رضوان علیہ السلام کے نام سارٹی فیکیٹ لکھ دیا کہ میں مرد مسلمان بود۔ بس کھٹ سے جنت میں داخل اور جو مرزائی چندے کی بھاری پچر نکلوا بھاگا، اس کے کیفر کردار کیلئے مالک (دوزخ کا داروغہ) کے نام وارنٹ بھیج دیا کہ گھڑی کی چوتھائی میں اس کو جہنم کے طبقہ اسفل میں دھکیل دو۔

اصل یہ ہے کہ بروزی نبی کے یہاں تو چندے کے بغیر کام چل ہی نہیں سکتا۔ چندہ کے لئے تھیلیوں کا منہ کھولنے پر نجات اور بٹوے میں چنٹیں پڑ جانے پر دوزخ کی عقوبات اور نادہندگی کی مکافات۔

دعوی نبوت نے مرزا کا کسر شان کر دیا

جب مرزا جی اپنے استھان پر براجمان ہوتے ہیں اور گرداگرد چیلوں کو دیکھتے ہیں، تو اس وقت کی خوشی کا عالم کچھ نہ پوچھئے۔ اور جب وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ میں نبی ہوں اور یہ سارا جمگھٹ میری امت ہے، تو مارے خوشی کے داڑھی کا ایک ایک بال ایسا کھل جاتا ہے کہ عربی گھوڑے کی دم اور کسی مہنت لال گرو کے چنور اور اون اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پشم کے لچھوں کو شرماتا ہے، اور مونچھیں کلابتو نہیں سونے کے تار بن جاتی ہیں۔ لیکن ہم سے پوچھئے تو مرزا جی نے اپنے مرتبے اور شان ... کے مطابق کچھ بھی ترقی نہیں کی۔ انبیاء کرام تو ایک لاکھ کئی ہزار گذرے ہیں جب مرزا جی بھی نبی ہی رہے، تو کیا کمال کیا۔ وہ تو انبیاء کرام کے مقلد ٹھہرے، اور اپنے مرتبے سے گر گئے کیونکہ مقلد کبھی مجدد نہیں ہوسکتا۔

اور خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) بھی ہوئے تو کون سا تیر امارا۔ اپنے شخصی اوصاف اور خواص اور تشخصات کا ہر شخص خاتم ہے، اور ہر شخص اپنے عوارض میں بے مثل ہے۔

اولوالعزمی تو اس امر کی مقتضی تھی کہ مرزا جی تقلید انبیاء کی بیڑی پاؤں سے نکال کر آگے بڑھتے۔ آج کل تو فلسفہ اور سائنس کا دور دورہ ہے۔ دنیا پرانے مردہ انبیاء سے اجیرن ہوگئی ہے، اور جدت پسندی انسانی طبائع کا خمیر بن گئی ہے۔ مرزا جی اول اول ایک بزرگ پارسا ہوئے۔ پھر الہامی، پھر صاحب کشف، پھر مثیل المسیح، پھر عین مین مسیح موعود اور مہدی مسعود، پھر ظلی اور بروزی نبی، اور امام الزمان، پھر خاتم الخلفاء بن گئے۔ اور یہاں آکر کاندھے سے جوا ڈال دیا، ہمت ٹوٹ گئی، حوصلہ پست ہوگیا۔ گویا مرزا جی کی ترقی کرنے کا اب کوئی زینہ باقی نہ رہا۔ واہ جی واہ! بس آپ اتنے ہی پانی میں تھے۔ با ایں ہمہ اولوالعزمی نمرود اور فرعون سے بھی گئے گزرے جو خدا بن گئے تھے۔ آپ کو جب اتنے زینے طے کرنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئی تو ہم ذمہ کرتے ہیں کہ خدا بننے میں بھی کوئی مشکل پیش نہ آئے گی۔ فرعون بھی آخر آپ جیسا انسان ہی تھا۔ اس میں سرخاب کا کون سا پر تھا جو آپ میں نہیں۔

ہم کو مرزا جی کی ہتھیا ہارنے پر اس قدر غصہ آتا ہے کہ قابو چلے تو منارے سے سر دے ماریں اور سر پیٹ ڈالیں۔ بھلا غضب ہے نا کہ فرعون اور نمرود تو خدا بن جائیں اور مرزا جی ابھی تک نبوت ہی کے زینے پر دھرے رہیں۔ جس طرح فرعون کے زمانہ میں خودغرض احمقوں ... کی کمی نہ تھی اسی طرح اب بھی کمی نہیں۔ کیا معنی کہ فرعون کو اول اول خوش آمدیوں نے خدا بنایا۔ رفتہ رفتہ فرعون ان کی چاپلوسی سے متاثر ہوکر واقعی اپنے کو خدا سمجھنے اور انا ربکم الاعلی کے نعرے مارنے لگا۔ پس جن الو کے پٹھوں، چغد کا بھیجا کھانے والوں، لقّوں کی قئے چاٹنے والوں، یا روٹ چکھنے والوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لنگڑے لولوں اپاہجوں نے مرزا جی کو نبی بنایا ہے کیا وہ خدا نہیں بنا سکتے۔ اگر چاہیں اور ہمت کریں تو ضرور بنا سکتے ہیں۔

اور ترقی نہ کرنے میں درحقیقت مرزا جی کا قصور نہیں کیونکہ وہ تو ایک پتلی ہیں ،نہیں بلکہ بت پرستوں کے ہاتھوں میں ایک مورتی ہیں کہ مندر کے جس استھان پر چاہیں رکھ دیں۔قصور تو پجاریوں اور مہنتوں کا ہے جو اپنی مورتی کو عالم بالا کے کنگروں پر نہیں بٹھاتے اور ابھی تک صرف خاتم الانبیاء کے زینے پر ٹپک رکھا ہے۔ اور سچ پوچھئے تو جس طرح مرزا قادیانی نے اول اول نبوت کا اعلان نہ کیا تھا، اگرچہ نبی کے اوصاف اپنے اندر بتاتے تھے، اسی طرح اگرچہ اب کھلم کھلا اپنے کو خدا نہیں بتاتے مگر خدائی اوصاف کے ساتھ متصف ہونے کے ضرور قائل ہیں۔ کیا معنی کہ عالم الغیب خاص خدا کی صفت ہے۔ مرزا جی اپنی پیشین گوئیوں سے بتا رہے ہیں کہ میں بھی عالم الغیب ہوں۔ محیی اور ممیت خاص خدا کی صفت ہے، مگر مرزا جی بھی نمرود کی طرح انا احیی و امیت کے نقارے دنیا میں بجا رہے ہیں کہ میں نے اپنے فلاں مخالف کو اس کی مخالفت کی وجہ سے مار ڈالا۔ جتنے مخالف مرے سب میرے مارے ہوئے ہیں۔ پھر آپ کے مخالف تو علاوہ دیگر ممالک کے خود ہندوستان میں ۳۰ کروڑ ہیں، ان میں سے جو شخص مرتا ہے اس کو آپ ہی مارتے ہیں، ہاں مرزائیوں کو دوسرا خدا مارتا ہے جو آپ سے زبردست اور جبار و قہار ہے۔ یہاں آپ کی خدائی طاق میں دھری رہتی ہے۔ زندہ مخالفوں کو تو آپ مارتے ہیں، مگر اپنے مرزائیوں کو موت کے چنگل سے نہیں بچا سکتے۔ شروع سال پر پیشین گوئی کی کہ امسال میرے مخالفین بہت مریں گے۔ اب ہندو، مسلمان، عیسائیوں میں جو مرتا ہے اس کو آپ ہی مارتے ہیں۔ روم کے اسقف اعظم نے جو ۲۰ جولائی گزشتہ کو قضا کی تو البدر مطبوعہ ۳۱ جولائی میں لکھا ہے کہ یہ بھی مرزا ہی کی پیشین گوئی سے مرا، کیونکہ وہ بھی مثل دیگر عیسائیوں کے مرزائی مذہب کا سخت مخالف تھا۔ اس کے مارنے والے بھی خیر سے آپ ہی ہیں۔ واہ رے مرزائیو! تمہاری عقل اور تمہارے عقیدے کے قربان جائیے۔

بس قادیانی مرزا جی کے خدائی اوصاف تو ڈنکے کی چوٹ بج رہے ہیں مگر خدا ہونے کا ابھی تک پورا پورا اعلان نہیں ہوا۔ وہ بھی غالباً ہونے والا ہے۔ مہینوں یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برسوں یا دنوں کی تعداد تو مجدد السنہ مشرقیہ نہیں بتا سکتا ہاں یہ کہہ سکتا ہے کہ مذکورہ بالا تمام غرّے ڈبے جلد خاک میں ملنے والے ہیں کیونکہ عادۃ اللہ اسی طرح جاری ہے خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں ہوتی۔

مرزائی مردہ زندہ ہو گیا

گذشتہ مرزائی اخبار میں لکھا ہے کہ فلاں مرزائی کا لڑکا سخت علیل قریب بمرگ تھا مرزا جی کی دعا اور توجہ سے زندہ ہو گیا۔،

اس صورت میں تو تمام طبیب جو سخت سخت امراض کا علاج کرتے ہیں مسیح موعود ہیں، پھر قادیانی مرزا جی کا مردے کو زندہ کرنا تو خلاف قانون فطرت نہیں مگر عیسی کا احیاء اموات خلاف فطرت ہے یعنی ابریء الاکمه و الابرص و احیی الموتی باذن الله.. الآیه سے مراد روحانی احیا ہے۔ جو بات دیگر انبیاء کے لئے محال ہے وہ مرزا جی کے لئے ممکن بلکہ واقع ہے۔ اس مسئلے کو آپ کی بلا جانے کہ

الممکن ممکن دائماً و المحال محال دائماً۔

پچھلے سال خود قادیانی مرزا جی کا کلوٹا اور چاہیتا بیٹا ہاتھوں پر آ گیا تھا اور ام المرزائیین روتی بسورتی اپنے لاثانی نبی (شوہر) کے پاس آئی تھی کہ یہ آسمانی باپ کا پیارا ہو گیا ہے، اس کو واپس لاؤ۔،

مرزا جی نے اسی وقت پھنک ایک، پھنک دو، کا بروزی چھو منتر پڑھ کر زندہ کر دیا تھا۔ اور اس کی شہادت خود ام المرزائین نے دی کہ لیپا لک کی قسم، آسمانی باپ کی قسم، منارے کی قسم، مرزائی ٹھاکر دوارے کی قسم جو اس میں ذرا بھی شک ہو، ہو بہو عین اسی طرح ہوا۔ اب غور فرمایئے کہ ام المرزائین کی ایک شہادت دو لاکھ مرزائیوں کی شہادت کے برابر، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ پھر جب خاص الخاص مرزا جی کا نور العین مر کر زندہ ہو گیا تو کسی مرزائی کا فرزند کیوں زندہ نہ ہو۔ اب تو مرزائی سنت جاری ہو گئی درین چہ شک۔ بھلا ایسی حماقتوں پر وہی بے دال کے بودم ایمان لاتے ہیں جن کی آنکھیں نیل مکر کی سلائی پھر کر ابلیس علیہ اللعنۃ نے چوپٹ کر دی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہی حیات وممات مسیح

قادیانی مرزا جی آیات قرآنی میں تحریف بالمعنی کر کے مسیح کو اس لئے مارتے ہیں کہ اگر وہ زندہ ہیں اور مخبر صادق کی بشارت کے موافق دنیا میں آئیں گے تو میں مسیح موعود نہیں ہوسکتا۔ لیکن آپ کا پیٹ پھر بھی خیالی پلاؤ سے نہیں بھر سکتا۔ آپ اور آپ کے چیلے گلے میں منادی کا ڈھول ڈال کر عبث پیٹ رہے ہیں۔

پھر آپ کی تحریف اور تاویل بھی دوکوڑی کی ہے اس کی وجہ ایک تو خبط اور مالیخولیا اور فریب اور کید، دوم جہالت ہے اگر کلام مجید کی بلاغت سے واقفیت ہوتی تو یہ ہذیان ہرگز نہ بکا جاتا۔

بل رفعه الله الیه.. میں آپ رفع روحانی بتاتے ہیں، یعنی روحانی بلندی یا رفیع الدرجاتی۔

اول تو سیاق آیت اس معنی کے منافی ہے، کیونکہ کلام مجید میں رفع سے جہاں کہیں رفع درجات مراد لی ہے، وہاں رفع کا مضاف الیہ ضرور مذکور ہوا ہے۔ مثلاً:

رفعناه مکاناً علیاً یعنی رفع مکان۔ اور

الیه یصعد الکلم الطیب و العمل الصالح یرفعه یعنی صعود کلمات اور رفع عمل۔

تھوڑی سی عربی استعداد والا بھی سمجھ سکتا ہے کہ صعود کے معنی اوپر چڑھنے کے ہیں، جس کے مقابلے میں رفع موجود ہے، اس کے معنی بھی چڑھنے اور بلند ہونے کے ہیں۔ اور بل رفعه الله میں ضمیر مفعول عیسی کی جانب ہے، یعنی خود عیسی مسیح کو اٹھا لیا، جہاں رفع کے ساتھ درجات یا مکان نہیں یعنی یوں نہیں فرمایا کہ بل رفعه الله درجاته۔

پھر قتل اور صلیب کے بعد رفع حیات ہوتا ہے یا رفع روحانی۔ رفع روحانی (روح کی رفیع الدرجاتی) تو حالت زیست میں بھی ہوسکتی ہے، کیونکہ روح حالت حیات میں بھی قائم و جود رہتی ہے۔ ہاں بعد ممات اس کا تعلق جسم سے قطع ہو جاتا ہے۔ انبیاء واولیاء اور صلحاء کی روح حالت حیات ہی میں بڑے بڑے درجے پاتی ہے۔ کیا عیسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیح حالت زیست میں رفیع الدرجات نہ تھے، جو بعد ممات ہوتے۔

ہاں مرزائی عقائد تو یہی ہیں کہ عیسی مسیح (نعوذ باللہ) نبی کیا معنی، مہذب انسان بھی نہ تھے۔ ہم حیران ہیں کہ بعد ممات رفیع الدرجات کیوں ہوئے۔ مرزا قادیانی اور مرزائی اپنے منہ پر تھپڑ ماریں۔

پھر ما قتلوه و ما صلبوه میں جو نفی قتل ہے، تو ضرور باعتبار مقابلہ کے بل رفعه الله میں نفی موت مقصود ہے۔ یعنی خدا تعالی اضراب تاکیدی کے ساتھ فرماتا ہے کہ نہ تو عیسی مسیح کو یہود نے قتل کیا، اور نہ سولی پر چڑھایا۔ بلکہ خدا تعالی نے اس کو زندہ اٹھا لیا۔ اور اگر نفی موت مراد نہیں، تو نفی قتل نے کیا فائدہ دیا۔ اور حسب عقیدہ مرزائی اگر حضرت عیسی فوت ہو گئے ہیں، تو لفظ رفع بے کار ٹھہرتا ہے۔ پس یا تو ما قتلوه و ما صلبوه کو بے کار سمجھو، یا بل رفعه الله کو۔ قرآن مجید سے تو مرزا جی کا مطلب ثابت ہو نہیں سکتا اور قرآن مجید حشو و زوائد اور اختلافات سے بالکل پاک ہے۔

ذرا خیال کرنا چاہیے کہ کلام مجید میں جہاں کہیں توفی کا لفظ آیا ہے، تو سیاق و سباق کے قرینے سے اس کے معنی موت کے ہیں، کہیں بھی لفظ رفع نہیں آیا صرف آیت یاعیسی انی متوفیك و رافعك الیّ میں رفع آیا ہے۔ اس میں بھی مرزا جی کے عقیدے کے موافق وہی خرابی ہے کہ جب وفات ہو چکی تو پھر رفع فضول، حالانکہ توفی کے معنی منجملہ دیگر معانی کے پورا کرنے کے بھی ہیں۔ جس کے یہ معنی ہوئے کہ میں تجھ کو نبوت کی پوری نعمت دوں گا، اور پھر اپنی جانب اٹھاؤں گا، یا تیرا درجہ بلند کروں گا۔ اگر توفی کے معنی پورا کرنے کے لئے جائیں نہ کہ وفات کے، تو رفع سے رفع درجات مراد ہو سکتی ہے۔

بل کے ساتھ اضراب کرنا اور پھر تائید میں کان الله عزیزاً حکیماً فرمانا ضرور ایک مہتم بالشان واقع پر دلالت کرتا ہے۔ اور وہ کیا ہے؟ عیسی مسیح کا زندہ آسمان پر جانا۔ ورنہ رفع روحانی تو ہر ذی روح کا ہو جاتا ہے، عیسی مسیح کی کیا خصوصیت ہوئی۔ اور اس صورت میں لفی شك منه بھی فضول ٹھہرتی ہے، کیونکہ رفع روحانی (سلب روح) میں کسی کو شک نہیں۔ علی ہذا شبه لهم بھی بے کار ہو گا۔ یوں کہیے کہ سارا واقعہ بھی غلط ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کا تو صرف اتنا مقصد ہے کہ عیسیٰ مسیح دنیا میں اپنی موت مرے۔ اتنی سی بات کی خاطر آپ قرآن مجید کو جھٹلا رہے ہیں۔ قرآن جھوٹا ہو، حدیثیں غلط ہوں، مگر عیسیٰ مسیح کسی طرح مریں جن کو مسلمانوں نے زندہ رکھ چھوڑا ہے۔ پھر بھی مصیبت ٹل نہیں سکتی، یعنی آپ کسی طرح مسیح موعود نہیں ہو سکتے کیونکہ مسیح کی ممات سے کوئی تعلق قادیانی مغل کو نہیں۔

ہزاروں برس تک بے کھائے پئے کسی کا زندہ رہنا اور طبقہ زمہریر تک کسی ذی روح کا صحیح سالم پہنچنا محال ہے، مگر آسمانوں کی چھتوں پر آسمانی باپ کا اپنے چہیتے لیپا لک (مرزا قادیانی) کی محبت میں دوڑے دوڑے پھرنا اور اس کی بھڑ اس میں بھیڑ کی طرح ممیانا اور گائے کی طرح ڈکرانا اور مرغی کی طرح پنکھ پھیلا ناممکن بلکہ واقع ہے۔ تمام انبیاء کرام کے معجزات خلاف فطرت، مگر مرزا جی کے مصنوعی فطرت کے خلاف نہیں۔ کیا معنی کہ رفعه الله میں رفع مسیح خدا کا فعل ہے، جو رفع کا فاعل ہے۔ خود عیسیٰ مسیح کا فعل نہیں جو مفعول ہیں۔ مگر مرزا جی اس کے منکر ہیں۔ یہ بات بھی خلاف فطرت الٰہی ہے، حالانکہ فطرت الٰہی کے خود منکر۔ اس سے بڑھ کر کون سی بلادت، سفاہت، خرافت، حماقت یا قابل لعنت تہمت اور خلاف ایمان جرأت و جسارت ہوگی جو چند خود غرض نکھٹوؤں نے ان میں پیدا کر دی ہے۔

بہت بڑا نکتہ فرمایا

اخبار البدر قادیان مطبوعہ ۷۔ اگست میں قادیانی مرزا جی فرماتے ہیں کہ

میرے خیال میں یہ بات گذری کہ دوزخ کے تو سات دروازے اور بہشت کے آٹھ۔ ایک نمبر کیوں بڑھ گیا، مگر معاً خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ جرائم کے اصول بھی سات ہیں اور محاسن بھی سات۔ مگر ایک دروازہ رحمت الٰہی کا ہے جو بہشت کے دروازوں میں زیادہ ہے۔،

ما شاء اللہ کیا کہنا ہے بھلا ایسے نکتے بجز قادیانی کے کون بیان کر سکتا ہے اور ایسے معمے کون حل کر سکتا ہے۔ یہ الہامی باتیں ہیں دوسروں میں ایسی باتوں کے القاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے کا مادہ کہاں، کیوں جناب خدا کی رحمت کا بس ایک ہی دروازہ ہے باقی سات دروازوں میں رحمت نہیں، آپ کے موافق شائد زحمت ہے (معاذ اللہ) تو خدا کی رحمت کو آپ نے تنگ اور محدود کر دیا، حالانکہ بہشت جس کا نام ہے وہ خود رحمت ہے۔ بہشت کا گوشہ گوشہ رحمت ہے۔ بہشت کی ہر شئے رحمت ہے۔ خدا کا وہاں ہر وقت دیدار ہونا عین رحمت ہے۔ مگر یہ بات وہ سمجھے جو رحمت کی ماہیت سے واقف ہو۔ آپ رحمت خداوندی سے دور ہیں، لہذا رحمت کو کیوں جاننے لگے۔

مجدد (احمد حسن) پر یہ الہام ہوا کہ مرزا قادیانی بالکل جھوٹا ہے، اس پر ہم نے کوئی الہام نہیں۔ وہ چونکہ ہماری رحمت کو تنگ اور محدود بتاتا ہے تو جیسا ہم قرآن میں فرما چکے ہیں کہ ان الشیا طین لیو حو ن الی او لیا ء ھم اس پر شیاطین الہام کرتے ہیں کیونکہ وہ ہماری رحمت کے منکر ہیں۔ بہشت کے آٹھ دروازے اس لئے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ سبقت ر حمتی علی غضبی یعنی میری رحمت غضب پر سبقت لے گئی ہے۔

الحاد کی تعلیم

اسی نمبر کے البدر قادیان میں قادیانی مرزا جی فرماتے ہیں کہ

قرآن شریف سے جو نتیجہ نجات کے بارے میں استنباط (مستنبط) ہوتا ہے وہ یہ کہ نجات نہ تو صوم سے ہے، نہ صلوۃ سے، نہ زکوۃ وصدقات سے، بلکہ محض دعا اور خدا کے فضل سے ہے۔

بھلا اس سے بڑھ کر کون سی ملحدانہ تعلیم ہوگی کہ نجات خدا تعالی کے فرض کئے ہوئے فرائض اور احکام بجالانے سے نہیں ہوتی، بلکہ محض دعا اور خدا کے فضل سے ہوتی ہے۔ کوئی شخص خدا تعالی کے احکام تو بجا نہ لائے اور صرف دعا کر لیا کرے تو کیا اس کی نجات ہو جائے گی، اور ایسے شخص پر خدا تعالی کیوں کے فضل کرسکتا ہے۔ کلام مجید کی پہلی تعلیم پارہ الم کے شروع میں یہ ہے:

یقیمو ن الصّلوۃ ومما رز قنا ھم ینفقو ن

آگے چل کر ارشاد ہوتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولئك علی هد ی من ر بهم و اولئك هم المفلحو ن

یعنی نماز پڑھنے والے، اپنی کمائی خرچ کرنے والے ہی فلاح (نجات) پانے والے ہیں۔علی ہذا، اسی مضمون کی اور آیتیں بھی ہیں۔معلوم نہیں مرزا جی نے اپنے قول کے موافق مذکورہ بالا نتیجہ قرآن کی کون سی آیت سے مستنبط کیا ہے کہ نماز، روزہ، زکوۃ، حج ادا نہ کرو، اور صرف دعا مانگو۔بس خدا تعالی فضل کرے گا۔بس اب کیا تھا، یار لوگ شراب خوری، عیاشی، فسق و فجور میں دھڑلے سے مصروف ہوں گے اور کبھی کبھی بھاگتے دوڑتے ٹکریں مار لیا کریں گے، اور دعا کر لیا کریں گے، بس بیڑا پار ہے۔اور جب محض فضل نجات کا ذریعہ ہے، تو اس کھڑاگ کی بھی ضرورت نہیں، کیونکہ فضل کی تعریف یہ ہے کہ بے علت ہو۔

اسلام کی بنیاد چار چیزیں ہیں۔نماز، روزہ، حج، زکوۃ۔اور انہیں پر نجات منحصر ہے جیسے عناصر اربعہ پر اجسام کا وجود منحصر ہے، مگر مرزا جی انہیں چار ارکان کے مخالف ہیں۔گویا اسلام کی بنیاد ڈھانا اور مسلمانوں میں وسیع المشربی کا طوفان پھیلانا، اور سب کو اسلامی شریعت سے آزاد اور مطلق العنان کرنا چاہتے ہیں۔اللہ اللہ! وہ نماز جس کی نسبت آنحضرت ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

من تر ك الصّلوة معتمّداً فقد کفر

اور: الفر ق بین المؤ من و الکا فر ا لصّلوة

اور خود قرآن مجید میں ہے:

فو یل للمصلّین الّذین هم عن صلا تهم سا هو ن

اور: ا ذا قا موا الی الصّلوة قا موا کسا لی

دیکھو نماز میں سستی کرنے والوں کے لئے وعید ہے، تو تارکوں کے لئے کیسی وعید ہونی چاہیے۔لیکن قادیانی مرزا جی اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتے، اور مسلمانوں کو تارک الصلوۃ بنانا اور فرقہ مرجئہ میں داخل کر کے جہنمی کرنا اور اسلام کو دنیا سے مٹانا چاہتے ہیں۔لیکن اسلام تو کسی کے مٹائے تا قیامت مٹ نہیں سکتا، سینکڑوں ملحد اور مرتد پیدا ہوئے، مگر خود ہی مٹ گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے معنی الہام

قادیانی مرزاجی نے حال ہی میں تازہ یہ الہام بیان کیا کہ

الفتنة و الصدقات۔

اور فرمایا کہ: اب الہام بھی اسے کیا کہیں، ایسی صاف اور واضح وحی ہوتی ہے کہ کسی قسم کے شک وشبہ کی بالکل گنجائش نہیں رہتی، شاذو نادر ہی کوئی ایسی وحی ہوتو ہو، ورنہ ہر وحی میں پیشینگوئی ضرور ہوتی ہے۔

درین چہ شک! الہام کیا معنی، یہ تو آسمانی باپ کی وحی ہے، جس کا مطلب یا تو آسمانی باپ نے سمجھا ہے یا لیپا لک (مرزا قادیانی) نے۔ الہام تو ابلاغ وتبلیغ اور ہدایت کے لئے ہوتا ہے جس کی صفت یہ ہے کہ واضح ہو، صاف ہو۔ کیا ایسا مجمل اور مہمل اور ناتمام کلام، ربانی الہام ہوسکتا ہے جس کا سر ہے نہ پاؤں۔

فتنہ اور صدقات، علاوہ اس کے کہ باہم متضاد ہیں، کیونکہ جہاں صدقہ اور خیرات ہوگا، وہاں کسی قسم کے فتنہ کو ہرگز دخل نہ ہوگا، اگر ان کو معطوف ومعطوف علیہ مانا جائے، تو صرف مبتداء ہوگی جس کی خبر غتربود ہے۔ بظاہر معلوم نہیں ہوتا کہ صدقے اور فتنے دونوں جمع ہوکر کیا کریں گے۔ لیکن مجدد (احمد حسن شوکت) اس کے معنی لیپا لک اور آسمانی باپ دونوں سے بڑھ کر سمجھتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مرزائی لوگ کفر اور الحاد شرک اور بدعت کے کاموں تعمیر وغیرہ میں صدقات (چندہ) دیں گے اور فتنہ (غضب الہی) میں مبتلاء ہوں گے۔

اس الہام کے حقیقی معنی تو یہی ہیں اور لیپا لک (مرزا قادیانی) نے اس کے معنی یہ سمجھے ہیں کہ جلد جلد چندہ دو، ورنہ فتنہ میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ سر نیچے ہوگا اور ٹانگیں اوپر۔ اور پھر کیا عجب ہے کہ سولی پر لٹکائے جاؤ کیونکہ قادیانی مسیح وہ مسیح نہیں کہ خود سولی پر لٹک کر دنیا کا کفارہ بنے اور سب کو پاک کردے۔ یہ تو وہ مسیح ہے کہ اوروں کو سولی پر چڑھائے گا اور خود ناپاک رہے گا۔

یہ ویسا ہی الہام ہے جیسا چند سال قبل ہوا کرتا تھا کہ فلاں اور فلاں مارا جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا، اس کے پیٹ میں بغدا بھونکا جائے گا، اور اس کے سر پر آرہ چلایا جائے گا، فلاں کو کولہو میں پیلیں گے، اور فلاں کو تہِ تیغ کریں گے۔ اتنا فرق ہے کہ یہ غضب ناک الہام خاص و عام دونوں کے لئے تھا جس کی بولتی مجسٹریٹ گورداسپور نے بند کر دی۔ لیپا لک (قادیانی) اور باپ (قادیانی کا ملہم) دونوں سہم گئے۔ خطا ہو گئے، اب از سر نو یہ غضبی الہام خاص خاص مرزائیوں کیلئے ہوا ہے کہ بچہ جی! صدقہ نہ دو گے، تو ایسے اڑ گڑے میں جوتے جاؤ گے کہ لید تک نکل پڑے گی، اور گھاس دانہ اور راتب سب بھول جاؤ گے۔ کبھی کبھی کا کھایا پیا اگلنا پڑے گا۔

ہم تو کچھ نہیں کہتے، ہاں مرزائیوں کو چوہے کا بل ڈھونڈ لینا چاہیے۔ خیر اسی میں کہ جو کچھ کماؤ سیدھا قادیان کو چلتا کرو، ورنہ تم ہو اور طرح طرح کے فتنے اور بلائیں ہیں۔ پھر تو بھاگتے راہ نہ ملے گی۔ نہ آسمان پناہ دے گا نہ زمین۔

اسکے مقابلے میں مجدد السنہ مشرقیہ شوکت اللہ پر یہ الہام ہوا ہے کہ:

الفتنة و الد جا ل ۔ البرو زی و الطا عو ن۔ البروزی و اللعنة ۔ الملحد و النار ۔ المفتری و الا د با ر ۔ و الکذا ب البطا ل و الدجال ا لکذا ب ۔ و السجین ۔ الجا عل و العذا ب المهین ۔ المنکر المر تد المر ید و سو ط النار و الحد ید ۔ و غلوهتم الجحیم ۔ صلوه ثم فی سلسلة زر عها سبعو ن زرا عاً فاسلکوه ۔ لعنتی الی یو م الدین

ناظرین غور فرما سکتے ہیں کہ ہمارا الہام فصیح و بلیغ مربوط و مضبوط ہے یا آسمانی باپ کا الہام جو لیپا لک پر ہوا ہے۔

مسیح موعود کے زمانے میں عمریں بڑھ جائینگی

قادیانی مرزا جی فرماتے ہیں:

اس کے یہ معنی نہیں کہ موت کا دروازہ بند ہو جائے گا بلکہ یہ معنی ہیں کہ جو لوگ اس کے (جعلی مسیح کے) موید اور جان و مال سے اس کے ساتھ ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے اور ہر حال میں اس کے شفیق و رفیق ہوں گے ان کی عمریں بڑھا دی جائیں گی اور وہ لوگ دیر تک زندہ رہیں گے۔ الخ

اس مردودیت ونمرودیت اور استکبار کو ملاحظہ فرمائیے کہ مذکورہ بالا عبارت میں مردود نے خدا تعالی کا کہیں نام نہیں لیا۔ صرف یہ لکھا کہ ان کی عمریں بڑھا دی جائیں گی، گویا یہ دجال عمریں بڑھائے گا۔

کلام مجید میں تو خدا تعالی یہ حکم دے کہ

لا تقولن لشیء انی فاعل ذلك غداً الا ان یشاء الله

اور یہ مردود استثناء بھی نہ کرے، گویا اپنے کو فاعل ومختار اور قادر مطلق سمجھے، پھر اعمال حسنہ اور تقوی اللہ کا بھی ذکر نہیں، صرف مسیح موعود کا ذکر ہے کہ جو لوگ جان و مال سے اسکے ساتھ ہوں گے، وہ ان کی عمریں بڑھا دے گا۔ اس کا دوسرا پہلو یہ نکلا کہ جو لوگ جان و مال سے اسکے ساتھ ہوں گے، اور جس طرح ممکن ہوگا سو گھر مار، ڈاکہ ڈال کر بھی لوگ چندہ نہ دیں گے، ان کی عمریں کم ہو جائیں گی اور وہ مر جائیں گے۔ گویا خلق اللہ کی حیات وممات مرزا قادیانی کو چندہ دینے اور نہ دینے پر موقوف ہوئی۔ ہم حیران ہیں کہ جب مرزا جی چندہ نہ دینے والوں کی عمریں گھٹا سکتے ہیں، یعنی ان کو ہلاک کر سکتے ہیں، تو چندہ دینے والوں پر ہمیشہ کے لئے موت کا دروازہ کیوں بند نہیں کر سکتے۔ الغرض مقصود تو چندہ ہے جس طرح بنے چندہ دو۔ چندے ہی کے لئے طرح طرح کی دھمکیاں ہیں۔ جرنیلی آرڈر ہیں۔ الہام بھی اسی کے ہوتے ہیں۔ وعظ بھی اسی کا ہوتا ہے۔ مرزائی اخباروں کا کوئی پرچہ ایسا نہیں ہوتا جس میں چندہ کے لئے ہاتھ نہ پھیلائے جاتے ہوں، اور یہ تازیانہ نہ جمایا جاتا ہو، اور دھمکی نہ دی جاتی ہو کہ جو لوگ چندہ نہ دیں گے بیعت کے رجسٹر سے ان کا نام خارج کر دیا جائے گا۔

بھلا کسی نبی نے آج تک ایسا کیا ہے، اور یوں کاسہ گدائی گھر گھر اور در در پھرایا ہے کہ میرے پاس وہی لوگ آئیں جو چندہ دیں۔ یعنی موٹی چڑیا اور چرب شکار ہوں۔ انبیاء کرام کو تو سب سے پہلے غریبوں اور مسکینوں نے قبول کیا ہے، اور وہ لوگ انبیاء کرام کی بیعت میں داخل ہوئے ہیں جنہوں نے دنیا پر لات ماردی ہے۔ کیونکہ سب سے پہلے انبیاء کرام نے دنیا پر لات ماری ہے۔ پھر مرزا جی بارہا اسباب پرستی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خلاف وعظ کرتے ہیں اور توکل کی تلقین کرتے ہیں، لیکن چندہ طلب کرنا اسباب پر ستی نہیں، یہ خدا پرستی ہے۔ یہ تو کھلی شکم پرستی اور عیش پرستی ہے۔ مرزا جی کی نبوت اور بعثت کا وجود تو صرف چندہ پر ہے۔ یہ نہیں تو نبوت گاؤ خورد اور بعثت دریا برد ہے۔

مسیح اور مہدی کیوں پیدا ہوتے ہیں

فطری طور پر انسان اپنے کو دوسرے با اقبال انسانوں کی مانند بنانا چاہتا ہے، اور اس مقصد کے لئے طرح طرح کی تدابیر اور وسائل اور مکر وحیل کام میں لاتا ہے۔ دنیا میں اکثر واقعات بلکہ خونریزیاں اسی رشک اور خبط اور دنیوی جاہ وجلال کے لئے ہوئیں۔ سوڈان میں مہدیوں کے متواتر پیدا ہونے کے یہی وجوہ ہیں۔ قادیانی مرزا جی نے سوچا کہ نبی بننا کیا مشکل ہے، نبوت میں کون سا عنقا کا پر ہے۔ ایک لاکھ کئی ہزار پیغمبر جو دنیا میں گزرے ہیں سب کے سب انسان تھے۔ اگر وہ انسان نہ ہوتے بلکہ فرشتے ہوتے، تب تو البتہ مشکل تھی مگر جب ہر جگہ انسانیت ہی کا ظہور ہے، تو جو کام ایک انسان نے کیا، کیا وجہ ہے کہ اس کو دوسرا انسان نہ کر سکے۔ اور جو صفت ایک انسان میں ہے، کیا وجہ ہے کہ دوسرے انسان میں نہ ہو، یا وہ اپنے میں پیدا نہ کر سکے۔ قدرت الٰہی بخیل نہیں، وہ سب کو ایک آنکھ دیکھتی ہے، وہ ہر انسان کو نبی بنا سکتی ہے۔ بلکہ خود ہر انسان چاہے تو نبی بن سکتا ہے، بشرطیکہ وہ اپنے کو پست فطرت نہ بنائے، اور اولوالعزمی کو طاق نسیان پر نہ دھرے۔

مرزا جی نے کہا حواس خمسہ قوت مدرکہ دماغ عقل وغیرہ جو کچھ انبیاء میں تھا، مجھ میں بھی موجود ہے بلکہ ان سے کئی حصہ زیادہ۔ اور کسی شخص کا امتی (غلام) بننا ایک ذی عقل اور ذی ہوش کیلئے باعث ننگ ہے اور عالی فطرت انسان کا کام ہے کہ اوروں (جاہلوں اور وحشیوں) کو اپنا امتی بنائے، نہ کہ خود کسی کا امتی اور غلام بنے۔ والدین نے میرا نام غلام احمد رکھا، اگر وہ زندہ ہوتے تو میں مزہ دکھاتا۔ باپ کی تو داڑھی گھسوٹا اور ماں کا چونڈا پکڑ کر گھسیٹتا کہ تم نے کیا جھک مارا کہ مجھے عرب کے ایک امی کا غلام بنا دیا۔ خیر میں اب اس کی یوں تاویل کرتا ہوں کہ احمد خود میں ہوں، یعنی آپ اپنا غلام ہوں۔ خود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی غلام اور خود ہی آقا ہوں۔ ایسے تیسے ماں باپ نے جیسی میری توہین کی تھی، اس سے سو حصہ زیادہ میں نے اپنی عزت و وقعت بڑھالی۔ کیا معنی کہ خود نبی بن گیا اور دو لاکھ آدمیوں کو اپنی امت (غلام) بنا کر ان کی ناک میں نکیل ڈال دی۔ اب جس طرح چاہتا ہوں ان سے اٹھک بیٹھک کراتا ہوں، اور اون کا گاڑھے خون کا کمایا ہوا روپیہ مانگ لیتا ہوں، اور سقنقوری حلوہ اور معجونیں کھاتا ہوں۔

دوم، جب حیا اور ایمان اٹھ گیا، تو انسان سب کچھ بن سکتا ہے۔ نبی کیا معنی، خدا بن سکتا ہے۔ بات یہ ہے کہ دنیوی طمع اور حبّ جاہ نے مرزا قادیانی کا کانشنس بالکل الٹا توّا بنا دیا، اس کا نور ایمان سلب ہو گیا۔ اب اپنے کو جو چاہیں بنا دیں۔ تمام کاروائیاں کانشنس کے خلاف ہیں۔ اپنی غلطی کبھی تسلیم نہ کریں گے۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ ان کی پیشین گوئیاں عبداللہ آتھم کا مرنا، اور آسمانی منکوحہ کا ان کے قبضے میں آنا وغیرہ سراسر غلط نکلیں۔ لیکن مرزا جی سے غلطیوں کا کوئی اقرار تو کرالے۔ آسمانی باپ ہی آسمان سے نازل ہو کر غلطیوں پر متنبّہ کرے جب بھی انشاء اللہ اقرار نہ کریں گے۔ اقرار کریں تو نبوت باطل ہوتی ہے کیونکہ نبی جھوٹ نہیں بولتے۔ لیکن چونکہ مرزا جی اپنے جھوٹ کے سچ کرنے کی تاویلیں گھڑتے ہیں، لہذا ایک جھوٹ کے ثابت کرنے کو بہت سے جھوٹ بولتے ہیں، پھر بھی سچے نبی بلکہ خاتم الانبیاء ہیں۔

مرزا جی کو اپنے پاکھنڈ کا حال اچھی طرح معلوم ہے۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ میں روپ گانٹھ رہا ہوں ان کو خوب معلوم ہے کہ جس طرح ۱۳ سو برس میں میرے دوسرے بھائی جعلی مہدی وغیرہ بنتے چلے آئے ہیں اور اب موجود ہیں، ایسا ہی میں ہوں۔ اور ممکن ہے کہ میرے بعد بھی کوئی عیار اور چالاک پیدا ہو کر.. مہدی بن جائے، پھر بھی اپنے کو خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) بنالیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ آپ بروزی اور ظلی محمد ہیں، یعنی آنحضرت ﷺ کی روح اطیب نے ان کے جسد اخبث میں حلول اور بروز کیا ہے۔ بروز اور حلول اور تناسخ تینوں ایک ہیں۔ گویا آپ نے ہنود پر یہی ثابت کرنا چاہا ہے کہ.. جس کلنک اوتار یا کلجگ اوتار کے آنے کا ذکر ہے وہ میں ہوں، تو چونکہ آپ اپنے کو آنحضرت ﷺ کا بروزی بتاتے ہیں اور آپ ﷺ خاتم النبیین تھے تو بروزی بھی ضرور ہے کہ خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) ہو۔ اس لئے آپ نے اپنے کو خاتم الانبیاء کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لقب عطا کیا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ آپ عیسی مسیح بھی بنے، مہدی بھی بنے، بروزی محمد بھی بنے، کلنک اوتار بھی بنے، مگر نہ تو عیسائیوں نے آپ کو مسیح مانا، نہ مسلمانوں نے مسیح اور مہدی، نہ ہنود نے کلنک اوتار اور آریا نے تو ایسی گت بنائی اور بنا رہے ہیں کہ مرزا کا دل ہی جانتا ہے اگر آپ سچے ہوتے تو کوئی گروہ تو مانتا۔ نظروں میں گر جانے کی وجہ یہ ہوئی کہ آپ سبھی کچھ بن گئے۔ مجدد نبی مسیح مہدی اوتار، مگر بالآخر کچھ بھی نہ رہے۔ سر پر برنگ زلف چڑھے اور گر گئے۔ اور کچھ بگڑے دل یا اعجوبہ پرست یا بھوکے مسلمان آپ کے ساتھ ہو لئے ہیں، تو ان پر نہ پھولئے۔ یہ چند روز کی ہوا ہے۔ جب تار و پود کھل جائے گا تو یکے بعد دیگرے سب کے سب ففروا ہو جائیں گے۔ .

سوم: سادہ لوحی اور بوالہوسی، انسان کے ساتھ لگی ہے۔ جب تک حمقاء کا وجود دنیا میں باقی ہے، جھوٹے مہدی اور مسیح اور نبی پیدا ہوتے ہی رہیں گے۔ اس معاملہ میں وحشی اور مہذب قومیں دونوں برابر ہیں۔ کیا معنی کہ جس طرح سوڈان میں متواتر مہدی پیدا ہوئے، اسی طرح اب یورپ میں مسیح پیدا ہوئے۔ لندن میں مسٹر پگٹ اور پیرس میں ڈاکٹر ڈوئی۔ اگر یورپ میں فلسفہ کی تعلیم نے جیسا کہ دعوی کیا جاتا ہے عقل مندی پھیلائی ہوتی تو مسیحوں کا پیدا ہونا محال تھا۔ صدق اللہ: ان الانسان خلق ھلوعاً،

جب عالم بالا کی تہذیب اور تعلیم و تربیت کی یہ کیفیت ہے، تو ہندوستان جو جہالت کے گڑھے میں گرا ہوا ہے اور پھر مسلمان جو اعجوبہ پرستی میں لاجواب ہیں، کیوں مہدی اور مسیح پیدا نہ کرلیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ مرزا جی عیاری خراری چالاکی بے باکی میں آج کے روز اپنی نظیر نہیں رکھتے۔ دس پانچ ہزار آدمیوں کو مونڈنا اور پھر ان سے رقمیں اینٹھنا اور مختلف کارخانے کھڑے کر دینا، ہر شخص کا کام نہیں۔ پھر دل اور گردہ بھی بہت بڑا ہے، یعنی بعد ختم نبوت نبی بن جانا مرزا جی کے سوا دوسرے مسلمان کا کام نہیں۔

کفر بھی اور اشاعت اسلام بھی

اخبار زمین دار لاہور لکھتا ہے کہ اکثر مسلمان تو مرزا صاحب قادیانی کے مکفر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا سخت مخالف ہیں، مگر یہ عجیب کفر ہے کہ اشاعت اسلام یہی کر رہا ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ مرزا جی کا کفر جو اشاعت اسلام کر رہا ہے، کچھ بھی عجب نہیں۔ ہاں ہمارے ہم عصر کو ایسے کفر کا عجب معلوم ہونا عجیب تر ہے۔ شائد قرآن و حدیث پر اس کی نظر نہیں۔ قرآن کریم میں ہے و لکن رسو ل اللہ و خا تم النبین۔ جب آنحضرت ﷺ پر نبوت کا خاتمہ ہو چکا تو اب کسی مرتد اور ملحد کا یہ دعوی کرنا کہ میں نبی بلکہ خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) ہوں، قرآن کو جھٹلانا ہے، جو صریح کفر ہے۔ اب خود غرضی کی یہ تاویل رکیک کہ نبوت کاملہ کا خاتمہ ہوا ہے، نہ کہ نبوت ناقصہ کا۔ اور مرزا جی ناقص نبی ہیں اور ناقص انبیاء قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے، کسی عقل مند کا کام تو ہے نہیں کہ ایسی لغو تاویل کو مانے۔

دین اسلام تو حسب آیت الیو م اکملت لکم د ینکم و اتممت علیکم نعمتی کامل پورا اکمل ہے اور جو انبیاء اس میں قیامت تک پیدا ہوں وہ ناقص۔ پھر خدا کی اس میں کیا حکمت ہے کہ پہلے تو ایک کامل نبی بھیجے اور پھر بہت سے ناقص انبیاء بھیجنے کا تانتا باندھ دے، کیونکہ کامل کے بعد ناقص کی کیا ضرورت ہے۔ ایسی تاویل اور ایسا عقیدہ کفر نہیں تو کیا ہے، اور اس میں تعجب کیسا۔

پھر جب کہ مرزا جی بروزی نبی یعنی ہو بہو معاذ اللہ آنحضرت ﷺ ہیں جو ہر طرح کامل و اکمل نبی تھے تو آپ ناقص نبی کیوں ہیں۔ معلوم ہوا کہ بروزی نبی نہیں ہیں، بلکہ کسی کے برازی ہیں۔ پھر ناقص بھی اور خاتم الخلفاء یعنی خاتم الانبیاء بھی۔ ایک حماقت ہو تو صبر کیا جائے آپ تو خیریت سے حماقتوں کا مجسمہ ہیں۔

ہمارے ہم عصر اخبار زمین دار کو مرزا جی کے کفر اور دعوی اشاعت اسلام پر کچھ تعجب نہ کرنا چاہیے۔ اجتماع ضدین و نقیضین تو ان کی قسمت میں لکھا ہے۔ یعنی جس طرح کفر اور اسلام میں ضد اور نقیض ہے، اسی طرح مرزا جی کے سب دعوی باہم متناقض و متضاد ہیں۔ جیسا کہ ہم نہ صرف اب، بلکہ بارہا ثابت کر چکے ہیں۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے بعد ۳۰ جھوٹے دجال پیدا ہوں گے، ان میں سے ہر ایک یہی زعم کرے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ لا نبی بعدی یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ پیش گوئی بالکل پوری ہو رہی ہے مسیلمہ سے لے کر اب تک کتنے جھوٹے نبی اور مہدی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدا ہوئے۔ اور سوڈان میں تو دس پانچ برس کے بعد مہدی پیدا ہوتے ہی رہتے ہیں ۔یہ سب نبی کفر کے ساتھ اشاعت اسلام ہی کا دعوی کرتے ہیں اور یہی دعوی کرتے کرتے فی النار ہو جاتے ہیں ۔ پس ہمارے عم عصر کو مرزا جی کے کفر کے ساتھ اشاعت اسلام پر بالکل تعجب نہ کرنا چاہیے ۔ مرزا جی تو اپنے جدید مذہب اور کفر یہ عقائد کی اشاعت کرتے ہیں ۔ اسلام کا دعوی سادہ لوحوں اور بوالہوسوں کے پھانسنے کا ایک لاسا ہے: ماخوب مے شناسیم پیران پارسا را۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارا ہمعصر اگر مرزا جی کے کیرکٹر پر اچھی طرح غور کرے گا،تو جس تعجب کا اس نے اظہار کیا ہے، وہ بالکل جاتا رہے گا۔

ڈوئی کے پاس کئی کروڑ ڈالر ہیں

اخباروں میں یہ خبر چکر کاٹ رہی ہے کہ ایک حواری نے ڈاکٹر ڈوئی پر کسی وجہ سے لائیبل کی نالش دائر کی تھی، مقدمے کے دوران تحقیق میں معلوم ہوا کہ ڈاکٹر صاحب کے پاس کئی کروڑ ڈالر جمع ہیں ۔

مسیح موعود بننے کے یہ مزے اور گل چھرے ہیں ۔ہم کو افسوس ہے کہ مرزا جی کو ۳۰ سال تک مسیحیت ومہدویت کے پاپڑ بیلتے گزر گئے، مگر کئی کروڑ کیا معنی، کئی لاکھ روپئہ بھی نصیب نہ ہوا ۔ہاں مرزائیوں کے پاس دو چار دس پانچ ہزار کا زیور مرصع بجواہرات ضرور موجود ہے۔ اور سنا ہے کہ مرزا جی نے کچھ جائداد بھی اپنی جیب سے روپئہ دے کر اوروں کے نام سے خریدی یا رہن کی ہے۔ بس یہی کائنات اور یہی اوڑھنا اور بچھونا ہے۔ ہمارے نزدیک تو قادیان میں وہی حواری اچھے ہیں، جو زندہ پیر کے مجاور بنے بیٹھے ہیں اور چڑھاوے چکھ رہے ہیں، اور ایسے تو ندیلے اور لحیم شحیم ہو گئے ہیں کہ اگر کاٹو تو خون نہ نکلے گا، چربی ہی چربی برآمد ہوگی۔ مزے میں درحقیقت یہ لوگ ہیں۔ دلالی میں مرزا جی کے تو ہاتھ ہی کالے ہیں ۔...

کس قدر افسوس ہے کہ دو لاکھ مرید، اور ہمیشہ دست سوال کشادہ ہے۔ کاسہ گدائی گشت کرتا ہے۔ جھڑکیاں دی جاتی ہیں، ڈانٹ بتائی جاتی ہے۔ قارون کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سگوں نا دہندوں کے ہمیشہ اخباروں میں ترلے لئے جاتے ہیں۔ پھر بھی مرزائی فنڈ میں دس ہزار پانچ ہزار روپیہ بھی جمع نہیں۔ بات یہ ہے کہ مرید ہی نالائق ہیں۔ اگر اپنے بروزی نبی کے سر پر سارا مال ومتاع.. جمع پونجی قربان نہ کر دیا، تو ایسے مریدوں کو لے کر کیا بھاڑ میں جھونکیں ۔..اگر مرزا جی تنہا بیک بینی و دوگوش ٹڑوں ٹوں ہوتے اور نبوت کا دعوی کرتے اور پھوٹی کوڑی بھی جیب میں نہ ہوتی ،تو کچھ غم نہ تھا، کیونکر مجبوری تھی ۔غصہ تو ہم کو اس بات پر ہے کہ مرزا جی کے دو لاکھ والنٹئر کس مرض کے دارو ہیں۔ اگر سب کے سب کاسہ گدائی میں ایک ایک پیسہ ڈالیں ،تو دولاکھ پیسے ہوتے ہیں۔ پھر چندے مختلف ہیں۔ منارے کا چندہ ،اسکول کا چندہ، مقدمات کا چندہ ،مرزائی مہمانوں کی خاطر مدارات کا چندہ ،اشتہارات کا چندہ، جدید مطبوعات کا چندہ، لات ومنات یعنی مرزا جی کی تصویرات کا چندہ ۔فی چندہ ایک ایک پیسہ، گویا قطرہ قطرہ دریا ہوتا ہے۔ مگر مرزائیوں نے تو ایسی ہتھیا ہاری ہے کہ سب کا منہ جھلس دیا جائے ۔اور تو کیا کم بختوں کو ذرا شرم نہیں آتی کی ان کا بروزی نبی اور امام آئے دن پیسے کوڑی کے لئے ہاتھ پھیلاتا ہے ۔عقیدت اور ارادت کے تو یہ معنی ہیں کہ.. جو کچھ ہو، سب قادیان میں جھونک دیں اور بال بچوں کو سنکھیا دے دیں ۔ ڈاکا ڈالیں، چوری کریں، مگر بروزی نبی کا پیٹ بھریں ۔آنتوں کا گودا تک نکال کے دے دیں۔ نہیں تو یاد رکھنا مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) ایک ایک کے کان پکڑ کر افریقہ کو چلتا کر دے گا ،اور سب کے سب سومالی ملاں کے حوالے کر دیئے جائیں گے، جہاں نہ دانہ ہے، نہ پانی، ہگنے کو پان پان سیر، اور کھانے کو پیسا بھر نہیں ۔..

ہمارے امام الزمان ہمارے مسیح موعود ہمارے.. بروزی نبی، مگر ٹکا خرچ کرتے تھیلی اور بٹوے کے منہ میں چنٹیں پڑ جاتی ہیں ۔قسم ہے آسمانی باپ اگر ہم نے پھر سنا کہ چندہ دینے میں کسی نے جھول جھال لگائی ہے، تو ہم سے برا کوئی نہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ بہت سے نو گرفتار مرزائی چندے کی کمشقت اٹھانے کو دو بھر سمجھ کر کاندھے سے جوا پھینک کر چمپت ہو گئے ہیں۔ آخر ہم بھی تو دیکھیں وہ جائیں گے کہاں، اور رہیں گے کہاں ۔ چار طرف آسمانی باپ کی عمل داری اور دنیا میں لیپا لک کا سکہ جاری ہے۔ جہاں جائیں گے، پڑے جائیں گے ،دھرے جائیں گے۔ ہم پولیس والوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حوالے کیئے جائیں گے، کھڑے کھڑے ہگیں گے اور لیٹے لیٹے موتیں گے۔

تازہ بے معنی الہام

گورداسپور میں مرزائیوں کے مقدمات فوجداری چل رہے ہیں۔تعجب ہے کہ مسیح موعود اور امام الزمان کا اجلاس چھوڑ کر یہ مقدمات برٹش عدالتوں میں گئے ۔جب کہ دنیا پر لیپا لک کا ہر طرح قبضہ ہے اور آسمانی باپ کمک پر ہے تو مخالفوں کو خود سزامل جاتی، ان کے گھروں کا اتالیقہ ہو جاتا ،ان سے جیل خانے بھر جاتے ،دریائے شور کی زمینیں آباد ہو جاتیں۔ایک ایک مخالف پر طاعون مسلط ہو جاتا جو لیپا لک کا ایڈی کانگ ہے ۔مگر مرزائیوں نے لٹیا ڈبو دی۔ایسا اجلاس چھوڑ کر انگریزی اجلاس میں گئے اور اپنے ساتھ لیپا لک کو بھی سبک اور خفیف کیا۔

بات یہ ہے کہ انگریزی عدالتیں آسمانی باپ اور اسکے لیپا لک (مرزا قادیانی)سے بہت زبردست ہیں اور تو اور جب سے مقدمات کے دائر ہونے کا سلسلہ شروع ہوا ہے، جس کو تقریباً گیارہ ماہ ہوئے ،الہام بھی غت ربود ہو گیا۔اس عرصہ میں آسمانی باپ گونگے کا گڑ کھا گیا ،اور لیپا لک گپ چپ کے لڈو۔انگریزی عدالتوں کا کچھ ایسا خوف غالب ہوا کہ دونوں کا ناطقہ بند ہو گیا۔

اب ذرا عدالت کا رخ اور تاؤ دیکھ کر ادھر تو آسمانی باپ نے مہر سکوت توڑی ،ادھر ننھا منّا چھٹو لیپا لک ہوں ہاں کرنے اور چرغنے لگا ۔چنانچہ خاص گورداسپور میں جب مقدمہ کی چند پیشیاں ہوئیں اور لیپا لک بھی بطور شہادت حاضر ہوا،تو آسمانی باپ نے کھٹ سے یہ الہام ٹپکا دیا:

ساکرمك بعد التوهين ۔یعنی میں توہین کے بعد تجھے بزرگی دونگا۔

یہ الہام سنتے ہی راسخ الاعتقاد مرزائیوں کے عقیدے کی کڑھائی میں ابال آیا...کہنے لگے کہ بس فتح ہے، پانچوں گھی میں اور سر چوطھے میں۔

یہ فقرہ ایسا بھدا اور بے ربط اور لچر ہے کہ ہدایۃ النحو اور کافیہ پڑھنے والے طلبہ اس سے بہتر گھڑ لیتے ہیں۔آپ فرماتے ہیں بعد التوهين ۔جب توہین کامل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طور پر ہو چکی، یعنی مولوی کرم الدین کے استغاثے پر آپ کے نام وارنٹ نکلا، تو اب اکرام کیسا۔ اور نہ صرف لیپا لک کی بلکہ خود آسمانی باپ کی بھی توہین ہو چکی کیونکہ ضرب الغلام اھانة المولی۔ تو آسمانی باپ کو اس کی تدارک کی فکر بالکل فضول ہے۔ یوں کہیے نا کہ خود آسمانی باپ نے توہین کی، اور پھر چمکار دیا کہ میں نے بہت جھک مارا کہ انگریزی عدالت کے ہاتھوں تیری توہین کرائی۔ یہ وہی بات ہے کہ کوئی شخص کسی کی مرمت اور درگت کرے اور پھر قصور معاف کرانے لگے۔ یہ تو عذر گناہ بدتر از گناہ، بلکہ الٹا چڑانا ہوا۔ پھر توہین تو ہوئی تقریباً دس ماہ پیشتر، اور اکرام ہوا اب۔ ذلت کی میعاد تو بھگتنی ہی پڑی۔ اگر کوئی قیدی اپنی دس ماہ کی مقررہ سزا بھگت کر جیل خانے سے نکلے تو کیا اس کی توہین اکرام سے بدل جائے گی، اور کلنک کا ٹیکہ جو اس کے ماتھے پر لگ چکا ہے، کیا وہ دھل جائے گا۔ الغرض بعد کے لفظ نے الہام کی مٹی خراب کر دی۔ اگر آسمانی باپ کو زبان عرب سے کچھ بھی مسّ ہوتا، تو یوں الہام کرتا

تو ھینك اكرامك یعنی تیری توہین ہی درحقیقت اکرام ہے۔

چونکہ ہر شئے اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے، لہذا جس قدر بڑی توہین اسی قدر بڑا اکرام ہوا۔ توہین نہ ہوتی تو اکرام کی شان کیونکر معلوم ہوتی۔ پس توہین ہی درحقیقت اکرام ٹھہری۔

جاؤ کیا یاد رکھو گے مجدد (احمد حسن شوکت) نے ایسی فصیح و بلیغ اصلاح دی ہے کہ آسمانی باپ مان جائے گا گو لیپا لک نہ مانے۔

مرزا نے تمام مرزائیوں کو غیر مقلد بنا دیا

قادیانی مرزا جی کے چیلے چاپڑ یوں تو نہ مقلد ہیں نہ غیر مقلد، کیونکہ یہ دونوں مسلمانوں کے فریق ہیں اور وہ مرزائی ہیں جو اسلام کو استعفا دے چکے ہیں، مگر یقیناً کثرت سے برائے نام حضرت امام ابو حنیفہؒ ہی کے مقلد ہیں۔ لیکن مرزا جی نے اب ان کو اس مقلدی سے بھی آزاد کر دیا اور غیر مقلد بنا دیا۔ کیا معنی کہ الحکم میں ایک مرزائی کی نماز جنازہ غائب پڑھنے کا فتوی شائع کر دیا جو حضرت امام ابو حنیفہؒ کے مذہب میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائز نہیں ۔ جو مرزائی اس سے پہلے حنفی مقلد تھے، وہ تو ضرور چونکنے ہوئے ہوں گے کہ بروزی نبی نے ہمارے باپ دادا کی رسم اٹھا دی۔ یعنی ہم نے آج تک اپنے کسی مردے کی نماز جنازہ غائب نہ پڑھی تھی، نہ باپ دادے سے ایسا سنا تھا، آسمان سے یہ سنگ سخت کیا نازل ہوا۔ لیکن جب وہ یہ غور کریں گے کہ ہم تو اب نہ حنفی رہے، نہ محمدی، نہ مسلم، بلکہ مرزائی ہو گئے، یعنی مرزا قادیانی کو بعد ختم نبوت نبی مان لیا، تو ان کو صبر آ جائے گا۔ امام ابوحنیفہ کا مرتبہ آنحضرت ﷺ سے تو زیادہ نہیں۔ پس جب ہم نے انہیں کو چھوڑ دیا تو امام ابوحنیفہ کیا چیز ہیں۔ وہ اگر امام ہیں تو اپنے مقلدوں کے اور مرزا جی امام الزمان ہیں یعنی ساری دنیا کے امام۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

(یہ مرزائی) جہلاء کیا جانیں کہ اب ہم کہیں بھی نہیں رہے۔ نہ خدا کے، نہ رسول کے، یعنی مشرک فی الرسالۃ بھی ہو گئے اور مشرک فی التوحید بھی، کیونکہ مرزا جی تو ان پر یہی ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ میں محمد رسول اللہ ﷺ کا متبع ہی نہیں ہوں بلکہ ہو بہو وہی ہوں۔ بس جہلاء ایسے جھانسوں میں آ جاتے ہیں اور ظلی اور بروزی نبی پر ایمان لے آتے ہیں۔ اور قادیان میں غیر مقلدوں کا اکھاڑا تو پہلے ہی سے ہے۔ حکیم نور الدین صاحب غیر مقلد اور مولوی عبدالکریم صاحب غیر مقلد اور مولوی محمد احسن امروہی صاحب تو اب تک سنت سنت لگا رہے ہیں اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو شیشے میں اتار رہے ہیں اور بہت کچھ للو پتو کر رہے ہیں۔ اور مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی قرآنی کو ملاحیاں سنا رہے ہیں تاکہ مولوی محمد حسین بٹالوی خوش ہوں۔ مگر اب تک تو بروزی افسوں کارگر نہیں ہوا، آئندہ یا قسمت یا نصیب۔

تعجب ہے کہ جب نیا نبی گھڑ لیا تو نبی امی ﷺ کی سنت پر عمل کیسا۔ اور حنفی تقلید تو کوئی چیز ہی نہیں۔ مگر سادہ لوح مسلمانوں کو دام تزویر میں لانے کے لئے مرزا جی اور اون کے حواری حنفیوں میں حنفی اور غیر مقلدوں میں غیر مقلد بن جاتے ہیں۔ گنگا گئے گنگا داس، جمنا گئے جمنا داس۔ یہ منافقانہ کاروائیاں اور صداقت کا دعوی۔ چھی چھی چھی۔

مرزا کی صداقت کا معیار خواب ہے

میرزائی اخباروں میں اکثر مرزائیوں کے خواب شائع ہوتے رہتے ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلاں نے مرزا قادیانی کو اس حالت میں دیکھا، اور فلاں نے اس حالت میں۔ اور خواب میں فلاں بشارت یوں ہوئی، اور فلاں ووں ہوئی، پس مرزا جی سچے نبی ہیں۔

اگر خواب ہی پر نبوت کا دار ومدار ہو، تو ہر شخص نبی ہے۔ کیونکہ ایسا کوئی انسان نہیں جو اچھا یا برا خواب نہ دیکھتا ہو۔ پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ جو شخص مرزا جی کو ٹھیک ان کے حالات وافعال کے موافق بری حالت میں دیکھے، تو وہ خواب غلط اور وسوسہ، اور جو شخص اچھی حالت میں دیکھے، تو وہ رؤیا صادقہ۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ہم نے خواب میں قادیانی مرزا جی کا سر ان کے قدموں میں لگا ہوا دیکھا تھا۔ گویا ان کا قد دھنئے کی کمان تھا۔ یہ خواب ٹھیک آیت قرآنی

یوم یعرف المجرمون بسیماهم فیوخذ بالنواصی و الاقدام

کے مطابق تھا۔ تو جواب میں ..کہا کہ کیا مرزا جی آیت موصوفہ کے مصداق ہیں؟

بھلا جو خواب قرآن کے موافق ہو وہ کیونکر جھوٹا ہوسکتا ہے۔ مگر مرزائیوں کا ایمان قرآن پر ہو بھی۔ یہ عجیب سچا نبی ہے کہ اپنے مریدوں کو تو اچھی حالت میں نظر آتا ہے، اور غیروں کو بری حالت میں۔ سچے انبیاء کرام تو سب کو یکساں حالت میں نظر آتے ہیں کیونکہ ان کا جاذبہ صادقہ خاص و عام کو اپنی صداقت کی جانب کھینچ لیتا ہے۔ مختلف صور و اشکال میں ظاہر ہونا، تو جن وشیاطین کا خواص ہے، نہ کہ انبیاء کرام کا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے:

(ترجمہ حدیث) جس شخص نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے ٹھیک مجھی کو دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں متمثل نہیں ہوتا۔

اس حدیث سے صاف ثابت ہے کہ مرزا جی ہرگز نبی نہیں ہیں، ورنہ وہ بیشتر صلحاء کو بری حالت میں نظر نہ آتے۔ ضرور شیطانی بروز ان کے قالب میں حلول کئے ہوئے ہے۔ الہام اور وحی کی بھی یہی صورت ہے یہ دونوں بھی نبوت کے معیار نہیں کیونکہ کلام مجید میں ہے

فالهمها فجورها و تقواها۔

اور: انّ الشّیاطین لیوحون الی اولیاءهم

دیکھئے فجور کا بھی الہام ہوتا ہے اور شیطان بھی وحی کرتا ہے۔ بات یہ ہے کہ جو خواب یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو الہام کتاب وسنت کے مطابق ہو، وہ سچ ہے اور جو اس کے خلاف ہو وہ خرافۃ الشیطان ہے۔ اب ناظرین غور کر سکتے ہیں کہ مرزا جی کا ایک فعل بھی کتاب وسنت کے موافق نہیں۔ دعوی نبوت ہی کون سا کتاب وسنت کے موافق ہے۔ جب نبوت ختم ہوگئی، تو وحی بھی ختم اور منقطع ہوگئی کیونکہ یہ غیر ممکن ہے کہ اصل شئے یعنی جوہر کا تو خاتمہ ہو جائے اور اس کی صفت، یعنی عرض، جس کی صفت قائم بالغیر ہے، قائم رہے۔

شیطانی اور رحمانی رگ

مرزا جی کے دام میں جو نادان شکار پھنستا ہے اور پھر چند روز میں رگ وریشہ سے واقف ہو کر اڑ جاتا ہے تو حماقت مٹانے کو مرزا جی یہ کہتے ہیں کہ اس میں شیطانی رگ تھی جو میری رحمانی رگ سے مل گئی تھی، گویا بعد میں رحمانی رگ پر شیطانی رگ غالب ہوگئی۔ اور آسمانی باپ نے جو رشتہ قائم کیا تھا وہ بھی ٹوٹ گیا۔

لیپا لک (مرزا قادیانی) کو تو شیطانی رگ کا کیا علم ہوتا، مسخرے آسمانی باپ (مرزا قادیانی کے الہام کنندہ) کو بھی علم نہ ہوا۔ یہ تو نہیں کہتے کہ اپنا ہی قصور تھا، یعنی اس پر تار و پود اچھی طرح نہ تنا تھا۔ مکڑی کا جالا بھی مکھی پر بخوبی نہیں تنا جاتا، تو دام سے نکل جاتی ہے، یہ تو انسان تھا۔ مگر معلوم ہوا کہ مرزا جی کا دام تز ویر تار عنکبوت سے بھی زیادہ لچر اور سست ہے۔ جب راز فاش ہوا تو جو شکار دام سے نکل جاتے ہیں۔ ان کا تو کبھی ذکر بھی نہیں ہوتا کیونکہ یہ خوف ہوتا ہے کہ دوسرے شکار بھی نکل جائیں گے، مگر جو شکار پھنستے ہیں ان کے پھنسنے کی ڈونڈی ضرور پٹتی ہے۔ شاید مرزا جی کو یہ امید ہوتی ہے کہ وہ پھر پھنسیں گے یا بظاہر اڑ گئے ہیں مگر درحقیقت پھنسے ہوئے ہیں، جیسے آسمانی منکوحہ جو بظاہر حبالہ نکاح میں نہیں آئی، مگر دراصل مرزا ہی کے نکاح میں ہے۔ پس بیعت فسخ کرنے والوں کا نام اسی وجہ سے نہ تو مشتہر کیا جاتا ہے، نہ رجسٹر سے ان کا نام خارج ہوتا ہے، اور دو لاکھ مریدوں کی تعداد میں برابر محسوب ہوتے رہتے ہیں۔ اور جب تک لیپا لک آسمانی باپ کے پاس نہ جائے گا برابر محسوب ہوتے رہیں گے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مرزائیوں کی بڑی تعداد اصل لم سے واقف ہو کر بدظن ہوگئی ہے بلکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیعت فسخ کر چکی ہے مگر بظاہر اقرار نہیں کرتی۔ یہ خوف رہتا ہے کہ لوگ مطعون کرینگے کہ کیا سمجھ کر بیعت کی تھی اور کیا سمجھ کر اب فسخ کی۔ ایسے لوگ بے شک ضعیف الایمان ہیں ورنہ سچے مومنوں کا یہ کام ہے کہ جب ان کو اپنی غلطی پر آگاہی ہو، تو کھلم کھلا اس کا اظہار کریں اور جناب باری میں توبہ واستغفار کر کے اپنے کو مزکی اوراطیب بنائیں۔

مرزا جی چاہتے تو ہمیشہ یہی ہیں کہ دام میں موٹے شکار پھنسیں، مگر بدقسمتی سے اکثر شکار لاغر ہی پھنستے ہیں۔ ان سے پیسہ ٹکا دھیلا دمڑی تو خاک وصول نہیں ہوتا، ہاں رجسٹر کی تعداد بڑھانے میں کام آتے ہیں۔ کیا معنی کہ جب مرزا جی گورنمنٹ میں کوئی خوش آمدی میموریل بھیجتے ہیں، تو گورنمنٹ پر دھونس ڈالنے کو یہ ضرور لکھتے ہیں کہ میرے مرید ۹۹ ہزار کم ایک لاکھ ہیں۔ بس گورنمنٹ سہم جاتی ہے کہ جس شخص کے قبضے میں اتنے والنٹیئر ہیں وہ جب چاہے گا غدر ۱۸۵۷ء قائم کرا دے گا۔

بھلا ایسی بھیڑ بھاڑ کا یہ فائدہ کیا کم ہے کہ ان سے گورنمنٹ پر بدوں توپ گولے کے دھونس پڑتی ہے اور لیپا لک کی سطوت و جبروت کے دھونسے بج جاتے ہیں۔ بہت سے آدمی جن میں رحمانی رگ ہے نہ کہ شیطانی، جو بیعت کرنے کے بعد پیدا ہو جاتی ہے، ہم سے کہا کرتے ہیں کہ مرزائیوں نے جھانسے دے کر ہمارا ایمان بگاڑنا چاہا تھا۔ مگر جب ہم نے غور کیا اور جاذبہ توفیق الٰہی نے کشش کی، تو ہم بال بال بچ گئے۔

ایک صاحب نے ہم سے، جو مرزائیوں کے بڑے بھاری جتھے میں رہتے ہیں مگر دین اسلام کے صراط مستقیم پر قائم ہیں، مسئلہ حیات وممات مسیح میں بحث کی۔ ہم نے ان کا کافی اطمینان کر دیا اور اخیر میں کہا کہ جب مرزا جی وفات مسیح کو، جس کا ذکر قرآن میں ہے، اپنی موعودیت کی دلیل ٹھہراتے ہیں اور احادیث متعلقہ حیات مسیح کو بمقابلہ قرآن کے نہیں مانتے، تو تم مرزائیوں سے یہ کہو کہ تمام مسلمانوں کے لئے پہلا واجب العمل قرآن ہے، پس تم وفات مسیح کی طرح قرآن ہی سے مسیح موعود کا آنا بھی ثابت کرو۔ انہوں نے کہا کہ آمنا و صدقنا مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے ساکت کرنے کو اس دلیل سے بڑھ کر دوسری دلیل نہیں، اب میرا ایمان بالکل فسخ ہو گیا۔

علی ہذا بعض گاڑھے مرزائی برملا کہتے ہیں کہ ہم مرزا کو بزرگ مانتے ہیں مگر نبی نہیں۔ یہ منافق مرزائی ہیں، مرزا جی کا فرض ہے کہ کانوں کے بیچ میں ان کا سر کر دیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درازی عمر کا لٹکا

مرزا جی باوصف مسیح ہونے کے مردے تو زندہ کر نہیں سکتے، نہ کوڑھیوں کو اچھا کر سکتے ہیں، لہذا انہوں نے سوچا کہ کم از کم اتنا تو ہو کہ بیسویں صدی کا مسیح لوگوں کی عمریں بڑھا سکے۔ پس وہ اپنے چیلوں کو اکثر یہ تلقین کرتے رہتے ہیں کہ دین مرزائی کی تبلیغ کرنے سے بیچ کھیت عمریوں بڑھتی ہے جیسے پانی سے کھیتی۔

قرآن مجید میں تو یہ حکم ہے اذا جاء اجلهم لایستاخرون ساعة ولا یستقدمون ۔عمر تو اتنی ہی رہے گی جتنی مقدر میں لکھی ہے، البتہ اعمال نیک اور اتقاء سے صحت انسانی بڑھتی ہے اور فسق و فجور میں مبتلا رہنے سے صحت خراب ہوتی ہے۔ پس عمر کی درازی اور کمی کی یہی لم ہے، پھر بھی یہ دونوں تابع تقدیر ہیں۔مگر مرزا نے عمر کے بڑھنے اور گھٹنے کا کوئی پیمانہ نہیں بنایا کہ بروزی نبی کی تبلیغ کرنے سے زیادہ سے زیادہ کہاں تک عمر کے بڑھتی ہے اور تبلیغ نہ کرنے سے کتنی عمر گھٹتی ہے ،تا کہ مرزائیوں کو پورا معیار مل جاتا اور پھر وہ جان توڑ کر رات دن مرزائیت کی تبلیغ کرتے کیونکہ عمر کی درازی اور کمی ایک اضافی امر ہے۔مثلاً جس شخص کی عمر سو برس کی ہوئی وہ اس شخص کی نسبت دراز عمر ہے جس کی عمر ۸۰ برس کی ہوئی، اور جس شخص کی عمر ۲۰ برس کی ہوئی وہ اس شخص سے کم عمر ہے جس کی عمر ۴۰ یا ۵۰ برس کی ہوئی۔علی ہذا۔

مرزا کے رقیب بلائے بے درمان ہیں

ہم لکھ چکے ہیں کہ یورپ میں اس وقت دو مسیح موعود، قادیانی مرزا جی کے رقیب پیدا ہوئے ہیں۔ لندنی مسیح مسٹر پگٹ کا تو مرزا جی کو چنداں خیال نہیں، شائد اس سے دانت کاٹی ٹھہر گئی ہے، اور تنبان اور پتلون کا رشتہ مل گیا ہے، مگر فرانسیسی مسیح ڈاکٹر ڈوئی مرزا جی کی نگاہ میں کھٹک رہے ہیں ۔ان کا ذکر بار بار ہوتا ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ ڈاکٹر ڈوئی مرزا جی سے زیادہ چلتا ہوا ہے۔اور قرینہ بھی یہی بتا رہا ہے۔ کیونکہ یورپ کے لوگ فلسفی تعلیم یافتہ اور بڑے کائیاں ہیں ،اور ہندوستان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باشندے نرے وحشی سادہ لوح اور بالکل بودم ہیں۔مگر جب ڈوئی نے یورپ والوں کو بھی مونڈ لیا ہے، تو مسیحیت میں مرزا جی سے ان کا مرتبہ بہت بڑھا ہوا ہے۔مرزائی یورپ وامریکہ میں اپنے رسالے اور تصویریں بھیج رہے ہیں، مگر بجز اس کے کہ لوگ ان کو دیکھ کر قہقہے اوڑائیں، کسی پر کوئی اثر مترتب نہیں ہوتا۔ پھر وہاں جب یورپین کے گوشت پوست ڈاکٹر ڈوئی جیسے مسیح موعود کا سکہ جما ہوا ہے، تو ایک اجنبی سادھو کے بچے کوکون پوچھتا ہے۔

یورپ میں مرزا جی کا کچھ سکہ جم بھی جاتا مگر شامت کے دھکّے کہاں ٹلنے والے تھے۔آسمانی باپ کے حقیقی بیٹے عیسی مسیح کو جو رب النصاری ہے، گالیاں دینی شروع کر دیں۔ یورپ والے کب گوارا کر سکتے تھے کہ ان کے خدا کو کوئی گالیاں دے ۔پس مرزا جی کے نام پر چاروں طرف سے شیم شیم کے آوازے بلند ہونے لگے۔قرآن مجید میں تو بت پرستوں کو بھی برا کہنے کا حکم نہیں۔ چنانچہ

لاتسبّوا الّذین یدعون من دون الله.. الآیه

وارد ہے، اور مرزا جی ایک اولوالعزم نبی اور یورپ کے خدا کو گالیاں دیں ۔ بھلا اس شنیع فعل اور کمینہ حرکت کو کون گوارا کرسکتا تھا۔

بالآخر مصیبت یہ پڑی کہ خود آسمانی باپ لیپا لک سے ناراض ہوگیا۔اگر چہ چھوٹی اولاد سے والدین کو زیادہ محبت ہوتی ہے اور گو بقول مرزا صاحب، حضرت عیسی مسیح نے اپنے کو آسمانی باپ کا خلف ارجمند ثابت نہیں کیا، مگر آپ جانتے ہیں کہ خون کا جوش اور خون کی محبت ایک نیچرل امر ہے۔صلبی بیٹا کیسا ہی نالائق ہو، مگر ہر حالت میں باپ کو اسکے ساتھ لیپا لک سے بہت زیادہ محبت ہوگی۔پس لیپا لک نے جو گالیاں اپنے سوتیلے بھائی اور آسمانی باپ کے سگے بیٹے کو دیں، وہ گویا آسمانی باپ کو دیں۔پس وہ ایسا ناراض ہوگیا کہ اب لیپا لک کے نام کا کتا پالنا بھی گوارا نہیں کرتا۔ پھر دوسرے یورپین بیٹے کیوں ناراض نہ ہوں۔

بیٹا کیسا ہی نالائق اور باپ کیسا ہی کٹر اور قسی القلب ہو، مگر آپ جانتے ہیں کہ ہاتھ ٹوٹے گا تو گلے کو آئے گا۔ باپ بیٹے کا اپنا خانگی معاملہ ہوتا ہے، دوسرا شخص ان کے پھٹے میں پاؤں دے گا تو دل پھٹ جائے گا۔پس صلبی بیٹے نے باپ سے فریاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی اور آسمانی پریوی کونسل میں اس فریاد کی سماعت ہوئی۔ یوں لیپا لک راندہ درگاہ ہو گیا۔ مرزا جی نے بیس برس تک بعثت اور رسالت کی خوب ماما پختیاں کھائیں، مگر اب آ کر وہ سب رائیگاں گئیں۔ آسمانی باپ چونکہ ناراض تھا، لہذا اس نے الہام نہ کیا کہ تیرے دو رقیب اور بھی پیدا ہوں گے جو بروزیت اور مسیحیت میں کھنڈت ڈالیں گے اور منہ سے تر لقمہ چھین لیں گے۔

یورپ کے عیسائیوں کو تو رہنے دیجئے، مرزا جی نے اپنے جو رسالے مصر وغیرہ کے عربی اخبارات میں بھیجے تھے اور ان پر جو جو کچھ ریویو کئے گئے، مرزا جی ان سے خوب واقف ہیں۔ ضمیمہ میں بھی ان کی نقلیں شائع ہو چکی ہیں۔ پس مرزا جی کا حال شوکت اللہ کے اس شعر کے مطابق ہوا

ہر مومن و گبر کو ہے یکساں نفرت
آغوش میں لے نہ کعبہ نے دیر ہمیں

پس لندن اور پیرس کے دو گاڑھے حریفوں کا خیال مرزا جی کے لئے بلائے بے درمان اور سوہان روح ہو رہا ہے۔ مگر ان کو مرزا جی کا ذرہ بھر بھی خیال نہیں کیونکہ وہ آسمانی بادشاہی کی وراثت اور ملکیت کے شفیع اور خلیط ہیں۔ مسیح ان کا اور وہ مسیح کے۔ قادیانی مرزا جی تو نہ تین میں ہیں، نہ تیرہ میں۔ پھر کورنمکی سے باپ بیٹے دونوں کے دشمن۔

قرآن کی آیات میں تغیر و تبدل کفر ہے

قادیانی مرزا جی کو نہ خدا کا خوف ہے، نہ بندوں کی شرم۔ آیات قرآنی میں یہ کہہ کر کہ:

مجھ پر یہی آیتیں، جو خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ پر بطور وحی نازل ہو چکی ہیں، مکرر الہام ہوتی ہیں،

بے تامل تغیر و تبدل کرتے ہیں۔ مثلاً ایک حصہ آیت کا لیا، اور اس میں ایک حصہ اپنی طرف سے ملا دیا۔ گویا کمخواب اور اطلس میں، نہیں، بلکہ سندس و استبرق کے بہشتی حلّوں میں، جو مومنین صادقین اور توحید و رسالت پر قائم ہیں کے لئے قطع اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیار ہوئے ہیں، ٹاٹ کا پیوند لگاتے ہیں۔ مرزائی کتابوں اور اخباروں میں ایسے الہامات سینکڑوں موجود ہیں جن میں آیات قرآنی کو مسخ کیا گیا ہے الامان الامان۔

ان مرزائیوں کی عقلوں پر خدا جانے کیسے پتھر پڑے ہیں کہ کلام الٰہی اور دین الٰہی کے ناسخ اور مرمّم اور محرف کو مامور من اللہ اور نبی اور رسول وغیرہ سمجھتے ہیں۔ عاقبت کے وبال اور نکال میں مبتلا ہونے کے علاوہ یہ حرکت کس قدر حماقت آمیز ہے کہ جو کلام ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ پر نازل ہو چکا، وہی دوبارہ مرزا قادیانی پر نازل ہوتا ہے۔ گویا جو واقعات پیغمبر عرب ﷺ کو پیش آئے، جن کے مطابق وحی نازل ہوئی، وہی معدوم واقعات لوٹ کر قادیانی کو پیش آتے ہیں، اور وہی آیتیں نازل ہوتی ہیں۔ مگر حواری نہیں سمجھتے، ان کے دلوں پر مہریں لگ گئی ہیں۔ دہریوں کا ایک فرقہ ہے جس کے نزدیک تمام گزشتہ واقعات، مثلاً طوفان نوح اور سکندر ذوالقرنین کے واقعات، سب زمانہ کے ظرف میں موجود ہیں مگر ہماری آنکھوں سے مخفی ہیں۔ ماحصل یہ ہے کہ اس فرقہ ضالہ کے نزدیک کوئی شیء معدوم نہیں۔ یہی فاسد عقیدہ بروزی قادیانی کا ہے

حضرت قاضی عیاضؒ اپنی کتاب شفا میں لکھتے ہیں:

قد اجمع المسلمون على ان القرآن المتلو فی جمیع الاقطار الارض المكتوب فی المصاحف بايدی المسلمين مما جمعه الدفتان من اول الحمد لله رب العالمين الى آخر قل اعوذ برب الناس انه كلام الله المنزل على نبيه محمد ﷺ و ان جميع ما فيه حق و ان من نقص منه حرفا قاصداً لذلك او بدله بحرف آخر مكانه او زاد فيه حرفً مما لم يشتمل عليه المصحف الذی وقع عليه الاجماع و اجمع على انه ليس من القرآن عامداً لكل هذا انه كافر۔ (ترجمہ۔ تمام مسلمانوں نے اس امر پر اجماع کیا ہے کہ تحقیق جو قرآن زمین کی تمام اطراف میں تلاوت کیا گیا ہے اور جو جلدوں میں لکھا ہوا، مسلمانوں کے ہاتھوں میں موجود ہے، جس کو جمع کیا ہے دو پٹھوں نے، شروع الحمد سے لے کر آخر قل اعوذ برب الناس تک، خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو اس کے نبی ﷺ پر نازل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا ہے۔ اور جو کچھ اس میں ہے، حق ہے۔ جس شخص نے اس میں سے ایک حرف کم کرنے کے ارادہ سے کم کیا یا کوئی حرف اسکے حرف کی جگہ بدلا، یا کوئی ایسا لفظ بڑھایا جو قرآن میں نہیں، عمداً ایسی تمام باتوں کا ارتکاب کرنے والا بالا جماع کافر ہے)۔

اور مفتاح السعادت میں لکھا ہے (ترجمہ) اور ایسے مرتد کا اپنی عورت کے ساتھ صحبت کرنا زنا ہے۔ اور ایسی حالت میں جو بچہ پیدا ہو، وہ حرامی ہے گرچہ بطریق عادۃ یہ مرتد توحید وشہادت کا کلمہ پڑھے۔

اور ظاہر ہے کہ ایسے شخص پر اعتقاد رکھنے والے بلکہ ناسخ ومرمم قرآن کو نبی سمجھنے والوں کی نسبت بھی یہی حکم ہوگا اور اشباہ ونظائر میں ہے:

و اذا مات او قتل علی ردته کم یدفن فی مقابر المسلمین و الا اهل الملة و انما یلقی فی حفرة کالکلب۔

یعنی یہ مرتد جب مرجائے یا اپنے ارتداد کے باعث قتل کیا جائے تو مسلمان اور اہل ملت کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے اور کتے کی طرح گڑھے میں ڈال دیا جائے۔

فاضل امروہی کے کلام میں تناقض

مولوی محمد احسن صاحب امروہی قادیانی کا رقیمۃ الوداد ۲۴۔ اگست ۱۹۰۳ء کے الحکم میں چھپا ہے جو کسی سائل کے خط کے جواب میں ہے جس نے چند سوالات کئے تھے۔ اپنے موعود کے دعووں کے ثبوت میں آپ فرماتے ہیں:

اگر یہ پیشین گوئیاں مخبر صادق علیہ السلام کی، جس کا مصداق یہ مسیح موعود ہے، نہ بھی ہوں، تب بھی یہ مجدد اسلام اپنی ذات میں ایک ایسا مجمع نشانوں الٰہی کا ہے جس کی تصدیق کے لئے قرآن وحدیث ہم کو مجبور کر رہی ہیں۔

اول تو لفظ: اگر، سے جو صرف شرط اور تشکیک پیدا کرنے والا ہے، یہ نکلتا ہے کہ مسیح موعود کی نسبت آنحضرت ﷺ کی پیشین گوئیاں قطعی اور یقینی نہیں ہیں۔ اس صورت میں موعود موعود نہ رہا، حالانکہ وہ حدیثوں ہی کو اپنے دعوی کے ثبوت میں پیش کرتا ہے۔ مثلاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مأۃ من یجدد لھا دینھا

اگر چہ یہ اس پر منطبق نہ ہو کیونکہ اس صورت میں آنحضرت ﷺ کی وفات سے لے کر اب تک ۱۳ مجدد ہونے چاہییں جنہوں نے نبی مہدی مسعود مسیح موعود امام الزمان خاتم الخلفاء ہونے کا دعوی کیا ہو، کیونکہ آپ کے نزدیک مجدد تو وہی ہے جو مذکورہ بالا صفات کا مجموعہ ہو۔ اور اگر آپ تاویل سے ثابت کریں کہ ۱۲ مجدد تو اس شان کے نہ تھے، بلکہ مرزا جی سے گھٹیل تھے، اول تو حدیث میں نہیں لکھا کہ وہ مجددین مراتب میں ناقص اور کامل ہوں گے۔ یعنی ۱۲ مجدد تو ناقص اور تیرھواں مجدد سب سے اکمل اور خاتم الخلفاء ہوگا۔ اور اس صورت میں خود ۱۳ مجددوں ہی کی نفی ہوتی ہے کیونکہ ناقص فی الکمال یا فی الدین ہرگز مجدد نہیں ہوسکتا۔ پھر خدا کو کیا ضرورت تھی کہ اپنے کامل دین کے لئے ناقص مجدد بھیجتا۔ سب کو کامل ہی بنا کر کیوں نہ بھیجا۔

اور اگر مولوی امروہی صاحب یہ کہیں کہ سب کامل تھے اور قیامت تک کامل ہی مجدد پیدا ہوں گے، تو قادیانی مرزا جی کی کوئی خصوصیت نہ رہی اور دعوی خاتمیت خلفاء بھی باطل ہوگیا، کیونکہ آپ آگے چل کر فرماتے ہیں کہ حدیث من یجدد لھا دینھا کا مصداق وہی مجدد ہوگا خواہ خلیفہ اول صدیق ہوں، یا مسیح موعود خاتم الخلفاء و مہدی مسعود ہوں۔ لیکن حضرت صدیق اکبر تو خاتم الخلفاء نہ تھے، ورنہ مرزا جی خاتم الخلفاء ہرگز نہ ہوتے۔

اور اگر یہ کہو کہ قادیانی مرزا جی، حضرت ابا بکر صدیق ؓ سے افضل ہیں کیونکہ وہ خلیفہ اول تھے اور مرزا جی خلیفہ آخر اور خاتم الخلفاء ہیں، تو اب قیامت تک کسی اور مجدد کی بعثت نہ ہونی چاہیے جو حدیث مذکور کے منطوق واجب الوثوق کے بالکل خلاف ہے۔ کیونکہ حدیث میں علی رأس کل مأۃ وارد ہے، یعنی ہر صدی کے شروع میں ایک مجدد پیدا ہوگا۔ یہ نہیں لکھا کہ چودھویں صدی کے شروع میں جو مجدد پیدا ہوگا وہ خاتم المجددین ہوگا۔

آگے چل کر آپ (یعنی امروہی صاحب) دفع دخل کے لئے فرماتے ہیں:

ہاں یہ مجددین سب کے سب یکساں اور متساوی فی الدرجہ نہیں ہیں بلکہ بحکم تلک الرّسل فضّلنا بعضھم علی بعض امت محمدیہ میں بھی یہ حکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضیلت جاری و نافذ ہے۔

آپ نے مرزا جی کی خاتمیت برطرف کر دی۔علاوہ اس کے یہ ان رسولوں کی فضیلت کا ذکر ہے نہ کہ مجددوں کی فضیلت کا،تا کہ حدیث مذکور سے مطابقت ہو۔ اور اگر آپ وہی گنجی اور لنگڑی تاویل کریں کہ تمام مجدد رسول ہیں،تو آیت خاتم النبیین کا انکار ہے۔گو آپ کو کسی کی کچھ پرواہ نہ ہو،اور دائرہ اسلام سے خارج ہونا پڑے۔

اگر مجدد سے مراد نبی ہوتی تو یہ حدیث اس طرح وارد ہوتی :

انّ اللّٰہ یبعث لهذه الا مة علی رأس کل مأة نبیاً یجدد لها دینها

آپ کا یہ فرمانا کہ سب مجددین یکساں اور متساوی فی الدرجہ نہیں، اس کا بھی یہی مطلب ہے کہ مرزا جی سب سے افضل ہیں اور رسولوں سے بھی افضل ہیں کیونکہ آیت تلك الر سل فضلنا بعضهم کا پیش کرنا اسی غرض سے ہے۔اس سے آپ کا اور تمام مرزائیوں کا عقیدہ اچھی طرح کھل گیا،خواہ آپ اپنے عقیدہ پر کیسا ہی پردہ ڈالیں

لاکھوں لگاؤ ایک چرانا نگاہ کا
لاکھوں بناؤ ایک بگڑنا عتاب میں

خدا کرے آپ ہمارا مطلب اچھی طرح سمجھیں،اور نازک طبع بنیں نا کہ بلید الطبع۔اور بہتر ہے کہ آپ قلم اٹھائیں اور پھر مجدد کی جولانیاں دیکھیں۔

کیا مرزا حرمین کی زیارت کریگا

ہرگز نہیں۔کیونکہ سفر حجاز میں مصائب ، جہازوں کے ڈوبنے کا خوف ہے ۔پھر جدے اور مکہ اور مدینہ کی راہ میں بدو لگتے ہیں،جو مال واسباب لوٹ لیتے ہیں، ورنہ مار ڈالتے ہیں۔جا بجا قرنطینے ہیں۔طاعون ہے۔ہیضہ ہے۔الغرض طرح طرح کی آفات ہیں، اس لئے نہ مرزا جی خود جائیں گے، نہ اپنے حواری اور مریدوں کو حج کی اجازت دیں گے۔بس ایسے پرآشوب وقت میں تو قادیان ہی مکہ اور مدینہ بلکہ ان سے بھی کئی حصے زیادہ شرف رکھتا ہے کیونکہ وہ دارالامان ہے اور مکہ اور مدینہ اور اون کی راہ میں امن نہیں بلکہ ہر وقت جان کا خطرہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن مرزا جی کا کا یہ عذر لنگ ثابت کرتا ہے کہ وہ موعود عیسی نہیں بلکہ مردود دجال ہیں۔ چنانچہ ابن عساکرؒ نے حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت کی کہ

قال رسول الله لیهبطن الله عیسی بن مریم حکماً عدلاً و اماماً مقسطاً فیسلکن فج الروحاء حاجاً او معتمراً و لیقفن علی قبری لیسلمن علیّ و لاردن علیه

(ترجمہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے البتہ خدا تعالیٰ عیسیٰ بن مریم کو اتارے گا حاکم عادل اور امام منصف بنا کر پھر وہ حج یا عمرہ کرتے ہوئے روحا کی راہ سے چلیں گے اور میری قبر کے پاس کھڑے ہو کر مجھ کو سلام کریں گے اور میں سلام کا جواب دونگا)۔

اب فرمایئے مرزا جی، مسیح موعود کیوں کر ہوئے۔ ان کے واسطے تو روحاء قادیان اور گورداسپور کی سڑک ہے۔ وہ اس راہ سے بھی اس وقت بجبوری جاتے ہیں جب کہ مقدمات میں عدالت ان کو طلب کرتی ہے۔ خدا نہ کرے کہ مرزا جی حرمین شریفین جائیں، وہاں تو سچے مومن جاتے ہیں جو خدا وحدہ لاشریک اور اس کے رسول خاتم النبیین پر ایمان رکھتے ہیں۔ مرزا جی احادیث کے اس جزء کو مانتے ہیں جو ان کے مطلب کے موافق ہوتا ہے، باقی اجزاء نہیں مانتے اور اس آیت کے مصداق ہیں:

نؤمن ببعض و نکفر ببعض۔

مرزا جی کا الہامی قصیدہ

مرزا جی کا ایک فارسی قصیدہ جس کو الہامی بتایا جاتا ہے اور جس پر مرزائیوں کو بہت بڑا دعوی ہے، نظر سے گذرا۔ ہم ذیل میں اس کے پیاز کے سے چھلکے اتار کر دکھاتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ پوست ہی پوست ہے، مغز ندارد۔ فرماتے ہیں:

جائیکہ از مسیح و نزولش سخن رود
گوئم سخن اگرچہ ندارند باورم
کاندر دلم دمید خداوند کردگار
کان برگزیدہ را زرہ صدق مظہرم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیجئے جناب عیسیٰ مسیح برگزیدہ ہو گئے۔ شائد یہ قصیدہ بروزی اور مہدی بننے سے پہلے تصنیف کیا گیا ہے اور جب جنون نے زور کیا تو حضرت عیسیٰ مسیح کو خدا جانے کیا کیا بنا کر چھوڑا، نبی ہونا تو کجا، وہ تو مہذب انسان بھی نہ رہے۔ جو مسیح ایسے اور ویسے ہیں مرزا جی ان کے مظہر بنے ہیں۔ یہ قصیدہ شعر انوری کے اس شعر سے اخذ کیا ہے:

جائیکہ از بلندی و پستی سخن رود
از آسمان بلند تر از خاک کمترم

قرآن میں سے جو آیتیں چرا کر تغیر و تبدل اور مسخ کے بعد اپنا الہام قرار دیتے ہیں، وہ تو مسلمانوں پر کھل جاتا ہے کیونکہ ہزاروں علماء اور حفاظ موجود ہیں۔ پس کا جل کا چور اپنا منہ کالا کرتا ہے، تو پکڑا جاتا ہے۔ مگر شعراء کے قصائد پر تو لوگوں کی بہت ہی کم نظر ہوتی ہے، پس آپ اس کو چرا کر حمقاء میں سرخرو ہو جاتے ہیں لیکن تاڑنے والے تاڑ جاتے ہیں۔ اور مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) کے سامنے تو مرزا جی کی کوئی چوری کب چھپ سکتی ہے۔ اس کی شان میں تو مولانا نظامی پہلے ہی فرما گئے ہیں

اگر دزد بردہ بر آرد نفیر
بر دوست او شحنہ دزد گیر

قادیانی قصیدہ کا ایک شعر یوں ہے:

موعودم و بحلیہ ماثور آمدم
حیف است گر بدیدہ نہ بینند منظرم

ہم نے تو یہ سنا تھا کہ کانوں سے دیکھتے ہیں، ناک سے دیکھتے ہیں، سر سے دیکھتے ہیں، پاؤں سے دیکھتے ہیں، گھٹنوں سے دیکھتے ہیں۔ یہ آج ہی معلوم ہوا کہ لوگ آنکھوں سے دیکھتے ہیں جب کہ آپ کا یہ مصرعہ نظر پڑا:

حیف است گر بدیدہ نہ بینند منظرم

یوں فرمائیے: حیف است گر بغور نہ بینند منظرم

ایک شعر یوں ہے:

از کلمہ منارہ شرقی عجب مدار
چون خود ز مشرق است تجلّی نیّرم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام اشعار میں ر دی مفتوح ہے، مگر یہاں مکسور۔ یہ لفظ نیّر بر وزن فیعل بکسر یاء ہے نہ کہ بفتح یاء۔ یہ آپ کی الہامی شاعری و ہمہ دانی ہے۔ جی ہاں بجا ہے جو مشرق میں رہے اور ایک منارہ کھڑا کر لے وہ مسیح موعود ہے۔

پھر مرزا قادیانی فرماتے ہیں:

آن قبلہ رو نمود بگیتی بچار دہم

بعد از ہزار و سہ کہ بت افگند در حرم

چار دہم کو بسکون ہاء ہوّز ملاحظہ کیجئے۔ پھر چار دہم سے چودھویں صدی مراد لینا شائد تقاضائے الہام ہے۔ علی ہذا، ہزار و سہ سے تیرھویں صدی۔ پھر: بت افگند در حرم، کے تو یہ معنی ہوئے کہ حرم میں بت لا کر ڈال دیئے، برافگندن، البتہ ڈھا دینے کے معنی میں مستعمل ہے۔ ترکیب کتنی مضطرب ہے۔ آپ جو چاہتے ہیں شعر میں اس کو ادا نہیں کر سکتے۔ آپ کا مدعا یہ ہے کہ دنیا میں اس قبلہ (آنحضرت ﷺ) نے تیرھویں صدی کے بعد پھر منہ دکھایا جس نے حرم سے بتوں کو اکھاڑ پھینکا تھا۔ مگر شعر سے یہ معنی نہیں نکلتے بلکہ اسکے خلاف نکلتے ہیں، یعنی اس قبلہ نے پھر منہ دکھایا جس نے تیرہ سو برس قبل حرم میں بت لا کر ڈال دیئے تھے۔ یہ آنحضرت ﷺ اور ان کے بروزی کی تعریف ہوئی واہ واہ الہام کیا ہے خبط کا مرقع ہے۔

پھر مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

جوشید آنچنان کرمِ منبع فیوض

کآمد ندائے یار زہر کوئے و معبرم

(یار) تو بہت ہی خوب ہے اور (کوئے) کے ساتھ معبر کے تو کیا ہی کہنے ہیں۔ معبر بالفتح بمعنی پل اور بالکسر بمعنی کشتی ہے، یہاں دونوں معنی سے کیا مناسبت ہے؟ یوں فرمائیے

کاندائے غیب زہر کوئی تو منظرم

مرزا صاحب قادیانی کا ایک شعر یوں ہے:

آخر نخواندہء کہ گمان نکو کنید

چون میروی برون ز حدودش برادرم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوشخص اپنے آپکو بر ملا خدا کا لیپا لک بتائے، بعد ختم نبوت، دعوی نبوت کرے، انبیاء کوگالیاں دے اور اپنے کوغیب دان بتائے ،اس پر نیک گمان کرنا مومن کا کام نہیں ،اور (برادرم) تو بہت ہی فصیح واقع ہوا ہے۔

پھر مرزا قادیانی فرماتے ہیں:

ماموروم مرا چہ دریں کار اختیار
رہ ایں سخن بگو بخداوند آمرم

پھر قافیہ غلط، آمِر بکسر میم ہے، نہ کہ بفتح میم ۔مرزا صاحب یہ شاعری ہے، کاتا اور لے دوڑی نہیں ۔

مرزا صاحب قادیانی کا ایک شعر یوں ہے:

اے قوم من بگفتہء من تنگدل مباش
ز اوّل چنیں مجوش ببیں تا بہ آخرم

قافیہ پھر غلط۔سنیئے ایک آخر تو بکسر خاء اسم فاعل ہے اور ایک آخر بفتح خاء بمعنی دیگر کے ہے ۔آپ کی مراد بکسر خاء ہے، نہ کہ بفتح خاء ۔ورنہ بے معنی ہوگا اور یہ معنی ہونگے کہ مجھے دوسرے کے ساتھ دیکھ۔خود بدولت کا بھی یہ مطلب نہیں اور آخر اسم فاعل کی صورت میں ردی غلط ہوتی ہے ۔الفاظ کی صحت وسقم کی بھی تمیز نہیں

پھر مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

ہر لحظہ مئے خوریم ز جام وصال دوست
ہر دم انیس یار علی رغم منکرم

ردی پھر غلط۔آپ کی مراد منکِر بکسر کاف اسم فاعل ہے نہ کہ منکر بفتح کاف اسم مفعول، ورنہ مہمل ہے

مرزا صاحب قادیانی کا ایک شعر یوں ہے:

بر سنگ میکند اثر ایں منتظم مگر
بے بہرہ این کسان ز کلام موثّرم

ردی پھر غلط کیونکہ موثّر سے اسم فاعل مراد ہے جو بکسر ثاء مثلثہ ہے، نہ بفتح۔

مرزا صاحب قادیانی کا ایک شعر یوں ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زان گو نہ دست او دلم از غیر خود کشید
گوئی گہے نبود دگر در تصوّرم

واہ وا! ردی بجائے مفتوح کے مکسور تو ہو رہی تھی اب ردی مضموم بھی ہونے لگی۔ کیوں جناب تصوّر بضم واو ہے یا بفتح واو۔

مرزا صاحب قادیانی کا ایک شعر یوں ہے:

ہر تار و پود من بسراید بعشق او
از خود تہی و از غم آں دلستان پرم

ردی پھر مضموم۔ تار و پو کا گانا نیا محاورہ ہے۔ یوں فرمایئے:

ہر تار موئے من بسراید بعشق او

مرزا صاحب قادیانی کا ایک شعر یوں ہے:

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب
ہاں ملہم استم و ز خداوند منذِرم

ردی پھر غلط۔ آپ ڈرانے والے ہیں یا ڈرائے گئے ہیں۔ بے شک ڈرائے گئے۔ اور احمد حسن شوکت آپ کا منذر، یعنی قہر خدا اور عذاب آخرت سے ڈرانے والا ہے۔

یہ قصیدہ غالبًا اس زمانے کا لکھا ہوا ہے جب کہ دماغ کے تھرمامیٹر کا نمبر مالیخولیا کے درجے سے بڑھ کر رسالت تک نہ بڑھا تھا۔ اب تو آپ فرمائشی بروزی رسول ہیں۔

آپ تو الہامی قصیدے کے لکھنے میں مجبور ہیں، قصور تو مسخرے آسمانی باپ کا ہے کہ الّم غلّم جو کچھ چاہتا ہے الہام کر دیتا ہے۔ اس کا فرض تھا کہ لیپا لک پر الہام کرنے سے پہلے یہ قصیدہ مجدد کے پاس بغرض اصلاح بھیج دیتا تاکہ رسوائی نہ ہوتی۔ خبردار جو آئینہ ایسی خودسری کا سودائے خام پکایا۔

مرزا نے اپنی سی سالہ بعثت میں کیا کارروائی کی

ہم کو نہایت ارمان بھرے دل سے اور طرح طرح کی امیدوں سے جو قادیانی مہدی کے وجود سے وابستہ ہیں، یہی کہنا پڑتا ہے کہ اس نے اپنی سی (۳۰) سالہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعثت میں فرہاد بن کر کون سی کوہ کنی کی ۔فرہاد نے شیریں کے غم میں اور کچھ نہیں، تو مایوسی کی حالت میں اپنا ہی سر پھوڑ لیا ،اور معرکہ عشق و محبت میں تمام بوالہوسوں سے بازی لے گیا، اور ایک بڑا مہتم بالشان کارنامہ چھوڑ گیا۔اور ایسا کام کر گیا کہ قیامت تک کوئی نہ کر سکے گا۔ قادیانی مرزا جی سے تو کچھ بھی نہ ہو سکا۔قادیان سے باہر نکلتے ہوئے مارے خوف کے روح قبض ہوتی ہے، حالانکہ آسمانی باپ وعدہ کر چکا ہے کہ میں تیری جان کا ہر وقت محافظ ہوں۔اگر بری نگاہ سے کوئی دیکھے گا تو اس کی آنکھیں نکال دوں گا۔مگر مرزا کو آسمانی باپ کی ڈہارس باندھنے پر ذرا بھی ایمان واعتماد نہیں۔

ہم کو حیرت ہے کہ جب خود لیپا لک ،آسمانی باپ کے وعدوں کو گوز شتر اور دال بھات ساگ کھانے والوں کی تو ندکا اپھان سمجھتا ہے،تو عوام میں اپنی اور آسمانی باپ کی ہوا کیا باندھ سکے گا۔جب ہم تواریخ میں گزشتہ مہدیوں کے کارنامے دیکھتے ہیں کہ انہوں نے دنیا میں انقلابات ڈال دیئے، بڑی بڑی سلطنتوں میں زلزلے پیدا کر دیئے ،چار طرف کھلبلی مچا دی، میدان ہستی کو تہ و بالا کر دیا،تو رہ رہ کر ہمارے دل میں یہی ارمان پیدا ہوتا ہے کہ ہمارے زمانے کا مہدی ان کے مقابلے میں کچھ تو ہاتھ پاؤں ہلاتا۔ان سے آدھی تہائی چوتھائی دسواں بیسواں سوّاں حصہ ہی اپنی مہدویت کے ...کرشمے دکھاتا۔گزشتہ مہدیوں کی تو دور بلا ، بڑوں کی باتیں بڑی، ان کا کام بڑا، ان کا نام بڑا ،خود ہمارے زمانہ کے مہدیوں محمد احمد تعالشی وغیرہ نے مصر کو کیا کیا ناچ نہیں نچایا۔وہ بہادر انگریز جن کی وسیع سلطنت میں آج کے روز آفتاب غروب نہیں ہوتا، جب انہوں نے مصر کی کمک پر آکر فوج کشی کی تو سوڈانی مہدی نے ان کو کیا کیا تماشا نہیں دکھایا۔ بالآخر یہ غریب اپنی جان پر کھیل گیا اور تمام مہدیوں کی آبرو رکھ گیا

شکست و فتح نصیبوں سے ہے مگر اے میر
مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا

...سو مالی ملا عبد اللہ ہی کو دیکھ لیجئے ،کس دم خم اور کس ٹھاٹھ سے برٹش کے مقابلے کی کڑی جھیل رہا ہے۔ ماتھے پر چیں تک نہیں۔ میرا شیر افریقہ کے جنگلوں اور کچھاروں میں دھاڑ رہا ہے،اور ایسے ہیبت ناک نعروں سے کوک رہا ہے کہ مرزا جی اگر سن پائیں تو پتہ پانی ہو کر بہہ جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھئے مہدیوں کی یہ شان ہے۔ ایک ہمارے قادیانی مہدی ہیں کہ نہ ان میں جوش ہے، نہ ہمت، نہ جرأت، نہ اولوالعزمی ۔ گوشہ عافیت میں بیٹھے چار طرف کا غذی گھوڑے دوڑا رہے ہیں، اور توپ کے گولے کی جگہ خالی خولی گیدڑ بھبکیوں (موت کی پیش گوئیوں) سے کام لے رہے ہیں اور ہنکار رہے ہیں کہ میری فوج طاعون ہے، ہیضہ ہے، جو آنکھوں سے الوپ انجن ہو کر مخالفوں کی کمین گاہ میں ہر وقت لگا ہوا ہے۔ ادہر کوئی منکر ڈہب پر چڑھا اودھر اس نے ہڑپ کیا۔

بھلا کسی مہدی نے بزدل بن کر ایسی کارروائیاں کیں؟ انہوں نے تو صرف زبان تیغ سے بڑی بڑی جرار سلطنتوں کی مزاج پرسی کی ہے، اور اپنی شان جبروت دکھا کر منکروں کو منوایا ہے، ان کی ناک میں تیر ڈال دیا ہے۔ پس کس مسالے پر آسمانی باپ خوش ہو سکتا ہے کہ میرا لیپا لک (مرزا قادیانی) کسی قابل ہوگا۔ اور آسمانی باپ کے پوتے (مرزائی لوگ) کس برتے پر اچھل رہے ہیں کہ ہم اپنے باپ دادا کے کئی حریفوں پر فتح یاب ہوں گے۔ اگر مرزا جی کا یہی جبن (بزدلی) ہے، تو یاد رکھیں کہ مجدد السنہ مشرقیہ، مہدویت کا جبہ قلہ چھین کر کسی دوسرے مہدی کو دے دے گا اور قادیانی کو معزول کر کے بیک بینی و دو گوش عدم آباد کو چلتا کر دے گا۔

الحياء شعبة من الايمان

مخبر صادق ﷺ کا مندرجہ عنوان ارشاد کتنا صحیح اور درست اور بے حیاؤں کے مطابق حال ہے۔ اگر اس ارشاد پر عمل ہو، تو دنیا میں ایک بھی بے حیا نہ رہے، اور بے حیائی اپنا منہ کالا اور ہاتھ پاؤں نیلے کر کے کافور ہو جائے۔ بھلا تیرہ سو برس کے عرصہ میں یہ ڈھٹائی اور بے حیائی کس نے اپنا شعار بنایا ہے کہ اپنے کو مسلمان اور امت محمدیہ میں بتائے اور نبی بننے کا دعوی کرے۔ اسلام کی بنیاد ڈھائے اور بدستور مسلمان بنا رہے۔ اور جب اس کا دعوی مختلف مضبوط دلائل سے توڑا جائے، تو ذرا شرم نہ آئے۔ بلکہ اڑیل ٹٹو کی طرح اور بھی ہٹ کرے۔ تمام صحابہ عظام، اولیاء کرام، کبراء فخام کو جو متبع سنت خیر الانام اور عمائد اسلام تھے، جھوٹا بتائے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ حیا جو ایمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا شعبہ ہے، باقی نہیں رہی۔اور بے حیائی، جو کفر کا تمغہ ہے، اس کے دل پر مسلط ہو گئی ہے۔دین میں شرک سے بڑھ کر کوئی بے حیائی نہیں۔مشرک فی التوحید اور مشرک فی الرسالۃ سے زیادہ کون بے حیا ہو گا۔سچ ہے حیا مومنین کی صفت ہے، صالحین کی صفت ہے، صدیقین کی صفت ہے، انبیاء کی صفت ہے اور خود خدا تعالی کی صفت ہے۔ بھلا ملحدوں اور مشرکوں کو اس صفت سے کیا واسطہ۔

جس شخص میں حیا نہیں، نہ اس کے لئے کوئی ضمانت ہے، نہ اس کا کوئی ضامن ہے، نہ اس کا کوئی کفیل ہے، نہ اس کا قول وفعل قابل اعتماد ہے کیونکہ اس کے دل میں مطلق خوف خدا باقی نہیں رہا۔وہ خدا کا منکر ہے اور عملاً خدا کو بھول گیا ہے۔دنیا کے سارے کاموں میں حیا اس طرح داخل ہے جیسے اجسام میں خون اور خون میں حرارت۔اگر حیا موجود ہو، تو کوئی مجرم کسی جرم کا ارتکاب نہ کرے۔اور عدالتیں جو مجرموں کو سزا دیتی ہیں تو یہ ایک قسم کی تادیب اور سرزنش ہوتی ہے کہ دیکھو تم نے جو حیا جیسی صفت سے قطع تعلق کر لیا، تو اب تم کو جبراً حیا دلوائی جاتی ہے، اور جب تک تم اس سزا میں مبتلا رہو گے تمہارا نور ایمان تمہیں خود حیا اور شرم دلاتا رہے گا۔تو نے جو جھک مارا تھا اب اس کا خمیازہ چکھ۔

قیامت میں جب مجرمین دوزخ میں ڈالے جائیں گے اور عقوبت میں مبتلا ہوں گے تو یہی کہیں گے یا لیتنی اتّخذ ت مع الرّسول سبیلاً یہ ان مجرموں کا حال ہو گا جنھوں نے رسول مقبول ﷺ کا طریقہ چھوڑ دیا ہے۔اور جو لوگ خود ہی رسول بن گئے ہیں اور رسول کو جھٹلایا ہے، خیال کرنا چاہیے کہ ان کی کیسی بری حالت ہو گی۔کاش وہ خدا اور رسول سے شرم کریں بے حیا نہ بنیں۔اگر دنیا میں ان کو اس بے حیائی کا تدارک نہیں ملا تو اسپر نہ پھولیں، کیونکہ آخرت کا عذاب دنیا کے عذاب سے بہت سخت ہے اور دائمی ہے۔

نبی اور خلیفہ

آنحضرت ﷺ کو خدا تعالی نے خاتم النبیین بنایا، اسی بنا پر آپ نے فرمایا لا نبی بعدی۔مرزا جی کو آسمانی باپ نے خاتم الخلفاء بنایا، لہذا آپ نے نعرہ مارا کہ لا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفة بعدی ۔کلام مجید میں بجز آدم کے کسی کو جناب باری نے خلیفة اللہ کہہ کر نہیں پکارا، مگر مرزا جی کو آسمانی باپ نے نہ صرف خلیفة اللہ بلکہ خاتم الخلفاء بنا دیا، کیونکہ آپ آسمانی باپ کے خلف فرزند ہیں، باقی سب ناخلف ۔اور خلیفہ اور خلفہ ہم معنی ہیں ۔

مرزا جی کا مقولہ ہے کہ آنخضرت ﷺ کامل اور اکمل انبیاء کے خاتم ہیں، نہ کہ ناقص انبیاء کے۔ اور ناقص انبیاء قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے ۔اس پر ہم بارہا بحث کر چکے ہیں اگر اطمینان نہ ہوا تو اور لیجئے۔

ناقص ،ناقص کا خاتم ہو گا اور کامل، کامل کا ۔ پہلے تو اس فاسد عقیدے نے آنخضرت ﷺ کا کسر شان کیا، پھر خود مرزا جی کا، کیونکہ آپ اپنے کو خاتم الانبیاء کہتے ہوئے تو ذرا جھجکتے ہیں مگر خاتم الخلفاء بڑے دھڑلے سے بنتے ہیں۔اس صورت میں آپ ناقص خلفاء کے خاتم ہوں گے نہ کہ کامل خلفاء کے۔اور خلفاء بھی انبیاء ہیں تو اپنے ساتھ آپ نے تمام انبیاء کو ناقص ٹھہرا دیا۔ اور آپ کے عقیدے کے موافق قیامت تک جتنے خلفاء (انبیاء) ہوں گے سب ناقص ہوں گے ۔

آسمانی باپ نے بایں ریش وفش لیپا لک کو تاویل کرنا بھی نہ بتایا۔اتنی خبر نہیں کہ جب آنخضرت ﷺ کمال نبوۃ کے خاتم اور مکمِل ہیں،تو ناقص نبوۃ کے بدرجہ اولی مختم اور مکمِل ہیں ۔ یہ تو ایسی مثال ہے جیسے کوئی شخص کہے کہ جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو چاند ماند ہو جاتا ہے مگر ستارے ماند نہیں ہوتے ۔گویا آفتاب صرف چاند کو مغلوب کرتا ہے نہ کہ ستاروں کو۔ایسی اندھی تاویل کو وہی لوگ دیکھیں اور پسند کریں گے جو انسانی ماہیت سے مسخ ہو کر چمگا دڑ کی ماہیت میں حلول اور بروز کئے ہوئے ہیں ۔مرزا جی تمام انبیاء کو ناقص بتاتے ہیں لیکن اگر کوئی ان سے کہے کہ آپ ناقص خاتم الخلفاء اور ناقص امام الزمان ہیں تو وہ اور ان کے تمام چیلے چاپڑ کاٹ کھانے کو دوڑیں گے ۔کھانے کے دانت اور، دکھانے کے دانت اور۔

ناقص چیزوں اور ناقص انسانوں کی خاتمیت کون سا اعجوبہ امر یا اعجاز ہے ۔ ناقص انسان یا ناقص اشیاء یا تو کامل ہوں، ورنہ ان کا معدوم ہو جانا بہتر ہے۔آسمانی باپ کے سب بیٹے یا تو خلف ہوں ورنہ تلف۔ جب مرزا ناقص نبی یا خلیفہ ہیں،تو آپ کی امت بھی ناقص ہوگی۔تعجب یہ ہے کہ آنخضرت ﷺ تو کامل اور آپکا بروز اور ظل ناقص ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی اور مجدد

نبی اور رسول صاحب شریعت ہوتا ہے مگر مجدد ان امور کو جو مرور زمان کی وجہ سے پرانے یا دلوں سے نسیاً منسیاً ہو گئے ہوں، نئے کرتا اور یاد دلاتا ہے۔ نہ وہ نبی اور رسول ہوتا ہے، نہ نبوت ورسالت کا دعوی کرتا ہے۔ جیسے مولانا ومجددنا مولانا اسماعیل شہیدؒ نے کہ مسلمان توحید وسنت کو بھول گئے تھے، چار طرف سے شرک اور بدعت اور ہواپرستی پھیل گئی تھی، آپ نے تجدید کی ٹھوکر لگائی اور مردہ سنت وتوحید کو زندہ کر دیا، جس سے نہ صرف عوام بلکہ سچے علماء کرام کی بھی آنکھیں کھل گئیں۔ بے شک یہ حضرت شہید مغفور مبرور کے دم قدم کی برکت ہے کہ ہندوستان میں توحید کا نور پھیل رہا ہے ،اور اتباع سنت کا ظہور ہو رہا ہے۔ مجدد ایسے ہوتے ہیں جن کی نسبت حدیث شریف میں من یجدد لها دینها کی پیش گوئی وارد ہوئی ہے۔ بھلا اس زمانہ سے لے کر اب تک حقانی علماء میں سے کسی نے بھی مولانا اسماعیل شہید مرحوم کی تجدید سے انکار کیا ۔ ہر گز نہیں، بلکہ آپ کا نام بڑی عظمت سے مسلمانوں کی زبان پر دائر وسائر ہے، اور قیامت تک رہے گا اور مسلمان ہمیشہ آپ کی مساعی جمیلہ کے مشکور رہیں گے۔

اب میرزا جی کو دیکھئے، ہندوستان سے لیکر حرمین شریفین اور تمام ملک عرب تک کسی عالم نے بھی آپ کے لا طائل دعووں کو مانا؟ پچاس سو دس بیس دو چار کو تو جانے دو، کسی مرے گرے ایک آدھ عالم نے بھی آپ کو حق پر سمجھا؟ مشائخ عظام اور علماء کرام نے آپ کے نام اور کلام پر تین حرف ہی بھیجے، ...اور کوئی عالم ایسا نہیں جس نے آپ کے کفر کے فتووں پر اپنی مہر یا دستخط ثبت نہ کئے ہوں ۔وجہ یہ ہے کہ معاملات دین سے علماء ہی باخبر ہوتے ہیں۔ ان کے سامنے مکاروں کا مکر اور زوریوں کا زور نہیں چل سکتا۔ انہیں کے نفوس قدسیہ سے دین اسلام قائم ہے۔ انہیں کی برکت سے مسلمان راہ راست سے نہیں ڈگمگاتے اور گمراہ گمراہی سے نکل کر صراط مستقیم پر قائم ہو جاتے ہیں۔ اور ہر صدی پر خدا تعالی ایسے مجدد دین بھیجتا رہتا ہے کیونکہ وہ اپنے دین کا حامی اور حافظ وناصر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجودہ عہد سلطنت میں آزادی اور وسیع المشربی کا دور دورہ ہے کل جدید لذیذ والوں کی چاشنی خوب دال گلتی ہے۔ ہر طبقہ میں آسان پسندی پھیل گئی ہے۔ تکالیف شرعیہ سے بباعث ضعف ایمان واعتقاد کے سب بچتے ہیں۔ پس سادھو بچوں کی چڑھ بنی ہے۔ اگر ہندوستان کے علماء ومشائخ مرزاجی کا تعاقب نہ کرتے اور مرزائی عقائد کی مسموم ہواؤں کو بذریعہ ہوا خواہی دین اسلام کے تقریری اور تحریری وسائل یعنی کتابوں اور رسالوں کی اشاعت سے دور نہ کرتے، تو ہندوستان میں مرزائی مذہب طاعون کی طرح پھیل جاتا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ علماء کا وجود باجود دین اسلام کے قیام واستحکام کی ضمانت ہے۔

ذرا غور کرنے کی بات ہے کہ اگر ہر مجدد نبی ہوتا، تو آنحضرت ﷺ خاتم النبیین کیوں کر ہوتے۔ بھلا کسی نے آج تک عرفاً واصطلاحاً لغۃً وشرعاً مجدد کو نبی یا نبی کو مجدد مانا بھی ہے۔ نبی کو مجدد کے لقب سے ملقب کرنا اس کی توہین ہے۔ ہر فن کا ایک مجدد ہوتا ہے۔ یورپ میں اس وقت سائینس اور جرثقیل اور ڈاکٹری وغیرہ فنون کے صدہا مجدد ہیں، لیکن وہ رسول اور پرافٹ (غیب دان) نہیں ہیں۔ نہ انہوں نے ایسا دعوی کیا۔ پھر رسول اور نبی ماموراور مبعوث من اللہ ہوتا ہے، مجدد ایسا نہیں ہوتا۔ مگر مرزا جی کو لغوی اور اصطلاحی اور شرعی مناسبت سے کیا غرض۔ انہوں نے تو تمام عمدہ اور بزرگ خطابات چھانٹ کر الم غلّم توند میں بھر لئے۔ یہ نہ سوچا کہ ان کی سمائی بھی ہوگی یا نہیں، اور یہ مختلف اور متضاد خطابات پیٹ کے ڈربے میں جاکر آپس میں لڑنے تو نہ لگیں گے۔

مرزاجی کو دنیا طلبی اور حبّ جاہ کی عیاری تو خوب سوجھی، مگر یہ نہ سوجھا کہ چل بھی سکے گی یا نہیں۔ اب مالیخولیا یا واقعی الحاد وارتداد کے طغیان کی نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ مرزا قادیانی اور مرزائیوں کی نظروں میں کسی نبی اور رسول اور مجدد کی کوئی حقیقت نہیں، اور ہے بھی تو اتنی کہ کوئی نبی اور رسول ہوں گے، مگر اب کہاں ہیں۔ مرگئے، گل گئے۔ ان کے اقوال ان کے الہامات ان کے وجود ہی کے ساتھ فرسودہ ہوگئے۔ قادیانی مرزاجی زندہ نبی، زندہ رسول، زندہ امام الزمان وغیرہ ہیں۔ پس ان پر نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ ساری خدائی کو ایمان لانا چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ حدیث رسول سے اپنا مجدد ہونا اخذ کرتے ہیں اور کلام مجید سے صرف عیسیٰ مسیح کا مرنا مگر قرآن سے اپنا عیسیٰ موعود ہونا ثابت نہیں کر سکتے کیونکہ قرآن میں خود عیسیٰ ہی کے آنے کا ذکر نہیں۔ مگر حدیث میں جو تیس دجالوں کے آنے کا ذکر ہے اس سے چیں برجبین ہوتے ہیں، کیونکہ خود بدولت بھی انہیں میں سے ہیں۔

خود مرزا جی ایمان سے کہیں کہ دنیا میں اب تک بہت سے جھوٹے مہدی اور جھوٹے نبی آئے یا نہیں۔ پس کیا ضمانت ہے کہ آپ خلاف قرآن و حدیث کے سچے مہدی اور مسیح موعود ہیں۔ گھبرائیے نہیں چند روز میں سب کھلا جاتا ہے، ذرا ذیابیطس اور ضعف قلب کو بڑھنے دیجئے۔

کپورتھلہ کی ایک مسجد پر مرزائیوں کا دعویٰ

کپورتھلہ کے سنیوں اور مرزائیوں کے مابین ایک مسجد کی بابت تنازع ہو رہا ہے۔ مرزائیوں نے عدالت میں اپنے استقرار حق کا دعویٰ کیا ہے۔ کچھ عرصہ ہوا ضمیمہ شحنہ ہند میں اس نزاع کی کسی قدر ابتدائی کیفیت درج ہو چکی ہے۔ اب بڑے زور شور سے مقدمہ چل رہا ہے۔

اگرچہ اکثر دیسی ریاستوں میں کسی قانون پر بہت کم عمل درآمد ہوتا ہے، جس طرح جی میں آتا ہے مقدمات کا تصفیہ کر دیا جاتا ہے، تاہم اکثر انگریزی قوانین ہی پر عمل ہوتا ہے۔ سنیوں کا یہ دعویٰ ہے کہ:

مرزائی لوگ مسلمان نہیں ہیں، کیونکہ انہوں نے ایک نیا نبی پیدا کر لیا ہے، اور ان کے بہت سے عقاید بالکل دین اسلام کے خلاف ہیں۔

حج کو باوصف استطاعت کے ضروری نہیں سمجھتے۔

تصویروں کے بنانے اور شائع کرنے کو برا نہیں سمجھتے، بلکہ تصویر مرزا قادیانی کو مرزائی دین کی اشاعت کا بڑا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

ارکان نماز میں بھی اختلاف ہے۔

اور مرزا جی اپنے کو خدا کا متبنیٰ (لیپالک) بتاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ مجھ پر یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الہام ہوا ہے انت بمنزلة و لدی اور انت منی و انامنك یعنی تو میرا لیپا لک ہے اور تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے۔

یہ عقیدہ صریح شرک اور عیسائیوں کے عقیدے سے ملتا جلتا ہے۔

اور مرزائیوں کے مسلمان نہ رہنے کا بڑا ثبوت یہ ہے کہ فحول علماء ہندوستان نے جن میں نہ صرف ہر طبقہ کے سنی مسلمان ہیں، بلکہ شیعہ علماء نے بھی ان کی تکفیر کا فتوی دے دیا ہے۔ اور باوصف اس کے کہ مرزا صاحب مسیح موعود ہیں عیسائیوں نے بھی آسمانی باپ کی بادشاہی اور اس کے فرزندوں کے گروہ سے نکال باہر کیا ہے۔ تعجب ہے کہ آپ تو بڑے زور شور سے اپنے کو مسیح موعود اور مہدی اور امام الزمان اور بروزی یعنی تناسخی کلنک اوتار بتائیں اور مسلمانوں ہندوؤں اور عیسائیوں اور آریہ وغیرہ سے کوئی بھی آپ کو اپنا نجات دہندہ نہ مانے، اور حسرتوں کا ہر طرح خون ہو، اور تمام ارمان یوں زندہ درگور ہو جائیں۔ مولانا عبدالقادر بیدل مرحوم نے کیا خوب لکھا ہے:

من و پرفشانی حسرتے کہ گم است مقصد بسلمش
بصدائے خون نرسی مگر بزبان خنجر قاتلش

علماء اسلام کو مرزا جی سے کچھ عداوت نہ تھی، نہ مرزا جی نے کسی کا باپ مارا تھا کہ خواہ مخواہ بھی سب کے سب بالاتفاق ان کو کافر بناتے۔ اسلامی علماء نے عرصہ تک بڑے غور سے مرزا جی کے خوارق کو دیکھا اور انتظار کیا کہ شاید راہ راست پر آ جائیں، اور مالیخولیا یا حبّ جاہ دور ہو جائے۔ علماء و مشائخ نے مرزا جی کے دعووں کے جواب میں مبسوط کتابیں اور چھوٹے چھوٹے رسالے بھی شائع کیئے کہ شائد اب سمجھیں اور اب سمجھیں مگر کس کا سمجھنا۔ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ بالآخر حسب مقولہ عرب، آخر الدوا الكیّ یعنی آخری علاج داغ دینا یا پچھنا لگانا ہے، ہمارے علماء نے اپنا منصبی فرض ادا کیا، یعنی تکفیر کا فتوی دیا تاکہ عوام اہل اسلام گمراہی سے بچیں۔

اور اب بھی کچھ نہیں بگڑا۔ اگر مرزا جی ایمان اور سچے دل اور خلوص سے توبہ کریں اور ظاہری علامات سے علماء پر ثابت کر دیں، یعنی عمل کر کے بھی دکھا دیں، یعنی خلاف اسلام جس قدر کتابیں اور رسالے لکھے ہیں انکی تردید کر دیں، اور سب کتابوں کو بتی دکھا دیں، تو ہم ذمہ کرتے ہیں کہ ہمارے علماء بھی تکفیر کے فتوے واپس لیں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باز آ باز آ ہر آنچہ کر دی باز آ
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

مسلمانوں کی باگ بالکل حقانی علماء ومشائخ کے ہاتھ میں ہے جو شریعت محمدی کے وارث ہیں۔ وہ خودسر اور مطلق العنان نہیں۔ اور موجودہ زمانہ کی عدالتیں بھی علماء ہی کے فتووں کو مانتی ہیں۔ اور کوئی عدالت خلاف شریعت محمدی فیصلہ نہیں دے سکتی۔ پس کپورتھلہ کی عدالت میں یہ تمام فتوے پیش ہوں گے، تو وہ انہیں کے مطابق فیصلہ دے گی، اور مرزائیوں کی جھوٹی تاویلیں جو آیات واحادیث کے معانی میں برخلاف جمہور علماء ومجتہدین ومحدثین ومفسرین کرتے ہیں، ہرگز نہ چل سکیں گی۔ نہ تقیہ کارگر ہو گا جیسا کہ مرزاجی نے ایک کتاب بنام: ایک غلطی کا ازالہ، شائع کی ہے۔

ہاں جیسا کہ ہم ابھی ابھی لکھ چکے ہیں اگر عدالت میں سچے دل سے تائب ہوں اور تمام دعاوی سے باز آئیں، تو ہم ذمہ کرتے ہیں کہ کپورتھلہ کے سنی مسلمان مرزائیوں سے مساجد میں آنے کے مزاحم نہ ہوں گے اور ان کو اپنا بھائی سمجھیں گے۔ اور پھر عدالت کا وہ فیصلہ معہ توبہ نامہ تمام ہندوستان میں شائع ہوگا۔ مگر مرزائیوں سے یہ کام غیر ممکن معلوم ہوتا ہے۔ مرزاجی مہدی مسعود اور مسیح موعود ہندوستان سے لے کر یورپ تک مشہور ہو گئے۔ آپ کی تصویریں جا بجا پھیل گئیں۔ منارہ تیار ہو گیا جس پر دعوی سے تیس سال بعد مسیح موعود اتریں گے، حالانکہ منارہ تیار بھی نہیں ہوا۔ تعمیر کی راہ میں روڑے اٹکے ہوئے ہیں۔ پس تمام دعووں اور تمام بنا کردہ آثار وعلامات پر کپورتھلہ کے چند مسلمانوں کی خاطر خاک ڈالنا بڑے جگرے کا کام ہے۔ اور کپورتھلہ کی عدالت سے مرزائی دعوی خارج بھی ہو گیا تو کیا، ایسی پیٹھ پیچھے کی باتیں بہت ہو چکی ہیں اور شاید بہت سی ہوں۔ وہی بات ہے کہ ہم تو بڑے بڑے محلوں سے نکلوائے گئے ہیں، یہ تو عدالت کا چھوٹا سا کمرہ ہے۔

مرزائی لوگ داڑھی مونچھوں پر ہاتھ پھیر کر عدالت میں یہی کہیں گے کہ ہم سچے اور پکے مسلمان توحید ورسالت پر ایمان رکھنے والے محمدی ہیں۔ اب ہمارا احمدی (مرزائی) ہو جانا محمدی ہونے میں مخل نہیں۔ اور ہم نے سنا ہے کہ مرزائیوں کی طرف سے عدالت میں وہ فیصلے پیش کئے جائیں گے جن میں اہل حدیث کو عدالت ہائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماتحت سے لے کر پریوی کونسل لندن تک مساجد سے متعلق ڈگریاں ملی ہیں ۔معلوم نہیں یہ فیصلے مرزائیوں کے حق میں کیا مفید ہوں گے ۔اہل حدیث کی جانب سے ایک جزوی دعوی (آمین بالجہر کا) تھا، اور وہ بھی شاذونادر شہروں میں۔آمین بالجہر کی مخالفت بعض نادان مقلدین یا متعصب علماء کی طرف سے ہوئی تھی ، تمام مقلدین اور علماء مقلدین خوب جانتے ہیں کہ آمین بالجہر سنت رسول اللہ ہے، ورنہ امام شافعی وغیرہ آئمہ اس کے کیوں عامل ہوتے ۔ اور سینکڑوں شہر ایسے ہیں جہاں آج تک مقلدین اور اہل حدیث کے مابین آمین بالجہر وغیرہ پر کبھی جھگڑا نہیں ہوا ، اور فریقین ایک ہی مسجد اور ایک ہی جماعت میں ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔خود جامع مسجد دہلی میں جا کر جس کا جی چاہے دیکھ لے ۔ پس یہ ایک فروعی اختلاف ہے نہ کہ اصولی ۔اہل حدیث نے خدانخواستہ کوئی نیا نبی نہیں گھڑا، نہ اصول اسلام کو مرزا جی کی طرح برہم کیا ۔انہوں نے تو صرف نبی امی و ماینطق عن الهوی کے اتباع اور کتاب وسنت پر عمل کرنے کے لئے زور دیا ہے۔ چنانچہ ہزاروں غیر متعصب اور باخبر حنفی اس امر کے قائل ہو گئے ہیں کہ اہل حدیث عمل بالحدیث میں حق پر ہیں اور ان سے تعرض نہ چاہیے۔اہل حدیث اور مقلدین توحید و رسالت پر یکساں ایمان رکھتے ہیں اور ارکان اربعہ نماز ، روزہ ، حج ، زکوۃ کو فرض جانتے ہیں اور ان کے منکر کو کافر سمجھتے ہیں، حالانکہ مرزا جی نے چاروں اصول میں ترمیم بلکہ قطع و برید اور چھانٹ چھونٹ کر دی، اور توحید و رسالت کو بھی کھو دیا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ۔ پس حنفی مقلدین کے دعوی میں جو انہوں نے اہل حدیث پر کیا ، اور مرزائیوں کے دعوی میں جو انہوں نے کپورتھلہ کے سنیوں پر کیا ، زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اور فریقین مرزا قادیانی کی تکفیر میں یکساں متفق ہیں، امید نہیں کہ باخبر عدالت اس دھوکے میں آئے ۔

اہل حدیث اور اہل قرآن اور مرزائیوں کا دخل

اہل حدیث و اہل قرآن میں چند روز سے بحث ہو رہی ہے ۔ اہل قرآن کہتے ہیں کہ صرف قرآن واجب العمل ہے، اہل حدیث کہتے ہیں کہ حدیث بھی مثل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن ہے۔ قادیانی مرزاجی کوتو حدیث سے غرض نہ قرآن سے، آپ خواہ مخواہ دونوں کے بیچ میں کیوں کھٹورہ لائے، اور وہ بھی اس طرح کہ ایک پچلی اہل حدیث کو دکھائی تو باچھیں چیر کر دوسری تیز پچلی اہل قرآن پر چلائی۔ آپ تو حدیث اور قرآن دونوں کو استعفاء دے چکے ہیں۔ کیا معنی کہ جب خود نبی بن گئے ،تو قرآن و حدیث دونوں مسترد ہو گئے، پھران کا ذکر ہی کیا۔ آپ فرماتے ہیں فریقین افراط وتفریط کی جانب گئے ہیں۔ ترکستان کی جانب، جیسا کہ شیخ سعدی فرما گئے ہیں

این رہ کہ تو میروی بترکستان است

آپ نے اہل حدیث واہل قرآن دونوں پرطوفان اور بہتان باندھا ہے۔

چنانچہ ریویو کے صفحہ۲ پر لکھتے ہیں :

وہ (اہل حدیث) حفظ مراتب کے قاعدے کوفراموش کر کے احادیث کے مرتبہ کواس بلند مینار پر چڑھاتے ہیں جس سے قرآن شریف کی ہتک لازم آتی ہے، اور اس سے (قرآن سے) انکار کرنا پڑتا ہے اور کتاب اللہ کی مخالفت ومعارضت کی وہ (اہل حدیث) کچھ پرواہ نہیں کرتے اور حدیث کے بیان کوکلام اللہ کے بیان پر ہر حالت میں مقدم سمجھتے ہیں حالانکہ اللہ جل شانہ قرآن میں فرماتا ہے فبا ی حدیث بعد الله و آیا ته یو منو ن

ہم اس کے جواب میں قرآن پرعمل کریں گے یعنی یہ کہیں گے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اس ڈھٹائی اور سینہ زوری کو دیکھئے کہ اپنا الزام اوروں پر دھرتے ہیں۔ کلام مجید اور حدیث شریف دونوں کی خود پرواہ نہیں کرتے۔ خدا تعالی تو یہ فرمائے کہ ہم نے یہ قرآن نبی امی محمدﷺ پراتارا ہے، مرزاجی کہتے ہیں کہ مجھ پراتارا ہے۔ خدا تعالی تو فرمائے: و ما محمد الا رسول۔ اور وما کا ن محمد ابا ا حد من ر جا لکم و لکن رسو ل الله وخاتم النبيين

اورمرزا قادیانی کہیں وما غلا م ا حمد قا د یا نی الا رسو ل۔

اورمعاذ اللہ قرآن مجید میں خاتم النبیین کا لفظ غلط ہے۔ دیکھو میں فرمائشی ہٹا کٹا خاتم الخلفاء یعنی خاتم الانبیاء موجود ہوں۔

آنحضرتﷺ تو یہ فرمائیں کہ میں اسلئے مبعوث ہوا ہوں کہ کسی تصویر کو بغیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مٹائے نہ چھوڑوں

اور فرمائیں لعن الله المصور و المصور له

اور مرزا جی تصویر کی اشاعت کو اپنی نبوت کا اعلیٰ رکن سمجھیں۔

فرمایئے قرآن وحدیث کو کس نے طاق پر رکھ دیا۔ اگر صرف قرآن پر آپ کا عمل ہے، تو بتایئے کہ ہندوستان خصوصاً ملک پنجاب اور پھر قادیان میں مرزا غلام احمد بیگ کے عیسی موعود ہونے کا ذکر قرآن میں کہاں ہے۔

کوئی صحیح حدیث قرآن مجید کے خلاف نہیں، اور نہ صرف اہل حدیث بلکہ تمام فرق اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ جو حدیث قرآن کے خلاف ہو وہ حدیث نہیں بلکہ ایک مردود قول ہے۔

اس کے بعد مرزا جی نے شیخ اہل قرآن مولوی عبداللہ صاحب چکرالوی کے سر پر دست شفقت پھیرا ہے مگر عجیب طرح سے۔......... چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

اور مولوی عبداللہ صاحب نے تفریط کی راہ پر قدم مارا ہے، اور سرے سے احادیث ہی کا انکار کر دیا ہے حالانکہ احادیث کا انکار ایک طور سے قرآن شریف کا بھی انکار ہے کیونکہ اللہ تعالی قرآن کریم میں فرماتا ہے قل ان کنتم تحبو ن الله فا تبعو نی

اور آگے چل کر فرماتے ہیں

اور مولوی عبداللہ صاحب کا یہ قول کہ تمام حدیثیں محض شکوک اور ظنون کا ذخیرہ ہے ... اس خیال کی اصل جڑ محدثین کی ایک غلط اور نامکمل تقسیم ہے ۔کیونکہ وہ یوں تقسیم کرتے ہیں کہ ہمارے ہاتھ میں ایک تو کتاب اللہ ہے ،اور دوسری حدیث۔ اور حدیث کتاب اللہ پر قاضی ہے۔ گویا احادیث ایک جج کی طرح کرسی پر بیٹھی ہیں اور قرآن ان کے سامنے مستغیث کی طرح کھڑا ہے ،اور حدیث کے حکم کا تابع ہے ...پس قرآن تو یوں ہاتھ سے گیا کہ بغیر قاضی صاحب کے فتوؤں کے واجب العمل نہیں اور قاضی صاحب یعنی احادیث صرف میلے کچیلے کپڑے زیب تن رکھتے ہیں جن سے احتمال کذب کسی طرح مرتفع نہیں کیونکہ ظن دروغ کے احتمال سے خالی نہیں ہوتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس صورت میں نہ تو قرآن ہمارے ہاتھ میں رہا نہ حدیث۔ اس غلطی نے اکثر لوگوں کو ہلاک کیا۔ الخ۔

حافظہ تو ملاحظہ ہو کہ ہاتھ تو لپکا یا تھا، مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کی داڑھی کھسوٹنے کو اور مونچھ جا پکڑی اہل حدیث کی۔ ارے واہ رے واہ.. تیرے کیا کہنے ہیں۔ لیکن آپ خود ہی میدان میں چت ہو گئے کیوں کر، یوں:

اول، تو السّنّة قاضية على الكتاب وارد ہوا ہے، نہ کہ الحديث قاضية على الكتاب۔ اور خود آپ کے قول کے موافق حدیث اور سنت میں بڑا فرق ہے۔ حدیث قول ہے اور سنت وہ تعامل ہے جو بطور تواتر ہم تک چلا آیا ہے۔ آپ نے گویا عمداً دھوکا دیا اور شحنہ ہند کے اجلاس میں جرم خلاف بیانی کے مرتکب ہوئے جس کا فیصلہ بہت جلد سنایا جائے گا۔

دوم، یہ ایک قول ہے، نہ کہ حدیث اور آیت۔ اور یہ آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ اہل حدیث بجز قرآن و حدیث کے کسی قول کو مستند اور واجب العمل نہیں سمجھتے۔

سوم، السنة قاضية على الكتاب کے یہ معنی ہیں کہ اگر اختلاف طبائع کی وجہ سے آیات کلام اللہ کے محمل و معانی کے سمجھنے میں نزاع واقع ہو، تو سنت اس کا فیصلہ کر دے گی، یعنی اختلاف کو مٹا دے گی۔

چہارم، خود قرآن مجید ہم کو ایسا ہی حکم دیتا ہے کہ فان تنا زعتم فی شیء فردّوہ الی اللّٰہ و الرّسول۔ اگر سنت یا حدیث مراد نہ ہوتی تو اس آیت میں الی اللہ کافی تھا نہ کہ و الرسول بھی جو بالکل حشو ٹھہرتا ہے۔ اور ایسے معاملات ہمیشہ واقع ہوتے رہتے ہیں جب کسی آیت کے سمجھنے میں اختلاف واقع ہوتا ہے تو لوگ علماء متبعین سنت کی جانب رجوع کر کے مطمئن ہو جاتے ہیں۔ افسوس ہے کہ سنت کے لغوی معنی سمجھنے میں بھی آپ گپا کھا گئے۔ سنت کے معنی طریقت کے ہیں، یعنی قرآن و حدیث کے مسئلہ پر جس طریق سے صحابہ و تابعین نے عمل درآمد کیا ہے اور آج تک ہو رہا ہے، اسی طرح تم بھی کرو کیونکہ السنة قاضية على الكتاب

پنجم: اس کے یہ بھی معنی ہیں کہ سنت صرف قرآن کے موافق حکم جاری کرنے والی ہے، نہ کہ قیاس اور رائے اور ہوائے نفس کے مطابق۔ ایک لفظ کے صحیح اور حقیقی معنی نہ سمجھنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ویسے ہی اعتراض کر بیٹھنا کچھ مشکل نہیں، ہاں پیچھا تھامنا مشکل ہے۔

کوئی قاضی یا مفتی یا جج اپنی جانب سے حکم نافذ نہیں کرتا، بلکہ وہ ایک قانون کا پابند ہوتا ہے۔ کیا یہ سمجھ میں آ سکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ اور صحابہ کی سنت، قرآن کے خلاف ہو اور اس کے خلاف کوئی حکم نافذ کرے۔ اس صورت میں یہ متضاد معنی پیدا ہوں گے کہ سنت جس کا تعامل کتاب اللہ کے موافق ہے، وہ کتاب اللہ پر حکم اور جج ہے۔ پس اس قول کے معنی غلط سمجھے گئے ہیں اور بناء فاسد علی القاسد تعمیر کی گئی ہے۔

ہفتم، قاضی قانون شریعت کا نگران ہوتا ہے کہ اسکے مطابق عمل ہوتا ہے یا نہیں اور کوئی شخص اس قانون کے خلاف تو نہیں کرتا۔ پس سنت کے قاضی ہونے کے یہ معنی ہیں

معلوم ہوتا ہے کہ سنت کے نام ہی سے دراصل مخالفان سنت کو نفرت یا خوف ہے کیونکہ سنت ان کے ہتھ کنڈے اور پینترے چلنے نہیں دیتی اور ان کی بنی بنائی اور چنی چنائی تعمیر ڈھا دیتی ہے۔ مرزا جی کا یہ فرمانا کہ

> تمام اہل حدیث، حدیث کے قصے کو ان قصوں پر ترجیح دیتے ہیں جو کلام اللہ میں بتصریح موجود ہیں اور حدیث کے بیان کو کلام اللہ کے بیان پر ہر حالت میں مقدم سمجھتے ہیں جو صریح غلطی اور جادہ انصاف سے متجاوز ہے۔ الخ،

ناظرین اس کی لم بہت کم سمجھے ہوں گے۔ اس سے مرزا جی کا مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید سے ان کے زعم میں عیسیٰؑ کی وفات ثابت ہوتی ہے اور حدیث شریف سے حیات۔ لیکن قرآن شریف میں عیسیٰؑ اور مہدیؑ کے آنے کا ذکر کہاں ہے جس کے آپ قائل ہیں۔ پھر عیسیٰ مسیح کی حیات کا تو انکار اور حدیث شریف میں جو دونوں کے آنے کی پیش گوئی ہے، اسکا اقرار۔ یہ زیادۃ علی القرآن نہیں تو کیا ہے۔ ایسے کورنمک اور احسان فراموش بھی کم دیکھے ہوں گے کہ جو حدیث مرزا جی کو عیسیٰ موعود اور مہدی مسعود بناتی ہے، اسی کے دشمن ہیں اور عاملین بالحدیث کو برا سمجھتے ہیں۔ حدیث کے بغیر چارہ نہیں اور حدیث ہی کی جڑ کھود رہے ہیں۔ آگے چل کر آپ فرماتے ہیں:

> ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ اگر کوئی حدیث معارض ومخالف قرآن وسنت نہ ہو، تو کیسی ہی ادنی درجہ کی حدیث ہو، وہ اس پر عمل کریں اور انسان کی بنائی ہوئی فقہ پر اسکو ترجیح دیں۔ اور اگر حدیث میں کوئی مسئلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ملے، نہ سنت میں، نہ قرآن میں، تو فقہ حنفی پر عمل کریں کیونکہ اس فرقہ کی کثرت خدا کے ارادے پر دلالت کرتی ہے۔ الخ

بہتر ہوتا مرزا جی اپنے پیٹ کی بات ظاہر کر دیتے اور لکھ دیتے کہ تصویر کا بنانا چونکہ قرآن کی رو سے حرام نہیں، بلکہ جواز ثابت ہے جیسا کہ حضرت سلیمانؑ کے عہد میں تماثیل اور محاریب بنائی جاتی تھیں اور حدیث میں مصوری حرام ہے، لہذا اس حدیث کو نہ ماننا چاہیے۔ لیکن حج کے باب میں کیا کہیے گا جو قرآن و حدیث دونوں کی رو سے فرض ہے، اور مرزا جی امتناعی آرڈر صادر کر چکے ہیں، اور اس کی جگہ قادیان کے حج کا نادرشاہی حکم دے چکے ہیں۔

حنفی جماعت کی کثرت کو جو آپ نے ارادۃ اللہ کے موافق قرار دیا ہے تو کیا وجہ ہے کہ آپ اس بڑی جماعت کی مخالفت کر کے نبی اور امام الزمان بنے ہیں۔ ہندوستان میں کم و بیش سات کروڑ حنفی مقلدین ہیں اور سب سے پہلے علماء حنفیہ ہی نے آپ کی تکفیر کے فتوی دیئے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ آپ ان کی مخالفت کر کے ارادۃ اللہ کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حنفی مقلدین ہی کثرت سے مرزائی ہو رہے ہیں۔ پس آپ ان کو للو پتو کر رہے ہیں کہ کہیں ہاتھ سے نہ نکل جائیں۔ جس طرح ضمیمہ شحنہ ہند کی بدولت بہت سے مرزائی ہدایت پا کر از سر نو مسلمان ہو گئے ہیں، اور مرزا پر تبرے بھیج چکے ہیں۔ لیکن اگر یہ مرزائی باوصف بروزی نبی اور امام الزمان پر ایمان لانے کے اب بھی حنفی مقلد اور زندہ امام کے ہوتے مردہ امام کے مقلد ہیں، تو وہ پکے مرزائی نہیں ہیں۔ مذبذب اور ڈھمل یقین یا بالکل منافقین ہیں۔ اور مرزا جی سے بھی تعجب ہے کہ وہ ان کو فقہ حنفی پر عمل کرنے کی ہدایت کرتے ہیں گویا اپنی نبوت و امامت کی تردید کرتے ہیں۔

آگے چل کر آپ فرماتے ہیں:

کہ ہماری جماعت بہ نسبت عبداللہ (چکڑالوی) کے اہلحدیث سے اقرب ہے

اس تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزائی جماعت مولوی چکرالوی سے قریب تر تو ہے، مگر اقرب نہیں اور اہل حدیث سے اقرب ہے۔ مگر اہل حدیث سے تو ذرا پوچھئے کہ مرزا قادیانی کی جماعت کو اپنے سے اقرب سمجھتے ہیں یا ابعد۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدعی سست گواہ چست ۔ اہل حدیث تو مرزائیت کے نام کا کتا بھی نہیں پالتے ،البتہ مولوی محمد احسن امروہی اور مولوی حکیم نورالدین جو کسی زمانہ میں اہلحدیث کے نام لیوا تھے، سب سے پہلے یہی مرزائی ہو کر اہل حدیث سے خارج ہو گئے ۔مگر اب تک اپنے کو بظاہر اہلحدیث ہی بتاتے ہیں۔ پس مرزا جی نے اپنے دونوں خلیفوں کی بھی دلداری کی ہے اور چونکہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کے مابین چل رہی ہے، لہذا بٹالوی صاحب کو بھی منانا ہے اور ساز باز کرنے کے لئے ان کو مرزائیت کے شیشے میں اتارنا چاہا ہے ۔مگر یقین نہیں کہ وہ شیشے میں اتر سکیں اور مرزا جی کا افسوں ان پر چل سکے کیونکہ وہ پڑھے جن ہیں ۔

آگے چل کر مرزا جی نے اپنی وہی بروزیت اور وہی مطلب سعدی بگھارا ہے ۔یعنی آپ نوٹ میں فرماتے ہیں :

میں جب اشتہار ختم کر چکا ،شاید دو تین سطریں باقی تھیں، تو خواب نے میرے پر زور کیا یہاں تک کہ میں مجبوراً کاغذ کو ہاتھ سے چھوڑ کر سو گیا، تو خواب میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی نظر کے سامنے آ گئے ۔میں نے ان دونوں کو مخاطب کر کے یہ کہا

خسف القمر و الشمس فی رمضا ن فبایّ آ لا ء ر بکما تکذ با ن

یعنی چاند اور سورج کو تو رمضان میں گرہن لگ چکا ،پس تم اے دونوں صاحبو! کیوں خدا کی نعمت کی تکذیب کر رہے ہو۔

پھر میں خواب میں اخویم مولوی عبدالکریم صاحب کو کہتا ہوں آ لا ء سے مراد اس جگہ میں ہوں۔ اور پھر میں نے ایک دالان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا کہ اس میں چراغ روشن ہے، گویا رات کا وقت ہے اور اسی الہام مندرجہ بالا کو چند آدمی چراغ کے سامنے قرآن شریف کھول کر اس سے یہ دونوں فقرے نقل کر رہے ہیں۔ گویا اسی ترتیب سے قرآن شریف میں وہ موجود ہے اور ان میں سے ایک شخص کو میں نے شناخت کیا کہ میاں نبی بخش صاحب رفوگر امرتسری ہیں ۔،

اہوہوہو ۔کیا کہنا ہے ۔گواہ کتنے معتبر اور ثقہ ہیں ۔کیا یہ الہام ٹھیک قرآن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے موافق ہے اور یہ دونوں آیتیں بھی قرآن کی ہیں۔ کلام مجید کو کیسا مسخ کیا ہے اور خدا تعالی پر کیسا بہتان رکھا ہے۔ اگر زمین دھنس جائے اور آسمان پھٹ پڑے تو کچھ تعجب نہیں۔ یہی شامت اور تیرہ بختی ہے جس کی وجہ سے غضب الٰہی طاعون کی صورت میں نازل ہوا۔ اور ابھی کیا ہے، اگر مرزا جی کا وجود ہے تو دیکھتے جائیے آسمان سے کیسی کیسی بلائیں نازل ہوتی ہیں۔

آگے چل کر آپ نوٹ میں فرماتے ہیں:

بعض نیم ملاں مجھ پر اعتراض کرتے ہیں کہ ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں یہ خوش خبری دے رکھی ہے کہ تم میں تیس دجال آئیں گے اور ہر ایک ان میں سے نبوت کا دعوی کرے گا۔

جواب یہ ہے کہ اے نادانو، بدنصیبو! کیا تمہاری قسمت میں ۳۰ دجال ہی لکھے تھے۔ چودھویں صدی کا خمس بھی گذرنے کو ہے ...اور دنیا ختم ہونے لگی ،مگر تم لوگوں کے دجال ابھی ختم ہونے میں نہیں آتے۔ شائد تمہاری موت تک تمہارے ساتھ رہیں گے۔ اے نادانو! وہ شیطان جو دجال کہلاتا ہے خود تمہارے اندر ہے اس لئے تم وقت کو نہیں پہچانتے۔ آسمانی نشانوں کو نہیں دیکھتے۔ مگر تم پر کیا افسوس، وہ جو میری طرح موسی کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا تھا اس کا نام بھی یہودیوں نے دجال ہی رکھا تھا فالقلوب تشابهت۔

مرزا جی ہی تواریخ کو ٹٹول کر بتائیں یا آسمانی باپ کے سامنے گڑگڑائیں، بالک ہٹ کریں تاکہ وہ الہام کر دے کہ ۳۰ دجالوں کی تعداد اب تک پوری ہوگئی ہے یا کچھ دجال ابھی باقی ہیں۔ تین دجال تو یورپ وافریقہ میں مرزا جی کے سامنے ہی ڈنڈ پیل رہے ہیں اور خم ٹھونک رہے ہیں۔ اور خود مرزا جی ان کو اور وہ مرزا جی کو دجال بتا رہے ہیں۔ مرزا جی کے پاس کیا ضمانت ہے کہ آئندہ کوئی دجال نہ آئے گا، اور اگر آئے تو یہ عجیب امر ہوگا کہ مسیح موعود کے بعد دجال آئیں گے، حالانکہ جن احادیث کو مرزا جی اپنی مسیحیت کا تمغہ بناتے ہیں ان میں یہ درج ہے کہ پہلے دجال آئے گا اور عیسی موعود نازل ہو کر اس کو قتل کریں گے۔ مرزا جی نے تو اب تک ایک چوہیا کا بچہ بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قتل نہیں کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ دجال ریلیں ہیں، تو کیا مرزا جی نے ریلیں برباد کر دی ہیں، یا آئندہ برباد کریں گے۔ اور ریلوں کے ڈرائیوروں اور منتظموں کو تہ تیغ کر دیں گے۔

بے شک شیطان بھی دجال سے کم نہیں، بلکہ وہ تو تمام دجالوں کا قبلہ گاہ اور خالق دجاجلہ ہے جو دجال صفت انسانوں کو عیسیٰ موعود بناتا اور ان کو یقین دلاتا ہے کہ تم مسیح موعود ہو۔ یہودیوں پر کیا حصر ہے جنہوں نے اولوالعزم پیغمبر کو دجال بتایا، بلکہ دنیا کی مختلف قوموں نے تمام انبیاء خصوصاً آنحضرت ﷺ کو کیا کچھ نہیں کہا۔ لیکن کیا ان کا کہنا کچھ چل سکا۔ انبیاء تو انبیاء ہی رہے۔

اب ہم بہت جلد دنیا کو دکھاویں گے کہ مرزا تمام گزشتہ دجالوں کے مقابلہ میں ... دجال ہی رہے یا ان سے بھی کئی بانس آگے بڑھ گئے۔ اور انشاء اللہ ہم اپنی زندگی میں ہی علاوہ موجودہ چار دجالوں کے چند دجال اور بھی پیدا ہوتے دکھائیں گے اور وہ بھی دنیا کو اسی طرح دعوت دینگے جس طرح مرزا جی دے رہے ہیں۔

یکسر الصلیب و یقتل الخنازیر

یہ صحیح بخاری کی حدیث ہے۔ مرزا جی قادیانی کہتے کہ اس کا مورد و مصداق میں ہوں۔ ہم پہلے بھی مرزا جی سے پوچھ چکے ہیں اور اب پھر پوچھتے ہیں کہ یکسر الصّلیب سے کیا مراد ہے اور خنازیر کون ہیں؟ کیا یہی عیسائی صلیب مراد ہے۔ اور کیا خنازیر یہی تمام عیسائی ہیں؟ لیکن ہم نے اب تک نہیں سنا کہ مرزا جی نے کسی گرجا کی صلیب کو توڑا ہو، یا کسی پادری وغیرہ کو قتل کیا ہو۔

اگر تاویلی معنی مراد ہیں، یعنی بجائے صلیب پرستی کے مرزائیت پھیلے گی اور جن لوگوں کے خواص و عادات سوروں کے ہیں، وہ بدل جائیں گے، اگرچہ حدیث میں یبدل الخنازیر و یصلح الخنازیر نہیں آیا، تاہم مرزا صاحب کی اس تاویل کا بھی اب تک ظہور نہیں ہوا۔ صلیب پرستی تو خود الحکم کے اقوال کے مطابق روز بروز بڑھ رہی ہے۔ جبکہ مسیح موعود ہٹا کٹا موجود ہے، تو صلیب کیوں مغلوب نہیں ہوتی؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اگر صلیب (مرزا قادیانی کے) مرنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے یا مغلوب ہوگی تو آپ مسیح موعود نہیں۔ اور اگر مرزائی مراد ہیں جو پہلے خنازیر تھے اور اب اصحاب کہف کے قطمیر بن گئے ہیں تو مرزا جی پر جو اقوام و مذاہب اب تک ایمان نہیں لائے، سب خنازیر ہیں۔ پس جب تک تمام دنیا ان پر ایمان نہ لائے یا سارے خنازیر، یعنی انسان، قتل نہ کئے جائیں آپ مسیح موعود نہیں بن سکتے۔

غور سے دیکھئے تو یکسر الصّلیب کیا معنی، مرزا جی سے بڑھ کر تو کوئی عبدالصلیب یا صلیب پرست نہیں۔ وہ ہمیشہ بلا ضرورت صلیب پرست گورنمنٹ کے گرجا میں نک گھسنی کرتے ہیں اور بلا وجہ خوش آمدی میموریل بھیجتے ہیں کہ میں گورنمنٹ کے غلاموں کا غلام ہوں۔ پھر سوروں کو تو آپ کیا قتل کریں گے، جہاد کے نام سے لرزتے ہیں۔ اور جہاد پر نہیں بلکہ خود مذہب اسلام پر لعن طعن کرتے ہیں کہ وہ ایک ظالمانہ اور قاتلانہ مذہب ہے، اور نہ صرف اصحاب کبار بلکہ آنحضرت ﷺ بڑے بھاری قاتل اور جابر اور ظالم تھے اور اب میں دنیا سے جہاد کی رسم کو اٹھانے آیا ہوں۔ پھر اچھے خاصے مسلمان اور مذہب اسلام کے مجدد۔

اور چونکہ تمام یورپ ضرورت کے وقت جہاد کرتا ہے یعنی باغیوں کو سزا دیتا ہے، جس طرح برٹش گورنمنٹ نے پچھلے سال بوئروں کو سزا دی، اور اب سومالی ملا کو سزا دے رہی ہے، تو وہ بھی مرزا جی کے نزدیک ظالم اور قاتل اور ملعون ہے۔ پھر آپ اپنے آپ کو قاتل الخنازیر کیوں بتاتے ہیں۔ ذرا جنگل میں شکار کھیلنے جائیں اور کسی جنگلی سور سے سابقہ پڑے تو روح فنا ہو جائے۔

بات یہ ہے کہ مرزا جی برٹش گورنمنٹ کی آزادی کو دعا دیں جس کی بدولت آپ کا بروزی طلسم قائم ہے۔ ورنہ جس طرح عدالت کی ایک ڈانٹ پر آپ نے مہلک اور قاتل پیش گوئیوں سے توبہ کر لی، اسی طرح دوسری ڈانٹ پر مسیحیت مہدویت کا جبہ قلہ اتار کر گورنمنٹ کے حوالہ کر دیں اور یہی کہیں کہ بندی لنڈوری ہی بھلی۔ مکسر الصلیب اور قاتل الخنازیر بنتے شرم نہیں آتی، یہ بزدلی اور مسیحیت و مہدویت کا دعوی، لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کا اسم اعظم

آپ (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) نے تمام مریدوں اور حواریین کو ہدایت کی ہے کہ مندرجہ ذیل عبارت کا تکرار نماز کے رکوع وسجود وغیرہ اور دوسرے وقتوں میں بکثرت کیا کریں، یہ خدا نے اسم اعظم بتایا ہے

رب کلّ شیء خادمك رب فاحفظنی و انصرنی

کیا کہنا ہے۔کتنا تازہ بتازہ الہام کی ٹکسال کا گھڑا ہوا اسم اعظم ہے۔ ہدایت النحو اور کافیہ پڑھنے والوں کو اس سے بہتر اسم اعظم الہام ہوسکتا ہے۔کلام مجید اور فرقان حمید کا لفظ لفظ اسم اعظم ہے، ورنہ لازم آئے گا کہ کلام مجید میں بعض الفاظ اصغر یعنی کم درجہ کے ہیں، حالانکہ تمام کلام مجید یکساں وحی اور کلام الٰہی ہے۔ چنانچہ الیوم اکملت لکم دینکم .. الآیہ ناطق ہے۔لیکن مرزا جی کے نزدیک کلام مجید میں اسم اعظم کیا معنی، کوئی اسم اصغر بھی نہیں۔ان کے نزدیک تو اعظم وہ ہے جو آسمانی باپ بیت الخلاء (اے توبہ) بیت الخلوت میں الہام کرتا ہے۔اسی کے ورد رکھنے اور نماز میں بجائے آیت قرآنی پڑھنے کی اپنے چیلوں کو ہدایت کرتے ہیں اور بات بھی ٹھیک ہے کیونکہ جب ان کی بروزی نبوت نے تمام نبوتوں کو منسوخ کر دیا،تو انبیاء پر جو صحائف نازل ہوئے تھے وہ بھی منسوخ ہوگئے۔

مرزا کی نبوت پر مرزائیوں میں مباحثہ

پہلا مرزائی: کیا آپ کو باوصف احمدی ہوجانے کے حضرت اقدس علیہ السلام (مرزا) کی نبوت میں کچھ شک ہے

دوسرا مرزائی: ہاں میں حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کو اپنا پیشوا اور بزرگ سمجھتا ہوں مگر ان کو نبی سمجھنا ایک مشکل اور نازک مرحلہ ہے۔

پہلا مرزائی: اس اشکال اور نازک مرحلہ کا اتا پتا کھولئے۔

دوسرا مرزائی: اتا پتا کیا معنی، پہلے ہی بال کی کھال اور ھندی کی چندی نکل چکی ہے،مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اندھوں کو کیا سوجھے، اور مادر زاد بہرے کیا سنیں۔
پہلا مرزائی: آپ سوانکھے اور دانا بینا ہیں تو کیوں نہیں بتاتے سکھاتے سجھاتے۔ بصر اور سمع اور قوت ناطقہ کس دن کے لئے رکھ چھوڑی ہے۔
دوسرا مرزائی: نبوت ختم ہو چکی، اگر خدا نے آپ کو آنکھیں دی ہیں اور آپ لکھے پڑھے ہیں تو قرآن میں آیت ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی ملاحظہ فرمائیے۔
پہلا مرزائی: ہم لوگ زیادہ تر عقل کے پیرو ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ سینکڑوں بلکہ ہزاروں حدیثیں موضوع ہو گئی ہیں۔ اور جب حدیثیں موضوع ہو گئی ہیں تو از روئے عقل و قیاس و مشاہدہ ممکن ہے کہ قرآن میں بھی آیات کا الحاق ہو گیا ہو۔ آیت ختم نبوت کچھ گڈمڈ اور بے جوڑ سی معلوم ہوتی ہے۔ بھلا ابوۃ کی نفی کو ختم رسالت سے کیا تعلق ہے۔ یہ بھی وہی بات ہوئی کہ ماریئے گھٹنا پھوٹے بے پتلی کی آنکھ۔ یہ تو قرین قیاس ہے کہ آنحضرت ﷺ کسی کے باپ نہیں اور یہ بھی صحیح ہے کہ آپ رسول ہیں، مگر اس آیت میں خاتم النبیین کا پوّا یاروں نے لگایا ہے۔ اتنا ٹکڑا ضرور الحاق کیا گیا ہے کیونکہ یہ بات خلاف عقل ہے کہ قیامت تک پیغمبر عرب جیسا کوئی نبی پیدا نہ ہو۔ اور حمقاء کے نزدیک اس کی نظیر پیدا کرنے سے خدا بھی عاجز ہو جائے جو خود فرماتا ہے کہ وان من شیء الا عندنا خزائنہ۔ یعنی ہمارے پاس ہر شئی کے خزانے موجود ہیں۔ پیغمبر عرب بھی شے من الاشیاء ہیں۔ پھر خدا کو کیا ضرورت تھی کہ پیغمبر عرب کے پیدا کرنے کے بعد اپنا خزانہ خالی کر کے نادار ہو جاتا، اور اپنے کوٹھی کٹھلے کا دیوالہ نکال بیٹھتا، کیونکہ خدا کے پاس جب رسالت ہی نہ رہی تو رہا کیا۔ ننگا ناچے اجاڑ میں ہے کوئی کپڑے دے۔ ایسے مفلس اور نادار خدا سے تو ہمارے ملک کے پڑچونئے بہت اچھے ہیں اور بفرض محال لفظ خاتم النبیین الحاقی نہ سہی، الہام اور وحی سہی، مگر اس سے قیامت تک ختم نبوت کیونکر لازم آئی۔ النبیین میں الف لام عہد ذہنی کا ہے، یعنی پیغمبر عرب ان انبیاء کا خاتم ہے جو اس سے پہلے گزر چکے ہیں، نہ کہ قیامت تک آنے والے انبیاء کا۔ کیا وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کسی نبی کو خاتم نہ بنائے، نہ کتب مقدسہ توریت انجیل زبور میں ایسا نادر شاہی حکم صادر کرے جیسا قرآن میں صادر کیا۔ کیا دوسرے اولو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العزم انبیاء اس کے بھیجے ہوئے نہ تھے۔ یا ان پر جو کتابیں اتریں وہ الہامی نہ تھیں۔ ان میں کیا کھٹا تھا اور پیغمبر عرب میں کیا میٹھا۔ نبی نبی سب ایک، ایک قسم کی روٹی کیا پتلی کیا موٹی۔ تم کہتے ہو کہ قرآن میں ناقض اور اختلاف نہیں اور خود قرآن عدم اختلاف کا مدعی ہے لو کان من عند غیر اللّٰہ لو جدوا فیہ اختلافاً کثیراً لیکن خاتم النبیین کے معنی اگر یہی ہیں جو تم سمجھے بیٹھے ہو، تو آیت لانفرّق بین احد من رسلہ ، خاتم النبیین کی صریح نقیض ہے، کیونکہ جب تم نے پیغمبر عرب کو تمام گزشتہ اور آئندہ انبیاء کا خاتم مان لیا، تو انبیاء میں تفریق کر دی۔ یعنی یہ نعمت غیر مترقبہ اور موہبت لاثانی صرف پیغمبر عرب کو ملی دوسرے انبیاء اس سے محروم رہے۔ ایسا عقیدہ وہی شخص رکھ سکتا ہے جس کے سر میں گدھے کا بھیجا ہو۔ بات یہ ہے کہ نہ صرف ہر نبی اپنے سے پہلے انبیاء کا بلکہ ہر انسان اپنے سے پہلے انسانوں کا خاتم ہے۔ یعنی جو صفات اور تشخصات اس میں موجود ہیں وہ دوسروں میں نہ تھے۔ پس ہر شخص فی نفسہ خاتم ہے، پیغمبر عرب کی کچھ تخصیص نہیں۔ دوم، خاتم کے معنی مہر کے بھی ہیں اور مہر ہر کاغذ کے ختم پر لگائی جاتی ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ جس قدر انبیاء پیغمبر عرب سے پہلے گزرے، آپ سب کے اخیر اور سب کے بعد آئے ہیں۔ اس سے یہ کہاں آیا کہ آپ کے بعد قیامت تک کوئی اور نبی نہ آئے گا۔ ایسا عقیدہ بالکل کفر ہے جو خدا کی صفت خلاقی کو مٹاتا ہے۔ اس سے توبہ کیجئے۔

دوسرا مرزائی: آپ کی اس طویل داستان اور ملحدانہ بیان سے جو موِرث دردسر ہے، یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ در اصل خاتم النبیین کے معنی ہی نہیں سمجھے، جو آنحضرت ﷺ کے معرض مدح میں ہے۔ خاتم النبیین کے معنی سب سے آخر کے نہیں ہیں، اور نہ اس معنی میں آپ کی مدح ہو سکتی ہے۔ قابل مدح اولیت ہے نہ کہ اخرویت۔ ورنہ لازم آئے گا کہ اول البشر آدم کو تمام انبیاء پر فضیلت ہو۔ بلکہ خاتم النبیین کے معنی متمم و مکمّل رسالت کے ہیں جیسا کہ بیضاوی نے تحت آیت و لکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین و کان اللّٰہ بکل شیءٍ علیما لکھا ہے۔ ای من یلیق بان یختم بہ النّبوّۃ۔ یعنی خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ختم نبوۃ کی لیاقت و صلاحیت کون رکھتا ہے۔ یہ صلاحیت بجز آنحضرت ﷺ کے دوسرے انبیاء میں نہ تھی اور آپ نے حدیث میں اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت کی گویا خود تفسیر فرما دی .. بعثت لا تمم مکا ر م ا لا خلاق۔یعنی میں صرف اس لئے مبعوث ہوا ہوں کہ انسانی اخلاق کو کامل کروں۔اور یہ جو آپ نے کہا کہ قرآن میں الحاق ہوگیا ہے،تو مذاہب اسلام میں سے اس کا کوئی بھی قائل نہیں۔یہ خرق اجماع ہے۔بلکہ میں بےخوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ دنیا کے مذاہب میں سے کوئی مذہب والا یہ نہیں کہہ سکتا کہ قرآن مجید میں الحاق ہوگیا ہے۔جیسا منزل من اللہ ہے ویسا ہی آج تک چلا آتا ہے اور قیامت تک ایسا ہی رہے گا۔ورنہ کتب محرفہ اور قرآن مجید میں کچھ فرق نہ رہے گا ،اور نہ اہل اسلام اور خود حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کو یہ کہنے کا موقع ملے گا کہ انجیل میں تحریف ہوگئی ہے۔اور جب آپ الحاق کے قائل ہیں، تو حضرت اقدس کے دائرہ بیعت سے خارج ہیں کیونکہ وہ اپنے کو مجدد اسلام بتاتے ہیں ،نہ کہ محرف ومرمم اسلام۔نہ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن میں الحاق ہوگیا ہے۔آپ کا یہ فرمانا کہ خدا نے پیغمبر عرب ﷺ کو کیوں خاتم النبیین بنایا، خدا کی حکمت وقدرت میں دخل دینا اور اس سے باز پرس کرنا ہے۔حضرت اقدس (مرزا) سے بھی ایسی باز پرس ہو سکتی ہے کہ منجملہ ۳۳ کروڑ مسلمانان دنیا کے خدا نے انہیں کو کیوں بروزی نبی بنایا۔ الغرض آپ کے اصول اسلام کے خلاف ہیں۔ہاں آپ اسلام سے خارج ہوکر ایسے اعتراضات کر سکتے ہیں۔انہیں خرافات نے ہم کو اسلامی پارٹی میں بدنام کر دیا ہے۔

راوی۔اس سے یہ نتیجہ ضرور نکلتا ہے کہ خود مرزائی، مرزا جی کی نبوت میں مذبذب اور مشکک ہیں۔

مرزا جی کی غلط کاری

مرزا جی کی بڑی بھاری غلطی یہی ہے کہ قرآن وحدیث کے بعض ان نصوص سے (نہ کہ کل نصوص سے) جو ان کے مطلب کے موافق ہوں، اپنا دعوی ثابت کرتے ہیں اور تاویلات رکیکہ سے جوتیوں سے کان گانٹھتے ہیں۔جب وہ بروزی نبی ہیں تو جیسے دوسرے انبیاء ویسے ہی وہ بھی، اور جیسے دوسرے انبیاء کے صحف ہیں، ویسے ہی ان کے الہامات بھی۔پس وہ دوسرے انبیاء کے حریف اور کلہ توڑ جواب ہیں۔انہیں قرآن و حدیث سے استدلال کرنے اور ان سے اپنا مدعا ثابت کرنے کی کیا ضرورت۔قرآن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے تاویل کرنا اور آیات مقدسہ کو توڑ مروڑ کر اپنے مطلب کے موافق چپکانا، کوئی خوش عقیدت مرزائی ہرگز پسند نہ کرے گا۔ کوئی دباؤ کا کولہو نہیں، کوئی دباغت کا شکنجہ نہیں، کوئی تعزیر کی چکی نہیں جس میں مرزا جی کو اپنے پیلے جانے، پیسے جانے کا خوف ہو۔ کوئی پھانسی نہیں، کوئی سولی نہیں، جس پر کھینچے جانے کا دھڑکا ہو۔ آزادی کا زمانہ ہے۔ بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹ پڑا ہے۔ پس یہ بوداپن اور حیز پن مسیح موعود اور امام الزمان اور برازی نہیں، بروزی نبی کی شان کے بالکل خلاف ہے۔ قرآن کوئی پہیلی نہیں جس کا اتاپتا بتانے کی ضرورت ہو۔ قرآن کوئی چیستان اور معمے نہیں جس کے حل کرنے اور تاویلات چھانٹنے کی حاجت ہو۔ اس کی شان تبیاناً لکل شئے اور تفصیل کل شیء اور بیان للناس ہے۔ پس جب تک مرزا جی قرآن کو طاق نسیان پر نہ رکھ دیں گے، اپنے مقاصد میں ہرگز کامیاب نہ ہوں گے۔ اگرچہ دل سے تو انہوں نے ایسا کیا ہے مگر یہ دکھانے کو کہ میں اسلامی مجدد اور نبی ہوں کھلم کھلا اقرار کرتے ہوئے قوت ناطقہ لڑکھڑاتی ہے، کیونکہ ان کو اپنے خام کار چیلوں پر ابھی پورا اعتماد نہیں، ان پر ابھی گہرا رنگ نہیں چڑھا کہ ان سے سرخرو ہوں۔ یہ سیہ روئی کا ڈر جاتا رہے۔ ایک بگلا بھگت منافق مرزائی اکثر ہماری خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ وہ شیر نیستان تجدید کا شاگرد بھی ہے۔ برملا کہتا ہے کہ حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نبی نہیں ہیں، نہ ہم ان کو نبی تسلیم کرتے ہیں۔ ہاں مجدد ہیں۔ ہم نے کہا کہ وہ تو اپنے کو نبی اور رسول کہتے ہیں اور آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی اور یأتی من بعدی اسمہ احمد کا نزول اپنے حق میں بتاتے ہیں، تو یہ یہودی منافق جواب دیتا ہے کہ یہ انکے اجتہاد کی غلطی ہے یعنی انّ الشّیاطین لیوحون الی اولیاءھم کے مصداق ہیں۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ سینکڑوں مرزائی اور بھی ایسے ہوں گے جو مرزا جی کو صرف ابن آلنقوا سمجھتے ہوں، نہ کہ بروزی نبی اور آسمانی لیپا لک۔ یہ لوگ مرزائی نہیں ہیں بلکہ مرزا جی کے یہودی منافق ہیں۔ دم کاٹ کر اور سم جھاڑ کر ان کو قادیان سے بارہ پتھر باہر کر دینا چاہیے۔ اگر مرزا جی اسلام سے علیحدہ ہو کر اپنا جدا گانہ پنتھ قائم کرنے کا اعلان دیتے تو مزے میں رہتے اور ہمارے علماء ومشائخ کو ان کا تعاقب کرنے اور تکفیر کے فتوے دینے کی کچھ ضرورت نہ ہوتی۔ چونکہ مرزا جی نے خلاف جمہور اسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن میں تاویلیں کیں، لہذا ان سے مواخذہ کیا گیا۔ اس میں بھی مرزا جی کو فائدہ ہی ہوا۔ بجائے سولی پر چڑھنے کے شہرت کے بانس پر چڑھ گئے۔

وہی ممات مسیح

قادیانی مرزا جی نے یہودی بن کر عیسی مسیح کو، جو اس کے نزدیک ایک مہذب انسان بھی نہ تھا، چہ جائے کہ رسول، اس لئے مارا کہ تمام یورپ ایسے شخص کی پرستش کرتا ہے اور مسلمان اس کو اولو العزم نبی مانتے ہیں، اور مجھے، جو آسمانی باپ کا لیپا لک بن کر آیا ہوں اور نہ صرف عیسی مسیح بلکہ سب انبیاء سے افضل ہوں، سب ملعون سمجھتے ہیں۔ ایک عیسائی بھی مجھ پر ایمان نہیں لایا۔ پس جھلا جھلّا کر (مرزا جی) عیسی مسیح کو گالیاں دیتے ہیں اور اون کی کسی صفت کو ٹھنڈے کلیجے سے نہیں مانتے اور پھر اچھے خاصے مسلمان، بلکہ مذہب اسلام کے فدائی۔

ہر نبی نے اپنے سے پہلے نبی کو مانا ہے اور قرآن مجید نے تو تمام انبیاء کو یکساں ماننے کا حکم دیا ہے جیسا کہ فرمایا:

شرع لکم من الدّین ما وصّی به نوحا و الّذی اوحینا الیك و ما وصینا به ابراهیم و موسی و عیسی۔

اور فرمایا: اذ اخذنا من النبیین میثاقهم و منك ومن نوح و ابراهیم و موسی و عیسی بن مریم۔

دیکھو پانچوں اولوالعزم انبیاء کے اسماء مصرحاً ومفصلاً موجود ہیں۔

پھر مکاری تو دیکھئے جب تعرض کیا جاتا ہے کہ تم کلمۃ اللہ عیسی بن مریم کو کیوں گالیاں دیتے ہو، تو جواباً بتایا جاتا ہے کہ ہم تو نصاری کے یسوع مسیح کو گالیاں دیتے ہیں، نہ کہ عیسی مسیح علیہ السلام کو۔ کوئی پوچھے کہ دو مسیح کون سے ہیں۔ قرآن میں تو اسی عیسی مسیح کا ذکر ہے جس کو یہود نے صلیب پر چڑھا کر قتل کرنا چاہا، مگر خدا نے اس کو زندہ اٹھا لیا، اور مرزا جی بھی اسی یسوع کے ہلاک کرنے پر قلم کا بغدا چلا رہے ہیں جس کے وہ رقیب ہیں اور جس کی عظمت اون کے دل میں کانٹے کی طرح کھٹکتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر قرآن میں تو یہ حکم ہے کہ بت پرستوں کو بھی گالیاں نہ دو، چہ جائیکہ انبیاء کو
لا تسبّوا الّذین ید عو ن من دو ن الله

لیکن آسمانی باپ نے اپنے لیپا لک پر الہام کر دیا ہے کہ عیسی مسیح کو گالیاں دے، کیونکہ اس نے اپنے اکلوتے بڑے بیٹے کو چھوٹے لیپا لک کی خاطر عاق کر دیا ہے۔ اور قاعدہ بھی ایسا ہی ہے کہ انسان کو چھوٹی اولاد بڑی اولاد عزیز سے زیادہ عزیز ہوتی ہے، اور لاز آف نیچر Laws of Nature بھی اسی طرح جاری ہے، ورنہ اولاد کی پرورش نہ ہو سکے۔ اب ساٹھا باٹھا لیپا لک (مرزا قادیانی) گھوارے میں ہے، اور آسمانی باپ اس کی پرورش کرتا ہے اور بڑے بیٹے کو دور دبک بتاتا ہے۔ مرغی بھی تو چھوٹے ہی بچوں کو پروں میں لیتی ہے اور بڑے بچوں پر چونچ چلاتی ہے۔

قادیانی مرزا جی کہتے ہیں کہ بل رفعه الله میں رفع کے معنی عزت کی موت کے ہیں۔ بھلا جب یہودیوں کا مدعا عیسی مسیح کے قتل اور صلب میں پورا ہوا، اور وہ ہلاک کئے گئے، تو یہ عزت کی موت ہوئی یا ذلت کی۔ اگر مرزا جی افغانستان جا کر اپنی بروزیت کا اعلان دیں اور افغانی انہیں پکڑ کر پھانسی پر لٹکا دیں، تو یہ عزت کی موت ہو گی یا ذلت کی۔ پھر کیوں نہیں افغانستان جاتے۔ ہندوستان میں تو ان کی زندگی ذلت کی ہے، اس ذلت سے کیوں نہیں نکلتے۔

یہود تو یہ کہیں انا قتلنا المسیح بن مر یم اور اس پر اچھلیں کودیں اور خدا وما قتلوہ و ما صلبوہ.. ا لآ یه سے ان کی تکذیب کریں۔ مگر مرزا جی یہود کا ساتھ نہ چھوڑیں اور انہیں کے ساتھ مارے خوشی کے بغلیں بجائیں کہ اچھا ہوا وہ ایسا تھا، اور ویسا تھا، کوڑھیوں وغیرہ کو اچھا اور مردوں کو زندہ کرنے کا دعوی کرتا تھا، جیسا کہ خدا تعالی فرماتا ہے:

و اذ کففت بنی اسرا ئیل عنك اذ جئتهم با لبیّنا ت فقا ل الذین کفروا منهم ان هذا ا لا سحر مبین (المائدہ۔۱۱۰)

یعنی اللہ قیامت کے دن عیسی کو فرمائے گا کہ میری نعمتیں یاد کر کہ منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ تم بنی اسرائیل کے پاس معجزات لائے، اور انہوں نے معجزات دیکھ کر تم پر دست درازی کی، تو ہم نے ان کا ہاتھ تم سے روکے رکھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی انہوں نے صلیب پر چڑھا کر قتل کرنا چاہا مگر ہم نے تمہیں بچا لیا۔ اگر عیسی حسب عقائد مرزا وفات پا جاتے تو امتنان کس شئے کا تھا اور نعمتوں کا گنوانا کیسا۔ اس سے خدا کا کذب لازم آتا ہے اور ایسا اعتقاد کفر ہے۔

جس طرح خدا نے یا عیسی بن مریم اذکر نعمتی علیك فرمایا، اسی طرح بنی نضیر نے آنحضرت ﷺ کی نسبت بدارادہ کیا تو ان کے شر سے آپ ﷺ کو بچایا، اور الٹا انہیں پر وبال جلاوطنی اتارا، اور پھر یہ نعمت یوں یاد دلائی:

یا ایھا الذین آمنوا اذکروا نعمت اللہ علیکم اذ ھمّ قوم ان یبسطوا الیکم فکفّ اید یھم عنکم ...یعنی اے مسلمانو! تم اللہ کی نعمت یاد کرو، جب کفار نے تم پر دست درازی کرنی چاہی، تو ہم نے ان کا ہاتھ تم سے روکا۔

مرزا جی کہتے ہیں کہ عیسی مسیح اپنی موت مرے، مگر یہ نہیں بتاتے کہ واقعہ صلیب سے کتنی مدت بعد۔ پھر اپنی موت تو مکھی اور مچھر بھی مر جاتے ہیں۔ حضرت عیسی کو ایسی موت کی نعمت کا یاد دلانا چہ معنی دارد۔ اس صورت میں تو یہ نعمت یہود کے لئے ہوئی جو عیسی مسیح کے قتل میں کامیاب ہوئے۔

مرزا جی اپنی موعودیت کا دارومدار مسیح کی موت پر رکھتے ہیں کیونکہ جب خود عیسی زندہ ہیں اور وہ تشریف لائیں گے، تو مرزا جی مسیح موعود نہیں بن سکتے۔ حالانکہ یہ ان کی اپنی طفل تسلی اور کسراب بقیعة یحسبه الظمان ماءً کی مصداق ہے۔ یہ قضیہ لزومیہ، یا اتفاقیہ ہے کہ کشمیر میں عیسی وفات پائیں، تو اون کے انیس سو برس بعد مرزا جی قادیان میں مسیح بن کر خروج کریں۔ زید کی موت پر عمر کی حیات کا مترتب ہونا عجیب لزوم ہے، پھر اس قدر عرصہ کے بعد۔ کیا لازم وملزوم میں انفکاک وانفصال بھی ہو جاتا ہے

اذا کانت الشّمس طالعة فالنّھار موجود میں تقدم وتالی لازم وملزوم ہیں۔ یہ نہیں کہ آفتاب تو آج طلوع کرے اور دن سوا ستائیس روز کے بعد موجود ہو۔ لیکن یہ وہ جانے جو قواعد اور اصول نظریہ سے واقف ہو۔ یہاں تو لزوم کا تال میل یہ ہے کہ اذا کان الخراب قالھا فالحمار من القادیان ناھق۔ خیر یہ تو منطق کی باتیں ہیں جو بھینس کے آگے بین سے کم نہیں، ہم تو وہ باتیں کہیں گے جو مرزا جی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے چیلوں کی فہمید میں اس طرح آ جائیں اور سما جائیں جیسے قادیان میں منارہ اور امرتسر میں گرنتھ جی کا ٹھا کر دوارہ۔

خوب یاد رکھو کہ قرآن کے سباق وسیاق اور نصوص قطعیہ اور لغت عرب اور علم بیان ومعانی اور فصاحت قرآنی سے تو مرزا جی کا مدعا یعنی ممات مسیح قیامت تک ثابت نہیں ہوسکتی، البتہ تاویل کی لال کتاب سے جون پور کے قاضی جی مسخ ماہیت کر کے مبعوث ہوں، تو مضائقہ نہیں۔

آیت ما قتلوه و ما صلبوه بالکل صاف وصریح قطعی اور یقینی ہے اور اس کا منکر ملحد اور مرتد اور جہنمی ہے کیونکہ وہ قرآن کا منکر ہے۔ مرزا جی کہیں گے کہ ہم اس کے منکر نہیں بلکہ حیات مسیح کے منکر ہیں۔ ہم کہیں گے کہ قتل وصلب کا نتیجہ موت ہے۔ جب آپ ایک شئے کے نتیجے کے منکر ہوئے تو خود اس شئے کے منکر ہو گئے۔ جب کہ عیسیٰ مسیح مقتول ومصلوب ہی نہیں کئے گئے اور جناب باری نے مکرر تاکیداً فرمایا و ما قتلوه یقیناً بل رفعه الله الیه، تو موت کہاں سے آ گھسی۔ آپ کا خیال تو جب درست ہوتا کہ رفعه الله کی جگہ اما ته الله ہوتا، حالانکہ عدم قتل پر موت کا مترتب ہونا ایسا ہے جیسے مرزا کہیں کہ میں نے اپنی بی بی سے مباشرت کی نہیں، مگر ایک سال کا سا پورا بچہ ہو پڑا۔

پھر رفع کے معنی موت کے کون سے رمال کی پوتھی یا قرعے سے نکالے گئے ہیں۔ کیا رافع الدرجات کے معنی ہالک الدرجات یا ممیت الدرجات کے ہیں۔ اور کیا رفعه الله مکا ناً علیا کے معنی اماته الله مکا نا علیا اور الیه یصعد الکلم الطیب و العمل الصالح یرفعه کے معنی العمل الصالح یمو ته کے ہیں۔.. یہ معنی تو کلام الٰہی کو مہمل اور بے معنی کرنے والے ہیں۔

مرزا جی اپنے دعوی کی تائید میں آیت متو فیك و رافعك الیّ پیش کرتے ہیں۔ یہ آیت ان کے دعوی کے موافق جب مفید ہوتی کہ مذکورہ بالا آیت میں بل توفّاه و رفعه الله ہوتا۔

دوم، جب آپ بل رفعه الله میں رفع کے معنی موت کے لیتے ہیں، تومتو فیك و را فعك دونوں میں سے ایک کا ضرور حشو لازم آتا ہے، اور کلام الٰہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حشو اور زوائد سے پاک ہے۔ هذا خلف ۔

پھر مرزا جی یہود کے حامی ہیں جو عیسیٰ کا قتل ہونا اور مرنا چاہتے تھے، نہ کہ عیسیٰ مسیح کے جن کے وہ موعود و مثیل اور چھوٹے لیپا لک بھائی ہیں۔ یقیناً ایسے بھائی ہیں جیسے یوسفؑ کے بھائی خون کے پیاسے تھے

بھاگ ان بردہ فروشوں سے کہاں کے بھائی
بیچ ہی ڈالیں جو یوسف سا برادر ہووے

جب عیسیٰ مسیح مقتول و مصلوب ہو کر مر گئے، تو یہود کے کلیجہ میں ٹھنڈک پڑ گئی اور اون کا مقصد پورا ہوا، خدائے تعالیٰ کی کوئی حکمت و قدرت نہ چلی، اور مکروا و مکر الله و الله خیر الماکرین غلط ہو گیا، کیونکہ اونہیں کا مکر چلا، نہ کہ خدا کا۔

بات یہ ہے کہ خدائے اسلام اور ہے جو قادر مطلق اور سب پر غالب ہے، لیپا لک کا خدا یعنی آسمانی باپ اور ہے جو ہر طرح سے عاجز ہے۔ پس خدائے اسلام کو خدائے متنبّی سمجھے ہیں ورنہ یہود کے حامی و معاون ہرگز نہ بنتے۔

پھر آیت کتب ا لله لا غلبن انا و رسلی کے خلاف ہوا، کیونکہ عیسیٰ مسیح قتل ہو کر مر گئے، تو یہودی غالب ہوئے نہ کہ رسول (عیسیٰ مسیح) اور خدا تعالیٰ۔

مرزا جی کا مسئلہ شفاعت

الحکم قادیان میں مولوی عبدالکریم سیالکوٹی کی طرف سے بعنوان:

مسئلہ شفاعت بہت صفائی سے حل ہو گیا،

لکھا ہے کہ محمد علی خان صاحب کا چھوٹا لڑکا عبدالرحیم سخت بیمار ہو گیا۔ اور حکیم الامۃ المرزائیہ کی تشخیص و معالجہ کی ترکی بھی تمام ہو گئی۔ بالآخر مرزا صاحب قادیانی سے شفاعت چاہی۔ آپ نے تہجد کے وقت دعا کی، تو وحی نازل ہوئی کہ تقدیر مبرم ہے اور ہلاکت مقدر۔ مرزا جی نے مولوی (عبدالکریم) صاحب سے فرمایا کہ

اس قہری وحی سے مجھ پر حد سے زیادہ حزن طاری ہوا، اور میرے منہ سے نکل گیا کہ یا الٰہی یہ دعا کا موقع نہیں تو شفاعت کا موقع تو ہے، لہذا میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شفاعت کرتا ہوں ۔ اس پر معاً وحی نازل ہوئی يسبّح له من فی السّماوات و من فی الارض من ذا الذی يشفع عنده الا باذنه

اس جلالی وحی سے میرا بدن کانپ گیا کہ بلا اذن میں نے کیوں شفاعت کی ۔ ایک دو منٹ کے بعد پھر وحی نازل ہوئی کہ انك انت المجاز۔ یعنی تجھے اجازت ہے۔

پھر کیا تھا عبدالرحیم کی صحت کو روز بروز ترقی ہونے لگی ۔ جو دیکھتا تھا کہتا تھا کہ مردہ زندہ ہوا ہے۔

اس پر اڈیٹر الحکم عیسائیوں پر برستا ہے کہ ایک ناتوان انسان کے پھانسی ملنے کو شفاعت کی غایت سمجھتے ہیں۔

اس فرمائشی وحی شفاعت کے کیا کہنے ہیں، جس نے گرگٹ کی طرح رنگ بدلے ۔ پہلے تو آسمانی باپ نے لیپا لک کو ڈانٹ بتائی کہ خبر دار ہو جو پرائے پھٹے میں پاؤں دیئے ۔ اور پھر مسخرہ خود ہی رضا مند ہو گیا۔ پہلے تو یہ الہام کیا کہ تقدیر مبرم ہے، اور ہلاکت مقدر۔ اور پھر خود ہی تقدیر اور مقدر دونوں کو منارے کی بھینٹ میں چڑھا دیا۔ بھلا تقدیر مبرم بھی کہیں بدل سکتی ہے ۔ اور اگر بدل سکتی ہے تو مبرم نہیں ۔ ...

پھر وحی کیسی تازہ بتازہ ..ٹوٹی پھوٹی نازل ہوئی ۔ کلام مجید میں یہ آیت جس کو آیت الکرسی کہتے ہیں یوں ہے:

له ما فی السّماوات و ما فی الارض ۔ من ذا الذی يشفع عنده الا باذنه

اس سادھو بچے (مرزا قادیانی) نے پہلی آیت کی جگہ دوسری آیت لگائی ،یعنی يسبح له ما فی السماوات و ما فی الارض ۔جس سے قرآن کا سیاق وسباق بگڑ گیا اور مطلب خبط ہو گیا ۔یعنی مطلب تو یہ ہے کہ خدا ہی زمین وآسمان کا مالک ہے ۔پس اس کے بلا اذن کون شفاعت کر سکتا ہے ۔ اور جب دوسری آیت اس کے ساتھ لگائی گئی تو مطلب یہ ہوا کہ ہر شئے جو زمین وآسمان میں ہے، خدا تعالی کی تنزیہہ کرتی ہے ۔فرمایئے تنزیہہ سے شفاعت وغیر شفاعت کو کیا تعلق ۔ کیا شجر اور حجر اور ذرہ اور قطرہ وغیرہ جو زبان حال سے تسبیح خوان ہیں، کسی کی شفاعت کر سکتے ہیں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر اپنے کئی بچے طعمہ نہنگ اجل ہو گئے، ان کی شفاعت نہ کی۔ شائد وہ مرزا جی کے صلب سے نہ تھے، کسی رقیب کی صلب سے تھے۔ ایک چیلا افغانی بغدے کا شکار ہو گیا۔ اسکی شفاعت بھی نہ کی۔ آسمانی باپ بڑا ہی سنگدل ہے کہ لیپا لک نے ایڑیاں رگڑیں مگر اس کو نہ اپنے لیپا لک پر رحم آیا۔ نہ اپنے پوتوں پر۔

من احبّ شیئاً اکثر ذکرہ

(جو شخص کسی کو دوست رکھتا ہے اکثر اس کا ذکر کیا کرتا ہے)

اب ہم پوچھتے ہیں کہ اخبار الحکم یا البدر میں جو حکیم الامت وغیرہ کے خطبے اور خود مرزا جی کے ارشادات شائع ہوتے ہیں کبھی ان میں آنحضرت ﷺ کی احادیث کا بھی ذکر ہوتا ہے کہ آپ نے فلاں فلاں ارشاد فرمایا ہے۔ حضرت اقدس (مرزا) نے یوں فرمایا، اور ووں فرمایا۔ پھر تقریر ایسی لچر، اردو زبان ایسی غلط اور پریشان اور پیچیدہ جس کو سن کر بے تحاشا قہقہہ لگانے کو جی چاہے۔ اور اگر کسی آیت کا ذکر ہوتا ہے تو وہی ممات مسیح کی تاویل اور شیخی کہ مرزا جی ان آیات کے مورد و مصداق ہیں، اور ان پر یہ آیات (مسخ ہوکر) یوں نازل ہوئی ہے۔ بھلا یہ کفر نہیں تو کیا ہے۔ ذرا دیکھتے جائیے کہ سارا قرآن ہی مرزا جی پر نازل ہوا جاتا ہے۔ بات وہی ہے جو ہم نے عنوان میں لکھی ہے کہ انسان کو جسکے ساتھ محبت ہوتی ہے، رات دن اسی کا ذکر کرتا ہے

اگر روز است دل دیوانہ او
و گر شب گوش بر افسانہ او

آنحضرت ﷺ سے محبت کیا معنی، دل میں نفرت ہے، اور نہیں چاہتے کہ آپ کا نام مبارک بھی کسی کی زبان پر آئے۔ یہاں تک کہ جو قرآن آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا اس کا نزول اپنے اوپر بتاتے ہیں۔ یہ رسول عرب و عجم کی رسالت کا مٹانا نہیں تو کیا ہے۔ مطلب کی حدیثوں کا اقرار و اذکار اور تیس دجالوں کے آنے کا، جن احادیث میں ذکر ہے ان کا، انکار۔ نؤمن ببعض و نکفر ببعض کے اچھے خاصے مصداق۔ لعنت ہے اس دنیا پرستی اور دین فروشی پر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی امی ﷺ فرماتے ہیں :

ترکت فیکم البیضاء لیلها و نهارها سواء

سبحان اللہ! سبحان اللہ! ساری خدائی سر سے سر جوڑ کر زور لگائے تو ایسا کلام معجز نظام نہیں لا سکتی۔ یعنی میں تم میں ایک آفتاب چھوڑے جا رہا ہوں جسکا رات دن برابر ہے۔ یعنی ظلمت کا نشان تک نہیں، نور ہی نور ہے۔ لیکن اندھوں (گمراہوں) کو آفتاب سے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے، فیکم کے معنی پر غور کیجئے، تم میں، یعنی تمہارے دین اور دنیا کے کاموں میں۔ یہ تم کو گمراہی کی ظلمت سے بچائے گا اگر تم اندھے نہ ہو گے۔ یعنی قرآن کے احکام پر عمل کرو گے۔

اس کے مقابلے میں مرزا جی پر وحی ہوتی ہے انت منی و انا منك یعنی آسمانی باپ کہتا ہے کہ اے لیپا لک تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے۔ یعنی تو میرا بیٹا میں تیرا بیٹا۔ میں تیرا باپ تو میرا باپ۔ میرا سیر تو، تو سوا سیر۔ واہ واہ! کیا فصیح اور بلیغ الہام ہے۔ پھر یہ بھی جو حدیث سے چرایا۔ آنحضرت ﷺ حضرت علیؓ سے فرماتے ہیں انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی۔ اس حدیث کا ایک جز تو لے لیا اور دوسرے اجزاء جن سے ختم نبوت ثابت ہوتی ہے حدیث سے نکال ڈالے کیونکہ وہ آپ کی بروزی نبوت کے لئے زہر تھے۔ کور نمکی، بے وفائی، خیرگی، نمک حرامی اسی کو کہتے ہیں۔

مسئلہ ختم رسالت

جس طرح مرزا جی اپنے کو مسیح موعود ثابت کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ مسیح کو مارتے ہیں اسی طرح اپنے کو خلاف قرآن و حدیث نبی بتانے کے لئے آیت و لکن رسول الله و خاتم النبیین اور اسی مضمون کی احادیث صحیحہ کا صاف انکار کر کے ملحد اور کافر بنتے ہیں۔ اگرچہ بعض سمجھدار مرزائی، جو مرزا جی کے حق میں منافق یہودی ہیں، مرزا جی کو نبی نہیں مانتے مگر گونگے کا گڑ کھا کر حق پوش بن گئے ہیں۔ یعنی نہ اپنے پیر و مرشد کی داڑھی کھسوٹتے ہیں، نہ مونچھیں اکھاڑتے ہیں، نہ منہ پر تھپڑ مارتے ہیں کہ مردود و مطرود تو کیا بک رہا ہے۔ اور بعض مرزائی جو ہاتھی کے روٹ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنا حصہ لگاتے ہیں وہ کھلم کھلا ایمان کو نگل کر بروزی نبوت کی تصدیق اور ختم نبوت کی تکذیب کرتے ہیں۔

امروہی صاحب نے الحکم میں منارے سے بھی طویل اور شیطان کی آنت سے بھی گرانڈیل اور اصحاب الفیل کے ہاتھیوں کے کانوں سے بھی چوڑا ایک مضمون دیا ہے جس کے اخیر میں آیات واحادیث ختم رسالت کی گنجی اور لنگڑی لولی تاویل کر کے مرزا جی کی نبوت ثابت کی ہے۔

کونسا کلام ہے جس کی تاویل نہیں ہوسکتی اور جسکو حقیقی معنی سے پھیر کر مجازی معنی کی طرف نہیں لے جاسکتے۔ مگر امر حق کو تاویل کی ضرورت نہیں ہوتی اور ایک جھوٹ کے ثابت کرنے کو بہت سے جھوٹ کا ایک سلسلہ تیار کیا جاتا ہے، جیسا کہ امروہی صاحب نے کیا ہے کہ ضدین اور نقیضین کو جمع کر دیا ہے۔ یعنی آنحضرتﷺ خاتم النبیین بھی ہیں، اور آپ کے بعد دیگر انبیاء بھی آتے رہیں گے۔ یعنی آپ خاتم النبیین ہیں بھی اور نہیں بھی۔ آپ نے تکملہ مجمع بحار الانوار سے حضرت عائشہؓ کا قول اور مذہب یوں نقل کیا ہے

عن عائشه قولوا انّه خاتم الانبياء و لا تقولوا لا نبی بعده یعنی یہ تو کہو کہ آنحضرتﷺ خاتم النبیین ہیں، مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

اگر یہ قول بالفرض حضرت عائشہؓ کا ہے تو آنحضرتﷺ کی ان احادیث کا معارض نہیں ہوسکتا جو صحابہ کرام حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کی فضیلت کے باب میں آپ ﷺ نے فرمائی ہیں کہ میرے بعد نبی ہوتے تو فلاں فلاں ہوتے۔ امروہی صاحب فرمائیں کیا حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث آنحضرت ﷺ کے چند ارشادات کی ناسخ ہے۔

آنحضرتﷺ نے حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی نسبت فرمایا

انت منّی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی

یعنی تجھ کو مجھ سے ایسی نسبت ہے جیسے ہارونؑ کو موسیٰؑ سے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

لا نبی میں نکرہ تحت النفی ایسا ہی ہے جیسا لا اله میں، یعنی بجز خدائے تعالی کے کوئی سچا یا جھوٹا معبود موجود نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلفاء اور صحابہ میں سے تو کبھی کسی نے اپنی نبوت کا دعوی کیا، نہ ایسی تاویلیں چھانٹیں جیسے مرزا قادیانی اور اون کے شکم پرست حواری چھانٹتے ہیں۔ مرزا جی کا مرتبہ خلفاء اور صحابہ سے بھی بڑھ گیا۔ نہیں جناب انبیاء سے بھی۔ صحابہ نے کبھی یہ دعوی نہیں کیا کہ ہم پر وحی نازل ہوتی ہے، حالانکہ مرزا جی پر اٹھتے بیٹھتے، ہگتے موتتے، آسمانی باپ وحی نازل کرتا ہے۔ اس بے ایمانی دنیا طلبی مکاری سے شرم کرنی چاہیے کیونکہ :

دنیا روزے چند آخر کار با خداوند

آپ کا یہ کہنا کہ آنحضرت ﷺ نبوۃ کے انتہائی نقطہ کمال پر پہنچے ہوئے ہیں، بالکل منافقانہ اور اپنے آپ کو مسلمان کہلانے کے لئے ہے۔ مرزا قادیانی اور پکے مرزائیوں کے دل میں آنحضرت ﷺ کی نبوت کی کوئی وقعت نہیں، ورنہ نیا نبی نہ تراشا جاتا، کیونکہ عاشق کے لئے دوئی موت ہے۔

اتّبعوا السّواد الاعظم اور امروہی

الحکم قادیان میں ایک سوال و جواب متعلق حدیث مندرجہ عنوان نظر سے گزرا۔ سوال کا مطلب یہ ہے کہ جب مرزائی جماعت قلیل ہے تو کیوں اس کا اتباع کیا جائے۔ امروہی صاحب نے جو کچھ جواب دیا ہے، اگر کوئی مرزائی کچھ بھی عقل وشعور رکھتا ہے تو ہنستے ہنستے پچھاڑیں کھا کر گر جائے گا، لوٹن کبوتر بن جائے گا۔... امروہی صاحب نے بایں دعوی ہمہ دانی وشملہ بمقدار علم مقولہ کیف وکم کی ماہیت سے بھی ناواقف ہیں۔ حدیث میں اتّبعوا السّواد الاکثر وارد نہیں ہوا، بلکہ اتبعوا السواد الاعظم وارد ہوا ہے۔ عظمت مقولہ کیف سے ہے، اور کثرت مقولہ کم سے۔ پس امروہی صاحب کا آیات و قلیل ما ھم اور قلیل من عبادی الشکور پیش کرنا صاف بتا رہا ہے کہ آپ قلت وکثرت کے تقابل سے بھی محض ناآشنا ہیں۔ یعنی قلت کی سند اس وقت صحیح ہوتی جب کہ حدیث مندرجہ بالا میں لفظ اکثر ہوتا جو کثرت سے مشتق ہے۔ پس جیسا سوال ویسا ہی جواب۔ السواد الاعظم سے مراد اعظم درجةً عند اللہ ہے جو کیفاً ہے نہ کہ کماً۔ اور وہ کون ہیں، صحابہ اور تابعین اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمہور مجتہدین مفسرین متبعین کتاب وسنت۔ مگر امروہی صاحب فرماتے ہیں کہ وہ جماعت مرزائیہ ہے جو متبع کتاب وسنت ہے۔ سبحان اللہ! کیا کہنا ہے۔ گویا تیرہ سو برس تک یہ حدیث معلق رہی۔ اور یہ معنی ہوئے کہ تیرہ سو برس کے بعد جب موضع قادیان میں ایک مدعی نبوت پیدا ہو، تو اس کی امت کے سوا داعظم کا اتباع کرو۔ اور ۱۳ سو برس تک جتنے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور جمہور علماء اسلام گزرے، سب گمراہ اور من شذ شذ فی النار میں داخل رہے۔ الامان من هذا البهتان۔

پھر آنحضرت ﷺ نے ایسا حکم دیا جس کی تعمیل تکلیف مالا یطاق تھی۔ کیا معنی کہ حکم تو دیا اور تعمیل ۱۳ سو برس کے بعد۔ موجود اور معدوم سب اس حکم کی تعمیل سے آزاد اور کورے رہے۔ امروہی صاحب اینڈی بینڈی چالیں چلے ہیں مگر بالآخر ایک بدمست شرابی کی طرح قدم قدم پر لڑکھڑا کر گرے ہیں۔ آپ کا مطلب شاید یہ ہو کہ جس طرح صحابی اور تابعین کتاب وسنت کے متبع تھے، مرزائی جماعت بھی ویسی ہی متبع ہے، تو ہم پوچھتے ہیں کہ صحابی اور تابعین میں سے کس نے تصویریں بنا کر فروخت کیں اور کرائیں ، اور کس نے گھروں میں تصویریں رکھنے اور ان کی عظمت کرنے کی ہدایت کی۔ کس نے دعوے نبوت کیا اور کس نے تصویر کو ابلاغ وتبلیغ کا آلہ بنایا۔ عائشہؓ نے یہ تو فرمایا کہ لا تقولوا لا نبی بعده کہ ۱۳ سو برس تک ایک بھی نبی پیدا نہ ہوا ہو، نہ صحابہ اور تابعین اور اولیاء اللہ میں سے کسی نے نبوت کا دعوی کیا، پھر حضرت عائشہؓ کی حدیث نے کیا فائدہ دیا۔ اب فرمایئے اس صورت میں مرزائی جماعت کیونکر مثل صحابہ وتابعین متبع کتاب وسنت ہوئی۔ صحابہ اور تابعین میں سے کس نے منارہ بنایا۔ کس نے اپنے قصبہ کو مکہ اور مدینہ قرار دے کر حج کا فرض ساقط کرایا۔ کس نے پیش گوئیاں کیں۔ کس نے غیب دانی کا دعوی کیا۔ خود آنحضرت ﷺ نے بھی کبھی ایسا دعوی نہیں کیا کہ مجھ پر ایمان لاؤ کہ میں غیب دان ہوں اور لوگوں کی موت کی پیشین گوئی کرتا ہوں، بلکہ غضب ناک ہو کر خود ان کو مارتا اور جلاتا ہوں۔

فرمایئے آپ کی جماعت اور آپ کے ولی کھنگھر جو خیالی اور جعلی نبوت کے مندر کے اندر ہیں کیونکر متبع کتاب وسنت اور صحابہ وتابعین کے سوا داعظم میں داخل ہوئے۔ خاتم النبیین کے یہ معنی کس نے کئے کہ نبوت کاملہ تو ختم ہو گئی مگر نبوت ناقصہ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجود تا قیامت باقی ہے،اور مسلمان نبوت کا ملہ کو چھوڑ کر نبوت ناقصہ پر ایمان لائیں۔ شرم نہیں آتی کہ اپنے کو ناقص اور اسفل اور ارزل بھی بتاتے ہیں اور مسلمانوں کو اس پر ایمان لانے کا جنرل آرڈر بھی سناتے ہیں۔

اتباع کتاب وسنت کے دعوی کی یوں درگت ہو رہی ہے کہ عیسی کو قرآن کی رو سے مارا تو جاتا ہے مگر قرآن سے موعود مسیح کا آنا ثابت نہیں کیا جاتا۔ صحیح حدیثیں جو بروزی نبوت کے خلاف ہیں بالکل منسوخ ہیں اور کسی طرح قابل احتجاج نہیں،اور ضعیف بلکہ موضوع حدیثیں اور عمرو زید کے اقوال جو بروزی مطلب کے موافق ہیں سب صحیح۔ اور آیات کلام الہی کی تاویل بلکہ ایک معنی سے تنسیخ۔ قرآن میں تو بت پرستی اور شرک کی ممانعت ہے،تصویر پرستی کی ممانعت کہاں ہے۔ بلکہ جواز ثابت ہے۔ محاریب وتماثیل وارد ہوا ہے۔ اسلام سلیمانی مذہب ہے کہ محمدی۔ حد یہ ہے کہ جو آیتیں اور حدیثیں مطلب کے موافق ہیں وہ واجب العمل اور باقی منسوخ۔

دجالون ثلاثون والی حدیث غتربود، ان کا کبھی ذکر تک نہیں۔ اور کیوں ہو، وہ مرزا کے ہم جنس بھی ہیں۔ ۳۰ دجالوں میں سے اب تک ایک بھی نہیں آیا، اور مہدی اور مسیح آکودے۔ دجال تو یہی انگریزی ریلیں ہیں جن کے فنا کرنے کو مرزا جی آئے ہیں۔ دجال تو قیامت تک نہ آئیں گے ہاں نبی آتے رہیں گے۔ حدیثوں کا یہی مطلب ہے اور اسی کا نام عمل بالسنہ ہے۔ مرزا جی دجالوں (جھوٹے مسیحوں اور مہدیوں) کی تکذیب کریں تو خود ہی کاذب بن جائیں کیونکہ کوئی دلیل اس پر قائم نہیں کر سکتے کہ وہ بھی ان کی طرح جھوٹے نہیں۔ پس ان کا ذکر شربت کے گھونٹ کی طرح پی جاتے ہیں۔ مرزا جی گزشتہ دجالوں کو تو کیا جھوٹا کریں گے اپنے ہم عصروں اور ہم پیشوں، ہم کرتبوں، لندنی مسیح مسٹر پگٹ اور فرانسیسی مسیح ڈاکٹر ڈوئی ہی کو جھوٹا ثابت کر دیں جو یورپ کے مہذب میدان میں خم ٹھونک رہے ہیں۔ حضرت ابا بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ حضرت علی رضوان اللہ علیہم اجمعین ان میں سے کوئی نبی نہ ہو، اور مرزا جی تیرہ سو برس کے بعد نبی بن کر خروج کریں۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا چیخیں اور غل مچائیں، مگر کوئی ان کا حکم نہ مانے، اور نبوت کا خلعت نہ پہنے، حالانکہ نبوت کسے برے لگے۔ اس میں دنیا کی بہاریں ہیں۔ مزے ہیں، چین چاں ہے، روغن بادام اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زعفران میں دم کیئے پلاؤ ہیں۔ سقنقوری اور جند بید ستری مقوی اور مبہّی معجونیں ہیں۔ شہوات ولذات کے سمندر میں جہاز رانی ہے۔ بروزی نبی کے سواء یہ کسے نصیب اور کس کی ایسی قسمت۔ مگر بچہ جی دنیا میں تو جو چاہو کرلو۔ نبی بن جاؤ امام الزمان بن جاؤ، کوہ الوند سے بھی بلند تنومند منارہ بنالو، لیکن چند ہی روز میں دیکھنا کیا ہوتا ہے۔

تار و پودے مے تند بر قصر قیصر عنکبوت
چغد نوبت مے زند بر گنبدِ افراسیاب

لم یبق من النّبوّۃ الا المبشّرات

معلوم نہیں محمد احسن امروہی صاحب کیوں تاویل کا لٹھ لے کر اپنے بروزی نبی (مرزا قادیانی) کی نبوت کے پیچھے پڑے ہیں کیونکہ آیات کلام مجید جو مکرر اب بطور وحی نازل ہوتی ہیں مثلاً

هو الّذی ارسل رسو له با لهدی

اور یأتی من بعدی اسمه ا حمد

ان سے مرزا جی کے نبی کامل اور رسول برحق ہونے میں امروہی صاحب کو کیوں شک ہے۔ کیا وجہ ہے کہ وہ قرآن کو چھوڑ کر حدیثوں کو ٹٹولتے ہیں، اور ان کی لنگڑی لولی گنجی تاویل کرتے ہیں کہ مبشرات سے نبوۃ نکال کر اپنے بروزی نبی کی نبوت کے جوتیوں کے کان گانٹھتے ہیں، اور گدی کے پیچھے ہاتھ لے جا کر ناک پکڑتے ہیں۔ قرآن تو قطعی اور یقینی وحی ہے، جب وحی پر ایمان نہیں تو اپنے بروزی نبی کی نبوت ہی پر ایمان نہیں۔ پس امروہی صاحب آپ اپنی تکفیر کرتے ہیں۔ وہ کیوں غل مچاتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نبی کامل تھے اور ہمارا بروزی نبی ناقص ہے ناقص ہے، جب کہ نبی کے لئے ایک ہی قرآنی وحی موجود ہے۔ خدا جس کی شان میں یہ قطعی وحی نازل کرے کہ هوالذی ارسل رسوله بالهدی تو وہ کیونکر نبی ناقص ہوسکتا ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ ایک ہی وحی پیغمبر عرب ﷺ کو تو کامل نبی بنائے اور وہی وحی جب کسی اور پر نازل ہو تو اسے ناقص نبی بنائے۔ کیا قرآنی وحی کی دو قسمیں ہیں، ایک ناقص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری کامل ۔ پھر وہی آیت جب آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی تھی تو کامل تھی، اور مرزا پر نازل ہوئی تو ناقص ہوگئی ۔اس حماقت آمیز تعارض کا کون جواب دہ ہے۔اگر امروہی یا انکا کوئی پیر بھائی بلکہ خود مرزا اس اعتراض کا جواب دیں ،تو ہم دوسو روپیہ دینے کو تیار ہیں ۔افسوس ہے کہ حمقاء پھر بھی نہیں سمجھتے اور دین و دنیا کی تباہی خریدتے ہیں ۔

بحث اس میں تھی کہ امروہی صاحب نے حدیث مندرجہ عنوان پیش کر کے مبشرات سے نبوت تراشی ہے اور استثناء متصل و منقطع پر بحث کی ہے حالانکہ آپ دونوں سے نابلد ہیں جیسا کہ ہم ثابت کر دیں گے۔ استثناء متصل تو اسلئے نہیں کہ نبوت اور شئے ہے اور مبشرات اور شئے ۔ ورنہ استثنا الشیء عن نفسہ لازم آئے گا یعنی یہ معنی ہوں کہ لم یبق من النبوۃ الا النبوۃ۔ حالانکہ امروہی صاحب نے استثناء متصل ہی بتایا ہے۔اور منقطع مانا جائے گا تو امروہی صاحب کو اپنے ہاتھوں اپنا سر پیٹنا پڑے گا کیونکہ مبشرات نبوت کی جنس سے نہ ٹھہریں گی ۔ بھلا جب ہم یہ فقرہ موزوں کریں لم یبق من الناس فی القادیان الا الحمر تو کیا یہ معنی ہوں کہ آدمیوں میں سے قادیان میں کوئی باقی نہ رہا مگر گدھے رہ گئے ،یا یہ معنی ہوں گے کہ قادیان میں آدمی رہے نہ گدھے ۔ دونوں معنی میں سے کوئی معنی قبول کر کے اطلاع دیجئے تا کہ ہم بحث کریں کہ یہاں استثناء متصل ہے یا منقطع ۔

اگر امروہی صاحب نے کتاب شرح ملا کسی استاد سے پڑھی ہوتی تو ضرور سمجھ جاتے کہ لا الہ الا اللہ میں نہ استثناء متصل ہے نہ منقطع ،۔ بلکہ الا صفت کا بمعنی غیر ہے۔ یہی ترکیب حدیث بالا کی ہے ۔یعنی نبوت میں سے کوئی شئے جو ان احکام کے سوا ہو ،جن میں مومنوں کو جنت الخلد اور عیش و آرام کی بشارتیں دی گئیں، باقی نہیں رہی۔ یہ معنی اس صورت میں ہوں گے جب کہ مبشرات اسم مفعول جمع مونث سالم ہو ۔اور اگر اسم فاعل مراد لیا جائے ،تو یہ معنی ہوں کہ نبوت میں سے کوئی شئے بجز قرآن و حدیث کے احکام ونصوص کے باقی نہیں رہی جو اعمال صالحہ مومنین متقین کو نعیم جنت کی بشارت دینے والے ہیں ۔

کس کا رؤیا صالحہ اور کہاں کی پیشین گوئیاں اور الہامات جن کی آڑ میں ایک مکار معلن یا غیر معلن فاجر و فاجر کہہ سکتا ہے کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ مجھے حمل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے ،اور اس حمل سے ہاتھی کا پا ٹھا لمبی سونڈ نکالے پیدا ہوا ،اور منقذ ومبرز حمل ویسا ہی تنگ اور غیر وسیع ہے جیسا کہ پہلے تھا۔ اور ایک سادھو بچہ پیشین گوئی کر سکتا ہے کہ مجھ پر فلاں شخص کے مرنے کا الہام ہوا ہے، یا جب ملک میں وبا پھیلے تو وہ یاد دلائے کہ مجھ پر پہلے ہی انکشاف ہو چکا ہے کہ جو لوگ مجھے نہ مانیں گے ضرور وباء سے ہلاک ہوں گے

ہر ایک مومن کا اس امر پر یقین واعتقاد ہے کہ قرآن وحدیث سے بڑھ کر کوئی بشارت دینے والا نہیں۔ خواہ ولی ہو یا قطب ہو یا غوث ہو، جو مرزا کے نزدیک انبیاء ناقص میں داخل ہیں، کیونکہ کامل نبوت ان کے نزدیک بھی ختم ہو چکی ہے۔
حدیث سے ختم نبوت کی جانب اشارہ ہے نہ کہ بقاء نبوت کی جانب۔ یعنی نبوت باقی نہیں رہی صرف آیات واحادیث باقی رہ گئیں جو مومنوں کو بشارت دینے والی ہیں ۔ ذرا یہ بھی غور سے دیکھنا چاہیے کہ حدیث میں لفظ نبوت وارد ہوا ہے۔ یعنی یوں نہیں فرمایا کہ لم یبق من الا نبیاء الا المبشرون۔ لفظ انبیاء اور نبوت میں بہت فرق ہے۔ نبوت کے لفظ سے مرزا جی کا سم اکھڑتا ہے۔ ہاں نبوت و ابوت کا منارہ ضرور نصب ہوتا ہے پھر اس حدیث میں المبشرات صفت ہے جسکا موصوف مقدر ہے

ہم نے تو موصوف بیان کر دیا یعنی الآیات المبشرات یا الاحکام المبشرات ۔ ذرا امروہی صاحب بھی اپنے دعوی کے موافق موصوف بیان کریں۔ خدا نے چاہا تو بھاگتے راہ نہ ملے گی۔ مجدد کے سامنے منہ کھولنا آسان نہیں ۔

مرزائی جماعت

مرزا جی اور تمام مرزائی پھولے نہیں سماتے کہ ہماری جماعت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ آج اتنے مسلمان مرزائی ہوئے، کل اتنے ۔لیکن آج کل کون سے جدید مذہب کی جماعت نہیں بڑھ رہی۔ برٹش آزادی کی برکت نے بہت سے مذاہب پیدا کر دیئے ہیں۔ جس مذہب میں قیود اور پابندیاں ہیں وہ روز بروز تنزل میں گر رہا ہے اور جس مذہب میں ہوائے نفس کو آزادی ہے وہ بڑھ رہا ہے۔ لیکن مرزائی مذہب کی تو وہی مثل ہے کہ شیخی اور تین کانے۔ مرزا جی نے کون سے عیسائی کو مرزائی بنایا، کون سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکھ کو اپنے پینتھ پر لگایا۔کون سے آریا کے سر پر مرزائیت کے افسوں کا آرہ چلایا۔ عیسوی مذہب نے ہزاروں بلکہ لاکھوں مسلمانوں کو عیسائی کر ڈالا۔آریا کو دیکھو جو مورکھ اور بت پرست تھے اب ایسے چاتر اور ودّھیارتی بن گئے ہیں کہ مسلمانوں کو بھی آریا بنانے کا انہوں نے گھان ڈال دیا ہے، اور چوڑھے چماروں تک کو جو مہا ملیچھ ہیں ،اپنے پنتھ میں لانے یا یوں کہو کہ منش بلکہ دیوتا بنانے کے لئے خم ٹھونک رہے ہیں۔ ہاں اگر کسی مذہب کی کثرت جماعت حقانیت کی دلیل ہے ،تو عیسوی اور آریا مذہب مرزائی دین سے سو گنے اور ہزار گنے زیادہ حق ہے۔

مرزا جی مسیح موعود بنے تھے تو لازم تھا کہ سب سے پہلے ان کو عیسائی قبول کرتے۔ وہ آسمانی بھیڑوں کے چرواہے تھے،تو ضرور تھا کہ تمام بھیڑیں جن کی تاک میں بھیڑیئے لگے تھے، قادیان کے رمنہ میں ممیاتی آتیں۔لیکن بھیڑیں تو مرزا جی کو بھیڑیا سمجھ رہی ہیں کہ وہ ان کو اپنے عیش وعشرت کا چرب لقمہ بنانا چاہتے ہیں۔اگر مرزا جی تناسخی اوتار تھے تو ۲۲ کروڑ ہنوداون کی مورتی کو ڈنڈوت کرتے ،اور مندر پر موہن بھوگ چڑھاتے لیکن کسی ہندو نے اپنے چوکے اور رسوئی کا بچا کھچا بھی مرزا جی کے ماتھے نہ مارا۔پھر کس برتے پر تتّا پانی

بعض باخبر اور خدا ترس مسلمان جو اول اون کے دام فریب میں آ گئے بالآخر بارقہ ءتوفیق الٰہی نے ان کو مرزائی دام سے نکالا ، شیطانی افسون کو رحمانی عزیمت نے کافور کر دیا۔ اگر مرزا جی حق پر ہوتے تو ایسے سچے مسلمانوں کا ان سے منحرف ہونا اور مرزائی عقیدت و ارادت اور بیعت پر تبرا بھیجنا کیا معنی رکھتا تھا ۔ جو مسلمان یا ہندو، عیسائی ہو گئے وہ بدستور عیسائی ہیں۔انہوں نے اپنے آخری مرکز سے جنبش نہیں کی ۔ کیا وجہ ہے کہ لوگ مرزائی مذہب قبول کرنے کے چند روز بعد یکا یک اس سے منحرف ہو جائیں ،یا بعض اخوان الشیاطین جن بڑی بڑی مکھیوں مثلاً بھونروں یا تتلیوں پر اپنا مکڑی کا جالا تننا چاہیں ،وہ اوس کو توڑ پھوڑ کر زناٹے دار بھنبھناہٹ کے ساتھ اڑ جائیں ۔وجہ یہی ہے کہ جالا کمزور تھا۔کمزور مکھیوں کیلئے تو ضرور ہے کہ وہ رزق عنکبوت بنیں۔

مرزائی جماعت میں یا تو کثرت سے جہال ہیں یا اپنے قدح کی خیر منانے والے چند خود غرض دنیا پرست اپاہج ہیں ،جو گلے میں ڈھول ڈال کر مرزائیت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈونڈی پیٹ رہے ہیں ۔..(ایسے) جہال، بد مآل اورعوام کا لانعام کسی گنتی میں نہیں ۔ہاں اون سے مرزائیت کے رجسٹر کی خانہ پری ضرور ہوتی ہے۔ان میں سے بھی اگر حقانی علماء سے کسی کا سابقہ پڑتا ہے اوران کی تلقین اور نیز توفیق الٰہی یاور ہوتی ہے،تو جلد راہ راست پر آجاتے ہیں ۔ ضمیمے میں اس کی بہت سی نظیریں ناظرین کی نظر سے گزر چکی ہیں اورخود ضمیمے نے تین سال کے اندر مرزائیت کا جوکچھ استیصال کیا ہے، اور مذبذب یقین والے جس قدر راہ راست پرآئے اس کی تفصیل کے لئے دفتر درکار ہے اوراس کا اجر معاونین شحنہ ہندوضمیمہ کی قسمت میں لکھا گیا ہے۔ ان شاء الله تعالی

آخری الہام

الحکم نے مرزاجی کا آخری الہام یہ لکھا ہے: ان شا نئك هو ا لا بتر۔

جب سے مجدد السنہ مشرقیہ شوکت اللہ نے ڈانٹا ہے،مرزاجی نے آیات قرآنی کا نسخ ومسخ کرنا، یا ایک ٹکڑا کسی آیت سے ،اور دوسرا ٹکڑا کسی آیت سے لے کر کمپونڈ الہام کرنا چھوڑ دیا ہے۔اب پوری آیت لے لیتے ہیں،مگر بالکل بےمحل اور خلاف مورد۔کیا معنی کہ کلام مجید حسب اقتضاء وقت نجماً نجماً نازل ہوا ہے، جو آیات کی شان نزول کے مطالعہ سے ظاہر ہوسکتا ہے۔اب سنئے سورہ الکوثر اس وقت نازل ہوئی ہے جب کہ صاحبزادگان رسول مقبولﷺ یعنی طیب وطاہر علیهما السلام نے متواتر وفات پائی۔کفار خوش ہوئے کہ اب محمد ابتر ہوگیا۔ان کوخوف ہوا کہ نبی کی اولاد بھی ہم کو بت پرستی اورشرک سے روکے گی ۔ ابتر ماخوذ ہے بتر سے۔افعل التفضیل کا صیغہ ہے،جس کے معنی پیچھا کٹے کے ہیں ،یعنی مقطوع النسل ۔،

کفار کے اس طعن سے آنحضرتﷺ کواور بھی رنج ہوا۔تب خدا نے اپنے حبیب کی تشفی کیلئے سورہ کوثر نازل فرمائی کہ انّا اعطینا ك ا لکو ثر۔یعنی طیب وطاہر کے بدلے ہم نے تجھ کوکوثر عطا فرمایا ہے۔

کوثر کثرت سے ماخوذ ہے اور مبالغہ کا صیغہ ہے ،وہ شئے جو بہتات اور کثرت رکھتی ہے۔اس سے مراد حوض کوثر بھی ہوسکتی ہے جس میں بڑی کثرت سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مومنین کو دودھ اور شہد ملے گا۔ اور قرآن بھی مراد ہوسکتی ہے، جو دین اور دنیا کی نعمت ہے۔ اور امت بھی مراد ہوسکتی ہے کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے من یسلك علی طریقتی فھو آلی یعنی جو شخص میرے بتائے ہوئے راہ پر چلتا ہے وہی میری اولاد ہے۔ اس حیثیت سے آپ کی اولاد شرق سے غرب تک کثرت کے ساتھ پھیلی ہوئی ہے، اور آج کے روز دشمنان دین کفار و مشرکین عرب کا کہیں پتا بھی نہیں جیسا کہ ان شانئك ھو الا بتر سے ظاہر ہے۔ یہ خدائے تعالی کی پیشین گوئی ہے، جو روز روشن کی طرح دنیا پر آشکارا ہو رہی ہے کہ آپ کا دشمن ہی پیچھا کٹا ہے۔

اب مرزا صاحب فرمائیں کیا وہ مقطوع النسل ہیں؟ کیا وہ صاحب اولاد نہیں؟ کیا پچھلے دنوں ان کے دو فرزند وفات پا چکے ہیں؟ شائد آسمانی باپ نے الہام کر دیا ہو کہ میرا لیپا لک اب نہیں تو آئندہ چند روز میں ضرور مقطوع النسل ہو جائے گا۔ ہمارا قابو چلے تو اس بدشگونی پر کھوٹ کلیجے آسمانی باپ کے منہ میں انگارے بھر دیں کہ مردود اپنے لیپالک (مرزا قادیانی) کو مقطوع النسل کرنا چاہتا ہے۔ پھر مرزا جی کے دشمن تو ہندوستان کے ۳۰ کروڑ آدمی ہیں۔ کیا وہ سب مقطوع النسل ہیں یا ہو جائیں گے۔ ہرگز نہیں۔ سب مرزا جی کی چھاتی پر مونگ دلیں گے۔ انشاء اللہ۔ ہمارے پیارے اور چہیتے الحکم کا فرض ہے کہ ایسے اندھا دھند الہامات شائع نہ کیا کرے جن کی بدشگونی خود مرزا جی کی ناک پر استرا چلائے۔ دیکھو خبردار ہوشیار، اگر آخری الہام ہے تو الٰہی خیر۔

ماموریت و ہلاکت

دنیا میں، خصوصاً عدالتوں میں، لوگ ہمیشہ جھوٹ بولتے ہیں مگر کوئی ہلاک نہیں ہوتا۔ لیکن مرزا جی الحکم مطبوعہ ۱۷ مارچ میں بحروف جلی فرماتے ہیں کہ

میرا دعوی جھوٹا نہیں۔ خدا تعالی نے مجھے بھیجا ہے اور اس کی تائید میرے ساتھ ہے۔ اگر میں اس کی طرف سے مامور نہ ہوتا، تو وہ مجھے ہلاک کر دیتا۔

واضح ہو کہ خدا تعالی کسی کو قبل از وقت معہود، جو اس نے مقرر کر دیا ہے، ہلاک نہیں کرتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اذا جاء اجلهم لا يستأ خرون ساعة و لا يستقد مون۔

اور اپنے منکروں کو ڈھیل دیتا ہے، تا کہ ہر طرح حجت قائم ہو اور قیامت کے روز پوچھا جائے ما سلککم فی سقر یعنی کس شئے نے تم کو دوزخ کی طرف چلایا۔ اور آنحضرت ﷺ کو حکم دیتا ہے کہ امهلهم رو یداً۔

پس قادیانی مرزا جی کو اپنی ہلاکت میں جلدی نہ کرنی چاہیے۔ خوب گل چھرے اڑائیں۔ سقنقوری اور جند بیدستری معجونیں کھا کھا کر سنڈ یائیں۔ دن عید، رات شب رات منائیں۔

دیکھو سوڈان وغیرہ میں کس قدر جھوٹے مہدی پیدا ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ سب نے انا و لا غیری کے نقارے بجائے، اور یہی دعوی کیا کہ ہم مامور من اللہ ہیں۔ مگر جب تک ان کی ذلت ورسوائی (جو منجانب اللہ مقدر تھی) بخوبی نہ ہو چکی، اور دنیا پر ان کے جھوٹے دعووں کی پاداش کی عبرت نہ پڑ چکی، قبل از وقت ہلاک نہ ہوئے۔ شائد مرزا قادیانی ہلاکت سے موت جسمانی موت مراد لیتے ہیں، حقیقی ہلاکت کو بھولے ہوئے ہیں جو خدا پر افتراء کرتے ہی ان پر طاری ہوگئی ہے، اور روح بالکل بے حس بلکہ فردہ بن گئی ہے، جسکے مقابلے میں جسمانی موت صرف ایک نقل مکان ہے۔

موت درماندگی کا وقفہ ہے۔ یعنی آگے چلیں گے دم لے کر

لندنی مسیح مسٹر پگٹ اور فرانسیسی مسیح ڈاکٹر ڈوئی اور سومالی مہدی بھی یہی کہہ سکتے ہیں جو مرزا جی کہتے ہیں۔ مگر چاروں دل میں خوب جانتے ہیں کہ ہم سراسر جھوٹے ہیں، اور ساتھ ہی یہ بھی جانتے ہیں کہ ابھی ہماری ہلاکت کا زمانہ نہیں آیا۔ پس ایک مکار عورت کی طرح اپنے حمقاء وسفہاء کے سامنے پھپھولے کرتے ہیں۔ ایسے ہتھ کنڈے سادھو بچوں کو کون سکھائے۔

ہلاکت، ہلاکت تو مرزا جی کا تکیہ کلام بلکہ طبیعت ثانیہ بن گئی ہے۔ پچھلے دنوں پیشین گوئیوں سے اوروں کو ہلاک کرتے تھے، اب اپنے کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بالکل اقدام خودکشی ہے، اور ہم ٹھہرے شحنہ۔ اگر ابھی ابھی ہتھ کڑیاں اور بیڑیاں پہنا کر مجسٹریٹ گورداسپور کے اجلاس میں چلتا کر دیں، تو کیسی گت بنے۔ پس خبردار ایسی بات کبھی نہ لکھو، جو تمہارے نفس کے اندر نہیں، اور جس کو تم خود سمجھ رہے ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انکار معجزات

مرزا جی خود تو کم و بیش تین سو معجزات اب تک دکھا چکے ہیں مگر انبیاء کرام علیہم الصلوۃ و السلام میں سے کسی نے معجزہ نہیں دکھایا۔ معجزہ خارجی فطرت ہے، مگر مرزا جی کے لئے عین فطرت ہے۔ مگر مردوں کو کسی نے خدا کے حکم سے زندہ نہیں کیا اور بے چارہ مسیح تو کیا زندہ کرتا جو مرزا جی کے نزدیک مہذب انسان بھی نہ تھا۔ جس طرح زندہ کرنا صرف خدا کا کام ہے، اسی طرح مار ڈالنا بھی اسی کا کام ہے۔ مگر مرزا جی نے بذریعہ اپنے جلاّ دایڈی کانگ (طاعون) کے لاکھوں آدمیوں کو مار ڈالا۔ اور جو مخالف مرتا ہے اس کو مرزا جی ہی مارتے ہیں۔ آتھم بھی پیشین گوئی کی میعاد کے اندر ہی مر گیا ہوتا مگر وہ دل میں مرزا جی پر ایمان لے آیا، اس لئے نہ مرا۔ اگرچہ اس نے ایمان لانے کا بظاہر اقرار نہ کیا۔ مرزا جی نے ہزاروں کی تھیلیاں بھی جھکا دیں کہ اگر آتھم یوں کہدے کہ میرے دل پر خوف غالب نہیں ہوا، یا میں دل میں ایمان نہیں لایا، تو یہ تھیلیاں اس کی نذر، اس کے باپ دادا کی، مگر آتھم کا فولادی دل بارہ سیر چاندی پر بھی نہ پگھلا۔ یہ عجیب نبی ہے کہ اپنی نبوت کا انکار کرنے والے کو انعام دیتا ہے اور جب دنیا میں سبز باغ دکھا کر مجبور کرتا ہے کہ میری نبوت کا انکار کر، تو شائد اسی انکار کے باعث آخرت میں بھی جنت کا مالک کر دے۔ کیوں بھئی مرزائیو! اب کیا صلاح ہے۔ جب دنیا میں دولت اور آخرت میں جنت آپ کے بروزی نبی نے منکروں پر لٹا دی، تو آپکے واسطے کیا رہا۔ ڈھاک کے تین پات۔ وہی مثل ہوئی کہ گھر کے نہ گھاٹ کے

خیر یہ تو انکار معجزات کا جملہ معترضہ تھا۔ اب اصل حقیقت سنیئے کہ میرٹھ میں چند مرزائی ہیں۔ ہم سے اکثر ملاقات رہتی ہے اور معجزات پر بحث ہوتی ہے ایک روز حضرت ابراہیمؑ کے معجزہ طلب کرنے پر بحث ہوئی

و اذ قال ابراهیم ربّ ارنی کیف تحی الموتی قال او لم تؤمن .قال بلی و لاکن لیطمئنّ قلبی۔ قال فخذ اربعة من الطیر فصرهنّ الیك ثم اجعل علی کل جبل منهن جزءًا ثم ادعهن یأتینك

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سعیاً ، واعلم ان اللہ عزیز حکیم (البقرہ: ۲۶۰)

مفسرین نے جو کچھ اس آیت کی تفسیر فرمائی ہے، وہ تو علماء و ناظرین ضمیمہ پر بخوبی روشن ہے، مگر ہم نے اس پر حسب ذیل مجددانہ بحث کی۔

ہم نے کہا بے شک محیی اور ممیت خدا تعالیٰ کی صفت ہے۔ تم معجزات انبیاء کے منکر ہو، مگر کیا قدرت الٰہی کے معجزات کے بھی منکر ہو جو ہمیشہ اور ہر وقت بطور سنۃ اللہ معجزات دکھاتی رہتی ہے۔ آیت مذکورہ میں حضرت ابراہیم معجزہ دکھانے کے مدعی نہیں، بلکہ وہ تو جناب باری ہی سے اس کی سنت کے موافق معجزہ طلب فرماتے ہیں کہ اے خدا تو فاطر السماوات و الارض ہے، تو قادر مطلق ہے۔ مجھے بھی دکھا کہ تو مردوں کو کیونکر زندہ کرتا ہے۔

اگر خدا تعالیٰ احیاء اموات نہیں کر سکتا، تو یہ سوال عبث ہوا۔ حالانکہ نبی کا سوال عبث نہیں ہوتا۔ لھو الحدیث کو خدا تعالیٰ منع فرماتا ہے اور اس کو ضلالت قرار دیتا ہے۔
اس پر مرزائیوں نے کہا کہ وہ نبی ہی کیسا جو معجزہ دیکھ کر خدا تعالیٰ پر ایمان لائے۔

ہم نے کہا ارنی کیف تحی الموتی پر غور کرو، آخر یہ کیسا سوال ہے اور کون سائل ہے۔

دوم، کوئی نبی ماں کے پیٹ سے ہی نبی نہیں پیدا ہوا، بلکہ یہ نعمت ہر نبی کو بعد میں ملی ہے۔ پڑھو

و وجدک ضالاً فھدی۔ آنحضرت ﷺ کی جانب خطاب ہے جس میں حالت قبل از وحی کو یاد دلا کر خدا تعالیٰ اپنی تمام نعمتیں یاد دلاتا ہے، اور ہدایت فرماتا ہے کہ: واما بنعمۃ ربک فحدث

خدا کے فضل کا موسیٰ سے پوچھئے احوال
کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری مل جائے

ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ وحی اور الہام پر نبوت کا مدار نہیں۔ وحی اور الہام اچھا ہو یا برا ہو، ہر شخص پر بلکہ ہر جاندار پر ہوتا ہے۔

اوحی ربک الی النحل۔ اے محمد تیرے رب نے شہد کی مکھی پر وحی بھیجی۔

ان الشیاطین لیوحون الی اولیاء ھم۔ تحقیق شیاطین اپنے چیلوں پر وحی بھیجتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھئے شیاطین بھی وحی کے مالک ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ آیت ما ضل صاحبکم و ما غوی ۔ و وجدك ضالاً فهدی کے خلاف ہے، تو جواب یہ ہے کہ پہلی آیت میں قبل از نزول وحی کی حالت کا بیان ہے، اور دوسری آیت نبوت و نزول وحی کے بعد کی ہے۔ چنانچہ اس سے اگلی آیت و ماینطق عن الهوی۔ ان هو الا وحی یوحی اس کی شاہد ہے۔

آیت میں صرهن کے معنی پر پرزے یا اجزاء علیحدہ کر دینے کے ہیں، مگر مرزائیوں نے اپنے نبی کی نو ایجاد تفسیر سے وہی معنی بیان کئے جو سید النیاچر (سرسید احمد خان) نے اپنی تفسیر میں لکھے ہیں، یعنی جانوروں کو اپنی جانب رجوع کرا اور پرچا، وہ تیری جانب دوڑ کر چلے آئیں گے۔،

ارے واہ رے نیچری مرزائیو! تمہاری تاویل کے کیا کہنے ہیں۔ جانوروں کا پرچانا بڑا بھاری معجزہ اور آیت قدرت ہے۔ گوالے بھینسوں کو، چرواہے بکری بھیڑوں کو، چڑی مار وغیرہ طیور کو، حلال خور کتوں کو، پرچا لیتے ہیں، کیا ایک اولوالعزم نبی جناب باری سے ایسی ہی آیات قدرت کے دیکھنے کی استدعا کرتا ہے، اور اپنا اطمینان چاہتا ہے۔

پھر سوال تو یہ ہے کہ اے خدا تو مردوں (اموات) کو کیونکر زندہ کرتا ہے، جواب یہ ہے کہ جانوروں کو پرچا۔ سوال از آسمان جواب از ریسمان۔

مرزائیوں نے کہا یہ تو قیامت کا ذکر ہے، یعنی ابراہیمؑ نے سوال کیا کہ یا الٰہی تو قیامت میں مردوں (اموات) کو کیونکر زندہ کرے گا۔ اس کا جواب یہ ملا کہ جس طرح تو جانوروں کو پرچالے گا، اسی طرح ہم بھی مردوں (اموات) کو پرچالیں گے۔

ہم نے کہا یہ جانور تو دنیا میں تھے، دعوی کی تطبیق کیوں کر ہوئی۔ پھر کیا حشر اجساد معجزہ نہیں۔ حالانکہ تم معجزات کے بالکل منکر ہو۔ جب تمہارے نزدیک دنیا میں مردہ زندہ نہیں ہوسکتا، تو سال ہا سال کے بعد جب ہڈیاں خاک ہو جائیں گی، تو مردے کیوں کر زندہ ہوں۔ أأ ذا متنا و کنا ترا باً ذ لك رجع بعید ۔ کیا تم ان منکروں سے کم ہو۔ یہ تو بالکل نو من ببعض و نکفر ببعض کا مصداق ہے۔

ہم نے ایک بات اور کہی کہ یا تینك سعیاً کیوں فرمایا، یا تینك طیراً کیوں نہ فرمایا جو طیور کے لئے موزوں تھا۔ اس کا کچھ جواب نہ ملا۔ ہم نے کہا سعیاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے فرمایا کہ اگر وہ جانور اڑ کر آتے، تو یہ احتمال ہوتا کہ شاید دوسرے جانور اڑ کر آ گئے ہیں۔ اور جب دوڑ کر سامنے سے آئینگے، تو یہ احتمال جاتا رہیگا۔

جب ہم نے بسیط بحث کرنی چاہی تو چونکہ مرزائیوں کی بات بات میں تناقض تھا، لہذا وہ سمجھ گئے کہ مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) کے حضور ہماری کوئی بات چل نہ سکے گی، لہذا بحث کا خاتمہ ہو گیا۔ یہ جا، وہ جا۔

مرزا کے مشن کا پولٹیکل پہلو

جس قدر مہدی آج تک گزرے ہیں اگرچہ سب نے دین دین کے نعرے بلند کئے، مگر درحقیقت سب کا مشن پولٹیکل تھا کیونکہ وحشی بغیر اس لٹکے کے قابو میں نہیں آ سکتے۔ انہوں نے کہا کفار اور منکرین کو ملک سے نکالو، اگر وہ مہدویت تسلیم نہ کریں تو سخت اذیتوں اور برے برے عذابوں سے ان کو ہلاک کرو، کیونکہ آج کے روز ہمارا قبضہ، ہمارا سکہ ہمارا حکم ہے۔ بالآخر ملک گیری اور دنیوی جاہ وحشم کی ہوس میں زبردست قوموں کے ہاتھوں کتے کی موت مارے گئے۔ یہ ان ممالک کی کیفیت ہے جہاں وہ آزاد اور مطلق العنان تھے۔ ہتھیار اور سامان حرب رکھنے کی ممانعت نہ تھی۔ انہوں نے یہ خیال خام پکایا کہ آسمانی تائید ہمارے ساتھ، افواج ملائکہ ہماری کمک پر ہے، فوج بھی ہے، خزانہ بھی ہے۔ مگر چند روز میں چیونٹی کے پر ہی اس کو ملک عدم میں لے اڑے، اور غبار آلودہ مطلع صاف ہو گیا۔

مگر ہندوستان جیسے ملک میں جو مختلف مذاہب واقوام کا مسکن ہے، کسی عیار کا مہدی یا مسیح بننا قابل مضحکہ ہے۔ خصوصاً موجودہ زمانہ میں جب کہ تمام اقوام و مذاہب امن وامان کے ساتھ ایک آزاد پرامن گورنمنٹ کی حکومت میں ہیں۔ ایسے ملک کو سوڈان پر قیاس کرنا حماقت یا مالیخولیا ہے۔ برٹش گورنمنٹ کا جیسا سطوت و جبروت اعلیٰ درجہ کا ہے، وہ ویسی ہی حکیم و مستقل مزاج ہے۔ اس کو آزادی مذاہب کا بڑا پاس ہے۔ وہ حتی الوسع نہیں چاہتی کہ کسی کے مذاہب میں خواہ نیا ہو یا پرانا، مداخلت کرے۔ پس مرزا جی کی خوش قسمتی ہے کہ باوصف دلآزاری تمام اہل مذاہب کے، جو گورنمنٹ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچی وفادار رعایا ہے، اب تک قانون سیڈیشن میں نہیں لپیٹے گئے۔

میں امام الزمان ہوں، میں مسیح موعود ہوں، مجھ پر ایمان لانا فرض ہے، اور جو شخص امام الزمان پر ایمان نہ لائے، وہ واجب القتل ہے، آخر اس کے کیا معنی ہیں۔ کیا مذہب اسلام میں ایسا حکم ہے۔ اسلام میں تو لا اکراہ فی الدین اور لکم دینکم و لی دین وارد ہے۔ اس سے مرزا جی کی نیت صاف ظاہر ہے کہ وہ اس حیلے سے ہفت اقلیم کا بادشاہ بننا چاہتے ہیں۔ اور اگر قابو چلے تو خدا جانے اپنے منکروں کی کیسی گت بنائیں۔ مگر مرزا نے اپنی نیت پر یوں پردہ ڈالا کہ جہاد کی مخالفت کی اور جہاد بھی وہ جس کا پتا مہذب و مقدس اسلام میں تو کجا کسی وحشی سے وحشی مذہب میں بھی نہیں مل سکتا۔ بساط تو یہ ہے کہ جہاد کے نام سے بظاہر لرزہ چڑھتا ہے، اور نیت ایسی کھوٹی کہ ہفت اقلیم کو ہڑپ کر جائیں۔ اور بجز ان لوگوں کے جو ان پر ایمان لائیں، کسی کو روئے زمین پر زندہ نہ چھوڑیں۔ یہ اس صورت میں ہے جبکہ انکے پاس بقول خود دو لاکھ نہتی فوج ہے اور اگر دس پانچ لاکھ مسلح فوج مل جائے، تو یقیناً نمرود کی طرح خدائی کا دعوی کریں۔ آخر مرزا آسمانی باپ کے لیپالک تو ہیں ہی، بالغ ہو کر آسمانی بادشاہی کے پورے مالک بن جائینگے۔ کیونکہ لیپالک ہی اپنے باپ کی میراث کا مالک بنتا ہے یہ ہے مرزا جی کے مشن کا پولیٹیکل پہلو جس کو بجز مجدد السنہ مشرقیہکے کوئی نہیں جان سکتا۔

نبی اور مجدد میں فرق

حدیث شریف میں جو یہ وارد ہوا ہے کہ ہر صدی میں مجدد پیدا ہوگا تو اس سے مراد حقانی علماء ہیں جو مسلمانوں کو توحید الٰہی اور اتباع طریقہ محمدیہ یاد دلائیں گے، امور دین اور قواعد شرح متین کی تعلیم و تلقین کریں گے، مگر وہ نبی اور رسول نہ ہوں گے۔ ورنہ حدیث میں احیا کا لفظ ضرور آتا، حالانکہ صرف من یجدد لھا دینھا وارد ہوا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ نبی اور رسول صاحب شریعت ہوتا ہے جو علی الاعلان نبوت و رسالت کا دعوی کرتا ہے۔ مجدد فی الدین کے لئے ضرور نہیں کہ وہ تجدید کا دعوی کرے، اور کہے کہ میری تجدید پر ایمان لاؤ۔ کیونکہ وہ تو محض تلقین و تعلیم و تذکیر کرتا ہے جو حقانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء دین کا بھی فرض ہے ۔دیکھ لوکسی مجدد نے نبوت کا دعوی نہیں کیا ،اور جھوٹے مہدیوں نے بھی نہیں کیا جو اپنے دل میں خوب جانتے تھے کہ ہم جھوٹے ہیں اور محض حبّ جاہ اور ہوس مال ومنال کے لئے دنیا کو اپنی جانب رجوع کر رہے ہیں۔اگر چہ وہ مکار اور فریبی تھے مگر حفظ ناموس شریعت اسلامیہ کو انہوں نے ملحوظ رکھا اور بے حیا اور ڈھیٹ نہیں بنے جیسے کہ مرزا جی ہیں۔

کسی مجدد نے مامورمن اللہ ہونے کا بھی دعوی نہیں کیا کیونکہ ہر شخص مامورمن اللہ ہے: له الخلق و له ا لا مر.. الآیہ، شاہد ہے ۔مرزا جی جو اپنے کو بار بار مامورمن اللہ کہتے ہیں تو اپنے دعوی سے متنزل ہو کر پستی میں گرتے ہیں کیونکہ اطیعوا الله و اطیعوا الرسو ل و اولو الا مر منکم میں خدا اور رسول کے بعد اولوالامر تیسرے درجہ پر ہے۔یعنی وہ نبی یا رسول نہیں ہے ۔حالانکہ مرزا جی اولوالامر ہونے کے ساتھ نبوت ورسالت کے بھی مدعی ہیں ۔ھذا خلف ۔کس کس تناقض کو رویا جائے۔

علی ہذا، نبی کا مرتبہ مجدد کے مرتبہ سے بڑھا ہوا ہے۔کم ازکم دونوں میں عموم خصوص کی مطلق نسبت تو ضرور ہی ہے۔یعنی ہر نبی مجدد تھے،مگر اس کا عکس صحیح نہیں یعنی ہر مجدد نبی نہیں ۔انسان اور حیوان میں جو فرق ہے یہی فرق نبی اور مجدد میں ہے۔یعنی جس طرح انسان زید وغیرہ کو حیوان مطلق کہنا لائیبل ہے، اسی طرح نبی کو مجدد کہنا باعث کسر شان ہے۔مگر مرزا جی کے لئے کسر شان نہیں ۔وہ اپنے چیلے چاپڑوں میں تو نبی ہیں ،اور مسلمانوں کے سامنے اپنے کو حسب فحوائے حدیث شریف مجدد بتاتے ہیں ۔گویا گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے ہیں کہ کبھی نبی، کبھی مجدد ،کبھی لیپا لک ،کبھی اصلی نبی، نہیں بلکہ بروزی نبی ۔اور کبھی بعض انبیاء کرام سے بھی بڑھ کر۔عیسی کجاست تا بنہد پا بہ منبرم ۔کبھی خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) یعنی قیامت تک تمام انبیاء سے بڑھ کر اور خاتم رسالت ۔ایک لغویت ہو، تو بیان کی جائے۔

مجدد تو صرف احکام الہی کو یاد دلاتا ہے مگر مرزا جی نے مجدد بن کر یہ کام کیا کہ احکام الہی اور شریعت اسلامیہ ہی کی ترمیم وتنسیخ کر دی ۔تصویر پرستی کو رواج دیا۔ حج کی ممانعت کی۔بعض انبیاء کو نبی ہی نہ رکھا ،اور کلمۃ اللہ اور روح اللہ عیسی مسیح کو گالیاں دیں ،اوران کے جانشین بنے ،کیونکہ عیسیؑ بھی نبی رہتے تو مرزا جی نبی کیوں کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنتے۔ معجزات کا انکار کیا، کیونکہ خود کوئی معجزہ نہیں دکھا سکتے۔ ناکو آئے بھئی ناکو آئے۔

آنحضرت ﷺ نے عیسائی مذہب (تثلیث) کی اصلاح کی، تو آپ نے خدا کا لیپا لک بن کر توحید ہی کو جڑ پیڑ سے اڑا دیا۔ مذہب اسلام جو تمام مذاہب کا مصلح ہے، آپ نے باوصف دعوی مسلمانی اسکی اصلاح کا دعوی کیا۔ اصلاح کیا سادہ لوحوں کو مونڈ کر اور چند یا پر ہاتھ پھیر کر اسلام ہی سے مرتد و منحرف کر دیا۔ اس صورت میں آپکو مجدد تو کیا، البتہ موجد مذہب جدید مرزائی و ناسخ و مرمم دین الٰہی کہیے، تو بجا ہے۔

نبی اور رسول ضرور صاحب صحیفہ ہوتا ہے۔ مگر جن اصول اسلامیہ، منع حج اور حرمت تصاویر کی آپ نے ترمیم کی ہے، اس کی نسبت الہام ہونے کا کبھی حوالہ نہیں دیا اور نہ آسمانی صحیفہ مشتہر کیا۔ ہاں چند بے جوڑ اور بے معنی فقرے، وہ بھی اپنی بھٹئی میں، ضرور مشتہر کئے کہ تو ایسا ہے اور تو ویسا ہے۔ یا بعض قرآنی آیتیں توڑ مروڑ کر اور الہام بنا کر مشتہر کیں۔ ادنی سے ادنی مذہب کے اصول بھی مدون ہیں، مگر مرزائی مذہب کے اصول وضوابط جو الہامی طور پر نازل ہوئے ہوں، ان کا کوئی مجموعہ اب تک منضبط اور مدون اور مطبوع و مشتہر نہیں ہوا۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ مرزا جی اپنے دل کی بات اور ما حصل کے ادا کرنے کی بھی لیاقت نہیں رکھتے۔ ورنہ غیر ممکن ہے کہ جو خرافاتی رسالے اردو زبان میں مشتہر ہو رہے ہیں، وہ عربی زبان میں مشتہر نہ ہوتے کیونکہ وہ سب الہامات ہیں اور نبی جو کچھ کہتا ہے الہام ہی سے کہتا ہے۔ آیت و ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی اس کی شاہد ہے۔ اس سے مرزا جی کا مفتری علی اللہ ہونا صاف ثابت ہے، اور مفتری علی الناس تو آپ ہیں ہی۔ کیا معنی کہ تمام اولیاء اللہ کو اپنے ساتھ ناقص نبی بنا دیا اور حکم لگا دیا کہ قیامت تک ناقص نبی پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ مگر مرزا جی کے زمانہ میں ناقص نبی کیا معنی کوئی ناقص ولی بھی نہیں۔ ناقص یا کامل جو کچھ ہیں خود بدولت ہی ہیں۔ کیونکہ آپ ناقص نبی بھی ہیں، اور خاتم الخلفاء یعنی اکمل الانبیاء بھی۔ ایسی متناقض لغویات سے چیلوں چاپڑوں کو تو کیا شرم آئے گی، جب کہ خود کو شرم نہیں۔

آنحضرت ﷺ نے جو یہ ارشاد فرمایا ہے کہ میرے بعد ہر صدی پر ایک مجدد آئے گا تو کیا یہ بھی فرما دیا ہے کہ وہ مسیح موعود اور مہدی مسعود بھی ہوگا تو تمام مجددوں کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو آج تک آئے اور آئندہ قیامت تک آئیں گے عیسی اور مسیح ہونا ضروری ہے۔

اور کیا یہ بھی فرما دیا ہے کہ مجددوں میں سے کوئی اور تو مہدی اور مسیح نہ ہوگا، ہاں تیرھویں صدی میں ایک چینی الاصل مغل ہندوستان کے موضع قادیان میں پیدا ہوگا جو مجدد بھی ہوگا اور مہدی اور مسیح بھی۔ اور باقی تا قیامت برائے نام مجدد ہونگے۔ مہربانی فرما کر یہ لغویات گنتے جایئے۔

کیا آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرما دیا ہے کہ قرآن مجید جو مجھ پر نازل ہوا ہے، وہ مکرر، اور سہ کرر، اور دہ کرر، وصد کرر، اور ہزار کرر، ہر مجدد پر نازل ہوگا بلکہ ترمیم ہو کر۔ گویا جو واقعات میرے زمانہ میں گذرے ہیں اور جن کی بابت وقتاً فوقتاً وحی نازل ہوئی ہے، وہی واقعات لوٹ کر دنیا میں پھر آئیں گے خصوصاً قادیان میں کیونکہ وہ واقعات آسمانی باپ کی زنبیل میں محفوظ ہیں۔ یہ تو بالکل ان دہریوں کا عقیدہ ہوا جو یہ کہتے ہیں کہ طوفان نوح اور اصحاب کہف اور سکندر ذوالقرنین وغیرہ کے واقعات اپنے اپنے ظرف میں موجود ہیں مگر ہماری آنکھ سے غائب ہیں۔ مرزا جی نے یہ عقیدہ اس واسطے تراشا کہ اپنے کو بروزی نبی بتایا یعنی آنحضرت ﷺ کی روح ان کے جسد میں عود کر آئی ہے (جیسا کہ تناسخ والوں کا عقیدہ ہے) پھر ضرور ہے کہ وہ تمام واقعات بھی عود کر آئیں جو آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک میں واقع ہوئے اگرچہ اہل تناسخ کا یہ عقیدہ نہیں کہ دوسرے قالب میں روح کے حلول کر جانے پر اس کے تمام واقعات وافعال بھی لوٹ آئیں گے، اور نہ ان دہریوں کا یہ عقیدہ ہے کہ گزشتہ واقعات پھر ظاہر ہوں گے۔ کیونکہ وہ تو یہ کہتے ہیں کہ وہ واقعات معدوم نہیں ہوئے بلکہ اپنے اپنے ظرف میں موجود ہیں، مگر آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ اس صورت میں مرزا جی نہ تناسخی ہیں نہ مذکورہ بالا دہریہ ہیں۔ اور مسلمان تو خدا نہ کرے، کیوں ہوتے۔

قادیان میں طاعون

دارالامان قادیان جو آسمانی باپ اور اس کے لیپا لک کا ہیڈ کوارٹر ہے، اور جس کی نسبت الہام ہو چکا ہے کہ جو یہاں آئے گا امن میں رہے گا۔ اب خود لیپا لک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ایڈی کا نگ طاعون نے وہاں وہ اودھم مچا رکھی ہے کہ کچھ نہ پوچھئے۔ روزانہ بھیڑیا بن کر ۳۰۔۳۵ بھیڑوں کو اٹھا لے جاتا ہے۔ آسمانی باپ کے سارے پوتے گدھے کے سینگ ہو کر اڑنچھو ہو گئے۔ جہاں جس کے سینگ سمائے، بھاگ گیا۔ خالی خولی مرزا جی اور حکیم نورالدین رہ گئے ہیں۔ ٹاپا بالکل خالی ہے۔ حکیم صاحب قادیان سے باہر خیمہ زن ہیں۔ ان کے سالے کا لڑکا منظور الحق بھی بھینٹ چڑھ گیا۔ مرزا جی نے حکیم نورالدین وقطب الدین کو حکم دے دیا کہ کسی مریض کے مکان پر نہ جائیں۔ اور مرزا جی کے گھر میں بھی کوئی نہ آنے پائے۔ قادیان کی ننھی سی آبادی کل تین ہزار ہے۔ ایک صفر اس میں سے بھی غائب، یعنی تین سو ہی رہ گئے۔ اسکول بند، بازار ویران اور سنسان۔ الٰہی توبہ۔ لیپالک کا ایڈی کا نگ ایسا منہ چڑھا کہ اپنا دیکھا نہ پرایا، سب پر ہاتھ صاف۔ پیشین گوئیوں کی کیسی درگت ہو رہی ہے۔ مقدمات میں وہ ناکامی۔ طاعون سے یہ نوبت۔ پھر بھی حمقاء اور سفہاء کو ہوش نہیں آتا۔ جہالت کا بھوت سر پر بدستور سوار رہے۔ مرزائی اخبار البدر نے بھی طاعون کی دست برد کو تسلیم کیا۔ آخر یہ کیا ہے۔ مفتری علی اللہ کی شامت اعمال ہے۔ ایک پاپی ساری ناؤ (ہندوستان) کو لے ڈوبا۔ خدا تعالیٰ افتراء کا بیڑا غرق کرے۔

وہی غلط الہام

مجدد السنہ مشرقیہ نے دنیا بھر کے جھوٹے فریبی اور مکار آسمانی باپ کو ڈانٹا کہ لیپالک پر لغو اور مصنوعی الہام کرنے سے باز رہے، مگر وہ باز نہ آیا۔ معلوم ہوا کہ جب تک تجدید کے کیروسین آئل سے اس کا منہ نہ جھلسا جائے گا اور جھونپڑا نہ پھونکا جائے گا، ہرگز باز نہ آئے گا۔ اچھا تو لے اور مزہ دیکھ۔

فارسی الہام۔ اے بسا خانۂ دشمن کہ تو ویران کردی۔

یہ اپنے ایڈی کا نگ طاعون کی طرف خطاب ہے۔ مگر اس نے تو اب لیپالک کے دوستوں کے گھر بھی ویران کر دیئے۔

عربی الہام اجرت من النار۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صیغہ معروف حاضر ہے، تو یہ معنی ہے کہ بچایا تو نے آگ سے۔

مگر یہ مفہوم نہ ہوا کہ لیپا لک نے آگ سے کیسے بچایا اس نے تو اپنے چیلوں پر دوزخ کا دروازہ کھول دیا ہے۔

اور یہ صیغہ مجہول حاضر ہے تو یہ معنی ہوئے کہ بچایا گیا تو آگ سے۔ یہ بھی غلط، کیونکہ لائبیل کی آگ تو سلگ رہی ہے، بلکہ اس پر تیل پڑ رہا ہے۔

اور اگر آخرت کی آگ مراد ہے، تو اس کے لئے بھی ایندھن تیار ہو رہا ہے۔ جلد روشن ہوا جاتا ہے۔

اور اگر صیغہ متکلم معروف مراد ہے، تب بھی غلط کیونکہ آسمانی باپ خود درماندہ ہے، وہ کسی کو کیا بچائے گا۔ ایک مقدمہ تو خارج کرا دیا۔ دوسرے میں لیپا لک کے سر پر چارج دھرا دیا۔

اور اگر مجہول متکلم مراد ہے، تو یہ بھی غلط کیونکہ آسمانی باپ (شیطان) جو لیپا لک کا طاغوت ہے پہلے ہی ناری ہے اور قیامت کے روز دوزخ میں (جسکی صفت وقودھا النّاس و الحجارۃ ہے) ٹھونسا جائے گا۔ انشاء اللہ

اردو الہام: جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے۔،

لیجئے جناب آیات قرآنی کا الہام تو ہوتا تھا، اب اردو زبان کے بھنگڑ تک بندوں کی زٹلیات کا بھی الہام ہونے لگا۔..یعنی آسمانی باپ اپنے لیپا لک سے کہہ رہا ہے کہ سب جگہ تو ہی تو ہے۔

مرزا کو خدا کی طرف سے مہلت

قرآن مجید میں خدا تعالی فرماتا ہے

و لو یوا خذ اللہ الناس بما کسبوا ما ترك علی ظهر ها من دا بة و لکن یؤخر هم الی اجل مسمی۔ فا ذا جاء اجلهم فا ن اللہ کا ن بعباده بصیراً (فاطر: ٤٥)

و لو یوا خذ اللہ الناس بظلمهم ما ترك علیها من دا بة و لاکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یؤخر ھم الی اجل مسمی ۔ فا ذا جا ء اجلھم لایستا خرو ن سا عۃ و لا یستقد مو ن (نحل: ٦١)

یعنی اگر خدا لوگوں کے ظلم کے باعث (جو وہ اوروں پر یا بداعمالیوں سے اپنے نفس پر کرتے ہیں) ان کو پکڑ لے تو زمین کی پشت پر کوئی چوپایہ چلتا ہوا نہ چھوڑے (یعنی ان کی بداعمالیوں کا وبال تمام حیوانوں پر پڑے) لیکن وہ ان کو نہیں پکڑتا۔

مطلب یہ ہے کہ خدا رحیم و حلیم ہے وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو ڈھیل دیتا ہے کہ اب بھی سنبھلیں اور اب بھی سنبھلیں۔ مگر جب وہ نہیں سنبھلتے تو پھر..اس کا قہر جوش میں آتا ہے۔ آخرت کا عذاب تو الگ رہا دنیا میں بھی عذاب دیتا ہے جس کے ہزاروں نظائر موجود ہیں۔

اب چونکہ لالہ چندولعل صاحب مجسٹریٹ گورداسپور کے بدل جانے سے مرزا جی کو مقدمات میں مہلت مل گئی ہے لہذا مناسب ہے کہ اس مہلت کو غنیمت سمجھیں اور قدرت الٰہی کا ایک کرشمہ خیال کر کے اس سے فائدہ اٹھائیں۔ یعنی مولوی کرم الدین صاحب مدعی سے معافی مانگیں اور عقائد باطلہ اور افتراء علی اللہ سے تائب ہوں ۔انبیاء کرام کی عظمت کریں اپنے کو انبیاء کرام کا ہم سر نہ بنائیں، کیونکہ یہ سارا وبال اسی گستاخی، خیرگی، بے ادبی کا ہے۔

بے ادب خود را نہ تنہا داشت بد
بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

خود مرزا جی انصاف اور غور سے دیکھیں کہ انہوں نے بزرگان مذاہب عامہ کو برا کہنے سے تمام ہندوستان میں عناد وفساد کی آگ بھڑکا رکھی ہے، کوئی مذہب والا ان سے خوش نہیں۔ آخر اس کا کیا انجام ہے۔ اگر مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا کانشنس گندا اور بے حس نہیں ہو گیا تو وہ ہم سے زیادہ اپنے انجام کار سے واقف ہیں۔

مرزا قادیانی اور مرزائی اگرچہ ہمیں دشمن سمجھتے ہیں مگر درحقیقت ہم ان کے سچے دوست اور مصلح ہیں۔ ہم نے کبھی نہیں چاہا کہ عدالت میں مقدمات جائیں اور مسلمان مالی اور جسمانی اذیت اٹھائیں۔ ہم ١٨ ماہ سے برابر چیخ رہے ہیں کہ صلح کرو،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلح کرو، مگر ہماری چیخ و پکار نہیں سنی جاتی۔

قادیانی مرزا جی اگر چاہیں تو صلح کا ہو جانا کچھ بھی مشکل نہیں۔ ان کی جیت ہر طرح صلح ہی میں ہے۔ آسمانی نشان کا ظہور بھی صلح ہی سے ہوگا۔ اور چونکہ اب مولوی کرم الدین صاحب کا پلہ بھاری ہے یعنی وہ مدعی کی حیثیت میں ہیں اور مرزا جی ملزم کی حیثیت میں، تو آپ ہی کو دبنا چاہیے۔ اگرچہ عدالت کا عندیہ ابھی معلوم نہیں ہوا مگر قیافہ سے سب کچھ روشن ہوسکتا ہے۔

مونچھیں نیچی کر کے صلح کی التجا کرنے اور معافی مانگنے میں بمقابلہ اس کے کہ عدالت سے جرمانہ یا قید یا دونوں کی سزا مل جائے، مرزا جی کا کچھ بھی کسر شان نہ ہوگا۔ فرض کرو کم ازکم جرمانہ ہی کی سزا مل گئی، تب بھی مہدی مسعود اور مسیح موعود کے لئے کچھ کم شرم کی بات نہیں۔ وہ مثیل المسیح جو اوروں کی ہلاکت و تباہی ذلت و رسوائی کی آئے دن پیشین گوئی کرتا تھا، آج اس عدالت سے سزایاب ہوکر پبلک میں ذلیل ہو جائے اور پھر تمام چیلے اور حواری پھر ہو جائیں۔ سچ ہے:

سیہ بختی میں کب کوئی کسی کا ساتھ دیتا ہے
کہ تاریکی میں سایہ بھی جدا رہتا ہے انسان سے

دنیا ہوا کو دیکھتی ہے اور جب ہوا بگڑ جاتی ہے، تو سب ہوا ہو جاتے ہیں۔ مرزا جی کو ابھی تجربہ نہیں ہوا خوب یاد رکھنا چاہیے کہ اب مہدویت و مسیحیت صلح کے ہاتھ اور صلح مولوی کرم الدین کے ہاتھ ہے، تو شکل اول سے اوسط دور کر کے یہ نتیجہ نکلا کہ مجددیت و مسیحیت کرم الدین کے ہاتھ ہے۔.. یاد رکھیں کہ تھوڑی سی سزا بھی بہت بڑی ہوتی ہے۔ انسان ہمیشہ کو داغی ہو جاتا ہے۔ آخر ماہ دو ماہ قید کی سزا بھی اسی عدالت کے اختیار سے ملتی ہے جس کو تین سال قید کی سزا دینے کا اختیار ہے۔ پس سزا سزا سب برابر ہے۔

مرزائی مذہب اور منافقانہ کارروائی

مرزا جی کو اپنا نیا مذہب قائم کرنے اور مسیح بننے کے لئے بظاہر تو حضرت مسیح سے نفرت ہے لیکن درحقیقت تمام انبیاء کرام سے نفرت ہے۔ اور یہ کھلی بات ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ جس شخص نے اپنے کو بعد ختم نبوت نبی بنا رکھا ہے، اس کو تو سارے ہی انبیاء کرام سے رقابت ہوگی، وہ ان کا نام لینا بھی گوارا نہ کرے گا۔ مرزا جی کا عندیہ یہ ہے کہ نہ صرف مسیحی لوگ، جنہوں نے عیسی کو خدا بنا لیا ہے، مردہ پرست ہیں بلکہ سارے مسلمان بھی جو عیسی کو زندہ سمجھتے ہیں عیسائیوں سے کچھ کم مردہ پرست نہیں ہیں۔ گویا خدا تعالی نے انبیاء کرام کو جو یکساں فضیلت وعظمت عطا کی ہے اگر مسلمان بھی ان کی عظمت حکم خدا کے موافق کریں تو وہ مردہ پرست ہیں، مشرک ہیں، کافر ہیں، وغیرہ۔ اس میں آنحضرت ﷺ بھی آ گئے کیونکہ وہ بھی وفات پا گئے۔

مرزا جی کا مطلب یہ ہے کہ سب مرگل گئے، خاک ہوئے، ہنوز زندہ نبی میں ہوں۔ ان کی جگہ مجھ پر ایمان لاؤ۔ ان کو بھول جاؤ۔ قرآن بھی جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا تھا بحیثیت نزول علی محمد وہ بھی مردہ ہوگیا۔ اب میری نبوت نے اس کو از سر نو زندہ کیا ہے۔ کیا معنی، کہ وہی قرآن مکرر وحی ہو کر مجھ پر نازل ہوتا ہے۔ اگر میں انیسویں صدی میں مبعوث نہ ہوتا، تو قرآن کے ساتھ خود مذہب اسلام ہی مردہ ہو جاتا۔ پس نہ صرف قرآن واسلام پر، بلکہ تمام مسلمانوں پر میرا بہت بڑا احسان ہے۔ قرآن اور خدائے قرآن نے تو میرا احسان مانا، مگر مسلمانوں نے نہ مانا، جو حد درجہ احسان فراموش اور کافر نعمت ہیں۔ نہ میرا مرتبہ پہچانا کیونکہ مسلمان نپٹ اندھے ہیں۔ میں ہی خوب جانتا ہوں کہ میں کیا ہوں، یا آسمانی باپ جانتا ہے جس نے مجھے لیپا لک بنا کر بھیجا ہے۔

میں نے خود میں جو دیکھا ہے نہیں کہہ سکتا
کہ سب ادا کہیں سن پائیں مذاہب والے

اس میں شک نہیں کہ مرزا قادیانی انیسویں صدی کا ایک خوفناک ڈاکو ہے جو مسلمان بن کر مسلمانوں کے ایمان کی دولت لوٹتا ہے۔ وہ مجسم شیطان ہے جو آئے دن طرح طرح کے روپ بدل کر مسلمانوں کو گمراہ کرتا ہے۔ مکار اور محتال بیسوا عورتوں کی طرح خدا اور رسول کے ذکر پر زار قطار روتا ہے۔

ایک صاحب نے جو آدھے مرزائی ہیں، ہم سے بیان کیا کہ جب خدا اور رسول کا ذکر آتا ہے، تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی گل جائے گا، پانی ہو کر بہہ جائے گا۔

ہم نے کہا سادھو بچے اس سے زیادہ پاکھنڈ پھیلاتے ہیں۔ اگر وہ درحقیقت ایسا ہی ہوتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو خدا تعالی پر افتراء نہ باندھتا۔رسول اللہ ﷺ سے اگر اس کو محبت ہوتی ،اور قرآن پر ایمان ہوتا تو نبی اور رسول نہ بنتا۔تقوی اور خشیۃ اللہ پر شہ نشین میں بیٹھ کر لیکچر دینا، مرزائی اخباروں میں توحید واتباع سنت پر طویل و بسیط مضامین کا شائع کرنا اور بایں ہمہ اپنے کو نبی اور خاتم الخلفاء بتانا، خدا اور اسکے رسول بلکہ تمام انبیاء کی کھلی توہین ہے۔

مرزائیوں نے تو بروزی نبوت تسلیم ہی کر لی ہے ان کے سامنے توحید وسنت بھگارنا بالکل فضول ہے۔معلوم ہوا یہ اوروں کو پھانسنے کا جال ہے۔

جب کوئی مرزائیوں سے متحیر ہوکر پوچھتا ہے کہ کیا مرزا صاحب اپنے کو نبی کہتے ہیں،تو وہ جواب دیتے ہیں کہ قسم ہے وحدہ لاشریک کی یہ نرا بہتان ہے۔ وہ تو حدیث شریف کے موافق اپنے کو مجدد بتاتے ہیں۔لیکن ایک اجنبی جب چند روز صحبت میں رہتا ہے اور مرزائی افسوں اس پر اچھی طرح دم ہو جاتا ہے،تو اپنے پرانے عقیدے کا جبہ اتار کر اور کان دبا کر خر دجال کی نئی جھول پہن لیتا ہے اور دم اٹھا کر اسی راہ چلنے لگتا ہے جس راہ تمام مرزائی چل رہے ہیں۔

ایک صاحب نے ہم سے کہا کہ مرزا صاحب کو مسمر یزم میں بھی بڑا کمال ہے۔ جب کسی شخص سے آنکھ ملاتے ہیں تو وہ انہیں کا کلمہ پڑھنے لگتا ہے۔اس وقت ہمارے ایک شاگرد بھی بیٹھے تھے جو پچھلے دنوں اپنے مطلب کی خاطر بظاہر مرزائی بن گئے ہیں ،اور حکیم الامت وغیرہ میں بھی ان کی قدر و منزلت ہے، کہنے لگے کہ مجھ پر تو مسمر یزم کا کچھ بھی اثر نہیں ہوا۔ان کے چہرے سے تو صاف طور پر دنیا داری، عیاری ،مکاری، خودغرضی، شکم پرستی مترشح ہے۔

انبیاء کے معجزات درحقیقت معجزات قدرت ہیں

کسی نبی نے اپنے اختیار سے معجزات دکھانے کا کبھی دعوی نہیں کیا ،کیونکہ ایسا دعوی درحقیقت خدا بننے کا دعوی ہے۔نمرود مردود نے جو انا احی و امیت کہا، تو ظاہر ہے کہ وہ خدائی کا مدعی تھا۔انا ربکم الاعلی مگر یہ دعوی توڑا گیا اور ایسی ذلیل موت مرا کہ اس کا نقش عبرت صفحات تاریخ پر ہمیشہ ثبت رہے گا۔اور ہر مفتری علی اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا یہی حال ہوا۔

ہر نبی نے با ذن اللہ کہہ کر معجزات دکھائے ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا ا بری ء ا لا کمہ و ا لا بر ص و ا حی المو تی با ذن اللہ (آل عمرا ن :۴۹)

دوسری جگہ فرمایا فیکو ن طیراً با ذن اللہ۔

پس معجزات درحقیقت معجزات قدرت ہیں۔ ان لوگوں کی عقل پر پتھر پڑ گئے ہیں جو معجزات الٰہی کے منکر ہو کر گمراہ ہو گئے ہیں۔ انہوں نے انبیاء کرام کی حالت کو اپنی حالت پر قیاس کیا ہے۔ وہ اس سے غافل ہیں کہ: پاکاں را قیاس از خود مگیر۔

یہ بھی فطرت کے خلاف، وہ بھی فطرت کے خلاف۔ گویا وہ تمام قانون قدرت کے جامع اور حافظ ہیں۔ اور جیسی ان کی ہستی محدود ہے، ایسی ہی فطرت الٰہی بھی محدود ہے۔

فلسفے اور سائنس کا موجودہ زمانہ نئی نئی چیزوں کی تلاش اور تحقیقات میں زمین کا گز بن گیا ہے اور ہمیشہ ایسی خبریں ملتی رہتی ہیں کہ ان کا اور ان کی فطرت کا اس سے پہلے کبھی علم نہیں ہوا۔ اور بڑے بڑے فلسفی ہزاروں اشیاء کی نسبت جو یہ سمجھے ہوئے تھے کہ ان کی فطرت یہی ہے، وہ تحقیق و تدبر سے غلط ثابت ہوئی اور ان کی فطرت کچھ اور ہی نکلی۔ پھر بھی پورا اذعان نہیں۔ ممکن ہے کہ یہ بھی نہ ہو، بلکہ کوئی دوسری اور تیسری فطرت ہو۔ و هلم جرا، ایک حماقت شعار دہریہ کہہ اٹھتا ہے کہ فلاں امر بالکل خلاف عقل ہے۔ کوئی پوچھے آپ کیا، اور آپ کی عقل کیا، اور خود انسان کی محدود ہستی ہی کیا کہ غیر محدود قدرت کا احاطہ کر سکے، اور اس پر کوئی حکم لگا سکے جب کہ عقل ذرا سی دیر میں گندلی ہو جاتی ہے۔ ادھر کوئی خوف غالب ہوا، عقل رخصت ہوئی، ذرا سا بخار آیا، اور عقل جاتی رہی، کوئی تکلیف پہنچی اور عقل غت ربود۔ کوئی اعجوبہ شئے نظر پڑی اور عقل کو حیرت نے چکا چوند لگا کر سکتے میں ڈال دیا۔ اگر انسانی عقل قابل اعتبار مستقل شئے ہوتی، تو انسان ہرگز ڈانواں ڈول نہ ہوتا، نہ اس سے غلطیاں سرزد ہوتیں۔ ایک وقت روٹی نہ ملے، پھر دیکھو عقل کہاں جاتی ہے جب پیٹ بھر گیا، عقل سرسہلا نے آموجود ہوئی۔ سارا فساد روٹیوں کا ہے۔ کبھی کسی غریب آدمی نے قدرت و فطرت الٰہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں عقل کو دخل نہیں دیا۔ پیٹ بھروں ہی نے خدا کا انکار کیا ہے اور نبی کیا معنی ، خدا بن گئے ہیں ۔

ڈاکٹر اور طبیب جو مریضوں کو اجزاء دیتے ہیں تو جس طرح ان کو مرض کا نیچر معلوم ہوتا ہے، اسی طرح اجزاء کا نیچر بھی معلوم ہوتا ہے۔ تاہم سینکڑوں اور ہزاروں مریض مر جاتے ہیں، اور ان کو کسی تدبیر سے شفا نہیں ہوتی ۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ نیچر کے معلوم کرنے سے ان کی عقل بالکل قاصر ہوتی ہے۔

قادیانی مرزا جی جو جعلی نبی بنے ہیں ،تو تمام انبیاء کرام کو اپنے اوپر قیاس کرتے ہیں ۔ چونکہ انبیاء کرام نے قدرت الٰہی کے آثار (معجزات) دکھائے اور مرزا جی نہیں دکھا سکتے تو سرے سے معجزات ہی کا انکار کر دیا۔ لیکن پیشین گوئیاں دکھا رہے ہیں، غیب کی باتیں بتا رہے ہیں، لوگوں کو ہلاک کر رہے ہیں ، ہندوستان میں طاعون پھیلا رہے ہیں ،لہٰذا نبی کیا معنی ،مرزا جی تو خدا ہیں ۔ انبیاء کرام کے معجزات کا انکار، لیکن اپنے خدا بننے کا اقرار ۔ یہ عقل کا فتور نہیں تو کیا ہے ۔ چند خوش آمدی اجہل کندہ ناتراش منڈ گئے فارغ البالی ہوگئی۔ روٹیاں ملنے لگیں، تر لقمے کھاتے کھاتے گردے پر جس قدر چربی چڑھی، اسی قدر عقل اور ایمان کی آنکھوں پر چربی چھا گئی ۔ اب خود بینی کے آئینے میں بجز اپنی یک بینی و دو گوش کے کچھ نظر نہیں آتا ۔ نبی اور رسول کی شان ہی یہ ہے کہ وہ کوئی معجزہ دکھائے ، ورنہ اس میں اور عام انسانوں میں کوئی مابہ الامتیاز نہیں ۔ آخر کروڑوں انسان اس وقت تک کیوں انبیاء کرام کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ نبی کے افعال عادات اخلاق سب معجزات ہیں جو عام انسانوں میں نہیں پائے جاتے۔ آنحضرت ﷺ کا ادنیٰ معجزہ یہ تھا کہ لا تغضبه الد نیا دنیا آپ کو غصہ نہیں دلا سکتی تھی ۔ دنیوی امور میں کبھی آپ کو غصہ نہیں آیا۔ مرزا جی کو دیکھئے کہ کوئی شخص ذرا بھی آپ کی شان میں کوئی سوء ادب سے کام لے، پھر غریب کو پیچھا چھڑانا مشکل ہو جائے ، اور اگر بس چلے تو اس کو کچا ہی بھنبھوڑ کر کھا جائیں ۔ اور جب کوئی مخالف فوت ہوتا ہے تو مرزا قادیانی اور مرزائی بانسوں اچھلتے ہیں کہ فلاں شخص پر ہمارا وبال پڑا، گویا ہم نے اس کو مار دیا۔

خود کفار مکہ اور ان کے سرداروں نے ہمیشہ یہی اعتراف کیا کہ و الله ما یکذب محمد قط ۔ یعنی خدا کی قسم محمد ﷺ کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔ یہ آپ کا ادنیٰ معجزہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔اس کے مقابلہ میں قادیانی مرزا جی کو دیکھئے کہ سرا سر جھوٹ اور فریب کے پتلے ہیں ،اور دن بھر میں خدا معلوم کتنے جھوٹ بولتے ہیں ۔ان کا جہاز ہی جھوٹ اور فریب کے دریا میں چل رہا ہے ۔نبی اور رسول اور خدا کا بمنزلہ ولد بننا اور آیات قرآنی کا الہام ہونا بالکل فریب وافتراء علی اللہ ہے۔رقمیں اینٹھ کر لوگوں کو اولاد دلوانے کا وعدہ ہمہ تن فریب اور دروغ تمام پیشین گوئیاں جھوٹی نکلیں ۔لعنة الله علی الکا ذبین ۔

آنحضرت ﷺ کا خلق عظیم بالکل معجزہ تھا۔خدا تعالی نے شہادت دی انك لعلی خلق عظیم اور خود آپ نے فرمایا بعثت لا تمم مکار م ا لا خلاق ۔غیر اقوام بھی اس معجزے کی قائل ہیں اور کروڑوں آدمی قیامت تک قائل رہیں گے ۔ یہ ہیں معجزات قدرت ۔

اب مرزا جی کے اخلاق وخوارق کو دیکھئے کہ واجب التعظیم علماء اور مشائخ تو کیا چیز ہیں ،انبیاء کرام بھی آپ کی بدزبانیوں سے نہیں بچے اور ان کی ارواح طیبہ و مقدسہ بھی پناہ مانگ رہی ہیں ۔بھلا نبی اور رسول، خدا کی طرف سے دنیا میں تالیف قلوب اور انسانی برگزیدہ اخلاق پھیلانے آتے ہیں ،یا مخلوق کو گالیاں دے کر اپنے سے منحرف کرنے کو۔خدا تعالی نے آنحضرت ﷺ کی شان میں فرمایا

ولو کنت فظاً غلیظ القلب لا نفضّوا من حو لك (آل عمران ۱۵۹:) یعنی اے محمد اگر تو بدخو اور سخت دل ہوتا تو لوگ تیرے گرد سے علیحدہ ہو جاتے ۔

قادیانی مرزا جی کی بدخوئی اور غلیظ قلبی سبّ ولعن تحریروں سے عیاں ہے ۔اس کے موافق اگر ان کا کانشنس conscience یوں ملامت کرتا ہو کہ انت فظ غلیظ القلب قد انفضوا من حو لك تو کچھ عجب نہیں۔

انبیاء کرام سے اگر کوئی بات ان کے شان کے خلاف سرزد ہوئی ہے، تو باری تعالی نے بذریعہ الہام فوراً تنبیہ فرمائی ہے ۔مگر مرزا جی سینکڑوں حرکتیں خود اپنے کانشنس کے خلاف کررہے ہیں، مگر کبھی یہ نہیں کہتے کہ مجھ کو آسمانی باپ نے فلاں الہام کی رو سے ڈانٹا ہے کہ مردود، مطرود، بے بہود، نا مسعود ،غیر محمود، ثانی نمرود، ناخلف مولود تو نے یہ کیا جھک مارا۔لٹکا دوں ملامت کی صلیب پر اور کردوں کانوں کے بیچوں بیچ سر۔گویا آپ انبیاء کرام سے بھی بڑھ کر معصوم ہیں۔پیشین گوئیوں کے غلط ثابت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے پر کبھی اپنی غلطی کا اقرار نہیں کیا اور ہمیشہ طائل تا ویلیں ہی گھڑیں جن کو سن کر خرد جال کو بھی پڑا وے پر عرق آ جائے اور طاعونی بخار چڑھ جائے۔ انبیاء کرام کے معجزات غلط، مگر مرزا جی کے مذکورہ خوارق صحیح اور معجزات سے بھی کہیں بڑھ کر۔

وہی وفات مسیح

کیا کسی نبی نے اپنی نبوت کی صداقت کا معیار اس بات پر رکھا ہے کہ چونکہ فلاں نبی وفات پا چکا ہے، اسلئے میں نبی ہوں۔ موجودہ زمانہ میں البتہ انگلینڈ میں مسٹر پگٹ نے اور فرانس میں ڈاکٹر ڈوئی نے اور قادیان میں چینی مغل نے مسیح بننے کا دعوی کیا ہے کیا پہلے بھی متعدد نبیوں نے یہ کہا کہ ہم سب مسیح موعود ہیں۔

انجیل میں فارقلیط (تسلی دینے والا) کے آنے کا ذکر ہے اور قرآن مجید میں بھی خود حضرت عیسیٰؑ کا قول درج ہے

و اذ قال عیسی بن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول الله الیکم مصدقا لما بین یدیّ من التوراة و مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمه احمد۔فلما جاء هم بالبینات قالوا هذا سحر مبین۔ (الصّف:٦)

یعنی عیسیٰؑ نے جب کہ بنی اسرائیل سے کہا کہ بے شک میں تمہاری ہی طرف خدا کا بھیجا ہوا (رسول) ہوں (نہ کہ بنی اسماعیل کی طرف کیونکہ آنحضرتﷺ بنی اسماعیل سے ہیں اس لئے عیسی کی نبوت بنی اسماعیل کی جانب منجر نہیں ہوسکتی) اور ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ہوگا۔

اس آیت پر لحاظ کر کے مناسب تھا کہ آنحضرتﷺ اپنے کو مسیح موعود قرار دیتے مگر صداقت اور صفائی اس کے معنی ہیں کہ آپ نے اپنے کو عیسی موعود نہیں بتایا۔

گاڈ فری ہیگنس، جس نے باوصف انگریز بلکہ پادری ہونے کے آنحضرتﷺ کی نبوت کی تصدیق اور مذہب اسلام کی حمایت کی ہے، اپنی کتاب حمایۃ الاسلام میں لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر محمد ﷺ کو دنیوی مال و دولت اور نمود مدنظر ہوتی تو اپنے کو انجیل کی پیشینگوئی کا مصداق قرار دے کر مسیح موعود بتاتے تا کہ تمام بد بخت عیسائی آپ کے قدموں میں جا گرتے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا بلکہ تثلیث کو توڑا اور توحید کو قائم کیا۔،

اس انصاف پسند پادری نے وہ تمام الزامات اٹھائے ہیں، جو متعصب پادری آنحضرت ﷺ پر لگاتے ہیں۔قادیانی مرزا جی نے اپنے کو عیسی موعود اور مثل نصاری حقیقی ابن نہیں تو بمنزلہ ابن بنایا۔پھر بھی عیسائیوں نے (پیشاب کی) دھار ہی ماری اور ان کے نام کا بل ڈوگ بھی نہ پالا۔تب جھلاّ کر حضرت عیسی مسیح کو گالیاں دینی شروع کیں۔

جب کوئی سادہ لوح آپ کا چیلا بنتا ہے یا بننے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو وہ رسالے دکھائے جاتے ہیں جن میں مسیح کی وفات بزعم خود ثابت کی گئی ہے کہ ۱۹ سو برس تک کوئی شخص کیونکر زندہ رہ سکتا ہے، اور وہ بھی بے کھائے پیئے۔اور آسمان پر کوئی کیوں کر جا سکتا ہے کیونکہ طبقہ زمہریر میں پہنچ کر کوئی شیئے زندہ نہیں رہ سکتی۔وغیرہ

مگر ایک آریہ اور ایک دہریہ بھی یہی کہتا ہے جو عیسی کی وفات کا قائل نہیں۔کیا وجہ ہے کہ وہ مرزا جی کو مسیح موعود نہیں مانتا۔مرزائی تو دہریوں اور آریوں سے بھی گئے گزرے ہیں۔ان کو خوش ہو کر اور بغلیں بجا کر کہنا چاہیے کہ آریا اور دہریئے بھی ہمارے بھائی مرزائی ہیں، اور انہوں نے جب وفات مسیح کو مان لیا تو عیسی موعود کو بھی مان لیا۔جیسا کہ مرزا جی نے کہا تھا کہ آتھم کے دل میں میرا خوف پیدا ہو گیا تھا گویا وہ مرزائی بن گیا تھا۔پس مرزا جی صرف حضرت عیسی کے مارنے کو مسیح موعود بنے ہیں اور ان کے مشن کا یہی کام ہے کہ جا بجا عیسی مسیح کو مارتے پھریں۔لیکن اس صورت میں ایک ایک یہودی، ایک ایک آریہ، ایک ایک دہریہ، مسیح موعود ہو گا جسکو قرآن سے بھی استدلال کرنے کی ضرورت نہ ہو گی جیسی مرزا جی کو ضرورت ہے۔اور پھر مرزا جی کہہ سکیں گے کہ میں منکران وفات مسیح کے لئے مسیح موعود ہوں، نہ کہ قائلین وفات کیلئے۔حالانکہ آپ امام الزمان اور مسیح الزمان اور نیز خاتم الخلفاء اور خدا جانے کیا کیا ہیں۔

پھر تاویلیں بالکل خلاف لغت، خلاف محاورہ، خلاف سیاق وسباق، خلاف جمہور مفسرین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و ما قتلو ہ و ما صلبو ہ کے معنی اختراع کئے کہ عیسی مسیح کو صلیب پر کھینچا اور قتل بھی کیا۔ لیکن نہ قتل کا نتیجہ واقع ہوا، نہ صلب کا۔،

ہر فعل کی نسبت کہہ سکتے ہیں کہ اس کا وقوع تو ہوا، مگر نتیجہ ظاہر نہ ہوا۔ ذرا خیال کرنے کی بات ہے کہ وما قتلو ہ و ما صلبو ہ جواب ہے انّا قتلنا المسیح عیسی بن مریم کا۔ یعنی یہود نے کہا کہ ہم نے مسیح کو قتل کر دیا۔ کیا ان کا یہ مطلب تھا کہ ہم نے صلیب پر بھی کھینچا مگر صلیب کا نتیجہ ظاہر ہوا نہ قتل کا۔

ان کا مطلب تو یہی تھا کہ ہم نے واقعی قتل بھی کیا اور صلیب پر بھی کھینچا اور قتل وصلب کا نتیجہ بھی ظاہر ہوا۔ ورنہ لازم آئے گا کہ ان کا دعوی تو کچھ تھا، اور خدا نے کا جواب کچھ اور۔ یعنی دعوی تو وقوع قتل وصلب کا اور جناب باری نے جو نفی کی وہ عدم وقوع نتیجہ صلب وقتل کی۔ پس خدا تعالی کی نفی قتل وصلب نے کیا فائدہ دیا۔ یہ تو ان کے دعوی کا مطلق جواب نہ ہوا۔ یہ ایسی بات ہے جس کو تھوڑی سی سمجھ والا بھی قبول کر سکتا ہے، مگر مرزا قادیانی اور مرزائیوں سے امید نہیں کہ بلید الطبعی ان کو سمجھنے دے اور تعصب قبول کرنے دے۔

پھر دعوی تو آپ کا یہ ہے کہ کوئی بات نیچر کے خلاف نہیں ہوتی، حالانکہ عیسی کا صلیب پر چڑھانا اور قتل کرنا سب کچھ ہوا، لیکن نہ وہ مصلوب ہوئے نہ مقتول ہوئے، تو کیا یہ نیچر کے خلاف نہ ہوا۔ اور اگر کہو کہ ایسا اکثر ہوتا ہے کہ ہم کسی کے مار ڈالنے کا ارادہ کرتے ہیں، مگر وہ نہیں مرتا۔ اور اکثر ارادے پورے نہیں ہوتے، تو اس میں خدا تعالی کی قدرت کی عظمت کا کوئی نشان ایسے مہتم بالشان معاملے میں ظاہر نہ ہوا، جیسا کہ مسیح کا معاملہ ہے، اور جس سے دنیا کی تواریخ گونج رہی ہے، اور جس کے باعث کروڑوں آدمیوں نے ان کو منجی بلکہ خدا قرار دے دیا، کیونکہ یہ تو ایک معمولی بات ہوئی۔ بات تو آپ کے نزدیک اتنی ہے کہ عیسی مسیح کو یہود نے قتل کرنا چاہا مگر وہ کسی وجہ سے بچ نکلے۔ لیکن ایسی خفیف بات کے لئے خدا تعالی کا یہ کہنا کہ بل رفعه الله الیه محض فضول اور بے نتیجہ ہوا۔ مناسب تو اس مقام پر وقاہ الله یا بقاہ الله یا نجاہ الله تھا، مگر چونکہ جواب انا قتلنا المسیح کا ہے، یعنی ہم نے عیسی کو مار ڈالا، تو صاف ظاہر ہے کہ جب تک یہ معنی نہ لئے جائیں گے کہ خدا تعالی نے ان کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندہ اپنی طرف اٹھالیا، یہود کے دعویٰ کا جواب اور استیصال نہیں ہوسکتا۔ پھر مرزا جی کو تو انبیاء کرام کے معجزات سے ضد تھی، اب معلوم ہوا کہ خدائی معجزات سے بھی ضد ہے کیونکہ رفعه الله میں رفع کا فاعل اللہ تعالیٰ ہے نہ کہ عیسیٰ مسیح۔

ایک لیپا لک کے آنے کی ضرورت

مرزائی اخبار الحکم لکھتا ہے کہ پانیئر آج سے انیس سو تین سال پہلے دنیا میں ایک خدا کے آنے کی ضرورت تسلیم کرتا ہے جو نہ صرف خدا ہے بلکہ خدا کا بیٹا اور معاً ابن آدم بھی ہے، اور پھر اس ضرورت کی تردید کرتا ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ مرزا جی تو ابن اللہ یا اللہ کے متبنّیٰ کی ضرورت کو موجودہ زمانے میں تسلیم کر کے خود آسمانی باپ کے لیپا لک بنتے ہیں۔ تعجب ہے کہ اڈیٹر الحکم نے آئینے میں اپنی ناک نہیں دیکھی۔ ذرا خیال کرنا چاہیے کہ خدا کا لیپا لک بن کر آنے کا اس شخص نے دعویٰ کیا ہے جو اپنے کو مسلمان اور قرآن پر ایمان رکھنے والا بتاتا ہے جس میں آیت لم یلد و لم یولد موجود ہے۔ پھر معلوم نہیں الحکم، پانیئر کی بتائی ہوئی ضرورت کا کس منہ سے رد کرتا ہے۔

خدا تعالیٰ نے تو کامل حجت اور برہان (قرآن مجید) خاتم النبیین محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل کر کے مسلمانوں کی تمام ضرورتیں پوری کر دیں، اب دینی اور دنیاوی امور میں کسی شئے کی ضرورت نہ رہی۔ مگر مرزائیوں کو نبی کی بھی ضرورت، الہام اور وحی کی بھی ضرورت، امام الزمان کی بھی ضرورت، مہدی و مسیح موعود کی بھی ضرورت، خدا کے لیپا لک کی بھی ضرورت۔ گویا اسلام اور پیغمبر اسلام کی بعثت نے کچھ کیا ہی نہیں۔ نہ مسلمانوں کی کوئی ضرورت پوری کی۔ آنحضرت ﷺ کی رسالت اور نزول قرآن بالکل فضول تھا، معاذ اللہ، حالانکہ تمام ضرورتیں پوری ہوگئی ہیں۔ ہاں مرزائیوں کی کوئی ضرورت پوری نہیں ہوئی جس کا پورا ہونا تیرہ سو برس بعد چینی مغل پر منحصر ہوا۔

قادیانی مرزا جی اپنے کلام کی اور خدا و رسول کے کلام کی جو کچھ تاویلیں اپنے مطلب کے موافق کریں، وہ سب درست، لیکن دوسرے مذاہب والے جو کچھ اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذہب کی نسبت کہیں ،وہ سب غلط ۔آپ کہتے ہیں میں خدا کا ایسا لیپا لک نہیں ہوں جیسے دنیا میں انسان کسی کو اپنا لیپا لک بنا لیتے ہیں،مگر عیسائی اس سے بہتر تاویل کر سکتے ہیں کہ یسوع مسیح خدا کا ایسا بیٹا نہیں جیسے بکر زید کا بیٹا ہے ،اور نہ عیسی مسیح ان آلات و وسائل سے پیدا ہوا جن سے تمام انسانوں کے بچے پیدا ہوتے ہیں۔

قادیانی مرزا جی کے نئے عقائد و اصول پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مذہب اسلام کو انہوں نے اقوام دنیا میں رسوا کر دیا ہے۔ چونکہ وہ اپنے کو مسلمان بلکہ اسلامی نبی قرار دیتے ہیں اور اسلام کی اصلاح کے مدعی ہیں، لہذا غیر اقوام اور غیر مذاہب بھی خیال کرتے ہوں گے کہ اسلام میں نہ توحید ہے،نہ بت پرستی کی ممانعت ہے، کیونکہ مرزا قادیانی نے تصاویر کو رواج دیا ہے، اپنے کو خدا کا لیپا لک بنایا ہے۔ یہ خیال کریں گے کہ محمد ﷺ خاتم النبیین (سب سے پچھلے ریفارمر) نہیں ہیں ، بلکہ مرزا قادیانی خاتم الخلفاء ہے۔ اور قرآن میں جو کچھ لکھا ہوا ہے وہ غلط ہے ،اور قرآن میں نہ حج کا حکم ہے، نہ مستحقوں کو زکوۃ دینے کا ۔اور علماء اسلام اب تک نصاری سے فضول جھگڑتے رہے۔ مرزا قادیانی خدا کا متبنی ہے اور اسلام میں تناسخ بھی موجود ہے کیونکہ قادیانی بروزی نبی ہے۔ پس ہنود سے اسلام کا معارضہ کرنا فضول ہے۔ اب فرمائیے اسلام کس بات پر فخر کرسکتا ہے۔ اس نے کون سی اصلاح کی ہے۔ شرک اور بت پرستی اور رسوم قبیحہ کی جو حماقتیں دوسرے اقوام و مذاہب میں موجود ہیں، اسلام میں بھی موجود ہیں نعوذ باللہ من ذلک

بجلی مرے فغان سے گری آسمان پر
جو حادثہ کبھی نہ ہوا تھا سو اب ہوا

اگر باوصف نزول آیت اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی کے کسی نبی یا لیپا لک کے آنے کی ضرورت ہے، تو اسلام کی کوئی ضرورت نہ تھی ۔ کیا قرآن میں کسی کے آنے کی ضرورت بتائی گئی ہے۔ اگر اب بھی کسی کے آنے کی ضرورت ہے تو اسلام اپنی اصلاحات عامہ اور ہدایات تامہ پر کچھ فخر نہیں کرسکتا ،اور منبر پر چڑھ کر مرزا قادیانی کا اسلام کی خوبیوں پر لیکچر دینا محض منافقانہ کارروائی ہے اور مسلمانوں کو دھوکہ دے کر شیشہ میں اتارنا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزاغلام احمد صاحب کہتے ہیں کہ ہر صدی میں مجدد کے آنے کی ضرورت ہے۔ ہم کہتے ہیں کیا لیپا لک کے آنے کی بھی ضرورت ہے۔ کیا ایسے مجدد کی ضرورت ہے جو دین اسلام کی ترمیم کرے۔ کیا ایسے مجدد کی ضرورت ہے جو خاتم الانبیاء بنے۔ کسی کی بھی ضرورت نہیں۔ البتہ اب تو ایسا دعوی کرنے والے کو پاگل خانے بھیجنے کی ضرورت ہے۔ جتنے مہدی اب تک گزرے، کسی نے یہ دعوی نہیں کیا کہ اسلام کے لئے کسی نبی اور امام کی ضرورت ہے۔ نہ انہوں نے اپنی وقعت بڑھانے کے لئے کسی نبی کو برا کہا، حالانکہ وہ جھوٹے تھے اور اپنے دل میں بھی خوب جانتے تھے کہ ہم جھوٹے ہیں۔ لیکن مرزا جی مہدیان کذاب سے بھی کہیں بڑھ کر اکذب ہیں کہ انبیاء کرام کو محض دنیا پرستی اور شکم پروری کے لئے برا کہتے ہیں۔ اور جس صورت میں ان کو اس جاہ وجلال اور جبروت کا شمہ بھی نہیں ملا، جو بعض دوسرے مہدیوں کو مل چکا ہے، تو اگر وہ خدا نخواستہ کسی قابل ہو جائیں اور دو لاکھ والینٹیئروں سے بڑھ کو دو چار، دس پانچ لاکھ والنٹیئر نصیب ہو جائیں، تو خدا جانے کیا کریں۔ کسی کو جینے بھی نہ دیں۔ اور ان کے خوارق سے کیا تعجب ہے کہ خدائی کا دعوی کر بیٹھیں، کیونکہ انبیاء کے سارے مدارج طے کر چکے ہیں، اب صرف خدا بننا باقی ہے۔

مرزائیوں کو موجودہ زمانے میں امام کی ضرورت ہے، مگر ایسے امام کی کہ جو صفتیں اس میں ہوں کسی نبی میں نہ پائی گئی ہوں۔ وہ مسیح بھی ہو، مہدی بھی ہو، بروزی بھی ہو، نبی بھی ہو، خاتم الخلفاء بھی ہو، اور بالآخر خدائے وحدہ لاشریک کا لیپا لک بھی ہو۔ ایسا عجیب الخلقت اور خلاف قانون فطرت نبی تو قادیان ہی میں پیدا ہوسکتا ہے دیگر ممالک میں تو آج تک پیدا ہوا، نہ پیدا ہوسکتا ہے۔ پس بڑا معجزہ مرزا جی کا یہی ہے کہ آپ ان نیچرل un-natural نبی ہیں۔ اب مرزائیوں کو کسی معجزے کے دیکھنے کی کیا ضرورت ہے۔..

انبیاء کے تمام معجزات اور عیسی مسیح کا ابن اللہ بننا خلاف فطرت، مگر خدا کا لیپا لک بننا مرزا قادیانی کے لئے عین فطرت۔ مرزا قادیانی کی عقل تو سوڈان کے جنگل میں چرنے گئی ہی تھی، مرزائیوں کی عقل کے طوطے بھی عدم آباد کو اڑ گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کے دو مسیح

مرزا غلام احمد صاحب نے چونکہ عیسیٰ مسیح کو گالیاں دی ہیں اور ان پر اس سبّ وشتم کا وبال پڑا ہے کہ علماء و مشائخ نے ان کو اسلامی سوسائٹی سے خارج کر دیا ہے، اور ویسے بھی مقدمات متدائرہ میں برابر ذلتیں اٹھا رہے ہیں اور انبیاء کرام کے کسرِ شان کا مزہ چکھ رہے ہیں، لہٰذا کانشنس کے شرم دلانے پر اب معذرت کرتے ہیں کہ میرا مخاطب عیسیٰ بن مریم نہیں بلکہ وہ یسوع ہے جس کے فسق و فجور کی لعنت اور تاریکی دنیا میں پھیلی، جس نے خدائی کا دعویٰ کر کے لوگوں کو گمراہ کیا۔ وغیرہ۔

یہ مرزا جی کی محض مکاری اور دفع الوقتی ہے۔ کیونکہ کسی آسمانی کتاب اور کسی تاریخی کتاب سے ثابت نہیں ہوتا کہ دنیا میں دو مسیح گزرے ہیں۔ بہر حال مسیح سے مرزا جی کی مراد وہی یسوع مسیح ہے، جس کو عیسائی ابن اللہ کہتے ہیں اور خدا سمجھ کر جس کی پرستش کرتے ہیں، اور استدلال لاتے ہیں کہ ہمارا یسوع مسیح وہی ہے جس کی نسبت قرآن میں کلمۃ اللہ اور روح منہ وارد ہوا ہے۔ وہ پاک ہے، وہ معصوم ہے۔

صاف ثابت ہے کہ اس کے سوا کوئی اور یسوع نہیں گذرا، ورنہ مرزا جی پتا دیں کہ فلاں سنہ میں گزرا ہے، اور فلاں کا بیٹا تھا، اور فلاں جگہ پیدا ہوا، اور فلاں جگہ مرا جہاں کی اس کی قبر موجود ہے۔

اور کیا یہ وہی یسوع ہے جس کو آپ نے کشمیر میں مارا ہے، اور وہیں اس کی قبر بنا دی ہے۔ اور کیا یہ وہی یسوع ہے جو صلیب پر کھینچا گیا اور جس کی وفات ثابت کرنے کو دانت تک زور لگایا جاتا ہے۔

تو ظاہر ہے کہ گالیاں اسی یسوع کو دی جاتی ہیں اور یہی آپ کا رقیب ہے جس کے آپ مثیل ہیں اور اس کے سوا کوئی یسوع نہیں گزرا۔ اگر کشمیر میں جھوٹے مسیح کی قبر ہے، تو بتاؤ کہ سچا مسیح کہاں ہے اور کہاں اس کی قبر ہے۔ اگر تم نہ بتا سکو گے تو لازم آئے گا کہ سچا مسیح آسمان پر زندہ موجود ہے جس کے زندہ رہنے کے تم منکر ہو ھذا خلف

کیا نصاری ایسے نادان اور از خود رفتہ تھے کہ ایک فاسق فاجر شخص کو خدا کا بیٹا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور خدا بنا دیتے، اور بعض دوسری قومیں اس کو مقدس نبی مانتیں۔ کیا فسق و فجور عرصہ دراز تک چھپ سکتا ہے۔ مرزا نے غالباً اپنے دوسرے ہم صفت اور ہم پیشہ جھوٹے مہدیوں پر عیسیٰ مسیح کو قیاس کیا، جو فی الحقیقت فریبی اور مکار اور دنیا کے ٹھگنے والے تھے، اور چند روز میں کتے کی موت مارے گئے۔

پھر معلوم نہیں، مرے پر سو درّے، اب یہ معذرت کیوں کی جاتی ہے اور کس کا خوف ہے۔ کیا مرزا صاحب کو اس جرم میں پھانسی لگتی ہے یا وہ سنگسار کئے جاتے ہیں جس طرح افغانی عبداللطیف سنگسار کیا گیا۔ کیا مولوی کرم الدین کی طرح کسی مسلمان یا عیسائی نے ان پر لائیبل کا دعوی کیا ہے۔

حضرت عیسیٰ مسیح کو اس لئے گالیاں دی جاتی ہیں کہ دنیا ان کی عظمت کرتی ہے، نصاری ان کو خدا مانتے ہیں اور مسلمان سچا نبی یقین کرتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ جب مرزا قادیانی اپنے کو مسیح اور امام الزمان مان چکے ہیں، تو رقابت کے باعث حضرت عیسیٰ مسیح کی وقعت ان کی نظر میں کھٹک رہی ہے اور جھلاّ جھلاّ کر ان کو، اور ان کے ساتھ عیسائیوں اور مسلمانوں کو گالیاں دے رہے ہیں کہ میں آسمانی باپ کا زندہ لیپا لک اور نبی دنیا میں موجود ہوں، مجھے تو کوئی دمڑی کو بھی نہیں پوچھتا، اور سب میرے نام پر پاپوش مارتے ہیں، اور نصاری مردہ ابن اللہ کی پرستش اور مسلمان مردہ نبی کی عظمت کرتے ہیں۔ عظمت کیا معنی، یہ بھی نصاری کی طرح عیسیٰ مسیح کو پوجتے ہیں۔

خدا تعالی کی شان حضرت عیسیٰ مسیح تو فاسق و فاجر ٹھہریں، جن کی عصمت کی قرآن و حدیث شہادت دیں اور مرزا غلام احمد قادیانی فاسق فاجر نہ ٹھہرے جو سینکڑوں جھوٹ بولے، جھوٹا مشن کھڑے، فریب اور دغا کی دوکان جمائے، اصول اسلام کو توڑے، اپنے کو لیپا لک بنائے، اور اپنی تصویر شائع کرنے سے دنیا میں شرک پھیلائے۔

دیکھو اس قدر جھوٹے مہدی گزرے مگر مرزا قادیانی نے کبھی کسی مہدی پر سبّ و لعن کا مینہ نہیں برسایا، حالانکہ وہ مردود اسی قابل تھے۔ وجہ یہ ہے کہ آپ بھی ان کے ساتھ ملعون ٹھہرتے ہیں اور آپ کے پاس کوئی دلیل اس امر کی نہیں کہ وہ جھوٹے اور میں سچا ہوں۔ پھر حضرت عیسیٰ مسیح جو آپ کے نزدیک مر گئے، ان کو تو ہر طرح برا کہا جاتا ہے اور ان کا قطعاً انکار کیا جاتا ہے، لیکن یورپ میں جو دو مسیح (مسٹر پگٹ اور ڈاکٹر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈوئی) اور سمالی لینڈ میں مہدی (ملا عبداللہ) آنکھوں کے سامنے موجود ہیں، اور قادیانی کی چھاتی پر مونگ دل رہے ہیں، ان کا دعویٰ نہیں توڑا جاتا۔ وجہ یہ ہے کہ یہ تینوں خالہ کے بیٹے، ہم پیشہ اور ہم عصر ہیں۔ انہوں نے یورپ و افریقہ کا کونا دبایا، تو مرزا قادیانی نے ہندوستان کا۔ نصفی و نصف لکم هذا قوم الوحوش۔ وہ زندہ ہٹے کٹے شنگری لینے کو موجود، انبیاء تو مرگل گئے وہ کیا کر سکتے ہیں، جلن تو اس بات کی ہے کہ دنیا مردہ پرست ہے۔

اگر مرزا قادیانی کا یسوع فاسق و فاجر تھا تو اس سے تعرض ہی کیا۔ دنیا میں لاکھوں فاسق و فاجر ہیں جو ٹکسال باہر ہیں، اور وہ خود ملعون ہیں۔ ان پر لعنت بھیجنے کی ضرورت ہی نہیں، نہ وہ کسی کا کچھ بگاڑتے ہیں۔ مرزا جی کا مقابلہ تو انبیاء کرام سے ہے۔ جب تک ان میں عیب نہ نکالیں اور ان کو فاسق و فاجر نہ بنائیں، خود معصوم نبی نہیں بن سکتے۔ پس صاف ظاہر ہے کہ مرزا جی، حضرت عیسیٰ بن مریم ہی کو فاسق و فاجر قرار دیتے ہیں نہ کہ کسی دوسرے یسوع کو جس کا درحقیقت وجود ہی نہیں۔ مرزا جی کی نگاہ میں تو وہ مسیح کھٹک رہا ہے جس کی شان میں انا ابریء الاکمه والابرص واحی الموتی باذن الله ہے۔ مرزا جی معجزات کا انکار کرتے ہیں کیونکہ خود کوئی معجزہ نہیں دکھا سکتے۔ فاسق و فاجر کا ان کو کیا خوف جس کو کوئی بھی نہیں مانتا۔

مرزائی مذہب کی حقیقت

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ان کے آرگن (مرزائی اخبارات) برابر حقیقی مذہب اور مذہب کی صداقت وغیرہ کا راگ الاپ رہے ہیں۔ ہمیں معلوم نہیں سچے مذہب اور حقیقی مذہب سے ان کی کیا مراد ہے۔ مذہب اسلام تو مراد ہو نہیں سکتی کیونکہ اس پاک مذہب کو وہ چھوڑ چکے ہیں۔ قرآن کے نصوص قطعیہ اور ادائے ارکان اسلام کا انکار... کر چکے ہیں۔ پس حقیقی مذہب سے ان کی مراد.. مرزائی مذہب ہے۔ حالانکہ اس کے اصول و احکام بھی ابھی تک مدون و مشتہر نہیں ہوئے۔ بجز اس کے کہ عیسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفات پا گئے، لہذا مرزا جی مسیح موعود اور پیغمبر ہیں اور جو کوئی ان پر ایمان نہ لائے وہ ملحد ہے، مرتد ہے، واجب القتل ہے، اور اب مردہ پیغمبروں کو ماننا اور ان کی وحی والہام پر بمقابلہ زندہ پیغمبر کے ایمان لانا حماقت ہے۔ زمانہ بدل گیا، تم بھی پرانے مذہب کا میلا کچیلا چولا جسم سے اتار کر جدید مخترعہ مذہب کی غرقی لنگوٹی پہنو۔

دنیا میں جس قدر مذاہب ہیں ان کے اصول کی کتابیں موجود ہیں، اور نہ صرف اہل مذاہب بلکہ حکمران گورنمنٹ بھی انہیں کے قواعد اور مروجہ اصول کے مطابق مقدمات کا فیصلہ کرتی اور ان کو مانتی ہیں۔ مگر کیا مرزا جی نے بھی اپنے مذہبی اصول کی کتابیں ریلی جیئس لائف کونسل religious life council میں بھیجی ہیں کہ احمدی (مرزائی قوم) کے معاملات ومقدمات ان کے مطابق فیصل ہوا کریں کیونکہ اصول شرع محمدی اور اصول دہرم شاستر وغیرہ اب کرم خوردہ اور ردی ہو گئے۔ اور چونکہ مرزا جی امام الزمان ہیں لہذا تمام ممالک یورپ وافریقہ ایشیاء چین اور روس وغیرہ کی حکومتیں بھی پرانے مذہبی اصول منسوخ کر کے اپنی رعایا میں مرزائی مذہب کے اصول جاری کریں۔

حالانکہ ممالک مذاہب غیر کو تو جانے دیں، ممالک اسلامیہ ترک، افغانستان، فارس وغیرہ میں ہی اپنے اصول کی کتابیں اور مشن بھیجیں، پھر دیکھیں کیا مزہ آتا ہے۔ ایک چیلے ملا عبداللطیف کو افغانستان بھیجا تو تھا، دیکھو اس کا کیا حشر ہوا۔ گھر پر تو کتا بھی شیر ہوتا ہے۔ چونکہ برٹش گورنمنٹ کے مبارک پر امن عہد میں سب کو آزادی کی نعمت حاصل ہے، لہذا مرزائی اچھل کود کرتے اور منادی کرتے پھرتے ہیں کہ عیسی مسیح وفات پا گئے اس لئے قادیانی مرزا جی مسیح موعود ہیں۔

مرزائیوں نے سینکڑوں کتابیں اور رسالے مشتہر کئے ہیں لیکن ان میں وفات مسیح اور مرزا قادیانی کی خودستائی اور بھٹئی اور انبیاء کرام اور موجودہ زمانے کے مشائخ اور علماء پر سبّ ولعن برسانے کے سوا کچھ بھی نہیں۔ یہ حقیقی اور سچا مذہب ہے جس پر مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائیوں کو فخر ہے۔

مرزائی اخباروں میں بڑی تعلّی کے ساتھ مشتہر ہوتا ہے کہ حضرت اقدس (مرزا قادیانی) اور ان کے حواری کی تصانیف یورپ وامریکہ میں پہنچ گئی ہیں اور مرزائی میگزین بھی برابر پہنچتا ہے، اور وہاں کے لوگ عیسی مسیح کی وفات کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائی اخبار میں ایک امریکن کا خط بھی شائع ہوا تھا کہ میں وفات مسیح کے باب میں آپ سے متفق ہوں۔ مگر اس نے یہ نہیں کہا کہ آپ مسیح متوفی کے قائم مقام اور امام الزمان ہیں اور ہم لوگ عیسی مسیح کو چھوڑ کر آپ پر ایمان لائے ہیں اور چونکہ یورپ و امریکہ میں ...قدیم وجدید فلسفے اور سائنس سے چرلیا ہے اور الحاد پھیلا دیا ہے، اگر ان کا پہلا قہقہہ حیات مسیح پر ہوگا تو دوسرا قہقہہ مرزا قادیانی کے مسیح موعود بننے پر ہوگا۔ وہ ایسے بیوقوف نہیں کہ مرزا قادیانی کی خودغرضانہ چال نہ سمجھیں کہ یہ شخص مسیح کو تو مارتا ہے اور خود اس کی جگہ لیتا ہے۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ مسیح نے وفات پائی ہو یا وہ زندہ ہو، مگر ایک چینی مغل، مسیح نہیں ہوسکتا اور وہ بھی مذہب اسلام میں جو مذہب عیسوی کا مصلح یا یوں کہو کہ حریف ہے۔ مرزا جی سے تو کہیں زیادہ مسٹر پگٹ اور ڈاکٹر ڈوئی ان کے نزدیک مسیح بننے کے مستحق ہیں جو عیسوی مذہب رکھتے ہیں۔ لیکن جب یورپ والے اپنے ہم مذہب جدید مسیحوں کو بھی پاگل قرار دیتے اور مضحکہ اڑاتے ہیں، تو مرزا جی کس کھیت کی دساور ہیں۔ اور جس طرح مرزا جی حیات مسیح کو نہیں مانتے، اس طرح لاکھوں عیسائی نہیں مانتے۔ لیکن کیا وہ مسیح ہیں اور کیا ایک عیسائی دوسرے کو مسیح سمجھتا ہے۔ اس صورت میں تو یورپ وامریکہ میں لاکھوں مسیح ہوں گے۔

پاگل اپنے کو پاگل نہیں سمجھتا، نہ اپنی حرکات کو مجنونانہ یقین کرتا ہے، مگر ذی عقل اور ذی ہوش اس کو پاگل ہی سمجھتے ہیں اور معذور قرار دیتے ہیں جیسا کہ پائنیر نے لکھا تھا کہ ہندوستان کے لوگ بھی مذہبی پاگلوں سے اسی طرح بے پرواہ ہوجاتے جیسے فرانس والے ہیں، تو مرزا قادیانی کی مسیحیت مہدویت ہانڈی کے ابال کی طرح جوش کھا کر خود ہی بیٹھ جاتی۔ مگر ہندوستان میں تو ایک مذہبی پاگل کا جنون طاعون اور ہیضے کی طرح متعدی ہوکر اوروں کو بھی پاگل بنا دیتا ہے۔

نہیں جناب! نہ مرزا جی پاگل ہیں، نہ ان کے حواری۔ یہ تو دیوانہ بکار خویش ہشیار ہیں۔ جب انہوں نے دیکھا کہ مرزا قادیانی کا فسون حمقاء پر کارگر ہوگیا تو اصحاب فیل بن کر ہاتھی کے روٹ میں سب اپنا اپنا حصہ بخرہ لگانے لگے۔ دو دو اور چپڑی۔ اگر کوئی انہیں پاگل کہے تو مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) بھی اس کی جان کو آجائے اور منہ نوچ کر داڑھی کھسوٹ لے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یورپ وامریکا والوں نے مرزا جی کے وہ رسالے یقیناً نہیں دیکھے جن میں حضرت عیسی مسیح کو فاسق و فاجر بتایا گیا ہے۔ اگر مرزا جی اپنے دعوی میں (جس کو وہ سچا سمجھتے ہیں) بے لاگ اور بے باک ہیں، تو وہ رسالے بھی انگریزی میں ترجمہ کر کے یورپ وامریکا میں بھیجیں۔ پھر معلوم ہو جائے گا کہ یورپین اور امریکن مرزا غلام احمد قادیانی کو کیا سمجھتے ہیں۔

خوب یاد رکھو کہ کوئی شخص اپنے مذہبی فرائض کی ادائیگی سے کیسا ہی بے پرواہ ہو، یا اس کے عقائد کیسے ہی متزلزل ہو جائیں، مگر اس کی فطرت اپنے مذہب و بانی مذہب کی توہین ہرگز نہ دیکھ سکے گی.... یورپ میں آجکے روز اتحاد و اتفاق کی جو عالمگیر روشنی نظر آرہی ہے، وہ صرف مذہب کی بدولت ہے۔ اگر یورپ اپنے مذہب سے بے پرواہ یا بالکل لا مذہب ہوتا، تو ترکی سلطنت کے ساتھ بھی اس کا ویسا ہی اتحاد و خلوص ہوتا جیسا دوسری عیسائی سلطنتوں کے ساتھ ہے۔ اور ٹرکی سلطنت ان کی آنکھوں میں ہرگز نہ کھٹکتی۔ اگر یورپ کو مذہبی پاس نہ ہوتا تو عیسائیان ترک کا کان گرم ہوتے ہی سب کے سب مشتعل نہ ہو جاتے، اور چین میں مذہبی مشنریوں کے قتل ہو جانے پر تمام یورپ خون بہا لینے کو نہ چڑھ دوڑتا۔ بعض یورپین گو اسلامی اصول کو پسند کرتے ہوں مگر وہ یہ ہرگز نہ چاہیں گے کہ مذہب عیسوی کے مقابلے میں اسلام کو فروغ ہو۔ پس مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا یہ خیال کہ ہمارے رسالوں کو یورپ اور امریکہ ٹھنڈی آنکھوں دیکھتا ہے، نرا خیالی پلاؤ ہے اور نری ملٹن کی خیالی بہشت ہے۔ جس صورت میں یورپ والے قدیمی عظیم الشان مقدس اسلام کو نہیں مانتے تو جدید بے اصل مرزائی مذہب کو کیا مانیں گے۔

یورپ اپنے مذہب کو حق سمجھتا ہے اور دل سے چاہتا ہے کہ پادری لوگ عیسوی مذہب دنیا میں پھیلائیں۔ اگر وہ مذہب سے بے پرواہ ہوتا تو ممالک غیر میں پادریوں کے قتل ہو جانے کی ذرہ پرواہ نہ کرتا، اور نہ ان کے قتل کو خودکشی قرار دیتا کہ پادریوں نے مذاہب غیر کو ناحق مشتعل کیا تھا جس کی سزا ان کو مل گئی۔

حیات مسیح مذہب عیسوی کا ایک رکن اعظم ہے یعنی عیسی مسیح عیسائیوں کے نزدیک خدا ہے اور خدا کے لئے حی اور قائم ہونا ضرری ہے۔ پس ذرا سمجھنے کی بات ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ جن فیلسوف عیسائیوں نے اپنے قدیمی خدا اور اس کی خدائی کے اعلیٰ وصف کو نہ مانا، یعنی مسیح کو مردہ سمجھ لیا، وہ مرزا قادیانی جیسے بودم کو کیوں مسیح ماننے لگے، اور خدا کو چھوڑ کر ایک ہندی وحشی (کالا لوگ) پر کیوں ایمان لانے لگے، حالانکہ مرزا جی اپنی حماقت کے قابوس میں یہی سمجھے ہوئے ہیں کہ جس شخص نے مسیح کی وفات کو مان لیا، اس نے مجھے مسیح موعود اور امام الزمان تسلیم کر لیا۔ مرزا جی کے گرد و پیش ایسے حمقاء ضرور موجود ہیں، مگر یورپ و امریکا میں اس قسم کے ہونّق نہیں بوئے گئے۔ اب سمجھ لینا چاہیے کہ ولایت میں مرزائی رسالے اور میگزین کون سا قلعہ فتح کر سکیں گے بجز اس کے کہ یہ کاغذات رفع حاجت کے لئے جائے ضرور میں رکھے جائیں، کس مصرف کے ہیں۔

مرزائی اخباروں میں بیعت کرنے والوں کی فہرست شائع ہوتی ہے اور اکثر سفہاء خطوط کے ذریعے سے مرید ہوتے ہیں۔ مگر باوصف رسالوں کی اس قدر دھوم دھام کی اشاعت کے، کبھی کسی یورپین یا امریکن کا نام چٹھی کے ذریعہ بیعت کنندگان میں شائع نہیں ہوا۔ یورپ کا تو کیا ذکر ہے، ہندوستان کے حقیر اور بھوکے عیسائیوں نے بھی ڈام فول ہی کا خطاب دیا۔ ہاں حمقاء کا سر سہلا کر ان سے چندہ وصول کرنے کا لٹکا بہت خاصہ ہے کہ مرزائی مذہب رسالوں اور میگزین کے ذریعہ سے یورپ و امریکہ میں بھی اشاعت پا رہا ہے اور اس دور دراز سرزمین میں بھی مرزائی لوگ برسات کے کینچوؤں اور خود رو گھاس کی طرح پیدا ہو رہے ہیں، پس لاؤ چندے پر چندا اور کھلواؤ حلوا اور ملیدا۔

پیشین گوئیاں پٹ پڑیں۔ خصوصاً مقدمات کے فتح کی پیشین گوئیوں نے تو ڈر با ہی پھونک دیا، جھوٹے اور بے معنی الہام کی مٹی خراب ہو چکی۔ موت کی دھونس اور طاعون کا ڈراوا بھی جہاں سے نکلا تھا وہیں گھس گیا، اس نے بھی ڈائن بن کر پوتوں ہی کو کھایا۔ الغرض کسی نے ساتھ نہ دیا۔ ترکش خالی ہو گئے۔ ایک تیر بھی نشانے پر نہ لگا ...۔ اب حمقاء کے پیٹنے کو یہی لٹکا باقی رہ گیا کہ حضرت عیسیٰؑ وفات پا گئے، لہذا میں مسیح ہوں۔ کوئی اس خرد جال سے پوچھے کہ جب حضرت عیسیٰؑ اس سبب سے وفات پا گئے ہیں اس قابل نہ رہے کہ ان کو کوئی نبی بھی کہہ سکے اور سینکڑوں برائیاں اور فسق و فجور معاذ اللہ ان میں پیدا ہو گئے، تو دوسرے انبیاء کرام ان عیوب سے کب بری رہ سکتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کیونکہ ظاہری وفات پا چکے ہیں۔

خودغرض انسان ضرور پاگل بھی ہوتا ہے کیونکہ اهل الغرض مجنون، لہذا جو اعلیٰ انسانی صفات کسی میں پائی گئی ہیں مرزا قادیانی اس کا رقیب بن گیا، اور ان صفات کو اپنے اندر ٹھونسنے لگا۔ پھر طرہ یہ ہے کہ ان صفات کے موصوف کو گالیاں بھی دینے لگا کہ میں اچھا ہوں اور وہ برا تھا۔ مثیل المسیح بن کر حضرت عیسیٰؑ کو گالیاں دیں۔ بروزی محمد بن گیا، مگر ان کی صفت خاتم النبیین سے انکار کیا، کیونکہ اس صورت میں خود نبی نہیں رہ سکتا۔ خودغرضی سے آنحضرت ﷺ کا وہ اصلی درجہ گھٹایا جو خدا تعالیٰ نے باستثناء دیگر انبیاء کرام کے آپ کو عطا فرمایا ہے، اور پھر خود خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) بن گیا اس شخص کی کیا کیا بدمعاشی اور نمک حرامی بیان کی جائے۔

اصل بات یہ ہے کہ جن انسانوں کے باعث مہتم بالشان واقعات ظہور میں آئے اور اس لئے دنیا ان کی عظمت کرتی ہے مرزا قادیانی اس عظمت کو نہیں دیکھ سکتا اور یہ چاہتا ہے کہ لوگ مجھے اس عظمت کا مستحق سمجھیں۔ ورنہ یا تو اس واقعے ہی کو سرے سے اوڑا دے گا، یا عورتوں کی طرح اوصاف میں کیڑے ڈالے گا، یا دونوں افعال کا مرتکب ہوگا، تاکہ ان کی عظمت گھٹے اور میری عظمت بڑھے۔ حضرت عیسیٰ مسیح کا واقعہ صلب وقتل عجیب مہتم بالشان واقعہ ہے جس کے باعث دنیا آپ کی عظمت کرتی ہے، مگر یہ عظمت اس کو نہیں بھاتی۔ پس مسیح کے رفع جسمانی اور حیات جاودانی سے انکار اور ان پر فسق وفجور کا الزام۔ ایسا ہی عظیم الشان معرکہ حضرت امام حسینؓ اور شہیدان دشت کربلا کا ہے کہ حضرت آدمؑ سے لے کر اس وقت تک نہ تو کسی نے ایسے ظلم وستم سہے اور نہ اس قدر صبر واستقلال سے کام لیا، نہ لاکھوں لعنتیوں کے مقابلہ میں ۷۲ تن نے ایسی دادِ شجاعت دی۔ اللہ اللہ یہ انہیں کا حوصلہ تھا کہ ایک کے بعد دوسرے، اور دوسرے کے بعد تیسرے عزیز اور لخت جگر نے بڑے امنگ اور جوش مسرت کے ساتھ جام شہادت نوش فرمایا اور رضاء الٰہی کی عروس سے ہم کنار ہوئے۔ یہ جذبہ شوق وصال شاہد حقیقی تھا، یہ قوت قدسیہ تھی روحنا فداهم...

یورپ کے ایک انصاف پسند مورخ نے لکھا ہے کہ ابتداء آفرینش سے لے کر دنیا میں صرف تین بہادر گزرے ہیں۔ ایک حسین، دوسرا جنرل مارشل بزین، تیسرا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نپولین ۔مگر حسین کے ساتھ علاوہ شمر و یزید کے لاکھوں لشکر کے اور بھی دشمن تھے ۔بھوک دشمن تھی، پیاس دشمن تھی، غربت دشمن تھی، بے کسی اور تنہائی دشمن تھی، استقلال اور پامردی کے ساتھ اپنے دشمنوں کا مقابلہ کرنا حسین ہی کا کام تھا۔ ماحصل یہ ہے کہ حسین کے برابر اپنے دین پر قائم رہنے والا کوئی شجیع اور جری دنیا میں نہیں گزرا۔مگر مردود قسی القلب شمر سیرت یزید سیرت مرزا قادیانی کہتا ہے کہ میں حسینؓ سے افضل ہوں ۔ یزید نے بھی تو حسینؓ سے یہی کہا تھا کہ میں تجھ سے افضل ہوں ۔پس میرے ہاتھ پر بیعت کر۔اب فرمائیے مرزا قادیانی اور یزید وشمر میں کیا فرق رہا۔

مرزا غلام احمد قادیانی مارے خوف کے کبھی گھر سے باہر نہیں نکلتا۔چوہے کے بل میں سر دیئے پڑا رہتا ہے، تاہم امام حسینؓ سے افضل ہے ۔عدالت کی ذراسی ڈانٹ میں توبہ نامہ لکھ دیا کہ آئندہ کسی کی ہلاکت کی پیش گوئی شائع نہ کروں گا۔اب اگر عدالت ذرا بھی دھونس ڈالے، تو مسیحیت و بروزیت ہی کو استعفا دے دے ۔عدالت کی حاضری سے جی چراتا ہے کہ میں مریض ہوں، ذیابیطس میں مبتلا ہوں، بواسیر نے گھیر رکھا ہے، اختلاج قلب نے سلفہ کر ڈالا ہے ،حالانکہ ہٹا کٹا ہر طرح تنومند چاق و چوبند ہے ۔ یہ حیز پن ، یہ جبن یہ رذالت ، پھر بھی حسین سے افضل ۔اس کی شرارتوں اور بدمعاشیوں کا چولہ کہاں تک اتارا جائے۔خدا تعالی اسے جلد جہنم واصل کرے۔

ایک خدا کے آنے کی ضرورت

قادیانی مرزا جی زبان سے تو یہ کہتے ہیں کہ ایک مامور کے آنے کی ضرورت تھی مگر افعال سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ ایک خدا کے آنے کی ضرورت تھی اور اب پوری ہوئی۔ دلیل یہ ہے کہ مرزا جی غیب دان ہیں، محیی اور ممیت ہیں، کبھی غلطی نہیں کرتے ،ان کی کوئی بات خالی نہیں جاتی، وہ فعال لما یرید ہیں، کسی طرح مجبور نہیں جیسے جبر یہ فرقہ مجبور ہے، قدریہ کے بھی قبلہ گاہ ہیں۔

بھلا جس وجود میں مجددیت، نبوت، رسالت ، بروزیت، مسیحیت ،مہدویت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

،امام الزمانی، خدا کی تبنیت ،وغیرہ صفتیں مجتمع ہوں ،وہ خدانہیں تو کیا ہے۔یعنی مجدد ہو کرمحمد کا بروز اور مسیح موعود ہوکر جری الله فی حلل الانبیاء اورمختلف تشخصات اور مختلف شریعتوں کا معجون مرکب۔گوایسا برزخ انسانی فطرت کے خلاف ہو،مگر خدائی فطرت کے خلاف نہیں۔ خدا میں تو سب طرح کی طاقت ہے، وہ ان نیچرل un-natural اوصاف کا مجموعہ ہے۔جو بات انسانوں کے نزدیک محال ہے، وہ خدا کے نزدیک ممکن بلکہ واقع ہے۔پس آپ حمقاء کیلئے... بظاہر تو مامور ہیں مگر درحقیقت خدا ہیں۔کیا مرزا قادیانی اورمرزائی اب بھی قائلان وحدۃ الوجود کو گالیاں دیں گے اور ان کے شعر پر ایمان لائیں گے

ہر لحظہ بشکل آں بت عیار برآمد　دل برد و نہاں شد
ہر دم بلباس دگر آں یار برآمد　گہ پیر و جوان شد

عیسائیوں کو عیسیٰؑ کے آنے سے پہلے ایک خدا کے آنے کی اور مسلمانوں کو ایک انسان کامل محمد ﷺ کے آنے کی ضرورت تھی ۔دونوں ضرورتیں انجیل مقدس اور قرآن مجید نے پوری کردیں۔ہاں مرزائیوں کی ضرورت پوری نہ ہوئی تھی، کیونکہ انہیں ایک برازی نہیں، بروزی خدا کے آنے کی ضرورت تھی، اب انیسویں صدی میں وہ بھی پوری ہوئی۔پس مرزا جی کو اسی کی ضد ہے، کیا معنی، جب کوئی یہ کہے گا کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں تو مرزا قادیانی کی شلوار میں پتنگے چھوٹ جائیں گے، کیونکہ خاتم النبیین وہ خود ہیں۔اور جب مرزا جی یہ سنیں گے کہ عیسی مسیح کو عیسائی خدا سمجھتے ہیں تو مارے حسد کے پیٹوں میں انگارے دوڑنے لگیں گے کہ مجھے مسیح ابن اللہ (لیپا لک خدا) کیوں نہیں مانتے جب کہ میں مسیح پر ہر طرح ترجیح رکھتا ہوں۔پس مرزا جی نے جو مختلف لقب لئے ہیں تو اس سے درحقیقت انکی مراد یہ ہے کہ میں خدا ہوں، پھر بھی عیسائیوں پر اعتراض کہ انہیں ایک خدا کے آنے کی ضرورت تھی۔

رنگون میں ایک مدراسی نے اپنی بیوی کو غصہ کی حالت میں طلاق دے دی ۔جب غصہ فرو ہوا تو ایک مولوی سے چارہ جوئی کی ۔مولوی نے روپیہ طلب کیا، اور کہا تیری طلاق ہرگز جائز نہیں اور نکاح نہیں ٹوٹا۔طلاق دینے والا خوشی خوشی اپنے گھر چلا گیا ،تو ایک شخص نے مولوی سے پوچھا کہ آپ کا یہ فتوی کیوں کر جائز ہوسکتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔مولوی نے کہا کہ طلاق دینے والا جاہل کندہ ناتراش ہے، جو ط اور ت سے واقف نہیں۔پس اس نے ضرور ت سے طلاق دی ہوگی نہ کہ ط سے۔

اس پر اڈیٹر الحکم خوش ہو کر لکھتا ہے کہ کیا اب بھی کسی مامور کی ضرورت نہیں ۔،سبحان اللہ! کیا ضرورت ثابت کی ہے۔غریب مولوی نے تو روپیہ لے کر طلاق ہی ناجائز بتلائی، مگر مامور من اللہ نے پانچ سو روپیہ ہتھیا کر ایک معزز فوجی افسر کو بیٹا دینا چاہا، حالانکہ آسمانی باپ سے ایک چوہیا بھی نہ دلوا سکا۔ بیشک مرزائیوں کے نزدیک ایسے ہی مامور من اللہ کی ضرورت ہے۔

انت منی بمنزلة عرشی

انت منی بمنزلة ولدی کا الہام تو ناظرین کو معلوم ہی ہے جو پرانا ہو گیا اور ضمیمہ میں بیسیوں مرتبہ اس الہام کی دھجیاں اڑ چکیں۔یعنی اس ملحدانہ الہام نے خدا تعالیٰ کی صفت لم یلد۔ ولم یولد۔ و لم یکن له کفوا احد کو بالکل اڑا دیا۔

الحکم نے حال میں مرزا قادیانی کا تازہ بتازہ الہام یہ شائع کیا ہے

انت منّی بمنزلة عرشی

تعجب ہے کہ اب تک بمنزلة ولدی والے الہام کی تو تاویل نہ کی گئی، نہ اس کو استعارہ بتایا گیا، مگر بمنزلة عرشی والے الہام کو خود مرزا جی نے استعارہ بتایا اور عرش مخلوق ہے یا غیر مخلوق۔اس بارہ میں سکوت اختیار کیا اور مرزائیوں کو سکوت ہی کی ہدایت فرمائی۔

واضح ہو کہ کلام مجید میں جناب باری نے اکثر استعارات سے کام لیا ہے، مگر استعارات متشابہات سے نہیں ہیں۔مرزا قادیانی اور مرزائیوں کو سمجھنا چاہیے کہ استعارہ تشبیہ کی قسم ہے۔صرف اتنا فرق ہے کہ وجہ شبہ اور علاقہ مذکور نہیں ہوتا۔مثلاً زید شیر ہے اور معشوق آفتاب ہے۔ یہاں شجاعت اور حسن مذکور نہیں، مگر فوراً سمجھ میں آجائے گا کہ شجاعت میں زید شیر سے، اور حسن میں معشوق کو آفتاب سے تشبیہ دی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلام مجید متشابہات سے معمور نہیں ، ورنہ اس کا سمجھنا محال ہو جائے حالانکہ کلام مجید کی صفت تبیانا لکل شیء اور فصّلناہ تفصیلا و هدی للناس اور هدی للمتقین ہے ۔اور ظاہر ہے کہ محض متشابہات سے ہدایت تامہ نہیں ہوسکتی ۔پس استعارات کو متشابہات قرار دینا صرف آسمانی باپ اور پیرنا بالغ لیپا لک (مرزا قادیانی) کا اضغاث احلام ہے۔

خدا تعالی نے متشابہات کی یہ صفت فرمائی ہے و ما یعلم تا ویله ا لا الله ۔ ایک مرزائی نے ہم سے کہا کہ اس آیت سے آگے و الرا سخو ن فی العلم بھی ہے ۔ہم نے کہا یہ عطف نہیں بلکہ وقف کے بعد ایک کلام مستانف ہے ،ورنہ لازم آئے گا کہ جیسا علم خدا تعالی کا ہے ویسا ہی را سخو ن فی العلم کا ہے ۔ یہ شرک فی الصفات ہے جو کسی طرح جائز نہیں ۔

قرینہ صاف بتا رہا ہے کہ متشابہات کی تاویل خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا اور راسخو ن فی العلم یہ کہتے ہیں کہ جو کچھ خدا کی طرف سے ہے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں ۔ہم تاویل کے مجاز نہیں ۔اگر عطف مانا گیا تو یہ کلام مستانف پچھلے کلام کے خلاف پڑے گا۔

حضرت عیسی مسیح کی نسبت رفعه الله بھی متشابہات سے ہے ۔کیا معنی کہ یہ فعل الہی ہے، ہم کو اس بات کا علم نہیں دیا گیا کہ حضرت عیسیؑ کیوں کر زندہ اٹھائے گئے اور اب تک کیوں کر زندہ ہیں ۔ یہود نے انکو قتل بھی کیا، صلیب پر بھی کھینچا، مگر کیا بندوں کو اس کا علم ہوسکتا ہے کہ خدا تعالی نے ان کو کیوں کر محفوظ رکھا۔مرزا جی اپنے مطلب کے موافق بات بات میں آیات کی تاویل کرتے ہیں مگر جو الہام ان پر آسمانی باپ کی طرف سے ہوتا ہے اس کی تاویل نہیں کر سکتے ۔ گویا آپ گونگوں کی محفل کے صدر نشین ہیں ۔ یوں کیوں نہیں کہتے کہ آسمانی باپ مجھ پر بے معنی الہام کرتا ہے۔

مصیبت تو یہ ہے کہ کلام بے معنی یا، با معنی کی تمیز نہ تو مسخرے آسمانی باپ کو ہے نہ اس کے کلونٹے لیپا لک کو ۔ جب کوئی الہام مجدد السنہ مشرقیہ کی ٹکسال میں آتا ہے ،تب معلوم ہوتا ہے کہ کھرا ہے یا کھوٹا ، بے معنی یا با معنی ۔اب سنئے انت منی بمنز لة عر شی بالکل بے معنی ہے ۔عرش تو مکان کو کہتے ہیں جو رہنے سہنے بیٹھنے اٹھنے کے لئے ہوتا ہے ۔کیا مرزا جی کوئی کوٹھڑی یا کوئی جھونپڑی ہیں جس میں خدا تعالی رہتا ہے ۔اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر یہ مراد ہے کہ جیسا میرے نزدیک عرش کا مرتبہ بلند ہے، ویسا ہی مرزا قادیانی کا مرتبہ بلند ہے، تو عرض ہے کہ خدا کے نزدیک کسی کا مرتبہ بلند نہیں۔ اس کے نزدیک جھونپڑا اور عرش دونوں برابر ہیں، کیونکہ بلندی اور پستی محض اعتبارات و اضافات ہیں۔ یعنی ایک شئے بہ نسبت دوسری کی بلند اور پست ہے۔ تحت الثریٰ سے حسب مدارج طبقات زمین بلند، زمین سے جھونپڑی بلند، جھونپڑی سے حویلی بلند، حویلی سے ایوان بلند۔ ایوان سے قلعہ بلند۔ قلعہ سے آسمان بلند۔ علیٰ ہذا۔ مگر خدا تعالیٰ کے نزدیک سب ہموار ہیں۔ پس لیپا لک کی کوئی علو پائگی اور بلند مرتبت نہ نکلی۔ ہاں اگر آسمانی باپ یوں الہام کرتا کہ انت منی بمنزلة حمار الدجال تو یہ الہام کمثل الحمار یحمل اسفاراً۔ الآیه، کے مطابق ہو جاتا۔ ہم نے بارہا متنبہ کیا کہ جب تک کوئی الہام بغرض اصلاح ومنظوری مجدد السنہ مشرقیہ کے حضور نہ بھیج لو، ہرگز منہ سے نہ نکالو۔ کیونکہ سچے اور جھوٹے بے معنی اور بامعنی الہام کی پرکھ مجدد ہی کو ہے۔

بے معنی فارسی الہام

۲۰۔ اپریل کے الحکم قادیان میں فارسی الہام یہ شائع ہوا ہے:

امن است در مکان محبت سرائے ما

ہم متنبہ کر چکے ہیں کہ جب تک مجدد السنہ مشرقیہ سے اصلاح نہ لے لو، کوئی الہام شائع نہ کرو۔ ذرا ملاحظہ ہو کہ مکان بھی اور سرائے بھی۔ شاید مکان کچھ اور ہے، اور سرائے منارے کے کلس کی نوک کا نام ہے۔ لیپا لک کا ایڈی کانگ طاعون تو امن بلکہ خود دارالامان کی بربادی اور دھڑا دھڑی لگا کر اس کو خاک کا تودا بنا رہا ہے، اور آسمانی باپ پھر بھی یہی الہام کرتا ہے کہ بیٹا گھبراؤ نہیں، ہر طرح امن ہے، سولی پر چڑھ جاؤ، مولا بھلی کرے گا۔ یہ الہام ہے یا دارالامان کا انہدام۔ کشتوں کے پشتے اور مردوں کے ڈھیر لگا دیئے، پھر بھی محبت سرائے میں امن ہے، تو بے امنی اور بربادی کے شائد ویسے ہی سینگ ہوں گے جیسے خر دجال کے سر میں۔ سنو الہام مذکورہ میں یا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرائے حشو ہے یا مکان خو گیر کی بھرتی ہے۔ لہذا اصلاح دی جاتی ہے:

امن است اندرون محبت سرائے ما

آیات قرآن کا صرف عن الظاہر

مرزا جی کے ایک حواری جو زندہ پیر کے مجاور بنے بیٹھے ہیں، فرماتے ہیں:

حضرت خلیفۃ اللہ فی الارض کبھی پسند نہیں کرتے کہ قرآن مجید کی کسی آیت کا صرف عن الظاہر کریں جب تک اس صرف کے لئے قرائن قویہ نہ ہوں، ورنہ باب الحاد وا کرنا ہے۔ وغیرہ۔

اجی جناب! صرف عن الظاہر کیا معنی، یہاں تو آیات قرآنی کی ترمیم و تنسیخ کر دی۔ یا یوں کہو کہ بالکل اڑا ہی دیا۔

دہن کا ذکر کیا، یاں سر ہی غائب ہے گریباں سے

مجاور صاحب تو زندہ پیر کی چوکھٹ پر بیٹھے چراغیاں اور دونے چکھ رہے ہیں، انہیں باب الحاد کے وا ہونے کی کیا خبر۔ اس کی خبر مجدد السنہ مشرقیہ کو ہے۔

کیا کہنا ہے، آپ نے قرائن قویہ کی قید بہت خاصی لگائی۔ یہ مرزائی ہتھکنڈا ہے۔ ہر شخص ہر آیت کی نسبت کہہ سکتا ہے کہ فلاں قرائن سے اس کے معنی یوں نہیں، یوں ہیں اور قرینہ عام ہے لفظی نہیں تو ذہنی اختراعی سہی۔ حالانکہ کلام مجید بالکل صاف ہے اس کی شان تبیانا لکل شئی ہے۔ اس کو کسی قسم کے قرینے کی ضرورت نہیں۔ وہ مرزائی قرائن کے خبث سے بالکل پاک ہے۔ تیرہ سو برس کے بعد اب قرآن کریم مرزائی ملحدانہ قرائن کا محتاج ہو۔ حج حرمین شریفین کو نہ جاؤ لا تلقوا بایدیکم الی التّہلکۃ۔ خارجی قرینہ یہ موجود ہے کہ طاعون پھیلا ہوا ہے، طوفان سے جہازات غرق اور تباہ ہو جاتے ہیں۔ دوسرا قرینہ شہر قادیان ہے جہاں ایک انسانی صورت مگر شیطانی مورت موجود ہے جس میں اسود عنسی کی روح نے حلول کیا ہے، پس یہاں آؤ، ھو الذی ارسل رسول بالھدی . الآیہ، اسی کی شان میں مکرر تیرہ سو سال بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نازل ہوئی ہے۔ ایسے ہی قرائن سے تو دنیا میں بہت سے دجال پیدا ہوئے اور قیامت تک پیدا ہوتے رہینگے۔

قرینہ کیا شئے ہے، جو بات عقل یا قرین قیاس، یا قرین ذہن معلوم ہوئی، اسی کو اپنے مطلب کے موافق چسپاں کرلیا۔ ایسی باتوں کیلئے شیطان پر قرین رہتا ہے۔ پس ان کو قرائن شیطانیہ کہنا چاہیے نہ کہ قرائن قرآنیہ۔

اسی مجاور نے بارہا لکھا کہ آیت ھو الّذی ارسل رسولہ با لھدی مرزا غلام احمد قادیانی کی شان میں ہے اور جب مجدد (احمد حسن شوکت) نے چھتاڑ کی تو اب انکار کرتا ہے۔ تعجب ہے کہ زندہ پیر نے اسے پھر بھی اپنا مردود بارگاہ نہیں بنایا کیونکہ وہ اس کی رسالت کا منکر ہے۔ اس کو تو رسول کہنا بھی توہین کا باعث ہے کیونکہ وہ خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) ہے۔

مجاور صاحب کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا کام تکمیل دین و تکمیل اشاعت دین تھا۔

ہم کہتے ہیں کہ جب ہر طرح تکمیل ہوچکی، تو اب رسول کے آنے کی کیا ضرورت، اور اب تحصیل حاصل کی کیا حاجت۔ مرزا صاحب تو تنقیص دین کررہے ہیں۔ اگر آپ صلیب کو توڑنے اور سوروں کے حلال کرنے کو آئے ہیں، تو فرمایئے کہ اپنی تیس برس کی بعثت میں کون سی صلیب توڑی گئی۔ کتنی گرجائیں ڈھائیں۔ کتنے سور ذبح کیئے۔ کتنے مندر مسمار کیئے۔ کتنے ہندوؤں اور عیسائیوں کو مرزائی بنایا۔ ہاں چند مسلمانوں کو توحید الٰہی اور رسالت محمدی سے پھیر کر ملحد و مرتد ضرور بناڈالا۔

قرآن سے تو آپ کا مطلب صرف حضرت عیسیٰ مسیح کو مار ڈالنا ہے نہ کہ مکرر عیسیٰ کا آنا، کیونکہ قرآن میں اس کا ذکر ہی نہیں۔ حدیث میں ہاں حضرت عیسیٰؑ بن مریم کے آنے کا ذکر بالتصریح ہے۔ کیا آپ مریم کے بیٹے ہیں۔ ایک ہی حدیث کے ایک جزء کا اقرار، اور دوسرے کا انکار۔ حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ جب خود عیسیٰؑ بن مریم تشریف لائیں گے، تو وہ زندہ ہیں۔ مگر مرزا صاحب قادیانی کے نزدیک انیس سو برس تک کسی کے زندہ رکھنے پر خدا قادر نہیں۔ ہاں تیرہ سو برس کے بعد تمام انبیاء کرام اور خود آنحضرت ﷺ کی روح پاک کے ایک ناپاک جسد میں حلول کرنے پر قادر ہے

مجاور صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت غلام احمد نے ازل سے احمد کی غلامی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہرا پنے حال اور قال کے سراپا پر لگا رکھی ہے۔،

ہم پوچھتے ہیں کہ کیا رسول کا غلام بھی رسول ہوسکتا ہے۔ اس کے تو یہ معنی ہوئے کہ غلام آقا بن سکتا ہے۔ مجاور صاحب کا مضمون عجیب اوٹ پٹانگ ہے۔ جا بجا آپ اپنی تردید کرتا ہے۔ پس ہم کو تردید کرنے کی زیادہ ضرورت نہیں۔

مرزا اور مرزائیوں کو دوسو روپیہ انعام

مجدد السنہ مشرقیہ نے بار ہا ترغیب دلائی مگر کسی مرزائی بلکہ خود مرزا جی کو انعام کے لینے کا حوصلہ نہ ہوا، یہ بدقسمتی نہیں تو فرمائیے کیا ہے۔ اب ہم ذیل میں دو سوال کرتے ہیں اگر خود مرزا جی یا حکیم الامۃ المرزائیہ دونوں سوالوں کا مسکت اور شافی جواب دے سکیں تو بے تامل دوسو روپیہ لیں۔ حکیم صاحب کو تو حدیث وتفسیر کے سمجھنے کا بڑا دعوی ہے جس کی تصدیق مرزا جی بھی کر چکے ہیں۔ پس میدان میں آئیں اور تحسین وآفرین کے علاوہ انعام بھی حاصل کریں۔..وہ دونوں سوال یہ ہیں۔

حضرت ابراہیمؑ نے جب نمرود سے کہا۔ ربّی الّذی یحیی و یمیت

تو اس نے کہا: انا احی و امیت

یعنی میں بھی تیرے خدا کی طرح مارتا اور زندہ کرتا ہوں۔

تو حضرت ابراہیمؑ نے اس کا کچھ جواب نہ دیا۔

کیا نمرود کا محیی اور ممیت ہونا تسلیم کرلیا،

پھر دوسری دلیل لانے کی کیا ضرورت ہوئی

فانّ الله یأتی بالشّمس من المشرق فات بها من المغرب

یعنی میرا خدا وہ ہے کہ آفتاب کو مشرق سے نکالتا ہے، بھلا تو آفتاب کو مغرب سے تو نکال۔

اس میں سوال یہ ہے کہ کیا خدا تعالی مغرب سے آفتاب نکال سکتا ہے۔

اگر نکال سکتا ہے، تو مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا جس نیچر پر ایمان ہے، وہ ٹوٹ گیا اور سنت اللہ کے خلاف ہوا۔

اور اگر خدا تعالی ایسا نہیں کرسکتا، تو نمرود اور خدا دونوں برابر ہو گئے اور دلیل کالانا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضول ٹھہرا۔اس کا جواب دو ہفتے کے اندر اندر البدر اور الحکم میں شائع کیا جائے۔

جنگ کا نام صلح

مرزائی اخبار بار بار لکھتے ہیں کہ مرزا جی سے صلح کر لو اور اخبار الحکم میں تو امن اور صلح کا سفید جھنڈا ہفتہ وار بلند ہوتا ہے۔معلوم نہیں کون جنگ کرتا ہے کس نے توپ لگا رکھی ہے۔خود آسمانی باپ نے اپنے لیپا لک کو دنیا سے جنگ کرنے کا ٹھیکہ دے دیا ہے۔وہ قادیان کے کمین گاہ میں بیٹھا دنیا کے مذاہب پر سبّ وشتم کے گولے برسا رہا ہے اور نہ صرف زندہ مشائخ وعلماء پر بلکہ اپنی بہادری سے،مردوں کی قبروں کو بھی لعن طعن کے تیروں سے خاک کا تودہ بنا رہا ہے پھر بھی صلح کا سفید جھنڈا قادیان کے بام پر اوڑا رہا ہے کہ لوگو مجھ سے صلح کر لو۔جس طرح ٹرکی کے باغی صوبے اور ان کے حمایتی چیخ پکار کر رہے ہیں کہ ہم تو امن اور صلح چاہتے ہیں،مگر اندر ہی اندر ٹرکی کی نیو کھود رہے ہیں۔

آزادی پسند برٹش گورنمنٹ کے عہد میں تمام مذاہب امن وامان کے گہوارہ راحت میں تھے کہ مرزا قادیانی کے مفسدانہ غلغلوں نے نفخ سور کا عالم کر دیا کہ یہ بھی مردود، وہ بھی مردود۔بعض انبیاء کرام بھی مطرود۔میں سب سے اچھا، مجھ پر ایمان لاؤ۔قدیمی مذاہب کو حرف غلط کی طرح دل سے مٹاؤ۔رات دن اپنی ہی بڑائی اپنی ہی تسلی۔کوئی معاملہ ہو،کوئی سبجیکٹ subject ہو،مرزا قادیانی کی ٹانگ اڑی ہوئی دیکھ لو۔طاعون مرزا قادیانی کی وجہ سے، کالرا (ہیضہ) مرزا قادیانی کی وجہ سے،کسوف خسوف مرزا قادیانی کی وجہ سے۔ریلوں کا رواج مرزا قادیانی کی وجہ سے کیونکہ یہ مرزا قادیانی کے دجالوں کے گدھے ہیں، پہاڑ جو سرنگوں سے حسب ضرورت اوڑائے جاتے ہیں تو مرزا قادیانی کی وجہ سے۔الغرض دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے سب مرزا غلام احمد قادیانی کے خروج کی وجہ سے ہے۔مرزا قادیانی تو دیوانہ بکار خویش ہشیار تھا ہی ،چیلوں پر اس سے کہیں بڑھ کر حماقت یا خود غرضی کا مسمریزم دم ہو گیا ہے۔

علماء اور مشائخ کو جنگ کا اعلان کہ مجھ سے مناظرہ کرو، مباہلہ کرو،میدان میں آؤ۔اور جب کوئی میدان میں آئے،تو مرزا چوہے کے بل کی راہ لے۔ٹائیں ٹائیں فش۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذہبی جنگیں برابر جاری ہیں۔ اب تقریباً ڈیڑھ سال سے قانونی اور عدالتی جنگیں بھی شروع ہوگئیں جن کے سلسلے کا رشتہ شیطان کی آنت سے ملا ہوا ہے۔ اور جب تک مذہبی جنگیں جاری ہیں یہ سلسلہ بھی آسمانی باپ نے چاہا تو برابر جاری رہے گا، کیونکہ لیپا لک کو لڑوانا اسی خرانٹ مکار مفتری علی اللہ کا کام ہے۔ مگر ہم بھی تو دیکھیں قانونی جنگ میں لیپا لک کیونکر فتح یاب ہوتا ہے۔ ایک شکست مل چکی جو پہلی بسم اللہ تھی اب انشاء اللہ ایک کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری متواتر شکست ملتی نہ جائے تو ہم اپنا نام مجدد نہ رکھوائیں۔

ہم متواتر فہمائش کر چکے کہ زبانی صلح کے اعلان سے کچھ کام نہ نکلے گا، صفائی قلب اور خلوص ارادت سے صلح کرو۔ اور صلح یہی ہے کہ ملحدانہ دعاوی واپس لو، اور ان سے تائب ہو کر سچے مسلمان بن جاؤ۔ پھر تو مرزا قادیانی اور مرزائی بھائیوں کے بھائی اور یاروں کے یار اور یدخلون فی دین اللہ افوا جاً کے مصداق ہیں، اور پھر علماء اور مشائخ کی کیا مجال ہے کہ تمہیں بجز میٹھی نگاہوں کے تیز تیز نگاہوں سے گھوریں۔ یہ مجدد کا ذمہ ہے۔ دیکھو اب بھی کچھ نہیں بگڑا، اپنا کیریکٹر بدلو، اور جس طرح بن پڑے مولوی کرم الدین صاحب اور حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب سے معافی مانگو جن کو تم نے بلا وجہ ستایا، اور یہ سب اسی کا وبال ہے۔ اور اب تو قادیان کے فنڈ میں روپیہ بھی نہیں رہا۔ ہم کو خوب معلوم ہے کہ رات دن چیلوں چاپڑوں کے نام چندہ بھیجنے کے آرڈر جاری ہو رہے ہیں اور روپیہ ہو بھی تو کیا عزت بڑی قیمتی شئے ہے، روپیہ اس کا معاوضہ نہیں ہوسکتا۔

زندگی کے فیشن سے بہت دور جا پڑے ہیں

یہ بھی بھبکے میں کھنچا ہوا اور آب کاری سے نکلا ہوا نو بنو الہام ہے جو الحکم میں شائع ہوا ہے۔ اس میں دو لفظ فارسی کے، ایک انگریزی کا، اور باقی اردو ہے۔ گویا یوریشین (مخلوط النسل) الہام ہے۔

ارے واہ رے! تیری ہفت رنگی قابل دید ہے۔ مختلف رنگوں کا کیا کیا کمپونڈ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تماشا دکھا رہا۔ مگر یہ سب ہے شوکت اللہ کی بدولت۔ غنیمت ہے کہ اس کی مجددانہ اصلاح قبول تو کی جاتی ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے صرف عربی فقروں کا الہام ہوتا تھا۔ مجدد نے ڈانٹا کہ ایں! یہ کیا حرکت ہے۔ قرآن میں تو و ما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه وارد ہو، اور چینی مغل پر بجائے چینی زبان میں الہام کرنے کے آسمانی باپ زبان عرب میں الہام کرے۔

اس ڈانٹ پر باپ بیٹا دونوں سہم گئے اور فارسی اردو میں الہام ہونے لگا۔ لیکن اب بھی بڑی بھاری کسر رہ گئی، کیا معنی کہ لیپا لک کی مادری اور فطری چینی زبان میں الہام نہیں ہوتا۔

اور یہ بھی سن رکھئے کہ اب الہام با معنی ہو، بے معنی نہ ہو، کہ بار بار متنبہ کر چکے ہیں۔ ورنہ یاد رکھنا کہ مجدد سے برا کوئی نہیں۔

معلوم نہیں زندگی کے فیشن سے کون لوگ دور جا پڑے ہیں۔ کیا مرزا قادیانی اور مرزائی۔ اس سے تو بہت خوف پیدا ہوا۔ آسمانی باپ نے خواجہ خضر بن کر اپنے ہی بیٹے اور پوتوں کی ناؤ ڈبونی چاہی، اور اس کے کچھ آثار بھی پائے جاتے ہیں۔ اور اگر مخالفین مراد ہیں، تو وہ زندگی کے فیشن سے ہرگز دور نہیں۔ توانا اور تندرست نوک پلک سے چست سامنے موجود ہیں، اور مرزائی مشین کے کل پرزے درست کر رہے ہیں۔

اور اگر یہ مراد ہے کہ خود مرزا جی زندگی کے فیشن سے دور جا پڑے ہیں، تو وہ اطمینان رکھیں کہ اس کا ابھی وقت نہیں آیا۔ سقنقوری معجونوں کے مرتبان معمور اور روغن بادام میں دم ہونے والے پلاؤ کے مسالوں سے کوٹھی کٹھلے بھرپور ہیں۔

اور اگر زندگی سے مراد روحانی زندگی ہے، تو وہ پہلے ہی مردہ ہو چکی ہے کیونکہ روحانی زندگی درحقیقت دین اسلام ہے۔ بے شک اس کے فیشن سے مرزائی اور مرزا جی بہت عرصے سے دور جا پڑے ہیں۔ اب اس سے قربت کا حاصل کرنا محال ہے۔ پھر فیشن کوئی ایسی شئے نہیں جس سے انسان دور یا نزدیک ہو سکے، البتہ فیشن انسان سے دور یا نزدیک ہو سکتا ہے کیونکہ انگریزی میں فیشن کے معنی وضع کے ہیں۔ وضع انسان کے پاس آتی ہے، انسان وضع کے پاس اڑ کر نہیں جاتا۔ پھر زندگی سے روحانی زندگی مراد ہے، تو تصریح ہونی چاہیے کہ فلاں روحانی زندگی ہے۔ مرزا کی روحانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی تو موت سے بدتر ہے جیسا کہ ان کے خوارق سے ظاہر ہے۔

ہم بار ہا لکھ چکے ہیں کہ مرزائی الہام کسی زبان میں مگر اس کا بے معنی ہونا ضروری ہے بامعنی کلام موزوں کرنے کا نہ آسمانی باپ کو سلیقہ ہے نہ لیپا لک کو

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را مے شناسم

نبی ناقص اور دجال

مرزا جی اپنے کو بے شک نبی کامل سمجھتے ہیں مگر چونکہ ان کو یہ خوف ہے کہ اگر میں زبان سے ایسا اقرار کروں گا تو خود میرے مرید ہی مجھ سے منحرف ہو جائیں گے کیونکہ نبی کامل صرف آنحضرت ﷺ ہیں، تو اپنے کو نبی ناقص بناتے ہیں۔ گویا ناقص نبی بننے ہی نے ان کی چکی چڑھا رکھی ہے۔ کامل نبی بنتے تو خود دجال ہو جاتے اور حدیث شریف میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے بعد دنیا میں ۳۰ دجال آئیں گے اور ہر دجال یہی دعوی کرے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ لا نبی بعدی یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ پس مرزا جی کا اپنے کو ناقص نبی بتانا دجال بننے کا معترف ہونا ہے کیونکہ یہ بات حکمت وقدرت الٰہی کے خلاف ہے کہ وہ کامل کے بعد ناقص بھیجے اور ایک نور نازل کرنے کے بعد دنیا کو تاریکی میں ڈال دے۔ پس ناقص نبی بننے والے سب کے سب خود دجال بن گئے۔ صدق الله العلی العظیم و صدق رسولہ الکریم

مرزا جی کے دعوے کے موافق اگر حدیث لا نبی بعدی کا یہ مطلب ہے کہ میرے بعد کامل نبی کوئی نہ آئے گا ہاں ناقص آئے گا، تو دجالوں کا ذکر اس کے منافی ہے۔ کیونکہ ناقص نبی کے آنے کو گویا آنحضرت ﷺ نے جائز اور پسند فرمایا، اس سے ناقص نبی کی مدح نکلی نہ کہ ذم، جو دجال کے لئے ہے گویا صاحب ما ینطق عن الھوی کا کلام متناقض ہو گیا۔

اگر حدیث کا مطلب مرزا جی کے موافق ہوتا تو آنحضرت ﷺ یوں فرماتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ میرے بعد ۳۰ دجال آئیں گے مگر اکتیسواں دجال نہ ہوگا بلکہ نبی ناقص ہوگا۔ تو گزارش یہ ہے کہ اب تک تو خود ۳۰ دجالوں کی تعداد ہی پوری نہیں ہوئی، نہ آسمانی باپ نے الہام کیا کہ ۳۰ دجالوں کے بعد میرا لیپا لک نبی ناقص ہے۔ اگر ایسا الہام کیا ہے تو مرزا جی اس کا حوالہ دیں۔

مرزا جی بار بار مسلمانوں کو زجر و توبیخ کرتے ہیں کہ ارے بدبختو! کیا تمہاری قسمت میں دجال ہی لکھے ہیں، نہ مہدی اور مسیح۔ آخر مسیح آئے گا ہی۔

اس میں یہ گزارش ہے کہ مسلمانوں کی قسمت میں نبی ناقص تو ہزاروں اور لاکھوں لکھے ہیں مگر خوش قسمتی سے دجال ایک بھی نہیں لکھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک بھی جس قدر دجال اب تک گزرے ہیں سب ناقص نبی تھے، مگر آپ سب کے قبلہ گاہ ہیں کیونکہ انہوں نے مسیح موعود بننے کا دعویٰ نہیں کیا اور آپ سب گنوں پورے ہیں۔

پھر مرزا جی ناقص نبی ہیں، تو ان کی تمام امت بھی ناقص ہی ہوگی۔ اور اگر مرزائی امت کامل ہے تو اپنے نبی سے بڑھ گئی۔ هذا خلف۔

لیکن اگر ہم مرزائیوں سے کہیں کہ تم امت ناقص ہو، تو ابھی منہ پھاڑ کر اور لمبی کچلیاں نکال کر کاٹ کھانے کو دوڑیں۔ پس مرزائی مذہب منافقانہ اور متضاد کارروائیوں کا مکسچر ہے۔ جس طرح ایک قول دوسرے قول کے مخالف ہے، اسی طرح ایک عمل دوسرے عمل کے خلاف ہے۔

کیا مرزا دین عیسوی کے دور کرنیکو آئے ہیں

۷ مئی کے الحکم میں مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

یہ میرے ساتھ مقدر ہے کہ میں دنیا کو اس عقیدے (عیسوی) سے رہائی دوں

اسلام تو دین عیسوی کو دور کرنے کو نہیں آیا مگر مرزا جی آئے۔ افسوس ہے کہ مرزا جی نے اس مرکب توصیفی (دین عیسوی) کے معنی اب تک نہیں سمجھے۔ دین عیسوی یعنی وہ دین جس پر حضرت عیسیٰؑ تھے اور جس میں مقدس انجیل نازل ہوئی اور جس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن نے تصدیق کی۔ کیا مرزا جی اس کے دور کرنے کو آئے ہیں۔ تو یہ سمجھئے کہ دنیا سے مذہب اسلام کے دور کرنے کو آئے ہیں کیونکہ نہ صرف عیسیٰ مسیح بلکہ تمام انبیاء کرام کا مذہب بھی اسلام تھا۔ حضرت عیسیٰ مسیح جن کو خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنا کلمہ اور روح قرار دیا ہے، وہ بجز اسلام کے کسی اور مذہب پر تھے۔ معاذ اللہ۔

اب رہی تثلیث، یہ خود انجیل میں نہیں۔ اگر انجیل میں تثلیث ہوتی تو قرآن کریم ہرگز اس کی تصدیق نہ کرتا۔ تثلیث کو تو مذہب اسلام تیرہ سو برس سے دور کر رہا ہے، اور علماء اسلام برابر اس کے دور کرنے میں ساعی ہیں اور خود اسلام اپنے جذبہ صادقہ وقوت بارقہ سے اہل تثلیث کو اہل اسلام میں داخل کر رہا ہے اور اب تک ہزاروں بلکہ لاکھوں اہل تثلیث اسلام قبول کر چکے ہیں اور قبول کر رہے ہیں۔ مگر مرزا جی بتائیں کہ انہوں نے کتنے عیسائیوں کو مسلمان بنایا، اور کون سے خطہ سے دین تثلیث کو دور کیا۔ ہاں سادہ لوح مسلمانوں کو اسلام سے پھیر کر مرزائی دین میں ضرور ملایا جو تثلیثی مذہب سے بھی بدتر ہے کیونکہ وہاں خدا کا بیٹا ہے تو یہاں خدا کا لیپا لک۔

مرزا جی کے دعوی سے مترشح ہے کہ وہ دین موسوی (یہودیت) دین ہنود (بت پرستی) دین آریا (نیچر اور تناسخ پرستی) کے دور کرنے کو نہیں آئے، نہ ان کو تمام مذاہب سے، جو دین اسلام کے خلاف ہیں، کچھ سروکار ہے۔ وہ تو دین عیسوی ہی کے دور کرنے کو آئے ہیں۔ اس لئے کہ یہ دین آپ کے رقیب (عیسیٰ مسیح) کی جانب منسوب ہے جس کے آپ سخت دشمن ہیں۔ یہ عجیب خرق نیچر ہے کہ کوئی مثیل اپنے اصیل کا، یا کوئی نقل اپنی اصل کی دشمن ہو۔ ایسے عقل کے دشمن تو صرف قادیانی مرزا جی ہیں۔

قرآن مجید تو آنحضرت ﷺ سے یوں خطاب کرے

انك لا تهدی من احببت و لكن اللّٰه یهدی من یشاء

اور مرزا جی دعوی سے کہیں کہ میں دین عیسوی کے دور کرنے کو آیا ہوں، اور عیسیٰ مسیح اور ان کے معجزات اور صفات کو ماننا مردہ پرستی ہے۔ میرا مشن تو دین عیسوی ہی کے دور کرنے کو آیا ہے کیونکہ میرا لقب ہی مسیح موعود ہے۔ گویا آسمانی باپ نے ایک مسیح کو دوسرے مسیح سے جنگ کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ اور گویا تمام انبیاء آپس میں جنگ ہی کرتے رہے ہیں۔ آپ کی بعثت تو ہے صرف دین عیسوی کے دور کرنے کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

،مگر ہیں امام الزمان ۔ پھر یہ بھی کس برتے پر۔ لیپا لک بھی بن گئے ، شیطان کی آنت سے بڑا اور عوج بن عنق کی قبلہ گاہ (خیالی اور کاغذی منارہ) بھی کھڑا کر لیا، گنیش جی (ہاتھی) کے کان سے چوڑے اشتہارات بھی شائع کر لئے ، مرزائیوں کے گلے میں ڈھول ڈال کر مسیحیت و بروزیت وتبنیت کی ڈونڈی بھی پٹوا دی، مگر ایک عیسائی کو بھی اپنے مرکز سے جنبش نہ دے سکے ۔ نہ کسی آریہ کو مرزائی بنا سکے۔

ہمارے علماء اسلام کا جذبہ اور خلوص دیکھئے کہ آریوں کو برابر مسلمان بنا رہے ہیں ،اور جہاں کہیں مناظرہ ہوتا ہے کوئی نہ کوئی ہندو یا آریا ضرور ہی مشرف باسلام ہوتا ہے۔ پچھلے دنوں ایک عبد الغفور کی جگہ خدا نے نو عبد الغفور پیدا کر دیئے ۔ فالحمد للہ ۔ اس کے خلاف مرزائی کون کون بنے ۔ نتھو اور بدھو اور دہنو اور ختوا، نیا در بیگ ، بہادر بیگ ، چمگادڑ بیگ ،سکندر بیگ ، مچھندر بیگ ،بھنگڑ شاہ ،جھنگڑ شاہ ،الہ بخش دین ، غلام سدو، عبد المدار، عبد المنار، عبد الٹھا کر، قطمیر النساء ، بہار بی بی ،نگار بی بی ، پیار بی بی ،سنسار بی بی ،سوار بی بی ،نسوار بی بی ، پیزار بی بی ، بم ٹھس بی بی ، کرگس بی بی ،ٹھساٹھس بی بی ،جنگل بی بی ،منگل بی بی وغیرھا۔

واہ رے لیپا لک دین عیسوی کو ہندوستان سے خوب دیس نکالا دیا ۔ ہم تو جب جانتے کہ کسی عبد المسیح کو عبد المرزا بناتے کیونکہ آپ مسیح بن مریم ہی کے مقابلے میں مسیح موعود بنے ہیں اور اگر آپ واقعی مسیح موعود ہوتے تو عیسائیوں کی کیا شامت تھی کہ آپ کو نہ مانتے ۔ مگر آپ کے عجیب خوارق ہیں کہ مسیح موعود بننے کا ارمان بلکہ فخر ، اور اصلی مسیح پر سبّ ولعن ۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ مسیح سے نفرت کا اظہار بھی اور مسیح موعود بننے کا اقرار بلکہ افتخار بھی ۔ جو لوگ مسیح کے درجے سے ناواقف ہیں اور مرزائی کتابوں میں ان پر لعن طعن دیکھتے ہیں ان کو تو اصل اور مثیل دونوں سے یکساں نفرت ہوگی ۔ وہ کہیں گے

اگر نقوش مصور ہمہ ازیں جنس دارد
مخواہ دیدہء بینا خنک تن اعمی

دیکھئے آپ شامت اعمال سے مسیح کو بھی اپنے ساتھ لے مرے ۔ اب تو آپ کو ضرور ہی شرم آنی چاہیے کہ اپنا لقب مسیح موعود کیوں رکھا۔ پس اس کو واپس لیجئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور آئندہ دین عیسوی کی توہین نہ کیجئے۔

وہی مسیح کا قتل وصلیب

ناظرین کو معلوم ہے کہ ہم متواتر طور پر ایک جدید طرز سے حیات مسیح کو کلام مجید سے ثابت اور بجائے مسیح کے منکروں کے دعوے وفات کو زندہ در گور کر چکے ہیں۔ اب مجددانہ رنگ میں پھر ملاحظہ ہو۔

واضح ہو کہ ما قتلوہ و ما صلبوہ سے یہودیوں کے دعوی انا قتلنا المسیح عیسی بن مریم کا استیصال کیا گیا ہے۔یعنی خود قتل اور صلب کی نفی کی ہے۔مطلب یہ ہے کہ عیسی مسیح کو نہ کسی نے قتل کیا،نہ سولی پر چڑھایا بلکہ ایک اور شخص ان کے مشابہ ہو گیا،اور خدا تعالی نے حضرت عیسی مسیح کو زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔ورنہ قول انّا قتلنا المسیح کی کامل تردید نہیں ہوسکتی۔اور نہ یہ ایسا مہتم بالشان معرکہ ثابت ہوسکتا ہے جس کی صدا سے دنیا گونج رہی ہے۔

قادیانی مرزاجی کہتے ہیں کہ عیسی مسیح قتل بھی کئے گئے،اور سولی بھی دیئے گئے مگر نتیجہءقتل وصلب ظاہر نہ ہوا، بلکہ وہ مشبہ بالمصلوب ہوئے۔

بھلا مشبہ بالمصلوب ہونا کون سا بڑا معرکہ ہے۔ہم کسی جانور کے گولی مارتے ہیں، وہ گر کر مرنے کے قریب ہو جاتا ہے،مگر پھر بھاگ یا اڑ جاتا ہے۔ہم دیکھتے ہیں کہ سینکڑوں اور ہزاروں مریض امراض مزمنہ میں مبتلا ہو کر مشبہ بالموتی ہو جاتے ہیں،مگر معالجہ سے اچھے ہو جاتے ہیں۔لیکن یہ معرکے مہتم بالشان نہیں ہیں جن کا ذکر خدا تعالی قرآن میں کرے اور فرمائے و ما قتلھم المرض یقیناً بل رفعھم اللہ الیہ۔

قادیانی مرزاجی نے خدا کے کاموں کو بھی اپنے کاموں پر محمول کیا ہے،جو قادیان کے گنبد سلامتی میں بیٹھ کر رات دین کرتے رہتے ہیں۔پھر طرح طرح کے خلاف فطرت دعوے کہ میری وجہ سے یہ ہوا، اور میری وجہ سے وہ ہوا۔گویا خدا تعالی نے اپنی سنت فطرت کو بدل کر مرزاجی کی سنت وفطرت کے مطابق کر دیا۔بظاہر تو لن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا پر ایمان،مگر اپنے خوارق سے اس کا صاف انکار۔ذرا غور کرنے کی بات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کیا یہودی اندھے تھے کہ ان کو حضرت عیسی مسیح کے مشبہ بالمصلوب ہونے کا علم نہ ہوا۔عیسی مسیح تو بے کس اور بے بس تھے، اگر وہ مشبہ بالمصلوب ہوکر بچ نکلتے تو یہود ان کوضرور ڈھونڈ نکالتے اور پکڑ کر مکرر صلیب پر چڑھاتے اور ہرگز زندہ نہ چھوڑتے ۔اور اگر باوصف ہر طرح کی طاقت کے وہ اندھے ہو گئے تھے اور ان کی عقلوں پر خدا نے پردہ ڈال دیا تھا تو یہ بھی فی حد ذاتہ قدرت الٰہی کا ویسا ہی معجزہ تھا جیسا حضرت عیسیٰؑ کی حیات کا جس کے قادیانی مرزا جی منکر ہیں اور یہ معجزہ ان پر ایسا ناگوار ہے کہ اسکو اپنی موت سمجھتے ہیں۔

ایک مرزائی صاحب کہنے لگے کہ ۱۹۰۰ برس سے قومیں عیسی مسیح کے مشبہ بالمصلوب ہونے کی قائل ہیں، مسلمان جو ۱۳ سو برس سے دنیا میں آئے ہیں، کیا حق رکھتے ہیں کہ عیسی کے باب میں دیگر اقوام کے خلاف کچھ منہ کھول سکیں۔

ہم کہتے ہیں کہ قومیں تو نہ صرف ۱۹ سو برس سے بلکہ دس ہزار برس آغاز بعثت آدم سے سبھی کچھ کہتی ہیں، کیا ان کی سب باتیں مان لینے کے قابل ہیں۔ دنیا کچھ ہی کہے، مسلمانوں کو تو وہ بات ماننی چاہیے جو قرآن کہے۔مگر یہ مسلمانوں کیلئے ہے نہ کہ مقدس مذہب اسلام اور اس کے احکام کا ردّ کرنے والوں کیلئے ۔کروڑوں عیسائی حضرت عیسی مسیح کو ابن اللہ مانتے ہیں ۔۲۴ کروڑ ہنود پتھر کے تراشے ہوئے بتوں کو معبود سمجھتے ہیں۔مرزائی ان سب کی نسبت بھی کہہ سکتے ہیں کہ مسلمانوں کا کیا منہ ہے کہ ان کے خلاف منہ کھول سکیں۔

ہندوستان ہی میں دیکھو کہ ۲۴ کروڑ ہنود کے مقابلہ میں ۶ کروڑ مسلمان ہیں۔گویا چھٹا حصہ ہیں اور مسلمانوں کو یہاں آئے جمعہ جمعہ ۸ دن ہوئے ہیں ،اور ہنود قدیم سے ہیں اور ان کی بت پرستی بھی قدیم سے،مگر حسب قول مرزا صاحب مسلمانوں کا کیا منہ ہے کہ بت پرستی پر طعن کریں اور توحید کو اچھا سمجھیں۔

تیرہ سو برس سے تمام علماء اسلام ومفسرین کرام تو آیات قرآنی سے عیسی مسیح کی حیات ثابت کریں مگر مرزا جی سب کو ردّ کریں اور ان کے مقابلہ میں اقوام مخالفان اسلام کے اقوال کو معتبر سمجھیں اور ان کی سند لائیں پھر اچھے خاصے اسلامی مجدد اور بروزی نبی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل اسلام کو کسی آسمانی نشان کی ضرورت نہیں

جو سچے مومن خدا تعالی کی آیات بینات اور نور اور کتاب مبین اور آفتاب اسلام کی روشن اور چمکتی ہوئی عالمگیر شعاعیں چشم ظاہر و باطن سے دیکھتے ہیں، اب ان کو کسی آسمانی نشان کے دیکھنے کی ضرورت نہیں و تمت کلمة ربك صدقا وعد لا۔ لا مبدل لکلماته پر ان کا ایمان ہے۔

اور جو لوگ حسب قول مرزا صاحب (مطبوعہ الحکم ۱۷مئی ۱۹۰۴ء) یہ کہتے ہیں کہ ہم کو کوئی نشان دکھاؤ، وہ سچے مسلمان نہیں ہیں بلکہ مذبذ بین بین ذلك لا الی ھؤلاء ولا الی ھؤلاء ۔اور کا لشاة العائرة بین الغنمین۔ الحدیث، اور من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الآخرة اعمی کے مصداق ہیں، یا مداری سے پھنک ایک، پھنک دو، کا تماشا دیکھنے کی فرمائش کرتے ہیں۔ ان کا مرزا جی سے نشان طلب کرنا ایک قسم کا استہزاء یا تعجیز ہے کیونکہ مرزا جی نہ کوئی نشان دکھا سکتے ہیں، نہ ایسی قدرت رکھتے ہیں، ان کا ہر نشان دین اسلام کیخلاف ہے۔

مرزا جی نشان طلب کرنے والوں کی مذمت کرتے ہیں اور حضرت عیسیٰ کا قول نقل کرتے ہیں کہ حرامکار لوگ مجھ سے نشان مانگتے ہیں۔ حالانکہ آپ (اپنے منہ میاں مٹھو) سینکڑوں نشان دکھا چکے ہیں بہت سی پیشین گوئیاں کر چکے ہیں اور کر رہے ہیں مگر کوئی پوری نہیں ہوئی۔

اور پھر آگے چل کر (دروغ گو را حافظہ نباشد) آپ ہی کہتے ہیں۔

اگر کوئی نشان نہیں دکھایا گیا، تو مانگو بے شک مانگو۔الخ

مرزا کا پہلا نشان تو یہ ہے کہ دیکھو عیسی بن مریم ۱۹ سو برس کے بعد اب میرے زمانہ میں وفات پا گئے اور میں نے انکو کشمیر میں دفن بھی کر دیا۔ وہ دیکھو انکی قبر بھی موجود ہے مگر یہ عجیب نشان ہے کہ مرزائیوں کے سوا کسی کو نظر نہیں آیا، نہ انکے سوا کوئی اس سے واقف ہوا۔ گویا یہ گروہ فریسیوں کا گروہ ہے جنکے راز سے غیر آدمی واقف نہیں ہوسکتا۔

دوسرا نشان طاعون ملعون کا خروج ہے۔اول تو یہ پہلے کبھی دنیا میں آیا ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں، اور آیا ہے تو شائد اس زمانے میں بھی کوئی مسیح پیدا ہوا ہوگا۔ حالانکہ لندن میں طاعون نہیں اور ایک مسیح مسٹر پگٹ موجود ہے اور پیرس میں طاعون نہیں مگر ایک مسیح ڈاکٹر ڈوئی موجود ہے۔ ان دونوں مسیحوں نے دعوی نہیں کیا کہ ہماری بعثت پر طاعون کا خروج ہوگا گویا ہر مسیح کا نشان اور خاصہ ہر جگہ جدا جدا ہے۔ اگر مرزا جی سے دونوں مسیح معارضہ کرنے لگیں اور قادیان میں آ کر گھونسم گھونسا ہوں اور جنگ ڈوئل لڑنے لگیں کہ عیسی مسیح تو منجی ہے جو دنیا کو ہر طرح نجات دلوانے آیا ہے، وہ تو بیماریوں اور وباؤں کا قلع قمع کرتا تھا، کوڑھیوں تک کو اچھا کرتا تھا، مردوں تک کو زندہ کرتا تھا۔ پس اس کا موعود بھی ایسا ہی ہوگا، تو کیسا موعود ہے کہ طاعون کو اپنا ایڈی کانگ بنا کر دنیا کو ہلاک کر رہا ہے۔ پھر عیسی مسیح کی میراث کے شفیع وخلیط تو ہم ہیں، جو عیسائی ہیں۔ تو عیسی مسیح کا کھلا دشمن اور رقیب ہے پس کیوں کر ان کی جگہ اور ان کا منصب لے سکتا ہے۔ تو فرمایئے مرزا جی کے پاس اس کا کیا جواب ہے۔

پھر دنیا میں آتش زدگیاں ہو رہی ہیں۔ طوفان اور زلزلے آ رہے ہیں۔ خون ریزیاں ہو رہی ہیں۔ مرزا ان کو اپنا نشان کیوں نہیں بتاتے، کیا یہ کسی اور خونی مسیح کا ادبار ہے

آگے چل کر مرزا جی فرماتے ہیں:

> تم نے جو اسلام کو قبول کیا ہے تو کون سا معجزہ دیکھا تھا جس قدر معجزات اسلام کے تم بیان کرو گے وہ سماعی ہوں گے تمہارے چشم دید نہیں۔ الخ

لیجئے جناب اسلام اور اس کے معجزات اور قرآن مجید کا نزول سب سماعی اور عمرو زید کے قصص اور سنی سنائی داستان ہو گئے، حالانکہ قرآن مجید اور اس کا معجزہ نظم اور اس کی ہدایات تامہ جو روز روشن کی طرح دنیا میں پھیل رہی ہیں، ہر مومن کے سامنے موجود ہیں۔ تمام منکران اسلام بھی کہتے ہیں کہ جو مرزا جی کہہ رہے ہیں کہ اسلام کے حق ہونے اور قرآن کے منزل من اللہ ہونے اور آنحضرت ﷺ کے نبی برحق اور خاتم النبیین ہونے کا بجز سماعی باتوں کے کیا ثبوت ہے۔ اب مرزا جی کو دہریوں اور ملحدوں کا گرو گھنٹال نہ کہا جائے، تو کیا کہا جائے۔

مرزا جی کا یہ مطلب ہوا کہ دین اسلام کی کل باتیں تو سماعی ہیں، لیکن جو کچھ میں دکھا رہا ہوں وہ سب محسوس اور یقینی ہیں۔ پس اسلام اور پیغمبر اسلام کو چھوڑو اور مجھ پر ایمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاؤ۔ پھر اسلام کے اچھے خاصے مجدد لعنة الله علی الکذا بین و المفترین الی یو م الددین
اسلام میں کون سا نشان نہیں جو مرزا جی دکھا رہے ہیں۔ کون سی ہدایت نہیں جو مرزا جی کر رہے ہیں۔ ان کا یہ کہنا بالکل مکاری ہے کہ:

اس ظلم صریح کو دیکھ کر جو ایک عاجز انسان (عیسی مسیح) کو خدا بنایا گیا ہے میرے دل میں درد اور جوش پیدا ہوتا ہے۔،

یوں کہیے کہ رشک وحسد پیدا ہوتا ہے کہ کروڑوں عیسائیوں نے تو عیسی کو خدا مان لیا اور باوصف مسیح موعود بننے کے میرے نام کا کسی نے کتا بھی نہ پالا۔ اگر حسد اور رشک نہ ہوتا تو خشونت اور حقد وخبث باطن سے کلمۃ اللہ اور روح اللہ کو گالیاں نہ دی جاتیں، نہ بیہودہ تاویلوں کے ساتھ قرآن وحدیث کے خلاف ان کی وفات ثابت کی جاتی۔ چونکہ آپ نے اپنے کو مسیح موعود بنا لیا ہے لہذا اصلی مسیح کو نہیں دیکھ سکتے۔ آپ کا یہ کمینہ خیال ہے کہ جب تک عیسی مسیح کی وقعت دنیا کے دل میں ہے میری وقعت نہیں ہوسکتی۔ چہ خوش، یہ منہ اور سقنقوری معجون۔ ایک مکھی کہہ سکتی ہے کہ جب تک سیمرغ کا نام دنیا میں ہے میری بھنبھناہٹ کوئی نہیں سن سکتا، اور ایک چیونٹی کہہ سکتی ہے کہ جب تک ہاتھی کی ہیبت لوگوں پر چھائی ہوئی ہے، مجھے کوئی نہیں پوچھ سکتا۔ اصل یہ ہے کہ شرارت اور خودغرضی کی حماقت انسان کو پاگل بنائے بغیر نہیں رہتی۔

کون سے سچے مسلمان کے دل میں درد اور جوش پیدا نہیں ہوتا جب وہ یہ دیکھتا اور سنتا ہے کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنالیا ہے۔ اس صورت میں تو ہر مسلمان مسیح موعود ہے، مرزا قادیانی کی کیا تخصیص۔ انسانوں کو خدا بنانے کی مذمت میں قرآن وحدیث بھرے ہوئے ہیں، مگر مرزا جی کے لئے یہ ایک آسمانی نشان ہے کہ وہ عیسی مسیح کو خدا نہیں سمجھتے۔ علاوہ مسلمانوں کے بہت سے اہل مذاہب بلکہ خود بعض حکماء وعقلاء یورپ عیسی مسیح کو خدا نہیں مانتے، لیکن کیا وہ سب مسیح موعود ہیں۔ ہاں مرزا قادیانی کی طرح عیسی مسیح کو کوئی گالیاں نہیں دیتا۔ مرزا جی کے لئے گالیاں دینا آسمانی نشان ہے۔

دشنام بمذہبے کہ عادت باشد
مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کو بہشت کی ضرورت نہیں

الحکم میں مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

ہماری خواہش ہے کہ الٰہی تجلیات ظاہر ہوں جیسے موسی نے رب ارنی کہا تھا، ورنہ ہمیں تو بہشت کی ضرورت ہے نہ کسی اور شئے کی۔

جی بجا ہے مگر حضرت موسیٰ نے دنیا میں رب ارنی کہا تھا، یا مرنے کے بعد۔ قرآن میں تو مرنے کے بعد مومنین اور متقین کیلئے جناب باری نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے مگر چونکہ آپ کو دنیا ہی میں حسب فحوائے حدیث شریف جنت کے مزے اور بہاریں ہیں۔ عیش وعشرت ہے الدنیا سجن المؤمن و جنت الکافر، لہذا مرنے کے بعد جنت کیوں نصیب ہونے لگی۔ آپ تو یقیناً مرتے دم بھی یہی ترانہ گائیں گے

خاک میرا دل ملے گا حوریان عدن سے
باغ ہستی سے چلا ہوں ہائے پریاں چھوڑ کر

پھر الٰہی تجلیات کے ظاہر ہونے کے کون سے اسباب ہیں۔ حضرت موسیٰ نے تو کوہ طور پر رب ارنی کہا تھا۔ آپ کے پاس تو ابھی تک منارہ بھی نہیں، جس پر چڑھ کر آسمانی باپ کا نظارہ ہو۔ اور بات یہ ہے کہ آپ بہشت دوزخ کے درحقیقت قائل ہی نہیں، جبھی تو عدم ضرورت ظاہر کی گئی۔ یہ نصوص قطعیہ کا انکار اور کفر والحاد نہیں تو کیا ہے۔

دعا بے شک حق ہے

قادیانی مرزا جی بھی دعا کے قائل ہیں مگر صرف اپنی دعا کے۔ انبیاء کی دعا کے بھی منکر ہیں جنہوں نے دعا مانگی کہ اے خدا ہمارے ہاتھ پر معجزات دکھا، مگر مرزا جی خود معجزات کو نہیں مانتے۔ گویا انبیاء کی دعا میں بھی اثر نہیں ورنہ معجزات ضرور ہوتے۔ اس صورت میں انبیاء نے ظہور معجزات کے لئے جس قدر دعائیں مانگیں وہ بالکل فضول اور عبث تھیں، حالانکہ فعل عبث لہو ولعب میں داخل ہے جو حرام ہے اور انبیاء ارتکاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرام سے فطرۃً پاک ہیں۔

مرزا جی کے سوا نہ آج تک کسی کی دعا قبول ہوئی نہ آئندہ ہوگی۔ وہ اپنی دعا سے ان لوگوں کو بھی انڈے بچے دلوا سکتے ہیں جن کے کبھی چوہیا کا بچہ تک پیدا نہیں ہوا، اور اولاد بھی پسری نہ کہ دختری۔ وہ اپنی دعا سے دنیا کو ہلاک کر سکتے ہیں۔ ہیضہ اور طاعون کو بلوا سکتے ہیں۔ اور بات بھی ٹھیک ہے، کیونکہ جب سبھی کی دعا قبول ہوگی تو لیپا لک کو کون پوچھے گا۔ خود مرزا جی ایمان سے کہیں کیا ان کے مخالفوں اور منکروں کی بھی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اگر قبول ہوتی ہیں تو کفار کی دعائیں بھی قبول ہوئیں کیونکہ جو شخص نبی اور امام الزمان پر ایمان نہ لائے وہ کافر ہے اور اگر قبول نہیں ہوئیں، تو خدا تعالی رب العالمین نہیں بلکہ رب المرزائین ہے اور رحمان و رحیم اس کی عام صفت نہیں بلکہ اس صفت کا ظہور صرف مرزائیوں کے لئے ہے۔ پھر دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے مرزا جی کی وجہ اور ان کی ہی دعا یا بد دعا سے ہو رہا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ مولوی کرم الدین صاحب پر جو فریب کا دعوی دائر کیا گیا اس میں کامیاب ہونے کیلئے کہاں تک زور نہیں لگایا گیا۔ کیا کیا الہامات نہیں ہوئے لیکن سب غت ربود۔ ہاں کفار کی دعا قبول ہوگئی اور مرزا کو شکست نصیب ہوئی۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا خدا بھی دعا کے قبول کرنے بلکہ خود اپنے ایفاء وعدہ پر قادر نہیں۔

یہ ہے مرزا جی کی دعا کی حقیقت جس پر مرزائی خوش ہیں اور اپنے دین و دنیا کے کاموں کا دار و مدار بلکہ دین و دنیا کی بہبودی انہیں کی دعا پر منحصر رکھتے ہیں۔ قدرت الہی ضعیف الاعتقادوں اور کمزور کانشنس والوں کی ایسی ہی درگت کرتی ہے۔

کیا وجہ ہے کہ مرزا جی کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ پیشین گوئیاں غلط ہوتی ہیں۔ الہامات گوزشتر ہو جاتے ہیں۔

وجہ یہی ہے کہ وہ بد نیتی سے محض مخلوق کی دل آزاری اور ہواء نفس اور دنیوی اغراض اور حصول عز و جاہ کے لئے ہوتی ہیں۔ خدا تعالی خود فرماتا ہے و ما دعاء الکافرین الا فی ضلال۔

مرزا جی کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ خدا تعالی نے ادعونی استجب لکم سے کن لوگوں کو مخاطب کیا ہے۔ مومنوں کو، متقیوں کو، خدا اور اس کے رسول پر ہمہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفات ایمان رکھنے والوں کو، صادقوں کو۔ نہ کہ خدا پر افتراء باندھنے والے کذابوں کو ۔خود رسول بن گئے اور آیات قرآنی کا مہبط ومورد اپنے کو بنایا۔ خدا تعالی عادل ہے ،دلوں کی باتیں جانتا ہے، نیتوں اور ارادوں کو دیکھتا اور جانتا ہے۔ پس وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کی دعا ہرگز قبول نہیں کرتا کیونکہ یہ دوسری مخلوق پر ظلم ہوگا۔ وہ بجائے اس کے کہ ایسے مکاروں کی دعا قبول کرے ان کو زیادہ ذلیل اور رسوا کرتا ہے، ورنہ دنیا میں اندھیر مچ جائے۔ مولوی کرم الدین صاحب پر مرزا قادیانی نے کیا کیا ظلم نہیں کیئے، ان کو کیا کیا اذیتیں نہیں پہنچائیں ،مگر انجام کیا ہوا۔ مرزا قادیانی کا وار خالی گیا، بلکہ ہاتھ سے تلوار گر پڑی۔ اب مظلوم مولوی کرم الدین کا حملہ ہو رہا ہے دیکھیں مرزا صاحب قادیانی اس حملے سے کیوں کر اپنے کو بچاتے ہیں۔ خاقانی لکھتا ہے

بترس از تیر باراں ضعیفاں در کمین شب
کہ ہر کر ضعف نالان تر قوی تر زخم پیکانش

عجیب فقرہ

مرزائی اخبار الحکم کی پیشانی پر تحت تصویر منارہ یہ فقرہ ثبت رہتا ہے:

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیان بر منارہ بلند تر محکم افتاد

یہ فقرہ ضرور الہامی ہے مگر مرزا جی کا لفظ (محمدیان) بدشگونی اور سخت مضر ہے۔ غالباً ملہم (آسمانی باپ) کو سہو ہوا ہے اس کی جگہ مرزائیاں نہیں تو احمدیاں ہونا چاہیے تھا کیونکہ مرزا جی کے نزدیک لفظ محمد میں صفت جلال اور لفظ احمد میں صفت جمال ہے، اور جلال کا مقتضی جہاد ہے جس سے مرزا جی کو مارے خوف کے کپکپی لگتی ہے۔ اس صورت میں مذکورہ بالا الہامی فقرے کے یہ معنی ہوئے کہ

جلد چل یا اٹھ کہ تیرے جہاد کا وقت قریب پہنچا اور مجاہدین خونی مسیح کے بلند مینارے پر جم گئے۔

دیکھو یہ فقرہ کتنا خوف ناک ہے۔ مجدد (احمد حسن شوکت) تو برابر ایسی خطرناک غلطیوں کی اصلاح کرتا رہتا ہے۔ بہتری اسی میں ہے کہ جس طرح مجدد کی تنبیہ پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یکسر الصلیب و یقتل الخنا زیر
والی حدیث اخبار الحکم قادیان کی لوح سے مٹا دی گئی ہے یہ فقرہ بھی گھڑی کی چوتھائی میں محک کیا جائے ورنہ یاد رکھئے کہ خیر نہیں۔

الزامات واتہامات

مرزا غلام احمد قادیانی بار بار کہتے ہیں کہ مجھ پر اگر الزامات واتہامات لگائے جاتے ہیں تو کیا تعجب ہے۔ کون سا نبی ہے جو ایسے الزامات سے بچا ہو۔،

افسوس ہے کہ مرزا جی کو الزام اور اتہام کے لغوی معنی بھی معلوم نہیں۔ الزام کے لغوی معنی لازم کرنا یعنی چمٹانا اور کسی شئے کا کسی کی گردن پر ڈالنا ہیں۔ الزام کے لئے مطاوعت لازم نہیں۔ یعنی یہ نہیں کہ وہ شئے درحقیقت چمٹ بھی گئی ہو اور گردن پر پڑ بھی گئی ہو۔ اس لئے ملزم اس شخص کو کہتے ہو جس پر کسی جرم کا الزام لگایا جائے اور تحقیقات جاری ہو، اور جب ثابت ہو جائے کہ وہ تو مجرم ہے، نہ کہ ملزم۔

علی ہذا، اتہام کے معنی سخت گرمی میں جانا، اور ہوا کا ناموافق سمجھنا، اور کسی پر تہمت دھرنا، یعنی گمان پر لے جانا ہے۔ اس کو بھی مطاوعت لازم نہیں۔ یعنی یہ ضروری نہیں کہ وہ گمان صحیح ہو، بلکہ ان بعض الظن اثم قرآن میں وارد ہے، یعنی بدگمانی گناہ ہے۔

اب خیال فرمانا چاہیے کہ انبیاء کرام پر جس قدر الزامات اور اتہامات دھرے گئے، تو اریخ شاہد ہے کہ ان میں سے ایک بھی ثابت نہ ہوا، بلکہ خود جناب باری نے وحی کے ذریعہ سے ان کو اٹھا دیا۔ اور انبیاء کرام خدا تعالی کی کسوٹی پر کامل انسان ثابت ہوئے۔ مثلاً یہودیوں نے حضرت مریمؑ پر اور زلیخا نے حضرت یوسفؑ پر تہمت دھری، مگر اللہ تعالی نے دونوں کو بری فرمایا۔ لیکن مرزا جی کے نزدیک حضرت عیسیٰؑ تہمتوں سے بری نہیں اور فاسق و فاجر ہیں۔ نعوذ باللہ۔

اب ہم پوچھتے ہیں کہ مرزا جی کے اقوال و افعال پر جو کچھ الزام لگائے گئے، کیا وہ غلط نکلے۔ یا خدا تعالی نے بذریعہ وحی کے ان کو اٹھا دیا۔ جب پیشین گوئیاں غلط نکلیں اور مرزا جی پر کذب کا الزام لگایا گیا تو کیا انہوں نے اس الزام سے اپنے کو بری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا۔ یا مرزا جی نے جب اپنے کو خدا تعالیٰ کا منزلہ ولد بذریعہ الہام بتایا، تو وہ اس جرم افتراء علی اللہ سے بری ہو سکے۔ یا انہوں نے کسی فوجی شخص سے جو بیٹا دلوانے کی اجرت پانچ سو روپیہ وصول کی، تو کیا یہ الزام غلط تھا اور مرزا جی اس کو بیٹا دلوا سکے۔

نبی سے گناہ سرزد نہیں ہوسکتا، اس میں قوت قدسیہ ہوتی ہے۔ گناہ کا ارتکاب شیطان کے القاء سے ہوتا ہے لیکن فينسخ الله ما يلقى الشيطان کے مطابق انبیاء کرام کو خدا تعالیٰ القاء شیطان سے محفوظ رکھتا ہے۔ ورنہ عام انسانوں اور نبیوں میں کچھ فرق نہ ہوگا۔

مرزا جی پر تو اب تک آسمانی باپ نے کوئی الہام بھی نہیں کیا کہ جو الزامات تم پر دنیا لگاتی ہے وہ بالکل غلط ہیں۔ اب ہمارے اس مضمون کے بعد الہامات ہونے لگیں تو تعجب نہیں۔ ہاں یہ الہامات تو ضرور ہوتے ہیں کہ انت منی و انا منك اور انت بمنزلة ولدی۔

اس لحاظ سے اگر مرزا جی اپنے کو معصوم اور تمام عیوب ونقصانات سے پاک وصاف بتائیں تو مضائقہ نہیں کیونکہ خدا کی طرح خدا کے بیٹے کا بھی عیوب و نقصانات سے پاک ہونا ضروری ہے جیسا کہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ تو اب سمجھنا چاہیے کہ تمام مرزائی عیسائی ہیں اور یہ واقعی ہے کیونکہ مرزا جی اپنے دعوی کے موافق عیسی ہیں، پس مرزائی کیوں عیسائی نہ ہوں۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ جس طرح مرزا جی کے بدن میں عیسائیوں کے نام سے پتنگے لگتے ہیں، اسی طرح مرزائی کو اگر عیسائی کہا جائے تو منہ کھسوٹنے پر تل جائے۔ پھر دیکھئے کہ قادیانی مرزا جی تمام عیوب و نقصانات سے پاک ہیں، پھر بھی اپنے کو ناقص نبی بتاتے ہیں گویا نقص ان کے نیچر میں داخل ہے۔ اس صورت میں آپ کامل بھی ہیں اور ناقص بھی۔ هذا خلف

نہیں جناب! حقیقت میں تو آپ کامل ہی ہیں، مگر چونکہ دنیا کے ۳۶ کروڑ مسلمان آنحضرت ﷺ کے کامل انسان اور کامل نبی ہونے پر ایمان رکھتے ہیں، لہذا آپ ان کے بہلانے کے لئے اپنے آپ کو ناقص بتاتے ہیں۔ لہذا آپ اچھے خاصے منافق ہیں حالانکہ نبی منافق نہیں ہوسکتا بلکہ منافقین کے لئے قرآن مجید میں وعید موجود ہے انّ المنافقين فی الدّرك الاسفل من النار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا مرزا قادیانی یا مرزائی ایماناً کہہ سکتے ہیں کہ مرزا سے سی سالہ بعثت میں کذب وغیرہ کا کوئی گناہ سرزد نہیں ہوا۔ تمام پیشین گوئیاں بالکل جھوٹی نکلیں، الہامات دروغ ثابت ہوئے اور انشاء اللہ ثابت ہونے والے ہیں۔ خود اپنے اظہاروں میں مرزا جی نے جو کچھ جھوٹ بولا ہے اور اپنی تحریروں کی جو کچھ تاویلیں کی ہیں اور تقیہ کر کے بیمار بنے ہیں وہ عدالت کی مسلوں میں موجود ہے۔ اور کیا عجب ہے کہ ناظرین پر بالتفصیل واضح ہو جائے۔ مرزا جی کی دروغ بیانیوں کی تفصیل کو دفتر درکار ہے۔

ماحصل یہ ہے کہ الزام واتہام لگانا دوسری شئے ہے اور ان کا ثابت ہو جانا دوسرا امر ہے۔ مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے سوا کوئی نہیں کہہ سکتا کہ جو الزامات لگائے گئے ہیں وہ غلط اور جھوٹ ہیں۔

مرزا جی کے مسیح موعود ہونے کی دلیل

(وہی وفات مسیح)

ہم متواتر ثابت کر چکے ہیں کہ وفات مسیح سے مرزا جی کو کوئی تعلق نہیں کیونکہ تمام یہودی اور دہریئے اور اکثر اہل یورپ وامریکہ حیات مسیح کے قائل نہیں اور بزعم خود ایسے مضبوط دلائل سے وفات مسیح ثابت کرتے ہیں جن کے مقابلے میں مرزا جی کے دلائل لغو اور لچر ہیں، مگر ان میں سے کوئی مسیح موعود بننے کا مدعی نہیں۔ حالانکہ مرزا کے دعوی سے یہ لازم آتا ہے کہ ہر منکر حیات مسیح اور مثبت وفات مسیح، عیسی موعود ہے۔

ظاہر ہے کہ حیات مسیح قدرت الہی کا ایک معجزہ ہے جس طرح دوسرے معجزات ہیں، مگر مرزا جی پنجے جھاڑ کر اسی معجزے کے پیچھے پڑے ہیں۔

مرزا جی زور شور کے ساتھ آنحضرت ﷺ کے آسمانی معراج کے کیوں منکر نہیں ہوتے اور کیوں یہ دعوی نہیں کرتے کہ کرہ زمہریر تک چونکہ کوئی نہیں جا سکتا اور آسمان کا خرق و التیام محال ہے اور وہ ایک خلاء بسیط اور انتہائے نظر ہے، لہذا میں مسیح موعود ہوں۔

علی ہذا، شق قمر اور عصائے موسی کا اژدہا بن جانا وغیرہ معجزات خلاف فطرت اور خلاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقل ہے، جس طرح عیسی کا احیاء اموات خلاف فطرت ہے، لہذا میں مسیح موعود ہوں۔ اگرچہ دل میں مرزا جی کا یہی عقیدہ ہے مگر معلوم نہیں کس ظاہری دباؤ نے ان کے منہ پر مہر لگا دی ہے۔ غالباً ذرا شرم وحیا کا پاس ہے۔ بے حیائی کا پورا پاس ابھی تک آسمانی ہائی کورٹ سے نہیں ملا۔ گو علماء اسلام نے الحاد وارتداد کا پاس دے دیا ہے

الحاد وارتداد کے فتوے سال ہا سال قبل منجانب علماء ومشائخ اسلام شائع ہو چکے ہیں جب کہ مرزا جی ایسے بیباک نہ تھے، نہ یوں کھلم کھلا دین اسلام کو اس زمانہ میں فارغ خطی دی تھی۔ مگر ہمارے علماء اپنے اشراق اور الہام سے تاڑ گئے تھے اور ان کے خوارق دیکھ کر سمجھ گئے تھے کہ زقوم کے درخت نے اگرچہ ابھی تک چنداں نشو ونما نہیں پایا مگر چند روز میں خاردار ہو کر اپنا زہریلا اثر پھیلائے گا، لہذا انہوں نے پہلے ہی الحاد وارتداد کے تیشے سے اس کی جڑ کاٹ دی۔

مرزائی فخر کرتے ہیں کہ ہمارے حضرت (مرزا قادیانی) نے مسیح کو مار کر اپنی مسیحیت کا قلعہ فتح کر لیا۔ وہ شہروں اور قصبوں میں بھی اعلان دیں گے کہ وفات و حیات مسیح پر بحث کر لو، مگر چونکہ ضمیمہ دیکھ کر لوگ کید سے واقف ہو گئے ہیں لہذا وہ بھی جواب دیتے ہیں کہ

> جب تم قرآن مجید سے مسیح کو مارتے ہو، تو قرآن ہی کی رو سے پہلے یہ ثابت کرو کہ مسیح دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔
>
> پھر یہ ثابت کرو کہ وہ ہندوستان کے گم نام قصبے قادیان میں ایک مغل کے جسم میں حلول کریں گے۔

اب رہی حدیث، حدیثوں میں تو تیس دجالوں کا آنا بھی لکھا ہے۔ کیا ثبوت ہے کہ مرزا جی مثل اپنے دوسرے ہم عصروں مسٹر پگٹ اور ڈاکٹر ڈوئی اور دوسرے گزشتہ دجالوں کی طرح دجال نہیں۔ ان کو تو یہ جلن اور مرن ہے کہ عیسی بن مریم تو، جو ایسا اور ویسا تھا، زندہ رہے اور میں چند روز میں مر جاؤں۔ مردہ مسیح کو تو لوگ مانیں اور میں زندہ مسیح جو سب کی آنکھوں کے روبرو موجود ہوں مجھے کوئی ٹکے کو بھی نہ پوچھے۔

کہتے ہیں کہ مرزا جی کا رسالہ میگزین یورپ وامریکا میں بھی جاتا ہے۔ اگر میگزین میں بھی آپ کی مسیحیت کی یہی دلیل ہوتی ہے کہ یسوع مسیح وفات پا گئے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے میں مسیح موعود ہوں، تو یقیناً اہل یورپ ہنستے ہنستے زعفرانی معجون بن جاتے ہوں گے، اور یہی کہتے ہوں گے کہ:

ول مرزا پاگل ہوگیا ہے، گر دن میں پلاسٹر کا اپریشن کر کے ہم کو پاگل خانے بھجوانا مانگتا ہے۔ کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ یہ شکس (شخص) چند روز جیل خانے کی ہوا کھا کر سکمین سے جین ہو جائے اور پھر پبلک کو دیک (دق) نہ کرے۔ وہ ہمارے خداوند یسوع کو گالی دیتا ہے اس کو مارنا مانگتا ہے جو آسمانی باپ کے داہنے ہاتھ پر بیٹھا دنیا پر حکومت کر رہا ہے ہم اپنے بائی (بھائی) مسٹر پگٹ اور ڈاکٹر ڈوئی کو کیوں یسوع نہ مانیں جو یسوع مسیح کو مارتا نہیں اور جیسا ہم آسمانی باپ کا بیٹا ہے ایسا ہی وہ بھی ہے یسوع مسیح ہم لوگوں (یورپ) میں آئیگا نہ کہ ایشیاء کے وحشی کالوگوں (انڈیا) میں اور جب کہ مرزا کو خود انڈیا کے لوگ نہیں مانتے تو ہم لوگ کب مانتا سکتا ہے وہ شریر آدمی جھوٹا ہے

رؤیت اور آسمانی وقدرتی نشان

مرزا جی نے ۳۱ مئی ۱۹۰۴ء کے الحکم میں رؤیت (دیدار خدا) پر بحث کی ہے لیکن اس عنوان کو چھوڑ کر خدا تعالی کے نشانوں پر جا کودے ہیں۔ دعوی کچھ ہے دلیل کچھ ہے۔ یعنی گفتگو میں دعوی تو خدا تعالی کی رؤیت کا ہے جس کا جلوہ برخلاف تمام انبیاء کرام کے مرزا جی اپنے سادہ لوح مریدوں کو دکھانے میں فرد ہیں، اور بحث کی قدرت الٰہی کے نشانوں پر جن کا کوئی فرد بشر منکر نہیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ رؤیت کا تعلق ذات سے ہے یعنی خدا تعالی کی ذات محسوس اور مرئی ہو، اور آثار کا تعلق صفات سے ہے، یعنی کسی شئے کی علامت بعینہ وہ شئے نہیں ہوتی۔ واضح ہو کہ دنیا میں حسب فحوائے

لا تدركه الابصار و هو يدرك الابصار و هو اللطيف الخبير (الانعام: ۱۰۳)

چشم ظاہر بین سے خدا تعالی کی رؤیت محال ہے، ورنہ غیر محدود کا محدود وظرف (سمت وغیرہ) میں اور مستغنی کا محتاج الی السمت اور لا مکانی کا مکانی ہونا لازم آئے گا۔ دیکھو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منکروں نے حضرت موسیٰؑ سے یہی تو کہا تھا کہ

لن نو من لك حتّی نری اللّٰه جهرة یعنی اے موسی ہم تجھ پر اس وقت ایمان لائیں گے جب آمنے سامنے بالمواجہہ اور کھلم کھلا خدا کو دیکھ لیں گے

مگر حضرت موسیٰؑ جیسے کلیم اللہ اور اولو العزم، خدا تعالی کو قوم کی استدعا کے موافق نہ دکھا سکے اور رب ارنی کا جواب بھی لن ترا نی ہی ملا۔

بھلا کیا ہے بساط آئینہ ہائے دیدہء و دل کی
وہ جلوہ پار ہو جائے اگر سد سکندر ہو

اور ارشاد ہوا

و لکن انظر الی الجبل فا ن استقر مکا نه فسوف ترا نی فلما تجلی ر به للجبل جعله دکا و خرّ موسی صعقاً۔ (الاعراف ۔۱۴۳)

(ترجمہ)۔لیکن اے موسی پہاڑ کی طرف دیکھ ۔اگر پہاڑ (تجلی سے) اپنی جگہ ٹھہر گیا تو تو بھی دیکھ سکے گا۔جب خدا نے پہاڑ پر تجلی کی تو اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور موسی بے ہوش ہو گئے ۔

بار احسان کیوں اٹھایا جب کہ دل تھا جلوہ گاہ
سل رہی موسی کی چھاتی پر یہ کوہ طور کی

اگر کوئی اعتراض کرے کہ جب حضرت موسیٰؑ کو معلوم تھا کہ چشم ظاہر بین سے خدا تعالی کی رؤیت نہیں ہوسکتی، تو انھوں نے کیوں عبث استدعا کی اور فعل عبث کے ارتکاب سے انبیاء کرام بری اور معصوم ہیں ۔تو جواب یہ ہے کہ قوم پر حجت قائم کرنے کیلئے حضرت موسیٰؑ نے ایسی استدعا کی ،اور دکھا دیا کہ خدا تعالی کی رؤیت نہیں ہو سکتی، نہ کوئی اس کی تجلی کی تاب لاسکتا ہے۔

مگر مرزا جی کے دعوے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے خیالی کوہ طور (منارہ) پر چڑھ کر ہمیشہ خدا تعالی کا دیدار دیکھتے ہیں ،اور آسمانی باپ اپنے لیپالک کو تجلی کا تماشا دکھاتا ہے جس طرح شب رات میں والدین اپنے بچوں کو آتش بازی کا گھر پھونک تماشا دکھاتے ہیں ۔اور مرزا جی جب اپنے کو عیسی مسیح سے افضل بتاتے ہیں تو موسیٰؑ سے کیوں افضل نہ بتائیں گے یعنی حضرت موسیٰؑ رویت سے محروم رہے مگر میں ہر وقت منارے کی بدولت خدا تعالی کا مکھڑا دیکھتا ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب رہے آسمانی قدرتی نشان۔ یہ ہر شخص ہر وقت دیکھتا ہے اور ربنا ما خلقت ھذا باطلاً پر ایمان رکھتا ہے اور ہر ذی روح اور غیر ذی روح قادر مطلق اور فاطر برحق کے وجود اور قدرت وصنعت کاملہ کا مقر ہے یسبح له من فی السماوات و من فی الارض مرزا جی اس سے بڑھ کر کیا دکھا سکیں گے، اور نہ ان کے دکھانے کی کوئی ضرورت ہے۔ اور دکھائیں گے بھی تو دیکھی ہوئی شئے کو جو محض فضول اور عبث اور تحصیل حاصل ہے۔ البتہ جن کی آنکھیں بوالہوسی اور اعجوبہ پرستی سے چوپٹ ہیں اور دن دہاڑے آنکھیں مانگتے پھرتے ہیں اور جن کو حق و باطل نور وظلمت کچھ نظر نہیں آتا، ان کو دکھائیں۔

مرزا جی تو پورے مداری بھی نہیں۔ پھنک ایک، پھنک دو، کا تماشا دکھانے بھی بیٹھے ہیں۔ مداریوں کی شعبدہ بازیوں کا راز کھل نہیں سکتا، مگر مرزا جی کے کید کا راز طشت از بام ہو گیا اور دنیا طلبی اور حب جاہ کا پاکھنڈ سب پر کھل گیا۔

البتہ مقدمات کے دو نشان بڑے بھاری ہیں۔ جن میں سے ایک تو دنیا نے دیکھ لیا دوسرے کے دیکھنے کی باری ہے۔ مگر مرزا جی کے نزدیک تو نشان قدرت وہی ہے جو ان کی کامیابی دکھائے اور جو ناکامی دکھائے وہ قدرت کا نشان نہیں، بلکہ دجالی یا شیطانی نشان ہے۔ آتھم کے نہ مرنے اور آسمانی منکوحہ کے وصل سے محروم رہنے کا قدرتی نشان نہ تھا۔ لیپالک کے نزدیک تو وہ نشان معتمد اور مستند ہے جو آسمانی باپ دکھائے اور آسمانی باپ کبھی اپنے لیپالک کی ناکامی کا نشان نہیں دکھاتا۔ پس ان کو قدرت الٰہی کے نشان سے کیا مطلب۔ خواہ کیسی ہی متواتر ناکامیاں ہوں مگر مرزا قادیانی ہرگز ان کا اقرار نہ کریں گے، کیونکہ ایسے اقرار سے بروزیت ومسیحیت باطل ہوتی ہے۔ پس مرزا جی کا خدا تو وہی ہے جو کامیاب کرتا ہے، ناکامیاب کرنے والا ہرگز ان کا خدا نہیں۔ ورنہ وہ ناکامی کا اقرار کرتے نادم ہوتے، فرعونی دعووں سے توبہ کرتے۔ اب غور کرنا چاہیے کہ شرک اور الحاد کے اور کیا سینگ ہوتے ہیں۔ خوب یاد رہے کہ قدرت الٰہی اپنے منکروں مشرکوں اور ملحدوں کو ہرگز کامیابی کا نشان نہیں دکھا سکتی و ما دعاء الکافرین الا فی ضلال۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہی مسیح کا صلب اور قتل

ایک مرزائی رسالے میں، جس کی تالیف مرزائیوں کے لئے فخر کا باعث ہے، لکھا ہے کہ:

جماعت احمدیہ کو خدا کے فضل سے اس واقعہ (قتل وصلب مسیح) کے باب میں سچا علم عطا کیا گیا ہے اور اسی سبب سے ان میں کوئی اختلاف نہیں، اور جیسا کہ نصوص قرآنیہ سے ثابت ہوتا ہے انہوں نے بلا اختلاف اس امر کو مان لیا ہے کہ واقعی حضرت مسیح صلیب پر چڑھائے گئے لیکن صلیب پر موت واقع نہیں ہوئی بلکہ خدا نے انہیں بعافیت اتار لیا اور طبعی موت سے مار کر اپنی طرف اٹھالیا پس یہی وہ سچا علم ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے کلام

و ما قتلوہ و ما صلبوہ و لکن شبّہ لھم

اور و ما قتلوہ یقیناً بل رفعه الله ، میں ظاہر فرمادیا ہے۔

کوئی پوچھے اس واقعہ کی نسبت کس کو اختلاف ہے۔ کیا جمہور امت محمدیہ صحابہ کرام اور مجتہدین عظام اور علماء فخام کو اختلاف ہے۔ ہرگز نہیں۔ حسب فحوائے لا یجتمع امتی علی الضلا لۃ سب حیات مسیح پر متفق ہیں۔ صرف جماعت احمدیہ برخلاف اجماع امت متفق نہیں اور من شذّ شذّ فی النار کی مصداق ہے۔ ایسا کہنا تو بالکل اپنے منہ میاں مٹھو بننا ہے۔ جماعت مرزائیہ کو اگر حیات مسیح میں اختلاف ہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ حق پر ہے، بلکہ وہ بھی ان الذین ا ختلفوا فیه لفی شكٍ منه کے ذیل میں داخل ہے۔ پھر ا ختلفوا ماضی کا صیغہ ہے، یعنی وہ لوگ (یہود وغیرہ) جو حیات مسیح میں اختلاف کرتے تھے ان کو بجز ظن کی پیروی کے کوئی علم نہیں دیا گیا۔ اور ظاہر ہے کہ قرآن اختلاف کا قاطع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امت محمدیہ میں سے کسی کو اختلاف نہیں۔ اب تیرہ سو برس کے بعد امت محمدیہ سے خارج ہو کر جس کا جی چاہے اتباع ظن اور ہوائے نفس کا بندہ بن کر اختلاف کرے، اور از منہ ماضیہ کے یہودیوں کی جماعت میں مل جائے۔ دنیا کے ۳۰ کروڑ مسلمانوں کے مقابلے میں اگر چندسو یا چند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہزار مرزائی اجماع امت محمدیہ کے خلاف ہو جائیں تو اسلام کا کیا بگاڑ سکتے ہیں جب کہ مخالف مذاہب کے کروڑوں آدمی بھی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

خود مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے نزدیک بھی یہ مسئلہ چنداں مہتم بالشان نہیں، بلکہ اس کی تہہ میں ایک فریب چھپا ہوا ہے جو درحقیقت سادہ لوحوں کے پھانسنے کا لاسا ہے۔ وہ یہ کہ مسیح جس کو دنیا زندہ سمجھتی ہے مرگئے ہیں اور میں انیس سو برس کے بعد اس کا جانشین بن کر آیا ہوں۔ کیونکہ مسیح بن مریم زندہ ہیں تو وہی مسیح موعود بن کر آئیں گے، نہ کہ مرزا جی جو اپنے کو چینی مغل بتاتے ہیں۔

اگر مرزا جی اپنے کو محض نبی یا خدا کا نائب بتاتے اور اسی ایک لٹکے میں کامیاب ہو جاتے اور مسیح موعود نہ بنتے، تو ان کو عیسیٰ مسیح کے مرنے کی مطلق ضرورت نہ ہوتی۔ اور جب مسیح موعود بنے ہیں تو ضرور ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم کو ماریں کیونکہ اپنے رقیب کا زندہ رہنا کوئی نہیں چاہتا۔

یہ ہے خالی تو وہ خالی یہ بھرے تو وہ بھرے
کاسہء عمر عدو حلقہ آغوش ہوا

مندرجہ بالا شعر بالکل مرزا جی کی حالت کا فوٹو ہے مگر اس کا مطلب نہ مرزا جی سمجھیں گے نہ کوئی مرزائی، انشاء اللہ مجدد ہی سمجھائے تو سمجھ سکتے ہیں۔ اگر کوئی پوچھے گا تو ہم بتا دیں گے۔

مرزا جی کو اپنی شہرت اور حبّ جاہ ومنصب اور مال وزر جمع کرنے کا اس کے سوا کوئی ذریعہ نہ ملا کہ اپنے کو مسیح موعود بنائیں اور مسیح ہی کے نام سے بکیں۔ مگر وائے ناانصافی اور کفران نعمت کہ جس مسیح نے ان کو اس درجہ پر پہنچایا اور جسکے نام لیوا ہو کر مرزا جی گھر بیٹھے پجنے لگے، اسی کو بے دردی کے بغدے سے مار رہے ہیں، اور اس میں طرح طرح کے عیوب نکال رہے ہیں۔ یہ تو بالکل یہودا اسقر یوطی کا اتباع اور اسی کی شاگردی ہے۔ پھر مسیح کے مار ڈالنے اور صفحہ دنیا سے ان کا نام مٹا دینے میں کیا کیا جتن نہیں کئے۔ ہونہ ہو عیسائیوں نے تو حضرت عیسیٰ کو ابن اللہ بنایا، مجھے بمنزلۃ ولد (آسمانی باپ کا لیپا لک) بھی کوئی نہ سمجھے، حالانکہ مجھ پر چمکتا ہوا اور دمکتا ہوا اور کھنکتا ہوا اور دھڑکتا ہوا الہام ہو۔ مگر الہام کو بھی کوئی نہ مانے۔ اچھا نہ مانو، تب بھی عیسیٰ مسیح ہوں وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبرّے جھاڑوں کہ عیسائیوں کے ساتھ روح القدس بھی پناہ مانگے۔ اور دنیا کے مسلمانوں کو جنہوں نے عیسیٰ مسیح کو زندہ رکھ چھوڑا ہے، وہ ناچ نچاؤں کہ سب میں زلزلہ ڈال دوں، قیامت برپا کردوں۔

اے بدبختو، ناہنجارو، خدائی خوارو، لعنت کے مارو، تم نے عیسیٰ کو تو زندہ رکھ چھوڑا ہے اور محمد ﷺ کو زمین کا پیوند کردیا حالانکہ دونوں مردہ ہیں۔،

مطلب یہ ہے کہ میں (قادیانی) زندہ مسیح اور زندہ نبی زندہ امام الزمان ہوں مجھے کیوں نہیں مانتے۔ بلاؤں اپنے اڈی کا نگ طاعون کو اور پکاروں اپنی خالہ کے بیٹے ہیضہ کو کہ تمہارا صفایا کرے۔

مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا خدا کی صفت محیی اور ممیت پر ایمان نہیں۔ خدا جسے چاہے زندہ رکھے جسے چاہے مارے۔ جس طرح حسب فحوائے آیت انك میت و انهم میتو ن آنحضرت ﷺ کا کچھ کسر شان نہیں، اسی طرح حسب آیت بل رفعه الله زندہ رکھنے سے مسیح کو آنحضرت ﷺ پر کچھ ترجیح اور فضیلت نہیں کیونکہ نبی نبی سب برابر ہیں۔ وہ جس کے ساتھ جو معاملہ چاہے کرے، وہ جس کو جو صفت چاہے عطا فرمائے، وہ قادر مطلق اور فاطر برحق ہے۔ اس کی صفت ان الله علی کل شئی قدیر ہے۔ ظاہر کہ احیاء اور اماتت اور حیات و وفات بھی شئی من ا لا شیاء ہیں۔ مرزائیوں کے نزدیک خدا تعالی اماتت پر تو قادر ہے مگر احیا پر قادر نہیں۔ گویا خدا تعالی میں یہ صفت ہی موجود نہیں، اور اگر ہے تو برائے نام یا محض فضول اور معطل ہے۔ ذرا عقل کے ناخن لو اور سمجھو کہ احیاء اور اماتت اضداد میں سے ہیں اور ہر شئے اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے۔ پس اگر خدا تعالی محیی نہیں تو ممیت بھی نہیں، حالانکہ نص قرآنی اسکے خلاف ہے مرزائیوں کا اس پر ایمان نہیں کہ لا یخلف الله وعده

اب اہل نیچر کے مزخرف عقائد کے موافق مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا یہ کہنا کہ نیچر نہیں بدل سکتا اور سنت الٰہی اسی پر جاری ہے کہ وہ مردوں کو زندہ نہیں کرسکتا یعنی مسیح کو مار تو سکتا ہے مگر زندہ نہیں کرسکتا، اول تو تم غیر محدود قدرت وفطرت اور سنت الٰہی کو محدود بتا رہے ہو، اور وان من شیء الا عنده ...کا صریح انکار کررہے ہو۔ اور اگر تم کو فطرت وسنت الٰہی کا علم ہوگیا ہے، تو احاطہ کھینچ کر بتاؤ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوم، سنت الٰہی تو یہی ہے کہ وہ ازل سے لے کر ابد تک ہر شئے پر قادر ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو چاہے کر سکتا ہے۔ سب کچھ اسی کے قبضہ قدرت میں ہے لا یسئل عمّا یفعل و هم یسئلو ن۔ انسانی ارادے غلط ہو جاتے ہیں۔ ہم چاہتے کچھ ہیں اور ہوتا کچھ ہے۔ خود مرزائیوں نے مولوی کرم الدین صاحب پر جو فریب کا دعوی دائر کیا تو اس میں کون سی تدبیر اٹھا رکھی، کیا کیا الہام ہوئے، مگر ہوا وہی جو خدا نے چاہا۔ پس یہی سنت اللہ و فطرت اللہ ہے جو ٹل نہیں سکتی اور ہمیشہ جاری رہے گی۔

خدا تعالی تو احیاء پر قادر نہیں مگر مرزا صاحب قادیانی احیاء و اماتت دونوں پر قادر ہیں۔ جو لوگ ان پر ایمان نہ لائیں ان کو طاعون کے ذریعہ سے ہلاک کر سکتے ہیں اور جو ایمان لائیں ان کو زندہ رکھ سکتے ہیں۔ یہاں سنت اللہ غت ربود ہو گئی اور خدا میں جس صفت کے ہونے کا انکار کیا وہ اپنے وجود میں ثابت کی۔

قادیانی مرزا جی تو دنیا کے مارنے ہی کے واسطے مبعوث ہوئے ہیں۔ جب ساری خدائی کو مارتے ہیں تو عیسی مسیح کو کیوں نہ ماریں جن کا زندہ رہنا ان کی نبوت و موعودیت کے حق میں موت ہے۔

مرزا جی جب حدیث میں عیسی بن مریم کا زندہ رہنا دیکھتے ہیں، تو آتش غضب کے شعلے انکے دماغ سے نکلنے لگتے ہیں۔ اور جب قرآن مجید میں عیسی کی نسبت رفعه الله دیکھتے ہیں تو دانت پیستے ہیں اور جھلاّتے ہیں کہ قرآن میں رفعه الله کی جگہ اماته الله کیوں نازل نہ ہوا۔ معلوم نہیں خدا تعالی اس وقت کس خیال میں تھا کہ بھول گیا یا شاید یہ خیال کیا کہ انیسویں صدی میں آسمانی باپ کا لیپالک پیدا ہو گا جو میری لفظی غلطی کی معنوی اصلاح کرے گا، یا اس سے غلطی ہوئی جس کا تدارک اب آسمانی باپ نے کیا۔

مرزائی کہتے ہیں کہ وما قتلو ہ و ما صلبو ہ کے بعد جو و لکن شبه لهم وارد ہوا ہے، اگر عیسی مسیح مشبہ بالمصلوب نہیں ہوئے تو لکن کیوں وارد ہوا، جو استدراک کے لئے آتا ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ وما قتلو ہ یقیناً کے بعد بل رفعه الله کیوں وارد ہوا۔ حرف بل تو محض اضراب کے لئے آتا ہے، جب وما قتلو ہ کے بعد لفظ یقیناً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجود ہے تو اضراب کیسا۔پھر رفعه الله کے معنی جو مرزائی (اپنی طبعی موت سے حضرت عیسیٰؑ کا مرنا) بتاتے ہیں،تو اس کو لغت سے ثابت کریں کہ رفع کے معنی طبعی موت سے مرنے کے ہیں۔اور جب ہر شئے اپنی طبعی موت سے مرتی اور فنا ہو جاتی ہے تو اسکا ذکر ہی کیسا۔ یہ تو محض فضول اور لغو وحشو ہوا۔ نہ عیسی مسیح کی کوئی تخصیص نکلی، کیونکہ ایسا تو ہمیشہ ہوتا رہتا ہے اور ہوتا رہے گا۔ دنیا نے اس کو مہتم بالشان کیوں سمجھا۔کیوں مذاہب میں جنگ ہوئی۔کیوں غلغلہ مچا جو قیامت تک مچتا رہے گا۔

پھر جب خدا نے عیسی کو مشبہ بالمصلوب کر کے اٹھالیا اور چند روز زندہ رکھ کر اورعمر طبعی پر پہنچا کر مارا،تو سیاق کلام یوں ہونا چاہیے تھا بل رفعه الله و اماته الله بعد العمر الطبیعی بھلا کلام الہام میں انسانی تاویلیں چل سکتی ہیں۔یہ صرف کلام الٰہی کی شان ہے کہ ذراسی تاویل کرنے سے سارا نظام نظم منقلب اور درہم و برہم ہوجاتا ہے۔تاویل کرنا گویا کلام الٰہی پر ظلم کرنا ہے۔

مرزا کا کوئی سچا مرید طاعون سے نہیں مرا

اخبار الحکم قادیان مطبوعہ ۱۰ جون ۱۹۰۴ء میں مرزا جی نے طاعون کے متعلق اپنے بعض مریدوں کو گورداسپور میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

> میں جانتا ہوں اور قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ابھی تک کوئی ایسا آدمی طاعون سے نہیں مرا جس کو میں پہچانتا ہوں یا وہ مجھے پہچانتا ہے جو شناخت کا حق ہو۔

واہ! کیا کہنا ہے۔اس دو پٹی تقریر پر قربان جایئے جو بروزی حکمت عملی سے لبریز ہے۔ اس کا یہ مطلب ہوا کہ جن لوگوں نے، مجھے جیسا کہ پہچاننے کا حق ہے نہیں پہچانا،یعنی جو لوگ مجھ پر ایمان نہیں لائے وہی طعمہ طاعون ہوئے۔اس کی دو شقیں ہیں۔

اول درجہ پر وہ لوگ ہیں جو جانتے ہی نہیں کہ مرزا جی کون ہیں۔ نہ ان کو خبر ہے کہ قادیان ملک پنجاب میں کس نبی اور مسیح نے بروز اور خروج کیا ہے۔

دوسرے درجہ پر وہ مرزائی ہیں جنھوں نے بظاہر بیعت کی مگر جیسا کہ پہچاننے کا حق ہے مرزا جی کو نہیں پہچانا۔اس کی دو صورتیں ہیں یا تو وہ جاہل اور سادہ لوح تھے کہ نبی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر نبی میں تمیز نہ کر سکتے تھے اور دوسروں کی دیکھا دیکھی مرزائی ہو گئے تھے۔ وہ درحقیقت سر میں دماغ، دماغ میں حس اور ادراک، سینے میں دل اور دل میں کانشنس نہ رکھتے تھے۔ اور یہ یقین کیا جاتا ہے کہ خوش قسمتی سے ایسے ہی مریدوں کی بھیڑ بھاڑ نے مرزا جی کا رجسٹر معمور کر رکھا ہے۔ اور بڑی بات یہ ہے کہ انہوں نے کسی چندے میں پھوٹی کوڑی تک نہ دی ہوگی۔ گویا قارون کے سگوں میں سے تھے۔ خوب ہوا کہ طاعون ایسے لئیموں، گھامڑوں، عطائیوں کا سلفہ کر گیا کیونکہ وہ کسی مرض کی دارو نہ تھے یا خود غرض تھے جو محض پیٹ کی خاطر مرزائی بنے تھے اور خلوص عقیدت نہ رکھتے تھے۔ ایسے لوگ دراصل منافق تھے۔ اچھا ہوا کہ طاعون نے ان کو بھی دوسرے بھائیوں میں ملا دیا۔ خس کم جہاں پاک۔

مرزا جی کا مطلب یہ ہے جس قدر مرزائی مرے وہ حقیقی مرزائی نہ تھے اور جس قدر بچ رہے وہ خود غرض اور منافق ہی کیوں نہ ہوں سچے اور راسخ الاعتقاد مرزائی ہیں۔ تو گویا طاعون کچھ اور جھوٹے مریدوں کو چٹ کرنے آیا تھا کیونکہ مرزا قادیانی نے یہ قید لگائی ہے کہ مجھے انہوں نے ایسا نہیں پہچانا جو شناخت کا حق ہے۔

اب رہے وہ لوگ جو مرزا جی سے آشنا ہی نہیں، نہ ان کے نام سے واقف ہیں، وہ خارج اور مطلق العنان رہے۔ نہ طاعون ان کے لئے آیا۔ طاعون تو ڈائن بن کر پیاروں ہی کا صفایا کرنے آیا ہے اور چونکہ یہ جاہل خود غرض منافق تھے، لہذا سب جہنمی ہوئے۔ انّ المنا فقین فی الدر ك ا لا سفل من النار۔ لو صاحبو! مرزائی بنو اور یہ شعر پڑھتے ہوئے سیدھے جہنم کی راہ لو۔

تو دوست کسی کا بھی ستم گر نہ ہوا تھا
جو ظلم ہے ہم پر وہ کسی پر نہ ہوا تھا

اور ابھی کیا معلوم ہے کہ مرزائیوں میں کتنے جاہل خود غرض منافق بھرے پڑے ہیں۔ ان کا تجربہ آئندہ سال انہیں ایام میں ہوگا کیونکہ طاعون تو لیپا لک مرزا کے ساتھ ہے، جب تک وہ زندہ ہے طاعون کا دورہ بند نہیں ہوسکتا۔

پھر لاکھوں آدمی مرزا جی کو جیسے کچھ وہ بروزی اور موعود ہیں ایسا پہچانتے ہیں جیسا پہچاننے کا حق ہے، وہ خود مرزا جی کے قول کے موافق طاعون سے محفوظ رہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئندہ رہیں گے انشاء اللہ حق برزبان جاری۔ طاعون تو صرف مرزائیوں کے لئے آیا ہے جنہوں نے مرزا جی کونہیں پہچانا کہ کتنے پانی میں ہیں، اوران کی کیا پالیسی ہے۔ اور کھانے کے دانت کتنے چھوٹے اور دکھانے کے دانت کتنے لمبے ہیں۔

قادیانی مرزا جی کہتے ہیں کہ

جب قادیان میں طاعون پڑی ہوئی تھی تو ہم خدا تعالیٰ کی قدرت کا عجیب نظارہ دیکھ رہے تھے۔ ہمارے گھر کے ادھر ادھر چیخیں آ رہی تھیں اور ہمارا گھر درمیان میں اس طرح تھا جیسے سمندر میں کشتی ہوتی ہے۔ اس نے محض اپنے فضل وکرم سے محفوظ رکھا،

شہروں اور قصبوں میں ایسا واقعہ بہت سے گھروں میں ہوا ہے۔ اردگرد کے لوگ طاعون سے ہلاک ہوگئے ہیں اور یہ گھر بالکل محفوظ رہے۔ مگر کیا ان گھروں میں بھی ایک ایک مسیح موعود تھا جس کی وجہ سے وہ محفوظ رہے۔ ہم خود اپنا تجربہ اور مشاہدہ بیان کرتے ہیں کہ میرٹھ شہر میں ہمارے گھر کے اطراف و جوانب قریب و بعید میں طاعون سے اموات کی ٹپکا ٹپکی لگی ہوئی تھی۔ ایک مردہ اٹھایا گیا اور دو تین مردوں کے اٹھانے کا تہیا۔ مگر ہمارا گھر جس میں بیس پچیس آدمی تھے، سب محفوظ رہے اور کسی کا بال تک بیکا نہ ہوا۔ کیا ہم بھی مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔ استغفر اللہ۔

مرزا جی کہتے ہیں کہ اگر ہم مفتری علی اللہ ہوتے تو سب سے پہلے ہمیں پر طاعون آتا۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر طاعون مرزا کے منکروں کی وجہ سے آیا ہے، تو ہند کے تیس کروڑ آدمیوں میں سے ایک بھی زندہ نہ رہتا اور کوئی مرزائی جو مرزا قادیانی پر ایمان لا چکا ہے نہ مرتا۔ حالانکہ جس طرح اور لوگ مرے اسی طرح مرزائی بھی مرے۔ طاعون نے تو نہ اپنا دیکھا نہ پرایا۔ ایسی لغو باتیں بچوں کے پھسلانے کیلئے ہیں۔

مہلک مسیح اور طاعونی نبی

مرزا جی کے پاس بجز اس دلیل کے کہ عیسیٰؑ وفات پا گئے کوئی دلیل اپنے مسیح موعود ہونے کی نہیں جس کی ہم بیسیوں مرتبہ چھتاڑ کر چکے ہیں۔ اب صرف طاعون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملعون رہ گیا جو مرزا جی کے خروج کی بڑی بھاری علامت اور آسمانی باپ کا معجز نشان ہے، اور اس لئے اگر مرزا کو طاعونی نبی یا طاعونی مسیح کہا جائے تو بے جا نہیں۔ لوگوں کو ہلاکت کی دھمکیاں تو مرزا جی پہلے ہی دیا کرتے تھے مگر وفات مسیح کا قصہ پرانا ہو گیا، اور خود مرزائی اس سے اکتا گئے تو طاعون ہی کا ذکر خیر مرزا جی کی تقریروں اور مرزائی اخباروں کی تحریروں میں رہتا ہے کیونکہ یہ تازہ بتازہ ہے اور کل جدید لذیذ کی چاشنی میں خمیر کیا گیا ہے۔

چونکہ ہر نبی کے زمانے میں طاعون آیا ہے اور خود عیسی مسیح کے زمانہ میں بھی طاعون سے لاکھوں آدمی ہلاک ہوئے ہیں اور کسی نبی کی برکت اور دعا اس کا انسداد نہیں کر سکی، لہذا بروزی نبی کے زمانے میں کیوں طاعون نہ آوے۔ اور جو تمغہ ہر نبی کو ملا ہے بروزی نبی اس سے کیوں محروم رہے۔ مگر جس صورت میں تمام انبیاء کرام نے بھی دنیا کو ہلاک ہی کیا اور مرزا جی بھی ہلاک ہی کر رہے ہیں تو ان میں اور دیگر انبیاء کرام میں کون سا مابہ الامتیاز رہا، حالانکہ مرزا جی خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) اور دوسرے لفظوں میں افضل الانبیاء ہیں۔

دنیا کے لئے تو مرزا جی کا وجود باعث ہلاکت ہے مگر وہ خود اپنے لئے آسمانی نشان ہیں، ان کا بال تک بیکا نہ ہوگا اور نہ ہوسکتا ہے۔ آسمانی باپ نے انہیں کی حفاظت کا ٹھیکا لیا ہے کیونکہ وہ خلف ہیں اور دوسرے بیٹے ناخلف۔

مرزا جی سے جب کوئی سوال کرے گا کہ طاعون کب دفع ہوگا، تو وہ یہی جواب دیں گے کہ جب تک دنیا مجھ پر ایمان نہ لائے گی۔ حالانکہ یہ غیر ممکن ہے کہ ساری خدائی ان پر ایمان لائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ نہ صرف مرزا جی کی زندگی میں بلکہ ان کے مرنے کے بعد بھی طاعون موجود رہے گا اور جب تک ساری دنیا کا صفایا نہ ہو جائے گا، نہ ٹلے گا..

مرزا جی کہتے ہیں کہ دنیا بداعمالیوں میں مبتلا ہے، خدا کو بھول گئی ہے۔ مگر ان کے خوارق کہہ رہے ہیں کہ کیسی ہی بداعمالیوں کے مرتکب ہو، کیسے ہی خدا کو بھول جاؤ، مگر مجھ پر ایمان لاؤ، میں طاعون سے بچ نکلوں گا اور آسمانی باپ سے بھی؟ یہی وجہ ہے کہ مرزائی پارٹی میں ہر گروہ کے مسلمان بھرتی ہو جاتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مداری، قلندری، مچھندری، مقلد، غیر مقلد، خود بروزی نبی اور امام الزمان۔ مگر کسی کے مذہب سے کوئی تعرض نہیں بلکہ سب کی پیٹھ ٹھونکتے رہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ لوگ کیسا ہی مذہب رکھیں مگر ان کو نبی اور امام الزمان مان لیں۔

حضرت امام اعظمؒ کے مذہب کی بہت تعریف کرتے ہیں مگر بقیہ تین اماموں اور ان کے مذاہب اور ان کے مقلدوں کا ذکر تک نہیں کرتے، گویا وہ ناحق پر تھے۔ وجہ یہ ہے کہ ہندوستان میں کثرت سے امام ابو حنیفہؒ ہی کے معتقد ہیں۔ پس بڑی دولت انہیں میں ہے۔ اگرچہ بروزی نبوت پر ایمان لانے والے شاذو نادر ایسے لوگ بھی ہیں جو کسی زمانہ میں اہل حدیث تھے اور باوصف جدید نبی پر ایمان لانے کے وہ اب بھی اپنے کو اہل حدیث ہی بتاتے ہیں، مگر حدیث اتبعوا السواد الاعظم کو جو حنفی مقلدین کی شان میں ہے اب اسکا نزول احمدی جماعت کی شان میں بتایا جاتا ہے۔ پس مرزا جی خوش ہوتے ہیں، کسی کے منہ پر تھپڑ نہیں مارتے کہ تم تو اچھے خاصے مشرک فی الرسالۃ ہو کر بروزی نبی کی امت میں ہو کر اب تک امام ابو حنیفہ کا کلمہ پڑھتے ہو۔

مجتہد کی صفت یخطی ہے اور نبی فطری طور پر معصوم ہوتا ہے۔ یہ عجیب معجون مرکب ہے کہ ایک خاطی کے مقلد بھی اور ایک معصوم نبی کے امتی بھی۔

خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا، ہمارے مضمون کا عنوان تو یہ ہے کہ مرزا جی مہلک نبی اور طاعونی مسیح ہیں اور یہ خطاب ان کے لئے باعث فخر ہے اور ایسی صفت ہے جس نے ان کے تمام اوصاف کو ڈھانپ لیا ہے اور سب اوصاف پر غالب آگئی ہے۔ یعنی اب ان کو خاتم الخلفاء اور بروزی نبی اور امام الزمان وغیرہ کہنا نہ صرف فضول بلکہ ان کی توہین کا باعث ہے۔ اب جو لوگ مرزا جی پر ایمان لاتے ہیں وہ غالباً یہی تصدیق بالقلب اور اقرار باللسان کرتے ہوں گے کہ ہم کو آپ کی بروزیت اور خاتمیت اور امام الزمانی سے کچھ واسطہ نہیں، ہم تو آپ کی مہلک نبوت اور طاعونی مسیحیت پر ایمان لائے ہیں کیونکہ یہی آپ کا آسمانی نشان ہے اور یہی آپ کی ذاتیات میں داخل ہے۔ اس کے سوا جتنی صفات ہیں سب عرضیات ہیں۔ اور بڑی بات یہ ہے کہ بروزیت اور مسیحیت کا وجود بھی خارج میں نہیں پایا جاتا، ہاں طاعون اور ہلاکت خارج میں موجود ہے۔ پس ایک مفہوم ذہنی پر ایمان لانا اچھا ہے یا موجود فی الخارج پر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الہام کی حقیقت

قادیانی اخبار الحکم میں لکھا ہے کہ (زندہ پیر کے مجاور) نے فرمایا مجھے یاد ہے کہ کسی نے ذکر کیا کہ منشی الٰہی بخش (مؤلف کتاب عصائے موسیٰ) اور اس کا ترجمان (صوفی منشی عبدالحق) کہتا ہے کہ الہام وہ ہے جو پورا ہو جائے۔ اور جو پورا نہ ہو وہ شیطانی کام ہے۔ حضرت (مرزا جی) نے فرمایا کہ:

> مکہ معظّمہ میں داخل ہو کر اگر خدا کی قسم دی جائے تو میں کہوں گا کہ میرے الہامات خدا کی طرف سے ہیں، لیکن جس شخص نے خیالی طور پر دعویٰ کیا ہو، وہ ہرگز یہ جرأت نہیں کرسکتا۔ کیا وہ شخص جو کامل یقین رکھتا ہو، اور وہ شخص جو مشکوک ہے، برابر ہو سکتے ہیں۔

سوال از آسمان جواب از ریسمان۔ منشی صاحب اور صوفی صاحب نے ایک ٹکسالی اور اصولی بات کہی تھی جس سے کوئی ذی عقل انکار نہیں کرسکتا کہ جو الہام پورا نہ ہو، اسے الہام کہنا الہام کرنے والے پر افتراء ہے۔ مگر چونکہ اس سے مرزا صاحب قادیانی کا کونا دبتا تھا کیونکہ ان کا کبھی کوئی الہام پورا نہیں ہوا، لہذا الہامات پورے نہ ہونے کی وجہ نہ بتائی۔

اور اپنے الہامات کے پورا نہ ہونے کی وجہ بتاتے ہوئے مکہ معظّمہ کا ذکر کیوں کیا۔ یہ کہنا چاہیے تھا کہ اگر مجھے قادیان شریف میں خیالی منارے کے نیچے آسمانی باپ کی قسم دی جائے۔ کیونکہ آپ مکہ معظّمہ اور کعبہ مکرمہ سے منحرف ہو چکے ہیں، باوصف استطاعت رکھنے کے حج کو نہیں جاتے بلکہ اپنے چیلوں کو بھی منع کرتے ہیں کہ سمندر میں ناکے ہیں، جہاز غرق ہوتے ہیں، اور خشکی میں شیر لگتا ہے، طاعون اور ہیضہ کے جابجا قرنطینے ہیں، پس اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا منع ہے۔

کوئی سچا الہام خیالی طور پر نہیں ہوتا، بلکہ خدا تعالیٰ کی جانب سے القاء ہوتا ہے جس کا پورا ہونا قطعی اور یقینی ہے۔ اس بات کی کیا دلیل ہے کہ اوروں کے الہامات تو خیالی اور آپ کے الہامات یقینی ہوں جو سر سراہٹ بن کر پھر ہو جائیں اور وقوع میں نہ آئیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جس طرح آپ کے الہامات محض افتراء علی اللہ ہیں اسی طرح آپ کی قسم کا بھی کسی ایسے تیسے ہی کو یقین ہوگا جو لا تطع کل حلاف مهين پر ایمان نہ رکھتا ہوگا۔
پھر الہام کسی واقعہ کے متعلق ہوتا ہے جس کا ظہور الہام کے لئے کسوٹی بن جاتا ہے۔ آپ کے الہامات انت بمنزلة ولدی وغیرہ کون سے واقعہ کے متعلق ہیں۔ آپ کو آسمانی باپ کا لیپا لک کس نے مانا۔ الہام تو ہو گیا لیکن اگر ہم خود مرزائیوں سے پوچھیں کہ کیا درحقیقت مرزا جی خدا کے لیپا لک ہیں تو وہ اس کا جواب متحیر ہو کر نفی ہی میں دیں گے۔ فرمایئے جب خاص الخاص مریدین بھی الہام کے منکر ہیں تو غیر کیوں منکر نہ ہوں۔

مرزا جی کے الہامات واقعات کے متعلق اور واقعات کے پورا کرنے والے تو کیا ہوں گے، اگر ان کو غور سے دیکھا جائے اور جمع کیا جائے تو ایک بے معنی غیر منضبط بے سروپا لغویات وخرافات ہوگی۔ نبی بھی بن گئے، مسیح موعود بھی بن گئے، مگر آسمانی باپ نے جدید نبی کی بغل میں کوئی پشتارا (صحیفہ) دے کر نہ بھیجا جس میں امت کے لئے اصول وقوانین ہوتے۔ امام الزمان بن گئے مگر الہام کے گھڑنے کا سلیقہ نہ ہوا۔ عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیے۔ مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) پر ایمان لاتے تو وہ وہ اچھوتے الہامات کا گھڑنا بتا دیتا کہ ہرگز ٹکسال باہر نہ ہوتے اور پھر ہر طرح چاندی ہی چاندی تھی۔ مریدوں پر الہام نہیں ہوتا بلکہ وہ ابھی عالم رؤیا کے سبز باغ دیکھ رہے ہیں جن کا الحکم میں مسلسل چھپنا اور ان کی تعبیروں کا ملنا شروع ہوگا۔ ایک مرزائی کا خواب مشتہر ہوا ہے کہ کسی شخص نے پانچ سو روپیہ کی رقم کا فارم بھیجا ہے، جب رقم کو ضرب دی تو چھبیس ہزار روپیہ حاصل ضرب ہوا۔ (بلی کے خواب میں چھچھڑے)

موت کی دھمکی

تمام انبیاء کرام علیهم السلام کی صفت بشیر و نذیر اور خود آنحضرت ﷺ کی صفت و ما ارسلناك الا رحمة للعالمین ہے۔ وجہ یہ ہے کہ انبیاء کرام جناب باری کی شان جلال ورحمت کے مظہر ہیں، یہ دونوں صفتیں بالفعل لازم وملزوم ہیں جن کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظہور اپنے اپنے موقع پر ضروری ہے، ورنہ دنیا یا تو سیر ہو جائے یا دلیر ہو جائے۔ اور پھر ضرور ہے کہ دین و دنیا کا نظام درہم برہم ہو کیونکہ خدا تعالیٰ عین رحم ہے عین محبت ہے اور خلقت عالم اور بعثت آدم کا منشاء ہی رحمت و شفقت ہے شان رحمت ہی سے کائنات و مکونات ظہور میں آئے ہیں اسی شان رحیمی کے اقتضاء سے کسی نے ذات باری کو باپ قرار دیا کسی نے رب اور پروردگار۔

اس میں بالکل شک نہیں کہ قدرت الٰہی کا بازار ازل سے ابد تک گرم ہے جس میں صرف رحمت کو رواج ہے، قہر و غضب نام کو نہیں۔ ان کے پیدا کرنے والے وہ انسان ہیں جو اس کی عظمت سے ناواقف اور اس کی رضا کے مطابق کام کرنے سے غافل اور اپنی فانی ہستی کے مقابلے میں اس کی ہستی کو بھولے ہوئے ہیں بلکہ انا و لا غیری کے نقارے بجا رہے ہیں۔

مرزا جی نے جو لوگوں کو موت کی دھمکیاں دیں اور طاعون کے خروج و نزول کو اپنی نبوت اور بروزیت کا باعث بلکہ تابع بتایا، تو کیا اس کے یہی معنی نہیں کہ موت میرے اختیار میں ہے، اور اگر تم مجھ پر ایمان لاؤ گے تو زندہ رہو گے ورنہ ہلاک ہو گے۔ مگر مرزا جی نے کبھی یہ بشارت نہیں دی کہ آسمانی باپ تم کو ورثہ میں فلاں فلاں جائداد یا میراث یا نعمتیں دے گا۔ باپ بیٹے کے پاس موت کے سوا کچھ نہیں طاعون تو مرزا جی کی خوش قسمتی سے چند ہی سال سے آیا ہے۔ لیکن جب کہ آپ اپنی نبوت و رسالت ۳۰ سال سے بتاتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ اس وقت طاعون نہیں آیا اور قبل از طاعون جو دھمکیاں آتھم وغیرہ کو دی گئیں وہ سب خطا گئیں موت کی گیدڑ بھبکیاں ہی رہیں۔

بھلا موت کا کسی سچے مسلمان کو جس کا ایمان اذا جاء اجلهم لا يستأخرون ساعة و لا يستقدمون پر ہے، خوف ہی کیا۔ موت تو ان کے لئے ایک نقل مکانی ہے۔ جو لوگ خدا کو بھولے ہوئے ہیں ان کی زندگی عین موت بلکہ موت سے بدتر ہے، اور جو لوگ ہر دم خدا میں جیتے ہیں ان کی موت بھی زندگی ہے۔ بلکہ وہ کبھی مرتے ہی نہیں۔ موت کی دھمکی صرف بزدلوں پر پڑتی ہے۔ جب بچے اپنے بڑوں سے سنتے ہیں کہ شادی آئی، بھئی شادی آئی، ہیچا آئی، بھائی ہیچا آئی، تو ڈر جاتے ہیں۔ یہی حال ان پیران نابالغ کا ہے جو موت سے ڈرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت و ہلاکت سے ڈر کر مرزا جی پر ایمان لانے والے سب بچوں کی سی طبیعت رکھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ مرزا جی کی ڈیوٹی ہلاکت کے سوا کچھ نہیں۔

مرزا صاحب بجز اپنے نفس اور اپنے مریدوں کے کسی کو زندہ دیکھنا نہیں چاہتے۔ جیسے مسیح مر گئے تمام انبیاء اور اولیاء اور شہداء خلاف فحوائے لا تحسبنّ الذین قتلوا فی سبیل الله امواتاً ... مر گئے۔ ان کے تمام مخالفین اور منکرین موجودہ زمانے میں ان کے سامنے بذریعہ طاعون مر گئے، اور مرنے کا لگّا لگ رہا ہے اور ابھی کیا ہے ساری دنیا مرے گی مرزا جی اور ان کے مرید ہی زندہ رہیں گے۔

مگر تعجب ہے کہ مرزا جی کے وہ مخالفین جو جعلی بروزیت و مہدیت کا دھڑ توڑ رہے ہیں، مثلاً حضرت مہر علی شاہ مؤلف کتاب سیف چشتیائی وغیرہ، اور حضرت مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی، اڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنہ جو مرزا جی کے عنان در عنان حریف ہیں اور حضرت منشی الٰہی بخش صاحب و حاجی صوفی محمد عبد الحق صاحب مؤلف کتاب عصا موسیٰ وغیرہ اور حضرت مولوی کرم الدین صاحب جنہوں نے مقدمہ فریب میں الہامات کی جڑ کاٹ دی اور حضرت مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اڈیٹر و مالک اخبار اہل حدیث امرتسر جو مرزا جی کے بغلی گھونسے ہیں اور ہر طرح ان کو نچا رہے ہیں، اور حضرت مولوی سید ابو محمد ڈاکٹر جمال الدین صاحب مالک نیو میڈیکل ہال صدر بازار پشاور، جنہوں نے بروزیت کے ہوائی قلعہ کو اپنی ہر قسم کی اعانت سے بذریعہ ضمیمہ شحنہ ہند اوڑا دیا، اور حضرت مولوی امام الدین صاحب مدرس بورڈ اسکول گجرات، اور تمام حضرات نامہ نگاران و معاونین و ناظرین شحنہ ہند جن کی تعداد بے شمار ہے اور جن کی اعانت و سرپرستی سے ضمیمہ جاری ہے، ان میں سے کسی کا بال بھی بیکا نہ ہوا، اور نہ انشاء اللہ مرزا جی کی زندگی تک بیکا ہو۔ نہ کسی پر موت کی دھمکی پڑی۔ خدا نے چاہا تو سب کے سب مرزا جی کو مار کر بھی نہ مریں گے۔ مجدد السنہ مشرقیہ کی یہ پیشین گوئی جلی حرفوں سے لکھ کر مرزا جی اور تمام مرزائی اپنی اپنی پاکٹ میں رکھ لیں اور پھر قدرت الٰہی کا چشم عبرت سے نظارہ کریں انشاء اللہ ایسا ہی ضرور ہوگا۔ آمین

اور ہم حضرت مجدد السنہ مشرقیہ شوکت اللہ القہار کا ذکر خیر تو بھول ہی گئے، انہوں نے تو مرزا جی کی وہ خدمت گزاری کی ہے کہ کوئی کر نہیں سکتا۔ ہر علم، ہر فن، ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبجیکٹ میں گویا گپ چپ کے لڈو کھلا دیئے۔گھٹنوں گھٹنوں مزہ چھکا دیا۔مرزا جی کے کان میں ہر سال آسمانی باپ کہہ جاتا ہے کہ ضمیمہ اب بند ہوا،اوراب بند ہوا۔مگر آسمانی باپ ایسا جھوٹا اور فریبی ہے کہ جو کہتا ہے لیپا لک کے حق میں الٹی ہی پڑ جاتی ہے۔اب دیکھتے جاؤ منافقوں اور ملحدوں کی بولتی بند ہوتی ہے یا ضمیمہ بند ہوتا ہے۔

ہم حلفاً کہتے ہیں کہ مجدد اپنے حاسدوں اور بدخواہوں کا جو نہ صرف قادیان میں بلکہ بعض شہروں اور قصبوں میں عیسیٰ مسیح کو مارتے پھرتے ہیں جہال مطلق اور طفل مکتب سمجھتا ہے اکثر مرزائی ہمارے پاس آتے ہیں اور ہم ان کے ساتھ خلق سے پیش آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پوچھو کیا پوچھتے ہو مگر توبہ توبہ،زبان کھولتے ہوئے بروزیت اور مسیحیت کی قلعی کھلتی ہے۔ہاں بعض سیدھے سادھے علماء سے چھیڑ خانی کرتے ہیں کہ عیسیٰ مسیح کی حیات ثابت کرو جب ہم ان کو بھی مبہوت کرنے کا لٹکا اور حیوان ناشخص بتادینے کی صنعت بتاتے ہیں تو پھر میدان میں نہیں جمتے۔

جن لوگوں نے انبیاء سے سرکشی کی ہے ان کی تمام قوم ہلاک ہوگئی ہے جیسے طوفان نوح اور صرصر عاد،مگر کیا وجہ ہے کہ بروزی نبی کی مخالفت کر کے نہ صرف ہندوستان کے ۳۰ کروڑ بلکہ دنیا کے ایک ارب کئی کروڑ آدمی ہلاک نہ ہوئے اور خود ایمان لانے والوں کی جماعت کثیر ہلاک ہوگئی۔کیا انبیاء کا معجزہ صرف ہلاکت ہے،زندہ کرنا ان کا معجزہ نہیں۔ہاں صاحب انبیاء کرام کیا معنی،خدا تعالیٰ قادر مطلق بھی اماتت ہی پر قادر ہے احیا پر قادر نہیں اور انبیاء کرام نے تو درحقیقت کوئی معجزہ ہی نہیں دکھایا چہ جائے کہ احیاء اموات۔مناسب تو یہ تھا کہ جس طرح احیاء خلاف فطرت ہے،اسی طرح اماتت بھی خلاف فطرت ہوتی۔لیکن مرزا جی کا ایمان ایک لاء آف نیچر Law of Nature پر ہے دوسرے پر نہیں۔

احیاء اسلئے خلاف ہوگیا کہ مرزا جی کے رقیب عیسیٰ مسیح مردوں کو زندہ کرتے تھے اور پھر غضب یہ ہوا کہ وہ خود بھی زندہ ہیں اور دوبارہ آئیں گے۔پس آسمانی باپ نے اپنے لیپا لک کے سچا کرنے کیلئے عیسیٰ مسیح کو مار کر لاز آف نیچر Laws of Nature کی تصدیق کردی اور احیا کا نیچر منسوخ کر دیا کیونکہ اس سے خود لیپا لک منسوخ ہوتا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائی مذہب اور آریا مذہب میں کیا فرق ہے

جس طرح مرزا جی کا یہ منہ نہیں کہ عیسوی مذہب کی تردید کرسکیں، اسی طرح ان کا یہ بھی حوصلہ نہیں کہ آریا مذہب کی تردید کرسکیں۔ عیسائیوں نے عیسیٰ مسیح کو ابن اللہ (خدا کا بیٹا) قرار دیا تو مرزا جی نے اپنے کو متبنّی (اللہ کا بمنزلہ ولد) (لے پالک) بنایا ۔آریا معجزات کے منکر ہیں، مرزا جی بھی منکر۔ وہ تناسخ کے قائل، مرزا جی بھی اپنے بروزی نبی ہونے کے قائل۔ آریا کے نزدیک کوئی شیئے نیچر کے خلاف نہیں ہوسکتی ،مرزا جی کے نزدیک بھی لاز آف نیچر Laws of nature کا نقض محال ہے بلکہ مرزا جی بعض عقاید میں آریا سے بڑھے ہوئے ہیں

آریا مرنے کے بعد ایک دوسرے قالب میں زندہ ہوکر دوبارہ اٹھنے کے قائل ہیں، مگر مرزا جی قائل نہیں کیونکہ عیسیٰ مسیح دنیا میں دوبارہ نہیں آسکتے نہ وہ زندہ ہیں ۔آریا حشر اجساد کے قائل نہیں، مرزا جی بھی قائل نہیں ۔آریا عموماً معجزات کے منکر ہیں، مرزا جی بھی معجزات قدرت کے منکر ہیں مگر اپنے ذاتی معجزات پر ایمان رکھتے ہیں ۔قانون فطرت صرف ہلاکت پر قادر ہے، زندہ کرنے پر قادر نہیں مگر مرزا جی احیاء اور اموات دونوں پر قادر ہیں۔

امریکہ کا ایک ڈاکٹر دعوی سے کہتا ہے کہ میں نے طاعون کے کیڑے ایک بکس میں جمع کر لئے ہیں جب چاہوں ان کو کھول کر دنیا کو ہلاک کردوں۔ اس کا یہ کہنا تو صحیح ہے اور یورپ و امریکا کے ڈاکٹر اور علماء اور حکماء تصدیق کرتے ہیں، مگر مرزا جی کا یہ دعوی غلط ہے کہ میری وجہ سے دنیا میں طاعون آیا ہے۔ اگر وہ سچے ہیں تو بتائیں کہ ہندوستان میں طاعون کب تک رہے گا ،اور کب تک ان کو ۳۰ کروڑ آدمی نبی اور مسیح مان لیں گے کیونکہ طاعون تو مرزا جی کو نہ ماننے ہی کی وجہ سے آیا ہے۔ پس عیسائیوں اور آریا سے مرزا جی کا معارضہ مسلمانوں کو دھوکہ دینا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کا الہامی ڈھکوسلہ

قادیانی مرزا نے ایک نئی گپ یہ ہانکی تھی کہ ام المرزا ئین کے بطن سے لڑکا پیدا ہوگا۔ چنانچہ اخبار الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۴ء میں جلی حروف میں یہ الہام شائع کیا گیا کہ:

شوخ وشنگ لڑکا پیدا ہوگا۔

اوراس الہام پر تمام مرزائیوں کی خاص نظر تھی۔ لیکن خدا کی شان کہ ۲۴ جون ۱۹۰۴ء کومرزا جی کے ہاں بجائے لڑکے کی لڑکی پیدا ہوگئی۔ خیر مضائقہ نہ دارد۔ لڑکا نہ سہی لڑکی سہی، آخر اولاد میں تو داخل ہے۔ لیکن اندیشہ یہ ہے کہ وہ شوخ وشنگ والا آسمانی لقب (جو اولاد ذکور کے لئے کسی قدر موزوں بھی ہوسکتا ہے) کہیں دختر نیک اختر سے وابستہ نہ ہوجائے جو ہر طرح ناموزوں ہوگا۔ اس الہام کے متعلق زید وعمر کا ایک مختصر مگر دلچسپ مکالمہ درج ذیل ہے:

زید۔ بھائی جان آج مرزائیوں میں کچھ عجیب اداسی چھائی ہوئی ہے، خیر تو ہے۔

عمرو۔ کیا آپ نے نہیں جانتے کہ وہ شوخ وشنگ لڑکے والا الہام جو ابھی تازہ تازہ شائع ہوا تھا، غلط ہوگیا۔

زید۔ الہام اور غلط ہو، ہم نہیں مانتے۔ اس خبر پر کیونکر وثوق ہوسکتا ہے۔

عمرو۔ یہاں مرزائی بے چارے اپنے منہ سے تصدیق کر رہے ہیں کہ ام المرزائین علیہا ما علیہا کے ہاں لڑکی پیدا ہوگئی۔

زید۔ کیوں کر ہوگئی۔ کیا مرزا جی وہاں موجود نہ تھے۔

عمر۔ جی ہاں مرزا جی بے چارے مقدمہ میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اس روز گرداسپور تشریف رکھتے تھے۔ ۲۴ جون کو چھٹی ملی تو جاتے ہوئے یہ بشارت سنی کہ لڑکی ہوگئی۔

زید۔ اس وقت مرزا جی کی حالت کیسی تھی۔

عمرو۔ وہی جو قرآن نے بتایا ہے اذا بشر احدھم بالانثی ظل وجھه مسوداً و ھو کظیم۔ جب انہیں لڑکی کی خبر ملی پس غصے کے مارے منہ کالا ہوگیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زید۔ مرزا جی کو پہلے سوچ کر الہام کرنا تھا۔ یہ تو منجم، رمال، قیافہ شناس، طبیب بھی بتا دیتے ہیں کہ لڑکا ہوگا یا لڑکی۔ بلکہ تجربہ کار عورتیں بھی کہہ سکتی ہیں۔

عمرو۔ اجی یہ تو سب کچھ سوچ بچار کر کے ہی الہام کیا گیا تھا کیونکہ ۷ امئی کو الہام ہوا اور ۲۴ جون کو تولد ہوا۔ اور عین وضع حمل کے دنوں میں اسی لئے الہام کیا بھی گیا تھا کہ سارے تجربے کر لئے تھے۔ مگر یہ عجیب قدرت ہے کہ خدا نے لڑکے سے لڑکی بنا دی۔

زید۔ تو کیا ام المرزائین نے بوڑھے میاں کو نہ ڈانٹا ہوگا کہ کم بخت تو نے مجھے دنیا میں بدنام بھی کیا، اور بات بھی پوری نہ ہوئی۔ کون ہے جو دنیا میں ڈھنڈورہ پیٹتا پھرتا ہے کہ میری عورت کچھ جننے والی ہے اور اسکے لڑکا ہوگا۔

عمرو۔ نہیں ام المرزائین خود چاہتی ہیں کہ جب آپ کا شوہر ماشاء اللہ دعوی نبوت سے دنیا بھر میں شہرت حاصل کر چکا ہے تو کیا زوجہ محترمہ کا حق نہیں کہ دنیا میں اس کی شہرت کا بھی ڈنکا بجے، خواہ کسی طرح سنیں۔ بدنام بھی گر ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا۔

زید۔ اب تو مرزائیوں کو خصوصاً قادیان کے رہنے والوں کو مارے شرم کے ڈوب مرنا چاہیے۔

عمرو۔ نہیں نہیں۔ شرم چہ کنی است کہ پیش ساکنان دارالامان بیاید۔ ایسی باتیں روز مرہ پیش آتی رہتی ہیں۔ یہ تو بات ہی کیا ہے۔

زید۔ مقدمہ کی کچھ سنائیے کیا ہو رہا ہے۔

عمرو۔ بس زور سے چل رہا ہے۔ مرزا جی دارالامان سے بدر گورداسپور میں فروکش ہیں۔ پیشی روزانہ ہوتی ہے اور گھنٹوں کھڑا رہنا پڑتا ہے۔

زید۔ دن بھر کہاں بسر ہوتی ہے۔

عمرو۔ ریلوے سٹیشن سے اتر کر کچہری کو جاؤ۔ راستے میں عین سڑک کے متصل جامن کے درختوں کے نیچے پگڑی اتار مسیح زمان بیٹھا ہے۔... سبحان اللہ سڑک پر چلنے والوں کی جوتیوں کی ساری خاک مسیح زمان کی نذر ہوتی ہے، (خاکساری کے طفیل بسر وچشم)

زید۔ کیا مرزا جی کو عدالت میں کرسی نہیں ملتی۔

عمرو۔ کرسی تو کرسی بیچارے کو پانی پینا بھی نصیب نہیں۔ کیا اخباروں میں پڑھ نہیں چکے۔

زید۔ او ہو ایسا کیوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمرو۔بس سزائے اعمال ہے۔ یہ سب کچھ اللہ سے اپنے کرتوتوں کی سزا مل ہی ہے۔
زید۔مگراب بھی تو وہ فتح فتح پکارے جاتے ہیں۔
عمرو۔جی ہاں پہلے جو کہہ چکا ہوں کہ: شرم چہ کنی است
زید۔تازہ الہام النّا لك الحديد کا کیا مطلب
عمرو۔یہی کہ لوہا نرم کردیا۔یعنی مجسٹریٹ کے دل کو موم کردیا۔اسکا یہی نتیجہ ہے کہ پانی نہ ملے لوہا ہی موم ہوگیا۔
زید: یہ کون صاحب ہیں جنہوں نے ایک موٹی مرغی کو ایسا پھنسا دیا کہ قفس سے نکلنا محال ہوگیا۔
عمرو: آپ نہیں جانتے یہ ایک مولوی صاحب ہیں، اخباروں میں آپ نے سنا ہوگا ابو الفضل مولوی محمد کرم الدین صاحب رئیس بھین ضلع جہلم ۔اور یہ اس قابلیت کے شخص ہیں کہ جس وقت عدالت میں ان کی تقریر کا وقت ہوتا ہے تو وکیل منہ دیکھتے رہ جاتے ہیں۔عجیب ذہین اور طباع شخص ہیں۔ میں نے تو اپنی عمر میں ایسا قابل شخص نہیں دیکھا ۔اور استقلال کا یہ حال ہے کہ ڈیڑھ سال کا عرصہ ہو چکا ہے کہ غیر ملک میں جھگڑ رہے ہیں اور کبھی آپ کے چہرہ پر ملال نہیں دیکھا۔
زید: بے شک معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کو خاص تائید ایز دی ہے، ورنہ ایسی طاقت ور جماعت کا مقابلہ ہر شخص کا کام نہیں۔ ہاں یہ تو بتاؤ کہ اب مقدمہ کون سے مرحلہ پر ہے۔
عمرو: مولوی ثناء اللہ صاحب اور مولوی محمد علی گواہان استغاثہ کی شہادتیں ہو چکی ہیں۔ مولوی محمد حسن صاحب قاضی جہلم کی شہادت شروع ہے ۔اس کے بعد مولوی غلام محمد صاحب قاضی تحصیل چکوال کی گواہی ہوگی۔اس کے بعد ڈیفنس کی باری آئے گی۔
زید: اچھا آئندہ حال کہتے رہنا۔ السلام علیکم
عمرو: بہت اچھا وعلیکم السلام

جواب سوالات

ہم نے جو مرزا قادیانی اور مرزائیوں کی علمی لیاقت کی نبض دیکھنے کو حضرت ابراہیمؑ اور نمرود کے معارضہ کے متعلق دو سوال کئے تھے، اور درصورت معقول جواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملنے کے دوسو روپیہ انعام دینے کا وعدہ کیا تھا۔ جب اسکے متعلق منارے کے گرانڈیل اورعریض وطویل مندر یا گنبد سے کوئی آواز نہ آئی ،تو اب ہم مجبور ہوکر خود ہی جواب دیتے ہیں کیونکہ یہ سوالات ایسے نہیں جن کا جواب نہ دیا جائے۔اگر چہ انکا جواب دینا مرزائیوں کے امکان سے باہر ہے مگر مجدد السنہ مشرقیہ خدا کی عنایت سے ہر لاینحل عقدے کے کھولنے اور ہر سوال کا جواب دینے پر قادر ہے بحولہ و قوتہ

جب حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ ربی الذی یحیی و یمیت تو نمرود نے جواب دیاانا احیی و امیت یعنی تیرا خدا مردوں کو زندہ کرتا ہے،تو میں بھی زندہ کرتا ہوں۔ اس پر حضرت ابراہیمؑ خاموش ہو گئے تو کیا انہوں نے تسلیم کرلیا کہ نمرود بھی ویسا ہی محیی وممیت ہے جیسا خدائے واجب الوجود۔ کیونکہ السکوت فی معرض البیان بیان۔

جواب یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے حقیقت سے سوال کیا تھا اور نمرود نے اس کا جواب اعجاز سے دیا، کیونکہ کسی بے گناہ کو قتل کرڈالنا اور کسی واجب القتل کو چھوڑ دینا حقیقی احیا واماتت نہیں۔احیا اور اماتت کے وقوع کی بہت سی قسمیں ہیں۔مثلاً زمین کا زندہ کرنا یعنی پانی برسانا، رحم میں نطفہ سے جاندار انسان یا حیوان پیدا کرنا وغیرہ ۔قدرتی معجزات پر بجز فاطر برحق اور قادر مطلق کے کون قادر ہوسکتا ہے،مگر نمرود اس کو نہ سمجھا کیونکہ اس کی عقل اور اس کے مغرورانہ خیالات محدود تھے۔پس حضرت ابراہیمؑ نے حقیقت اور مجاز کی بحث سے ہٹ کر اسکے سامنے وہی بات پیش کی جو مشاہدے میں آنکھوں کے سامنے موجود تھی اور آسانی سے اس کی سمجھ میں آسکتی تھی۔پس فرمایا فان اللہ یاتی بالشمس من المشرق فاتبھا من المغرب ۔چنانچہ یہ بات اس کی سمجھ میں آگئی اور ساکت محض ہوگیا۔

اس پر یہ سوال تھا کہ خدا تعالی بھی مغرب سے مشرق میں آفتاب نکالنے پر قادر ہے یا نہیں۔اگر قادر ہے تو مرزا اور مرزائیوں کا نیچر ٹوٹ گیا کیونکہ ان کے مذہب میں نقض قانون فطرت محال ہے۔اور اگر خدا تعالی مغرب سے مشرق میں آفتاب نکالنے پر قادر نہیں تو نمرود اور خدا دونوں عدم قدرت میں برابر ہو گئے اور معارضہ ساقط ہوگیا کیونکہ نمرود کہہ سکتا تھا کہ مجھ سے ابراہیمؑ وہ بات چاہتا ہے جس پر خود اسکا خدا قادر نہیں

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کو یہ دکھانا منظور تھا کہ میرا خدا وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جس کا بنایا ہوا قانون ٹوٹ نہیں سکتا و لن تجد لسنة الله تبد یلا اور نہ اس کا وعدہ کبھی خلاف ہوسکتا ہے و لن یخلف الله وعدہ اگر تجھ میں قدرت ہے تو بھلا اس کا قانون توڑ تو دے، اور آفتاب کو بجائے مشرق سے طلوع ہونے کے مغرب سے طلوع تو کر دے۔

دیکھو قانون قدرت کا ثبوت ایسا ہوتا ہے جیسا مجدد (احمد حسن شوکت) نے ثابت کر دکھایا نہ کہ مرزا قادیانی اور مرزائیوں کی طرح کہ خدا تعالی احیا پر قادر نہیں، جس سے خدا تعالی کی تمام قدرتیں معاذ اللہ سلب ہوگئیں کیونکہ اس کی مقدورات کی ایک جزئی احیاء بھی ہے جب وہ احیا پر قادر نہیں تو کسی جزئی پر قادر نہیں حالانکہ اس کی صفت علی کل شیء قدیر ہے۔ مرزا جی نے تو خدا کو خدا ہی نہ رکھا۔ لا حول و لا قوة الا بالله۔

تسبیح یا عقد انامل

زنار باندھ سبحہ صد دانہ توڑ ڈال
راہ رو چلے ہے راہ کو ہموار دیکھ کر

قادیانی مرزا جی سے کسی نے سوال کیا تھا کہ تسبیح ہاتھ میں لے کر بعد نماز ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا کیسا ہے۔

مرزا جی نے بڑے اینچ پیچ سے اس کا جواب گول مٹول دیا اور بالآخر کہہ دیا کہ یہ جو تسبیح ہاتھ میں لے کر بیٹھتے ہیں یہ مسئلہ بالکل غلط ہے۔ غالبًا اس کا مقصود یہ تھا کہ تسبیح کے ذریعہ سے خدا کا ذکر کرنا ریاء میں تو داخل نہیں، مرزا جی کے جواب سے یہ معلوم ہوا کہ ریاء میں داخل ہے۔ مرزا جی ۴۴ کے ایر پھیر میں تو آئے مگر یہ نہ بتایا کہ عقد انامل مسنون ہے، سائل اس پر عمل کرے۔

ریاء بے شک بری چیز ہے اور شرک میں داخل ہے اسی واسطے ریاء کبھی مرزا جی کے پاس بھی نہیں پھٹکی۔ تسبیح کا ہاتھ میں رکھنا تو ریاء ہے لیکن شیطان کی آنت سے لمبا منارہ تعمیر کرانا جو کوسوں سے زائرین کو نظر آئے ریاء نہیں۔ اپنی تصویریں کھچوا کر شائع اور فروخت کرنا اور مرزائیوں کو دینا کہ اپنے گھروں میں رکھیں اور مرد و عورت ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت درشن اور ڈنڈوت کیا کریں، ریاء نہیں۔ پیشینگوئیوں کے لمبے چوڑے اشتہارات شائع کرنا ریاء نہیں۔ آپ جواب دیں گے کہ میں مامور من اللہ ہوں یہ ریاء نہیں بلکہ تبلیغ ہے، اور آسمانی باپ نے الہام کر دیا ہے کہ تصویروں اور اشتہاروں وغیرہ کے ذریعے سے اپنی بروزیت کو بانس پر چڑھاتے رہیں۔ لیکن سینکڑوں حماقتیں اور غلطیاں جو آپ سے سرزد ہوتی ہیں ان کی تبلیغ نہیں کی جاتی۔ انبیاء کرام کو بعض اوقات بذریعہ وحی تنبیہ ہوئی ہے مگر آپ انبیاء کرام سے بھی بڑھ کر معصوم ہیں۔ بھلا قادیانی مرزا جی سے غلطیوں اور لغزشوں کا کوئی اقرار تو کرا لے۔ مرزائی اخبارات اور تمام مرزائی جان کو آ جائیں اور قابو چلے تو تنبیہ کرنیوالے کو پھانسی پر لٹکا دیں۔ اجی حضرت مرزائی جہاز تو ریاء ہی کی بادبانی سے فریب کے سمندر میں چل رہا ہے۔

نیچریوں پر مرزا کا سبّ وشتم

الحکم ۲۴ جون گزشتہ میں (بذیل مسیح موعود کی تعلیم) مرزا جی اپنے مریدوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:

> جب تم دعا کرو تو ان جاہل نیچریوں کی طرح نہ کرو جو اپنی ہی خیال سے ایک قانون قدرت بنا بیٹھے ہیں جس پر خدا کی کتاب کی مہر نہیں کیونکہ وہ مردود ہیں اون کی دعائیں ہرگز قبول نہیں ہوں گی وہ اندھے ہیں، وہ مردے ہیں، خدا کے سامنے اپنا تراشیدہ مضمون پیش کرتے ہیں اور اس کی بے انتہا قدرتوں کی حدبست ٹھہراتے ہیں اور اس کو کمزور سمجھتے ہیں اور خدا کو ہر چیز پر قادر نہیں جانتے۔ وغیرہ

اس کے جواب میں نیچری کہیں گے کہ ہم تو کس قابل ہیں یہ سب کچھ حضور ہی اپنی تعریف فرما رہے ہیں۔ ہم نے قانون قدرت کو کبھی محدود نہیں کیا، حضور نے محدود کر دیا۔ آپ ہمارے ہی بتائے ہوئے نیچر کی نقل اتار رہے ہیں مگر بھونڈی۔ آپ ہمارے بعض خیالات کا خاکہ اوڑا رہے ہیں، مگر غلط۔ جس سے اوروں کی آنکھوں میں نہیں بلکہ اپنی آنکھوں میں دھول جھونک رہے ہیں۔ ہم ادرک کی ایک گرہ لائے آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے بندر بن کر منارے کے مندر کے اندر پنساری کی دکان کھول دی، اور دنیا کے تجارتی بندروں پر بروزی دساور کی کھیپ بھجوا دی۔ آپ کے پاس جو کچھ ہے ہمارا ہی اولش اور فضلہ ہے جو تو ند شریف یکساں فی الربیع والخریف میں نہیں پچا اور بدہضمی ہوگئی اور بدہضمی تکمہ اور تخمہ کا کالرا (ہیضہ) بن کر تعدیہ کر گیا۔ الٰہی توبہ۔

آپ بخوبی اپنا اطمینان فرمائیے کہ ہم لوگ قانون فطرت وقدرت کو ہرگز محدود نہیں بتاتے۔ خدا تعالیٰ فاطر السماوات والارض ہے۔ وہ فطرت کا پیدا کرنے والا ہے اور صاف ظاہر ہے کہ جب وہ ہر شئے پر قادر ہے تو فطرت پر بھی قادر ہے۔ جس طرح حکمت وقدرت وغیرہ اس کی غیر محدود صفات ہیں اسی طرح فطرت بھی اوس کی ایک لامتناہی صفت ہے۔ ہاں حضور (مرزا قادیانی) نے اپنی محدود عقل کے موافق فطرت کو حد بست کر دیا ہے۔ کیا معنی کہ معجزات انبیاء احیاء اموات وغیرہ کے آپ منکر ہیں ، حالانکہ وہ درحقیقت معجزات قدرت یعنی سب خدا کی طرف سے ہیں، کیونکہ کسی نبی نے اپنے اختیار سے معجزات دکھانے کا وعدہ نہیں کیا، ہر معجزہ میں لفظ اذن اللہ موجود اور ماخوذ ہے۔ بھلا انبیاء کرام ایسا شرک کب گوارا کر سکتے تھے جس کا ارتکاب خود بدولت فرما رہے ہیں کہ طاعون میں نے پیدا کیا ہے اور وہ سایہ کی طرح میرے ساتھ رہتا ہے، میں اپنے منکروں کو ہلاک کرتا ہوں اور جو لوگ مجھ پر ایمان لاتے ہیں ان کو زندہ چھوڑتا ہوں۔ میں اس صورت میں محیی بھی ہوں اور ممیت بھی۔ قانون قدرت تو محدود ہے جو احیاء اموات نہیں کر سکتا مگر میری بروزی قدرت کا قانون غیر محدود ہے۔ اس نے عیسیٰ مسیح تک کو مار ڈالا اور مرزائیوں کو زندہ کر دیا۔ یعنی جو لوگ مجھ پر ایمان لائے اون کو طاعون نہ مار سکا۔

ہم کو قانون قدرت کا کلیہ عطا کیا گیا ہے نہ کہ اوس کی تمام جزئیات کا علم جن کا احاطہ کوئی انسانی طاقت نہیں کر سکتی اور جو غیر متناہی غیر محدود ہیں ہم اس قانون کو جزئیات پر قیاس کر کے منطبق کرتے ہیں۔ یہ ہمارا قیاس استقرائی ہے جو مفید یقین نہیں مگر حضور (قادیانی) پیشین گوئیاں فرماتے ہیں اور بڑے وثوق کے ساتھ تحریروں اور تقریروں میں للکارتے ہیں کہ اسی طرح ہوگا اور میری پیشین گوئی غلط نہ ہوگی۔ اور چونکہ یہ پیشین گوئیاں قانون فطرت کے خلاف ہوتی ہیں، لہذا بدقسمتی سے ایک بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوری نہیں ہوتی ۔ہم ٹھیٹھ اسلام کے موافق نجومیوں اور رمالوں کو مردود سمجھتے ہیں، مگر نجوم اور جفر اور رمل پر حضور کا ایمان ہے کہ بروزی بیت الخلاء میں بیٹھ کر نصرۃ الداخل اور نصرۃ الخارج اشکال رمل کی لکیریں کھینچ دیں اور اون کو پیشانی کی لکیریں سمجھ لیا۔ یہ قانون قدرت کا بالکل خلاف اور اس سے صاف انحراف ہے کیونکہ انسان ہرگز غیب دان نہیں ہوسکتا، نہ کسی نبی اور ولی نے غیب دانی کا کبھی دعوی کیا۔

اور اگر آپ اپنی ساختہ و پرداختہ نیچر کے اقتضاء سے یہ کہیں کہ میں فرمائشی رسول ہوں اور قرآن میں وارد ہوا ہے لایظھر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول تو یہ فعل جناب باری کا ہوا، پس اسی پر معجزات انبیاء کو قیاس فرمالیجئے جس میں احیاء اموات بھی شامل ہے۔ اور ہم اوپر گذارش کر چکے ہیں کہ تمام معجزات انبیاء درحقیقت معجزات قدرت ہیں۔

اللہ سلامت رکھے حضور (قادیانی) کی ذات بھی قابل نمائش مغتنمات سے ہے کہ انبیاء کرام کے جن معجزات کو قانون فطرت کے خلاف بتایا ان کو اپنی بروزیت کی اسٹیج پر نمایاں کیا۔ اس صورت میں آپ خاتم الخلفاء کیا معنی خاتم الانبیاء ٹھہرے۔ انبیاء تو نقض قانون قدرت کے مرتکب نہ ہوئے اور حضور ہوئے۔ اب ہم بجائے اسکے کہ ھذا شئی عجاب فی البداھه پڑھیں، مناسب ہے کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھیں۔

ہم لوگوں سے آپ نے قانون قدرت، قانون قدرت رٹنا ہی سیکھ لیا ہے۔ قصور معاف، حضور کو تو نہ قانون کا علم ہے، نہ قدرت کا، نہ اس لفظ کی ترکیب اضافی کا ۔ہاں یا تو حضرت عیسیٰؑ کے مرنے کا علم ہے یا طاعون کے آنے کا جس کی نسبت آپ فرماتے ہیں کہ آسمانی باپ نے چند سال قبل اس کے آنے کا علم عطا کر دیا تھا۔

مسلمان وہی ہے جو مسیحؑ کی موت کا قائل ہو

قادیانی مرزا جی الحکم ۲۴ جون میں اپنے مریدوں کو تعلیم دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تم نہ اہل سنت ہو، نہ اہل قرآن جب تک عیسی کی موت کے قائل نہ ہو۔

لیجئے عیسی مسیح کی موت جز و ایمان بن گئی ۔گویا کہ کروڑوں مسلمان جو موت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیح کے قائل نہیں کافر ہیں، اور جس طرح توحید و رسالت تمام مسلمانوں کا جزو ایمان ہے تیسرا جزو موت مسیح ہے۔ مرزا جی نے یہ تثلیث نصاری کی تثلیث کے مقابلے میں گھڑی ہے۔ آپ کی مجددیت کے کیا کہنے ہیں۔

یہ آسمانی باپ کا الہام ہے ورنہ کتاب وسنت میں تو کہیں یہ حکم نہیں کہ جو شخص موت مسیح کا قائل نہ ہو، وہ کافر ہے۔ ہم لکھ چکے ہیں کہ حیات مسیح متشابہات میں سے ہے۔ ہم کو صرف حیات کا علم دیا گیا ہے، یہ نہیں بتایا گیا کہ وہ کیونکر زندہ ہیں اور ان کی حیات کیسی ہے۔ یہ حیات ایسی ہی ہے جیسی شہداء کی حیات بل احیاء و لکن لا تشعرون۔ بس حیات مسیح کے باب میں یہی قول فیصل ہے۔ اس کا قائل نہ ہونا کتاب وسنت کا منکر ہونا ہے، ملحد بننا ہے۔ کسی مسلمان کا یہ عقیدہ نہیں کہ حضرت عیسیٰ مسیح اسی طرح زندہ ہیں جس طرح روغن بادام میں دم کئے پلاؤ اور سقنقوری اور جند بیدستری معجونیں کھا کھا کر مرزا جی ساٹھے پاٹھے زندہ ہیں۔

حدیث شریف میں آنحضرت ﷺ نے حضرت عیسیٰؑ بن مریم کے آنے کی جو شہادت دی ہے تو صاف ظاہر ہے کہ اس کا ماخذ ما قتلوہ یقیناً بل رفعه الله ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ کی یہ شان ہرگز نہیں کہ قرآن مجید کے خلاف کوئی حکم دے سکیں۔ اور ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ مسیح تو اسی صورت میں آئیں گے جب کہ وہ زندہ ہیں۔ مگر آپ اس کے منکر ہیں اور آنحضرت ﷺ کو معاذ اللہ کذاب یقین کرتے ہیں۔ پس آپ کے اہل سنت اور اہل قرآن نہ ہونے اور ملحد بننے میں کیا شک رہا۔

ہاں یوں کہیے کہ جو لوگ مجھ پر ایمان نہیں لاتے وہ کافر ہیں کیونکہ جب عیسیٰ زندہ ہیں تو وہی آئیں گے آپ پر کون ایمان لائے گا اس لئے مرزائیوں کے لئے وفات مسیح جزو ایمان ہے۔ پھر مداری کا تماشا تو دیکھئے کہ قرآن سے جب آپ مسیح موعود کا آنا ثابت نہیں کر سکتے تو حدیث کی جانب رجوع لائے اور بجائے حضرت عیسیٰؑ بن مریم کے جو حدیث میں صراحتاً موجود ہے خود مسیح بن گئے۔ گویا مسیح کے واسطے حدیث کا انکار ہے اور اپنے واسطے اقرار۔ حضرت عیسیٰ مسیح کی موت تو قرآن سے لی اور ان کا آنا (نہیں اپنا آنا) حدیث سے لیا، اور دجالوں کا آنا حدیث میں ہے، اس پر ناک بھوں چڑھائی کیونکہ اس سے آپ بھی دجال بنتے تھے۔ تعجب ہے کہ دجال تو اب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک بھی نہیں آیا اور مسیح موعود آ کودا۔ دجالوں کے آنے اور حضرت عیسیٰؑ بن مریم کے تشریف لانے کی حدیث غلط اور پسر آلنقوا اور خدا کے بمنزلہ ولد (لیپا لک) کا آنا اور اپنی اردلی میں طاعون کا لانا صحیح ہے۔ ہر کہ شک آرد بروزی گردد۔

مرزا جی کی تعلیم

الحکم میں مرزا جی کی تعلیم کا جو سلسلہ چھڑ رہا ہے وہی پرانی دہرانی باسی تباسی دقیانوسی باتیں ہیں کہ زنا، چوری، جعل سازی، دغا بازی وغیرہ کے مرتکب نہ ہو۔

ادنی سے ادنی مذہب والے بھی مذکورہ بالا افعال کو قبیح اور مذموم سمجھتے ہیں، آپ نے خاتم الخلفاء اور بروزی اور امام الزمان بن کر کون سا تیر مارا۔ حضرت عیسی مسیح کو مارا تو کیا کمال کیا، یہودی آپ سے پہلے اون کو مار چکے تھے۔ آنخضرت ﷺ کی جسمانی معراج اور انبیاء کرام کے دیگر معجزات کا انکار کیا تو کون سا نیا کام کیا، دہریہ وغیرہ ملحدین آپ سے بہت زیادہ اور زبردست دلائل کے ساتھ انکار کر چکے ہیں اور اب بھی موجود ہیں۔ نماز، روزہ، وغیرہ وہ باتیں ہیں کہ ہر نبی نے ان کا حکم دیا ہے۔ البتہ یہ جدت ضرور دکھائی ہے کہ حج کو جانا اور بجز قادیان میں جھونکنے کے زکوۃ کا روپیہ مستحقین کو دینا اپنی امت پر حرام کر دیا ہے۔ لیکن درحقیقت یہ بھی کوئی بڑی جدت نہیں، لاکھوں نئے تعلیم یافتہ مسلمان حج اور زکوۃ دینے کے خلاف ہیں۔ آپ نے زکوۃ کو حرام تو نہیں کیا مگر یہ حکم دیا ہے کہ مجھے دو۔ حج کے لئے ... یہ حکم دیا کہ قادیان کا حج کرو۔ سو یہ بھی کوئی بڑی جدت نہیں ۔.. لاکھوں مسلمان ایسے ہیں جو حج کرنے اور زکوۃ دینے کو موت جانتے ہیں۔ یہ قارون کے سگے آپ سے کہیں بڑھ کر مسیح موعود ہیں۔

اگر آپ نے اپنے کو آسمانی باپ کا لیپا لک بنایا تو اپنی مجددیت اور بروزیت کی لٹیا ڈبو دی۔ عیسائی تو عیسی مسیح کو حقیقی ابن اللہ بتا چکے ہیں آخر حقیقی بیٹا تو لیپا لک سے افضل ہی ہوتا ہے۔ لیپا لک بنانا تو مجبوری کی حالت میں ہوتا ہے کہ کسی طرح دنیا میں نام تو قائم رہے۔ ہاں آسمانی باپ پر احسان رکھنے کی یہ جدت ضرور دکھائی کہ اس کا نام باقی رکھا اور مقطوع النسل .. ہونے سے بچایا، ورنہ وہی مثل صادق آتی کہ مر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے مردود، فاتحہ نہ درود۔عیسیٰ مسیح معاذ اللہ نا خلف تھے کہ مر گئے آپ ہمیشہ زندہ رہیں گے اور آسمانی باپ کی بادشاہی کو ابدالآباد تک چلائیں گے۔

مرزا جی کو ذرا حیا اور شرم نہیں کہ کتاب وسنت کو لغو اور فضول قرار دے کر دنیا میں اپنی جدید اور ملحدانہ تعلیم پھیلاتے ہیں۔ کلام مجید میں وارد ہے الرّحمن علّم القرآن کیا قرآنی تعلیم سے بڑھ کر انسانی تعلیم ہوسکتی ہے۔...۔کتاب وسنت میں کون سی بات موجود نہیں لا رطب ولا یا بس الا فی کتاب مبین سنت قرآن مجید کی شرح ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی شرح نہیں ہوسکتی جس کے متعلق محدثین اور مجتہدین فرما گئے ہیں اور ہر زمانے کے علماء قیامت تک فرماتے رہینگے اور کسی جعلی نبی کی تعلیم کی مطلق ضرورت نہ ہوگی۔

لفظ تعلیم سے صاف طور پر سمجھا جاتا ہے کہ مرزا جی کی کوئی جدید تعلیم ہے جو مذہب اسلام کی تعلیم کے علاوہ ہے ۔اور حقیقت میں بھی یہی بات ہے ،ورنہ بجائے تعلیم کے لفظ تذکیر یا تفہیم ... ہوتا۔علماء دین برابر وعظ فرماتے ہیں مگر یہ کوئی نہیں کہتا کہ مولوی صاحب دین اسلام کی تعلیم فرمارہے ہیں کیونکہ تعلیم کا لفظ فقط بمقابلہ جہل کے بولا جاتا ہے اور جہل سے زمانہ جاہلیت اور زمانہ کفر مراد ہے۔ خدا تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس سے محفوظ رکھے۔مگر مرزا جی یہی سمجھتے ہیں کہ مسلمان اب بھی زمانہ جاہلیت میں ہیں۔

اصول اسلام سے ہر مسلمان واقف ہے۔ وہ خوب جانتا ہے کہ زنا، چوری، دغا بازی، سود خوری، شراب خوری، وغیرہ افعال ممنوع اور درخور مکافات ہیں بلکہ جو لوگ شیطان کے اغوا سے افعال مذکورہ بالا کے مرتکب ہوتے ہیں وہ بھی ان کو برا سمجھتے ہیں۔ پس علماء ہمیشہ اپنے وعظ میں افعال بد پر تنبیہ کرتے اور مسلمانوں کو ان سے بچاتے اور انکی برائیاں اور وعید یاد دلاتے رہتے ہیں، نہ یہ کہ وہ اسلام کی تعلیم دیتے ہیں۔

مرزا جی کا خروج فتنہ عظیم ہے

اگر خود آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں مسیلمہ کذاب نبوت کا دعویٰ نہ کرتا ،اور ۲۷۸ھ میں محمد ان بن قرمط نے اپنے کو حکمۃ اللہ الموعود نہ بنایا ہوتا، اور کعبہ پر حملہ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے کعبہ کا دروازہ نہ ڈھایا ہوتا، اور چھیاسی سال تک اپنا فتنہ قائم رکھ کر بالآخر خلیفہ جوہر القائد کے ہاتھ سے فی النار نہ ہوا ہوتا، اور اگر شیخ محمد خراسانی نے دسویں صدی میں عیسی موعود کا دعوی نہ کیا ہوتا، اور حاکم سندھ کے ہاتھ سے قتل نہ ہوا ہوتا، اگر المنصور کے زمانہ خلافت میں ابی عیسی اصفہانی مسیح موعود نہ بنا ہوتا، اور پھر وہ اور اس کے تمام اصحاب شہررے میں جدال وقتال کر کے قتل نہ ہوئے ہوتے، اور اگر خود ہمارے زمانہ میں مہدی سوڈانی پیدا نہ ہوا ہوتا، اور انگریزی فوج کے ہاتھوں قتل ہو کر اور پھر مزار اکھاڑ کر اس کی ہڈیاں تک نیل میں نہ بہائی جاتیں، تو شاید بعض لوگ یقین کرتے کہ مرزا غلام احمد قادیانی جو اپنے دعوؤں میں منفرد ہے سچا ہے، ورنہ کیا معیار ہے کہ گزشتہ دجال تو جھوٹے تھے اور مرزا جی سچے ہیں۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ وہ بھی سچے دجال تھے اور قادیانی مرزا جی بھی ان سے کم نہیں۔

تمام مذکورہ بالا دجالوں نے یہی دعوے کیئے ہیں جو مرزا قادیانی نے کیئے ہیں۔ پس موجودہ زمانہ کا دجال گزشتہ دجالوں کا مقلد اور کاسہ لیس ہے، اس میں ذرا بھی جدت نہیں۔ ہاں یہ جدت تو ضرور ہے کہ گزشتہ دجال سوڈان اور عرب میں پیدا ہوئے اور مرزا قادیانی ہندوستان میں جہاں مختلف مذاہب کی بھرمار ہے۔..

مرزا جی عیسائیوں کے واسطے آسمانی باپ کے لیپا لک بنے، اور ہنود کے واسطے بروزی (تناسخی) کلجگ اوتار یا کرشن کنہا کی مورتی بنے، مگر وائے حسرت کہ کسی نے اون کے نام کا کتا بھی نہ پالا۔ گزشتہ دجالوں کی تقلید تو کی مگر یہ نہ دیکھا کہ سوڈان اور عرب کے لوگ ایک ہی قوم اور مذہب کے ہیں۔ اسلئے وہاں دجالوں کی دال گل گئی ہندوستان تو مختلف مذاہب کا ملک ہے یہاں لوہے کے چنے چبانے معدے کو خرابی میں ڈالنا ہے۔

مرزا صاحب اپنے مورثوں کی تقلید پر دعوی تو بڑے بڑے کر بیٹھے مگر وہ جذبہ وضبط وہ حوصلہ کہاں سے لائیں۔ مورثوں نے اپنی عیاری سے نقل کو اصل کر دکھایا، انہوں نے عام جوش پھیلا دیا۔ اس زمانہ کی گورنمنٹوں کو ہلا دیا۔ ہر طرح کا جلالی کرشمہ دکھایا۔ مرزا جی کو جلال کے نام سے لرزہ طاری ہوتا ہے۔ گزشتہ دجالوں نے ہر طرح کے سامان سے لیس اور چست اور کیل کانٹے سے ڈریس اور درست ہو کر گورنمنٹ کو ہی ڈانٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتائی اور کھلم کھلا جہاد و جدال (قتال) کیا مگر مرزا جی کا ضعف اور بزدلی دیکھئے کہ جہاد کے نام سے انہیں لرزہ چڑھتا ہے۔ گورنمنٹ کی غلامی کا بار بار اعلان اون کے مسیح موعود ہونے کی منادی اور نوٹس بلکہ دستاویز ہے۔ گزشتہ دجالوں نے کسی گورنمنٹ کو جوتی کی نوک کے برابر بھی نہ سمجھا، اور برٹش گورنمنٹ کی جوتی آپ کا تاج ہے۔

جب آپ خدا کی طرف سے امام الزمان اور حجۃ اللہ ہیں اور خدا کا ہاتھ آپ کے سر پر ہے، تو کسی کا کیا خوف۔ اور پھر ایسی ہی کمزوریوں نے تو میسیحیت اور مہدویت کو خاک میں ملا رکھا ہے۔ آپ خوش قسمتی سے برٹش جیسی آزاد اور آزادی بخش گورنمنٹ کے عہد میں مہدی بنے ہیں۔ کوئی دوسری متعصب گورنمنٹ ہوتی تو مزہ آتا۔

ہم نے جو فتنہ عظیم کا لفظ عنوان میں لکھا ہے تو مراد بالفعل دین اسلام میں فتنہ پیدا کرنا ہے نہ کہ سلطنت کے انتظام یا دنیا کے امن میں خلل ڈالنا۔ کیونکہ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا۔ ہاں خدا گنجے کو ناخن نہ دے، رفتہ رفتہ ایسا بھی ہو جائے تو کیا عجب ہے۔ چھوٹی سی چنگاری یا دیا بکس کی تیلی اوائل میں بالکل بے حقیقت ہوتی ہے جس کو جوتی سے رگڑ سکتے ہیں، لیکن تھوڑی سی غفلت میں عالم گیر آگ ہو جاتی ہے جس کا بجھانا انسانی طاقت سے باہر ہو جاتا ہے۔

میرے پاس دو لاکھ والنٹیئر ہیں۔ ہم کہتے ہیں دو لاکھ نہیں، دس لاکھ ہیں، مگر یہ کٹھ پتلیاں کس مرض کی دارو ہیں جبکہ اپنے جبروت سے مثل فوج مہدیاں گزشتہ دنیا پر سکہ نہیں جما سکتیں اور بزور تیغ امام الزمان کی مہدویت اور میسیحیت نہیں منوا سکتیں۔ کوئی کیونکر سمجھے کہ آپ مہدی ہیں۔ کوئی مہدی ایسا نہیں، جس نے گورنمنٹ کا مقابلہ کر کے ایک تہلکہ اور انقلاب عظیم پیدا نہ کر دیا ہو، اور فرمانروا کو مشکلات اور مہمات میں نہ ڈال دیا ہو۔ اب تو اریخ میں قادیانی مہدی کی لائف اور اسکے کارنامے آنے والی نسلوں کے دل میں کیا وقعت پیدا کریں گے کہ قادیانی مسیح گورنمنٹ کا غلام تھا، جہاد کے نام سے کانپتا تھا۔ قادیانی مرزا جی کے کانشنس میں مطلق حرارت نہیں،۔ جبن اور حیز پن نے مہدویت کے انجن کو سرد کر دیا ہے۔ اگر ان کے مورث مہدیان سابق بھی ایسے ہی ہوتے تو تواریخ میں جلی حرفوں سے ان کی شان میں یہ شعر کیوں کر موزوں ہوتا

رستم رہا زمیں پہ نہ سام رہ گیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مردوں کا آسمان کے تلے نام رہ گیا

کسی نبی نے آج تک اپنے کانشنس کے خلاف نہیں کیا کیونکہ ایسا کرنے والا منافق ہے، حیلہ گر ہے، بد باطن ہے، دنیا ساز ہے نہ کہ نبی۔ لیکن مرزا جی برابر اپنے کانشنس کے خلاف کارروائی کر رہے ہیں۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ پیشین گوئیاں پوری نہیں ہوئیں مگر اقرار نہیں کرتے اور برابر تاویلیں چھانٹتے رہتے ہیں۔ گورنمنٹ میں بار بار اپنی غلامی کا میموریل بھیجنا اور اپنی خیر خواہی و وفاداری مشتہر کرنا ظاہری خوش آمد اور زمانہ سازی، بالکل کانشنس کے خلاف ہے۔ کیونکہ جب آپ مسیح موعود ہیں اور کسر صلیب اور قتل خنازیر کے لئے دنیا میں آئے ہیں، تو صلیبی اور خنازیری گورنمنٹ کو کیوں اچھا سمجھنے لگے۔ مگر عصمت بی بی از بے چادری۔ اس میں بالکل شک نہیں کہ اگر آپ کا قابو چلے تو اپنے تمام مخالفین کو چن چن کر تہ تیغ کر ڈالیں۔

کسر شان

قادیانی مرزا جی اپنے جہلاء اور حمقاء میں بیٹھ کر یہی کہتے ہیں کہ عیسی مسیح کے زندہ رہنے سے آنحضرت ﷺ کی توہین تھی کہ آپ تو وفات پا جائیں اور عیسی مسیح زندہ رہیں، لہذا میں نے ان کو مار ڈالا، گویا تمام صحابہ اور محدثین اور مفسرین آج تک آنحضرت ﷺ کی توہین کرتے رہے۔

جاننا چاہیے کہ تمام انبیاء کرام کی خصوصیات ایک دوسرے سے جداگانہ ہیں۔ کسی کو کوئی معجزہ دیا گیا ہے، کسی کو کوئی۔ مگر یہ آج ہی سنا کہ خصوصیات کے اعتبار سے ایک نبی کے مقابلے میں دوسرے نبی کی توہین ہوتی ہے۔ اگر تمام انبیاء کرام کو ایک ہی معجزہ دیا جاتا تو بہت سے انبیاء کے بھیجنے کی خدا تعالی کو کیا ضرورت ہوتی۔ معجزہ جس شئے سے عبارت ہے وہ درحقیقت خدا کی شان میں جمال اجلال کا ظہور ہے۔ گویا انبیاء کرام جناب باری کے صفات کمال کے مظہر ہیں، مگر اندھوں کو بجز خیالی منارے کے کیا سوجھے۔

جب دنیا میں شرک وکفر ریاء اور انانیت خودسری اور تکبر گمراہی اور الحاد وغیرہ پھیلتا ہے تو یہ درحقیقت خدا تعالی کی شان جلال و جبروت کا مظہر ہوتا ہے۔ آخر دوزخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا شکم بھرنے کا بھی تو اس نے وعدہ کیا ہے یو م نقو ل لجهنم هل امتلئت فتقول هل من مز يد چونکہ انبیاء کرام کی صفت انذار اور تبشیر دونوں ہیں، تو ان صفات کا وقوع بھی یکے دیگرے ضروری ہے۔ پہلے گھنگھور کھٹائیں اٹھتی ہیں ،افق پر گھپ اندھیرا چھاتا ہے، کانوں کے پردے پھاڑ نیوالی اور دلوں میں زلزلے ڈالنے والی رعد کڑکتی ہے، آنکھوں کو چکا چوند کرنے والی بجلی چمکتی ہے، اور پھر باران رحمت کا نزول ہوکر مطلع صاف ہو جاتا ہے۔ یہی کیفیت انبیاء کرام کے نازل ہونے کی ہے۔

ظاہر ہے کہ موجودہ زمانہ شرک اور کفر کے طغیان کا ہے اور رفتہ رفتہ اس حد تک پہنچا دیا ہے یعنی ایک دجال کے ساتھ بہت سے دجال پیدا ہو گئے ہیں اور ہو رہے ہیں اور اہل اللہ جناب باری میں رات دن الغیاث کر رہے ہیں اور رو رہے ہیں گڑ گڑا رہے ہیں اور یہ شعر پڑھ رہے ہیں

برخیز کہ شور کفر برزاست ۔ اے فتنہ نشان آفرینش
مگزار کہ پائمال گردیم ۔ زا یہ سرا ن آفرینش

پس اب وقت آ پہنچا ہے کہ مہدی آخر الزمان پیدا ہو کر دجالوں کو واصل جہنم کرے، اور یہ جلد ہونے والا ہے انشاء اللہ تعالی، کیونکہ نہ صرف انبیاء کرام کا کسر شان ہو رہا ہے بلکہ خدا تعالی کی صفات اور آیات کا انکار اور اس کی قدرت کاملہ کی توہین ہو رہی ہے۔

حضرت عیسی مسیح کی حیات سے آنحضرت ﷺ کی توہین نہیں ہے، بلکہ مرزا قادیانی کے نبی اور خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) بننے سے نہ صرف آنحضرت ﷺ کی بلکہ قرآن کریم اور خود خدا تعالی کی توہین ہے۔ لیپا لک بننے سے خدا یت وحدہ لاشریک لم یلد و لم یولد کی توہین ہے۔ تصویروں کے رواج دینے سے توحید الہی کی توہین ہے۔ بروزی بننے اور تناسخ کا قائل ہونے سے مذہب ہنود کی تائید اور مذہب اسلام کی توہین ہے۔

ماحصل یہ ہے کہ مرزا جی کی ذات اسلام، خدائے اسلام کی مجسم توہین ہے۔

آنحضرت ﷺ نے جو حضرت عیسیٰ کے زندہ ہونے (دوبارہ دنیا میں آنے) کی بشارت دی، تو مرزا قادیانی کے نزدیک گویا آپ نے اپنی توہین کی۔ معاذ اللہ۔ اور مرزا کا یہ دعوی کہ عیسی مسیح تو مر گئے میں مسیح موعود ہوں، کیا یہ آنحضرت ﷺ کی تکذیب وتوہین نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی، انبیاء کی مجسم توہین ہے

آریا کیوں برے ہیں؟ اسلئے کہ بے ادب گستاخ اور انبیاء کی توہین کرتے ہیں۔ دہریئے کیوں برے ہیں؟ اسلئے کہ نہ صرف انبیاء اور اون کے معجزات بلکہ ذات الٰہی کے بھی منکر ہیں۔ عیسائی اہل اسلام کے نزدیک کیوں برے ہیں؟ اس لئے کہ آنحضرت ﷺ کو برا کہتے ہیں اور قرآن کو کلام خدا نہیں سمجھتے، وہ تعصب میں ڈوبے ہوئے ہیں، مذہب اسلام اور پیغمبر اسلام ان کا سچا محسن اور شفیق مصلح ہے جو انسان پرستی اور تین خداؤں کے ماننے سے روکتا ہے اور ایک ہی خدا کی عبادت سکھاتا ہے، جس نے عیسیٰ کو کلمۃ اللہ بنایا اور عصمت مریم کی شہادت دی جس کے یہود منکر تھے، آنحضرت ﷺ نے تمام انبیاء کی عموماً اور مسیح کی خصوصاً جو عظمت کی ہے اور دنیا کو ان کی عظمت کرنے کی تعلیم دی ہے کوئی عیسائی کوئی چیپلن کوئی قسیس کوئی اسقف ایسی تعظیم نہیں کرسکتا، نہ ایسی تعظیم اپنے حواریوں اور معتقدوں کو سکھا سکتا ہے۔ تاہم انہوں نے انصاف سے چشم پوشی کی اور تعصب کی راہ لی۔

مرزاجی نے یہودی بن کر عیسیٰ مسیح کو برا کہا، عیسائیوں نے اس کے جواب میں اسلام اور پیغمبر اسلام اور خدائے اسلام کو گالیاں دیں۔ فرمایئے یہودیوں اور مرزا قادیانی اور مرزائیوں میں کیا فرق رہا۔ گویا مرزاجی ہی بالواسطہ آنحضرت ﷺ کی توہین کرنے والے ٹھہرے۔ مرزاجی تو اپنے ہم پیشہ اور ملعون مورثوں (گزشتہ مکار مہدیوں) کی تقلید سے بھی منحرف اور مرتد ہو گئے، کیونکہ ان میں سے کسی نے انبیاء کو گالیاں نہیں دیں۔ وہ ایسے احمق نہ تھے کہ اپنے ہاتھوں اپنی جڑ کاٹتے، کیونکہ وہ بھی انبیاء کرام کی مثیل بنے تھے۔ مرزاجی کو شامت جو دھکا دیتی ہے، تو مثیل مسیح بنے، پھر کور نمکی اختیار کر کے مسیح ہی کو گالیاں دیں۔ کھوسٹ آسمانی باپ نے لایعنی اور مضر سرگوشیاں اور برباد کرنے والے الہامات کر کے حسرتوں کا خون کر دیا۔

بت پرست ہنود بھی انبیاء کرام کی توہین نہیں کرتے، بلکہ ان کو مانتے ہیں۔ یہاں تک کہ اکثر مشائخ کے پاس آتے ہیں، بیماروں کے لئے تعویذ لے جاتے ہیں، ان کا دم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہوا جھوٹا پانی اپنے مریضوں کو پلاتے ہیں۔ ان کی اس خوش عقیدتی کو دیکھئے کہ چھوت چھات کی پابندی کو بھی، جو مذہب ہنود کا جزو اعظم ہے، طاق پر رکھ دیتے ہیں۔ بیشتر شہروں کی مساجد کے دروازوں پر ہنود اپنے برتنوں میں پانی لئے مغرب کے وقت کھڑے رہتے ہیں، اور جو نمازی مسجد سے نکلتا ہے، اس سے پانی پر دم کرا کرا اپنے مریضوں کو پلاتے ہیں۔ علی ہذا، جن امور کو اکثر مسلمان معظم سمجھتے ہیں ہنود بھی ان کو معظم سمجھتے، بلکہ ان میں شامل ہوتے ہیں۔ ہنود تمام انبیاء کو ضرور اوتار سمجھتے ہیں۔

ایک ہمارے مرزا جی ہیں کہ باوصف دعوی مسلمانی بعض انبیاء کرام کو گالیاں دیتے ہیں اور جو صفات ان کو خدا تعالی نے عطا کیں ان کا انکار کرتے ہیں۔

مذاہب غیر والے جو مذہب اسلام کے اصول اور اوس کی خوبیوں سے ناواقف ہیں جب مرزا جی کے خوارق اور پاکھنڈ دیکھتے ہیں تو یہی یقین کرتے ہیں کہ تمام انبیاء کرام کے یہی خوارق ہوں گے جو مرزا جی کے ہیں، اور جس طرح چند خود غرض دنیا پرست چیلے یا حمقاء مرزا جی کے ساتھ ہوتے ہیں، اور لوگوں کی آنکھوں میں خاک جھونکتے پھرتے ہیں، انبیاء اور ان کے حواریوں کے بھی یہی افعال ہوں گے۔ معاذ اللہ حاشا للہ۔ ہم نے اسلئے عنوان میں لکھا ہے کہ مرزا جی تمام انبیاء کرام کی مجسم توہین ہیں۔

مرزا جی نے دنیا کے ٹھگنے کو سبھی کچھ جتن کئے۔ تمام نبیوں اور تمام اوتاروں کے نقال بنے۔ مسیح موعود بھی ہیں، مہدی بھی ہیں، کلجگ اوتار (بروزی) بھی ہیں، امام حسینؑ سے بھی افضل ہیں، اولیاء اللہ کی تو حقیقت ہی نہیں۔ الغرض تمام برگزیدہ انسانوں کی وقعت مٹانی چاہی، مگر خود اپنی ہی وقعت کو بے گور وکفن ذلت کے گڑھے میں ڈال دیا۔ یہ وہی ادبار ہے کہ مارے مارے پھرتے ہیں۔ وکیلوں اور اہل کاروں کے سامنے ماتھا گھستے ہیں۔ ناک اور ایڑیاں رگڑتے ہیں۔ عدالت بھی خوب جنتری میں سے آپ کے بل نکال رہی ہے۔ عدالت کو آپ کے خدائی دعوی اچھی طرح معلوم ہیں۔ اب ہر فرعونے را موسی، کا کرشمہ نظر آ رہا ہے۔ بروزیت اور مسیحیت کے پاؤں اکھڑ رہے ہیں۔ نو گرفتار جانور قفس کی ٹوٹی ہوئی تیلیوں سے پھر ہو رہے ہیں۔ چندہ بھی کوئی نہیں دیتا۔ لوگوں کی چندیا پہلے ہی گنجی ہوگئی ہے اب تو ام المرزائیین (نصرت) وغیرہ کا زیور مرصع بجواہرات اور سادہ لوحوں سے لوٹ گھسوٹ کا جمع کیا ہوا گڑا دبا خزانہ ضرور ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکالنا اور سقنقوری اور جند بیدستری معجونیں اگلنی پڑیں گی۔ بہت پھولی پھولی کھا رہے تھے، اب عدالت کے اڑگڑے میں آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہوگا۔ ہم کو اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ حالت دیکھ کر اکثر گاڑھے اور پکے چیلوں کی ارادت وعقیدت کا لنگوٹا کھل گیا ہے اور ان پر مسیحیت و بروزیت کی حقیقت آشکارا ہوگئی ہے، مگر چونکہ قول نہیں بلکہ ایمان تک ہار چکے ہیں، لہذا مجبور ہو کر سر دست قادیان میں دہرنا دیئے پڑے ہیں ،اور منتظر ہیں کہ کوئی دم میں مرلیا باجے گی۔

مرزا جی کا برزخ اس وقت قابل دید ہوتا ہے جب پیشی کے وقت چپڑاسی آواز دیتا ہے کہ: گلام احمد کادیانی حاجر (حاضر)۔ اور مرزا جی کو سن کر دھڑکن پیدا ہوتی ہے۔ بھاگم بھاگ لسٹم پسٹم جاتے ہیں، تو ندڈھیلی ہو جاتی ہے۔ ازار بند کھسک پڑتا ہے۔ سانس پھول جاتی ہے اور پھر ملزموں کے کٹھرے میں پہونچ کر کمان کی طرح دوہرے ہو کر سر جھکا کر اینٹرن بن کر عدالت کو دوہتھا سلام اور زمین دوز مجرے بجالاتے ہیں، اور عدالت بھی جواب میں ایک مکھی اڑادیتی ہے۔ عبرت عبرت۔
یہ کیا ہے، وہی توہین انبیاء واولیاء وکبراء وعلماء ومشائخ کا ادبار ہے۔ اور ابھی کیا ہے، ذرا دیکھئے بروزیت اور مسیحیت کی پھوٹی قسمت میں کیا کیا لکھا ہے۔ مقربان الٰہی اور برگزیدگان خدا کی توہین کھیل نہیں۔

لیپا لک تو اپنے چیلوں کو بھی جھانسا دے رہا ہے کہ جلدی نہ کرو آسمانی باپ کا نشان ظاہر ہوگا اور ...نوٹسیں شائع ہوتی ہیں کہ کسی طرح آسمانی باپ کا نشان ظاہر ہو، اور اس عرصہ میں جو گہرا گھاؤ پڑ گیا ہے.. کسی طرح اس کا اندمال ہو۔ مگر میرا شیر کرم الدین ایک بھی نہیں مانتا۔ وہ یہ کہتا ہے کہ ایک مرتبہ نہیں اور دوسری مرتبہ گولڑہ جا کر مسیحیت ومہدویت سے توبہ کرو، اور حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر کے تجدید ایمان کرو اور افتراء علی اللہ سے باز آؤ اور شوکت اللہ القہار کو مجدد مانو۔ اور سب سے معافی مانگو۔ مگر یہ کیونکر ممکن ہے، ناک کٹتی ہے اور تر لقمے ہاتھ سے جاتے ہیں، مسیحیت ومہدویت رخصت ہوتی ہے، اور قمار خانے میں تین کانے رہ جاتے ہیں اور عدالت زبان حال سے یہ کہتی ہے کہ بچہ جی آسمانی بادشاہی کے وارث بن کر لوگوں کو بہت دھمکیاں دے رہے تھے اب آئے ہو اڑنگے پر، گھسٹتے گھسٹے پلیتھن نہ نکل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے اور بروزیت کا براز نہ نکل پڑے تو جبھی کہنا۔ ذرا تیل دیکھو، تیل کی دھار دیکھو۔ جان جوکھوں تو ہے نہیں، ہاں کا یا کسٹ ضرور ہے۔ اس لئے مقدمات کا شیرہ بہہ رہا ہے جب تک خوب توہین اور ذلت نہ ہو چکے گی اور انبیاء کرام اور اہل اللہ کی توہین کی قرار واقعی سزا نہ ملے گی اور خود مرزائیوں کی نظر میں مرزا جی ذلیل نہ ہو لیں گے اور وہ اون کو چھوڑ کر اپنی راہ نہ لیں گے اس وقت تک مصائب کی کالی گھٹاؤں کا سر سے ٹلنا اور مقدمات سے رہائی پانا غیر ممکن ہے۔

مجدد السنہ مشرقیہ کی پیشینگوئی آب زر سے لکھ لیجئے۔ یہ ضرور پوری ہوگی انشاء اللہ تعالی من اھا ن ا لانبیاء و ا لاولیا ء اھا نہ اللہ عدالتوں کو خدا تعالی سب سے زیادہ عقل دیتا ہے۔ اون کو قدرت الٰہی ... کشف عطا کرتی ہے۔ انصاف کے لئے ان پر الہام ہو جاتا ہے۔ وہ سوسائٹی کی موجودہ حالت اور طبائع سے خوب واقف ہوتی ہیں۔ اور ہم لکھ چکے ہیں کہ کوئی عدالت جب کسی ملزم کو سزا دیتی ہے، تو صرف ثبوت الزام ہی کو اپنا نصب العین نہیں بناتی بلکہ یہ بھی دیکھتی ہے کہ فلاں کیس کے فیصل ہونے سے سوسائٹی پر کیا اثر پڑے گا۔

اب خیال کرنا چاہیے کہ نہ صرف برٹش حکام، جن کو خدا تعالی نے بڑی عقل اور دماغ عطا کیا ہے، بلکہ ہر شخص جس کو کچھ بھی عقل ہے، یہی کہے گا کہ مرزا جی نے محض دنیا طلبی کے لئے مکر اور زور کی دکان کھول رکھی ہے، اور بڑی شیخی اور تعلّی جتا کر اپنے کو نبی بنا رکھا ہے۔ کبھی بندگان خدا پر موت کی دھونسیں، کبھی کرامت اور معجزات کا دعوی، کبھی اپنے کو بڑا بنانے کے لئے تمام مذاہب کے بزرگوں پر سبّ وطعن،... کیا خود گورنمنٹ یہ باتیں نہیں سمجھتی کہ یہ کھلی ..تخویف ہے جس کے ساتھ مذاہب میں اشتعال پیدا ہو کر فساد کا بھی اندیشہ ہے۔ پس اس کی روک تھام ضروری ہے اور پہلا انسداد یہ ہے کہ اس مکار اور عیار کو جہاں تک ممکن ہو، ذلیل کیا جائے اور دنیا کو دکھا دیا جائے کہ یہ جھوٹا ہے، اس کی پیشین گوئیاں غلط ہیں۔ یہ ویسا ہی نجومی اور رمال سا ڈھو بچہ ہے جیسے پنجاب میں بہت سے رمال قلمدان اور قرعہ ہاتھ میں لئے اور ڈھو کے دے دے کر سادہ لوحوں سے پیسے اور ٹکے سیدھے کرتے پھرتے ہیں۔ ورنہ لائیبل کیس کیا ہوا، طومار یا شیطان کی آنت ہوا، جس کو تقریباً دو سال ہو گئے کہ فیصل ہونے میں ہی نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آتا۔ نہ صرف ماتحت عدالتوں بلکہ چیف کورٹ کے دیوانی مقدمات بھی مات ہو گئے۔ دو دو برس تک وہاں بھی مقدمات کا خمیر نہیں اٹھتا۔ پس اس حکمت عملی سے صاف ظاہر ہے کہ مقدمات کے تصفیہ میں جس قدر دیر ہو گی، اسی قدر مرزا جی کے شعبدات یا بدنفسی کا اثر کم ہو گا۔ خود مریدوں کے دلوں سے اون کی وقعت جاتی رہے گی۔ پس ہم خدا سے چاہتے ہیں کہ اور دیر ہو، اور جو ذلت مقدر ہے وہ پوری ہو جائے۔

عدالت کا عندیہ کسی کو معلوم نہیں کیونکہ انصاف کے پاؤں روئی یا ربڑ کے ہوتے ہیں جن کی آہٹ معلوم نہیں ہوتی، مگر انصاف کا پنجہ گویا فولاد کا ہوتا ہے جس کی گرفت سے بچنا محال ہے۔ اگر قادیانی مرزا جی بری بھی ہو گئے تاہم جو سزا اون کو اس وقت مل رہی ہے عبرت کیلئے کافی ہے اور اس سے بھی بندگان خدا کو فائدہ ہی پہنچ رہا ہے اور پہنچے گا انشاء اللہ تعالی۔ عدالت کی نیت پر کوئی حملہ نہیں ہو سکتا وہ جو کچھ کر رہی ہے انصاف ہے اور جو کچھ کرے گی وہ انصاف ہی ہو گا۔

وہی حیات مسیح

حیات مسیح بڑے بڑے دلائل باہرہ و براہین ظاہرہ یعنی قرآن و حدیث کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہے اور ہم اپنے بیسیوں مضامین میں مختلف پیرایوں سے ثابت کر چکے ہیں مگر مرزا قادیانی اور مرزائی کب ماننے والے ہیں۔ وہ تو حیات مسیح کے ثبوت کو بھی اپنی موت سمجھتے ہیں۔ یعنی ادھر مسیح کی حیات ثابت ہوئی ادھر بروزیت و موعودیت فی النار ہو گئی۔ چنانچہ مرزا جی خود لکھتے ہیں کہ مسیح کو موعود سمجھنا ہی مجھے زندہ مسیح یقین کر لینا اور مجھ پر ایمان لانا ہے۔، حالانکہ جس طرح حیات مسیح اور مہدویت میں کوئی لزوم نہیں، اسی طرح ممات مسیح کے قائل ہونے اور مرزا جی کو مسیح موعود مان لینے میں بھی کوئی لزوم نہیں۔ کیونکہ لاکھوں آدمی جو حیات مسیح کو نہیں مانتے کیا وہ قادیانی مرزا جی کو مسیح موعود مانتے ہیں۔ ہاں یہ دوسری بات ہے کہ اپنا دل خوش کرو اور فقط گھر میں ام المرزائیین کا نام بہو بیگم رکھ لو۔

آیت وما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ کے بعد ہی جناب باری فرماتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں و ان من اهل الكتا ب الا ليو منںّ به قبل مو ته یعنی ہر ایک اہل کتاب عیسی مسیح پر ان کی موت سے پہلے ایمان لائے گا۔ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح زندہ ہیں اور جب وہ دوبارہ دنیا میں آئیں گے تو تمام اہل کتاب ان پر ایمان لائیں گے۔ حیات مسیح تو جناب باری نے بل رفعه الله سے ثابت کر دی، اب اس آیت سے یہ ثابت کرنا مقصود ہے کہ اہل کتاب جوش میں پڑے ہیں اور اختلاف کر رہے ہیں جب مسیح دنیا میں دوبارہ آئیں گے تو خود اختلاف کرنے والے ان پر ایمان لائیں گے اور اختلاف مٹ جائیں گے۔ سبحان اللہ! مسیح کی حیات اور اون کے دوبارہ آنے کا کس قدر صاف اور صریح ثبوت ہے، مگر مرزا جی جعلی مسیح بننے کے لئے محض خودغرضی سے کتاب وسنت کا انکار کر کے مذہب اسلام سے مرتد ہو رہے ہیں۔

ظاہر ہے کہ نون ثقیلہ استقبال کے لئے آتا ہے جو ليو منںّ میں موجود ہے۔ آپ اس کے معنی حال کے لیتے ہیں۔ جب ایجاد بندہ ہی ٹھہرا تو ماضی کے معنی کیوں نہیں لیتے تاکہ دعوی کی کل پوری پوری بیٹھ جائے۔ آپ کہتے ہیں کہ ليو منںّ به میں به کی ضمیر قتل اور صلب کی جانب ہے جو وما قتلو ہ و ما صلبوہ میں موجود ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اس صورت میں بهما ہونا چاہیے، کیونکہ قتل اور شئے ہے اور صلب اور شئے، اور خدا تعالی نے بھی دونوں کو جدا جدا ذکر فرمایا ہے۔ پھر قتل اور صلب کیا ایسی چیزیں ہیں جن پر ایمان لایا جائے۔ اگر کہو کہ عیسی کے مصلوب ہونے اور نیز صلیب پر عیسائی ایمان رکھتے ہیں تو اولاً یہود اس سے خارج ہو گئے جن کے لئے مسیح کا قتل جزو ایمان نہیں اگرچہ وہ قائل ہوں۔ دوم مسلمان خارج ہو گئے جو عیسی کی حیات پر ایمان رکھتے ہیں حالانکہ آیت میں صرف اہل کتاب وارد ہوا ہے۔ اور جو معنی جمہور مفسرین بیان کرتے ہیں ان میں کوئی خرابی اور غبار نہیں۔ پھر مرزا جی اپنا مطلب بٹھانے کیلئے مو ته کی ضمیر اہل کتاب کی طرف پھیرتے ہیں کہ تمام اہل کتاب مسیح کی موت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اس پر یہ شبہ وارد ہو گا کہ امت محمد یہ کیوں ایمان نہیں رکھتی۔ اور قتل و صلب مسیح مسلمانوں کے لئے کیوں جزو ایمان نہیں۔ اگر آپ کہیں کہ امت محمد یہ کے لئے بھی جزو ایمان ہونا چاہیے تو یہود ونصاری میں اہل اسلام میں بھی داخل ہو گے جس طرح مرزا اور مرزائی قتل اور صلب پر ایمان لا کر عیسائی اور یہودی بن گئے ہیں اتنا فرق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ یہودیوں کو جس طرح عیسی سے ضد ہے اسی طرح مرزائیوں کو ضد ہے مگر عیسائی جس طرح عیسی پر ایمان رکھتے ہیں مرزا اور مرزائی نہیں رکھتے کیونکہ اس سے ان کی اپنی بنیاد اکھڑتی ہے۔ اگر کہو کہ محض قتل اور صلب پر ہمارا ایمان نہیں بلکہ مشبہ بالمصلوب ہونے پر اور پھر طبعی موت سے عیسیٰؑ کے مرنے پر ایمان ہے تو یہ بتاؤ کہ کیا خدا نے کہیں حکم دیا ہے کہ عیسی کے مشبہ بالمصلوب ہونے اور پھر طبعی موت سے مرنے پر ایمان لانا ضرور ہے۔ مرزا تو ہر دم موت ہی موت پکارتے ہیں۔ مکھی اور مچھر کتے اور سور کی موت پر بھی ان کا ایمان ہے۔ گویا موت ان کی معبود ہے۔ موت ہی نے اون کو آسمانی باپ کا لیپالک بنایا ہے۔ طاعون بھی موت ہی ہے۔ اگر طاعون نہ آتا تو مرزا جی کا موعود بننا محال تھا۔ ہاں حیات پر ایمان نہیں، خواہ کسی کی حیات ہو۔ گویا خدا تعالی کے محیی ہونے پر تو ایمان نہیں ممیت ہونے پر ایمان ہے یو من ببعض و یکفر ببعض

پھر بہ کی ضمیر خواہ قتل اور صلب کی جانب پھیری جائے خواہ موتہ کی ضمیر اہل کتاب کی جانب، دونوں صورتوں میں قبل موتہ محض حشو اور بے کار ٹھہرتا ہے تعالی اللہ عن ذلك علوا کبیرا کیونکہ مرزا جی کے مفید مطلب تو صرف اتنی بات ہے کہ اہل کتاب مسیح کے قتل وصلب پر ایمان رکھتے ہیں قبل موتہ نے مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے خرمن امید پر برق اجل گرادی، اب طرح طرح کی تاویلیں ہیں، رنگ برنگ کے حیلے بہانے ہیں، مگر ایک پیش نہیں جاتی۔ موت بہر نہج قسمت میں لکھی ہے، اسکے آثار عیاں ہیں انشاء اللہ اور یہی مرزا جی کی محبوب اور مطلوب بلکہ معبود ہے۔ بیٹھتے اٹھتے، سوتے جاگتے، ہگتے موتتے موت ہی نظر آتی ہے۔ چشم ماروشن دل ماشاد

واضح ہو کہ قتل اور صلب کو ایسا امر اہم نہیں جس پر ایمان لایا جائے کیونکہ دنیا میں ایسے واقعات ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں۔ البتہ عیسی مسیح کا زندہ رہنا اہم واقعات اور قدرت الہی کے معجزات سے ہے و ان من اهل الکتاب الالیومنن به قبل موته کی شان نظم و سیاق وسباق ملاحظہ کیجئے۔ جملہ استثنائیہ پر لام تاکید یا نون ثقیلہ صاف طور پر دلالت کرتا ہے کہ قتل اور صلب کی جانب ضمیر نہیں بلکہ مہتم بالشان مشار الیہ یعنی حضرت عیسیٰؑ کی جانب ہے جو زندہ ہیں۔ خدا کرے مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائی ہمارا مدلل اور نازک مضمون سمجھ سکیں جس کی ہم کو امید نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اسی عنوان سے ایک اور مقام پر مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں)

مرزا اور مرزائی جو آیت لیو منن به قبل مو ته میں، به کی ضمیر قتل اور صلب کی جانب پھیرتے ہیں تو یہ اس صورت میں ممکن ہے جب کہ عیسیٰ مسیح پر قتل اور صلب واقع ہو، حالانکہ کلام مجید میں دونوں کی نفی ہے کہ ما قتلو ہ و ما صلبوہ و لکن شبّه لهم ۔ یعنی نہ عیسیٰ مسیح کو یہودیوں نے قتل کیا، نہ صلیب پر کھینچا بلکہ ان پر صلب اور قتل مشتبہ ہو گیا کیونکہ شبہ کا مفعول ما لم یسم فا عله قتل اور صلب ہے۔ پس جب عیسیٰ مسیح درحقیقت مصلوب و مقتول ہی نہیں ہوئے، تو قتل پر ایمان لانا چہ معنی دارد۔ اور اب یہ کہنا کہ مسیح کو قتل بھی کیا اور صلیب پر بھی چڑھایا لیکن قتل اور صلب کا نتیجہ ظاہر نہ ہوا بالکل ایسی ہی خانہ ساز بات ہے جیسے بروزیت اور مسیحیت اور جیسے خیالی منارہ کی خیالی تعمیر اور جیسے آسمانی منکوحہ سے خیالی ہمدوشی۔

ورنہ مرزا جی کی گھڑی ہوئی تاویل کے موافق نظم قرآن یوں ہونا چاہیے تھا:

ارادوا قتله و صلبه لکنه لم یقتل ولم یصلب

یا یوں ہوتا : لکنهم لم یقدروا علی قتله و صلبه

یعنی یہود نے ہر چند ارادہ کیا مگر مسیح کے قتل وصلیب پر قادر نہ ہوئے۔

کیا خوبی اس میں ہے کہ مسیح کو صلیب پر چڑھایا مگر وہ سخت جان تھے نہ مرے، یا خوبی اس میں ہے کہ وہ درحقیقت صلیب پر چڑھائے ہی نہیں گئے اور ایک دوسرا شخص ان کے مشابہ ہو گیا، جیسا کہ لفظ شبہ سے واضح ہے اور خدا تعالیٰ نے مسیح کو اٹھالیا۔

مرزا قادیانی اور مرزائیوں کی تو اس گنجی تاویل سے یہی بہتر تھا کہ وہ یہود کی طرح قتل اور صلب کے قائل ہو جاتے اور کہتے انا قتلنا المسیح کیونکہ جب مقصود مسیح کی موت ہے، تو قتل اور صلب کی موت سے ان کو مرزا جی کیوں نہیں مارتے۔ یہ تو سہل لٹکا ہے اور مشبہ بالمصلوب کر کے زندہ رکھنا اور پھر عمر طبعی سے مارنا تاویل بعید ہے کیونکہ عمر طبعی سے مسیح کے مرنے کا ذکر قرآن میں کہیں نہیں۔ آیات کی تاویل کر کے یہودی بننا بالکل فضول ہے کھلم کھلا کیوں یہودی نہیں بنتے۔ پھر مشبہ بالمصلوب ہونے اور عمر طبعی سے عیسیٰ کے مرنے میں کون سی اہمیت اور عظم شان ہے۔ جس غلغلہ سے تمام دنیا گونج رہی ہے وہ تو یہی ہے کہ یہودیوں نے مسیح کے قتل کرنے میں ایڑی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوٹی تک کا زور لگایا مگر خدا تعالی نے اون کو محفوظ رکھا اور اٹھالیا اور اب تک زندہ ہیں اور دوبارہ دنیا میں آئیں گے اور مدعی مسیحیت ونبوت (دجال) کو قتل کریں گے۔ مرزا جی کو یہی تو خوف ہے، وہ دنیا کے دل سے مسیح موعود کا آنا بھلاتے ہیں اور اون کو دھڑ کا ہے کہ میرا بھی کہیں وہی حال نہ ہو جو دوسرے دجالوں کا ہوا۔

و ان من اھل الکتاب میں جناب باری کی سچی پیشینگوئی ہے جو یقیناً وایماناً قرب قیامت پر ظاہر اور واقع ہوگی جیسا کہ رفع مسیح مہتم بالشان ہے ایسی ہی یہ پیشینگوئی ہے مرزا جی کہتے ہیں کہ یہودی اور عیسائی ۱۹ سو برس سے مسیح کے صلب اور قتل کے قائل ہیں، مسلمان کون ہیں کہ تیرہ سو برس سے مسیح کے عدم قتل اور زندہ رہنے کے قائل ہوں

ہم کہتے ہیں کہ آپ اپنے دعوی کے موافق لیو منن کو خلاف قواعد ومحاورہ عرب بمعنی حال بتاتے ہیں یعنی اہل کتاب قتل اور صلب پر ایمان رکھتے ہیں تو یہ ایمان رکھنا صرف اسی زمانہ حال تک محدود رہا، نہ کہ آئندہ کے لئے بھی۔ اور چونکہ آپ موتہ کی ضمیر اہل کتاب کی طرف پھیرتے ہیں، تو قتل اور صلب پر ایمان رکھنے والے وہی لوگ ہوئے جو اس زمانہ تک زندہ رہے، اور جب وہ مرگئے تو پھر کوئی قتل وصلب پر ایمان لانے والا نہ رہا۔ حالانکہ یہ بداہت کے خلاف ہے۔ کیونکہ خود آپکے قول کے موافق ہر زمانہ کے یہود اور عیسائیوں کا ایمان قتل وصلب پر ہے ذرا غور سے سمجھئے۔ پھر ہر اہل کتاب اپنے نبی پر ایمان لاتا ہے نہ کہ ان حوادث یا ابتلاءات قتل وصلب وغیرہ پر جو اسپر طاری ہوتے ہیں۔

انبیاء کرام پر طرح طرح کے مظالم ہوئے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کا دندان مبارک شہید ہوا، اور آپ کو کفار کے ہاتھ سے طرح طرح کی اذیتیں پہنچیں، مگر ان حوادث پر ایمان لانے کا نہ قرآن میں ذکر ہے نہ حدیث میں۔ پس چونکہ ایمان انبیاء پر لایا جاتا ہے، نہ اون کے زمانہ کے حوادث پر، لہذا لیو منن به میں ضمیر عیسی مسیح کی جانب ہے جن پر اہل کتاب ایمان لائیں گے۔

آپ زیادہ تر چراغ پا اس لئے ہوئے ہیں کہ حضرت عیسی مسیح پر، تو جو ایسا ویسا تھا، تمام اہل کتاب ایمان لائیں، اور میرے نام پر کوئی پاپوش بھی نہ مارے۔ پس آپ کو ایسی تاویل کرنی پڑی جس کے جھلنگے کی کوئی چول ٹھیک نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی پر تین مصیبتیں پڑ گئیں ۔ایک تو مسیح کا زندہ رہنا۔ دوم ان کا دنیا میں مکرر آنا ۔سوم تمام اہل مذاہب کا ان پر ایمان لانا ۔پس ضد تو درحقیقت عیسی مسیح سے ہے ۔آپ حضرت عیسی مسیح کی مخالفت بلکہ دنیا سے ان کا نام تک مٹانے کو مسیح موعود بنے ہیں، حالانکہ چندروز میں خود بدولت ہی مٹ جائیں گے۔انشاءاللہ۔

خدا تعالی نے جو عظمت انبیاء کرام کو دی ہے وہ ابدالا باد تک ٹلنے والی نہیں ۔ بلکہ تمام انبیاء سے بروزی کو ضد ہے۔ بعد ختم رسالت اپنے کو نبی بنانا آنخضرت ﷺ کا نام مٹانا ،پس منبر پر چڑھ کر آنخضرت ﷺ کا نام لینا حمقاء کو دام میں پھانسنے کے لئے نری مکاری اور عیاری ہے۔آپ نبی بنے ہیں تو ظاہر ہے کہ نبی، نبی سب برابر ہیں ۔بدمعاشی تو دیکھئے کہ اپنے کو نبی بھی بتاتا ہے اور آنخضرت ﷺ کا امتی بھی بھلا کوئی امتی بھی آج تک نبی ہوا ہے اور علی العکس۔

مرزائیوں سے سوال

آیت ولن تجد لسنّة اللّه تبد یلا ۔دنیا ہی کیلئے ہے یا ہمیشہ کے لئے ۔ اگر ہمیشہ کے لئے ہے تو احیاء اموات وغیرہ معجزات انبیاء کیوں خلاف سنۃ اللہ ہیں اور اگر دنیا ہی کیلئے ہے،تو کیا وجہ ہے کہ دنیا میں تو خدا تعالی احیاء اموات پر قادر نہیں اور قیامت میں قادر ہو جائے گا۔

یہ ہم نے اس لئے لکھا ہے کہ مرزا جی اور ان کے ہم خیال نئی روشنی والے حضرت ابراہیمؑ کے سوال کیف تحی المو تی کی یہ تاویل کرتے ہیں کہ سوال قیامت میں مردوں کے زندہ کرنے کی نسبت ہے نہ کہ دنیا میں ۔ جو سنت اللہ کے خلاف ہے ۔اس سوال کا جواب دو اور ...انعام لو۔

تفسیر سورہ جمعہ

ہماری نظر سے مندرجہ عنوان تفسیر گذری جو حکیم الامت المرزائیہ کے اختراعات سے ہے، پس جس قدر نور علی نور ہو بجا ہے، کیونکہ حکیم صاحب مرزا جی کے خلیفہ اول ہیں ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم جی کی نصب العین سورہ جمعہ کی صرف یہ آیت ہے

هوالّذی بعث فی ا لامیین رسو لا منهم یتلوا علیهم آ یا ته و یز کّیهم ویعلّمهم الکتا ب و الحکمة و ان کانوا من قبل لفی ضلال مبین ۔

مطلب سعدی یہ ہے کہ اس آیت کے مصداق مرزا جی ہیں، جو رسول ہیں، اور یہ انہیں کی شان میں ہے۔ اوائل میں بڑی رنگ آمیزی کی ہے خدا تعالیٰ کی صفت قدوسیت پر بحث چلائی ہے۔ آنحضرت ﷺ کی بظاہر بہت کچھ صفت بیان کی ہے اور اسی میں اپنے بروزی کی بروزیت کا ابراز کیا ہے۔ گویا براز پر مشک وعنبر کا عطر ملا ہے کہ تعفن سے لوگوں کو اذیت نہ پہنچے۔ ہر پھر کر لاگ لپیٹ کر کے مرزا جی کو رسول اور خاتم الخلفاء بنایا ہے

بعث فی الا میین رسو لاً منهم یعنی بھیجا امیوں (اہل عرب) میں ایک رسول انہیں میں سے فرمایئے! کیا مرزا جی اہل عرب میں سے ہیں؟ وہ تو چینی مغل ہیں۔ کیا ہندوستان عرب میں ہے۔ پھر یتلوا علیهم ، یز کّیهم ، یعلّمهم تمام صیغے حال کے ہیں جو آنحضرت ﷺ کی نسبت ہیں۔

آپ یہ جواب دیں گے کہ یہ استقبال کے صیغے ہیں۔ اس صورت میں گویا آپ اس آیت کے مصداق ہیں نہ کہ آنحضرت ﷺ حالانکہ دو نبیوں پر ایک ہی وحی نازل ہو نہیں سکتی۔ خدا کو کیا ضرور ہے کہ فضول اور بے کار انبیاء بھیجے ہاں آسمانی باپ کے خوارق سے بعید نہیں کہ اپنے لیپا لک کو فضول اور مجہول نامعقول سمجھ کر مرزائیوں کے ماتھے مارے۔

عرب تو بیشک گمراہ تھے کیا بعد نزول قرآن اور بعثت نبی امی اور بعد فرمانے ارشاد اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی کے بھی امت محمد یہ گمراہ ہی رہی، کہ مرزا کو آسمانی باپ نے اس گمراہی کے دور کرنیکو بھیجا ہے نعوذ با لله من هذه الهفوا ت پھر بھی آنحضرت ﷺ کو اپنا سید اور مولی بتانا اور آپکی ثنا اور صفت بیان کرنا کس قدر شرم کی بات ہے۔

پھر بلا وجہ اور بے محل سیدنا مسیح ابن مریم پر اس طرح تبرّا جھاڑا گیا:

ہم مانتے ہیں کہ جب مسیح آئے اسوقت یہودیوں کی ایمانی اور اخلاقی حالت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت ہی گری ہوئی تھی، لیکن سوال یہ ہے کہ ان کے اخلاق اور عادات اور ایمان میں کیا تبدیلی کی جب کہ وہ اپنے حواریوں کا بھی کامل طور پر تزکیہ نہ کر سکے تو اوروں کو کیا فیض پہنچتا۔

حضرت مسیح نے جو کچھ کیا انجیل مقدس کے موافق کیا کیونکہ وہ اسی وحی کی تبلیغ پر مامور تھے، اور وحی بھی وہ جس کی خود قرآن تصدیق کرتا ہے مصدق لما بین یدی من التوراۃ و الانجیل۔ مگر مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے نزدیک انجیل بالکل ناقص تھی، اور عیسی مسیح پر بے سود نازل کی گئی۔ مذہب اسلام کے ٹھیٹھ اور صاف عقیدے کے موافق نہ کوئی نبی ناقص ہے، نہ کوئی آسمانی کتاب۔ ہر نبی اور ہر کتاب کا نزول قوم کی حالت کے موافق ہوا ہے۔ اب رہی یہ بات کہ یہودیوں کی اصلاح حضرت عیسی مسیح سے نہ ہو سکی، خوب یاد رکھو کہ کوئی نبی فاعل مختار نہیں۔

انّك لا تهدى من احببت و لكنّ الله يهدى من يّشاء

اور :ما علينا الا البلاغ المبين۔

اور: يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك

ان آیات کے موافق ساری خدائی کو کوئی نبی پوری پوری ہدایت نہیں کر سکا، ورنہ سب سے پہلے ابوجہل اور ابوطالب، آنحضرت ﷺ پر ایمان لاتے، حالانکہ وہ آنحضرت ﷺ کی بڑی سعی و کوشش پر بھی ہدایت سے محروم رہے اور جناب باری نے یہ ارشاد فرمایا لعلّك باخع نّفسك على آثارهم یعنی اے محمد تو شاید ان کے پیچھے اپنی جان کا ہلاک کرنے والا ہے۔ اللہ اللہ یہ معاملہ کس قدر نازک ہے۔ مگر آپ کے نزدیک اگر کوئی نبی بلکہ خود محمد ﷺ بعض انسانوں کو راہ راست پر لانے میں کامیاب نہ ہوئے تو وہ ناقص تھے، اور جو وحی ان پر نازل ہوئی وہ بھی ناقص تھی۔ معلوم نہیں آپ کے بروزی نبی کیا تیر مار رہے ہیں۔ گزشتہ انبیاء کے تو کروڑوں امتی موجود ہیں آپ باوصف امام الزمان اور خاتم الخلفاء اور بروزی ہونے کے ایک عیسائی، ایک آریہ، ایک سکھ کو بھی اپنی تیس برس کی مزعومہ بعثت میں مرزائی نہ بنا سکے۔

مرزائیوں کا گویا یہ نیچر ہو گیا ہے کہ ہر رسالہ، ہر باب، ہر کتاب، ہر مبحث میں اپنے بروزی کو بڑھاتے اور عیسی مسیح بلکہ تمام انبیاء کو گھٹاتے اور اون کو گالیاں دیتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکثر مرزائی رسالوں میں مرزا جی کے نبی ہونے پر اس آیت سے استدلال کیا گیا ہے

لیستخلفنّھم و لیمکّننّ لھم د ینھم

یعنی خدا تعالیٰ ان (انبیاء) کو خلیفہ بنائے گا اور ان کا دین ان کے واسطے ٹھکانے لگائے گا۔

اول تو آیت میں د ینھم کا لفظ موجود ہے، قادیانی مرزا جی اگرچہ نیا مرزائی دین لے کر آئے ہیں مگر وہ اپنے کو بظاہر آنحضرت ﷺ کا امتی بتاتے ہیں نہ کہ صاحب مذہب و بانی دین جدید۔

دوم، لیستخلفنّھم کا وعدہ قیامت تک ہے حالانکہ مرزا جی اپنے کو خاتم الخلفاء بتاتے ہیں۔ پس استخلاف ختم ہو گیا۔ آنحضرت ﷺ تو خاتم الخلفاء نہ ہوں اور مرزا جی ہوں۔

پھر آیت یہ بھی کہتی ہے کہ نبیوں کے آنے کا سلسلہ ختم نہ ہو گا وہ قیامت تک آتے رہیں گے مگر یہ ناقص نبی ہوں گے نہ کہ کامل۔ اب ہم پوچھتے ہیں کہ کامل خلافت کا خاتمہ کس پر ہوا خود مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے قول کے موافق آنحضرت ﷺ پر ہوا۔ تو مرزا جی خاتم الخلفاء کیوں کر ہوئے کیونکہ دو خاتم نہیں ہو سکتے۔

اور اگر کہو کہ آنحضرت ﷺ پر تو خلافت کاملہ کا خاتمہ ہوا ہے اور مرزا جی پر خلافت ناقصہ کا، تو یہ عجیب حماقت ہے کہ خلافت کاملہ کے ہوتے خلافت ناقصہ قائم رہ سکے۔ گویا خلافت (نبوت) میں کمال اور نقص دونوں موجود رہے اور اجتماع ضدین ہو گیا۔ اور خدا تعالیٰ نے تو نہیں بلکہ آسمانی باپ نے انسانوں کو دو متضاد نبوتوں کی شریعتوں کا مکلّف بنایا۔ کس کس حماقت و تناقض کا رونا رویا جائے۔ عقل سلیم اور ذہن مستقیم تو مرزائی طلسم کو طرفۃ العین میں توڑ سکتا ہے۔ گھامڑوں کی ہم کہتے نہیں نہ وہ سمجھ سکتے ہیں۔ ان سے تو خدا ہی سمجھے۔

تیرہ سو برس میں کس قدر مجدد آئے

کتاب عسل مصفی جو قادیانی مرزا جی کے ایک مرید کے خیالات و افکار کا نتیجہ ہے، ایک بسیط کتاب اور بائیبل کی طرح ایک مجموعہ ہے جس میں الم غلم بجز صداقت کے سب کچھ بھرا ہوا ہے۔ مگر جس طرح ٹپے اور ٹھمری اور خیال اور دھرپت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ ایک ہی سم اور سر پر ختم ہوتے ہیں اگر چہ بیچ میں بہت سے ٹھیکے اور گتیں ہوتی ہیں اور طرح طرح کے تان اوڑاتے ہیں، اسی طرح اس کتاب کے تمام ابواب ومباحث مرزا جی کی مجددیت اور نبوت وغیرہ کے ثبوت پر ختم ہوئے ہیں۔

اس کتاب میں نام بنام بتایا ہے کہ کہ ہر صدی میں کتنے مجدد آئے۔، پہلی صدی میں ۴۰۔ دوسری میں ۱۱۔ تیسری میں ۱۰، چوتھی میں ۱۱۔ پانچویں میں ۶ ،۔ چھٹی میں ۷۔ ساتویں میں ۷۔ آٹھویں میں ۴۔ نویں میں ۳۔ دسویں میں ۳۔ گیارھویں میں ۳ بارھویں میں ۷ تیرھویں میں ۵۔ یہ سب ۸۱ مجدد ہوئے۔

ان میں بعض ایسے بھی ہیں جن کو صاحب عسل مصفی نے مجدد بنایا ہے مثلاً شاہ عبدالعزیز صاحب، شاہ رفیع الدین صاحب، شاہ عبدالقادر صاحب جن کو کسی نے مجدد نہیں مانا۔

علاوہ ۸۱ مجددوں کے ہزاروں مجدد گذرے ہیں۔ وہ کون ہیں، علماء وفضلاء، وہ حقانی علماء جو محض خلوص سے حسبۃ للہ لوگوں کو کتاب وسنت کے موافق وعظ وتلقین کرتے ہیں اور بھولی ہوئی توحید وسنت یاد دلاتے ہیں یعنی عقائد عامہ کی تجدید کرتے ہیں شرک وبدعت سے روکتے ہیں۔

ذرا یہ تو بتائیے کیا مذکورہ بالا مجددوں میں سے کسی نے قرآن وحدیث کی ترمیم کی ہے۔ کسی نے آیات قرآنی کا مورد ومصداق بجائے آنحضرتﷺ کے اپنے کو بتایا ہے۔ کیا کسی نے تصویر پرستی کو رواج دیا ہے۔ کیا کسی نے فرائض حج وغیرہ کو ساقط کیا ہے۔ کیا کسی نے نبوت ومہدویت ومسیحیت اور غیب دانی کا دعوی کیا ہے اور لوگوں کی موت کی پیشین گوئیاں کی ہیں جن میں سے ایک بھی پوری نہیں ہوئی۔

جب آپ اپنے دعوی کے ثبوت میں ۸۱ مجددوں کو پیش کرتے ہیں تو یہ ثابت کرنا بھی آپ کا فرض ہے کہ تمام جددوں نے یہی دعوے کئے ہیں جو میں نے کئے ہیں ۔ پھر حماقت تو دیکھئے کہ مرزا جی اپنے کو عیسی مسیح سے افضل بتاتے ہیں، حضرت امام حسین تو کوئی چیز ہی نہیں ان سے تو آپ ہر طرح افضل ہیں (یہ منہ اور گرم مسالا) اور مجددوں کو اپنی تصدیق کے لئے پیش کرتے ہیں۔ انبیاء تو بہر نہج مجددوں سے افضل ہی ہوتے ہیں کیونکہ مجدد ان کے امتی ہوتے ہیں۔ مذکورہ بالا تمام مجدد آنحضرتﷺ کے امتی تھے، حالانکہ خود بدولت نبی ہیں۔ گویا اپنے کو ترقی سے تنزل میں گرا رہے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی اور مجدد میں عام خاص کی نسبت ہے ۔یعنی ہر نبی مجدد ہے اور ہر مجدد نبی نہیں اور نہ کسی مجدد نے نبوت کا دعوی کیا۔ برخلاف مجددین کے جن مکاروں دجالوں نے نبوت اور مہدویت کا دعوی کیا اور فی النار ہوئے۔ مثلاً مسیلمۃ الکذاب اسود عنسی اور مہدیان کذاب عرب وسوڈان وغیرہ۔آپ نے ان کا مطلق ذکر نہیں کیا ،نہ کسی مرزائی کتاب میں ان ملحدین مرتدین کا ذکر ہوتا ہے۔ منصب مرزائی تو اس امر کا مقتضی تھا کہ آپ اپنے ہم پیشہ دجالوں کا ذکر کرتے۔مگر کیوں کرتے ، پانی مرتا ہے۔ اگر مرزا قادیانی اور مرزائی دجالوں اور جھوٹے مہدیوں کی تفصیل بھی کسی کتاب میں اسی طرح لکھیں جس طرح مجددوں کی تفصیل لکھی ہے تو ہم ایک سو روپیہ دینے کو تیار ہیں۔

خوف یہ ہے کہ جب آپ گزشتہ دجالوں کی لائف شائع کریں گے تو خود مریدین ہی ان کے کیریکٹر کو آپ کے کیریکٹر سے ملائینگے اور سرمو فرق نہ پائیں گے پس بروزیت کا بھانڈا پھوٹ جائیگا اور اس وقت جس قدر پنجرے میں کبوتر ہیں پھر ہو جائیں گے۔

انبیاء کرام بھی برے، اولیاء بھی برے، آئمہ بھی برے،مگر جھوٹے نبی اور دجال اچھے اور سب مرزا جی کے جد امجد اور مورث جبھی تو ان کے نام لینے سے بھی زبان مفلوج ہوتی ہے گویا وہ مرزائیوں کے یقینی اور روحانی مسلم مہدی اور موعود تھے۔

اگر مذکورہ مجددوں کو اسلامی جمہور نے مان لیا ہے تو دجالوں کو بھی ایک جم غفیر نے مہدی اور موعود مان لیا تھا پھر کیا وجہ ہے کہ آپ ایک جمہور کے مسلم مہدیوں کو تو نہ مانیں دوسرے جمہور کے مسلم مجددوں کو مانیں ذرا غور سے سمجھو مجدد السنہ مشرقیہ کیا سمجھا رہا ہے۔

عیسی مسیح کو معاذ اللہ کوئی مجدد فی الدین تو کیا مارتا آپ کے اعلی مورثوں (دجالوں) نے بھی نہیں مارا۔ مجدد بن کر یہ تجدید آپ نے ضرور کی ۔ بھلا دجالوں کی روحیں کیا خوش ہوں گی کہ آپ اون کے نقش قدم پر نہیں چلے۔ وہ تو ضرور آپ پر لعنت بھیجتے ہوں گے اور افسوس کرتے ہوں گے کہ کیسا کلوٹا فرزند ہمارے صلب سے پیدا ہوا جس نے ہم کو بدنامی کے گڑھے میں بے گور و کفن ٹھونس دیا۔ مر گئے مردود، فاتحہ نہ درود۔

مجدد ایک انسان ہوتا ہے جو مثل انبیاء کرام غلطی اور خطا سے محفوظ نہیں ہوتا ۔اوس کا مرتبہ ویسا ہی ہوتا ہے جیسا مجتہد کا ۔ پس اس کا قول شریعت میں قطعی اور یقینی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واجب العمل نہیں ہوتا جب تک کتاب وسنت کی کسوٹی پر نہ کسا جائے اور نہ کسی مجدد نے ایسا دعوی کیا ہے کہ جو کچھ میں کہتا ہوں وہ واجب العمل ہے اور جو شخص میرے قول پر نہ چلے گا وہ گمراہ اور ناری ہوگا۔ صرف آپ ہی ایسے مجدد ہیں کہ اپنے اقوال کو باعتبار واجب العمل ہونے کے قرآن وحدیث سے بڑھ کر بتاتے ہیں اور علی الاعلان دعوی کرتے ہیں کہ میں نبی ہوں، امام الزمان ہوں، جو شخص مجھ پر ایمان نہیں لاتا وہ دنیا میں واجب القتل اور عاقبت میں جہنمی ہے۔

بتاؤ ۸۱ مجددوں میں سے کس کے قول پر علماء اور فضلاء فتوی دیتے تھے۔ اہل اسلام زیادہ سے زیادہ یہی سمجھتے ہیں کہ وہ جو کچھ حالت جذب یا سلوک میں فرما گئے ہیں وہ ان کے حالات تھے جن کی تعبیر ہم عملاً نہیں کر سکتے اور ناموس شریعت کو دھبہ نہیں لگا سکتے۔ ہاں اون کے جو افعال اقوال مطابق کتاب وسنت ہیں وہ واقعی واجب العمل ہیں۔

مرزا جی نبی بن کر مجدد کیوں بنتے ہیں اور اپنے کو عالم بالا سے کیوں گراتے ہیں، اپنے کو انبیاء پر کیوں نہیں منطبق کرتے۔ وجہ یہ ہے کہ انبیاء نے معجزات دکھائے اور آپ کو معجزات کے نام سے جاڑہ چڑھتا ہے۔ نیچر آموجود ہوتا ہے۔ عیسی مسیح اسلئے برے ہیں کہ ان کی صفت ابری ء الاکمه و الابرص و احی الموتی باذن الله۔ اور آپ اپنی تقریر میں فرما بھی چکے ہیں کہ اگر میں بھی چاہوں تو عیسی کی طرح (مسمریزم وغیرہ) کے بہت سے شعبدات دکھا سکتا ہوں، مگر آپ نے اب تک خیر سے مداری کا پھنک ایک، پھنک دو، بھی نہ دکھایا۔ پس جب معجزے کا نام آتا ہے، تو آپ.. مجدد بن جاتے ہیں، اور جب آپ کے کیریکٹر کے مقابلہ میں مجددوں کے افعال و اقوال پیش کئے جاتے ہیں تو آپ نبی بن جاتے ہیں کہ مجھے سب کچھ جائز اور روا ہے اور تمام مجددین ومفسرین محدثین غلطی پر ہیں تو آپ کا حال بالکل مولانا روم کے اس شعر کے موافق ہے

گر نہی بارش بگوید طائرم۔ در پر گوئیش گوید اشترم

یعنی شتر مرغ پر اگر تو بوجھ لادے گا تو وہ بازوئیں پھٹپھٹا کر یہ عذر کرے گا کہ میں طائر ہوں، اور طائر پر کوئی بوجھ نہیں لادتا۔ اور اگر یہ کہے گا کہ اڑ، تو وہ بلبلا کر اور ہنڈا سا منہ کھول کر یہ کہے گا کہ میں اونٹ ہوں، اور اونٹ اڑ نہیں سکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس آپ ہی کے قول سے ثابت ہو گیا کہ نہ آپ نبی ہیں نہ مجدد ہیں بلکہ ایک حیلہ گر، دین بد نیا فروش ہیں۔

مرزا جی کا انوکھا الہام

حضرت جبریل علیہ السلام کا زمین پر آنا اور تمام ملائکہ کا وجود قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت جبریل نے مجھے سینے سے لگا کر ایسا نچوڑا کہ میں پسینے پسینے ہو گیا اور پوری طاقت صرف ہو گئی۔ اور حدیث حنظلہ میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں

و الذی نفسی بیدہ لو تدو مو ن علی ما تکو نو ن عندی لصافحتکم الملا ئکة علی فر شکم و فی طرقکم ولکن یا حنظله سا عة و سا عة ثلاث ثمرات فا شار الی ان ا لاحوا ل لا تدو م ۔ (ترجمہ: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم اسی حالت میں رہو جس میں میرے حضور رہتے ہو تو ملائکہ تمہارے بچھونوں تمہارے راستوں میں تم سے مصافحہ کریں لیکن اے حنظلہ (آپ نے تین بار ساعۃ ساعۃ وساعۃ فرمایا) پھر اشارہ فرمایا کہ حالات (تجلیات) کو دوام نہیں)،

لیکن مرزا جی زمین پر حضرت جبریل کے نزول کا انکار کرتے ہیں حالانکہ اپنے اوپر الہام اور وحی کے دونگڑے برسنے کے مدعی ہیں۔ جی بجا ہے، آسمانی باپ نے فلک الافلاک سے ٹیلی فون لگا رکھا ہے جسکے ذریعہ سے بذات خاص لیپا لک کے ساتھ کانا پھوسی کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ اپنی آسمانی کتاب توضیح المرام میں لکھتے ہیں:

کہ جبریل اپنے ہیڈ کوارٹر اور روشن نیر سے کبھی جدا نہیں ہوتا اور خدا اور بندے کی محبت کے نر و مادہ سے جو تیسری چیز پیدا ہوتی ہے اسی کا نام روح القدس ہے اور وہی روح امین ہے، اسی کا نام شدید القوی اور ذو الافق الا علی اور ر ای ما را ی ہے۔ اور جبریلی نور آفتاب کی طرح انسان پر اسکے حسب استعداد اپنا اثر ڈالتا ہے اور کوئی نفس بشر دنیا میں ایسا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کہ بالکل تاریک ہو، حتی کی مجانین پر بھی جبریل کا اثر فی الواقع ہے۔ اور جس سے کوئی فاسق اور پرلے درجہ کا بدکار باہر نہیں حتی کہ کنچنیاں بھی۔ بس ادنی سے ادنی مرتبے کے ولی پر بھی جبریل ہی وحی کی تاثیر ڈالتا ہے اور حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کے دل پر بھی وہی ڈالتا رہتا ہے۔ فرق صرف آرسی کے شیشے اور بڑے آئینے کا ہے۔،

وہی بات کہ بلی کے خواب میں چھیچھڑے۔ الہام اور وحی میں نر اور مادہ اور رنڈیوں کا ذکر آپ کی فطرت کا اظہار کر رہا ہے۔ آپ آسمانی باپ کے لیپا لک ہیں نا۔ پھر نر اور مادہ کا ذکر کیوں نہ ہو۔ بیشک آسمانی باپ جو لیپا لک پر الہام کرتا ہے اور شیطان جو ایک کنچنی پر الہام کرتا ہے ان دونوں الہاموں میں کچھ فرق نہیں۔ لیکن اولیاء اور انبیاء کے الہام کو ایسا کہنا درست نہیں،... اور مرزا جی نے درحقیقت اپنا تجربہ بیان کیا ہے کہ جو آسمانی باپ رنڈیوں پر الہام کرتا ہے، وہی اپنے لے پالک پر کرتا ہے خدا اور بندے کی محبت کے (معاذ اللہ) ملنے ہونے سے تیسری چیز روح القدس پیدا ہوتی ہے۔ آپ نے یہ تثلیث اپنی امت کے لئے گھڑی ہے، فرمایئے عیسائیوں کے لئے کیا باقی چھوڑا۔ لا حول و لا قوة۔ کس قدر لغو اور گندے اور فحش خیالات ہیں۔ شرم چہ کنی است۔

نبی اور ولی کے الہام میں فرق

مرزا جی اپنی کتاب براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۳۴ و ۲۲۹ میں لکھتے ہیں کہ جیسے ایک نبی کا الہام دوسرے نبی کے الہام سے مخالف نہیں ہوتا اسی طرح اولیاء کا الہام شریعت حقہ محمدیہ سے مخالف نہیں ہوسکتا اور اس کو موجب علم قطعی نہ جاننا وسوسہ ہے۔،

اس سے قادیانی مرزا جی کی یہ مراد ہے کہ نبی اور ولی کے الہام میں کچھ فرق نہیں۔ افسوس ہے کہ اس ادعا سے مرزا جی اپنا مرتبہ نبوت پست کر رہے ہیں، یعنی اپنے کو بجائے نبی کے ولی بنا رہے ہیں اور تمام اولیاء کا مرتبہ بڑھا رہے ہیں یعنی ان کو انبیاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرار دے رہے ہیں۔

اول تو یہ اولیاء پر اتہام اور تفسیر قول ما لا یر ضی به القا ئل ہے کیونکہ کسی نبی خصوصاً خلفاء اور صحابہ نے بھی اپنے کو نبی قرار نہیں دیا اور کیونکر ممکن تھا کہ وہ با وصف امتی ہونے کے نبی بن جاتے اور اپنے کو انبیاء خصوصاً خاتم النبیین کا ہم سر بناتے

دوم کلام مجید میں ہے انّ الشّیا طین لیو حو ن الی او لیا ء ھم۔ اس سے یہ بات مستنبط ہوئی کہ اولیاء پر شیاطین وحی کر سکتے ہیں، نہ کہ معاذ اللہ انبیاء پر۔ کیونکہ انبیاء کا یہاں ذکر نہیں بلکہ قرآن مجید میں انبیاء کرام کی نسبت فینسخ اللہ ما یلقی الشیطا ن وارد ہوا ہے۔ یعنی انبیاء پر شیطان جو القاء کرتا ہے خدا اسکو رڈ کر دیتا ہے۔

تعجب ہے کہ مرزا جی، حضرت عیسی مسیح سے تو اپنے کو افضل بتائیں بلکہ ان کی مذمت و توہین کریں اور حضرت امام حسینؑ پر بھی اپنے کو فضلیت دیں اور بد بختی سے اولیاء کی صف میں بیٹھیں۔ اولیاء اللہ تو لاکھوں گزرے ہیں، مرزا جی بھی انہیں میں رہے تو کیا کمال کیا۔ ان کا منصبی فرض تھا کہ جس طرح مسیح کو گالیاں دیں اسی طرح تمام اولیاء اللہ کو بھی اس سرے سے لے کر اس سرے تک توہین کی ایک ہی لاٹھی سے ہانکتے تا کہ مرزائیوں کے دل میں ان کی وقعت بڑھتی کیونکہ ان کی نبوت اور مسیحیت اور بروزیت کا اقنوم اعظم سبّ و لعن ہے اور اسی سے دنیا میں ان کی شہرت ہو رہی ہے اور فرض تبلیغ ادا ہو رہا ہے۔

انبیاء کرام کی تو توہین کی جاتی ہے اور اولیاء کرام کی تعظیم۔ حضرت عیسی مسیح تو جو روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں نبی کیا معنی ولی بھی نہ ٹھہرائے جائیں اور اولیاء اللہ کو نبی بنا دیا جائے۔ اس کی لم یہ ہے کہ چند روز میں جس قدر مرزائی ہیں، ولی کیسے نبی بن جائیں گے۔ اور مرزا جی جو بالفعل اپنے کو خاتم الخلفاء کہتے ہیں خاتم الانبیاء ہوں گے۔ اور ان کے اس قول کا ظہور ہو گا کہ انبیاء ناقص قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے مگر نبی کامل بجز مرزا جی کے کوئی نہ ہو گا۔

سنو سنو! نبوت ختم ہو گئی مگر اولیاء اللہ کے وجود با جود سے کوئی زمانہ خالی نہ ہوگا۔ یعنی آفتاب نبوت کی روشنی سے ذرے اکتساب نور کرتے رہیں گے۔ لیکن مرزا جی سے کوئی اقرار تو کرالے کہ ان کے زمانہ میں کسی ولی کا وجود پایا جاتا ہے۔ یا تو خود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدولت ولی ہیں یا شاید اپنے کسی مرزائی کو کامل ولی اور ناقص نبی بنا دیا ہو۔ سینکڑوں مرزائی اس الہام کے منتظر ہیں کہ کب آسمانی باپ ہم کو کامل ولی اور ناقص نبی بناتا ہے۔ ہم کو یقین کامل ہے کہ سب سے پہلے کامل ولی اور ناقص نبی ہونے کا الہام حکیم الامۃ المرزائیہ کے حق میں ہوگا۔ اولیاء اللہ کو سب مسلمان مانتے ہیں، لہذا مرزا جی نے بزعم خود ان کے خوش کرنے کے لئے تمام اولیاء اللہ کو انبیاء بنا دیا۔ لیکن جب عیسی مسیح کو گالیاں دینی شروع کیں تو مرزا کو ملعون سمجھنا مسلمانوں کا فرض ہوا اور ان کو یقین ہو گیا کہ انبیاء کو جو مردود گالیاں دیتا ہے وہ اولیاء کو کیوں گالیاں نہ دے گا۔

معلوم نہیں اولیاء اللہ کا ذکر بار بار کیوں کیا جاتا ہے اور کیوں ان کو نبی بنایا جاتا ہے، حالانکہ محض دعوی سے نہ کوئی نبی بن سکتا ہے نہ ولی، جب تک بارقہ توفیق و تصدیق الہی اس کے ساتھ نہ ہو۔ میں نبی ہوں، میں مثیل المسیح ہوں، اور بایں ہمہ میں ویسا ہی ولی ہوں جیسے اور اولیا گزرے ہیں، محض ایک خبط اور مالیخولیا اور متناقض دعوی ہے۔ خوب یاد رکھو ولی کو نبی بنانا غلام کو آقا بنانا ہے اور باعتبار امتی ہونے کے عام مسلمانوں اور اولیاء اللہ میں مطلق فرق نہیں۔

وہی حیات مسیح

قادیانی اخبار الحکم مطبوعہ ۱۷ و ۲۴ جولائی میں حکیم الامۃ المرزائیہ نے کسی شخص کے سوال کے جواب میں آیت و ان من اھل الکتا ب ا لا لیو منن به قبل موته و یو م القیامة یکو ن علیهم شهیداً کے وہی معنی کئے جو تمام مرزائی کرتے ہیں کیونکہ ... جدھر بروزی کا منہ ادھر ہی سب کا منہ۔ کیا معنی کہ جب خود بروزی کو حیات مسیح میں اپنی موت نظر آتی ہے تو بروزیوں کو کیوں نظر نہ آئے۔

ہم گزشتہ ضمیمہ میں دو خرابیاں لکھ چکے ہیں جو مرزائیوں کے گھڑے ہوئے معنی لینے سے پیدا ہوتی ہیں۔ یعنی تمام اہل کتاب عیسی کے قتل پر اپنے مرنے سے پہلے ایمان رکھتے ہیں۔ اگر به کی ضمیر قتل کی جانب اور مو ته کی ضمیر اہل کتاب کی جانب ہے، تو یکو ن علیهم شهیداً کی ضمیر کس کی جانب ہوگی۔ مرزائی بھی بجز اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چارہ نہیں دیکھتے کہ یکون کی ضمیر عیسی کی جانب پھریں کہ قیامت کے روز عیسی اہل کتاب کے ایمان لانے پر گواہ ہوں گے، اور اگر اب بہ کی ضمیر قتل کی جانب ہوگی تو علیهم کی جگہ علیه ہونا چاہیے، ورنہ آیت کے کچھ معنی نہ ہوں گے کیونکہ عیسی مسیح کس بات کے گواہ ہوں گے۔ اگر کہو قتل وصلب کے گواہ ہوں گے تو قرآن مجید اس کی نفی کر چکا ہے وما قتلوه و ما صلبوه اور و ما قتلوه یقیناً اور اگر کہو یکون کی ضمیر قتل کی جانب ہے، تو قتل کا گواہ ہونا چہ معنی دارد۔ کیا قتل بھی کوئی وجود مشخص ہو جائے گا۔ پھر لیو منن کے معنی حال کے اور یکون کے معنی استقبال کے لینے سے کلام باری میں نقص پیدا ہوتا ہے۔ معنی یہی ہوں گے کہ کل اہل کتاب قتل اور صلب پر ایمان رکھتے ہیں اور عیسی مسیح یا قتل وصلب قیامت میں گواہ ہوں گے قتل وصلب تو یہ کہیں گے کہ ہاں ہم نے قتل کیا اور عیسی مسیح کہیں گے کہ میں مقتول ومصلوب ہوا۔ کس قدر لغو معنی ہیں کیونکہ جب حسب آیت و ما قتلوه یقیناً عیسی قتل ہی نہیں کئے گئے، تو شہادت کیسی۔ یہ عجیب بات ہے کہ اہل کتاب تو قتل وصلب پر ایمان رکھتے ہیں نہ کہ مسیح پر۔ اور ان کے ایمان لانے کی شہادت دینگے عیسی مسیح۔ ماریئے گھٹنا پھوٹے آنکھ اور ہم یہ ثابت کر چکے ہیں کہ ایمان انبیاء پر بولا جاتا ہے نہ کہ اون کے زمانہ کے حوادث پر۔

حکیم صاحب فرماتے ہیں کہ عیسی مسیح جب دوبارہ دنیا میں آئیں گے تو تمام اہل کتاب ان پر ایمان لائیں گے یعنی جو اہل کتاب مر گئے ہیں کیا وہ بھی دوبارہ زندہ ہوں گے۔

کتنا لغو اعتراض ہے۔ مقصود اس زمانہ کے اہل کتاب کا ایمان لانا ہے جو مسیح موعود کے وقت ہوں گے کیونکہ عیسی مسیح کے باب میں اہل کتاب کے مابین اختلاف رہا ہے جیسا کہ و ان الذین اختلفوا فیه .. سے ثابت ہے۔ اب مسیح کے دوبارہ آنے پر وہ اختلاف مٹ جائے گا اور تمام اہل کتاب جو اس وقت موجود ہوں گے یکساں بلانکیر ایمان لائیں گے۔

ہم لکھ چکے ہیں کہ مرزا قادیانی اور مرزائیوں پر دوسری مصیبت یہ آپڑی کہ عیسی مسیح زندہ بھی ہیں اور تمام اہل کتاب ان پر ایمان بھی لائیں گے اور اون کے مقابلہ میں بروزی صاحب چندروز میں مر بھی جائیں گے اور کوئی اہل کتاب ان کے نام پر اٹھارواں ولایتی بوٹ بھی نہ مارے گا۔ بروزی صاحب جو عیسی مسیح کو مارتے ہیں تو آپ اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توہین کرتے ہیں۔ان کا فخر اس میں تھا کہ خود قیامت تک زندہ رہتے اور جب عیسیٰ بھی وفات پا گئے اور مرزا کے لئے بھی یہی دن دہرا ہے،تو بروزیت کا کون سا تیر مارا اور کس منہ سے بنکارتے ہیں کہ میں عیسیٰ سے افضل ہوں۔ پس لیپا لک کا کام ہے کہ آسمانی باپ سے ایسا لٹکا سیکھے کہ ہمیشہ کے لئے زندہ رہ کر عاقبت کے بوریئے سمیٹے۔

حکیم صاحب فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں اہل کتاب کی نسبت و القینا بینهم العداوة و البغضاء الی یوم القیامة وارد ہےتو تمام اہل کتاب عیسیٰ مسیح پر کیونکر بالاتفاق ایمان لا سکتے ہیں یہودی تو حضرت مسیح کی نبوت کے بھی قائل نہیں بلکہ اون کو معاذ اللہ ملعون ٹھہراتے ہیں اور عیسائی اون کو خدا بناتے ہیں۔

ہم کہتے ہیں کہ یہی حضرت مسیح کے مکرر آنے کا اعجاز ہوگا کہ تمام اہل کتاب متفق ہو جائیں اور وہ اختلاف جو اوپر کی آیت میں جناب باری نے بیان فرمایا ہے، مٹ جائے گا جیسا کہ ہم ابھی لکھ چکے ہیں۔

دوم، کسی قوم کا ایک نبی پر بالاتفاق ایمان لانا فروعی اختلاف کا مانع نہیں تمام یورپ و امریکا مسیح پر ایمان رکھتا ہے مگر ان کے آپس میں اختلاف ہیں کوئی پروٹسٹنٹ کوئی رومن کیتھولک ،کوئی گریک ۔خود مسلمانوں میں ۷۲ فرقہ ہیں مگر خدا و رسول پر ایمان لانے میں کسی کا اختلاف نہیں ۔مرزائیوں میں بھی اختلاف ہے جیسا کہ ہمارا تجربہ ہے کہ بعض تو مرزا جی کو نہ صرف رسول بلکہ خاتم الرسل یقین کرتے ہیں اور بعض اون کے منکر ہیں۔ دیکھو گھر میں ہی پھوٹ ہے و القینا بینهم العداوة و البغضاء الی یوم القیامة کے مصداق ہیں اور اگر ہمارے سامنے تقیہ کرتے ہیں تو شیعہ ہیں نہ کہ مرزائی ۔مرزا جی کا کام ہے کہ ایسے منافقوں کو پکے مرزائی بنائیں۔

یہ جواب ہم نے الزامی طور پر دیا ہے ورنہ درحقیقت حقیقی مسیح موعود کے آنے پر تمام اختلافات مٹ جائینگے اور سچے دین کی روشنی ساری دنیا میں پھیل جائیگی اور اس وقت جو شب کوران شپر سیرت موجود ہونگے سب کونوں کھدروں میں گھس جائینگے بلکہ کافور ہو جائینگے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث میں رجل فارس سے کیا مراد ہے

حدیث شریف میں وارد ہوا ہے:

لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من فارس

ترجمہ: ایمان اگر ثریا کے ساتھ بھی لٹکا ہوا ہوگا تو اوس کو فارس کا ایک رجل حاصل کرے گا۔

مرزا صاحب براہین احمدیہ میں اور ازالۃ الاوہام صفحہ ۶۵۳ میں دعویٰ کرتے ہیں کہ اس حدیث کے رجل فارس سے مراد میں ہوں۔ حالانکہ آپ ہندی نژاد ہیں اور اپنے کو چینی الاصل مغل بتاتے ہیں۔ باوجودیکہ محدثین کبار امام بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارقطنی، حاکم، بیہقی سب کے سب رجل فارس تھے۔ تعجب ہے حدیث شریف کے مصداق وہ تو نہ ہوں اور مرزا جی ہوں۔

اب ہم مرزا جی سے پوچھتے ہیں کہ حدیث شریف میں جو دجالون ثلاثون بطور پیشین گوئی وارد ہوا ہے، تو اسکے مصداق کون لوگ ہیں۔ کیا وہی نہیں جنہوں نے مرزا جی کی طرح مہدی اور مسیح بننے کے دعوے کئے اور حمقاء اور سفہاء کا جم غفیر ان کے ساتھ ہولیا اور بالآخر چند روز میں فی النار ہو گئے۔ انہوں نے اپنے کو مہدی بتایا مگر دجال نکلے۔ پس کیا ثبوت ہے کہ مرزا جی دجال نہیں ہیں۔ اگر وہ مہدی تھے تو مرزا جی بھی مہدی ہیں۔ خود مرزا جی ایمان سے کہیں کہ وہ دجال نہ تھے۔ ۱۳ سو برس میں جس قدر دجال گذرے کسی نے اپنے کو دجال نہیں کہا حالانکہ حدیث شریف کی پیشین گوئی کے مصداق تھے پھر مرزا جی جو اون کی سنت اور نقش قدم پر چلنے والے ہیں اپنی دجالیت کا اقرار کب کرنے والے ہیں۔

عجیب بات ہے کہ مسیح موعود اور مہدی کی پیشین گوئیوں کے مصداق تو بہت ہوئے مگر دجّالون ثلاثون کا مصداق ۱۳ سو برس میں ایک بھی نہ ہوا، مطلب کی حدیث پر تو ایمان اور جو حدیث مطلب کے مخالف ہو اس کا انکار یؤمن ببعض و یکفر ببعض

کیا موجودہ زمانہ ایمان کے معلّق بالثریا ہونے کا زمانہ ہے ایمان اور اسلام تو دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ علماء اور مشائخ ہر جگہ موجود ہیں۔ یہاں تک کہ اسلام کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آفتاب بعض ان ممالک کو بھی روشن کر رہا ہے جہاں کفر اور شرک کی ظلمت چھائی ہوئی تھی۔پس ظاہر ہے کہ موجودہ زمانہ حدیث شریف کا مصداق نہیں بلکہ وہ زمانہ قرب قیامت پر ہوگا جب کہ تمام دجالوں کا پیر مرشد اور گرو گھنٹال یعنی دجال اکبر آئے گا۔ جس قدر دجال آج تک تک آچکے اور آئندہ آئیں گے یہ سب بڑے دجال کی ذریات ہیں اور جس طرح یکے بعد دیگرے یہ سب فنا ہو رہے ہیں اسی طرح طرح ان کا مورث اعلی خود حضرت مسیح موعود کے ہاتھوں نہنگ قہر الٰہی کا طعمہ ہوگا مرزا جی کیسا ہی زور لگائیں مگر یہ ہمارا ذمہ ہے کہ وہ دجال اکبر نہیں ہیں اور مجدد کی یہ پیشین گوئی خدا کی عنایت سے جلد پوری ہونے والی ہے۔انشاء اللہ تعالی۔

قادیانی، اپنے کاذب ہونے کے مقر ہیں

قادیانی مرزا جی، انبیاء کرام کے تمام معجزات اور خوارق عادات کا انکار کرتے ہیں کیوں کہ خود کوئی معجزہ نہیں دکھا سکتے مگر اپنے کذب کے ساتھ تمام انبیاء کرام کے کاذب ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔مطلب یہ ہے کہ میں ہی اپنے دعووں میں ایک جھوٹا نہیں بلکہ معاذ اللہ تمام انبیاء جھوٹے ہیں۔اس سے دو باتیں نکلیں۔

اول: انبیاء میں صفات ناقصہ بھی ہوتے ہیں۔

دوم: ایک نبی دوسرے نبی کی صفات کاملہ کا تو اتباع نہیں کرتا ہاں صفات ناقصہ کا اتباع کرتا ہے۔

آپ آتھم وغیرہ کی پیشین گوئیوں کے پورا نہ ہونے کی نسبت انجام آتھم صفحہ ۲۸، ۲۹، ۳۰ میں لکھتے ہیں کہ انبیاء کے وعدے میں تخلف کا ہونا سنۃ اللہ ہے۔

یعنی خدا خود اپنے نبیوں کو جھوٹا کرتا ہے تو اس سے تمام روحیں جھوٹی اور تمام آسمانی کتابیں باطل ہوگئیں اور خدا بھی جھوٹا ہوگیا۔خاک در دہانت۔

ذرا خیال کرنا چاہیے کہ کوئی شخص تمام عمر سچ بولتا رہا۔صرف ایک دفعہ جھوٹ بولا تو وہ درحقیقت جھوٹا ہی رہا کیونکہ نجاست کے ایک قطرہ سے کسی ظرف کا سارا پانی نجس ہو جاتا ہے اور کسب حلال کی ساری کمائی میں اگر ایک حبہ بھی کسب حرام کامل جاتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے تو ساری کمائی حرام ہو جاتی ہے، اور زہر کا ایک قطرہ تمام جسد انسانی کو فاسد اور تباہ بلکہ ہلاک کر دیتا ہے۔ راویان حدیث کو دیکھو کہ کسی راوی نے تمام عمر میں ایک جھوٹ بولا، بس اس کی روایت ساقط ہوگئی۔

عبرت کا مقام ہے کہ کذب اور قول الزور بلاء بد ہے۔ خدا تعالی نے جھوٹوں پر لعنت بھیجی ہے یعنی فرمایا لعنۃ اللّٰہ علی الکا ذبین مگر قادیانی مرزا جی اسے انبیاء کی صفت اور سنۃ اللہ قرار دیتے ہیں۔

کلام مجید میں ہے و لن تجد لسنّۃ اللّٰہ تبد یلا ۔جس کے معنی آپ کے زعم کے موافق یہ ہوئے کہ انبیاء کا صادق ہونا محال ہے کیونکہ کذب سنۃ اللہ ہے۔ شکل اول یوں مترتب ہوئی کذب انبیاء سنۃ اللہ ہے اور سنۃ اللہ کا بدلنا محال ہے۔ حد اوسط دور کر کے یہ نتیجہ نکلا کہ کذب انبیاء کا بدلنا محال ہے۔

دوسری عبارت میں مرزا جی کے دعوی کے یہ معنی ہوئے کہ کذب انبیاء فطرت میں داخل ہے۔ اب کوئی نبی سچا نہ رہا، سب جھوٹے ہوگئے نعو ذ با للہ من ھذا الالحا د و الارتداد ۔ پھر جب کذب انبیاء کی فطرت ٹھہری جو اشرف الناس ہیں تو کذب کی ضد یعنی صدق کس کی فطرت ہے۔ یہ محض ایک ایسا کلی مفہوم ٹھہرا جس کے لئے کوئی جزئی نہیں۔ یوں سمجھئے کہ صدق دنیا سے اڑ گیا اوس کا وجود نہیں اور یہ حدیث بھی غلط ہوگئی کہ الصدق ینجی والکذ ب یھلك کیونکہ صدق تو کوئی چیز ہی نہیں۔ پس نجات محال ہوگئی اور چارطرف ہلاکت ہی کی عمل داری ہوئی۔

بے شک مکاروں عیاروں دجالوں کیلئے سنۃ اللہ یہی ہے کہ اون کے وعدے میں تخلف ہو اور وہ حسب فحوائے حدیث مذکورہ بالا ہلاکت کے غار میں دھکیلے جائیں اور کذب اون کا نیچر بن جائے۔ مرزائیو! کیا اب تم بھی اپنے کاذب نبی کے ساتھ ہلاکت کے دوزخ میں ٹھونسے جاؤ گے۔ نجات تم سے بھی رخصت ہوگئی۔

جتنے مسیح اور مہدی آج تک گذرے وہ سب کذاب ہیں جن پر شیاطین القاء کرتے ہیں اور سنۃ اللہ اسی پر جاری ہے کہ ان کے وعدوں میں تخلف ہو۔ چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے

ھل انبّئکم علی من تنزّ ل الشّیا طین۔ تنزّ ل علی کلّ افّا كٍ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اثیم۔ یلقو ن السّمع و اکثر ھم کا ذبو ن (الشعراء: ۲۲۱۔۲۲۳)۔

ترجمہ: ہاں میں تم کو آ گاہ کروں ان لوگوں پر جن پر شیاطین اترتے ہیں، وہ اترتے ہیں ہر ایک جھوٹے گناہ گار پر جو کانوں میں ڈالتے ہیں سنی سنائی بات اور ان میں کے اکثر جھوٹے ہیں۔

اس کی تفسیر میں بیضاوی لکھتے ہیں :

ای ا لا فا کین یلقو ن السمع الی الشیا طین فیتلقو ن منھم ظنو نا و اما را تٍ لنقصا ن علیھم کما فی الحد یث الکلیۃ یخطفھا الجتی فیقرء ھا فی اذن و لیہ فیز ید فیھا اکثر من مأۃ کذ بۃ۔

یعنی وہ جھوٹے جو کا ن لگا تے ہیں شیطا نو ں کی با تو ں پر پس ان سے لیتے ہیں گما نوں اور علامات کو کیونکہ شیاطین کو بھی پورا علم نہیں ہوتا جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ فرشتوں سے جنات کوئی کلمہ اچک لیتے ہیں پس اسکو اپنے دوست کے کانوں میں ڈال دیتے ہیں پس وہ اس میں ایک سے زیادہ جھوٹ بڑھا دیتا ہے۔

اصل یہ ہے کہ کچھ لوگ اپنے کو کا ہن بتا تے تھے وہ شیطا نو ں کی نذر و نیا ز دے کر اور ان میں مل کر فرشتو ں کے پاس جاتے اور ان کی ایک آ دھ بات سن لیتے تھے۔فرشتے ان پر انگارے مارتے تھے جسکو شہاب ثا قب کہتے ہیں۔تا ہم جو ایک آدھ بات سنتے وہ لوگو ں میں لا ڈالتے اور لوگ اون کے قائل ہو جاتے حالانکہ آئندہ کی باتیں شیاطین کو بھی معلوم نہیں۔پس فرشتو ں سے ایک بات اوڑی ہوئی سنتے اور اس میں اپنی طرف سے بیس ملا دیتے تھے۔

قادیانی مرزا جی کی رسائی شیطا نوں تک تو نہیں، نہ ان کو شیطا نو ں کا تقرب حاصل ہے، ورنہ پورے کا ہن ہی نہ بن جاتے ۔ ہاں رمل اور نجوم میں جو ان کا شاید آبائی پیشہ ہے، کچھ دخل ہے۔ پس اٹکل کے بہت تیر لگا ئے۔ ایک آ دھ بھولے سے نشانے پر جا لگا ،باقی ہوا میں اڑ گئے ۔پس یہی ان کے الہام اور وحی کی کا ئنات ہے۔ اور ادرک کی اسی سڑی گلی تھوتھی گرہ پر پنسار ہٹا کھول بیٹھے ہیں ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا المسیحؑ

حضرت مسیح کا وجود باجود معجزات قدرت الٰہی کا عجیب مجسم نمونہ تھا ۔ایسا نمونہ دوسرے جسد میں نہیں پایا گیا۔اگر پایا جاتا یا آئندہ قیامت تک پایا جائے تو صفات مسیح پر معجزے کا اطلاق غلط ہوگا، بلکہ معمولی اور عادتی امکان اور تکوین میں داخل ہو جائے گا۔پس عیسی مسیح سے ہم سری کا دعوی کرنے والوں اور اپنے کو مثیل مسیح بنانے والوں کو اسکے سوا کچھ نہ سوجھا کہ آپ کے معجزات اور صفات کا انکار کریں اور اس میں نیچر کا اڑنگا لگائیں۔ان لوگوں کی عقلوں پر پتھر پڑ گئے جنھوں نے اپنے کو عیسی کا مثیل بنایا اوران کی صفات ومعجزات کا انکار کیا۔ظاہر ہے کہ ہر شئے اپنے تشخصات اور صفات سے ممتاز ہوتی ہے۔ جب مسیح بننے والے اپنے میں وہ صفات ہی نہیں بتاتے تو اپنے دعوی میں کیونکر سچے ہو سکتے ہیں۔

مرزاجی کے خوارق تو دیکھئے کہ عیسی مسیح میں بہت سے نقص اور برائیاں بتاتے ہیں اور بایں ہمہ اچھے خاصے مثیل مسیح اور موعود ہیں۔ دنیا نے تمام انبیاء کو ان کی صفات اور کمالات اور معجزات کے باعث مانا ہے۔مرزاجی کو یہی تو جلن ہے کہ میں فرمائشی مسیح ہوں، مجھے دنیا کیوں نہیں مانتی۔ پس معجزات کا انکار کرتے ہیں بلکہ خود غرضی ..سے مسیح کو صفات ذمیمہ کا مورد بتاتے ہیں ۔اور جس طرح دوسرے منکرین نے نیچر کی آڑ پکڑ کر عیسی کے روح اللہ ہونے اور بغیر باپ کے پیدا ہونے سے انکار کیا ہے، مرزاجی بھی اس انکار سے بڑھ کر اپنی بساط میں کچھ نہیں کر سکے،مگر خدا تعالی نے مسکت جواب دے کران کی گردن توڑ ڈالی کہ انّ مثل عیسی عند الله کمثل آدم خلقه من تراب یعنی بے باپ پیدا ہونے میں عیسی کی مثال ایسی ہے جیسے آدم کی مثال کہ بغیر ماں اور باپ کے پیدا ہوئے ۔عیسی مسیح اگر صرف ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے تو تعجب کی کون سی بات ہوئی اور وہ بھی مٹی ہے جس میں انسانی تولید کی صلاحیت ہی نہیں۔ سبحان اللہ سبحان اللہ! اگر نہ صرف یہود بلکہ ساری خدائی متفق ہوکر زور لگائے تو جناب باری کا یہ استدلال نہیں توڑ سکتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر قادیانی مرزا جی اپنا گھڑا ہوا نیچر حضرت عیسیٰ مسیح کے کس کس معجزات و صفات میں ٹھونسیں گے اور کہاں تک آیات قرآنی کو توڑیں مروڑیں گے کہ بے باپ کے پیدا ہونا نیچر کیخلاف ہے، اور حضرت عیسیٰ کا باپ یوسف نجار تھا اور احیاء اموات سے مراد احیاء قلوب (ہدایت) ہے۔ اب ذرا کلام مجید سے وہ معجزات سنتے جاؤ جن کا دعویٰ خود حضرت مسیح نے بنی اسرائیل کے سامنے کیا۔

انّی قد جئتکم بآ یة من ر بّکم۔ انّی اخلق لکم من الطّین کھیئة الطّیر فا نفخ فیه فیکو ن طیراً با ذن اللّه۔ و ابر یء ا لاکمه و الا بر ص و ا حیی المو تی با ذن اللّه۔ و انبّئکم بما تأ کلو ن وما تدّ خرو ن فی بیو تکم۔ انّ فی ذلك لایة لّکم ان کنتم مو منین ۔(آل عمران۔۴۹)

(ترجمہ۔ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانیاں (یعنی معجزات) لے کر آیا ہوں۔ میں تمہارے لئے مٹی سے جانور بنا تا ہوں پھر اس میں پھونکتا ہوں پھر وہ خدا کے حکم سے اڑنے والا ہو جاتا ہے۔ اور میں خدا کے حکم سے مادرزاد اندھوں اور کوڑھیوں کو اچھا کرتا ہوں۔ اور مردوں (اموات) کو زندہ کرتا ہوں۔ اور تم جو کچھ کھاتے اور گھروں میں ذخیرہ رکھتے ہو اس کو بتاتا ہوں)۔

اب قادیانی مرزا جی مٹی کے پتلے میں جان ڈالنے اور کھائی ہوئی اور گھروں میں دھری چیزوں کے بتانے کی کیا تاویل کریں گے۔ اسی کے مطابق خدا تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی زبانی اطلاع دی

یو م یجمع اللّه الر سل فیقول ما ذا اجبتم ۔قالوا لاعلم لنا انك انت علا م الغیو ب۔

ترجمہ۔ قیامت کے روز جب خدا تعالیٰ رسولوں کو جمع کرے گا اور امتوں کی سرگزشت ان سے پوچھے گا اور وہ اسکا علم خدا تعالیٰ کی طرف تفویض کریں گے۔

تو خدا تعالیٰ ان نعمتوں کو جو حضرت عیسیٰ اور اون کی والدہ مریم پر اس نے نازل کیں یوں یاد دلائے گا:

اذ قال اللّه یاعیسی ابن مر یم ا ذ کر نعمتی علیك و علی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والد تك اذ ایّدتك بروح القدس تکلّم النّاس فی المهد و کهلًا۔ و اذ علّمتك الکتاب و الحکمة و التّوراة والانجیل۔ و اذ تخلق من الطّین کهیئة الطّیر باذنی فتنفخ فیها فتکون طیراً باذنی و تبریء الاکمه و الابرص باذنی۔ و اذ تخرج الموتی باذنی۔ و اذ کففت بنی اسرائیل عنك اذ جئتهم بالبیّنات فقال الّذین کفروا منهم ان هذا الا سحر مّبین ـ (المائدہ۔۱۱۰)۔ (ترجمہ: اے عیسیٰ بن مریم میرے احسانات یاد کر جو تجھ پر اور تیری ماں پر کئے جب کہ میں نے روح القدس سے تجھ کو مدد دی اور تو لوگوں سے ماں کی گود اور بڑی عمر میں یکساں باتیں کرتا تھا اور جب کہ تجھے کتاب اور حکمت اور توریت وانجیل سکھائی اور جب کہ تو میرے حکم سے جانور کا پتلا بنا کر اس میں پھونکتا تھا اور وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتا تھا اور تو میرے ہی اذن سے مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتا تھا۔ اور میرے ہی اذن سے مردوں کو قبروں سے زندہ نکالتا تھا اور جب کہ میں نے بنی اسرائیل کو تیرے قتل سے روکا جب تو ان کی طرف معجزات لے کر گیا لیکن جب تو یہ تمام معجزات لیکران کے پاس آیا تو جو لوگ ان میں سے کافر ہو گئے وہ بول اٹھے کہ یہ تو جادو کے سوا کچھ نہیں)۔

اب فرمایئے اگر بغیر باپ کے پیدا ہونا اور مردوں کو زندہ کرنا اور کوڑھیوں کو اچھا کرنا اور مادر زاد اندھوں کو بینا کرنا نیچر کیخلاف ہے، تو خدا تعالی کس بات کے احسانات عیسیٰ مسیح اور ان کی والدہ پر جتلائے گا۔ وہ تو نیچر کے خلاف کچھ کرہی نہیں سکتا ۔کیا خدا تعالیٰ کا یہ احسان جتانا بھی نیچر کے خلاف ہوگا۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ

نظم قرآن کے متغیر کرنے میں مرزا کا کفر

جس معجز سیاق وسباق اور نظم سے قرآن، منزل من اللہ ہے جمہور امت محمدیہ ﷺ کا اسپر اتفاق ہے کہ اس میں تغیر وتبدل کرنا خواہ کسی طرح سے ہو مثلاً کسی آیت میں کمی بیشی کرنا یا ایک لفظ یا جملہ کہیں سے اور دوسرا کہیں سے چن کر اپنی جانب سے دونوں کو کلام مربوط قرار دینا، بالکل کفر ہے۔ اگر اسلامی عمل داری میں کوئی مرتد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا کرے تو وہ واجب القتل ہے۔ مگر مرزا جی آزاد برٹش گورنمنٹ کو دعا دیں جس کی عملداری میں قرآن مجید بلکہ تمام اسلامی شریعت کی ترمیم کر رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ قرآن مجید کی ترمیم کرنے والا اپنے کو خدا اور رسول سے بڑھ کر سمجھتا ہے کیونکہ متکلم سے مصحح اور مرمم کا درجہ بڑا ہوتا ہے۔

پھر یہی نہیں بلکہ ترمیم شدہ اور متغیر شدہ جملوں کو الہام اور وحی خاص بتایا جاتا ہے گویا خداتعالیٰ نے پہلے کچھ الہام کیا اب یہ کچھ۔ آنحضرت ﷺ نے تو اہل کتاب کی اصلاح فرمائی۔ مرزا جی خود مقدس اسلام کی اصلاح کر رہے ہیں۔ گردن میں پلاسٹر لگا کر اس شخص کو پاگل خانے کیوں نہیں بھیجا جاتا۔ ہماری رائے میں ابھی تک تو اسکا دماغ اصلاح پذیر ہے، چند روز میں جب مادہ پک گیا... تو اصلاح قطعاً محال ہو جاوے گی۔ ایسا بہت جلد ہونے والا ہے۔ انشاء اللہ

براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۵۸ میں مرزا صاحب قادیانی پر یہ الہام ہوا:

الم نشرح لك صدرك الم نجعل لّك سهولة في كلّ امر بيت الفكر و بيت الذّكر و من دخله كان آمنا ۔

اپنی مزخرفات ٹھونس کر کلام الٰہی کی کیسی توہین کی ہے۔ ذرا خبط تو ملاحظہ فرمایئے کہ بیت الفکر اور بیت الذکر آپ (مرزا قادیانی) کے دو گھر ہیں اور آپ خود لکھتے ہیں کہ بیت الفکر سے مراد وہ چوبارہ ہے جس میں یہ عاجز کتاب کی تالیف میں مشغول رہا ہے اور رہتا ہے، اور بیت الذکر سے مراد وہ مسجد ہے جو اس چوبارہ کے پہلو میں بنائی گئی ہے۔ تعجب ہے کہ مرزا صاحب کا خدا واحد تثنیہ میں بھی تمیز نہیں کر سکتا ورنہ ومن دخلها كان آمنا کہتا کیونکہ بیت الفکر اور بیت الذکر دو مکان جدا جدا ہیں۔ آپ کہتے ہیں:

من دخله كان آمنا صرف مسجد کی صفت ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ صفت اور موصوف کے گھڑنے کا بھی مرزا صاحب کے ملہم کو شعور نہیں، ورنہ عبارت یوں ہوتی و بيت الذكر من دخله كان آمنا۔

کیا وجہ ہے کہ آپ کا بیت الذکر تو دارالامن ہو، اور بیت الفکر دارالامن نہ ہو بلکہ دار الحزن و دارالکفر ہو۔ جناب باری نے تو تمام مکہ کو دارالامن قرار دیا ہے مگر وہ تو تیرہ سو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برس کے بعد دارالامن نہ رہے، اور مرزا قادیانی کا جھونپڑا دارالامن بن جائے۔

پھر فی کل امر بیت الفکر و بیت الذکر کتنا فصیح جملہ ہے۔

ارے بودم! تتابع اضافات مخل فصاحت ہے۔ الم نشرح لك صدرك کے ساتھ اس خانگی عبارت کو ملانا ایسا ہے جیسے کوئی خبیث سندس واستبرق کے بہشتی حلے میں ناپاک ٹاٹ کا پیوند لگادے۔

پھر بدمعاشی اور بے ایمانی اور بدنیتی دیکھئے کہ جناب باری نے آپ ﷺ پر اپنے احسانات جتاتے ہوئے فرمایا:

الم نشرح لك صدرك ۔ و وضعنا عنك وزرك ۔الّذی انقض ظهرك۔ ورفعنا لك ذكرك (الشرح: ١۔٤) ۔(کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھولا؟ کیا ہم نے تیرا بوجھ نہیں اٹھایا جس نے تیری کمر توڑ ڈالی تھی (تکلیف دے رکھی تھی) کیا ہم نے تیرا ذکر آسمانوں اور زمینوں میں بلند نہیں کیا؟)

یہ مربوط اور مضبوط معجز کلام ملاحظہ فرمایئے اور مرزا صاحب کی خانگی لغویات دیکھئے۔ قادیانی مرزا کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کو مدارج نبوت تکلیفوں اور سختیوں کے جھیلنے کے بعد ملے اور مجھے نہایت سہولت کے ساتھ گھر بیٹھے چھپر پھاڑ کر مل گئے۔ میں خدا کا چہیتا ہوں۔ اور مجھے آنحضرت ﷺ پر ترجیح اور تفضیل ہے۔

آنحضرت ﷺ کا رفع ذکر تو اس طرح ہوا کہ ساری خدائی میں اسلام پھیل گیا۔ آج کے روز بھی جب کہ دہریت اور الحاد کا زور ہے یورپ ایشیا امریکہ افریقہ میں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں آپ کی رسالت کا جھنڈا بلند نہ ہوا ہو، اور لاکھوں عیسائیوں کو مسلمان کیا، اور ہو رہے ہیں۔ لیپا لک نے اگر ایک عیسائی کو بھی اپنی سی سالہ بعثت میں مسلمان بنایا ہو، تو اس کا حوالہ دے۔

اور (مرزا قادیانی کی) حماقت دیکھئے، کلام مجید میں ہے:

یاآدم اسکن انت وزوجك الجنّة ،

آپ اس پر یوں اضافہ فرماتے ہیں

یا آدم اسکن انت و زوجك الجنّة ۔یا مریم اسکن انت و زوجك الجنّة ۔ یا احمد اسکن انت و زوجك الجنّة ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(براہین احمدیہ۔ص ۴۹۶)

خود بدولت نے آدم اور مریم اور احمد سے اپنے کو مراد لیا ہے۔ اور زوج سے اپنے رفیق اور جنت سے مراد جنت کے وسائل ۔لیکن مرزا صاحب کا ملہم شاید بھول گیا، کیا معنی، کہ جب مرزا صاحب قادیانی کے رفقاء مراد تھے تو یااحمد اسکن انت و ازوا جك الجنّة ہونا چاہیے تھا۔ آیت یا آدم اسکن انت و زوجك الجنّة میں تو زوج سے مراد حضرت حواؑ ہیں ۔ پس تقابل پر لحاظ کر کے یہی لازم آتا ہے کہ تمام مرزائی مسخ ماہیت ہو کر، یعنی مرد سے عورت بن کر، آپ کی جورو ئیں بن گئے ہیں جس طرح مرزا جی الہام میں مریم بن گئے ہیں ۔ پھر حضرت مریم کا کوئی زوج نہ تھا (گو آپ یہودی بن کر یوسف نجار کو ان کا زوج بتاتے ہیں) مریم ،حضرت عیسیٰؑ کی ماں تھیں، یہاں آپ کی زوج مریم ہے اور چونکہ آپ مسیح موعود ہیں تو اپنی زوجہ (مریم) کے شکم سے پیدا ہوئے ہیں۔

ہمارے ناظرین تھوڑی دیر کو فرمائشی قہقہہ تو اوڑائیں ۔ یہ آپ کا الہام ہے جس کو سن کر خرّ دجال مارے خوشی کے گھونٹا اکھاڑ کر دولتیاں جھاڑنے لگے۔

مرزا کے نزدیک انبیاء معصوم نہیں

چونکہ قادیانی مرزا جی کی کوئی پیشین گوئی سچی نہیں ہوئی اور رمالوں اور نجومیوں سے بھی ہیٹے نکلے ،لہذا ازالہ اوہام کے صفحہ ۶۸۷ اور ۶۹۲ میں اپنی طرح تمام انبیاء کرام کو کذاب اور خاطی بتاتے ہیں اور لکھتے ہیں:

> اگر آنحضرت ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے ہو بہو منکشف نہ ہوئی ،نہ دجال کے گدھے کی حقیقت کھلی ،نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تہ تک وحی الٰہی نے اطلاع دی، نہ دابۃ الارض کی ماہیت کما ہی ظاہر فرمائی گئی، اور صرف امثلہ قریبہ کے طرز بیان میں اجمالی طور سے سمجھایا گیا ہو تو کچھ تعجب کی بات نہیں ۔ اور اگر وقت ظہور کچھ جزئیات غیر معلومہ ظاہر ہو جائیں تو شان نبوت پر کچھ حرف نہیں،۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ہم کہتے ہیں کہ جب آپ کی پیشین گوئیاں پوری نہ ہوئیں اور آتھم میعاد کے مابین نہ مرا، اور آسمانی منکوحہ سے پیشین گوئی کیخلاف بغل گرم نہ ہوئی، تو لا طائل تاویلات کیوں کی گئیں کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم کے دل میں خوف طاری ہوگیا تھا یعنی وہ دل میں مرزائی بن گیا تھا اور آسمانی منکوحہ کبھی نہ کبھی ہتھے چڑھے گی، اور ام المرزائین کے شکم سے اب اگر خلاف پیشین گوئی لڑکی ہوئی تو آئندہ لڑکے کے آنے کا سد باب نہیں ہوگیا، نہ دروازہ پر قفل ٹھکا، ..آئندہ کبھی نہ کبھی سال کا سا پورا ضرور نکلے گا۔ گویا پیشین گوئیوں کے پورا ہونے کا اقرار بھی ہے اور انکار بھی۔ اصرار ہے، دنیا سے جنگ و جدل ہے۔ رسالے شائع ہوتے ہیں کہ ان معنوں سے پیشین گوئی ضرور پوری ہوگئی۔

ان جھوٹی تاویلوں پر اڑے رہنے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مرزا جی تو اپنی پیشین گوئیوں میں جھوٹے نہیں ہاں انبیاء جھوٹے ہیں،۔ ہر پیشین گوئی کے جھوٹے ہونے پر تاویلات کا دریا بہایا گیا ہے، کبھی اقرار نہیں کیا گیا کہ فلاں پیشین گوئی در حقیقت غلط نکلی اور آسمانی باپ نے لیپا لک کو دھوکا دیا۔ کسی پیشین گوئی کے غلط ہونے پر مرزا جی کے پھوٹے منہ سے یہ کلمہ نہیں نکلا کہ انبیاء نے بھی اپنے اجتہاد میں غلطی کی ہے میں نے کی تو کیا بھس میں خر دجال نے منہ مارا۔ ہاں بعد میں جھوٹے کا خدا نے منہ کالا کر دیا اور جھک مار کر اپنے منہ پر تھپڑ مارنا اور اقرار کرنا پڑا کہ میری پیشین گوئیاں اسلئے غلط ہوئیں کہ انبیاء کی پیشین گوئیاں بھی غلط ہو چکی ہیں ۔ جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے۔ کیا اجماع امت میں سے کسی کو آنحضرت ﷺ کی پیشین گوئی میں کبھی شک واقع ہوا ہے کہ وہ پوری نہیں ہوئی اور آپ کی نبوت پر معاذ اللہ کسی نے حرف گیری کی ہے حالانکہ دنیا کو مرزائی پیشین گوئیوں کے غلط ہو جانے کا کامل یقین ہے۔ یہ ہے جھوٹا، ہمیشہ یہی چاہتا ہے کہ ساری دنیا مجھ جیسی جھوٹی ہو جائے۔ پس اگر مرزا اپنے ساتھ انبیاء کو جھوٹا بنائے تو کسی مسلمان کو برا نہ ماننا چاہیے اگر انبیاء کی پیشینگوئیاں اور معجزات غلط ہونے لگیں تو ان میں اور عام انسانوں میں کیا فرق رہے اور دنیا کیوں انکا کلمہ پڑھے۔

دجال اور اسکے گدھے اور یاجوج ماجوج وغیرہ کی حقیقت آنحضرت ﷺ پر تو منکشف نہ ہوئی، مگر اب تیرہ سو برس بعد چینی مغل پر منکشف ہوگئی ۔ یہ آنحضرت ﷺ پر تبرّا نہیں تو کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے الہام واجتہاد تو غلط اور مرزا قادیانی کا اجتہاد صحیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور واقعی ۔ یہ اپنا مرتبہ بڑھانا اور آنحضرت ﷺ کی شان گھٹانا نہیں تو کیا ہے ۔ پھر بھی منبر پر چڑھ کر آنحضرت ﷺ کی ثنا اور صفت بیان کرنا منافقانہ نہیں تو کیا ہے ۔ چند روز میں آنحضرت ﷺ کی نبوت کا کھلم کھلا انکار کیا جاوے گا اور حمقاء کے پھانسنے کا جو پردہ ذرا پڑا ہوا ہے وہ بھی جلد اٹھنے والا ہے۔

مرزا کے نزدیک تمام مذاہب حق ہیں

لاہور کے لیکچر نے تو مرزائیت کی کایا ہی پلٹ دی۔ بروزی رنگ برنگ کے روپ آج تک بدلتا رہا، اب سب کو چھوڑ کر اوس نے کچھ اور ہی نیرنگ دکھایا۔ یوں کہو امام الزمان کے حقیقی معنی اب سمجھا ۔۳۰ سال تو صرف مرزائیوں کا امام رہا، مگر اب دولاکھ دانوں کی تسبیح سے نکل کر مالاؤں اور زناروں میں منسلک ہو کر تمام ہندوؤں اور سکھوں، لال بیگیوں کا امام (لال گرو) بن گیا۔

زاہدا شرک خفی کی بھی خبر ہے کہ نہیں
زیر ہر دانۂ تسبیح کے زنار بھی ہے

لعنت ہے اس خود غرضی اور مداہنت پر کہ ہر قوم کی مورتی کے مندر میں ماتھا ٹیکا۔ تمام اوتاروں کو سجدہ کیا، پھر بھی کسی آریا، کسی سناتن دھرمی، کسی سکھ، کسی لال بیگی کو دس ہزار آدمیوں کے مجمع میں مرزائی نہ بنا سکا۔ اب تو تمام مرزائیوں پر مرزا قادیانی کی حقیقت کھل جانی چاہیے کہ وہ کتنے پانی میں ہے اور اس کے کیا پاکھنڈ ہیں۔ کوئی پوچھے جب تمام مذاہب حق پر ہیں تو آسمانی باپ نے لیپا لک کو کس کی اصلاح کے لئے بھیجا۔ پھر بھی آپ نہ صرف مسلمان بلکہ اسلامی مجدد اور نبی وغیرہ۔ کلام مجید تو یوں ناطق ہو و من یّبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یّقبل منه اور یہ مکار تمام مذاہب کو حق پر بتاوے ۔ کیا یہ مختلف مذاہب درحقیقت خدا نے پیدا کئے ہیں۔ کیا خدا تعالی عرش پر بیٹھا دنیا کو لڑوا رہا ہے خون خرابہ کرا رہا ہے۔ خدا کا تو یہ کام نہیں، اس نے تو ایک سیدھی راہ صراطاً سویاً بتادی ہے۔ اور سیدھی راہ ایک ہی ہوتی ہے۔ البتہ آسمانی باپ چودھویں صدی میں اپنا لیپا لک بھیج کر ساری خدائی سے جنگ کرا رہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کے قول کے موافق آریا کے رشی منی حق پر تھے، مگر نیوگ کا مسئلہ خراب ہے۔ عیسائی حق پر ہیں، مگر کفارہ برا ہے۔ پھر حق کہاں رہے۔ بات یہ ہے کہ جھوٹے کو بھاگتے راہ نہیں ملتی، اور قدرت الٰہی اس کا حافظہ بھی سلب کر لیتی ہے۔ مرزا کو یہ خبر نہیں کہ مختلف رسالوں میں آریا اور عیسائیوں اور ان کے بزرگوں اور خود عیسیٰ مسیح کی نسبت کیا جھک مار چکا ہے، اور اب اسکے خلاف کیا ابراز کر رہا ہے۔ قصور در حقیقت کھوسٹ آسمانی باپ کا ہے کہ لیپا لک پر متناقض الہام کرتا رہتا ہے۔ آپ نے دیگر مذاہب کے اوتاروں کو خدا پرست اور راست باز بندگان خدا ہی نہیں قرار دیا بلکہ ان کو نبی بھی بنا دیا، اور سند میں یہ آیت پیش کی و ان مّن امّۃ الا خلا فیھا نذیر یعنی کوئی قوم ایسی نہیں گزری جس میں کوئی ڈرانے والا (نبی) نہ آیا ہو۔ اس دلیل سے ہنود اور سکھوں کے اوتار ہی نہیں، بلکہ حلال خوروں چماروں وغیرہ ذلیل اور کمینہ اقوام میں بھی نبی گذرے ہیں، اور قیامت تک گذریں گے۔ حالانکہ اس آیت میں گزشتہ امتوں اور انبیاء کا ذکر ہے کیونکہ خلا ماضی کا صیغہ ہے۔ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں، آپ کے بعد کوئی نذیر (نبی) نہ آئے گا۔ یہ اپنے بڑے بھائی امام الدین کا اتباع ہے جو حلال خوروں کا گرو بنا تھا۔ کیوں نہ ہو آخر ہیں تو دونوں ایک ہی جھاڑو کی تیلیاں۔ معلوم نہیں اب لیپا لک (مرزا قادیانی) نے کیوں ..دیر لگا رکھی ہے، کھلم کھلا امرتسر کے دربار میں جا کر کیوں گرنتھ جی کو سجدہ نہیں کرتا۔ کیوں عملی طور پر مندروں میں جا کر ہنود کے اوتاروں کی مورتی کو ڈنڈوت بجا نہیں لاتا۔

پہلے تو یہ پالیسی رہی کہ میں عیسیٰ اور موسیٰ اور تمام انبیاء اور اوتاروں سے اچھا ہوں، اور سب برے ہیں۔ جب چاروں طرف سے منہ پر تھپڑ پڑنے لگے تو اب کیدانی نے کید کی یہ پالیسی ٹھہرائی کہ میں اچھا اور میرے ساتھ سب اچھے۔ جیسے اور لوگ نبی اور اوتار تھے، میں بھی ایسا ہی ہوں۔ اس کے یہ معنی ہوئے کہ جیسا میں مکار اور دنیا پرست مرغ بادنما ہوں، تمام انبیاء اور اوتار بھی ایسے ہی تھے۔ اور میری طرح سب ہاتھی کے روٹ میں حصہ لگاتے تھے۔

لاہور میں آپ کا لیکچر سننے کو لوگ اسی طرح جمع ہوئے تھے جس طرح کسی مداری کا تماشا یا کسی کمپنی کا ناٹک دیکھنے یا اس کا ڈرامہ سننے کو جمع ہوتے ہیں۔ بہت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے لوگ محض اس لئے گئے کہ دیکھیں اب گنبد سے کیا صدا نکلتی ہے۔اور چونکہ آپ دو سال تک مقدمات کے اڑگڑے میں جت چکے ہیں، لہذا دیکھیں اب بھی وہی غرے ڈبّے ہیں یا کچھ معقول ہو گئے ہیں۔مگر خوشی کی بات ہے کہ لوگوں کا عندیہ صحیح نکلا اور ایک گرگ باراں دیدہ عین موسم بارش میں بھیگی بلی بن کر نظر آیا۔

مرزائی اخبار لکھتے ہیں کہ اس مجمع میں مرزا جی سے کئی سو آدمیوں نے بیعت کی۔ واہ رے مرزائیو! تمہاری چال کے کیا کہنے ہیں۔ ناظرین نے لاہور، امرتسر، دہلی وغیرہ بڑے بڑے شہروں میں چند لوگوں کو اپنی چیزوں کا نیلام کرتے دیکھا ہوگا کہ وہ بڑھا چڑھا کر آپس میں نیلام کی بولی بولتے ہیں۔ناواقف اس دام میں آجاتے ہیں اور بولی بڑھا کر نیلام کی چیزیں خرید لیتے ہیں۔پس چند مرزائیوں نے لوگوں کے پھانسنے کو دس قدم بڑھ کر بیعت دہرائی۔ممکن ہے دیکھا دیکھی چند الو اور بھی پھنس گئے ہوں گے۔پس یوں سینکڑوں کی تعداد پوری ہوگئی۔گھر کے صوفی، گھر کے قوال۔

وہی وفات مسیح

جب ایک نبی وفات پا گیا ہے تو دوسرا نبی مبعوث ہوا ہے اور سنۃ اللہ اسی طرح جاری ہے، یہاں تک کہ انبیاء کا سلسلہ آنحضرت ﷺ پر ختم ہو گیا۔لیکن آج تک کسی نبی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ چونکہ فلاں نبی مر گیا ہے، اس لئے میں اس کی جگہ آیا ہوں۔اور اے لوگو فلاں نبی کو مردہ سمجھ لینا ہی مجھے نبی مان لینا ہے۔اس کی مثال ایسی ہے کہ چونکہ فغفور چین مر گئے ہیں، لہذا میں اون کا جانشین ہوں۔ اس سے لازم آتا ہے کہ خدا تعالیٰ لوٹ لوٹ کر ایک ہی تشخص اور صفات کے انبیاء کو بھیجتا ہے، اس کے پاس انبیاء کے ڈھالنے کا دوسرا سانچا ہی نہیں۔ یا پہلے ایک ناقص نبی بھیجا، اس کے بعد کامل۔یا پہلے ایک کامل بھیجا اس کے بعد ناقص۔خدا کو کوئی ضرورت نہیں کہ پہلے ناقص نبی بھیجے اور پھر کامل۔ اس سے حکیم علی الاطلاق کی قدرت وحکمت پر حرف آتا ہے، ناقص نبی ہو نہیں سکتا۔

پس مرزا جی کا یہ کہنا کہ میں مسیح موعود ہوں خود اپنی توہین کرنا اور اپنے کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاک عجز پر گرانا ہے۔ انہوں نے سمجھا کہ کانا ٹٹو اور بدھونفر اس وقت تک چل ہی نہیں سکتا جب تک اپنے کو اوروں کا فضلہ خوار اور راتب خوار نہ بنائے۔ یعنی دنیا چونکہ مسیح کو مانتی ہے لہذا میں مثیل مسیح بنوں کیونکہ انہیں اپنی حیثیت و وجاہت اچھی طرح معلوم ہے لیکن کیا کوئی اپنے کو نبی بنانے سے نبی بن سکتا ہے۔

توریت اور انجیل میں لکھا ہے کہ (تسلی دینے والا) آئے گا، مگر آنحضرت ﷺ نے اپنے کو مسیح موعود قرار نہیں دیا بلکہ محض رسول ہوئے کیونکہ اس میں وہی خرابی تھی جو ہم نے اوپر بیان کی۔ قرآن میں ہے و ان مّن امّة الا خلا فیھانذ یر ۔ پس مسیح وعیسی بننے میں جس طرح آنحضرت ﷺ کی توہین تھی اسی طرح انبیاء بنی اسرائیل کی تھی بلکہ خود حضرت مسیح نے بنی اسرائیل سے مخاطب ہوکر یوں فرمایا

یا بنی اسرا ئیل انّی رسو ل الله الیکم مصدقاً لما بین یدی من التو را ة و مبشراً برسو ل یأ تی من بعدی اسمه ا حمد (صف:۶)

یعنی اے بنی اسرائیل میں تمہاری ہی طرف رسول ہوں، نہ کہ بنی اسماعیل کی طرف، کیونکہ آنحضرت ﷺ بنی اسماعیل میں سے ہیں۔

اب ذرا خیال کرنا چاہیے کہ خدا تعالی کو تو بنی اسرائیل میں بھی آنحضرت ﷺ کا مبعوث ہونا منظور نہ ہوا، اور مرزا قادیانی خود امت محمدیہ میں ہو کر اپنے کو نبی اور مسیح بنائیں۔ ماحصل یہ ہے کہ اگر مسیح بننے میں کوئی خوبی اور ترجیح ہوتی تو آنحضرت ﷺ اپنے کو مسیح موعود قرار دیتے۔ کاش مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائی ہمارے اس مضمون کا محمل سمجھیں۔

تیس دجالوں کا خروج

آنحضرت ﷺ نے جس طرح اپنے اشراق قلب اور پیشین گوئیوں سے جن کی مخبر غیب نے آپ کو خبر دی اکثر واقعات آئندہ کا اظہار فرمایا، اسی طرح دجالوں کا بھی اظہار فرمایا۔ چنانچہ مشکوۃ شریف میں حضرت ابن عمرؓ سے متفق علیہ روایت ہے:

ثمّ ذکر الدّ جا ل فقا ل انّی ا نذرکموه و ما من نبی ا لا و قد انذر قو مه لقد انذر نو ح قو مه و لکنی اقو ل لکم فیه قو لًا لم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یقلہ نبی لقو مہ تعلمو ن انہ اعور و ان اللہ لیس با عور ۔

ترجمہ: پھر آپ نے فرمایا میں تم کو ڈراتا ہوں اور کوئی نبی نہیں گذرا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو۔ چنانچہ نوح نے بھی اپنی امت کو اس سے ڈرایا۔ اور میں تم کو اس کا ایک خاص نشان بتاتا ہوں جو کسی نبی نے نہیں بتایا۔ یعنی وہ کانا ہے حالانکہ خدا کانا نہیں ۔

مطلب یہ ہے کہ وہ خدائی کا دعوی کرے گا اور خدا کی شان یہ نہیں کہ وہ کانا ہو، خدا تو جملہ عیوب سے پاک ہے۔ ابن صیاد جو دجال کا نمونہ تھا بعض صحابہ نے شدت مشابہت سے یقین کر لیا کہ ابن صیاد ہی دجال معہود ہے یہاں تک کہ حضرت جابرؓ بن عبداللہ نے حلف اٹھایا اور بقول اون کے حضرت عمرؓ نے، مگر آنحضرت ﷺ نے انکار فرمایا اور خود ابن صیاد نے جابرؓ اور ابن عمرؓ کے زعم کی تردید ابوسعید خدریؓ کے سامنے کی اور کہا کہ اے ابوسعید! کیا تو نے آنحضرت ﷺ کا ارشاد نہیں سنا کہ دجال کے اولاد نہ ہوگی، حالانکہ میری اولاد موجود ہے۔ اور کیا آنحضرت ﷺ نے نہیں فرمایا کہ وہ کافر ہے، حالانکہ میں مسلمان ہوں ،اور کیا آنحضرت ﷺ نے نہیں فرمایا کہ وہ مکہ اور مدینہ میں داخل نہ ہوگا، حالانکہ میں مدینہ سے مکہ کو جا رہا ہوں، وہ حدیث یہ ہے

عن ابی سعید الخد ری قا ل صحبت ابن صیّا د الی مکّۃ فقال لی ما لقیت من الناس ا لا یز عمو ن انی الدجال الست سمعت رسول اللہ ﷺ یقو ل انہ لا یو لد لہ و قد ولد لی ۔

اور چونکہ مشکوۃ میں عبیدۃ بن الجراح سے روایت ہے:

لعلہ سید ر کہ بعض من رأ نی او سمع کلا می

یعنی قریب ہے کہ پائینگے دجال کو بعض وہ لوگ جنہوں نے مجھے دیکھا ہے یا میرا کلام سنا ہے۔

لہذا ان پیشین گوئیوں کا خود آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ظہور ہو گیا۔ چنانچہ مشکوۃ میں حضرت فاطمہؓ بنت قیس کی حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت تمیم داریؓ نے دجال سے ملاقات کی اور اسکی زبانی اطلاع دی کہ وہ مسیح الدجال ہے جو مشرق سے نکلنے کے لئے مامور ہوگا ۔ اور مکہ مدینہ کے سوا چالیس شب میں تمام زمین کا گشت کر جائے گا ۔ چنانچہ خود نبی ﷺ نے صحابہ کو جمع کر کے یہ واقعہ سنایا اور اس کی تصدیق فرمائی اور یہ بھی فرمایا کہ اصفہان کے ۷۰ ہزار یہودی دجال کے ساتھ ہوں ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مشکوۃ کی کتاب الرقاق میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے

فالدّجال شر غائب ینتظر الساعة و الساعة ادھی و امر۔

یعنی دجال سب سے زیادہ شر والا (فسادی) غائب اور انتظار کردہ شدہ ہے، یا قیامت جو نہایت تلخ ہے غائب اشیاء میں سے شریر تر ہے۔

اور حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے:

حدّثنا رسول الله ﷺ ان الدجال یخرج فی ارض بالمشرق یقال له خراسان یتبعه اقوام کان وجوھھم المجان۔

(ترجمہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ دجال مشرق کی ایک زمین سے نکلے گا اور اس کے تابع ایک قوم ہوگی جس کے منہ ڈھال جیسے ہوں گے یعنی ہیبت ناک چوڑے۔ (ازالۃ الخفا)

اور حضرت معاذؓ بن جبل سے مروی ہے:

قال رسول الله ﷺ عمران بیت المقدس خراب یثرب و خراب یثرب خروج الملحمة و خروج الملحمة فتح القسطنطنیة و فتح القسطنطنیة خروج الدجال ثم ضرب علی فخذ معاذ بن جبل او علی منکبه ثم قال ان ھذا الحق کما انت ھھنا او کما انت قاعد۔

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بیت المقدس کی آبادی مدینہ کی ویرانی ہے اور مدینہ کی ویرانی ایک بڑے فتنہ کے ظہور کی علامت ہے جو قسطنطنیہ کی فتح ہے اور قسطنطنیہ کی فتح خروج دجال کی علامت ہے پھر آنحضرت ﷺ نے میری ران یا کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ یہ بات ایسی ہی حق ہے جیسے تو یہاں ہے یا جیسے تو بیٹھا ہے۔ (ازالۃ الخفاء)

قادیانی مرزا جی نہ صرف اپنے دجال ہونیکی نفی کرتے ہیں بلکہ تمام دجالوں (جھوٹے مسیحوں اور مہدیوں) کے آنے کے منکر ہیں اور قیامت تک انبیاء کے آنے کے مقر ہیں۔ اور احادیث رسول اللہ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں صرف حدیث نزول مسیح کو مانتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ میں منجملہ ۳۰ دجالوں کے دجال نہیں ہوں بلکہ مسیح موعود ہوں۔ دجال سے مراد ریلیں ہیں، گویا ریل بھی اعور ہوتی ہے۔ آنکھوں کے اندھے، نام نین سکھ۔ قادیانی مرزا جی کی خودغرضی کے عجیب خوارق ہیں کہ اپنے مطلب کی ایک حدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا ایک آیت مان لی، باقی کا انکار۔

مرزا قادیانی کے دجال ہونے کی ایک اور دلیل پیش کی جاتی ہے جس کو یقین ہے کہ تمام مرزائی بے چون و چرا دل سے مان لیں گے گو بظاہر نہ مانیں۔ یعنی حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک بڑی حدیث میں مروی ہے

فیدق الصلیب و یقتل الخنزیر و یدعوا الناس الی الاسلام و یھلك الله فی زمانه الملل کلھا الا الاسلام و یھلك الله فی زمانه المسیح الدجال ثم یقع الامنیة علی الارض حتی ترتع الاسود مع البقر و الذیاب مع الغنم و تلعب الصبیان مع الحیات لاتضرھم فیمکث اربعین سنة ثم یتوفی و یصلی علیه المسلمون و یدفنونه۔ (عیسیٰ مسیح صلیب کو ریزہ ریزہ اور سوروں کو قتل کریں گے اور لوگوں کو اسلام کی طرف بلائینگے اور خدا تعالیٰ اون کے زمانہ میں بجز اسلام کے تمام ملتوں کو نیست و نابود کرے گا اور وہ اپنے زمانہ میں مسیح الدجال کو ہلاک کریں گے۔ پھر ایسا امن ہوگا کہ شیر اونٹ کے ساتھ چریں گے، اور چیتے اور گائیں اور بھیڑیئے اور بکریاں باہم مل کر رہیں گے، اور چھوٹے بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے۔ پس چالیس سال عیسیٰ زمین پر رہینگے پھر وفات پائیں گے اور مسلمان ان کے جنازے کی نماز پڑھ کر ان کو دفن کریں گے)

اور دوسری حدیث میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے:

قال رسول الله ینزل عیسی بن مریم الی الارض فیتزوج و یولد و یمکث خمساً و اربعین سنة ثم یموت و یدفن معی فی قبری فاقوم انا و عیسی بن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر و عمر۔ (مشکوۃ)۔

(فرمایا حضرت رسول اللہ ﷺ نے زمین پر حضرت عیسیٰؑ بن مریم اتریں گے اور نکاح کرینگے اور اولاد ہوگی اور ۴۵ سال زمین پر رہیں گے پھر فوت ہونگے اور میرے ساتھ میری قبر (مقبرے) میں دفن ہوں گے)۔

اب ہم پوچھتے ہیں کہ احادیث مندرجہ بالا میں جو علامات فرمائی گئی ہیں کیا وہ سب پوری ہوگئیں۔ اور کیا مرزا جی آنحضرت ﷺ کے مقبرے میں دفن ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توبہ توبہ، انہوں نے تو حرمین شریفین جانے سے اپنی امت کو بھی منع کر دیا ہے، خود کیا جائیں گے۔ قادیان کو مکہ اور مدینہ بنا دیا ہے۔ کیوں بھی مرزائیو! کیا صلاح ہے، اگر مرزا جی مرنے کے بعد آنحضرتﷺ کے مقبرے میں دفن ہوئے تو وہ مسیح موعود ہیں ورنہ جھوٹے اوران کا پیراورلال گروجھوٹا۔ کہو لعنت اللّٰہ علی الکاذ بین

یہ اعتراض نہیں پڑ سکتا کہ احادیث کی پیشین گوئی کو تیرہ سو برس گزر گئے مگر اب تک دجال نہیں آیا۔ کیونکہ مراد دجال اکبر ہے جو قرب قیامت پر آئے گا اور اس کی ذریات (۳۰ دجالوں) کا آنا اپنے اپنے وقت پر حسب منطوق احادیث ضروری ہے جن کا سلسلہ برابر جاری ہے دجال اکبر کے خروج پر ختم ہوگا۔ آنحضرتﷺ نے فرمایا

خیر القرو ن قر نی ثمّ الّذین یلو نھم ثمّ الّذین یلو نھم ثم یفثوا الکذ ب۔

(یعنی بہتر زمانوں میں میرا زمانہ ہے۔ پھر وہ لوگ جو اون کے بعد ہوں۔ پھر وہ لوگ جو اون کے بعد ہوں، پھر جھوٹ پھیلے گا)۔

دیکھ لیجئے اب تک کتنے جھوٹے مہدی اور مسیح پیدا ہو چکے ہیں۔ یہ پیشین گوئی بھی برابر پوری ہورہی ہے۔ ماحصل یہ ہے کہ دجالوں کے فتنہ کا آغاز خیر القرون کے بعد ہوا اور ان کا کامل اختتام دجال اکبر پر ہوگا جس کو مسیح علیہ السلام قتل کریں گے۔ پس حدیثوں میں کچھ تعارض نہیں۔

حضور کی احادیث کا قادیانی مزخرفات سے موازنہ

سچا کلام خود کہہ دیتا ہے کہ میں کیسے جذبے والے قلب اور قوت قدسیہ والے کی زبان سے نکلا ہوں، اور ہر جھوٹا اور مصنوعی کلام بھی خود کہہ دیتا ہے کہ میں کیسے دکاندار جعل ساز مفتری کی من گھڑت ہوں۔ آنحضرتﷺ فرماتے ہیں:

انّی اری ما لا ترون و انّی اسمع ما لا تسمعون و انّی لاعلم اخر اھل الجنۃ دخو لًا و ا خر اھل النّار خرو جاً (مشکوۃ)

یعنی میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری جگہ اسی مشکوۃ میں ہے: فعلمت ما فی السماوات و الارض۔
یعنی میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔

یہ حدیث آیت و علّمك ما لم تکن تعلم کی شرح ہے۔ حضرت محی الدین ابن عربی اس آیت کی تفسیر میں حسب ذیل لکھتے ہیں: ای العلم التّفصیلی التّام و علم احکام التّفاصیل و تجلّیات الصّفات مع العمل به

اور صحیح مسلم میں حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے:

قال رسول الله ﷺ انّ الله زوی بی الارض فرأیت مشارقها و مغاربها و انّ امّتی سیبلغ ملکها ما زوی منها و اعطیت الکنز الاحمر و الابیض (یعنی خدا تعالی نے میرے لئے زمین کو اکٹھا کر دیا۔ پس میں نے زمین کے مشرق اور مغرب کو دیکھ لیا۔ اور ضرور میری امت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک زمین اکٹھی کی گئی ہے، اور مجھ کو سرخ اور سفید دو خزانے عطا کئے گئے ہیں)۔

اور صحیح بخاری میں ہے: انا شهید علیکم و انّی و الله لانظر الی حوضی الآن و انّی اعطیت مفاتیح خزائن الارض۔
(ترجمہ: میں تم پر گواہ ہوں اور قسم ہے خدا کی میں اس وقت اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور میں زمین کے تمام خزانے عطا کیا گیا ہوں)۔

اور مشکوۃ شریف میں ہے: انّکم ترون انه یکفی علیّ شئی مما تصنعون و الله لاری من خلفی کما اری من بین یدیّ۔
(ترجمہ: کیا تمہارا خیال ہے کہ جو کچھ تم کرتے ہو مجھ پر کوئی شئے مخفی رہ سکتی ہے۔ قسم ہے خدا کی میں اپنے پیچھے بھی ویسا ہی دیکھتا ہوں جیسا سامنے دیکھتا ہوں)۔

اب ان کے مقابلے میں مرزا جی کی مزخرفات سنئے:

انت بمنزلة ولدی۔ انت منّی و انا منك۔ انّا انزلناه فی قادیان

ان جعلی فقروں کا اہمال ہی آپ کی نبوت اور نبوت کی قلعی کھول رہا ہے۔ بھلا جس بے ہنگم طریق سے مرزا جی آیات کلام اللہ کو توڑ پھوڑ کر اپنے لئے الہام تراشتے ہیں، احادیث رسول اللہ میں بھی معاذ اللہ کہیں یہ اسلوب پایا جاتا ہے۔ احادیث کا رنگ کلام الٰہی سے بالکل جداگانہ ہے اور کتنا دل کش ہے کہ روحی فداہ۔ پھر جس طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلام الٰہی معجز ہے یعنی اس کی نظیر پیدا نہیں ہوسکتی، نہ کوئی لفظ اوٹھ یا بیٹھ سکتا ہے، یہی رنگ حدیث کا ہے۔الحق۔انّی او تیت بجوا مع الکلم۔

اب مرزا جی کے الہامات دیکھئے کہ اونٹ کی طرح کوئی کل سیدھی نہیں۔ صلات میں غلطی، عبارت غیر مربوط، اور اکثر بے معنی۔گویا سرقہ کرنے کا بھی سلیقہ نہیں۔سب کچھ بگڑا ہوا ہے۔

آسمانی باپ نے لیپا لک سے کیسا سلوک کیا

بظاہر تو کھوسٹ باپ لیپا لک سے یہی کہتا رہا کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے دشمنوں کو یوں اور ووں کر ڈالوں گا۔کسی کی کیا طاقت ہے کہ بری نظروں سے تجھے دیکھ سکے۔میں نے تیرے دشمنوں ہی کے لئے طاعون بھیجا ہے اور وہ سب کو یکے بعد دیگرے چٹ کر رہا ہے اور کرے گا۔لیکن در پردہ جڑ کھودتا رہا، اور آخر کار یہودی بن کر لیپا لک کو سزا دلوائے بغیر نہ چھوڑا۔ بھلا ایسے منافق جانی دشمن باپ کو کیا کوئی چولھے میں ڈالے یا دوزخ میں جھونکے۔منجملہ دوسری علامتوں کے یہ بھی خروج دجال کی علامت اور نحوست ہے کہ باپ بیٹے کا دشمن بن جائے اور خون سفید ہو جائے۔ ڈہارس تو یہ کہ جہاں تیرا پسینہ گرے گا میں اپنا خون گرا دوں گا، اور خوارق یہ کہ تعزیرات ہند کی سولی پر لٹکا دیا۔مجدد السنہ مشرقیہ کو معصوم اور شیر خوار لیپا لک کے ساتھ ہم دردی اور منافق آسمانی باپ کے ساتھ لاگ ڈانٹ ہے۔بھلا یہ کیا انسانیت ہے کہ لیپا لک کی مصیبت پر ساری دنیا خوش ہو رہی ہے۔مجدد کو تو اس وقت خوشی ہوتی جب لیپا لک اپنے باپ سے عاق ہوکر اس کو چھوڑ بیٹھتا اور تبنیت اور مسیحیت ومہدویت ونبوت کا تمغہ اتار کر آسمانی باپ کے منہ پر مارتا اور خدائے وحدہ لاشریک کا سچا بندہ بن جاتا ورنہ ہم کہے دیتے ہیں کہ بکرے...کی خیر نہیں ایک نہ ایک روز پھانسی دھری ہے۔

اہالی موالی جدے خوش ہو رہے ہیں کہ اوہ، سات سو روپیہ کی کیا اصل ہے، اگر (پیشاب کی) دہار ماردی جائے تو روپیؤں بلکہ اشرفیوں کے توڑے بہنے لگیں۔ دشمنوں کو خوش ہونے کا موقع تو جب تھا کہ خدانخواستہ ہمارا نبی اور بروزی قید ہو جاتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن اگر قید ہو جاتا تو شاید یہ کہتے کہ پھانسی تھوڑی ہی لگی ہے، اس سے تو بچ گئے۔ جی بجا ہے۔ ناک کٹی مبارک، سر منڈا سلامت، بے شک جب تک صلیب کی معراج نہ ملے، مسیح سے پوری مماثلت ہو نہیں سکتی۔

خیر عدالت نے معصوم اور بے گناہ لیپا لک کو سزا تو دی ہے مگر اوس کا صبر بھی ایسا پڑے جیسے آسمان سے بجلی کم ازکم اپنے اڈی کانگ طاعون کو ذرا بھی انگلی دکھا دی جائے تو چھٹی تک کا کھایا پیا لبوں پر آ جائے۔ آج کے تھوپے آج نہیں جلتے۔ دیکھو سابق مجسٹریٹ گورداسپور سے کئی منزل دور پھینکا۔ مجسٹریٹ حال بھی لیپا لک کا جانی دشمن تھا، جیل خانے میں جھونکے بغیر نہ رہتا۔ یوں کہو اس کے دل پر ایسا ہی خوف طاری ہو گیا جیسا آتھم کے دل پر ہو گیا تھا۔ جس کا جی چاہے کانشنس میں اپریشن کر کے دیکھ لے۔ آتھم کے معاملے میں تو مرزا جی نے دس ہزار روپئہ کی بازی بدی تھی کہ اگر آتھم بحلف صالح اقرار باللسان وتصدیق بالقلب کر لے کہ میرے دل پر خوف غالب نہ ہوا تھا تو دس ہزار لے، اب مرزا جی یقیناً ایک لاکھ روپئہ کی بازی بدیں گے کہ مجسٹریٹ گورداسپور نے جو بجائے قید کرنے کے مجھے جرمانے کی سزا دی ہے، حلف کریں کہ میرے دل پر خوف طاری نہ ہوا تھا، تو دو لاکھ پھٹکاریں۔ ہمیں امید ہے کہ مرزا صاحب اور مرزائی اس شرط کے بدنے سے ہرگز نہ چوکیں گے، کیونکہ یہ سب نشانوں سے بڑھ کر لاثانی آسمانی نشان ہو گا۔

ہر دجال دوسرے دجال کا منکر ہے

آنحضرت ﷺ کی پیشین گوئی کے موافق متواتر طور پر دجال آ رہے ہیں اور قرب قیامت پر ۳۰ دجال کی تعداد پوری ہو گی۔ جس شخص کا ایمان آنحضرت ﷺ کی رسالت پر ہے اس پیشین گوئی پر بھی ایمان ہے۔ بھلا کوئی دجال یہ کیونکر کہہ سکتا ہے کہ میں دجال ہوں، پس دجال کے آنے کا منکر دجال ہی ہیں اور جب تک دجال اکبر نہ آئے گا، تمام چھوٹے چھوٹے دجال اس کے منکر رہیں گے۔

یہ عجیب بات ہے کہ دجال کی ذریات اپنے مورث کے منکر ناخلف بن رہے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔مرزا صاحب قادیانی کا یہ دعوی کہ میں خاتم الدجاجلہ ہوں، ہرگز قابل سماعت نہیں ۔ہم اطمینان دلاتے ہیں کہ مرزا جی میں نہ وہ کرشمہ ہے، نہ وہ جذبہ، نہ وہ قوت جو دجال اکبر کو نصیب ہوں گی ۔آنحضرت ﷺ کی پیشین گوئی تو ڈنکے کی چوٹ پر پوری ہو رہی ہے کہ دجال برابر آرہے ہیں اور آئیں گے، مرزا جی کے پاس کیا مسالا ہے جس سے وہ اپنے کو خاتم الدجاجلہ یعنی دجال اکبر ثابت کرسکیں ۔ ذرا منہ تو دھو رکھیں ۔

دجال اکبر تو بڑا جبار اور قہار اور صاحب سطوت اور جبروت ہوگا۔اس کے پیشاب میں چراغ جلیں گے۔ اس کے مقابلہ میں ذرا سے خوف سے مرزا جی پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے جیسا کہ دوران مقدمہ میں مشاہدہ کیا گیا کہ حضور مجھے ذیابیطس ہے ،اختلاج قلب ہے، ضعف مثانہ ہے، ضعف دل وجگر ہے۔ بھلا ایسا بزدل ..کیوں کر دجال اکبر ہوسکتا ہے۔ ایسے غریب اور مجبور بچھیا کے باوا کو لوگ ناحق نکّو بناتے ہیں۔خبردار جو کسی نے آئندہ مرزا جی کو خاتمۃ الدجاجلہ کہا ورنہ مجدد السنہ مشرقیہ بری طرح پیش آئے گا۔

مرزا جی خلیفۃ الدجال ضرور ہیں ،ہاں خاتم الخلفاء الدجال نہیں ہیں اور جس کو شک ہو وہ سومالی لینڈ جا کر ملا عبداللہ کو اور لندن جاکر مسٹر پگٹ کو اور پیرس جا کر ڈاکٹر ڈوئی کو دیکھ لے ۔ حال کو حجت نہیں اور یقین کامل ہے کہ موجودہ زمانے کے لوگ اپنی زندگی میں بہت سے خلفاء دجال کی زیارت سے مشرف ہوں گے۔

ہم نے عنوان میں لکھا ہے کہ دجال ہی دجالوں کے منکر ہوں گے اس کا ثبوت حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کی روایت ہے جو ازالۃ الخفا صفحہ ۱۸۱ میں درج ہے یعنی

قال خطبنا عمر فقال یا ایّھا النّاس سیکونُ قوم من ھذہ الامّۃ یکذبون بالرجم و یکذبون بالدجال و یکذبون بعذاب القبر و یکذبون بالشفاعۃ و یکذبون بقوم یخرجون من النار بعد ما استحشوا ۔

(ترجمہ: حضرت عمرؓ نے خطبہ پڑھا اور پیشین گوئی فرمائی کہ اے لوگو! اس امت میں ایک قوم عنقریب پیدا ہوگی جو رجم کی تکذیب اور دجال معہود کا انکار کرے گی اور عذاب قبر کو جھٹلائے گی اور شفاعت کی منکر ہوگی اور اس قوم کا انکار کرے گی جو آگ میں جلنے کے بعد (آنحضرت ﷺ کی سفارش پر) دوزخ سے نکالی جائے گی)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاف ظاہر ہے کہ اس پیشین گوئی کے مورد قادیانی مرزا جی اور ان کے دوسرے بھائی ہیں جو نقض قانون قدرت کو اکثر لے دوڑتے ہیں۔

اور خود آنحضرت ﷺ نے حدیث فرمائی جو حضرت ثوبان ؓ سے سنن ابوداؤد اور سنن ترمذی اور مشکوۃ میں مروی ہے:

سیکون فی امّتی کذّابون ثلاثون کلّھم یزعم انّہ نبی اللہ۔

(ترجمہ۔عنقریب میری امت میں ۳۰ جھوٹے پیدا ہوں گے ان میں کا ہر شخص دعوی کرے گا کہ میں خدا کا بھیجا ہوا نبی ہوں)۔

کیا یہ پیشین گوئی پوری نہیں ہوئی۔اور مرزا جی نے اپنے دوسرے بھائیوں کی طرح نبی ہونے کا دعوی نہیں کیا۔انہوں نے تو یہ کمال کیا کہ قیامت تک انبیاء کے آنے کا تانتا باندھ دیا۔گویا یہ ظاہر کیا کہ نبی میں ہی نہیں ہوں، بلکہ قیامت تک ہزاروں لاکھوں نبی (بعد ختم رسالت) آئیں گے۔حالانکہ کسی دجال نے یہ نہیں کہا کہ میرے بعد دوسرا دجال بھی آئے گا۔یقیناً مرزا جی کے وجود کا نیچر تمام دجالوں کے نیچر سے نرالا گھڑا گیا ہے

مرزا جی کو ساری دنیا سے تو کیا مطلب، اپنے دعوے سے صرف یہ دکھانا اور ثابت کرنا مقصد ہے کہ خاص مرزائی امت میں میرے بہت سے خلفاء نبی ہوتے رہیں گے کیونکہ مرزائیوں اور مرزا جی کے سوا درحقیقت کوئی مسلمان ہی نہیں چہ جائے کہ نبی ہو۔جس شخص کے کانشنس میں کچھ بھی حس ہے وہ ایسے طفلانہ دعووں اور لچر دلائل پر مضحکہ کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

اور حضرت ابوہریرہ ؓ سے متفق علیہ روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے

لا تقوم السّاعۃ حتّی ینبعث دجالون کذابون قریب من ثلاثون۔(قیامت اس وقت قائم ہوگی جب کہ تقریباً ۳۰ جھوٹے دجال آچکیں گے)۔

مرزا جی ہی فرمائیں کیا اب تک ۳۰ دجال آچکے ہیں۔آپ کے عقیدہ کے موافق تو ایک دجال بھی نہیں آیا، نہ قیامت تک آئے گا۔ہاں نبی بے شمار آئیں گے ۔مرزا جی اپنی کتاب ازالہ اوہام کے صفحے ۴۸۶ میں لکھتے ہیں کہ دجال، جس کا ذکر فاطمہ بنت قیس کی حدیث میں زندہ موجود ہو نیکا ہے، وہ فوت ہو چکا ہے وہ دجال اوس کا مثیل ہے جو گرجا سے نکل کر مشارق ومغارب میں پھیل گیا یعنی گروہ پادریاں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا خوب تاویل ہے۔ہاں جناب جب عیسی مر گیا تو دجال کیوں نہ مرے۔ لیکن عیسی کو تو آپ اسلئے مارتے ہیں کہ وہ آپ کا حریف ورقیب ہے، دجال کو کیوں مارتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ آپ عیسی بھی ہیں اور دجال بھی۔ یہ عجیب ان نیچرل un-natural گورکھ دھندا ہے۔شاید حضرت عیسیٰ اور دجال دونوں کے مرنے کا الہام آسمانی باپ نے کیا ہے۔ پھر مرنے والا دجال ایک تھا آپ کے یہ ہزاروں دجال کیوں نکل پڑے۔ پھر یہ دجال تو انیس سو برس سے ہیں نہ کہ ۱۳سو برس سے۔

پھر مرزا جی ازالہ اوہام کے صفحہ ۶۷۵ میں آیت ھو الّذی ارسل رسو له اورآیت مبشراً برسو ل یّأ تی من بعدی اسمه ا حمد کے تحت میں لکھتے ہیں کہ یہ در حقیقت اسی مسیح بن مریم (قادیانی) سے متعلق ہے اور آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اسی مثیل (مرزا قادیانی) کی طرف اشارہ ہے اور احمد اور عیسی اپنے جمالی معنی کی رو سے ایک ہیں اور آخری زمانہ میں برطبق پیشین گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسوی رکھتا ہے بھیجا گیا ۔اور کہا کہ کیا وہ حی قیوم ایک انسان کو دوسرے انسان کی صورت مثالی پر نہیں کرسکتا ۔۱۳سو برس قبل اس آیت کا تعلق آنحضرت ﷺ سے نہ تھا بلکہ یہ پیشین گوئی چینی مغل کی نسبت تھی ۔آیت کا تعلق آنحضرت ﷺ سے تھا بھی تو وہ منقطع ہو گیا کیونکہ وفات پا گئے جس طرح حضرت عیسی مسیح وفات پا گئے میں زندہ نبی ہوں مجھ پر ایمان لاؤ مردہ پرست نہ بنو۔

ہاں صاحب خدائے حی قیوم کو یہ تو طاقت ہے کہ ایک انسان کا دوسرے انسان میں بطور تناسخ حلول کر دے لیکن اس میں یہ طاقت نہیں کہ مردوں کو زندہ کر دے۔ وہ دجالوں کا سلسلہ منقطع کر سکتا ہے مگر انبیاء کا سلسلہ منقطع کر دینا اس کے نزدیک بھی محال ہے۔

جس طرح مسیح اور مہدی کے آنے کا ثبوت احادیث سے ہے اسی طرح دجالوں کے آنے کا ثبوت بھی ہے۔لیکن مرزا جی دجالوں کے آنے کا قطعاً انکار کرتے ہیں مگر مسیح موعود اور مہدی بن بیٹھے ہیں۔ قادیانی مرزا صاحب کو اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ نہ مہدی ہیں نہ مسیح وغیرہ ہیں، اگر ہیں تو ویسے ہی جیسے اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب وغیرہ تھے۔مگر چونکہ چند حمقاء کو انہوں نے پٹیل لیا ہے لہذا اون کے حلقہ میں بن آئی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کا عمل آنحضرت ﷺ کی احادیث پر تو ہے نہیں، ہاں اپنے مورثوں دجالوں کی سنت پر ہے۔ یعنی جس طرح کسی دجال نے یہ نہیں کہا کہ میں دجال ہوں اسی طرح مرزا جی بھی اپنے کو دجال نہیں کہتے اور جس طرح وہ نبی بن بیٹھے تھے، اسی طرح مرزا جی بھی نبی بن بیٹھے۔ کیسے صاف طور پر نبی کریم ﷺ کی وہ پیشین گوئی پوری ہو رہی ہے کہ کلّھم یزعم انہ نبی جس شخص کو خدا تعالیٰ نے ظاہری اور باطنی نور بخشا ہے اس کے لئے یہ حدیث صدق و کذب دونوں کا آئینہ ہے۔

بھلا کسی نبی نے بھی طاعون کو اپنے نزول کی علامت اور آسمانی نشان بتایا ہے انبیاء کرام تو دنیا کی مجسم رحمت بن کر نازل ہوئے، نہ کہ زحمت بن کر۔ مرزا جی طاعون ملعون کو دعا دیں جس کی بدولت وہ نبی بن گئے اور پیشین گوئیاں اور آسمانی نشان ظاہر ہونے لگے۔ لاہور والے لیکچر میں آپ نے فرمایا کہ طاعون عموماً پھیلنے والا ہے اور کیا معلوم کہ فلاں ماہ تک دنیا کی حالت کیا ہوگی۔ ایک بچہ بھی کہہ سکتا ہے کہ ہر سال موسم سرما میں طاعون کا زور بڑھ جاتا ہے آئندہ موسم سرما میں بھی ضرور بڑھے گا بھلا اس میں آسمانی باپ نے کیا تیر مارا کہ اپنے اکلوتے پر اس شئے کا الہام کیا جو سب کے سامنے موجود ہے۔ منہ پر کی تو خوش آمد ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ باپ بیٹے دونوں نرے بے دال کے بودم اور نرے بچھیا کے باوا ہیں۔

سچے اور جھوٹے مسیح کی پرکھ

جھوٹے مسیحوں یعنی دجالوں کی پرکھ حسب احادیث سب مسلمانوں کو ہوگئی، مگر نہ ہوئی تو مرزا جی کو، کیونکہ انکی پرکھ تو خود بدولت کو اس وقت ہو، جب خود اپنی پرکھ کریں۔

خرابی تو یہی ہے کہ قادیانی مرزا جی اپنے کو بھولے ہوئے ہیں اور سکتے میں ہیں۔ مجدد بار بار آئینہ دکھاتا ہے مگر روحانی حس و حرکت کا پتہ نہیں چلتا۔ ہونٹوں سے بڑبڑانے کی صدا نکلتی ہے کہ

انا المسیح انا المسیح

چیلے چاپڑ اقرار کرتے ہیں کہ آمنا و صدقنا انت المسیح بن المسیح بن المسیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور آسمانی باپ کہتا ہے انت بمنزلة ولدی بل عین ولدی

آسمانی باپ یہ نہیں کہتا کہ انت المسیح، کیونکہ مسیح (معاذ اللہ) ناخلف تھا۔ اس میں طرح طرح کے عیب تھے۔ پس وہ ناخلف کے نام سے بھی اپنے لیپالک کو پکارنا عار سمجھتا ہے۔

حدیث شریف نے تو بڑی وضاحت سے جھوٹے مسیحوں اور دجالوں کی پرکھ بتادی کہ

کلّھم یزعم انّہ نبی ولا نبی بعدی

اب ہم مرزا صاحب سے پوچھتے ہیں کہ کیا آپ ختم نبوت کے بعد نبی نہیں بنے۔ اور جس قدر دجال آج تک گزرے کیا انہوں نے یہی دعوی نہیں کیا جو آپ نے دنیا میں کیا ہے، اور کیا سب کے سب فی النار نہیں ہو گئے۔ ان کے ساتھ جو فرعونی اور نمرودی لشکر تھا آپ کے فرشتوں کے خواب میں بھی قیامت تک نہ آئے گا۔ اگر وہ سچے نبی ہوتے تو روئے زمین پر ان کا کوئی تو نام لیوا ہوتا، حالانکہ انبیاء صادقین کے لاکھوں اور کروڑوں امتی اس وقت دنیا میں موجود ہیں۔ ایک دانا بینا سچے مسلمان کیلئے یہ پرکھ کافی ہے، اور پوری پرکھ ساری خدائی کو اس وقت ہوگی جب قادیان میں منارے پر چیلیں اور کوے اور چغد اور خود مرزاجی کی روح الو کے قالب میں حلول و بروز کر کے بولے گی کہ

یابدوح لعنت اللہ علیّ بالمساء و الصبوح انکرت من الروح و السبوح و شغلت فی القبوح

مرزا قادیانی بار بار بکارتا ہے کہ میں وہی مسیح موعود ہوں جس کا ذکر قرآن میں مجمل اور حدیث میں مفصل آیا ہے۔ کوئی پوچھے تیرے زعم کے موافق قرآن میں تو اس مسیح کا مفصل ذکر آیا جو مشبہ بالمصلوب ہوا یعنی سولی پر چڑھایا گیا، مگر مرا نہیں، اور جان بچا کر بھاگ گیا۔ کیا تو بھی سولی پر لٹکایا گیا ہے؟

ہاں مقدمات کے شکنجے کو سولی قرار دے تو عجب نہیں جس میں دہر کر ایسا کھینچا گیا کہ بروزی کا بول و براز تک نکل پڑا۔ ضعف جگر اور ضعف گردہ ہو گیا، اور ذیابیطس نے آلیا۔ حضور میں اختلاج قلب میں مبتلا ہوں۔ میں ضعیف ہوں۔ میں بچھیا کا باوا ہوں۔ میں آپ کی غریب اور مسکین گئو ہوں۔ یہ قصائی میرے خون کے پیاسے ہیں، یہ تو مشبہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالمصلوب ہونے سے بھی بڑھ کر ہے۔
حدیث میں پیشین گوئی ہے کہ ۳۰ دجال آئیں گے جن میں کم وبیش بیس آ چکے، مگر مرزا جی کے نزدیک ایک دجال بھی نہیں آیا۔ مسیح کا آنا تو حدیث میں بھی اور قرآن میں بھی ،مگر دجال کا ذکر نہ قرآن میں، نہ حدیث میں ۔ ہاں انبیاء قیامت تک آئیں گے۔ مرزا جی کا یہ دعوی اپنے گزشتہ مورثوں (دجالوں) کے دعووں کے بالکل خلاف ہے کیونکہ انہوں نے قیامت تک انبیاء کے آنے کا ہرگز دروازہ نہیں کھولا۔ مرزا جی نے ناعاقبت اندیشی کے استرے سے آپ اپنی ناک کاٹ ڈالی اوراپنی نبوت میں دوسرے انسانوں کو بھی شریک کر لیا۔ بروزی کی یہ حماقت اور سفاہت قابل دید ہے ۔ ارے جب لاکھوں اور کروڑوں انبیاء قیامت تک آئیں گے تو کوئی پوچھے تو کس کھیت کی دساور رہا ۔ پھر جب بے شمار نبی آئیں گے تو بے شمار مسیح بھی آئیں گے کیونکہ تو مسیحیت کا مدعی ہے۔ تجھ میں کیا سرخاب کا پر ہے کہ تو تو مسیح بھی اور نبی بھی اور جو قیامت تک آئیں گے وہ صرف نبی ۔ دعوی تو یہ ہے کہ میں مسیح ہوں اور دلیل یہ ہے کہ انبیاء قیامت تک آئیں گے نہ کہ مسیح ۔ پس آپ نے اپنے دعوی کی ٹانگ توڑ دی۔ ہم حلفاً کہتے ہیں کہ کسی مرزائی کو تو کیا ،خود مرزا قادیانی کو استدلال قائم کرنا بھی نہیں آتا۔ دعوی کچھ ہے دلیل کچھ۔ دنیا میں سب مذاہب والے کوئی نہ کوئی دلیل رکھتے ہیں، صرف ایک مرزائی مذہب ہے جس کے پاس کوئی دلیل نہیں ۔

جس قدر دجال اب تک گذرے، مناسب تھا کہ مرزا قادیانی اپنے دعوی کے موافق ان کو نبی مانتا کیونکہ وہ ہم جنس تھے۔ غضب تو یہ ہے کہ اون کو بالکل مسکوت عنہ قرار دے رکھا ہے، یعنی نہ ان کو نبی مانا جاتا ہے، نہ دجال۔ آخر دال میں کچھ تو کالا ہے۔ افسوس ہے کہ مرزا قادیانی کو قیامت تک آنے والے لاکھوں انبیاء کی پرکھ تو ہو گئی، مگر دجالوں کی پرکھ نہ ہوئی جو لے دے کر کل تیس ہیں ۔ مطلب غالبًا یہ ہے کہ جیسا میں نبی (دجال) ہوں، ایسے ہی قیامت تک لاکھوں نبی (دجال) آئیں گے۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ وہ دجال نہ ہوں گے بلکہ دجال کے بیٹے پوتے پڑوتے وغیرھم ہوں گے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہی آسمانی نشان

ذرا بھی ریح کی صرصراہٹ ہوئی اور آسمانی نشان چمکتا ہوا ظاہر ہوا، پیٹ میں باؤ گولے دوڑے اور آسمانی فتح کی توپیں گرجنے لگیں، پھر ایسا بڑا نشان جس میں آسمانی باپ کی مدد سے لیپا لک تعزیر کی چکی پیسنے سے بچا، جرمانے ہی پر ٹلی۔ ایمان لانے اور ایمان کا ستارہ چمکانے کو کیا کم ہے۔ مرزا اور مرزائی کہیں گے کہ ہم تو ہر وقت آسمانی نشان دیکھ رہے ہیں ضرورت تو منکروں اور مخالفوں کو نشان دکھانے کی تھی بلا سے ہم پر جرمانہ ہوا مخالفوں پر بھی تو ہو گیا بس یہی مقصد تھا اور اسی کا نام آسمانی نشان ہے کہ سب پر عبرت پڑ گئی لیکن باوصف مرزا جی کے دعوے کہ طاعون میرے خروج کا آسمانی نشان ہے، جب مرزائی بھی اس کی بھینٹ چڑھتے ہیں تو یہ نہیں کہا جاتا کہ ہم طاعون کی بھینٹ میں آ گئے تو کیا ہوا مخالفین بھی تو آ گئے، بلکہ حتی الوسع تو طاعون سے مرزائیوں کی ہلاکت کا انکار ہی کیا جاتا ہے۔ اور جب بھانڈا بالکل ہی پھوٹ جاتا ہے تو یہ کہا جاتا ہے کہ طاعون کی ایسی افراط وتفریط نہیں ہوئی جیسی مخالفوں میں، اور جب افراط وتفریط بھی ہوتی ہے تو یہ کہا جاتا ہے کہ جو مرزائی مرے وہ پکے مرزائی نہ تھے، منافق تھے نہ کہ مومن۔ چنانچہ مرزا جی نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ کوئی ایسا مرزائی طاعون سے ہلاک نہیں ہوا جس نے مجھے اچھی طرح پہچان لیا ہو۔ پس آسمانی نشان کا کوئی قصور نہیں بلکہ اندھوں کی آنکھوں کا قصور ہے اور چونکہ منافق مرزائی جو طاعون کا شکار ہوئے ان کا جہنمی ہونا ضروری ہے، لہذا اب سب مرزائیوں کو جہنم میں جانے کے لئے کان جھڑ جھڑا دینے چاہییں کیونکہ آسمانی باپ نے سچے مرزائیوں کے ماتھے پر ایمان کا ٹیکہ نہیں لگایا کہ فلاں مومن ہے اور فلاں منافق۔ اب تو آسمانی نشان یہی ہے کہ طاعون سے جو مرزائی مر گیا وہ منافق ہونے کے باعث جہنمی ہوا اور جو بچ رہا وہ پکا مرزائی ہے۔ یہ ہے آسمانی نشان جس کے طوفان میں مرزائی جہاز چل رہا ہے۔

جس قدر دجال اب تک آئے انہوں نے یہی کہا کہ ہم خدا کے بھیجے ہوئے ہیں ہم پر ایمان لاؤ ورنہ ناری ہو گے اور مرزا جی کہتے ہیں کہ انبیاء قیامت تک آتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہیں گے اس صورت میں سب پر ایمان لانا ضروری ہوگا گزشتہ انبیاء اوران کے صحیفے منسوخ ہوں گے بلکہ ہر آنے والا نبی اپنے سے پہلے نبی کے صحیفے کو منسوخ کرتا چلا جائے گا کیونکہ ایمان لانے پر مجبور کرنے کے یہی معنی ہیں جو مرزا جی کے خوارق سے ظاہر ہو رہے ہیں کہ عیسی مسیح مر گئے تمام انبیاء مر گئے اور ساتھ ہی ان کے صحیفے اور کتابیں بھی زمین میں دفن ہوگئیں اور نبی بننے کو اس آزادی کے زمانے میں مسالا ہی کیا لگتا ہے ہر ایک مکار اور مفتری دعوی کر سکتا ہے کہ میں نبی ہوں مجھ پر الہام اور وحی کا نزول ہوتا ہے۔ الہام اور وحی کوئی ایسی شئے تو ہے نہیں جو محسوس طور پر معلوم ہو سکے اور الہام و وحی بھی صرف اس قدر کافی ہے کہ میں مامور من اللہ ہوں کلمۃ اللہ ہوں خدا کا بمنزلہ ولد ہوں خدا تعالی عرش پر بیٹھا بڑی محبت اور چاؤ اور بھڑاس سے میری طرف دوڑتا ہے۔ میں ایسا ہوں ویسا ہوں۔ اپنے منہ میاں مٹھو ہوں وغیرہ۔ حالانکہ انبیاء کے صحیفے اور کتابیں دین و دنیا کے قوانین ہوتے ہیں جو وحشیوں کو انسان بناتے ہیں کیا کوئی دجال انسانوں کی اصلاح کا پنواڑا بغل میں لیکر آیا ہے اور اسکو دنیا میں پھیلایا ہے بجز خالی خولی ابلہ فریب دعووں کے کوئی دجال بھی نہیں کر سکا۔

آنحضرت ﷺ نے تو کھلم کھلا علی رؤس الاشہاد فرمادیا کہ لا نبی بعدی اور قرآن ناطق ہوا ولکن رسول اللہ و خاتم النّبیین مگر دجالوں میں چونکہ کوئی جذبہ اور کرشمہ نہیں ہوتا، لہذا کسی نے بھی یہ نہیں کہا کہ میرے بعد دوسرا دجال نہ آئے گا، اور گزشتہ دجال نبی نہ تھے میں ہی نبی ہوں۔

بھلا مرزا جی سے تو کوئی اقرار کرائے کہ مسیلمۃ الکذاب اور اسود عنسی وغیرہ دجال تھے جب انبیاء نے اپنے سے پہلے انبیاء کو مانا ہے تو دجال دجالوں کو کیوں نہ مانیں لیکن اب دجالوں کا یہ قاعدہ اور یہ ناموس جاتا رہا۔ کیا معنی کہ مرزا جی لندنی مسیح مسٹر پگٹ اور فرانسیسی مسیح ڈاکٹر ڈوئی اور سومالی ملا کو نہیں مانتے، نہ وہ مرزا جی کو مانتے ہیں بلکہ ان میں سے کوئی بھی ایک دوسرے کو نہیں مانتا۔ پس قدرتی طور پر چاروں دجالوں کی قلعی کھل رہی ہے اور اسی طرح آئندہ بھی انشاء اللہ قیامت تک کھلتی رہے گی۔ کیا طاقت ہے کہ ایک دجال دوسرے دجال کی برائی کر سکے۔ اسکے منہ پر قدرت الٰہی مہر لگا دیتی ہے کیونکہ دجال کا دجال کی برائی کرنا اور اس کا منکر ہونا آپ اپنی برائی کرنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اپنی دجالیت کا منکر ہونا ہے دجال کسی دوسرے دجال کی برائی نہ کرے ہاں اس کے مقابلے میں انبیاء کی برائی کرے گا۔ مرزا جی کو دیکھ لیجئے کہ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کی برائی بھولے سے بھی نہیں کرتے۔ ہاں مسیح کو ان کے مقابلے میں برا بنائیں گے۔ دجال کی دجالی کی بھاری علامت ہی ہے کہ انبیاء کو گالیاں دے۔ ہاں ہم یہ یقین دلا چکے ہیں اور پھر دلاتے ہیں کہ مرزا جی دوسرے دجالوں کی طرح گھٹیل دجال ہیں، دجال اکبر نہیں ہیں۔ ان میں کسی قدر ترجیح کی یہ پخ ضرور ہے کہ دوسرے دجالوں نے انبیاء کرام کو گالیاں نہیں دیں اس میں تو مرزا جی فرد ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے تو صاف فرما دیا کہ میرے بعد ۳۰ دجال آئیں گے بھلا مرزا جی سے تو کوئی اقرار کرالے کہ دنیا میں کوئی دجال آیا ہے یا آئندہ آئے گا۔ حالانکہ تین کلہ توڑ دجال انکے سامنے موجود ہیں کیوں ان کا مہرا نہیں لیتے ...اتنا بوتا بھی ہو۔ لندنی دجال اور فرانسیسی دجال، مرزا قادیانی کے منہ پر ولایتی بوٹ مار کر کہہ سکتے ہیں کہ:

> ٹم مسیح کیوں کر ہے جب کہ ہمارے آسمانی باپ کے اکلوتے بیٹا کو گالی دیتا ہے۔ ڈام فول بھلا کوئی مسیح بن کر بھی مسیح کا گالی ڈینا سکتا ہے۔ یہ تو تمہارا ان نیچرل رول un-natural rule ہے نیچرل natural مسیح ہم ہے جو یسوع مسیح کو مانتا ہے۔

مرزا جی بار بار یہ راگ الاپتے ہیں کہ اگر میں خدا کی طرف سے مامور ہو کر نہ آتا تو میرے ساتھ اتنی جماعت نہ ہوتی۔ ہم کہتے ہیں اول تو دس بیس ہزار کی جماعت کوئی باوقعت جماعت نہیں۔

دوم، کسی بات پر جم غفیر کا متفق ہو جانا دلیل حقانیت نہیں۔ ہندوستان میں ۲۲ کروڑ ہنود ہیں، کیا بمقابلہ ۶ کروڑ مسلمانوں کے یہ حق پر ہیں۔ سومالی ملاں کے ساتھ لاکھوں کی بھیڑ بھاڑ ہے، کیا وہ حق پر ہے اور سچا مہدی ہے۔ علی ہذا، لندنی مسیح اور فرانسیسی مسیح کے ساتھ حمقاء کا کچھ کم ہجوم نہیں، آپکی دلیل کے موافق سبھی کو حق ماننا پڑے گا۔

سوم: اگر آپ حق پر ہوتے تو سینکڑوں آدمی رسی تڑا کر نہ بھاگتے۔ آج کے روز لولے لنگڑے اپاہج ہی اصطبل میں کیوں نظر آتے اور کس کو معلوم ہے کیا ہونے والا ہے۔ ذرا تیل دیکھئے تیل کی دھار دیکھئے سوڈانی مہدی کے توپشتے کے برابر بھی آپ کے دم خم نہیں جس کی قبر سے ہڈیاں تک اوکھاڑ کر رود نیل میں بہا دی گئیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے معنی الہام

۳۔ اکتوبر کو قبل از فیصلہ مقدمات مرزا قادیانی پر یہ الہام ہوا تھا

قد جاء الدین من النصرۃ ثم سیعود من النصرۃ

واہ رے آسمانی باپ ! تیرے الہام کے کیا کہنے ہیں ۔ کیسا صحیح اور فصیح الہام کیا ہے۔ یعنی دین فتح سے آیا اور عنقریب فتح سے لوٹے گا ۔ اتنی خبر نہیں کہ فتح سے لوٹنا شکست کھانا ہے ۔

یعود کا صلہ تو الی آتا ہے ، اگر الی النصرۃ ہوتا تو یہ معنی ہوتے کہ دین فتح کی طرف سے آیا ہے اور فتح ہی کی جانب عود کرے گا۔

من کی صورت میں تو یہ معنی ہوئے کہ مرزائی دین فتح کی طرف سے آیا ہے اور فتح سے پھرے گا ۔ یعنی شکست کھائے گا۔ دوسرا جملہ تو صحیح ہے مگر پہلا جملہ بالکل خلاف واقع اور غلط ہے کیونکہ آپ کو تو اول و آخر ہر طرح شکست ہی ہوئی ۔ دغا کا دعوی جو آپ نے کیا تھا ، خارج ہوا۔ لائیبل کا دعوی جو آپ پر ہوا، اس میں سزا ملی ۔ آسمانی باپ بالکل بوکھلا گیا ہے۔ پھر کیا یہ عدالت سے دین کی جنگ تھی ۔ یہ تو خود غرضی اور طلب شہرت اور نفسانیت کی جنگ تھی ، جس میں سر نیچا ہوا اور قدرتی طور پر ہمیشہ مغروروں کا متکبروں کا سر نیچا ہوتا چلا آیا ہے مگر عبرت کسے ۔

مرزائیت کی کشتی تاویلات کے طوفان میں

قرآن مجید آئینہ کی طرح بالکل صاف و شفاف ہے۔ اگر کچھ بھی پیچیدگی یا اشکال ہوتا تو اس کی ہدایت کا آفتاب مشرق سے لے کر مغرب تک ہرگز تاباں نہ ہوتا، کیونکہ مشکل اور مغلق کلام سے ہدایت تامہ کا ہونا غیر ممکن ہے۔ مگر قادیانی مرزا جی کے نزدیک قرآن پاک تاویلات کا محتاج ہے، یعنی مفصل اور مکمل نہیں ۔ اور تاویلات بھی وہ کہ نہ مسیلمہ کذاب کو سوجھی نہ اسود عنسی کو، نہ دجالوں کے کسی گرو گھنٹال اور نکڑ دادا کو۔ آپ مسیح بھی بنے اور نبی بھی اور امام الزمان بھی ۔ لیکن نہ مسیحیوں کیلئے نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہود کیلئے، نہ مسلمانوں کے لئے ۔ پھر کس کے لئے ۔ چند خود غرض یا بوالہوس نام کے مسلمانوں کے لئے ۔ اور جب کہا جاتا ہے کہ مسیحیت کا کوئی کرشمہ اور نبوت کا کوئی معجزہ دکھاؤ، تو فرماتے ہیں کہ معجزہ کسی نبی نے بھی نہیں دکھایا کیونکہ مردوں کا زندہ کرنا نیچر کے خلاف ہے ۔ اور آسمانی کتابوں میں کہیں بھی معجزات کا ذکر نہیں ۔ لاء آف نیچر ٹوٹ نہیں سکتا ۔ اور انبیاء کرام کو معجزہ دکھانے کی ضرورت نہیں ۔ مگر خود بدولت کو ضرورت ہے ۔ آسمانی نشان (معجزہ) ہمیشہ دکھایا جاتا ہے ۔ مقدمات میں معجزہ، طاعونی اموات میں معجزہ، غرض آپ مجسم معجزہ ہیں ۔ اور دعوی سے کہتے ہیں کہ میں بے شمار آسمانی نشان دکھا چکا ہوں ۔ اگر یہ نیچر کے موافق ہیں تو کوئی جدت نہیں یعنی معمولی باتیں ہیں ۔ پھر آپ پر کوئی کیوں ایمان لائے ۔ آخر مداری کے پاس کچھ تو مسالا ہو ۔ تاویلیں بھی بے معنی اور قابل مضحکہ ۔ کہا جاتا ہے کہ مسیح کا ایک نشان یہ ہے و ان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ .. الآیہ یعنی عیسی مسیح پر تمام اہل کتاب ان کی وفات سے پہلے ایمان لائیں گے اور یہ ان کا باہمی اختلاف مٹ جائے گا ۔ تو آپ اس صاف اور صریح آیت کی یہ تاویل کرتے ہیں کہ لیؤمنن ماضی کا صیغہ ہے یعنی اہل کتاب عیسی مسیح کے واقعہ صلیب پر ایمان لا چکے ہیں ۔ یہ وہ تاویل ہے جس کو سن کر خر دجال کو بھی مارے غیظ وغضب کے بخار چڑھ جائے اور ایک میزان ومنشعب پڑھنے والا بچہ بھی لیپا لک کے منہ پر تھپڑ رسید کرنے لگے کہ بزاخفش کیا میں میں کرتا ہے ۔ پھر مقصود مسیح پر ایمان لانا ہے یا واقعہ صلیب پر ۔

دوم، آیت میں قبل موتہ حشو ٹھہرتا ہے کیونکہ ایمان لانیکو موت وحیات سے کیا علاقہ ۔ عیسائیوں کا ایمان بے شک صلیب پر ہے مگر یہود کا ایمان صلیب اور کفارہ پر کہاں ہے ۔ یہود اچھلے کودے ضرور کہ انا قتلنا المسیح مگر خوشی کی اوچھل کود پر ان کا ایمان ایسا ہی ہے جیسا مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا وفات مسیح پر، اور اس صورت میں یہودیوں اور مرزائیوں میں کیا فرق رہا ۔ انہوں نے بھی مسیح کو مارا، انہوں نے بھی ۔ دونوں پلے برابر ہو گئے ۔

خدا تعالی تو یہود کے دعوی قتل وصلیب کی تردید فرمائے کہ و ما قتلوہ و ما صلبوہ اور مرزا قادیانی اور مرزائی یہود کے ہم خیال ہو کر کہیں کہ قتلنا قتلنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی ہم نے مارا، ہم نے مارا۔ اور حقیقت میں مرزائیوں کی فتح بھی یہودیوں کی فتح سے کم نہیں ۔ اور جب لیپا لک عدالت گورداسپور کی صلیب پر چڑھ کر اور مشبہ بالمصلوب ہوکر بچ گیا ہے اور اب اپنی موت مرے گا، تو جیسے مسیح کے مصلوب اور مشبہ بالمصلوب ہونے کی پوری تصدیق ہوگئی اور مسیح سے مماثلت تامہ ظہور آئی ۔ اس سے بڑھ کر فتح اور آسمانی نشان کا اور کیا ظہور ہوگا اور ہم پیش گوئی کرتے ہیں کہ مرزائی اخباروں اور رسالوں میں اس فتح کی بڑی دھوم دھام ہوگی اور مرزا جی کی میسیحیت پر یہی دلیل قائم کی جائے گی انشاء اللہ۔ اور اپیل میں کامیابی ہوگئی یعنی جرمانہ معاف ہوگیا پھر تو بچ نکلنے کی مسیح سے پوری مماثلت ہوگی کیونکہ مرزائیوں کے نزدیک جرمانہ موت سے کم نہیں۔ یہ سات سو روپیہ جو عدالت کی جہنم میں کفارہ مسیح کی طرح جھونکا گیا ہے سقنقوری معجونوں اور لیپا لک کے پوپلے منہ کے زعفرانی اور جند بیدستری حلووں میں کام آئے گا، ورنہ ضعف اور اختلاج قلب عمر طبیعی تک بھی نہ پہنچنے دے گا۔

مرزا جی جو آیت بالا کی بے معنی تاویل کرتے ہیں تو اون کو یہ رونا ہے کہ عیسی مسیح پر تو تمام اہل کتاب ایمان لے آئیں گے اور مجھے کوئی عیسائی، کوئی یہودی، دمڑی کو بھی نہیں پوچھتا۔ حلال خوروں تک نے کوڑے کرکٹ کے برابر نہ سمجھا۔ پس قرآن کریم کو لاطائل تاویلات سے مسخ کرکے اپنے حمقاء میں سرخ رو ہونا اور سواد الوجہ فی الدارین کا سرمایہ جمع کرنا چاہتے ہیں۔ اب بجائے آیت قرآنی کے یہ عبارت ان پر صادق آتی ہے اهل الكناسة ايضاً لم يو من بمنز لة الولد یعنی حلال خور بھی آسمانی باپ کے لیپا لک پر ایمان نہ لائے ۔ افسوس آرزؤں پر جھاڑو پھر گئی اور امیدیں زمین میں دفن ہوکر گل سڑ کر کھاد ہوگئیں۔

دجال کی علامت

قادیانی مرزا جی اپنی کتاب توضیح المرام کے صفحہ ۱۸ میں لکھتے ہیں کہ

یہ عاجز خدا تعالی کی طرف سے اس امت کے لئے محدث ہوکر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا گو اوس کے لئے نبوت تامہ نہیں یا ہم وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جزوی طور پر ایک نبی ہی ہے۔

حالانکہ حدیث شریف میں اس امر کی نفی ہے کہ امت محمد یہ میں محدث (نبی) پیدا ہوں گے چنانچہ صحیح بخاری میں ہے:

لقد کان فیما کا ن قبلکم من ا لا مم نا س محدّ ثو ن من غیر ان یّکو ن انبیاء فا ن یّکن فی امّتی ا حد فا نّه عمر ۔(گزشتہ امتوں میں چندلوگ محدث ہوئے ہیں جو نبی نہ تھے اگر میری امت میں کوئی ایسا محدث ہوتو وہ عمرؓ ہے)

دیکھئے حدیث میں بطور شرط بیان کیا گیا ہے یعنی اگر محدث کوئی ہوتو عمرؓ ہوگا۔اس سے ثابت ہوا کہ عمرؓ بن الخطاب محدث نہیں ہیں۔جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے:

لو کا ن بعدی نبیّا لکا ن عمر یعنی اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتا۔

اس سے بھی صاف ثابت ہوا کہ حضرت عمر فاروقؓ نبی نہیں ہیں ہاں حضرت عمر فاروقؓ کی علو پائگی صاف ظاہر ہے۔

ملاحظہ فرمائیے کہ حضرت عمرؓ تو نہ نبی ہوں نہ محدث اور قادیانی مرزا جی نبی بھی ہوں اور محدث بھی۔پھر یہ دجالی علامت نہیں تو کیا ہے جس کو خود آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

لا یقو م السّا عة حتّی یبعث د جا لو ن کذا بو ن قر یب من ثلا ثین کلّهم یزعم انه رسو ل الله ۔(یعنی قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک کہ تیس کے قریب دجال مبعوث نہ ہوں ان میں سے ہر ایک یہی دعوی کرے گا کہ میں نبی ہوں)۔

پھر حدیث شریف میں: فیما کا ن قبلکم من ا لا مم ہے۔مرزا جی کا دعوی جب ثابت ہوتا کہ فیما کا ن قبلکم من ا لا نبیاء ہوتا۔اس سے صاف ثابت ہے کہ محدث یا نبی ہونا امتی کی حیثیت اور بساط سے بعید ہے قادیانی مرزا جی کی ہٹ دھرمی دیکھئے کہ حدیث کے احتمال مخالف کو اپنی سپر بناتے ہیں۔

حدیث کا یہی مطلب ہوا نا کہ پہلی امتوں میں خود امت ہی لوگوں کے میں سے محدث ہوتے تھے مگر میری امت میں نہ ہوں گے۔مرزا جی کہتے ہیں کہ ہوں گے۔ہاں مرزا جی احداث باب افعال سے محدث ہیں ورنہ ان کی باتیں گوزشتر نہ ہوتیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ججی میں مرزا جی کی اپیل

جناب عالی! میں نے اپنے لاہور والے لیکچر میں کوئی دس لاکھ آدمیوں کے سامنے بیان کر دیا ہے کہ میں ہندو بھی ہوں، سکھ بھی ہوں، بدھ بھی ہوں، آریا بھی ہوں، لعل بیگیوں کا لعل بھجکڑ بھی ہوں، خدا جانے کیا کیا ہوں۔ الغرض جو کچھ ہوں، صلح کل کا برزخ ہوں۔

میں نے کرم الدین کو کسی بد نیتی سے کذاب اور لئیم اور صاحب بہتان عظیم نہیں کہا، بلکہ کمال شفقت اور دل سوزی سے کہا ہے۔ اور میرا یہ حق تھا کیونکہ میں آسمانی باپ کا لیپالک ہوں۔ اس نے مجھے ریوڑ اور گلّے کی چوکسی کیلئے بھیجا ہے۔ اگر کوئی بھیڑ کسی کے کھیت میں گھس کر درختوں پر منہ مارنے لگے تو گڈریئے کا فرض ہے کہ اسکو ڈانٹے اور سونٹا رسید کرے۔ لیکن کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ گلہ بان ظالم ہے، قصائی ہے، بھیڑوں کو بلا وجہ ذبح کر رہا ہے۔

دوئم کذاب اور لئیم کوئی گالی نہیں۔ کذاب مبالغہ کا صیغہ ہے یعنی جھوٹوں کا بادشاہ۔ کیا بادشاہ ہونا، خواہ کسی قوم کا ہو، عیب ہے۔ یہ تو بہت بڑی مدح ہے۔

خود مسلمانوں کی کتاب حدیث میں ہے کہ بادشاہ کی اطاعت کرو خواہ وہ کیسا ہی ہو اور کوئی ہو۔ دنیا میں دو ہی قسم کے لوگ ہیں جھوٹے یا سچے، کیا وجہ ہے کہ سچوں کیلئے تو بادشاہ ہوں اور جھوٹوں کے لئے نہ ہوں۔ خدا تو سچوں کا بھی ہے اور جھوٹوں کا بھی۔ پس ہم کو خدا کی تقلید کرنا چاہیے تخلقوا با خلاق الله حتی الامکان۔ اور انصاف تو یہ ہے کہ جھوٹوں پر جھوٹے بادشاہ حکومت کریں اور سچوں پر سچے بادشاہ۔ یہ نہیں کہ دونوں گڈمڈ کر دیئے جائیں۔ پس میں نے کرم الدین کی تعریف کی ہے اسے بادشاہ بنایا ہے نہ کہ توہین۔

سوم، کذب کے لغوی معنی واجب کرنا اور درنگ کرنا بھی ہیں۔ پس کذاب کے معنی بہت بڑا واجب کرنے والا اور بہت بڑا درنگ کرنے والا ہوئے۔ یعنی کرم الدین لوگوں پر مجھے دجال کہنا واجب کرتا ہے اور میری نبوت اور مسیحیت پر ایمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لانے میں درنگ کرتا اور روڑے اٹکاتا ہے اور یہ واقعی ہے۔ پس اس میں دل آزاری اور توہین کہاں سے آگھسی ۔اور توہین بھی ہے تو اپیلانٹ کی ، نہ کہ رسپانڈنٹ کی۔

پھر جب کذب کے دو معنی ہیں تو شک پیدا ہو گیا کہ متکلم کی مراد کون سے معنی ہیں اور شک ہمیشہ ملزم کے حق میں مفید ہوتا ہے نہ کہ مدعی کے حق میں۔ لہذا جرمانہ واپس ملنا چاہیے۔ عدالت ماتحت بالکل واقف ہی نہیں کہ لغت کسے کہتے ہیں اور اصطلاح کیا چیز ہے اور لفظ مشترک المعنی کس جانور کا نام ہے۔

پنجم ، لالہ چندو لعل صاحب کی عدالت لکھ چکی ہے کہ کرم الدین نے بہت جھوٹ بولے ۔بس اب اس کے کذاب ہونے میں کیا شک رہا۔ میں نے ہی کیا بھس ملا دیا۔

مسٹر آتمارام کی عدالت ہرگز مجاز نہ تھی کہ لالہ چندو لعل کی عدالت کے عندیہ کو مسترد کر دیتی کیونکہ وہ عدالت اپیل نہ تھی۔

ششم : لئیم کے لغوی معنی نالائق اور بخیل کے ہیں۔ یہ صفت ہر انسان پر صادق آتی ہے۔ ایک عالم فاضل بمقابلہ ایک طبیب کے یا شاعر کے نالائق ہے۔ یعنی وہ بیمار کا علاج کرنے اور شعر کہنے کی لیاقت نہیں رکھتا۔ اور ہر شخص بخیل ہے، کیونکہ کوئی سائل اگر کسی لکھ پتی سے ایک لاکھ روپیہ، جو اس کا کل سرمایہ ہے، مانگے تو وہ ہرگز نہ دیگا۔ پس یہ واقعی صفت ہے اس میں کون سا ازالہ حیثیت ہو گیا جب کہ ہر انسان کی یہی حیثیت ہے۔

ہفتم ، بھتان مشتق ہے بہت بالفتح و بالضم سے، جس کے معنی کسی کو اچانک آلینے اور حیران کرنے اور حیران ہونے کے بھی ہیں ۔اس کو ازالہ حیثیت سے کیا تعلق ۔اول تو شک کا وہی پوّا یہاں بھی لگا ہے۔ دوم، کرم الدین نے مجھے آچانک آلیا حیران کیا اور خود بھی حیران ہوا۔ وہ اور میں اور میرے حواری عدالت میں سرگاڑی اور پاؤں پہیے بنے متواتر دو سال پھرے پھر کی بن گئے ، چوکڑی بھول گئے ، ہوش بگڑ گئے ، حواس لٹو اور عقل چیر غٹو ہو گئی۔ الٰہی پناہ! یہ تو واقعی بات ہے ۔اگر توہین اور دل آزاری ہوئی تو فریقین کی ۔کرم الدین ہی میں کون سا سرخاب کا پر لگ گیا۔

پس مذکورہ بالا وجوہ پر کامل لحاظ فرما کر مبلغ سات سو روپیہ واپس اور عدالت ماتحت کو ڈانٹ ملنی چاہیے کہ آئندہ میرے معاملہ میں ناانصافی نہ کرے کیونکہ ابھی تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہل ہوئی ہے خدا جانے مجھے عدالت میں کتنی بار آنا پڑے۔ ہزاروں بلکہ لاکھوں کرم الدین میرے جان کے لاگو موجود ہیں۔

ضعیف حدیثوں سے استدلال

صحیح احادیث جو مرزا جی کے دعووں کے خلاف ہوتی ہیں، بے تامل مسترد کر دی جاتی ہیں اور ضعیف حدیثیں جو مطلب کی ہوتی ہیں نگار آستین بنائی جاتی ہیں۔ مثلاً علماء امّتی کا نبیاء بنی اسرائیل بالکل موضوع ہے۔ آنحضرت ﷺ نے تو ترجیح وخیار انبیاء سے ممانعت فرمائی ہے بخاری شریف میں ہے لا تخیروا فی انبیاء الله۔ پھر آپ کیونکر اپنی امت کے علماء کو بنی اسرائیل کے اولوالعزم انبیاء کا ہم سر قرار دیتے، کیا معنی کہ جب آپ کے امتی علماء بنی اسرائیل کی مانند ہوئے تو آپ کا درجہ تمام انبیاء سے کیسا کچھ بڑھ گیا اور تعلیم قرآنی کے خلاف ہوا کہ لا نفرق بین احد من رسله

آپ اپنے مختلف رسالوں میں لکھتے ہیں کہ علماء امت کے بعض افراد کو علی سبیل التفاوت انبیاء بنی اسرائیل سے نسبت ہو جاتی ہے جیسے حضرت بایزید بسطامی عیسوی المشرب تھے، انہوں نے یہ معنی اس وقت سمجھے جب ایک چیونٹی کو مار کر اس میں پھونک ماردی اور زندہ کر دیا۔

کیوں جناب احیاء اموات پر تو خدا تعالیٰ بھی (بقول مرزا قادیانی) قادر نہیں اور سنت اللہ کے خلاف ہے۔ حضرت مسیح نے بھی کسی کو زندہ نہیں کیا۔ بلکہ قرآن میں زندہ کرنے سے مراد احیاء قلوب یعنی ہدایت ہے اور بایزید بسطامی نے خلاف سنت اللہ موتی کو زندہ کر دیا۔ بایزید بسطامی عیسے مسیح ہی سے بڑھ کر نہیں بلکہ خدا سے بھی (معاذ اللہ) بڑھ گئے جس کا قانون قدرت مردوں کو زندہ نہیں کر سکتا۔ پھر بایزید بسطامیؒ نے تو صرف نسبت مسیحی کے فیض سے مردے کو زندہ کیا، آپ اپنے استدلال میں تو یہ واقعہ پیش کرتے ہیں مگر عیسی مسیح اور ان کے معجزات کے منکر ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ جو شخص انبیاء کرام کو نہیں مانتا بلکہ بعض پر سبّ وشتم کرتا ہے وہ اولیاء کو کیوں ماننے لگا۔ یہ ہذیان اور مالیخولیا نہیں بلکہ یہ بدنفسی اور شرارت ہے۔ اور آپ کو صوفیہ کے اقوال سے کیا واسطہ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو تو آسمانی کے الہام سے واسطہ رکھنا چاہیے۔ آپ نبی ہو کر ولی کیوں بنتے ہیں اور اپنے کو بلندی سے خاک ندامت پر کیوں گراتے ہیں۔

لات کا بھوت بات سے نہیں مانتا

جس طرح بعض دوسرے نوزاد مرزائی پرچے ضمیمہ شحنہ ہند کا مدمقابل بنتے ہوئے جہنم رسید ہو گئے یہی حال بہت جلد انشاء اللہ دوورقی کا ہونے والا ہے کہ گھسّوں اور رگڑوں میں آ کر پھٹ پھٹا کر.. مزار پر چڑھ جائے گی۔ بھلا دوورقی وہ بھی ماہوار اور ضمیمہ شحنہ ہفتہ وار، چار بارہ زناٹے دار اٹھارویں بچکانے کی بوچھاڑ ہوگی کہ لعل بیگیوں کیلال گرو کو پگڑ سنبھالنا مشکل ہو جائے گا، اور چند یا اچھی خاصی گلٹ بن جائے گی۔ یہ سمجھ لینا آسان ہے کہ مجدد کو سر بازار ماں بہن کی فحش اور مغلظات دینے سے مرزائی قدر کریں گے، راتب جھکائیں گے، مگر مآل کار سمجھنا مشکل ہے۔ یہ خیالی پلاؤ لوہے کے چنے ہو جائے گا، اور خود لیپا لک کا زعفرانی پلاؤ اور جند بیدستری معجونیں چھٹی کے دودھ کے ساتھ راہ اسفل سے نکل پڑیں گی۔ بھلا دوورقی کی بساط اور وسعت ہی کیا ہے۔ چلی ہاتھی سے بیعانہ لینے۔

ناظرین کو معلوم ہے کہ ہم نے عالما نہ فاضلانہ حکیمانہ مجددانہ اور نیز مذاق کے پیرایہ میں دجال اور دجالیوں کی ہر طرح بدھیا بٹھادی ہے ہر رنگ میں استدلال سے کام لیا ہے اور سارے دعووں کی جڑ کھود کر پھینک دی ہے غیر ممکن ہے کہ کوئی بات لغو یا حشو.. قلم سے نکل سکے۔

ہم نے معقول انعامات بھی مشتہر کئے کہ جواب دیں اور انعام لیں، مگر کسی کا بوتا نہ تھا۔ اب بعض لنگوٹیا فاقہ کشوں کا یہ ارادہ کہ وہ دجال کا کفارہ بن سکیں گے خودکشی کے اقدام سے کم نہیں۔

سن بے او دوورقی والے! ہم تو جب جانیں کہ تو پشتیبان بن کر خر دجال کو مجدد کے میدان مناظرہ میں دو قدم بھی چلا سکے۔ اس کی کمر پہلے ہی لگی ہوئی ہے۔ پشت میں گھاؤ پڑ گئے ہیں، دم جھڑ گئی ہے، سم گر گئے ہیں۔ تو کب تک ٹخ ٹخ کرتا سہارا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگا تا سر نٹے پھٹکا تا، اسکے پیچھے لگے گا۔تو کچھ ہی جتن کرے، مگر کسی طرح خر دجال کی آنکھ کی پتلی نہ بنے گا۔ بلکہ از ہر سو راندہ و در ماندہ ہوگا۔ انشاءاللہ

ایک خدا نے پھوڑی دوسری مجدد نے ۔ اب تو وہ اندھوں کا کانا سردار بھی نہیں رہا، بلکہ چوپٹ اور پٹم ہوکر کان من الکافرین ، بن گیا۔ اندھا بے ایمان آگے آگے ہے اور تمام کوران مادرزاد بلکہ فطری گونگے اور بہرے پیچھے پیچھے ہیں۔ اندھوں کی محفل گرم ہے اور اندھا ہی ان کا اسپیکر، لیکچرر اور لیڈر ہے ۔کانا دجال اب دجال نہیں رہا بلکہ بروز (آواگون) پاکر سور داس بن گیا ہے۔ سچ ہے من کان فی هذه اعمی فهو فی الآخرة اعمی

سن او دو ورقی والے! تیرا دجال تو دجال کا پورا نقال بھی نہیں جو نبوت کیسی، خدائی کا دعوی کرے گا اور خود مخبر صادق ﷺ نے فرما دیا ہے کہ وہ کانا ہوگا حالانکہ خدا کانا نہیں۔ نبوت کا دعوی تو دجال کی شان کے خلاف ہے۔ اگر تمہارا پیر مغاں خدائی کا دعوی کرے تو ہم سمجھیں کہ وہ دجال اکبر ہے۔ افسوس کہ اسے تو دجال بننا بھی نہ آیا۔

خوب یاد رکھ کہ نبوت کا دعوی کرنے والے ہی دجال ہوئے ہیں اور ہوں گے ۔ دیکھ دنیا کسے دجال کہہ رہی ہے۔ مگر کون دیکھے اور کون کہے اور کون سنے صم بکم عمی فهم لا یرجعون ۔ تیرا صغیرہ اصرار سے ضرور کبیرہ ہو جائے گا، مگر سر دست صغیرہ کی مکافات بھگت، کبیرہ کی نوبت آئی تو قیامت برپا ہو جائے گی۔

دو ورقی والے کا دجال اور دجالن

دیکھے جو مجدد کے قلم کے بھالے
دجال کو جان کے پڑے ہیں لالے
گر جائے گا مینار ارا ارا کر کے
تھامیں گے اسے خاک دو ورقی والے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس دن سے مقدمہ کی بازی ہاری
اسفل کی بڑھی ہے اور بھی بیماری
کالا ہوا منہ لال گرو کے منہ پر
جھاڑو بھی نہ لال بیگیوں نے ماری

مرزا کہ رگ وپے میں بھری مکاری
طراری و جعل سازی و عیاری
جورو کو ملے جواہرات اور زیور
جیتی وہی احمقوں نے بازی ہاری

مرزا ہوا دنیائے دنی کے صدقے
جورو بھی ہوئی اپنے دھنی کے صدقے
لادا ہے مجھے زیور سے گدھی کے مانند
کیوں کر نہ ہوں میں اپنے نبی کے صدقے

جورو نے کہا لا مجھے سیم و زر دے
آ میری صدف کو موتیوں سے بھر دے
جم جم سے فدا ہوں اپنے لیپالک پر
کھا کھا کر سقنقور جو تڑکا کر دے

چلتے پرزے بلا کے ہیں مرزائی
ابلیس سے مسند خلافت پائی
سب لوٹتے ہیں گٹ کے مسلمانوں کو
یہ چور ہیں گھٹ کٹے ہیں ان کے بھائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھا گھس ہے کہ ٹینی کا ہے قورّم سالا
ٹکڑوں کوں کر رہا ہے مرغی والا
یہ کھول کے سب کے سامنے رکھتا ہے
کس درجہ ہے دیوث دو ورقی والا

ایک ایک جتن کو روبہ بازی کہیے
ہر بات کو اس کی جعل سازی کہیے
معمور عفونت سے ہے از سر تا پا
مرزا کو بروزی کہ برازی کہیے

الٹی ہے پڑی مقدمہ کی جو نکلی فال
گھامڑ یہ نجومی ہے انا ڑی رمال
مرزا کا سگا بنا دو ورقی والا
وہ ہے سگ زر یہ برادر ہے شغال

ہے خوف جہاد سے لعین کو زلزال
یہ شیر بنا، مگر ہے روباہ خصال
پہنچے نہ حمار منزل مقصد پر
لنگڑا ہے و زیر اور کانا دجال

لالوں کی بنی ہے زیوروں سے لالن
بالی پتوں سے بن گئی ہے مالن
ہر سال یہ دجال کو پھل دیتی ہے
سوگھڑ ہے نکھٹو سے بہت دجالن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گر خامۂ فکر کو ذرا چکر دوں
ہر دوں کو زمین میں دفن کر دے گردوں
اعجاز دکھاؤں دشمن عیسی کو
کانا جو ہے دجال اسے اندھا کر دوں

بھوکے مرزائیوں کو سیم و زر دوں
خالی جو صدف ہو اس میں گوہر بھر دوں
پتلی نہیں جس آنکھ میں تیری دجال
اس آنکھ میں نیل کی سلائی کر دوں

دو ورقی والا کرشمہ تجدید دیکھے

سن بے او کانے ٹٹو کے بدھونفر، تو جو منہ پر خالی تو بڑا چڑھا کر راتب کے لالچ میں دجال کے اصطبل میں کفر کے کھونٹے جا بندھا ہے، تو سچ بتا تو نے کیا ہریائی دیکھی ہے۔ بچہ دانہ بھرے تو بڑے کی جگہ مرچوں کا تو بڑا اٹھتھنی پر نہ چڑھا تو جبھی کہنا۔ دولتّیاں اور پشتگین تو کیا پھینکے گا، فقر اور فاقہ کے دنوں کی سوکھی لید تک پلید کی آنتوں سے نکل پڑے گی۔..

مرزائیوں کے راتب کے لالچ پر بعض دوسرے مرزائی بھی بے گھانس والے تھان پر بندھ کر ٹاپ چکے ہے مگر کس مپرسی کے ... جھونکوں نے ان میں بھنباتے ہی ڈالے۔ دو ورقیاں خر دجال کے سینگوں کی طرح غائب غلہ ہوگئیں۔ تمام مرزائی سر جوڑ کر مجدد کے برابر ایک فقرہ اور ایک مصرعہ تو موزوں کریں۔ منہ نہ بگڑ جائیں تو سہی۔ پھوٹی آنکھوں سے رباعیات مجدد کی ذرا فصاحت و بلاغت دیکھ۔ مگر مرتدوں سے تجدید پر ایمان لانے کی امید کہاں۔ یوں کا تا اور لے دوڑی، تو تیری خالہ ایک جولاہی بھی کر سکتی ہے۔ تو فصیح و بلیغ بلکہ معجز رباعیاں پڑھ چکا، اب .. اپنے علامہ قطامہ جورو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سامنے ذیل کی نظم پڑھ۔ پھر دیکھ بھینا اپنے بھائی جان کی کیسی پیٹھ ٹھوکتی ہے

کہتے ہیں مرزائی جسے مرزا نطفہ ہے وہ رمالوں کا
بیسواں خیمہ اس نے گاڑا آ کر یاں دجالوں کا
فرض جو تھا اسلام میں پردہ اس کو اٹھایا مرتد نے
دار الاماں میں ہو جم گھٹ تا کہ پری تمثالوں کا
بھیک کی بھیک اور مائیوں کا نظارہ ہو حاصل گھر بیٹھے
ساتھ کے ساتھ ستارہ چکے چمکے دیوّثوں دلالوں کا
کوئی تنبولن کوئی تیلن چومیں انگوٹھا آ آ کر
ہو کے نہال کہے پھر لالن لال ہے مرزا لابوں کا
میرا مرزا میرا عیسی میرا لے پالک جیوے
جس نے ایٹرن سب کو بنا کر چرخہ بنایا مالوں کا
مال ومنال سے یاں مطلب ہے نال گڑا ہے حسینوں کا
نالے نال چلیں سب پیچھے تانتا لگا ہے چھنالوں کا
کھا کے سقنقوری معجونیں ہو گئے ساٹھے پاٹھے تم
پھولنا دیکھے آ کر کوئی سوکھے پچکے گالوں کا
مکر کا تانا بانا تننا یعنی مثیل عیسی بننا
پھر عیسی کو گالی دینا، ہے یہ کام رذالوں کا
تم کو بنایا احمدی اس نے ضد ہوئی نام محمد سے
پڑ گیا اے مرزائیو تم پر پھندا شرک کے جالوں کا
دیکھے آ کے دو ورقی والا بنتا ہے جو دجال کا سالا
بول مجدد کا ہے بالا ، بند ہے دم جہّالوں کا

انبیاء سے ضد اور اولیاء سے ساز

اولیاء اللہ کی کرامات کا تو اقرار کہ فلاں ولی کی روح فلاں ولی میں حلول اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بروز کر گئی تھی، میں اس لئے بروزی یعنی تناسخی نبی ہوں، اور انبیاء کے تمام معجزات غلط ،کیونکہ وہ لاز آف نیچر Laws of nature کے خلاف ہیں ۔ اس صورت میں اولیاء کا مرتبہ انبیاء کرام سے بڑھا ہوا ہے، پس میں سب انبیاء پر فوقیت رکھتا ہوں ۔ گویا اولیاء اللہ تو خرق نیچر کر سکتے ہیں مگر انبیاء کرام نہیں کر سکتے ۔ بھلا قرآن وحدیث میں بروز اور تناسخ کہاں لکھا ہے ۔ اور اب تو آپ کرشن جی کے اوتار بھی بن گئے ہیں جیسا کہ سیالکوٹ والے لیکچر میں بیان کیا ۔ کوئی پوچھے کہ وہ (کرشن) ولی تھے یا نبی؟ اگر نبی تھے تو کسی نبی نے آج تک دوسرے نبی میں حلول نہیں کیا ۔ نہ یہ توریت وانجیل سے ثابت ہے، نہ قرآن سے ۔ اور اگر ولی تھے تو آپ نے اپنی نبوت کو آسمانی باپ کے ایوان سے تحت الثری میں کیوں گرایا ۔ یہ شرارت آمیز مالیخولیا آپ کے دماغ میں کس نے ٹھونسا ۔

بایں ہمہ نبی ہو یا ولی، آپ اپنے مقابلے میں کسی کی کچھ حیثیت نہیں سمجھتے ۔ اول اول جب سب پر سبّ وشتم کیا تو چار طرف سے چند یا پر پرانے لیڑوں اور کھونسڑوں کا مینہ برسا ۔ اب ہوش آیا تو سب کے بروزی بن گئے ۔ مسیح بھی ہیں، نبی بھی ہیں، کرشن بھی ہیں ۔ گرونانک بھی ہیں ۔ کبیر پنتھی بھی ہیں ۔ لعل بیگیوں کا لال گرو بھی ہیں، اور حسین سے تو آپ بدرجہا افضل ہیں کیونکہ وہ آنحضرت کے نواسے اور آپ کسی چینی مغل کے نطفے ۔ اور قوم مغل بہ اعتبار حسب ونسب کے سیدوں سے بہت بڑھی ہوئی ہے ۔ ہات تیرے یزیدی سادھو کے بچے کے منہ میں وہ اور پیٹ میں جہنم کے انگارے ۔

ہر نبی نے دوسرے نبی کی تصدیق کی ہے مگر مرزا قادیانی ایسا غضب ناک نبی ہے کہ دوسرے نبی کو دیکھ ہی نہیں سکتا ۔ بعض میں علانیہ برائیاں نکالتا ہے اور باقی انبیاء کو اپنے دل میں ہیچ سمجھتا ہے ۔ وجہ یہ کہ نہ صرف حضرت عیسیٰؑ بلکہ تمام انبیاء کرام مر گئے ان کی کتابیں منسوخ اور مسترد ہو گئیں ۔ زمانہ ہمیشہ بدلتا رہتا ہے، اب پرانے قانون کی ضرورت نہیں ۔ میں زندہ نبی ہوں میرے گھڑے ہوئے وحی اور الہام زندہ ہیں، وغیرہ

مگر ہم پوچھتے ہیں کہ آپ نے جو بروزیت سادھ کر نئی امت پیدا کی ہے تو کیا کوئی وثیقہ لکھ دیا ہے کہ میرے مرنے کے بعد نہ صرف نبوت بلکہ تمام الہامات منسوخ اور کالعدم ہو جائیں گے حالانکہ جو لوگ زندہ پیر کے مجاور بنے بیٹھے ہیں ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خوارق سے صاف عیاں ہے کہ بروزی کے مرنے پر ایک نقارہ خاص منارے پر دھرا جائے گا اور ہر جمعرات کو نوبت بجے گی اور سالانہ عرس بھی دھوم دھام سے ہوا کرے گا حالانکہ دنیا میں کسی نبی کا عرس نہیں ہوتا۔

ناخلف منافق مرزائی

بعض مرزائی اپنے بھائی مرزائیوں کی جڑ کاٹ رہے ہیں تاکہ ان کی خود غرضی خوب پھلے پھولے۔ ایک بگلا بھگت مرزائی جب دیکھتا ہے کہ قادیان میں دوسرے مرزائی بروزی کی دکان پر بیٹھے مزے اڑا رہے ہیں تو اس کے منہ میں پانی بھر آتا ہے اور دل میں کہتا ہے کہ میں حضرت اقدس (قادیانی) کی منادی کا ڈھول گلے میں ڈال کر جا بجا پیٹتا پھرتا ہوں اور ساتھ ہی مارے فاقوں کے اپنا پیٹ پیٹتا اور رقیبوں کی جان کو روتا اور حضرت اقدس کی قدر دانی اور مرتبہ سنجی کا ماتم کرتا ہوں۔

افسوس ہے کہ اس روسیاہ بدقسمت کو دین کھوکر بھی دنیا نہ ملی۔ ہمارے خیال میں اگر عیسائی ہو جاتا تو بہت مزے میں رہتا۔ اصطباغ پاکر عیسائیوں کا اولش بیف اور نان پلاؤ اور برانڈی تو کبھی کبھی مل جایا کرتی۔ میں ایسا اور میں ویسا۔ مجھ میں وہ ملکہ اور تبحر اور علوم وفنون میں وہ لیاقت اور مہارت وطلاقت ہے کہ قادیان کے مرزائیوں کو پانچ پانچ برس پڑھاؤں۔ علی ہذا، یہ مردود اڈیٹر الحکم کی اکثر مذمت کرتا ہے کہ اس کی حیثیت اور بساط ہی کیا ہے۔ الحکم میری اڈیٹری میں نکلے تو دکھا دوں کہ بروزی مضامین ایسے ہوتے ہیں۔،

حالانکہ یہ پرانے خیال کا ہے۔ اردو کی دو سطریں بھی صحیح نہیں لکھ سکتا۔ اڈیٹر الحکم کے قلم کی جولانیوں کے کیا کہنے ہیں، یہ اس کے سامنے بطیّ السیر ہے۔ جیسے ریلوے ٹرین کے مقابلہ میں کمہار کا لنگڑا گدھا۔ وہ کہتا ہے کہ فاضل امروہی دیکھ بھال کر سوچ ساچ کر کچھ گھڑ لیتے ہیں، مگر طلیق اللسان اور فصیح البیان ہونا تو کجا تقریر بھی صاف نہیں۔ جا بجا یوں الجھتے ہیں جیسے کٹی ہوئی کسی اناڑی کی گڈی۔ علی ہذا، البدر کا اڈیٹر بھی واجبی ہی لیاقت رکھتا ہے۔ ہاں حکیم الامت کچھ چیز ہیں مگر تقریر میں وہ بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھٹنیوں چلتے ہیں۔

وہ کہتا ہے کہ اڈیٹر الحکم طامع بہت ہے، دق کرتا ہے، سال بھر میں دو دفعہ خریداروں سے قیمت وصول کرتا ہے۔ الحکم کی اشاعت تو زیادہ ہے مگر کم بتاتا ہے، اور یہاں کے احمدیوں نے اسی وجہ سے الحکم کی خریداری بند کر دی اور البدر منگانا شروع کر دیا۔ اس کی قیمت بھی کم۔ الحکم کا اڈیٹر تو گھاؤ گھپ .. ہے بے حساب الّم غلّم کھاتا ہے اور پیٹ نہیں بھرتا۔، ہماری رائے میں تو ایسا بدخواہ اور حاسد ناک کان کاٹ کر مرزائی مشن سے نکال دینے اور گدھے پر سوار کر کے جلاوطن کر دینے یا پھانسی دینے کے لائق ہے۔

مرزائیو! کرشن جی کو ڈنڈوت کرو

ہے آدمی بجائے خود اک محشر خیال
ہم انجمن سمجھتے ہیں خلوت ہی کیوں نہ ہو

سیالکوٹ والے لیکچر نے قادیانی مرزا جی کی کایا پلٹ دی۔ نہ اب آسمانی باپ کے لیپالک رہے، نہ امام الزمان رہے۔ نہ بروزی رہے۔ اب تو گھڑے گھڑائے اور چھلے چھلائے کرشن جی کی مورتی بن گئے۔ یا یوں کہو کہ آپ کی ذات طلم سمات میں متضاد کمپونڈ مسالا جمع ہو گیا ہے۔ مگر اس معجون مرکب میں ابھی چند اجزاء کی کسر ہے۔ کیا معنی کہ نہ تو آپ ابھی آریا کے دیانند جی مہاراج بنے، نہ بودھوں کے گوتم شنکراچارج۔ نہ آتش پرستوں کے زرتشت، نہ سکھوں کے گرونانک۔ نہ لعل بیگیوں کے لعل گرو۔

مناسب تھا کہ سب سے پہلے اپنا ورثہ سنبھالتے کیونکہ آپ بیگیوں کے بیگ ہیں۔ اور آپ کے بڑے بھائی امام الدین لعل بیگیوں کے سرپرست بن بھی چکے ہیں۔ مگر آپ ایسے ناخلف ہیں کہ ان کی گدی پر اب تک لات مار رہے ہیں۔ تاہم گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ رفتہ رفتہ جب آپ سب کچھ ہو جائیں گے تب لعل گرو بنیں گے۔ کیا معنی کہ فضلہ سب کے بعد ہوتا ہے۔ ابھی دو ایک کنج باقی ہیں۔ کھنکھنا کر قبض کھلے گا تو بالکل صفائی ہو جائے گی۔ سردست تو باؤ گولے اڈ رہے ہیں۔ ابراز ہو کر تمام مذاہب کے گرو گھنٹالوں میں بروز کر جائیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سری کرشن جی میں اس لئے آپ نے دہارن کیا ہے کہ مرزائینوں کا پردہ اٹھا دینے کا جنزل آرڈر جاری کر چکے ہیں۔ پس آپ گوپیوں میں کنہیا جی بن کر بیٹھیں گے اور ایک ہی وقت میں سب کے پرالب میں فوراً پراپت ہوں گے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لیپا لک نے جو اس عرصہ میں شرارتیں کیں یعنی نہ صرف آسمانی بھیڑوں کو بلکہ آسمانی برّے عیسی مسیح کو سبّ وشتم کی ایک ہی لاٹھی ہانکا تو آسمانی باپ نے زنّاٹے دار چپت رسید کیا کہ مردود بدذات شریر پاجی میں نے تو تجھے اس لئے بھیجا تھا کہ چرواہا بن کر بھیڑیوں کی چوکسی کرے، اس لئے نہ بھیجا تھا کہ بھیڑیا بن کر سب کو پھاڑے۔ بس لیپا لک ایک ہی تھپڑ کھا کر سیدھا ہو گیا اور آئندہ کو کان پکڑے اور کرشن جی کی گئو یا نادیا بیل بن گیا۔

کیوں صاحب جب آپ امام الزمان ہیں تو آریا کیوں برے ہیں اور آپ دیانند جی کے اوتار کیوں نہیں بنے حالانکہ ان کا آپ سے رشتہ بخوبی ملا ہوا ہے۔ کیا معنی کہ لاز آف نیچر کے وہ بھی قائل اور آپ بھی۔ مادے کے قدیم ہونے کے وہ بھی معتقد اور آپ بھی۔ مگر چونکہ وہ نبوت و رسالت کو نہیں مانتے اور دیانند سرستی کو ایک معزز انسان کے رتبے سے زیادہ رتبہ نہیں دیتے اور خود بدولت ٹھہرے نبی۔ بس آپ سے ان کا ستارہ نہ ملا۔ اب آپ نے دیکھا ہندوستان میں بت پرست ہنود ۲۲ کروڑ ہیں جن میں آریاؤں کی تعداد لاکھوں سے زیادہ نہیں۔ اور بت پرستوں سے بڑھ کر کوئی قوم احمق اور سادہ لوح نہیں۔ لہذا کیا عجب ہے کہ ہنود آپ کی جانب رجوع لائیں۔ مگر یہ بھی مشتے بعد از جنگ یاد آید کا مضمون ہے۔ وید اور شاستر کے اصول یوگ وغیرہ کی جو آپ نے مذمت کی ہے تو یہ تمام ہنود پر یکساں ناگوار ہے کیونکہ ہنود خواہ بت پرست ہوں خواہ آریا، وید کو یکساں پوتر (مقدس) مانتے ہیں اور خود سری کرشن بھی مانتے تھے۔ پس ہنود کہہ سکتے ہیں کہ یہ کیسا کرشن ہے جو وید کا انکار کر کے گویا آپ اپنی جڑ کاٹتا ہے۔ انجام یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح عیسائیوں نے پتلون سے دہار ماری اسی طرح ہنود دھوتی سے چھللی کی ٹلّی منہ پر ماردیں اور پھر بول بالا تو کیا ہوگا سر نیچا ہو جائے گا۔

پھر ہنود کنہیا جی کو انسان نہیں مانتے بلکہ کرشن یعنی خدا مانتے ہیں۔ پس جیسے اہل الرائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا عندیہ تھا کہ آپ بہت جلد خدائی کا دعوی کریں گے، سیالکوٹ میں پورا ہو گیا۔

اب وقت آ پہنچا ہے کہ بجائے اس کے کہ قادیان میں منارۃ المسیح کھڑا کیا جائے مناسب ہے کہ مندر بنایا جائے جس میں بالفعل کرشن جی کی مورتی رکھی جائے اور جب قادیانی کرشن ارتھی پر لدے، اور اس کی مورتی استھاپن کی جائے۔

اس عیاری اور دنیا طلبی کو دیکھئے کہ دنیا میں جس قدر باعظمت لوگ گذرے ہیں ان سب کا جوہر اور ست آسمانی باپ کے بھبکے میں کھینچ کر آپ کے وجود وجود بے بہبود میں آ گیا ہے۔ پہلے ایک قوم کے نبی یا اوتار کا دامن پکڑا جب وہاں سے جھٹکا ملا تو دوسرے کا دامن جا پکڑا۔ علی ہذا۔ کسی نے نام کا کتا تک نہ پالا، اور سب طرف سے سگ دنیا پر ووت ووت ہی رہی۔ حضرت بیدل مرحوم نے مندرجہ ذیل شعر غایت مجبوری و ہمدردی اور انکسار کی حالت میں لکھا تھا مگر مرزا جی کی واقعی حالت کے مطابق ہے

نہ بدامنے ز حیا رسد نہ بدست گاہ دعا رسد
چو رسد بہ نسبت پا رسد کف دست آبلہ دار ما

یعنی میرے ہاتھ میں پائے آبلہ دار کی نسبت ہے، نہ تو کسی کے دامن تک پہونچتا ہے کیونکہ سب لوگ حیا اور عار کرتے ہیں، دامن تک نہیں چھونے دیتے، نہ دعا کیلئے ہاتھ اٹھتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح آبلہ دار پاؤں ایک جگہ سے دوسری جگہ نہیں پہنچتا یہی حالت میرے ہاتھ کی ہے گویا وہ ہاتھ نہیں رہا بلکہ پائے آبلہ دار بن گیا ہے۔

طرح طرح کے رنگ بدلنے سے اس عیار کے دو مطلوب ہیں۔ ایک تو شہرت دوم الو کے پٹھوں کا امتحان کہ پنجرے سے نکلتے ہیں یا نہیں اور حافظ شیراز کا یہ شعر پڑھ کر اور یا بدوح کی ہانک لگا کر پھر ہو جاتے ہیں یا نہیں

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے لعبتان دیر دارد پیر ما

مگر مرزا جی کا عندیہ پورا ہوتا جاتا ہے اور جتنے روپ اور سوانگ بدلے جاتے ہیں تمام چیلے جان اور ایمان سے اس ٹھیٹر کے نظارے کے بڑے بھاری فدائی تماشائی نظر آتے ہیں اور ہر مرید یہ شعر پڑھتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صنم تصوّب عند روية خدها
آراء من عکفوا علی النیران

یعنی میرا معشوق ایسا صنم ہے کہ جب اس کا بھبوکا رخسار دیکھا ہے تو آتش پرستوں کی عقلیں صواب پر معلوم ہوتی ہیں یعنی اون کا آتش پرست ہو جانا بجا ہے کیونکہ آگ میں اس صنم کے رخسارہ کی جھلک ہے۔

ہم کو گنیش جی کے روٹ میں حصہ لگانے والوں اور زندہ پیر کے چڑھاوے کا ملیدہ چکھنے والوں کا تو خیال نہیں جو دین بدنیا فروش ہیں البتہ مولوی نورالدین سے ہمدردی ہے جو کسی زمانے میں اہل حدیث تھے اگر وہ اب بھی بروزی کے ہتھکنڈوں سے عبرت حاصل نہ کریں تو سخت افسوس ہے کیا کانشنس قوت ممیّزہ بالکل ہی مسخ ہوگئی کیا قرآن و حدیث کو بالکل ہی جواب دے دیا تقلید شخصی تو بددینی تھی مگر ایک رنگ برنگ کے روپ بدلنے والے کی تقلید بلکہ غلامی اور عبدیت عین دین وایمان ہے۔ انا للہ

اب رہی تاویل۔ یہ ہر مذہب والا کرسکتا ہے اور زبردست دلیل پیش کرسکتا ہے۔ وہم پرست اور بت پرست قومیں بھی فلسفہ رکھتی ہیں مگر واقعیت اور ہی چیز ہے۔

پائے استدلالیاں چوبیں بود
پائے چوبیں سخت بے تمکیں بود

نہ صرف بروزی صاحب بلکہ یقیناً حکیم صاحب بھی آیت قرآنی سے وہی دلیل پیش کریں گے جو کانگریس والوں نے اس وقت پیش کی تھی جب سرسید احمد نے مسلمانوں کو اس میں شامل ہونے سے روکا تھا کہ بت پرستوں کا ساتھ نہ دو۔ وہ آیت ہے

منهم من قصصنا علیك و منهم من لم نقصص

(اے محمد ﷺ ہم نے بعض انبیاء کے قصے تجھ پر بیان کئے اور بعض کے قصے بیان نہیں کئے)

اس پر کانگریس والے کہتے ہیں کہ ہمارے جو اوتار رام چندر جی اور کرشن جی گذرے ہیں کیا عجب ہے وہ بھی نبی ہوں۔ ظاہر ہے کہ آیت بالا میں گزشتہ انبیاء مراد ہیں کیونکہ نبوت آنحضرت ﷺ پر ختم ہو چکی اور اگر ختم نہیں ہوئی تو کیا وجہ ہے کہ قرآن کی اس آیت پر تو ایمان اور آیت و لکن رسو ل اللہ و خا تم النبیین کا انکار۔ اب رہی ختم نبوت کی لایعنی تاویلیں ہم بارہا ان کی چتھاڑ کر چکے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و ان من امّۃ الا خلا فیھا نذیر

مرزا قادیانی اور مرزائی بروزی نبوت کے ثبوت میں مندرجہ عنوان آیت پیش کیا کرتے ہیں یعنی کوئی امت ایسی نہیں جس یں کوئی ڈرانے والا (نبی) نہ گذرا ہو۔

اول تو خلا کا صیغہ ماضی کا ہے مطلب یہ ہوا کہ دنیا میں جس قدر امتیں گذری ہیں ان میں ضرور کوئی نہ کوئی گذرا ہے یخلو فیھا نذیر نہیں فرمایا گیا جس کے یہ معنی ہوتے کہ جس قدر امتیں قیامت تک گذریں گی ان میں کوئی نہ کوئی ڈرانے والا ضرور آئے گا کیونکہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت ختم ہو چکی ورنہ آنحضرت ﷺ اور نیز امت محمدیہ کے لئے کوئی شرف و امتیاز باقی نہ رہے گا اور نہ دین کی تکمیل پوتی ہوگی حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی اور ظاہر ہے کہ دوسرا نبی اسی وقت مبعوث ہوتا ہے جب دین میں نقص ہوتا ہے پھر امت سے مراد مختلف امتیں ہیں اگر مرزا جی کا مطلب مان لیا جائے تو ہر امت کے لئے ایک ایک نیا نبی مبعوث ہونا چاہیے موجودہ زمانہ ہی میں بتایئے کہ نصاریٰ کا نیا نبی کون ہے یہود کا کون ہے ہنود کا کون ہے علیٰ ہذا سینکڑوں امتیں اور مذاہب ہیں سب کے لئے مرزا قادیانی کو اپنی طرح ایک ایک نبی تراشنا پڑے گا پھر خوبی یہ ہے کہ مرزا جی تمام مسلمانوں کو بلکہ اپنے کو امت محمدیہ میں سے بتاتے ہیں تو بتاؤ جداگانہ امت کہاں ہوئی جس کیلئے نئے نبی کی ضرورت ہوتی۔ خود غلط، املا غلط، انشاء غلط۔

ہاں یہ صحیح ہے کہ اس وقت بعض امتوں میں نئے نبی اور عیسی اور مہدی موجود ہیں۔ مثلاً لندن میں مسٹر پگٹ فرانس میں ڈاکٹر ڈوئی سومالی لینڈ میں ملا عبداللہ۔ مرزا جی ان تینوں کو کیوں نہیں مانتے۔ غالباً آپ کا یہ مطلب ہے کہ صرف امت محمدیہ میں دس بیس برس کے بعد ایک نبی پیدا ہوتا رہے گا نہ کہ کسی دوسری امت میں حالانکہ آیت مذکور اس معنی کا انکار کرتی ہے۔

اپنے نبی بننے کو تو یہ آیت پیش کی جاتی ہے مگر دوسرے بزرگوں اوتاروں یا مصلحوں کو نہیں مانا جاتا۔ دیانند سرستی کیوں نبی نہیں مانتے ہاں عدالت کے تھپڑ کھا کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب صرف سی کرشن جی نبی مانے گئے ایک ایک تھپڑ لگتا جائے گا اور لیپا لک ہر امت کے لئے انبیاء کو مانتا چلا جائے گا بلکہ ہر امت کیلئے نبی پیدا کرتا چلا جائے گا۔

پھر عیسی مسیح مر گئے تمام انبیاء اور اوتار مر گئے لیپا لک کو اون سے کیا سروکار رہا رونا تو یہی ہے کہ لوگ مردہ انبیاء کو زندہ لیپا لک کے ہوتے نبی مان رہے ہیں لیکن سری کرشن زندہ نبی ہیں جن کو لیپا لک نے مانا ہے اور جن پر اولاً لاہور اور پھر سیالکوٹ میں ایمان لایا ہے اور چیلوں چاپڑوں نے یہ شعر وجد میں آکر غنغنایا ہے

دوش از مسجد سوئے بت خانہ آمد پیر ما
چیست یاران طریقت بعد ازیں تدبیر ما

ہم بھی کہتے ہیں جیسے موجودہ زمانہ میں لندنی مسیح اور فرانسیسی مسیح ہیں ایسے ہی نبی خود بدولت ہیں، مگر مزہ تو جب ہے کہ جس طرح آپ نے سری کرشن کی مورتی کو سجدہ کیا اسی طرح لندن اور پیرس کے گرجا میں جا کر مسٹر پگٹ اور ڈوئی کے آگے بھی سر جھکائیں اور گھٹنا ٹیکیں جو آپکے رقیب عیسی مسیح کے بندے ہیں اور پھر یہ شعر صادق آئے

اس نقش پا کے سجدہ نے کیا کیا ذلیل
میں کوچہ رقیب میں بھی سر کے بل گیا

کیوں جناب ہر امت میں ایک نبی گذرا ہے مگر آپ کے عندیہ کے موافق مذہب اسلام میں کوئی نبی نہیں گذرا جبھی تو آپ کے مبعوث ہونے کی ضرورت ہوئی اور اگر واقعی کوئی نبی گذرا ہے تو آپ کی نبوت کی ضرورت نہ رہی کیونکہ مسلمان کوئی امت نہیں آیت سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہر امت کے لئے ایک نبی ہے مگر آپ کا دعوی یہ بتاتا ہے کہ ہر امت کے لئے بہت سے نبی ہوں گے تمام اولیاء کو آپ انبیاء بتاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قیامت تک انبیاء آتے رہیں گے مگر آپ کی بعثت کے موجودہ زمانہ میں آپ کے سوا نہ تو کوئی ولی ہے نہ آئندہ کوئی ہو کیونکہ آسمانی باپ نے آپ کو خاتم الخلفاء بنا دیا ہے۔ ناظرین خیال فرمائیں کہ بات بات میں تخالف اور ہر دعوی میں تناقض ہے۔

قیامت تک جو انبیاء آپ کے دعوی کے موافق آئیں گے تو آخر اون کی کوئی شناخت بھی ہونی چاہیے۔ اگر یہی شناخت ہے جیسی حضور کی تو سخن فہمی آسمانی پدر معلوم شد۔ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر کوئی شناخت نہیں تو تمام راہب اور تمام قسیس اور تمام مہنت اور تمام گرو اور تمام اسلامی مشائخ جن کے لاکھ لاکھ مرید ہیں انبیاء ہیں کیونکہ آپ انبیاء کی کوئی شناخت بتا نہیں سکتے۔ اور جب کہ آیت مندرجہ عنوان پر آپ کا ایمان ہے تو جو انبیاء آپ کے عقیدے کے موافق اس آیت کے مصداق ہیں تو ان پر آپ کا ایمان کیوں نہ ہو۔

پھر جس طرح مرزائی آپ کو نبی مانتے ہیں تمام مذاہب والے اپنے اپنے پیشواؤں کو کیوں نبی نہ مانیں پھر آپ پر کوئی کیوں ایمان لائے۔ لیجئے امام الزمانی خردجال کی سینگ بن گئی اور آپ نے اپنے ساتھ بہت سے نبی پیدا کر لئے۔ مبارک۔

پھر آپ کا نذیر (ڈرانے والا) ہونا تو دنیا ہی تک ہے کہ فلاں مارا جائیگا، فلاں دھرا جائے گا اور میں طاعونی نبی ہوں طاعون میرا خالو اور ماموں ہے آخرت اور قیامت سے کچھ علاقہ نہیں۔ نہ آپ نے اپنے لیکچروں میں کبھی بہشت اور دوزخ کا ذکر کیا۔ بہشت آپ پر ایمان لانا اور دوزخ آپ سے منحرف یا منکر ہونا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ نیچر پر ایمان رکھتے ہیں اور نیچر کی رو سے احیاء اموات محال ہے پھر آپ حشر اجساد اور قیامت اور بہشت اور دوزخ کی راگ مالا کیوں جپنے لگے آپ کے لئے جو کچھ ہے دنیا ہی میں ہے پس آیت و ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر صرف آپ کے نبی بننے کے لئے ہے نہ کہ اس پر عامل ہونے کیلئے۔ پھر آپ کا یہ انذار اور تبذیر کتنا بودا تھا کہ عدالت کی ایک ہی ڈانٹ میں آسمانی باپ کے ٹیوے میں جا گھسا۔ یعنی جہاں سے نکلا تھا اولٹا سیدھا وہیں چلا گیا۔ ہات تیرے کذاب کے منہ میں زقوم کے لڈو۔ آپ کا کام صرف موت سے ڈرانا ہے اور جو سادہ لوح ڈرپوک (مرزائی) دھونس میں آئے وہ طاعون سے مرے اور جو دھمکی میں نہ آئے مثلاً آسمانی منکوحہ کا شوہر یعنی آپ کا رقیب اور مثلاً آتھم اس کا بال بھی ٹیڑھا نہ ہوا پھر آپ کے نذیر ہونے نے کیا تیرا مارا۔ خوب یاد رکھو دنیوی موت انسان کے حق میں سزا نہیں بلکہ حقیقی سزا وہ ہے جو بعد موت ملے گی جس سے آپ غافل ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی نبی ہو کر کرشن کی پرستش

مرزا جی اپنے دعووں میں خوب خوب رنگ و روپ بدل رہے ہیں۔ اول اول تو آپ اسلامی ولی رہے۔ پھر اسلامی مجدد بن گئے۔ پھر مالیخو لیا کا تھرمامیٹر بڑھا تو مثیل المسیح اور بروزی نبی بنے۔ پھر امام الزمان ہو گئے۔ مگر چونکہ لفظ زمان میں تمام اقوام وملل داخل ہیں لہذا اب کل مذاہب کے اوتار بننے کا ڈھنگ ڈالا اور باوصف اسلامی نبی ہونے کے کفار کے اوتار بھی بن گئے اور کفر و اسلام کو یوں گڈ مڈ کر دیا۔ تمام انبیاء کا مذہب صرف اسلام ہے اور وہ مبعوث اس لئے ہوئے ہیں کہ دنیا سے بت پرستی اور کفر کو مٹائیں اور توحید کا جھنڈا گاڑیں اور یہ اس وقت تک ممکن نہ تھا جب تک بتوں کو ریزہ ریزہ نہ کیا جائے اور بت پرستوں اور انکے راہبوں شماسیوں اور آتش پرستوں پر نفرت اور لعنت کا دار البوار جہنم نہ کھولا جائے اور ان کے ناپاک افعال و کردار یعنی بت پرستی اور شرک کی برائیوں سے دنیا کو متنبہ نہ کیا جائے۔ اور انبیاء اس لئے مبعوث ہوئے تھے۔ پس انہوں نے اپنا فرض ادا کیا اور بت پرستی اور کفر کی جڑ کھود کر پھینک دی۔ کسی نبی نے یہ کہہ کر کہ میں نبی اور امام الزمان ہوں، بت پرستوں کے اوتاروں کو نہیں مانا کیونکہ یہ تو بعینہ بت پرستی کا مان لینا تھا۔ وجہ یہ ہے کہ وہ ہمہ تن صدق تھے دنیا پر لات مارتے تھے مداہنت ان کی شان کے خلاف تھی مذہب اسلام اور سنت رسول اللہ میں تو نہ صرف بت پرستوں سے بلکہ بدعتیوں سے بھی میل جول کی ممانعت ہے۔ لیکن مرزا جی عجیب اسلامی ہیں کہ جب تک مشرکوں اور بت پرستوں کے اوتاروں کو نہ مانیں اور ان کی مورتیوں کے سامنے سر نہ جھکائیں، اپنا فرض تبلیغ وفرض نبوت ادا نہیں کر سکتے۔ یہ دنیا کے منصب و جاہ کی چوکھٹ پر سجدہ نہیں تو کیا ہے۔ انبیاء کو کفار نے کیسے کیسے لالچ نہیں دیئے کہ سلطنت اور مال و دولت کے تمہیں مالک بنو، مگر ہم سے بت پرستی نہ چھڑواؤ۔ مگر العظمة لله کہ انبیاء کرام نے مردار دنیا اور اسکے جاہ ونعم کو آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا ہو۔

انبیاء کرام نے بے شک انبیاء کرام کی وقعت کی ہے اور ہمارے نبی امی فداہ ابی وامی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے تو انبیاء کرام کا اعزاز از حد ملحوظ رکھا ہے مگر جس طرح تمام انبیاء نے بت پرستوں کی ملامت کی ہے آنحضرت ﷺ نے بھی لات وعزے اور ہبل وغیرہ اصنام عرب اور ان کے راہبوں اور پجاریوں اور عبدۃ الاصنام کی وہ توہین اور بے وقعتی کی ہے کہ ان صداؤں سے دنیا گونج اٹھی ہے۔ کون نہیں جانتا کہ سری کرشن بت پرست تھے اور ان کے اصول وہی ہیں جو بت پرستوں کے ہیں، اسلامی اصول سے ان کو کوئی علاقہ نہیں۔ مگر مرزا جی نے جو بت پرستوں کے سردار کو مانا ہے، تو محض دنیوی طمع سے۔ انہوں نے اپنی کامیابی کیلئے حتی الوسع پاپڑ بیلے، مگر جب کسی طرح عقدہ کشائی نہ ہوئی تو اب رنگ میں اور ہی بھنگ ملائی۔ مسلمان تو ہر طرح کے بھوکے اور لنگوٹیا، ہیں۔ مال و دولت میں ہنود سے ہر طرح گرے ہوئے ہیں۔ ان سے خاطر خواہ موہن بھوگ کی تمنا فضول۔ پس جو کچھ جتن کئے اب ان پر پچھتانا پڑا، لہذا کفر کی پناہ میں آنا ضروری تھا

دولت بغلط ہنود از سعی پشیماں شو
کافر نتوانی شد ناچار مسلمان شو

پھر سری کرشن اور رام چندر جی نے کونسی کتاب میں اپنے کو نبی یا اوتار کہا ہے اور وید میں نبیوں کا آنا کہاں لکھا ہے؟ کیا آریہ ہنود نہیں؟ وہ رام چندر جی اور کرشن جی کو کیوں نبی نہیں مانتے۔ صرف آپ پر یہ الہام ہوا کہ ہنود کے تمام رشی اور منی نبی تھے۔ مدعی سست گواہ چست۔

نبی بننا خالہ جی کا گھر نہیں

قرآن مجید تیرہ سو برس سے دنیا میں موجود ہے اور نہ صرف دنیا کے ۳۰ کروڑ مسلمانوں میں بلکہ ہر طبقہ ملت میں پھیلا ہوا ہے اور اکثر مخالفین بھی از روئے انصاف اقرار کرتے ہیں کہ یہ خدا تعالی کا کلام ہے اور محمد ﷺ پر اترا ہے اور دوسرا شخص اس کا مورد نہیں ہوسکتا کیونکہ کلام مجید نجماً نجماً ان معاملات اور واقعات کے موافق نازل ہوتا رہا ہے جو آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں واقع ہوئے ہیں۔ اب قرآن مجید تو وہی ہے جو بین دفتی المصاحف ہے اور قیامت تک بین الامم متداول رہے گا مگر نہ وہ زمانہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے نہ وہ واقعات ہیں۔ ہاں مرزا جی کے خوارق سے کچھ بعید نہیں کہ جس طرح آپ بروزی (تناسخی) بنے ہیں اسی طرح آنحضرت ﷺ کے زمانے کو بھی موجودہ زمانے کا بروزی مانتے ہوں یعنی وہ زمانہ بھی عود کر کے موجودہ زمانے میں حلول اور بروز کر گیا ہو۔ آپ خرق نیچر کے تو قائل نہیں مگر بروز اور حلول کے قائل ہیں جیسے آریا کہ معجزات کو تو ان نیچرل un-natural بتاتے ہیں مگر زندگی میں نہیں بلکہ مرنے کے بعد جب انسان خاک یا راکھ ہو جاتا ہے تو گدھا اور کتا اور سور بن سکتا ہے۔ یہی عقیدہ مرزا جی کا ہے دنیا میں بہت سے جھوٹے نبی اور دجال آئے مگر یہ کسی سے نہ ہو سکا کہ آیات کلام مجید کا نزول اپنے حق میں بتاتا اور دجالوں پر کیا حصر ہے ہر شخص دعوی کر سکتا ہے کہ فلاں آیات میرے حق میں ہیں لیکن ایسا شخص پاگل خانے میں بھیجے جانے کا مستحق ہوگا۔

معلوم نہیں آپ اپنے کو محمد ﷺ کا امتی کیوں بتاتے ہیں جب قرآن کی آیتیں آپ پر نازل ہوئی ہیں اور محض خیال میں وہ واقعات اور ان کا وقوع مسترد ہو کر آپ کے زمانہ میں حلول کر آیا ہو تو آپ جدا گانہ مستقل نبی آنحضرت ﷺ کے ہم سر اور رقیب ٹھہرے نہ کہ امتی۔ اور واقعی ہے بھی اسی طرح۔ کیونکہ عیسی مسیح کے تو آپ رقیب اور حریف ہیں ہی پھر تمام انبیاء کے کیوں حریف اور رقیب نہ ہوں۔ ہندوستان میں تو زیادہ تر مسلمان اور عیسائی ہی ہیں یہودی وغیرہ دیگر امتیں کم ہیں پس آپ نہ حضرت موسیٰؑ کے رقیب ہیں نہ عزیرؑ کے اور چونکہ مسلمانوں اور عیسائیوں بلکہ اہل مذاہب سے کئی حصہ زیادہ ہنود ہیں پس اب آپ کرشن جی کے بروزی بن کر ان کے حریف بنے ہیں یعنی جس طرح محمد ﷺ کے بروزی بن کر مذہب اسلام کی جڑ کاٹ رہے ہیں اسی طرح اب ہندو مذہب کی جڑ کاٹیں گے۔ ابھی تو ہنود کا سر سہلایا ہے، پوچا پھیرا ہے ذرا دیکھتے جایئے رفتہ رفتہ کیا ہوتا ہے۔ مسیح بننے پر کوئی عیسائی ایمان نہ لایا تو عیسی مسیح کو مغلظات سنائیں اب کرشن بننے پر کوئی ہندو آپ کے سامنے ڈنڈوت نہ کرے گا تو یہی گالیاں کرشن جی کے پرابت میں لکھی ہیں۔ انشاء اللہ

ایک کھلی بات ہے کہ جو شخص خود نبی بنا ہو، اس نے اپنا نیا مذہب تراشا ہے تو دوسرے انبیاء کرام اور اوتاروں کو کیوں مانے گا بلکہ صفحہ ہستی سے سب کا نام تک مٹانا چاہے گا مگر یاد رہے کہ چند روز میں خود بدولت ہی مٹ جائیں گے اور یہ زمانہ سازی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دنیا طلبی بہت جلد زمین میں دفن کر دے گی ۔ کیا وجہ ہے کہ قرآن کی بعض آیتیں آپ پر نازل ہوئیں اور بعض واقعات بھی عود کرآئے تمام قرآن کیوں نازل نہ ہوا نہ آنحضرت ﷺ کے تمام واقعات لوٹ کر آئے ۔ انہی میں جنگ بدر، جنگ حنین ، جنگ تبوک، جنگ خندق بھی ہیں اور سب میں خدا تعالی نے آنحضرت ﷺ کو فتح دی ۔ آپ بروزی محمد بن کر جہاد کے نام سے بھی تھر تھر کانپتے ہیں ۔ گھر سے باہر نکل کر چوہیا تک نہیں ماری، بلکہ جہاد کو منسوخ کر دیا ۔ ہت تیرے جھوٹے برازی کے منہ میں دجال کا براز ۔ اور پلید کے منہ میں خر دجال کی لید ۔ آپ براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۶۱ میں جدا جدا آیتوں ففھمنا ھا سلیما ن ، اور فا تخذوا من مقا م ابرا ھیم مصلی ، کو ایک جگہ گڈ مڈ کر کے اپنے لئے الہام بناتے ہیں اور یہ معنی گھڑتے ہیں کہ وہ نشانی سلیمان کو سمجھائی یعنی اس عاجز (مرزا) کو ۔ پس تم ابراہیم کے نقش قدم پر چلو یعنی (میرے) ۔ پہلی آیت میں اپنے کو سلیمان اور دوسری آیت میں ابراہیم بنایا ۔ یعنی خدا تعالی نے ساری خلقت کو میری اتباع کا حکم دیا ۔، یہ منہ اور باسی ساگ ۔ یہ لیپا لک کے بھاگ اور آسمانی باپ کا یہ بے وقت راگ ۔ بایں ہمہ دعوی علم و فضل اتنا بھی سلیقہ نہ ہوا کہ اپنا مطلب دوسرے الفاظ میں گھڑ لیتا آیات قرآن مجید ہی کو مسخ کرنے چلا ۔ آخر مردود دجال کیوں کر بنتا ۔ اب مجدد السنہ مشرقیہ کی جانب رجوع کرتا اور اس کی تجدید پر ایمان لاتا تو ایسے اچھوتے الہام القاء ہو جاتے کہ آسمانی باپ کے فرشتوں کو خواب میں بھی نہ سوجھتے ۔

جناب باری نے کلام مجید میں ہر نبی کا ذکر صراحۃً کیا ہے نہ کہ اشارۃً اور مجملاً ۔ اور خدا تعالی کو اشارے اور تعمیہ سے کام لینے کی کیا ضرورت ہے ۔ کہ نام تو کسی کا اور اس سے مراد ہو کوئی اور کیا الہام اور اجمال اور اشارے اور کنائے اور تعمیہ سے ہدایت تامہ ہو سکتی ہے ہرگز نہیں ۔ ہماری طرف رجوع لاتا تو ہم سیدھا اور صاف الہام یوں دم کر دیتے

فعلمنا المیرزا العلا ما ت و البر ھا ن فعمّروا المنارۃ فی قادیان من الایمان و ا لا یقا ن و ا لا ذ عا ن ۔

دیکھو تو سہی کیسا پھڑکتا مسجع الہام ہے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برائے نام تو آپ مسیح موعود یا بروزی محمد ہیں، مگر درحقیقت سلیمان بھی ہیں، ابراہیم بھی ہیں۔ اور اب شیو جی کی کرپا سے اس کلجگ میں دھارن کر کے سری کرشن بھی ہیں۔ رام چندر بھی ہیں، لچھمن بھی ہیں ہنومان بھی ہیں۔

مطلب یہ کہ دنیا میں جس قدر باعظمت اکابر گذرے ہیں سب آپ ہیں اور نیچر کے بھبکے میں سب کا عطر اور ست کھینچ کر تو ند شریف میں وارد ہو گیا ہے۔ ایسا بوالعجب صد رنگی دجال آج تک کوئی نہیں گذرا سب کے کان کاٹ ڈالے۔ مرزا قادیانی کیسے ہی جتن کریں ہم پھر بھی کہیں کہ وہ دجال اکبر ہرگز نہیں۔

مرزا کا گرگٹ کی طرح رنگ بدلنا

آپ جب ولی بنے تو خیال کیا کہ ولی تو بہت سے گذرے ہیں میں نے ہی کیا کمال کیا، پس ترقی کرنی چاہیے۔ جھٹ سے مثیل عیسی بنے۔ مگر اول تو مثل کے لئے مساوات ضروری نہیں۔ ادنی امور میں بھی مماثلت ممکن ہے۔ دوم آپ کے اس خیالی پلاؤ پر عیسائیوں نے منارے سے بھی کہیں زیادہ لمبے لٹھ بنائے۔ آپ کا مطلب تو یہ تھا کہ عیسائی میری آؤ بھگت کریں گے۔ بیف بسکٹ جیلی چائے قہوہ وغیرہ لے کر دوڑیں گے جیسے عشاء ربانی میں، مگر انہوں نے تو یہود سمجھ کر اٹھا رہواں فل بوٹ کھوپڑی شریف کی چندیا پر دور ہی سے جڑ دیا جس کی آواز گونج اٹھی کہ ٹھائیں۔

جب خر دجال کا بس عیسائیوں پر کچھ نہ چلا تو عیسی مسیح پر کنوتیاں دبا کر اور دم اٹھا کر دولتیوں کا ابراز شروع کر دیا کہ عیسی ایسا تھا اور ویسا تھا۔ تاہم بجائے مثیل مسیح ہونے کے عین مین اور ہو بہو مسیح موعود بن گئے۔ مگر مسیح ابن مریم نہیں بلکہ مسیح ابن آلنقوا۔ اب یہ مصیبت آپڑی کہ احادیث میں مہدی کے ساتھ اصحاب کہف کا آنا مشروط ہے۔ چنانچہ امام قرطبی نے فرمایا:

و روت فرقه ان النبی قا ل لیحجن عیسی بن مر یم و معه اصحا ب الکهف فا نهم لم یحجو بعد ذکره ابن عینیه ۔ و نحوه فی التوراة و الا نجیل فعلی ندا هم نیا م لم یمو توا و لا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یمو تو ن الی یو م القیا مۃ بل یمو تو ن قبل الساعۃ ۔(فتح ص ۳۹۲)۔ (ترجمہ۔ اور ایک بڑے گروہ نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ عیسی بن مریم ضرور حج کریں گے اور اصحاب کہف آپ کے ساتھ ہوں گے کیونکہ انہوں نے اب تک حج نہیں کیا اور ایسا ہی توریت وانجیل میں ہے اس صورت میں اصحاب کہف ابھی تک سوتے ہیں مرے نہیں اور نہ قیامت تک مریں گے بلکہ ساعت سے پہلے فوت ہوں گے)۔

علی ہذا، دار قطنی میں محمد بن علی سے روایت ہے :

ان المھدی یخر ج مع عیسی فیساعدہ علی قتل الد جا ل بباب لد ۔(ترجمہ: مہدی بالضرور عیسی کے ساتھ خروج کریں گے اور دجال کے قتل میں باب لدّ پر عیسی کی مدد کریں گے)

یہ ایسی مصیبت ہے کہ مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے سر سے ٹل نہیں سکتی ۔ حضرت عیسی مسیح کو تو جوں توں کر کے یہود بن کر مارا تھا، اب غضب یہ ہوا کہ اصحاب کہف بھی زندہ ہیں ۔ایک کو مارا تو چھ اور پیدا ہو گئے اور پھر مہدی بھی ۔سب سے زیادہ غضب الٰہی یہ ٹوٹ پڑا کہ یہ سب کے سب مردود دجال کو قتل کریں گے۔ پس مرزا جی کو اپنی موت نظر آ گئی، تو جھٹ سے بول اٹھے کہ مہدی بھی میں ہوں، یہ نہ کہا کہ دجال بھی میں ۔عیسی بھی آپ مگر دجال کوئی اور ۔ پھر مصالحہ معہ جملہ لوازم کہاں پورا ہوا۔

حدیث لا مھدی ا لا عیسی پر جو نہ صرف مجروح بلکہ موضوع ہے، آپ کا ایمان اور صحیح احادیث جو آپ کے مطلب کے خلاف ہیں ان کا بالکل انکار۔ چودھویں صدی میں عیسی بھی آبراجے اور مہدی بھی ۔اور طرفہ یہ کہ ایک ہی برزخ اور تشخص میں ۔اور انبیاء بھی قیامت تک لاکھوں کروڑوں آئیں گے مگر دجال ایک بھی نہ آئے گا۔

ابھی ابھی ہمارے دیکھتے سوڈان میں کتنے مہدی گزر رے ۔ کیا دلیل ہے کہ وہ تو جھوٹے تھے اور آپ سچے ہیں ۔آپ میں یہ طرہ لگا ہے کہ آپ مہدی بھی اور عیسی بھی ۔مگر ہم ان دونوں مادّوں کا جو خاص و عام من وجہٍ ہیں افتراق بھی دکھائے دیتے ہیں۔

سومالی لینڈ میں ملا عبداللہ مہدی ہے مگر مسیح نہیں ،اور لندن میں مسٹر پگٹ اور پیرس میں ڈاکٹر ڈوئی مسیح ہیں ،مگر مہدی نہیں۔اب فرمایئے لا مھدی ا لا عیسی والی حدیث کیوں کر صحیح ہوئی ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر عیسے اور مسیح کا ایک وجود میں جمع ہو کر آنا تو آپ (یعنی قادیانی) قرآن و حدیث سے ثابت کرتے ہیں مگر ان دونوں میں مہا راجہ کرشن جی کا دہارن کرنا کہاں سے ثابت کریں گے؟ کیا وید سے؟ اور ظاہر ہے کہ جب آپ کرشن جی کو نبی اور صاحب الہام اور وحی اور صاحب روح قدس مان چکے ہیں، تو ویدوں کو کیونکر وحی والہام نہ مانیں گے؟ اب آپ کو ثابت کرنا پڑے گا کہ کون سی وید میں کرشن جی کا نبی اور اوتار ہونا اور پھر دوبارہ ایک مسلمان (جیسا کہ آپ خود کو سمجھتے ہیں) کے سر میں دہارن کرنا لکھا ہے۔

یہ گدھا پن تو ملاحظہ فرمایئے کہ آج تک لفظ موعود کے معنی بھی معلوم نہیں۔ اگر موعود سے وہی مسیح مراد ہے جو پہلے گذر چکا ہے، تو یہ آپ کے دعوی کو مضر ہے کیونکہ وہ تو وفات پا گیا۔ اور اگر کوئی اور مراد ہے جس میں وہ صفات پائی جائیں تو اس کا نام مسیح کیوں ہوا۔ اگر اشتراک اسمی ہے تو ہزاروں مسیح اور مہدی دنیا میں موجود ہیں مثلاً محمد مہدی اور محمد مسیح یا ابوالمہدی اور ابوالمسیح۔ آپ میں سرخاب کی کون سی دم لگ گئی۔

علی ہذا، آپ اپنے کو آنحضرت ﷺ کا بروزی بتاتے ہیں اور جہاد سے ڈر کر یہ تاویل چھانٹتے ہیں کہ لفظ محمد میں جلال اور لفظ احمد میں جمال ہے، پس میں احمد ہوں۔ یعنی غلام احمد، محمد نہیں ہوں۔ پھر جب ایک صفت سلب ہوگئی تو آپ گنجے بروزی ٹھہرے۔

پھر جلال اور جمال کسی شخص کے نام سے متعلق ہے یا ذات سے؟ ذات سے تو مجموعہ صفات وتشخص کا نام ہے اور جب ایک مسلمہ صفت سلب ہوگئی تو ذات من حیث الذّات کہاں رہی؟ آپ کے یہ ڈھکوسلے مجدد السنہ مشرقیہ شوکت اللہ (احمد حسن شوکت) کے حضور ایک منٹ کے لئے بھی نہیں ٹھہر سکتے، نہ مضحکہ طفلان سے زیادہ ان کی وقعت ہوسکتی ہے۔

قادیانی اپنے عیوب انبیاء کے سر تھوپتا ہے

جب پیشین گوئیاں غلط ہو جاتی ہیں تو مرزا جی لاطائل تاویلوں سے پبلک کی آنکھوں میں خاک جھونکنا چاہتے ہیں اور غلط ہو جانے کو ہرگز تسلیم نہیں کرتے۔ آتھم اور آسمانی منکوحہ والی اور مقدمات میں فتح یابی کی جو پیشین گوئی کی، ناظرین کے اب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک نصب العین ہیں۔حالانکہ مرزا قادیانی اور مرزائی یہی کہے جاتے ہیں کہ مولوی کرم الدین کو شکست ہوئی اور ہم کو ہر طرح فتح ملی ہے۔اس دروغ گوئم بر روئے تو، کا کیا علاج۔سچ ہے: بے حیا باش و ہر چہ خواہی کن۔

پھر انکار بھی ہے اور اقرار بھی۔یعنی پیشین گوئیاں غلط بھی ہیں اور صحیح بھی۔ دروغ گورا حافظہ نباشد۔پھر یہ بھی کہے جاتے ہیں کہ میری پیشین گوئیاں غلط ہوگئیں تو کیا ہوا، انبیاء کی پیشین گوئیاں بھی غلط ہوگئی ہیں خود آنحضرتﷺ کی فلاں پیشین گوئی اور فلاں خواب یا کشف ومشاہدہ غلط ہوگیا۔اس کے یہ معنی ہوئے کہ میں ہی جھوٹا نہیں ہوں بلکہ انبیاء بھی معاذ اللہ جھوٹے تھے۔حالانکہ کسی نبی کی کوئی پیشین گوئی کبھی غلط نہیں ہوئی۔یہ انبیاء پر سراسر بہتان ہے۔

کسی نبی نے دوسرے نبی پر کذب وافتراء کا عیب نہیں لگایا کیونکہ یہ تو گویا اپنے اوپر عیب لگانا ہے، مگر مرزا جی کو اس کی کیا پرواہ۔انبیاء کرام پر تو عیب لگ نہیں سکتا، مرزا قادیانی ہی اپنے کو عیوب کا پتلا بنا رہا ہے۔اگر انبیاء کرام میں معاذ اللہ کچھ بھی عیب ہوتا تو خدا تعالی اپنی کتاب پاک میں ان کی نبوت صادقہ اور نوع انسان پر ان کی افضلیت کی ہرگز تصدیق نہ کرتا اور نہ ہم کو یہ تعلیم دیتا کہ لا نفرق بین احد من رسلہ۔اگر انبیاء میں کذب کا کچھ بھی شائبہ ہوتا تو تمام آسمانی کتابیں جو ان پر نازل ہوئیں اور تمام صحیفے اور تمام وحییں اور الہامات غلط اور جھوٹے ہو جاتے اور قیامت نازل ہو جاتی۔کوئی ہزار دفعہ سچ بولے اور ایک دفعہ جھوٹ، تو وہ جھوٹا ہی کہلائے گا۔تھوڑی سی نجاست بہت سے پانی کو ناپاک اور ایک گندہ مچھلی سارے تالاب کو گندہ کر دیتی ہے۔یہ تو اخبث الخبائث مرزا ہی کا جگر ہے کہ اپنے ساتھ تمام انبیاء کو کاذب بتاتا ہے۔بڑے بڑے جغادری کفار اور مشرکین کو بھی یہ کہنے کے سوا چارہ نہ ہوا کہ ما یکذب محمد قط یعنی محمدﷺ کبھی جھوٹ نہیں بولتے، مگر مرزا قادیانی نے کفار کے بھی کان کتر لئے۔لعنت۔

الزامی جواب ہمیشہ خصم کو دیا جاتا ہے خصوصاً غیر مذہب والوں کو۔مگر مرزا عجیب مسلمان اور آنحضرتﷺ کا امتی ہے کہ اپنے نبی پر تخلف پیش گوئی (کذب) کا الزام لگاتا ہے۔پہلے پہل جب عیسی مسیح کو عیوب کا مرقع قرار دیا تھا تو بافراست اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبصر اہل ایمان تاڑ گئے تھے کہ مرزا قادیانی کے دل میں انبیاء کرام کی کوئی وقعت نہیں۔ حالانکہ نبی سب ایک ہیں، ایک کی بے وقعتی سب کی بے وقعتی ہے، اور اسی سے مرزا قادیانی کو مرتد اور جہنمی سمجھ گئے تھے۔اب تو: جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے، مرزا قادیانی خود بول اٹھا کہ فلاں فلاں معاملے میں آنحضرت ﷺ کا کشف اور رؤیا اور پیشین گوئی غلط (کاذب) ہوگئی۔اور چونکہ کذب بہت بڑا عیب ہے خصوصاً انبیاء کرام کے لئے اورخود بھی نبی بنا ہے، لہذا کہتا ہے کہ انبیاء کی پیشین گوئی کا غلط ہونا اور وعدہ الٰہی کا تخلف سنۃ اللہ ہے۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ انبیاء کرام ہی جھوٹے نہیں بلکہ خدا بھی (نعوذ باللہ) جھوٹا ہے۔ہات تیرے جھوٹے دجال کے منہ میں نار دوزخ کا لگام۔

سنۃ اللہ تو اس پر بھی جارہی ہے کہ ہر نبی نے دوسرے نبی کی تصدیق کی ہے کہ تمام انبیاء سچے تھے اور میں بھی سچا ہوں، مگر یہ مکار عیار طرار یہ ثابت کرتا ہے کہ تمام انبیاء جھوٹے تھے لہذا میں بھی جھوٹا ہوں۔اور واقعی جب خدا ہی تخلف وعدہ کر کے مرزا قادیانی کے نزدیک معاذ اللہ جھوٹا ہوگیا تو اس کے بھیجے ہوئے انبیاء اور رسل کیوں جھوٹے نہ ہوں۔ایسی بے ہودہ ملحدانہ بکواس پر الو کے بیٹوں کو ذرا شرم نہیں آتی اور اس بدمعاش کے منہ پر تھپڑ نہیں مارتے کہ جب تو بھی دوسرے انبیاء کی طرح جھوٹا ہے تو ہم کیوں ایمان لائیں۔اور جب انبیاء بھی صادق نہ رہے تو دنیا سے صدق اٹھ گیا، اور راست بازی اور راست معاملگی کا، خواہ دینی ہو خواہ دنیوی، کوئی معیار نہ رہا۔انبیاء کی نسبت یہ کہنا کہ ان کی پیشین گوئی غلط ہوگئی سراسر توہین بلکہ ان پر سبّ ولعن ہے۔ چنانچہ شفا قاضی عیاض میں ہے

من سبّ النبی ﷺ او الحق به نقصاً فی ذا ته و صفا ته او یاتی... من القول فی عبارة او تقبیح من الکلا م و لو باشارة و ما فیه من قلة ا لا دب فی جهة علیه السلا م و ان ظهر انه لم یعمد ذمة فی مقا له لکن صد ر عنه اما بجها لة بنعوت جما له او قلة مرا تبةٍ فی شا نه و ضبط لسا نه و قلتة مبا لاةٍ فی بیا نه فحکم بالقتل اذ لا یعذر ا حد فی الکفر بالجهالة ولا بدعوی زلل اللسان اذ عقله فی فطر ته ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ترجمہ: جس شخص نے نبی علیہ السلام کو برا کہا یا آپ کی ذات اور صفات میں کوئی نقص ملا یا یا کوئی بے ادبی کی طرز بیان میں یا اشارہ میں خواہ نادانی سے یا عمداً، یا طرز بیان میں بے پروائی اور جرأت کی اگرچہ ظاہر ہو جائے کہ اس نے عمداً اپنے کلام میں گستاخی نہیں کی بلکہ واقعی آپ کے نعوت جمال سے ناواقف ہے یا اس نے آپ کی شان کی نسبت مراقبہ (غور و فکر) نہیں کیا اور ضبط لسان اور بیان کی کم پرواہ کی تو ایسا شخص حکماً قتل کیا جائیگا کیونکہ کفر کے ارتکاب میں جہالت کا عذر اور زبان کی لغزش وغیرہ قبول نہیں جب کی اس کی عقل فطرۃً صحیح اور سالم ہے یعنی وہ فاتر العقل مجنون نہیں)۔

علیٰ ہذا جس مسلمان کو کچھ بھی استعداد ہے وہ چھوٹی سی کتاب ما لا بد منہ قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی کی مندرجہ ذیل عبارت پڑھ کر سمجھ سکتا ہے:

ملعونے کہ در جناب پاک سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام دشنام دہد یا اہانت کند در وصفے از اوصاف او یا درصورت مبارک او خواہ آنکس مسلمان بود یا ذمی حربی اگرچہ از راہ ہزل کردہ باشد واجب القتل کافراست توبہ او مقبول نیست اجماع امت برآنست کہ بے ادبی بہر کس از انبیاء کفر ست خواہ فاعل او حلال دانستہ مرتکب شود یا حرام دانستہ۔ انتہی

مگر اب تو آزادی کا زمانہ ہے۔ برٹش گورنمنٹ کے عہد میں کون کسی کو قتل کر سکتا ہے۔ ذرا مرزا جی افغانستان فارس ترکی وغیرہ ممالک اسلامیہ میں جا کر کسی نبی کی شان میں لب کشائی کریں تو حقیقت معلوم ہو۔ افغانستان میں افغانی دنبہ لیپا لک کی بھینٹ چڑھ ہی گیا۔ برٹش گورنمنٹ بھی کسی کی توہین جائز نہیں رکھتی اور قانوناً سزا دیتی ہے، مذہبی توہین تو سیڈیشن میں داخل ہے جس کی بڑی سزا حبس دوام بعبور دریائے شور ہے۔ مگر یہی غنیمت ہے کہ میاؤں کی آواز نہیں آتی ورنہ بھاگنے کو چوہے کا بل بھی نہ ملے جیسا کہ ایک لائیبل میں ہو چکا ہے۔

بروز اور تناسخ

ہم پہلے ان دونوں لفظوں کے معنی بتائیں گے پھر دونوں کے مصداق پر بحث کرینگے۔ پس واضح ہو کہ بروز بالضّم کے معنی باہر آنا اور ظاہر ہونا ہے، براز بالکسر کے معنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ کیلئے صف سے باہر آنا ہے، یعنی مبارزت، اور بالفتح زمین فراخ اور غائط۔

بروز کے معنی از روئے لغت روح کا ایک قالب سے نکل کر دوسرے قالب میں جانا ہرگز نہیں۔ اور چونکہ لغت اور اصطلاح میں مناسبت اور مشارکت فی المعنی ہوتی ہے لہذا بروز کی مندرجہ بالا اصطلاح بھی یاروں کی گھڑت ہے۔

ماحصل یہ ہے کہ بروز ہرگز تناسخ کا مرادف نہیں، جس کے معنی ایک قالب سے دوسرے قالب میں روح کا جانا ہوسکیں۔ البتہ تناسخ کے لغوی معنی زائل ہونا اور ایک قرن کا دوسری قرن کے بعد آخر کو پہنچنا اور ایک زمانے کا دوسرے زمانے کے بعد آنا اور میراث کی تقسیم سے پہلے کسی مردہ کے وارثوں کا مرجانا، اور، اصطلاحی معنی کسی روح کا ایک قالب سے نکل کر دوسری قالب میں جانا۔

قادیانی مرزا جی کو اول اول یہ کہتے ہوئے تو شرم آئی کہ میں تناسخی نبی ہوں کیونکہ تناسخ کے معنی عرف عام میں آواگون کے ہیں، جو ہندو دھرم کے اصول میں داخل ہے۔ اس کی جگہ بروزی بنے، مگر بات ایک ہی ہے، براز نہیں غائط۔ اخیر میں اپنے منہ پر آپ تھپڑ مارا کہ میں نے آریا سے مناظرہ کرتے ہوئے تناسخ کی کیوں تردید کی تھی، کرشن جی کے بروزی بن گئے۔ اس مردود سے کوئی پوچھے کہ کرشن ہندو تھا یا مسلمان؟

پھر طرہ یہ کہ ہندو دھرم آپ کے تناسخی اوتار ہونے کا بھی انکار کرتا ہے کیونکہ آواگون کے معنی ایک ہی روح کا ایک ہی قالب میں جانا ہے،، نہ کہ کئی روحوں کا ایک قالب میں جانا اور جمع ہونا۔ کیا معنی کہ پہلے تو آپ بروزی محمد بنے یعنی آنحضرت ﷺ کی روح مقدسہ ومطہرہ نے آپ کے پلید جسم میں حلول کیا ہے اور اب کرشن جی کے اوتار بنے کہ ان کے جیو نے میرے سریر میں دھارن کیا ہے۔

دوسرا طرہ یہ کہ آسمانی باپ نے آپ پر الہام کیا جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء یعنی خدا کا نبی انبیاء کے حلوں میں۔ جس کے معنی یہ ہوئے کہ مرزا جی کی روح جیتے جی دوسرے انبیاء کے لباسوں یعنی جسموں میں۔ اول تو یہ خرابی ہوئی کہ انبیاء کے اجسام اب کہاں ہیں۔ دوم یہ کہ ایک روح بہت سے اجسام میں ہے۔

ایک خبط ہو تو اس کو رویا جائے، آپ کو تو آسمانی باپ نے سینکڑوں خبطوں کا مرقع بنا کر بھیجا ہے۔ بھلا کوئی نبی دوسرے نبی کے قالب میں حلول کرکے دنیا میں آیا ہے؟ ایسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انوکھے اور بولعجب نبی تو آپ ہی ہیں کہ کبھی تو آپ کی روح ہا پنتی کا نپتی (جہاد کے خوف سے) دوسرے مردہ جسموں میں حلول کر کے پاتال کو پہنچ جاتی ہے اور کبھی آپ کا ناپاک جسم دوسری بہت سی روحوں میں پہنچ کر ان کو گندہ اور نجس کرتا ہے۔ آپ کو یا آپ کی روح کو مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ میں تو خدا کیوں لے جانے لگا بلکہ اپنے چیلوں کو بھی حج سے منع کر دیا ہے۔ ہاں اب گرو اور چیلے متھرا اور جگن ناتھ کی جاترا تیرتھ کے درشن کریں گے اور خدا نے چاہا تو ایسا ہی ہوگا بشرطیکہ کچھ ہندو منڈھ جائیں۔

صورت مثالی

مرزا جی اپنے آسمانی باپ کی الہامی کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ ۶۷۵ میں لکھتے ہیں کہ قرآن میں برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد سے مراد میں ہوں اور کیا خدا حی قیوم ایک انسان کو دوسرے انسان کی صورت مثالی نہیں بنا سکتا۔

بے شک خدا تعالی میں سب طرح کی قدرت ہے مگر مرزا جی کے نزدیک تو خدا تعالی صرف صورت مثالی کے بنانے پر قادر ہے کہ ایک ہی انسان کو کبھی آنحضرت ﷺ کی صورت مثالی پر بنائے، کبھی کرشن کی صورت پر، لیکن احیاء اموات اور انبیاء کے معجزات قدرت وفطرت وسنت الٰہی کے خلاف ہیں۔

ناظرین نے آج کل اخباروں میں پڑھا ہوگا کہ ولایت میں ہو بہو دو شخص ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کے ہم شکل ہیں۔ لیکن کیا وہ ملک معظم ہیں؟ اگر ان کے دماغ میں بھی ایسا ہی خبط ہو جیسا مرزا جی کے دماغ میں ہے تو ملک معظم ہونے کا دعوی کریں۔ اور علی الاعلان نقارہ بجائیں کہ تاج برطانیہ کے مالک اور وارث ہم ہیں۔ حمقاء کا ایک جم غفیر ان کے ساتھ ہو لے بہت سی مثالی صورتیں باہم مماثل ہیں مگر نری مماثلت سے کیا کام چل سکتا ہے۔

ہوتے سیرت سے ہیں مردان دلاور ممتاز
ورنہ صورت میں کچھ کم نہیں شہباز سے چیل

صورت ہی پر تکیہ ہو تو فوٹو کی تمام تصویریں بالکل اصل کے مطابق ہوتی ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر اصلی انسان نہیں ہوتیں۔ خدا تعالی نے آنحضرتﷺ کو ارشاد فرمایا قل انما انا بشر مثلکم مگر کیا آنحضرتﷺ صرف مماثلت بشریہ کی وجہ سے عام انسانوں کے مانند ہیں۔ اور کیا کوئی مسلمان دعوی کر سکتا ہے کہ میری اور آنحضرتﷺ کی صورت مثالی ایک ہے۔ معاذ اللہ

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر
گر چہ ماند در نوشتن شیر و شیر

پھر بھی قادیانی مرزا جی کی صورت مثالی کی دو حیثیتیں ہیں، اس حیثیت سے کہ خود بدولت کے عندیہ اور ازعان کے موافق مسیح (معاذ اللہ) فاسق و فاجر اور مداری کا تماشا دکھانے والے تھے۔ آپ مثل مسیح نہیں ہیں اور اس حیثیت سے کہ مسیح نصاری کے عقیدے کے موافق ابن اللہ تھے آپ بھی متبنی (لے پالک) ہیں گویا آپ مثیل مسیح ہیں بھی اور نہیں بھی۔ ماحصل یہ کہ آپ کے ہر ایک دعوی کے اجزاء آپ اپنی تردید کر رہے ہیں۔ تمام گزشتہ دجالوں اور جھوٹے مہدیوں نے اپنے لئے ایسی ہی مثالی صورتیں تجویز کیں، مگر وہ خود بخود مٹ گئیں۔ اسی طرح بہت جلد آپ کی صورت بھی صورت غبار یا حباب بن کر ہوا میں ہو جائے گی۔

زندگی میں یہ خبط آپ کے برزخ میں ہمیشہ سے سمایا ہوا ہے کہ دعوی تو خاص ہوتا ہے اور دلیل عام، بلکہ دعوی تو فعلیت کا اور دلیل امکان کی۔ یعنی میں بالفعل بروزی ہوں اس کی دلیل یہ ہے کہ کیا خدا تعالی ایک انسان کو دوسرے انسان کی صورت مثالی پر نہیں بنا سکتا۔ یہ آپ کی منطق ہے۔

نام میں بھی خبط

قرآن مجید میں تو نہ مثیل مسیح کے آنے کا ذکر ہے، نہ اصیل مسیح کے آنیکا۔ البتہ حدیث میں پیشین گوئی ہے، مگر خود عیسی بن مریم کے آنے کی۔ پھر مرزا جی مثیل مسیح کیوں کر بن گئے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ عیسی موعود نہیں ہیں۔ عیسی موعود تو ایک ہی ہوگا نہ کہ متعدد، البتہ دجال بہت سے ہوں گے اور ہو چکے ہیں۔ لہذا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو مثیل الد جا جلہ کہنا صحیح اور موزوں اور حدیث شریف اور واقعات کے مطابق ہے۔ جس قدر دجال اب تک آئے اور اس وقت موجود ہیں کسی نے اپنے کو عیسیٰ بتایا کسی نے مہدی۔ کیا یہ سب مہدی اور مسیح تھے اور ہیں۔

پھر ساتھ ہی بروز کی دم لگی ہوئی ہے۔ حدیث میں کہاں ہے کہ آنحضرت ﷺ کا بروزی آئے گا اور آج تک کوئی بروزی نبی آیا بھی ہے۔ پھر آپ امام الزمان بھی ہیں نبی تو امام الزمان ہوتا ہی ہے۔ یہ حشو اور لغو نہیں تو کیا ہے۔ چونکہ امام الزمان ایک بڑا لفظ ہے، لہذا آپ نے وہ بھی اپنے لئے تراش لیا۔

پھر آپ مجدد بھی ہیں۔ مجدد اگرچہ بڑا لفظ ہے، مگر نبی سے بڑا نہیں۔ خود مجدد کے معنی شہادت دیتے ہیں کہ وہ امتی ہوتا ہے نہ کہ نبی۔ نبی پر ہرگز مجدد کا اطلاق نہیں ہوتا نہ لغتاً نہ شرعاً نہ عرفاً۔ پس آپ کبھی تو تھگلی لگا کر آسمان پر چڑھ جاتے ہیں، کبھی تحت الثریٰ میں گر جاتے ہیں۔

پھر آپ مریدوں کو حضرت امام ابوحنیفہؒ کی تقلید کا اکثر حکم دیتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبی اور مجدد تو کجا، آپ مجتہد بھی نہیں ہیں۔ بلکہ آنحضرت ﷺ کے ایک امتی کے امتی ہیں۔ کجا نبی، کجا امتی الامتی۔ بالکل لٹیا ہی ڈبو دی۔ عرش سے فرش پر آرہے۔ اب کسی مرزائی کو یہ دعویٰ نہیں پہنچتا کہ ان کا مرشد نبی ہو۔

بہرحال آپ مسیح ہیں، بروزی ہیں، امام الزمان ہیں، مہدی ہیں، مجدد ہیں، خلیفہ ہیں، کرشن جی کے اوتار ہیں۔ اے سبحان اللہ کیا کیا صفتیں آپ کی ذات میں کمپونڈ ہو کر اچھا خاصا مکسچر بن گئی ہیں۔

گرو جی سے چیلوں کی مخالفت

دنیا طلبی اور حبّ جاہ و ناموری کی ترنگ میں مرزا قادیانی جو کچھ ہانکتا ہے اپنے مطلب کے موافق ٹھیک ہانکتا ہے، مگر وہ چیلے جو درحقیقت چیلے نہیں رہے بلکہ گرو جی کے استھان سے راندے ہو گئے ہیں، جب مسلمان ان کے منہ میں گونہہ دیتے ہیں کہ تمہارے بروزی نے اب کرشن جی کے بروزی ہونے کا ابراز کیا ہے، تو وہ گرو جی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے کلام کی تاویل مالا یرضی به القائل کرتے ہیں کہ انہوں نے یوں نہیں کہا، بلکہ یوں کہا ہے۔ اوران کا مطلب یہ نہیں، بلکہ یہ ہے۔

ملہم کو ان ناخلفوں پر، جو گھر کے بھیدی بن کر لنکا ڈھا رہے ہیں، اس قدر غصہ آتا ہے کہ قابو چلے تو قادیان سے بلکہ ہندوستان سے جلا وطن کر کے لندنی یا پیرسی یا امریکن مسیح کے اردل میں ان کو چلتا کر دیں یا سومالی مہدی کے ماتھے ماریں۔ گرو نے تو صاف کہہ دیا کہ میرے سر پر میں اب کرشن جی نے دھارن کیا ہے اور اب مجھے اسلام اور اہل اسلام سے کچھ واسطہ نہیں رہا۔ چنانچہ جب سیالکوٹ میں بڑی بھاری سبھا کے سامنے اپدیش کیا تو وہاں کے ڈپٹی کمشنر نے بھی یہی فرمایا کہ اب مسلمانوں کو اس اوپدیشک سے کچھ سابقہ نہ رہا، ہنود جانیں اور وہ جانے۔ ڈی سی نے بجا فرمایا لیکن وہ یہ فرمانا بھول گئے کہ اب اس بہروپئے سے عیسائیوں کو بھی کچھ واسطہ نہ رہا کیونکہ وہ اس سے پہلے مسیح بھی بن چکا ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ اسی طرح قلع قمع ہوتا چلا جائے گا اور اخیر میں آپ صرف چینی مغل رہ جائیں گے اور مسخرے آسمانی باپ نے وقتاً فوقتاً جو خطابات کے خلاع فاخرہ اپنے لیپا لک کو دیئے ہیں سب سلب ہو جائیں گے۔ اور غرقی لنگوٹی باقی رہ جائیگی، یا ایک ہاتھ آگے اور ایک پیچھے دھرنے سے شاید ننگ وآبرو رہ جائے۔

نہیں عریانی سے بہتر کوئی دنیا میں لباس
یہ وہ جامہ ہے کہ جس کا نہیں سیدھا اولٹا

مرزا قادیانی نے جب کہا میں بروزی نبی ہوں تو سنّی مسلمانوں نے لا حول کی پیزار سر پر جڑی۔ جب کہا کہ میں حسینؓ سے افضل ہوں، تو شیعہ نے تبرّے کے چھرے اور لعن کی گرابین اور طعن کی قبقابیں اور نفرین کی کنٹاپیں رسید کیں کہ بھیجے کا پلاسٹر بگڑ گیا اور کلیجے کا پلیتھن نکل گیا۔ (امام حسین سے افضل ہونے کے بارے میں مرزا قادیانی فرماتے ہیں: میرے اس دعوی پر کہ میں امام حسین سے افضل ہوں، شور مچایا جاتا ہے لیکن اگر پوچھا جاوے کہ آنے والا مسیح حسین سے افضل ہے یا نہیں، تو اس کا کیا جواب ہے... خدا تعالی نے مجھے یہی بتایا ہے کہ میں افضل ہوں۔ اور آنحضرت ﷺ چونکہ موسیٰ سے افضل ہیں اسی طرح آنے والا مسیح محمدی، مسیح موسوی سے افضل ہے... میں بطور محقق کے کہتا ہوں اور خدا تعالی سے بصیرت پا کر کہتا ہوں، میں خدا تعالی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مکالمات سنتا ہوں ہر روز اس سے مخاطبات ہوتے ہیں ۔ پھر میں ایک نابینا مقلد کی پیروی کس طرح کروں ۔ ہاں اگر کوئی امام حسین کو مجھ سے افضل یقین کرتا ہے اور اس کا کوئی الگ خدا ہے تو پھر میں دیکھ لوں گا کہ وہ میرے مقابل اس افضلیت کے کون سے نشان اپنی ذات سے دکھا سکتا ہے اگر کوئی نشان نہیں دکھا سکتا اور میں یقین سے کہتا ہوں کہ کوئی بھی نہیں دکھا سکتا تو پھر میرے لئے جو تحقیق کی راہ کھلی ہے اس کا انکار نامناسب ہے۔ یہ نری کہنے ہی کی باتیں نہیں ہیں میری زندگی کا کون ذمہ وار ہوسکتا ہے جب کہ میں براہ راست خدا تعالی سے سنتا ہوں۔خواہ مجھے دوزخ میں ڈال دیا جائے یا ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے میں اس کی بالکل پرواہ نہیں کرسکتا میں کبھی اس امر حق کو نہیں چھوڑ سکتا ۔ الحکم جلد ۸ نمبر ۸ ۔ ۱۰ مارچ ۱۹۰۴ء ص ۲) جب کہا میں عیسی مسیح سے کئی بانس اونچا ہوں، تو عیسائیوں نے ایسا نیچا دکھایا کہ زمین دوز کر دیا۔ اب کہا کہ میں کرشن جی کا اوتار ہوں تو دیکھیں ہنود کیا موہن بھوگ اور لڈو کچوری اور امرتی اور جلیبی لے کر دوڑتے ہیں۔ بھگوان نے چاہا تو اس گوبر گنیش کے منہ پر گئو متر بھی نہ ماریں گے کیونکہ گئو موتر تو پوتر ہے جو ڈسٹوں اور مہاملیچوں کو بھی دیوتا بنا دیتا ہے۔ ہاں چلّو میں مانس متر لے کر دوڑیں گے۔ اس کے بعد آپ لال گرو بنیں گے جو آپ کے بڑے بھائی لال بجھکڑ کی میراث اور گدی ہے۔ مگر یقین کر لیجئے کہ لعل بیگی بھی بول و براز کی بھری جھاڑو ہی ماریں گے کہ گو نہہ کیسا تھ آپ کا موت بھی نکل پڑے گا ۔ پھر جب چماروں کے مہنت بنیں گے، تو وہ بھی اپنے بھائیوں لعل بیگیوں سے کیوں پیچھے رہنے لگے ۔ اٹھارہویں لیتڑے اور چوبیسویں بچکانوں کے کھونسڑے ایسے ٹھائیں ٹھائیں جڑیں گے کہ کھوپڑی ادھوڑی استر کی جوتی کا تلا بن جائے گی اور آپ کی چمڑی دمڑی کو بھی نہ ملے گی ۔ یہاں آکر خدا نے چاہا تو خاتمہ ہو جائیگا ۔

خرق اجماع نیشنلٹی کو برباد کرتا ہے

تمام انبیاء جدی جدی امت کیلئے مبعوث ہوئے اور ہر امت میں اتفاق و اتحاد پیدا ہوا ورنہ دنیا میں نیشنلٹی اور نیشن (قوم اور قومیت) کا وجود نہ پایا جاتا اور یہ در حقیقت قدرت وفطرت کا لایزال قانون ہے۔ تمام حیوانات بلکہ نباتات ومعدنیات و جمادات میں بھی یہ قانون جاری ہے ۔ بھیڑوں بکریوں بندروں کووں مرغابیوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ جانوروں میں کیسا اتفاق ہے۔ ہر قسم کے نباتات و بقولات پھل پھول ایک ہی رنگ کے ہوتے ہیں۔ ہر قسم کے جواہرات کا ایک ہی رنگ ہوتا ہے یعنی تمام لعل و یاقوت سرخ ہی ہوں گے۔ تمام قسم کے زمرد سبز ہی ہوں گے۔علی ہذا۔ پس انسانوں کے قومی اتفاق کا مٹانا گویا قانون قدرت کا مٹانا ہے جو محال ہے۔

امت محمدیہ کا اجماع بھی دینی اور دنیوی امور میں محض نیشن اور نیشنلٹی کے قیام و دوام کے لئے ہے اور کتاب وسنت سے مستنبط ہو کر تیرہ سو برسوں سے معمول بہاء رہے ہیں اور جو عقائد مسلمانوں کے دلوں میں مرتکز ہیں ان کی بنیاد نیشنلٹی پر ہے۔ پس اجماع کا خرق کرنے والے بڑے ظالم ہیں کہ نیشن اور نیشنلٹی کے گلے پر چھری پھیر رہے ہیں۔

اسی کا ضمیمہ مسئلہ ختم نبوت ہے جو تیرہ سو برس سے حسب تعمیل ارشاد الٰہی دائر سائر چلا آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ پر نبوت ختم ہوگئی و لکن رسول اللّٰہ و خاتم النّبیین.. الآیہ ۔اب کسی مکار کا دعوی نبوت بالکل خرق اجماع اور محمدن نیشنلٹی کی تباہی اور عقد ثریا کو نبات النعش بنانا اور نئی امت اور نیا نیشن ایجاد کرنا قوم اور قومیت کے شیرازہ کو بکھیر دینا ہے۔ لاکھوں سلف صالحین اور علماء محدثین و مجتہدین و مفسرین میں سے کسی کو آیت خاتم النبیین کے یہ معنی اور یہ تاویل نہ سوجھی جو دشمن اسلام قادیانی کو سوجھی ہیں، اور تاویلیں بھی وہ جن کو سن کر بچے تک قہقہے لگائیں اور اہل مذاہب و اقوام غیر مضحکے اڑائیں۔ہم قادیانی تاویلوں کا تارو پود اپنے سینکڑوں صفحات میں اڑا چکے ہیں۔لہذا اعادے کی ضرورت نہیں۔

مردود کا مطلب یہی ہوا نا کہ اجماع کرنیوالے نادان اور بے وقوف یا گمراہ تھے اور زیادہ سے زیادہ آنحضرت ﷺ اپنے زمانہ جاہلیت کے نبی تھے اور وہ بھی عرب کیلئے نہ کہ ہفت اقلیم کے لئے۔ میں موجودہ روشنی کے زمانے کا نبی ہوں اور ہندوستان میں تو کوئی نبی بجز رام چندر اور کرشن جی کے آیا ہی نہیں۔ اور محمد ﷺ نے بڑی غلطی کی کہ ان کی نبوت کو نہ مانا۔ اگر چہ وہ بت پرست تھے یا کسی مذہب کے تھے مگر نبی تو تھے ۔اب میں اسلامی مجدد اور ریفارمر بن کر رام چندر اور کرشن کی نبوت ماننے اور منوانے آیا ہوں اور دلیل یہ آیت قرآنی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منهم من قصصنا عليك و منهم من لم نقصص عليك ۔

سیاق وسباق سے صاف ظاہر ہے کہ یہ گذشتہ انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر ہے نہ کہ آئندہ کا، کیونکہ آئندہ کے لئے تو نبوت ختم ہوگئی ۔ اگر کہو کہ رام چندر اور کرشن بھی مثل دیگر انبیاء کے آنحضرت ﷺ سے پہلے گزر چکے ہیں، تو تعجب ہے کہ آنحضرت ﷺ پر تو خدا تعالی نے ان کی نبوت کا قصہ مجمل رکھا اور مرزا غلام احمد قادیانی کو مفصل بال کی کھال نکال کر دکھا دی ۔

دوم، ہم لکھ چکے ہیں کہ نبوت ختم ہو چکی اور حکم الٰہی نازل ہو چکا کہ

و من یّبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یّقبل منه ۔ الآیه ۔

سوم، مرزا جی کو تو اپنا الو سیدھا کرنا اور یہ دکھانا ہے کہ منهم من لم نقصص علیك میں، میں بھی شامل ہوں اور جس طرح لاکھوں اور کروڑوں بلکہ اربوں نبی مثل رام چند اور کرشن پہلے گذر چکے ہیں ان سے بڑھ کر مجھ جیسے غیر متناہی نبی قیامت تک گذریں گے ۔ بات یہ ہے کہ آپ اس وقت تک نبی نہ بن سکے جب تک کفار مشرکین کو نبی نہ بنا لیا۔ آپ کی نبوت کرشن جی کی نبوت کی محتاج تھی اور چونکہ آپ امام الزمان ہیں لہذا ۲۴ کروڑ ہنود کا امام یا اوتار بننا بھی تو آسمانی باپ کے بتائے ہوئے فرائض میں سے تھا۔

اب ہم منتظر ہیں کہ آپ ہنود پر کیا ابلاغ و تبلیغ کرتے ہیں ۔ کرشن جی تو ویدی تھے، کیا آپ ان پر وید کا اوپدیش کریں گے ۔ اگر قرآن کی تبلیغ کریں گے، تو ہنود دھوتیاں گلے میں ڈال کر اور اینٹھ کر آپ کا گلا گھونٹ ڈالیں گے کہ یہ راکھشش اس دیش میں کہاں سے آمرا۔

اگر آپ ویدی نبی ہیں، تو وید ہی کے اشلوک آپ پر الہام کیوں نہ ہوئے ۔ قرآن مجید کی آیتیں کیوں الہام ہوئیں ۔ اور وید و قرآن تو گڈھ مڈھ ہو نہیں سکتے کہ آپ کے ایک ہاتھ میں قرآن ہو اور دوسرے ہاتھ میں وید ۔ یعنی ایک ہاتھ میں توحید ہو اور دوسرے ہاتھ میں بت ۔ مگر آپ سادھو بچوں کے فن میں بھی پورے نہیں بلکہ ادھورے ہیں ۔ ہندو تو کیا ڈھب پر چڑھیں گے اس دورنگی میں تو نو گرفتار الو بھی ہاتھ سے جاتے رہیں گے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

در کفے جام بلوریں در کفے سندان عشق
ہر ہوسناکے نداند جام و سندان باختن

آنحضرتﷺ کو تو قرآن مجید میں یہ ارشاد ہوا کہ بعض انبیاء کے قصص ہم نے تم پر بیان کر دیئے اور بعض کے بیان نہیں کئے۔ اس کے خلاف اب آسمانی باپ نے لیپا لک پر یہ وحی اتاری کہ قصصنا عليك الانبياء كلّهم گویا انبیاء کا جو علم غیب اور شناخت آنحضرتﷺ کو عطا نہیں ہوئی وہ کرشن کے اوتار کو عطا ہوئی۔ پھر یہ مردود تمام، انبیاء کی شناخت کیوں نہیں کرتا جن کے قصص جناب باری نے بیان نہیں فرمائے۔ اور سب کا نام لے کر کیوں نہیں بتاتا کہ قرآن مجید میں جناب باری نے جن کی تفصیل نہیں فرمائی وہ فلاں فلاں ہیں۔ کیا منھم میں صرف کرشن ہی داخل ہے اور آئندہ جس قدر لاکھوں اور کروڑوں نبی قیامت تک گزریں گے ان کے نام کیوں نہیں بتاتا۔ کیا وجہ ہے کہ تجھے گزشتہ انبیاء کا علم غیب تو ہو گیا اور انبیاء مستقبلہ کا علم نہ ہوا۔ جبھی تو ہم نے لکھا ہے کہ: جھوٹا نجومی ہے اناڑی رمال۔

خدا مردوں کو زندہ نہیں کر سکتا

جب قادیانی اور مرزائیوں کے سامنے قرآن کی یہ آیت پڑھی جاتی ہے

ابرئ الاكمه و الابرص و احي الموتى باذن الله

تو نہ صرف عیسیٰ مسیح پر بلکہ قرآن اور خدائے قرآن پر بھی چین بر جبین اور غضب ناک ہوتے ہیں کہ ایں! مردوں کا زندہ کرنا تو نیچر کے خلاف ہے اور خدا تعالیٰ کی بھی طاقت نہیں کہ لاز آف نیچر Laws of Nature کا خلاف کر سکے۔ خدا تعالیٰ نے جو اپنی صفت محیی تراشی ہے تو نیچر کا انحراف کیا ہے۔ ہاں اس کی صفت ممیت ضرور ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ ممیت تو بہت سی اشیاء کی صفت ہے۔ تمام درندے اور .. تمام سمیات ممیت و مہلک ہیں۔ ہر انسان اپنے لئے اور اپنے دشمن کے لئے ممیت و مہلک ہے یعنی جب چاہے اپنے کو اور جب چاہے کسی دوسرے کو مار سکتا ہے، اس میں خدا تعالیٰ کا کیا کمال قدرت ظاہر ہوا۔ اس پر تو لیپا لک اور اسکا آسمانی باپ بہت آسانی سے قدرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھتے ہیں ۔آتھم کو مار ڈالا۔آسمانی منکوحہ کے شوہر کو مار ڈالا، اب طاعون بھیج کر دشمنوں اور دوستوں دونوں کا خطا بے خطا وجہ بے وجہ صفایا کر رہے ہیں ۔اس میں لاز آف نیچر کو بھی دخل نہیں، نہ اس کی منظوری کی ضرورت ۔ ٹیڑھی کھیر تو زندہ کرنا ہے، اس پر چونکہ باپ بیٹا اور ان کا نیچر قادر نہیں، لہٰذا خدا تعالیٰ بھی قادر نہیں۔ بیشک اندھوں کا یہی نیچر ہے کہ ان کے نزدیک سارا جہان اندھا ہے انّ اللہ علی کل شئی قدیر پر ایمان ،مگر احیاء اموات شئے من الا شیاء نہیں۔اور جب خدا تعالیٰ ایک جزئی پر قادر نہیں، تو کل اشیاء پر قادر کیوں کر ثابت ہوا۔خدا تعالیٰ مردہ زمین تک کو زندہ کرسکتا یحی الا رض بعد مو تھا.. الآیہ مگر مردہ انسانوں کو کہ وہ بھی زمین (خاک) ہی سے پیدا ہوئے ہیں، زندہ نہیں کرسکتا۔

آیت مذکورہ بالا میں سیدنا المسیح علیہ السلام یہ فرماتے ہیں کہ میں خدا تعالیٰ کے حکم سے اندھوں کو بینا ،کوڑھیوں کو تندرست، مردوں کو زندہ کرتا ہوں۔اب ہم ان خران دجال سے پوچھتے ہیں کہ مردوں کا زندہ کرنا بھی سنت اللہ اور فطرۃ اللہ کے خلاف ہے یا اندھوں اور کوڑھیوں کا تندرست کرنا بھی۔سینکڑوں طبیب اور ڈاکٹر اندھوں کو بینا اور کوڑھیوں کو اپنے علاج سے تندرست کر دیتے ہیں، گو ایک عرصہ کے بعد سہی، مگر (اموات)مردوں کو بجز انبیاء کے بحکم الٰہی کوئی زندہ نہیں کرسکتا۔

اب مندرجہ بالا آیت میں عیسیٰ مسیح کا دعویٰ گویا دو متضاد اجزاء سے مرکب ہوا۔ایک سنت اللہ و فطرۃ اللہ کے موافق ہے یعنی اندھوں اور کوڑھیوں کا اچھا کرنا اور دوسرا دعویٰ سنت اللہ و فطرۃ اللہ کے خلاف یعنی مردوں کا زندہ کرنا۔اور خود تم بھی صرف احیاء اموات کو سنت اللہ کے خلاف بتاتے ہو، نہ کہ اندھوں کے بینا کرنے اور کوڑھیوں کے اچھا کرنے کو بھی ۔تم نے تو ہمیشہ احیاء اموات ہی کی تاویل کی ہے کہ مراد احیاء قلوب یعنی ہدایت ہے، نہ کہ ابراء اکمہ وابرص کی۔ ورنہ تم کو ماننا پڑے گا کہ بیماروں کا تندرست کرنا بھی فطرۃ اللہ کے خلاف ہے اور پھر حکیم الامت المرزائیہ کی بڑے طمطراق کی طبابت طاق میں دھری جائے گی ۔نبض دیکھنے سے ان کے ہاتھ شل ہو جائیں گے اور قارورہ دیکھنے سے پیشاب خطا ہو جائے گا۔اس تاویل سے آپ ہی کا دعویٰ متناقض نہیں ہو گیا بلکہ کلام الملک العلام میں بھی اختلاف پیدا ہوا کہ ایک ہی آیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ایک دعوی تو فطرت الہیہ کے مطابق ہے اور دوسرا مخالف۔
بہت کم امید ہے کہ مرزا قادیانی اور مرزائی مجدد السنہ مشرقیہ کی لطیف اور نازک اور بایں ہمہ دقیق تحریریں سمجھیں گے اور ایمان لائیں گے۔

کیا ہنود اہل کتاب ہیں

پہلے مرزا جی، محمد ﷺ کے بروز تھے۔ اب کرشن کے بروز ہیں۔ یعنی اسلام کے بھی بروز اور کفر کے بھی بروز۔ بات یہ ہے کہ حضرت عیسی مسیح اور تمام انبیاء کی جو صفات قرآن وحدیث میں سنی ہیں وہ سب مصنوعی طور پر اپنے برزخ میں ٹھونسنا چاہتے ہیں۔ بھلا کہیں تصنع اور تلمع اور تکلف سے بھی کوئی نبی بنا ہے۔

جب آپ مسیح بنے ہیں تو ضرور ہے کہ آیت و ان من اھل الکتا ب الا لیؤ منن بہ قبل موتہ کا بھی اپنے کو مصداق بنائیں۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب عیسیٰ دوبارہ نزول فرمائیں گے تو اہل کتاب میں سے کوئی باقی نہ رہے گا کہ آپ پر ایمان نہ لائے۔ حالانکہ آپ اس معنی کی جس پر جمہور مفسرین ومجتہدین علماء وفضلاء کا اتفاق ہے تاویل وتحریف کرتے ہیں کہ لیؤمننّ بہ میں بہ کا مرجع عیسی مسیح کا قتل و صلیب ہے حالانکہ لیؤمنن صیغہ مستقبل ہے اور نون تاکید کی شان ہی یہ ہے کہ مضارع کو مستقبل بنائے، مگر آپ خلاف سیاق وسباق قواعد عرب مستقبل کو بمعنی ماضی لیتے ہیں اور یہ معنی گھڑتے ہیں کہ تمام اہل کتاب عیسی مسیح کے قتل وصلب پر ایمان لا چکے ہیں۔ ہم ان مزعومہ معنی کی کسی سابق شمارے میں کامل تردید کر چکے ہیں۔ اور چونکہ جھوٹے کے پاؤں نہیں ہوتے لہذا اب مرزا جی اپنا منہ پیٹ کر کرشن کے بروز بنے ہیں کہ ہنود مجھ پر ایمان لائیں گے اور میں ہندوستان کے ہندو مسلمان کو مرزائی بنا کر متحد کردوں گا۔ اب ہم پوچھتے ہیں کیا ہنود اہل کتاب ہیں۔ ہاں ہاں کہہ دیجئے کہ وید بھی الہامی کتاب ہے۔ اور عیسی کے قتل وصلیب پر ہنود بھی ایمان رکھتے ہیں حالانکہ مرزائی مقولہ بلکہ عقیدہ یہ ہے کہ ہندوستان میں کوئی نبی آیا ہی نہیں، اور نبی آئے ہیں تو رام چندر اور لچھمن اور کرشن وغیرہ رشی اور منی۔ تو ہم پوچھتے ہیں کہ انبیاء بنی اسرائیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ہنود کو کیا واسطہ رہا اور وہ کیونکر عیسے مسیح کے قتل و صلب پر ایمان لائے کہ جب واقعات صلیب وغیرہ کی ان کے فرشتوں کو بھی خبر نہ تھی۔ اور اب بھی کروڑوں ہنود ایسے موجود ہیں جو انبیاء کے واقعات سے آگاہ نہیں چہ جائے کہ ان پر ایمان ہو۔

آپ امام الزمان ہیں اور خیر سے دنیا کے تمام اقوام و مذاہب کو متحد کرنے آئے ہیں۔ مگر یہ تو بتائیے کیا عیسائیوں کے مختلف فرقے مذہب ہنود سے متفق ہو جائیں گے۔ اور بت پرستی اور صلیب پرستی اور تثلیث پرستی گڈمڈ ہو جائے گی۔ کیا اب تک کوئی سناتن دھرمی ہندو یا آریہ آپ پر ایمان لایا ہے۔ کیا کسی عیسائی نے آپ کی سی سالہ بعثت میں بت اور صلیب توڑ کر آپ کا کلمہ پڑھا ہے۔ دنیا کے مذاہب تو اس وقت متحد ہوں گے کہ پہلے آپ پر ایمان لائیں۔ یہ عجیب خیالی پلاؤ ہے جس سے خود بدولت ہی اپنا پیٹ بھر رہے ہیں:

دہن کا ذکر کیا، یاں سر ہی غائب ہے گریبان سے

آپ باوصف امام الزمان ہونے کے یورپ کو بھول گئے۔ چین کو بھول گئے۔ آتش پرستوں کو بھول گئے۔ آپ کے نزدیک یہود میں تو انبیا گذرے مگر دنیا کے کسی دوسرے مذہب میں ایک بھی نبی نہیں گذرا۔ بدھ مذہب، پارسی مذہب میں کوئی نبی کیوں نہیں گذرا۔ ہاں سکھ مذہب کے نبی گورونانک پر آپ ایسا ہی ایمان لائے جیسا کرشن پر۔ لیکن ان کے سوا اور بھی بہت سے مذاہب ہیں جن کے متحد و متفق کرنے کا آپ نے اب تک بیڑہ نہیں اٹھایا۔ تاہم کچھ جلدی نہیں۔ اگر یہی لیل و نہار ہیں تو آپ ہنود سے حلال خوروں تک کو یوں ملا دینا چاہیں گے جیسا کھیت میں کھاد۔ اس وقت سری کرشن کی روح کیا کہے گی۔ یہی کہے گی کہ ہے رام، ہے رام اس کلجگ میں آئے کہ کیسے راکھشش اور مہا ملیچھ سے پالا پڑا جس نے ہندو دھرم کو نسٹ کر دیا۔

احیاء اموات

مرزا جی احیاء اموات کو جو سنت اللہ و فطرۃ اللہ کے خلاف بتاتے ہیں تو اپنی عصمت بی بی از بیچارگی کی پردہ دری کرتے ہیں، کیونکہ خود بدولت کوئی بروزی کرشمہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں دکھا سکتے ۔اب ہم کلام مجید کے کھلے لفظوں سے احیاء اموات ثابت کرتے ہیں جن میں کسی قسم کی تاویل کی گنجائش نہیں ۔ گو مرزا صاحب تو اس میں بھی لنگڑی اور بے معنی تاویل کی پچر لگائیں گے ۔ پڑھو

الم تر الی الّذین خر جوا من د یا ر ھم و ھو الو ف حذ ر الموت فقا ل لھم اللّٰہ مو توا ثمّ ا حیا ھم ۔(اے محمد ﷺ کیا تو نہیں دیکھتا ان لوگوں کی جانب (یعنی کیا تجھے معلوم نہیں) جو اپنے گھروں سے موت کے ڈر سے نکلے اور وہ ہزاروں تھے اور کہا ان کو اللہ نے کہ مر جاؤ۔ پس وہ مر گئے پھر ان کو زندہ کیا)۔

تفسیر جلالین میں اس آیت کے تحت میں یہ عبارت لکھی ہے

بعد ثما نیۃ ایّام او اکثر بدعا نبیّھم حز قیل فعا شوا دھرا علیھم ا ثر المو ت لا یلبسو ن ثو باً ا لا عاد کالکفن و استمر ت فی اسبا طھم (یعنی یہ ہزاروں آدمی ایک مدت تک زندہ رہے مگر ان پر موت کا اثر باقی رہا کیا معنی کہ جو کپڑا پہنتے کفن کے مانند ہو جاتا (تاکہ معجزہ کا اثر نمایاں رہے) اور ان کے قبائل میں یہی حالت قائم رہی)۔

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ ان کی موت حقیقی موت اور ان کی دوبارہ زندگی حقیقی زندگی تھی اور وہ اسی حقیقی موت کے ڈر کے مارے اپنے گھروں سے بھاگے تھے ۔

نیز حضرت عمر فاروقؓ کے زمانے میں زریت بن برثملا وصی عیسیٰ روح اللہ کا کوہ حلوان سے آواز دینا اور سعد بن ابی وقاصؓ سے باتیں کرنا اور حضرت عمرؓ کا جواب سلام کہنا اور وصی عیسیٰ کا تا نزول عیسیٰ زندہ رہنا یہ سب کتاب ازالۃ الخفاء میں مذکور ہے ۔ پھر طرفہ یہ ہے کہ خود مرزا صاحب اپنی کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ ۳۰۹ میں لکھ چکے ہیں کہ الیسعؑ کی لاش نے بھی وہ معجزہ دکھایا کہ اس کی ہڈیوں کے لگنے سے ایک مردہ زندہ ہو گیا مگر چوروں کی لاشیں مسیح کے جسم کے چھو جانے سے زندہ نہ ہو سکیں ۔

خود ہمارے نبی ﷺ نے کئی مردے زندہ کئے اور ان سے تکلم فرمایا اور انہوں نے بھی آنحضرت ﷺ کی نبوت کی شہادت دی۔ چنانچہ صحیح بخاری میں قتادہ سے روایت ہے

قا ل قتا دہ ا حیا ھم اللہ حتّی اسمعھم قو لہ تو بیخاً و تصغیراً و نقمۃ وحسرۃً و ند ماً ۔یعنی قریش کے وہ چوبیس سردار جو بدر کے کنووں میں پھینکے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے ان کو اللہ تعالی نے بدعوت نبی ﷺ زندہ کر دیا اور اپنا قول تو بیخاً وحسرۃً سنا دیا۔

اور نظم الدرر وغیرہ میں ہے:

روی الحسن قال النّبی ﷺ یا فلانة احی باذن الله فخرجت الصبية و هی تقول لبيك و سعديك فقال لها ان ابويك قد اساء فان احببت ان ارد ك عليهما فقالت لا حاجة لی فيهما وجدت ..خيراً لی منها و هذا نظير ما فعله عيسى من احياء الموتی (ترجمہ۔حسن نے روایت کی ہے کہ (ایک مشرکہ دختر جو ایک وادی میں پھینک دی گئی تھی)، اس کو آنحضرت ﷺ نے آواز دی کہ اے فلانہ اللہ کے حکم سے زندہ ہو جا۔ وہ لڑکی وادی سے لبیک وسعدیک کہتی ہوئی نکلی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہے کہ میں تجھے تیرے ماں باپ کی طرف لوٹا دوں۔ اس نے عرض کیا کہ میں نے تم کو ان سے بہتر پا لیا ۔پس مجھے ماں باپ کے پاس جانے کی کوئی حاجت نہیں۔ یہ نظیر ہے عیسی کے احیاء موتی کی)

اور متاخرین کے نزدیک بالکل ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے والدین بدعوت آنحضرت ﷺ زندہ کئے گئے اور حافظ جلال الدین سیوطی نے یہ مسئلہ بوجہ اتم لکھا اور مواہب لدنیہ اور نظم الدرر میں اس کی پوری تشریح کی گئی اور علامہ شامی نے بھی فتاوی شامی کی جلد دوم باب المرتد علامہ قرطبی اور ابن ناصر الدین حافظ الشام سے اس کی تصحیح کی ہے۔ دیکھو حضرت یونس مچھلی کے پیٹ میں کتنے دنوں زندہ رہے اور زندہ نکلے پڑھو سورہ والصافات کی آیات فلو لا انّه كان من المسبّحين۔ للبث فی بطنه الی يوم يبعثون (صافات: ۱۴۳۔۱۴۴) یعنی اگر یونس خدا تعالی کی تسبیح نہ کرتے رہتے تو مچھلی کے پیٹ میں قیامت تک زندہ رہتے۔ سبحان اللہ سبحان اللہ۔ طرہ یہ ہے کہ خود مرزا جی ازالہ اوہام کے صفحہ ۹۴۳ میں لکھتے ہیں:

یہ بالکل ممکن اور جائز ہے کہ خدا تعالی کسی حیوان یا انسان یا پرند کو ایسی حالت میں بھی کہ وہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے حقیقی موت سے بچائے کیونکہ وہ ہر بات پر قادر ہے۔

پھر معلوم نہیں عیسی مسیح کی حیات سے اب کیوں انکار کیا جاتا ہے جب کہ سنت صحیحہ سے بہت سے نظائر جو ابھی مذکور ہوئے ہمارے سامنے موجود ہیں۔ مگر مرزا جی جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصوص قرآنیہ در بارہ احیاء اموات کونہیں مانتے تو احادیث کو کب مانیں گے۔

انبیاء کرام پر مرزاجی غضب ناک ہوتے ہیں کہ انہوں نے خدا تعالی سے معجزات کیوں طلب کئے اور کیوں خدائی معجزات دکھانے کا دعوی کیا، اور پھر مسیح پر سبّ ولعن کیا۔ ..حضرت ابراہیمؑ پر بروزی غصے کا ابراز کیا یعنی حضرت ابراہیمؑ نے ربّ ارنی کیف تحی الموتی اور ولکن لّیطمئنّ قلبی کیوں کہا۔ کیا ان کو خدا تعالی پر پورا ایمان نہ تھا حالانکہ قوت مطمئنہ کا استحصال انبیاء کی شان اور اعلی درجہ کی صفت ہے۔ پڑھ یاایّتھا النّفس المطمئنّۃ ارجعی الی ربّك ۔ الآیہ۔

انبیاء کرام پر غضب ناک ہونا بعینہ خدا تعالی پر غضب ناک ہونا ہے کہ انہیں تو معجزات دکھانے کی قوت عطا کر دی اور مجھے باوصف نیرنگیوں کے اس قدر پاپڑ بیلنے کے محروم رکھا۔ خدا تعالی کا قانون تو ذلك فضل اللہ یوتیہ من یشاء ہے اور فضل کی شان ہی بے علت عطا ہونا ہے۔ ہاں لیپا لک کا کام ہے کہ اپنے آسمانی باپ کا جھونپڑا پھونکے جس نے ایسے الہامات کئے جن سے چاہیے لیپا لک کی گردن ٹوٹے اور ہمیشہ کے لئے استروں کی مالا اس کے گلے میں ڈال دی۔ ہم بھی تو دیکھیں بکرے کی ماں کب تک خیر مناتی ہے۔ خدا نے چاہا تو ایک نہ ایک دن پھانسی دہری ہے۔ مسیح کا بننا خالہ کا گھر نہیں جس طرح وہ اپنی امت کا کفارہ بن گئے کیا وجہ ہے کہ مثیل المسیح اپنے مرزائیوں کا کفارہ نہ بنے۔

بروزی نیرنگی تو دیکھئے کہ عیسی مسیح کو چونکہ کروڑوں آدمی مانتے ہیں اور تمام یورپ ان کو خدا سمجھتا ہے اور دنیا کے تیس کروڑ مسلمان ان کے اولوالعزم نبی اور کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہونے پر ایمان رکھتے ہیں، اس لحاظ سے تو آپ نے ان کو بڑا سمجھا اور ان کے نام سے بکنا چاہا اور چونکہ انہوں نے معجزات دکھائے اور احیائے موتی کیا اس لحاظ سے وہ برے ہو گئے ۔انبیاء کو تو خدا تعالی نے اپنی صفت احیا اور اماتت دونوں کا حصہ اور پرتو عطا فرمایا مگر آسمانی باپ نے اپنے لیپا لک کو اماتت ہی کا تمغہ اور پوٹلا بخشا کہ میں فلاں کو اتنے دنوں میں مار ڈالوں گا اور فلاں کو اتنے دنوں میں ۔اور اب میں نے ہی ساری دنیا پر طاعون کو مسلط کر دیا ہے جو میرے تمام منکروں کو بھنبھوڑ بھنبھوڑ کر کھا رہا ہے اور کھائے گا یہ مثیل المسیح کی شان اور لیپا لک اور آسمانی باپ کے خوارق ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصدیق انبیاء کرام

انجیل نے توریت کی ،اور قرآن مجید نے توریت اور انجیل کی تصدیق کی ۔چنانچہ حضرت عیسی مسیح علیہ السلام نے فرمایا:

میں توریت کے ابطال کے لئے نہیں آیا بلکہ اس کی تکمیل کے لئے آیا ہوں اور مصدّقاً لما بین یدیّ من التّوراۃ و الانجیل۔

ہم لکھ چکے ہیں کہ ہر نبی نے دوسرے نبی کی تصدیق کی ہے بلکہ ہر نبی کو دوسرے انبیاء کرام کے اتباع کا حکم ہے کیونکہ سب انبیاء کا مذہب یہی اسلام تھا۔ پڑھو قل بل ملّۃ ابراھیم حنیفاً اور پڑھو

ما کان ابراھیم یھودیاً و لا نصرانیاً و لکن کان حنیفاً مسلماً۔

اور انا اوّل المسلمین ۔الآیات

اب ظالم مرزا قادیانی کو دیکھئے کہ وہ نبوت کا مدعی ہے مگر انبیاء کرام کی توہین بلکہ ایک معنی سے آسمانی کتابوں کی توہین کرتا ہے کیونکہ کتابیں تو انبیاء ہی پر نازل ہوئی ہیں اور انبیاء کی توہین بعینہ کتابوں کی توہین بلکہ خود خدا کی توہین ہے کہ اس نے ایسے نبی بھیجے جن میں عیوب ہیں اور ان پر ایسی کتابیں نازل کیں جو ناقص ہیں کیونکہ ہر نبی نے اس الہامی کتاب پر عمل کیا ہے جو اس پر نازل ہوئی ہے۔کسی نبی نے اپنی جانب سے کچھ نہیں کہا، نہ کچھ کیا۔ پڑھو

و ما ینطق عن الھوی ۔ان ھو الا وحی یّوحی

یعنی محمد ﷺ اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتا، بلکہ وہ وہی کہتا ہے جو اس پر وحی کی جاتی ہے۔

مذہب اسلام نے توریت اور انجیل اور قرآن کو ایک ہی پلّے میں رکھا ہے لا نفرّق بین احدٍ من رسلہ ..الآیہ کے لازمی معنی یہی ہیں کہ لا نفرق بین کتبہ کیونکہ نبی کی عظمت محض کتاب سے ہے اور ہم ہمیشہ آمنت با للّٰہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ بطور تلقین ورد زبان رکھتے ہیں۔ دیکھو ایمان لانے کے لئے پہلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتب ہے اور اس کے بعد رسل ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ انبیاء پر ان کے مدارج کے موافق ایمان ہو۔ یعنی کسی پر تھوڑا ایمان اور کسی پر زیادہ ایمان۔ یا کسی پر ناقص ایمان اور کسی پر کامل ایمان۔ یہ تو جب ہو کہ کوئی نبی ناقص اور کوئی کامل ہو، جیسا مرزا قادیانی کہتا ہے کہ میں ناقص نبی ہوں۔ خود رسول کے معنی پر غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ خدا کا پیام یا خدا کی کتاب پہچانے والا ہے۔ پس اس فرض و منصب کے لحاظ سے تمام انبیاء ایک ہیں، کسی میں کوئی فرق اور ما بہ الامتیاز نہیں۔ اب ایک نبی کو دوسرے نبی پر فضیلت دینا مفضل علیہ کی توہین کرنا ہے اور انبیاء کرام کی توہین بالاجماع کفر ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ اگر میں بھی عیسی مسیح کی طرح مسمریزم وغیرہ کے شعبدے دکھاتا تو مسیح سے کہیں زیادہ دکھا سکتا تھا گویا اپنے کو حضرت عیسی مسیح پر فضیلت اور ترجیح دی جو صریح الحاد اور کفر ہے۔

جب مرزا قادیانی آیت من بعدی اسمہ احمد کو اپنے لئے تراشتا ہے، تو ضرور ہے کہ فضّلنا بعضھم علی بعض کو بھی اپنے لئے تراشے، کیونکہ ایسی آیتوں کو وہ ہمیشہ ڈھونڈھتا اور اپنے اوپر منطبق کرتا رہتا ہے۔ اس صورت میں تو بعض پر نہیں بلکہ تمام انبیاء پر معاذ اللہ مرزا غلام احمد قادیانی کو فضیلت ہو گی۔

آیت فضّلنا بعضھم علی بعض کے سمجھنے میں بڑے بڑے علماء کو دھوکا ہوا ہے اور مفسرین نے بھی غلطی کی ہے کہ فضّلنا بعضھم میں بعضھم کی تفسیر (محمداً) لکھی ہے۔ گویا یہ معنی ہوئے کہ ہم نے محمد ﷺ کو بعض انبیاء پر فضیلت دی ہے حالانکہ فضیلت دینے والوں کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کو کل انبیاء پر فضیلت دی ہے۔ لیکن یہ معنی اس وقت ٹھیک بیٹھتے کہ آیت کا نظم یوں ہوتا کہ فضّلنا بعضھم علی الکل اب مجدد السنہ مشرقیہ کا اجتہاد ذرا غور سے سنئے اور سمجھئے آیت میں مراد انبیاء کی ایک دوسرے پر فضیلت جزئی ہے نہ کہ کلی، چنانچہ پوری آیت یوں ہے:

تلك الرّسل فضّلنا بعضھم علی بعضٍ منھم من کلّم اللہ و رفع بعضھم درجات ۔ و آتینا عیسی بن مریم البیّنات و ایّدناہ بروح القدس (البقرۃ:۲۵۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاف ظاہر ہے کہ انبیاء کرام کی جزئی فضیلت کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ کے ساتھ خدا تعالیٰ ہم کلام ہوا، اور حضرت عیسیٰ بن مریم کو معجزات دیئے اور روح القدس سے مدد دی، یعنی عیسیٰ مسیح کو بے باپ پیدا کیا۔ ظاہر ہے کہ یہ تمام خصوصیات کسی ایک نبی میں نہیں پائی جاتیں، تا کہ اس کو دیگر انبیاء پر فضیلت ہو۔ اگر آنحضرت ﷺ کو فضیلت کلی دی جاتی تو آپ یہ ہرگز نہ فرماتے کہ لا تفضلونی علی یونس بن متی اور لا تخیروا فی انبیاء اللہ۔ مردود مرزا قادیانی کو دیکھو کہ بعض انبیاء پر بعض کو نہیں، بلکہ خود اپنے کو فضیلت دیتا ہے اور کہتا ہے :

عیسیٰ کجا است تا بنہد پا بمنبرم

☆☆☆☆☆

و الصلوۃ و السلام علی خیر خلقه محمد و علی آله و صحبه اجمعین۔ و الحمد لله رب العالمین

فقیر بارگاہ صمدی ۔ محمد بہاء الدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ